شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اردو ترجمہ

# کنزُ العُمّال

## فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے


تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی



دارالاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

كنز العمال

شیخ چلپی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ متقی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سُنت کے بارے میں جتنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا

احمد عبدالجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی سو سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

# کنز العُمّال

## فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کُتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

**جلد ۲**

حصہ سوم چہارم

تالیف

علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری متوفی ۹۷۵ھ

مقدمہ، عنوانات، نظرثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 680 صفحات

## قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ


## ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

## انگلینڈ میں ملنے کے پتے

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1-3NE

## امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# پیش لفظ از مترجم

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں علم حدیث کی مایہ ناز کتاب ''کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال'' کے ترجمہ وتشریح کی توفیق بخشی، دارالاشاعت کے ''مجمع العلماء'' نے اس سے پہلے ''تاریخ ابن کثیر''، ''حلیۃ الاولیاء'' کا اور اب ''کنز العمال'' کا ترجمہ پیش کیا ہے۔

ہمارے حصہ میں ''کنز العمال'' کی تیسری جلد آئی، جو اخلاقیات پر مشتمل ہے، ہم نے اس میں بھی وہی طرز تحریر اختیار کیا ہے جو اس سے قبل، تاریخ ابن کثیر کی ۱۳، ۱۴ ویں اور حلیۃ الاولیاء کی پانچویں جلد میں اختیار کیا ہے، ترجمہ با محاورہ، زبان سادہ مگر شستہ اور ادبی اختیار کی ہے، ہر حدیث کے بعد تشریح کا خاص التزام کیا گیا ہے، دوران مطالعہ آپ ''اکمال'' کا لفظ بار بار پڑھیں گے، اس سے مراد یہ ہے کہ باب کی وہ احادیث جو پہلے ذکر نہیں کی گئیں، ان احادیث کا اس ''اکمال'' میں ذکر کیا جائے گا۔

اہل علم حضرات سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں کوئی علمی فروگزاشت پائیں، تو ضرور اطلاع کریں، اگرچہ ہم نے پورے وثوق، جزم، احتیاط اور ہوش دماغی سے کام لیا ہے پھر بھی سہو ونسیان سے کوئی انسان محفوظ نہیں کیونکہ معاملہ حدیث رسول کا ہے کسی ادبی، تاریخی اور فنی کتاب کا معاملہ نہیں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ترجمہ کو لوگوں کے لیے ہدایت ورہنمائی کا ذریعہ بنائے اور ہمارے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

فقط

عامر شہزاد علوی

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

# فہرست عنوانات......حصہ سوم

# فہرست عنوانات......حصہ چہارم

# حرف ہمزہ کی تیسری کتاب مشتمل بر اخلاق کنز العمال کی اقوال کی قسم

## اس کے متعلق دو باب ہیں...... پہلا باب اخلاق اور افعال محمودہ کے متعلق

اخلاق سے مراد دلوں کے اعمال اور افعال سے اعضاء و جوارح کے اعمال مراد ہیں۔ اس کی دو فصلیں ہیں۔

## فصل اوّل...... ترغیب کے بیان میں

۵۱۲۸ اچھے اخلاق جنت کے اعمال ہیں۔ طبرانی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

۵۱۲۹ اچھے اخلاق دس ہیں جو (بعض دفعہ) مرد میں تو ہوتے ہیں (لیکن) اس کا بیٹا ان سے عاری ہوتا ہے اور (بسا اوقات) بیٹے میں ہوتے ہیں جبکہ باپ ان سے محروم ہوتا ہے (کبھی) غلام میں ہوتے ہیں (لیکن) اس کے مالک میں نہیں ہوتے، اللہ تعالیٰ ان اخلاق کو اس کے لیے تقسیم فرماتے ہیں جس کو نیک بخت و سعادت مند بنانا چاہیں:

۱...... گفتگو کی سچائی۔ ۲...... سچی تنگدستی۔ ۳...... مانگنے والے کو دینا۔

۴...... نیکی کر کے بدلہ اتارنا۔ ۵...... امانت کی حفاظت۔ ۶...... رشتہ داری کو قائم رکھنا۔

۷، ۸ پڑوسی اور دوست کے لیے عار محسوس کرنا۔ ۹...... مہمان نوازی کرنا اور ان سب کی بنیاد۔ ۱۰...... شرم و حیاء ہے۔

حکیم بیھقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۳۰...... جس مؤمن کے اخلاق اچھے ہیں وہ کامل ایمان والا ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۳۱ جس کے اخلاق اچھے ہوں وہ کامل ترین ایمان والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں کے حق میں بہترین ہو۔

تشریح:...... بظاہر یہاں ایک لفظ چھوٹ گیا ہے "وخیار ھم خیار لنسائھم" زیادہ مناسب ہے۔

علوی، ترمذی، حسن، صحیح ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۳۲ اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے پانی برف کو پگھلا دیتا ہے، اور برے اخلاق اعمال کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ طبرانی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۳...... اچھے اخلاق گناہوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۳۴ ...... بے شک اچھے اخلاق برائیوں کو یوں پگھلا دیتے ہیں جیسے دھوپ برف کو پگھلا دیتی ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس عن انس

۵۱۳۵...... اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی رحمت کی لگام ہیں۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی موسیٰ

۵۱۳۶...... اچھے اخلاق صرف حیض اور زناء کی پیدائش والے سے چھینے جاتے ہیں۔ فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... ضروری نہیں کہ ہر بد اخلاق حیض و زناء کی پیدائش ہو، بلکہ یہ مذمت و حقارت کے درجہ میں ہے جیسے دوسری احادیث میں آیا ہے کہ

منافق ہی جھوٹ بولتا، وعدہ خلافی کرتا اور امانت میں خیانت سے کام لیتا ہے۔

۵۱۳۷..... اخلاق دین کا برتن ہیں۔ الحکیم عن انس

تشریح: ..... جتنے اچھے اخلاق ہوں گے اتنی زیادہ دینداری ہوگی، صرف نماز، روزہ، اور ظاہری اعمال دین نہیں بلکہ دین کے اجزاء ہیں۔

۵۱۳۸..... وہ شخص اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۳۹..... بے شک نرمی اور خندہ روئی کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۵۱۴۰..... خوش اخلاقی اللہ کا سب سے بڑا خلق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر

۵۱۴۱..... اچھے اخلاق آدھا دین ہیں۔ فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: ..... اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں خوش اخلاقی کی ضرورت بے حد زیادہ ہے۔

۵۱۴۲..... عمدہ اخلاق بڑھوتری کا باعث ہیں۔ (جبکہ) برے اخلاق نحوست و بے برکتی کا سبب ہیں اور نیکی عمر میں زیادتی واضافہ کا ذریعہ ہے اور صدقہ کرنا بری موت سے روکتا ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر عن رافع بن مکیث

تشریح: ..... یہاں دو باتیں قابل لحاظ ہیں، نحوست اور عمر میں اضافہ کا باعث، سو خوب سمجھنا چاہیے کہ نحوست کی ہمارے دین میں کوئی گنجائش نہیں اور نہ یہ ہماری تعلیم ہے، بلکہ مراد بے برکتی ہے دوسری بات عمر میں اضافہ کی تو یہ معاملہ تقدیر سے تعلق رکھتا ہے، جس کا علم فقط اللہ تعالیٰ کو ہے جیسے اللہ تعالیٰ عمر کم کرنے پر قادر ہیں تو عمر کے اضافہ پر بھی انہی کی قدرت ہے۔

۵۱۴۳..... اچھے اخلاق مبارک ہیں اور برے اخلاق نامبارک ہیں۔ ابو داؤد عن رافع بن مکیث

۵۱۴۴..... اچھے اخلاق مبارک اور برے اخلاق نامبارک ہیں، عورت کی اطاعت وفرمانبرداری ندامت و پشیمانی ہے اور صدقہ بری تقدیر کو ہٹا دیتا ہے۔ ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

تشریح: ..... یعنی جب آدمی صرف عورت کی بات کو ترجیح دے اوروں کا مشورہ نہ مانے اور ایسا اوقات عورت کی بات اچھے نتائج کی حامل ہوتی ہے جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ☆☆☆ کے مشورہ پر آنحضرت ﷺ نے عمل فرمایا، اور یہاں مراد عورت کی حکمرانی ہے۔

۵۱۴۵..... بے شک آدمی اپنے اخلاق کے ذریعہ اس شخص کا درجہ حاصل کر لیتا ہے جو رات کو عبادت کرتا ہو اور سخت گرمیوں میں روزے کی وجہ سے پیاسا رہتا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

تشریح: عمل کا ثواب اور معنی رکھتا ہے اور خود عمل کا ثواب اور ہے جیسے کہ دیوار تلے دب کر مرنے والے کو شہید کا ثواب ملتا ہے لیکن وہ شہید کہلاتا نہیں

۵۱۴۶..... بے شک مؤمن آدمی اچھے اخلاق کی وجہ سے روزے دار اور (رات کو نماز میں) کھڑے ہونے والا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

ابو داؤد، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۴۷..... بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی بدولت رات کو کھڑے ہونے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کے درجات حاصل کر لیتا ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہ

## روزے دار کا مرتبہ پانا

۵۱۴۸..... بے شک صحیح مؤمن اپنے اچھے اخلاق اور طبیعت کی سخاوت وکرم نوازی کے ذریعہ، روزہ داروں اور اللہ تعالیٰ کی آیات کی تلاوت کرنے والوں کا درجہ پالیتا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۵۱۴۹..... بے شک بندہ اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے آخرت کے عظیم درجوں اور اعلیٰ منازل تک پہنچ جاتا ہے جبکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کے ذریعہ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ تک جا پہنچتا ہے حالانکہ وہ عبادت گزار ہوتا ہے۔

سمویہ طبرانی فی الکبیر عن انس

۵۱۵۰......جو چیزیں ترازو میں تولی جائیں گی ان میں سے اچھے اخلاق سب سے زیادہ بوجھل وزن دار ہوں گے، اس واسطے کہ اچھے اخلاق والا شخص روزہ دار اور نمازی کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ ترمذی عن ابی الدرداء

یہ حدیث ۵۱۹۲ میں بھی آئے گی۔

۵۱۵۱......لوگوں کو اچھے اخلاق سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامہ بن شریک

۵۱۵۲......بے شک سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔ المستغفری فی مسلسلاتہ وابن عساکر عن الحسن بن علی

۵۱۵۳......بے شک اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے پاس خزانہ کی صورت میں ہیں اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں۔ الحکیم عن العلاء بن کثیر

یہ حدیث مرسل ہے۔

## با اخلاق شخص اللہ کا محبوب ہے

۵۱۵۴......مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ بخاری عن ابن عمرو

۵۱۵۵......مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ نرم گوشہ ہو۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۵۶......یہ اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کسی بھلائی کا ارادہ فرمائیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جسے کسی شر میں مبتلا کرنا چاہیں تو اسے برے اخلاق بخش دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۷......تو ایسا شخص ہے جس کی بناوٹ اللہ تعالیٰ نے اچھی بنائی سو تو اپنے اخلاق اچھے کر۔ ابن عساکر عن جریر

۵۱۵۸......تم لوگ اپنے اموال کے ذریعہ لوگوں کو وسعت وگنجائش نہیں دے سکتے، البتہ تمہاری خندہ پیشانی اور اچھے اخلاق ان کی گنجائش کا باعث بن سکتے ہیں۔ البزار، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، بیہقی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۵۹......اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی، اے میرے خلیل! اپنے اخلاق اچھے ہی رکھیے گا چاہے کفار کے ساتھ ہوں، آپ نیک لوگوں کے مقامات میں داخل ہوجائیں گے، اس واسطے کہ میری بات پہلے سے ہی اس شخص کے لئے ثابت ہوچکی ہے کہ جو اپنے اخلاق اچھے کرلے گا میں اسے اپنے عرش کے نیچے سایہ عطا کروں گا اور اسے اپنی پاکیزگی کی جگہ میں ٹھہراؤں گا اور اسے اپنے پڑوس کے قریب رکھوں گا۔

الحکیم طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یہاں یہ معنی درست نہیں کہ "اپنے اخلاق اچھے کرلیں" کیونکہ انبیاء علیہ السلام اخلاق کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں، بلکہ یہ امر دوام وہمیشگی کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ جیسے آپ کے اخلاق پہلے سے اچھے ہیں انہیں باقی رکھئے گا۔

۵۱۶۰......سب سے پہلے جو چیز ترازو میں تلے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنہا

۵۱۶۱......اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز ترازو میں زیادہ بوجھل نہ ہوگی۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۶۲......کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کل (قیامت میں) کس پر آگ حرام ہوگی، ہر اس شخص پر جو نرم گو معمولی حیثیت کا قریب اور نرم خو ہو۔

ترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۶۳......نیکی، اچھے اخلاق ہیں، برائی وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو اس بات کو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہوجائیں گے۔

بخاری فی الادب، ترمذی عن النواس بن سمعان

نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ ابر بھی جوڑنے، لطف ومہربانی نیکی اور اچھی صحبت ومعاشرت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یہ تمام چیزیں اچھے اخلاق کا مجموعہ ہیں حاک متحرک ہونے کے معنی میں ہے یعنی دل میں تردد ہو شرح صدر نہ ہو بلکہ دل میں اس کے گناہ ہونے کا شک اور خوف گزرے۔

۵۱۶۴... آدمی میں خوبصورتی اس کی زبان ہے۔مستدرک الحاکم عن علی بن حسین مرسلاً

۵۱۶۵... تم میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن ابن عمرو

۵۱۶۶... وہ لوگ تم میں سب سے بہتر ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے جھکے ہوں اور تمہاری برے لوگ وہ ہیں جو زیادہ بولتے ہوں جو منہ چیر کر اور باچھیں بگاڑ کر بولتے ہوں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۵۱۶۷... جن لوگوں کی عمریں لمبی اور اخلاق اچھے ہوں وہ تمہارے بہترین لوگ ہیں۔مسند احمد والبزار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۶۸... بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۵۱۶۹... لوگوں کو جو چیزیں دی گئیں ان میں سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق ہیں۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن اسامہ بن شریک

۵۱۷۰... مؤمن آدمی کو جو بہترین چیز دی گئی وہ اچھے اخلاق ہیں، اور آدمی کو جو بری چیز دی گئی وہ برا دل ہے جو اچھی صورت میں ہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن رجال من جھینۃ

۵۱۷۱... تم میں سے ان لوگوں کا اسلام انتہائی اچھا ہے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں جب وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں۔

بخاری فی الادب، عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۲... اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی جڑ و بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن علی رضی اللہ عنہ

۵۱۷۳... اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں سے محبت کرنا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۷۴... دین کے بعد عقل کی جڑ لوگوں سے محبت کرنا اور ہر نیک و بد سے بھلائی کرنا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان عن علی

۵۱۷۵... ترازو میں سب سے بھاری چیز اچھے اخلاق ہیں۔ابن حبان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۶... مؤمن کے میزان وترازو میں سب سے وزنی چیز اچھے اخلاق ہوں گے، بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو، فحش پسند اور فضول گو سے نفرت کرتے ہیں۔بیھقی فی السنن عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۷۷... سب سے افضل عمل اچھے اخلاق ہیں اور جہاں تک ہو سکے تو غضبناک نہ ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن العلاء بن الشخیر

۵۱۷۸... قیامت کے روز تم میں سے اس شخص کی مجلس میرے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔

ابن النجار عن علی

۵۱۷۹... کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو، جن کے کندھے جھکے ہوں، جو محبت کرتے اور ان سے لوگ محبت کرتے ہوں، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ محبت کرے اور نہ اس سے الفت کی جائے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی سعد

۵۱۸۰... بے شک اللہ تعالیٰ اعلیٰ اخلاق کو پسند کرتے ہیں اور گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن سھل بن سعد

۵۱۸۱... تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور آخرت میں میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں سب سے زیادہ مبغوض اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جن کے برے اخلاق ہیں جو بہت بولنے والے، اور تکبر کرنے والے، باچھیں کھول کر بولنے والے ہیں۔مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبۃ الخشنی

۵۱۸۲... قیامت کے روز ان لوگوں کے ٹھکانے میرے زیادہ نزدیک ہوں گے جن کے دنیا میں اخلاق اچھے ہوں گے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## کامل ترین ایمان والا

۵۱۸۳.....مؤمنوں میں وہ شخص کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، بے شک اچھے اخلاق والا نماز روزے کا درجہ پالیتا ہے۔البزار عن انس

۵۱۸۴.....تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغوض اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ دور ہوں گے جو بہت بولنے اور باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے، صحابہ نے پوچھا: یارسول اللہ! متفیہقون کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: تکبر کرنے والے۔ ترمذی عن جابر. کتاب البر ۲۰۱۹

۵۱۸۵.....قیامت کے روز مؤمن کے میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہ ہوگی، بے شک اللہ تعالیٰ فحش گو اور فضول بکواس کرنے والے کو ناپسند کرتے ہیں۔ ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۱۸۶.....اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۸۷.....اچھے اخلاق کو اختیار کرو کیونکہ لوگوں میں بہترین اخلاق والا بہترین دین والا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۱۸۸.....اچھے اخلاق اور زیادہ خاموشی کو اختیار کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان جیسی دو چیزوں سے بڑھ کر خوبصورتی حاصل نہیں کی۔ مسند ابی یعلی عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح: یعنی اچھے اخلاق اور زیادہ دیر خاموش رہنا خوبصورتی کا باعث ہیں

۵۱۸۹.....اچھی گفتگو اور کھانا دینے کی صفت اختیار کرو۔ بخاری فی الادب، حاکم عن ھانی بن یزید

۵۱۹۰.....اگر اچھے اخلاق کسی آدمی کی صورت میں لوگوں میں چلتے پھرتے تو وہ نیک آدمی ہوتا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۱.....جس آدمی کے اللہ تعالیٰ نے اچھے اخلاق بنائے اور اس کی شکل وصورت بھی اچھی بنائی اسے کبھی آگ نہیں کھائے گی۔

طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۲.....میزان میں حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں۔ مسند احمد، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۵۱۵۰ میں گزر گئی ہے۔

۵۱۹۳.....اچھے اخلاق آدمی کی سعادت ہیں اور برے اخلاق اس کی بدبختی کا حصہ ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۱۹۴.....جو شخص نرم پہلو، معمولی اور نرم گو ہو تو اسے اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کردیتے ہیں۔ مستدرک الحاکم، بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۱۹۵.....ہر معمولی حیثیت کا آدمی، نرمی سے گفتگو کرنے والا، نرم پہلو اور لوگوں کے قریب رہنے والا جہنم پر حرام کردیا گیا ہے۔

مسند احمد عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ

۵۱۹۶.....اچھے اخلاق بابرکت ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۱۹۷.....اے اللہ! آپ نے جیسے مجھے اچھی طرح بنایا ایسے ہی میرے اخلاق سنوار دیجیے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۵۱۹۸.....تم میں سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی سے جھکے ہوں جو لوگوں سے محبت کرتے اور لوگ ان سے الفت کرتے ہوں، اور وہ لوگ جو چغلی کھانے والے، بھائیوں میں نا چاقی پیدا کرنے والے اور ان کے لغزشوں

کوڈھونڈنے والے ہیں ناپسندہ ترین ہیں۔ خطیب عن انس

۵۱۹۹ ... تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں اور وہ لوگ مجھے انتہائی مبغوض اور قیامت کے روز مجھ سے زیادہ دور ہوں گے، جو برے اخلاق والے، زیادہ بولنے والے، باچھیں نکال کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہوں گے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ثعلبه الخشنی. ابن عساکر عن جابر

۵۲۰۰ ... قیامت کے دن جو عمل سب سے زیادہ افضل لایا جائے گا وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۰۱ ...... وہ مؤمن سب سے افضل ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ حلیة الاولیاء ابن عساکر، مستدرک الحاکم عن ابن عمر

۵۲۰۲ ...... وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

مسند ابی یعلی، والحاکم فی الکنی، سعید بن منصور عن انس. مسند احمد والدارمی، ابوداؤد، ابن حبان، حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی اللہ عنه عن جابر. طبرانی فی الاوسط، بیھقی فی شعب الایمان والخرائطی عن عمیر بن قتادہ اللیثی. والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر

۵۲۰۳ ... کامل ترین ایمان والا وہ مؤمن ہے جو تم میں سب سے خوش خلق ہو اور مسلمان تو وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ ابن النجار عن علی

۵۲۰۴ ... قیامت کے روز جو چیز سب سے افضل میزان میں رکھی جائے گی وہ اچھے اخلاق ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام الدرداء رضی اللہ عنها

۵۲۰۵ ... تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جس کے اخلاق انتہائی اعلیٰ ہوں اور وہ اپنے گھر والوں پر بے حد مہربان ہو۔ خطیب عن عائشہ

۵۲۰۶ ...... کامل ترین ایمان کی نشانی اچھے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۵۲۰۷ ...... میزان میں سب سے افضل چیز اچھے اخلاق ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۰۸ ...... مسلمان بندے کو سب سے اچھی چیز اچھے اخلاق کی صورت میں دی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن شریک

۵۲۰۹ ... مسلمان کو افضل ترین چیز اخلاق حسنہ کی صورت میں عطا کی گئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن شریک

۵۲۱۰ ... اللہ تعالیٰ نرمی اور کشادہ روئی کو پسند فرماتے ہیں۔ الشیرازی فی الالقاب والخرائطی فی مکارم الاخلاق والدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۵۲۱۱ ... بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے رات کو کھڑے ہو کر عبادت کرنے والے اور سخت گرمیوں میں پیاسا رہ کر روزہ رکھنے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۵۲۱۲ ...... قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص زیادہ محبوب اور اس کی مجلس میری مجلس کے بہت قریب ہوگی جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے زیادہ مبغوض اور ان کی مجالس مجھ سے انتہائی دور ہوں گی جو برے اخلاق کے مالک ہیں جو بے حد بولنے والے، باچھیں نکال کر گفتگو کرنے والے اور متکبر ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب وابن عساکر وسعید بن منصور عن جابر

۵۲۱۳ ..... آخرت میں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میری مجلس کے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور مجھے آخرت میں وہ لوگ بے حد مبغوض اور میری مجلس سے بہت دور ہوں گے جو تم میں سے بد اخلاق ہیں بے حد بولنے والے متکبر۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیھقی فی شعب الایمان والخرائطی عن ابی ثعلبة الخشنی

۵۲۱۴ ... قیامت کے روز تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق بے حد اچھے ہوں گے، اور وہ لوگ مجھے قیامت کے دن انتہائی مبغوض ہوں گے جو منہ چیر کر بولنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۲۱۵ ... تم میں سے اعلیٰ اخلاق والے لوگ مجھے بے حد محبوب ہیں جو عاجزی کرنے والے لوگوں سے محبت کرتے ہیں لوگ ان سے محبت کرتے ہیں اور تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ لوگ انتہائی ناپسندیدہ ہیں جو چغلخور رہیں بھائیوں میں پھوٹ ڈالتے اور گناہوں سے بری لوگوں کی لغزشوں کو تلاش کرنے والے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ. مر برقم ۵۱۹۸

۵۲۱۶... یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کی نوازش ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے اچھے اخلاق سے نوازتے ہیں، اور جب اسے ناپسند کرتے ہیں تو اسے برے اخلاق لگا دیتے ہیں۔العسکری فی الامثال عن عائشه رضی الله عنها

۵۲۱۷...... مجھے تو اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۲۱۸...... مجھے مبعوث کیا گیا تا کہ اچھے اخلاق کو پورا کروں۔ابن سعد عن مالک بن مالک. بلاغاً

یعنی اعلیٰ اخلاق کا آخری درجہ حضور ﷺ پر ختم تھا، آپ کے اخلاق سے بڑھ کر کوئی شخص اچھے اخلاق کا مظاہرہ نہیں کر سکتا۔

۵۲۱۹... یہ اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، جسے چاہتے ہیں کہ اچھے اخلاق سے نوازیں تو اسے نواز دیتے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی المنهال

۵۲۲۰...... جہنم پر ہر وہ شخص حرام ہے جو معمولی حیثیت کا، نرم گو، نرم اور قریب ہو۔ابن حبان عن ابن مسعود رضی الله عنه

۵۲۲۱...... کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ آگ پر کون حرام ہے؟ ہر قریب، کم حیثیت، نرم گو، نرم طبیعت۔

ترمذی حسن غریب، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود. مر برقم ۵۱۶۲

۵۲۲۲...... کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ کل آگ پر کون حرام ہوگا؟ ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم طبیعت۔

۵۲۲۳...... کیا تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز میری مجلس کے زیادہ قریب کون ہوگا؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہوں گے۔مسند احمد، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۲۴...... تمہیں نہ بتاؤں تم میں سے زیادہ بہتر کون لوگ ہیں؟ جو تم میں سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۲۲۵...... اسلام اچھے اخلاق کا نام ہے۔الدیلمی عن ابی سعید

۵۲۲۶...... اچھے اخلاق بڑھاؤ۔اور برے اخلاق نحوست ہیں۔مسند احمد، ابو داؤد عن رافع بن مکیث. مر برقم ۵۱۴۳

۵۲۲۷...... ہر کم حیثیت، نرم گفتگو کرنے والا، نرم طبیعت قریب آگ پر حرام ہے۔طبرانی فی الکبیر عن معیقیب

۵۲۲۸...... اچھے اخلاق والا ہدیہ دیتا ہے اور برے اخلاق کو وہی پھیر دیتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

...... ہدیہ نہ دینا بذات خود ایک بری خصلت ہے لہٰذا ہدیہ دینا اچھے اخلاق والے کا کام ہے یعنی اچھے اخلاق والے سے جب کوئی بداخلاقی سے پیش آتا ہے تو وہ اعلیٰ اخلاق کے ذریعے انہیں پھیر دیتا ہے۔

## اچھے اخلاق کی تفسیر

۵۲۲۹...... اچھے اخلاق کی تفسیر یہ ہے کہ اسے جتنی دنیا ملے اس پر راضی رہتا ہے اور اگر اسے کچھ نہ ملے تو ناراض نہیں ہوتا۔

ابو نعیم فی حلیة الاولیاء

۵۲۳۰...... لوگوں سے اپنے اخلاق کے ذریعے میل جول رکھو اور ان کے اعمال میں مخالفت کرو۔العسکری فی الامثال عن ثوبان

۵۲۳۱...... تم میں سے سب سے بہتر سب سے اچھے اخلاق والے ہیں جب دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۲۳۲...... دو مرد جنت میں داخل ہوئے، ان لوگوں کی نماز، روزہ، حج، جہاد اور بھلائی کرنا برابر تھا، ان میں ایک اپنے اچھے اخلاق کی بنا پر اپنے دوست پر اتنی فضیلت رکھتا ہے جیسے مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔دیلمی عن ابن عمر

۵۲۳۳...... اچھے اخلاق کو اختیار کرو وہ لازماً جنت میں ہوں گے۔ابن لال عن علی وفیه داؤد بن سلیمان بن الغازی

۵۲۳۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اللہ ہوں، میں نے بندوں کو اپنے علم سے پیدا کیا میں جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کروں اسے اچھے اخلاق

عطا کرتا ہوں، اور جسے کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہوں تو اسے برے اخلاق لگا دیتا ہوں۔ ابو الشیخ عن ابن عمر

۵۲۳۵..... جبرئیل علیہ السلام نے مجھے کہا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: میں نے اس دین کو اپنے لیے پسند کیا، اس کی صلاحیت صرف سخی طبیعت اور اچھے اخلاق ہی رکھتے ہیں لہٰذا جب تک اس کے ساتھ رہو اس کا اکرام کرو۔

سمویہ لابن عدی وابونعیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق والخطیب فی المتفق والمفترق وابن عساکر، ابن منصور عن جابر وقال عقیلی: لم یتابع علیہ ابراھیم بن ابی بکر بن المنکدر من وجہ یثبت

۵۲۳۶..... حسن اخلاق کمال ایمان ہیں۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۷..... جس شخص کی اللہ تعالیٰ اچھی پیدائش اور اچھے اخلاق کیے پھر اسے آگ کھا جائے ایسا نہیں ہو سکتا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۳۸..... قیامت کے روز اچھے اخلاق سے زیادہ افضل کوئی چیز میزان میں نہیں رکھی جائے گی، آدمی اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور رات کو کھڑے ہونے والے کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۳۹..... اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ کے ہاں تین ہیں، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو، اور جو تم سے ناتا کاٹے اس سے جوڑو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

**تنبیہ:** آج کل رشتہ داری کا بالکل پاس نہیں، لوگ رشتہ داریاں ختم کر کے خوش ہوتے ہیں اور رشتہ داریاں مضبوط ہوتی ہیں آپس میں بچوں میں رشتے ناتے کرنے سے، کسی سے پوچھو: بھئی کہاں سے بچے کی شادی کی؟ جواب دیتے ہیں غیروں سے، تو پوچھنے والا کہتا ہے بہت اچھا کیا رشتہ دار بس دیکھ لیے یہ کھلی جہالت اور دین سے بغاوت ہے رشتہ داروں کی ستم ظریفیاں برداشت کرنے والا ایک دن ضرور سرخرو ہوگا۔

۵۲۴۰..... جو شخص کم درجہ، دھیما لہجہ، نرم خو اور قریب ہوگا اللہ تعالیٰ اسے جہنم پر حرام کر دیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن مسعود

۵۲۴۱..... وہ مؤمن کامل ترین ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے عمدہ ہوں، اور وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہو۔

مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۲۴۲..... تم میں سے زیادہ بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمر

۵۲۴۳..... انسان کی سعادت مندی اچھے اخلاق ہیں اور بدبختی برے اخلاق ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن سعد

۵۲۴۴..... بندہ اس وقت تک اپنا ایمان مکمل نہیں کر سکتا یہاں تک کہ اپنے اخلاق اچھے کر لے، اور اپنے غصہ کو ٹھنڈا نہیں کرتا اور یہ کہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، بہت سے لوگ بغیر اعمال کے جنت میں داخل ہوئے لیکن مسلمانوں سے خیر خواہی کی وجہ سے۔

لابن عدی وابن شاہین والدیلمی عن انس

۵۲۴۵..... اے ام عبد کے بیٹے! جانتے ہو کہ کس کا ایمان افضل ترین ہے؟ افضل ترین ایمان اور اچھے اخلاق والے مؤمن وہ ہیں جو عاجزی کرنے والے ہیں، بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرے، اور اس کے پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۵۲۴۶..... اے معاذ! برائی (ہو جائے تو اس) کے بعد نیکی کر لیا کرو وہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی، اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، عن معاذ

۵۲۴۷..... ہر کم حیثیت، نرم گو، قریب اور نرم خو شخص جہنم کے لیے حرام ہے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۴۸..... میں نے مقداد اور زید کی شادیاں کرائیں تا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت مند ہیں وہ اچھے اخلاق والے ہو جائیں۔

دار قطنی، بخاری، مسلم عن الشعبی مرسلاً

# فصل ثانی......اچھے اخلاق کو حروف تہجی کی ترتیب پر شمار کیا جانے لگا ہے

## حرف الالف......عبادات میں احسان

۵۲۴۹......احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

مسلم ۳ عن عمر. مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۵۰......اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کر، مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے۔لابن نعیم فی الحلیۃ عن زید بن ارقم

۵۲۵۱......اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ قبول کی جاتی ہے، صبح اور عشاء کی نماز کی پابندی کرو اور ان میں حاضر رہا کرو، اگر تم جان لو کہ ان دونوں نمازوں کا کتنا ثواب ہے تو تم ان نمازوں کے لیے دوڑ کر آتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۵۲......اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے عمل ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو، اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو، ہر درخت اور پتھر کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، جب کوئی برائی سرزد ہو جائے تو اس کے پہلو میں کوئی نیکی کر لیا کرو، پوشیدہ گناہ کے بدلے پوشیدہ نیکی اور اعلانیہ گناہ کے عوض اعلانیہ نیکی۔

۵۲۵۳......رخصت ہونے والے شخص کی طرح نماز پڑھو، گویا کہ تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس رہو تو مالداری میں گزر بسر کرو گے، ان چیزوں سے بچو جن کی وجہ سے معذرت کی جاتی ہے۔

ابومحمد البراھمی فی کتاب الصلوۃ وابن النجار عن ابن عمر

## الاکمال

۵۲۵۴......احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کرو گویا کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے جب تم نے ایسا کر لیا تو تم نے ''احسان'' کا درجہ حاصل کر لیا۔

مسند احمد زعفرانی عن ابن عباس. طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر. مسند احمد عن ابی مالک وابی عامر. زعفرانی عن انس. ابن عساکر عن عبدالرحمن بن غنم

۵۲۵۵......ایسے رہو گویا کہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ابونعیم عن زید بن ارقم

۵۲۵۶......اللہ تعالیٰ کی ایسے عبادت کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ کو عبور کر رہے ہو۔

ابونعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

## اخلاص

۵۲۵۷......اپنے دین کو خالص کر لو تمہیں تھوڑا عمل بھی کافی رہے گا۔ابن ابی الدنیا فی الاخلاص، مستدرک عن معاذ

۵۲۵۸......اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال کو خالص کر لو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اپنے لیے خالص عمل ہی قبول کرتے ہیں۔

دارقطنی فی السنن عن الضحاک بن قیس

۵۲۵۹۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کو خالص کرلو، پنج وقتہ نماز قائم کرو، خوشی سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھو، اپنے گھر (بیت اللہ) کا حج کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۲۶۰۔۔۔۔ ایک ہی ذات کے لیے عمل کرو تمام ذاتوں سے تمہاری کفایت ہوجائے گی۔لابن عدی فی الکامل فردوس لدیلمی عن انس

۵۲۶۱۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول کرتے ہیں جو ان کے لیے خالص ہو اور جس سے ان کی رضا طلب کی گئی ہو۔نسائی عن ابی امامۃ

۵۲۶۲۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور اموال کو نہیں دیکھتے لیکن تمہارے دلوں اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

مسلم ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۶۳۔۔۔۔اعمال برتن کی طرح ہیں، جب اس کا نچلا حصہ بہتر ہو تو اوپر والا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب پیندا خراب ہو تو بالائی حصہ بھی فاسد ہوجاتا ہے۔ابن ماجہ عن معاویۃ

۵۲۶۴۔۔۔۔۔بندہ جب ظاہر اور پوشیدگی میں نماز پڑھے اور اچھی طرح پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک یہ میرا بندہ سچا ہے۔

ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا ریا نہیں بلکہ ریا دکھلاوے کی نیت سے ہوتی ہے۔ملفوظات تھانوی

۵۲۶۵۔۔۔۔۔پوری نیکی یہ ہے کہ ظاہر والا عمل کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابی عامر السکونی

۵۲۶۶۔۔۔۔۔آدمی کی وہ نفل نماز جسے لوگ نہ دیکھ رہے ہوں، اس کی اس نماز سے جو لوگوں کے سامنے ہو پچیس درجہ برابری رکھتی ہے۔ابو یعلی عن صھیب

۵۲۶۷۔۔۔۔۔اس کے لیے دوہرا اجر ہے پوشیدہ کا اجر اور علانیہ کا اجر۔ترمذی، ابن ماجہ ابن حبان، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۲۶۸۔۔۔۔ مخلصین کے لیے خوشخبری ہے وہ ہدایت کے چراغ ہیں ان کی وجہ سے ہر چھا جانے والا فتنہ ختم ہوجاتا ہے۔ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

۵۲۶۹۔۔۔۔۔بندہ پوشیدہ سجدے سے بڑھ کر کسی چیز کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کرسکتا۔ابن المبارک عن ضمرۃ بن حبیب مرسلاً

۵۲۷۰۔۔۔۔ جو کام تو لوگوں کے روبرو کرنا ناپسند کرے تو اسے تنہائی میں بھی نہ کر۔ابن حبان عن اسامۃ بن شریک

۵۲۷۱۔۔۔۔ جس نے چالیس دن اللہ تعالیٰ کے لیے خالص کیے تو حکمت کے چشمے اس کے دل سے اس کی زبان پر ظاہر ہوں گے۔

ابو نعیم فی حلیۃ الاولیاء عن ابی ایوب

۵۲۷۲۔۔۔۔۔جو تم میں سے اس کا ارادہ کرے کہ اس کے اور اس کے دل کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو تو وہ ایسا کرلے۔ابو داؤد عن ابی سعید

۵۲۷۳۔۔۔۔۔پوشیدگی اعلانیہ سے افضل ہے اور اعلانیہ اس کے لیے ہے جو اقتداء کا ارادہ کرے۔فردوس ابن عمر

۵۲۷۴۔۔۔۔۔اگر تم میں سے کوئی بند چٹان میں عمل کرے جس کا کوئی دروازہ نہ ہو اور نہ کوئی سوراخ ہو تو اس کا عمل جیسا بھی ہو الوگوں کے لیے نکل آئے گا۔مسند احمد، ابو یعلی، ابن حبان، مستدرک عن ابی سعید

۵۲۷۵۔۔۔۔۔جو بندہ کوئی پوشیدہ کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی چادر پہنا دیتا ہے، اگر خیر ہو تو خیر اور شر ہو تو شر۔

طبرانی فی الکبیر عن جندب البجلی

۵۲۷۶۔۔۔۔ جو شخص اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کو اچھا کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور لوگوں کے درمیان معاملات کو کافی ہوجائے گا جس نے اپنا پوشیدہ حال درست کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس کے علانیہ کو بہتر بنادے گا۔مستدرک فی تاریخہ عن ابن عمرو

۵۲۷۷۔۔۔۔۔تم میں سے جو یہ کرسکے کہ اس کا کوئی نیک عمل پوشیدہ ہو تو وہ ایسا کرلے۔الضیاء عن الزبیر

۵۲۷۸۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ دو آدمیوں سے قوم کی طرف خوش ہوتے ہیں جب نماز میں صف بنائیں اور وہ شخص جو اپنے گھر کی تاریکی میں نماز کے لیے کھڑا ہو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا بندہ میری خاطر کھڑا ہوا میرے سوا وہ کسی کو اپنا عمل نہیں دکھارہا۔ابن النجار عن ابی سعید

۵۲۷۹۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ اسے دیکھ رہے ہو، اور دنیا میں ایسے رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ سے گزر رہے ہو۔

ابی نعیم فی حلیة عن ابن عمر .مر برقم۲ ۵ ۲ ۵

# الاخلاص ...... من الاکمال

۵۲۸۰ ... لوگو! اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل ہی قبول فرماتے ہیں یوں نہ کہو یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور یہ رشتہ داری کے لیے۔ دیلمی عن الضحاک بن قیس

۵۲۸۱ ... اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل اور جوان کی رضاجوئی کے لیے کیا گیا ہو قبول فرماتے ہیں۔ سزعفرانی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة رضی اللہ عنه

۵۲۸۲ ... جب بندہ اعلانیہ اور پوشیدہ اچھی طرح نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میرے بندے نے اچھا کیا۔ الرافعی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۵۲۸۳ ... پوشیدہ عیاں سے افضل ہے اور جو اقتداء کا ارادہ کرے اس کے لیے اعلانیہ پوشیدگی سے افضل ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۵۲۸۴ ... تمہارے لیے دوہرا اجر لکھا گیا، پوشیدگی کا اجر اور اعلانیہ کا اجر۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۲۸۵ ... تمہارے لیے وہ (عمل) ہے جس میں تم نے ثواب کی امید کی۔ ابن ماجه عن ابی بن کعب

۵۲۸۶ ... اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے جیسے برتن اگر اس کا اوپر والا حصہ اچھا ہو تو اس کا پیندا بھی بہتر ہوتا ہے اور جب بالائی حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن عساکر عن معاویه

۵۲۸۷ ... دنیا میں صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا تم میں سے کسی کے عمل کی مثال اس برتن کی طرح ہے جس کا بالائی حصہ اچھا ہو تو اس کا نچلا حصہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جب اوپر والا حصہ خراب ہو تو نچلا بھی خراب ہو جاتا ہے۔ ابن المبارک والرامهرمزی فی الامثال عن معاویة وهو صحیح

۵۲۸۸ ... جس کا کوئی پوشیدہ عمل اچھا یا برا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی چادر ظاہر کر دیتا ہے جس سے وہ پہچانا جائے۔

ابو نعیم فی الحلیة عن عثمان بن عفان

۵۲۸۹ ... جانتے ہو مؤمن کون ہے؟ مؤمن وہ جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے کانوں کو اس کی پسندیدہ چیزوں سے بھر دے، اگر کوئی متقی و پرہیزگار بندہ ستر گھروں میں سے ایک گھر کے درمیان میں بیٹھا ہو ہر گھر کا لوہے کا دروازہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر اوڑھادیں گے یہاں تک کہ لوگ اس کے متعلق باتیں کریں گے اور بہت زیادہ کریں گے، لوگوں نے عرض کیا کیسے زیادہ کریں گے؟ فرمایا: اگر متقی اپنی نیکی میں اضافہ کرسکتا تو زیادہ کرلیتا، اسی طرح فاجر و گنہگار شخص کے بارے لوگ باتیں کریں گے اور خوب کریں گے کیونکہ وہ اگر اپنے گناہ و فجور میں اضافہ کرسکتا تو کرلیتا۔ الحکیم، حاکم فی تاریخه عن انس

۵۲۹۰ ... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس نے جو عمل بھی پوشیدہ طریقہ سے کیا اللہ تعالیٰ ظاہر میں اس کو اس کی چادر اوڑھادیں گے، اگر اچھا ہوا تو اچھی، برا ہوا تو بری۔ ابن جریر عن عثمان

۵۲۹۱ ... تمہارے پاس تمہارے اجر ضرور آئیں گے اگرچہ تم لومڑی کی بل میں ہوئے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن جبیر بن مطعم

# کمی زیادتی کے بغیر اعمال میں نرمی اور میانہ روی

۵۲۹۲ ... درست رہنمائی، اچھی چال اور میانہ روی نبوت کا پچیسواں جز ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس

۵۲۹۳ ... میری امت کے درمیانی لوگ رحم دل ہوں گے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۲۹۴ ... مالداری میں میانہ روی کتنی اچھی چیز ہے، فقر و فاقہ اور عبادت میں درمیانی چال کتنی اچھی صفت ہے۔ البزار عن حذیفة

۵۲۹۵ ... لوگو! میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، میانہ روی اختیار کرو، اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان، مسند ابو یعلی عن جابر رضی اللہ عنہ

۵۲۹۶ ... لوگو! میانہ روی، درمیانی چال اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم اکتا جاؤ۔ ابن ماجه عن جابر

۵۲۹۷ ... اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ۔ بخاری، نسائی، ابن ماجه البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۲۹۸ ... رہنے دو بس اتنے اعمال کرو جتنی تم میں طاقت ہے اللہ تعالیٰ تو نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو۔

بخاری، نسائی، ابن ماجه عن عائشه رضی الله عنها

۵۲۹۹ ... لوگو! وہی اعمال کرو جن کی تم میں طاقت ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاؤ، اللہ تعالیٰ کو وہ عمل سب سے زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ بخاری مسلم عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۰۰ ... وہی عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

بخاری مسلم عن عائشه رضی الله عنها

## عبادت طاقت کی بقدر ہو

۵۳۰۱ ... اپنے بس کی عبادت کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں تھکتے ہاں تم تھک جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۳۰۲ ... وہی اعمال اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے ہاں تم اُکتا جاتے ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۵۳۰۳ ... تم میں کوئی وہی عمل اختیار کرے جو اس کی طاقت میں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اُکتاتے تم اُکتا جاتے ہو، قریب قریب رہو اور درست راہ اختیار کرو۔ ابو نعیم حلية الاولياء

۵۳۰۴ ... مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، وہ ایسی آزمائش سے اُلجھ پڑتا ہے جو اس کے بس میں نہیں ہوتی۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، عن حذيفه

۵۳۰۵ ... تم درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، درمیانی راہ اختیار کرو، اس لئے کہ جو بھی اس دین سے مقابلہ کرنے آیا مغلوب رہا۔

مسند احمد، حاکم، بیهقی فی السنن عن بريدة

دین کے مستحبات کو اپنے اوپر لازم کر لینا دین سے کشتی لڑانے کے مترادف ہے۔

۵۳۰۶ ... لوگوں کو بلاؤ، خوشخبری سناؤ، متنفر نہ کرو، آسانی پیدا کرو سختی نہ کرو۔ مسلم عن ابی موسیٰ

۵۳۰۷ ... جب تم لوگوں کے سامنے ان کے رب کے حوالہ سے بات کرو تو ایسی بات نہ کرو جو انہیں خوفزدہ کر دے جو ان پر گراں و دشوار گزرے۔

الحسن بن سفيان، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیهقی فی شعب الایمان عن المقداد بن معد یکرب

۵۳۰۸ ... اتنے عمل کی کوشش کرو جتنا تمہارے بس میں ہے اس واسطے کہ بہتر عمل ہے وہ جو دوام سے کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

ابن ماجه عن ابی هريره رضی الله عنه

۵۳۰۹ ... اتنے عمل کی تکلیف کرو جو کر سکو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے ہاں تم اکتا جاتے ہو اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل زیادہ پسند ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد نسائی عن عائشه رضی الله عنها

۵۳۱۰ ... خبردار اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور خشیت رکھنے والا ہوں۔ مسلم عن عمر بن ابی سلمة

۵۳۱۱ ... خبردار میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور اس کا خوف رکھنے والا ہوں لیکن میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں، سوتا اور شادی کرتا ہوں، جس نے میرے طریقے سے اعراض کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بخاری عن انس

۵۳۱۲ ... دل اکتا جاتا ہے، اور تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ مدت کی مقدار کیا ہے لہٰذا وہ اتنی ہی عبادت کو منتخب کرے جو اس کے بس میں ہو پھر اس پر مداومت کرے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو وہ اعمال زیادہ محبوب ہیں جن پر ہمیشگی کی جائے، اگرچہ وہ تھوڑے ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۱۳ ... میں تم جیسا (افراط تفریط کرنے والا) نہیں ہوں میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن انس .بخاری عن ابن عمرو عن ابی سعید وعن ابی هریرة رضی الله عنهم وعن عائشة رضی الله عنها

۵۳۱۴ ... قریب رہو، درست رہو اور مژدہ پاؤ، یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی یہاں تک کہ میں بھی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پاسکتا ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرة، مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

یہاں مقصود اللہ تعالیٰ کا استغناء اور اپنی عاجزی کا بیان ہے اور امت کو تعلیم دینا ہے۔

۵۳۱۵ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہیں پہنچا سکتا، نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپا لے، سو سیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی خیر میں اضافہ ہو اور اگر برائی کرنے والا ہے تو ہوسکتا ہے اسے ناراضگی سے باز رکھا جائے۔بخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۳۱۶ تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا اور نہ مجھے، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن درست رہو، قریب رہو، صبح وشام عمل کرو، اور رات کے کچھ حصہ میں، درمیانی چال اختیار کرو پہنچ جاؤ گے۔بخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۳۱۷ ... ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو پے در پے روزے رکھتے ہیں، تم طاقت میں میری طرح نہیں ہوسکتے، آگاہ رہو اللہ کی قسم اگر مجھے ایک ماہ موقع مل جائے تو میں مسلسل روزے رکھوں، حد سے تجاوز کرنے والے اپنی اس کاوش کو چھوڑ دیں۔مسند احمد مسلم عن انس

تشریح: ... کچھ اعمال حضور ﷺ کی ذات کے ساتھ خاص ہیں جنہیں امتی کر سکتے ہیں اور نہ ان کے بس میں ہیں انہی میں سے مسلسل روزے رکھنا ہے۔علامہ سیوطی کی کتاب ''الخصائص الکبریٰ'' خاص اس موضوع کی کتاب ہے شریعت نے جو اعمال سب کے لیے مقرر کردیئے وہ کسی پر بوجھ نہیں۔

## اسلام میں رہبانیت نہیں ہے

۵۳۱۸ کچھ لوگوں کو کیا ہوا کہ وہ ایسی ایسی باتیں کررہے ہیں، لیکن میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، روزہ افطار کرتا ہوں اور عورتوں سے شادی کرتا ہوں، جس نے میری روش سے اعراض کیا وہ میری امت سے نہیں۔مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

تشریح: ... یہ ان تین اشخاص کے متعلق آپ نے فرمایا جن میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا تیسرے نے کہا میں کبھی شادی نہ کروں گا یہ زندگی بیوی میں نصف الموت ہوتی ہے، نہ ہو جب غمخوار اپنا، نہ ہو جب رازداں کوئی ظہور۔

۵۳۱۹ ... لوگو! جن چیزوں کا تمہیں حکم دیا گیا تم ان سب کی طاقت نہیں رکھتے، لیکن سیدھے رہو قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

مسند احمد، ابوداؤد، عن الحکم بن حزن

۵۳۲۰ ... ان لوگوں کو کیا ہوا جو میرے طریقہ سے بچتے ہیں اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتا ہوں۔مسند احمد. بخاری، مسلم عن عائشه رضی الله عنها

تشریح: خلاف سنت چاہے کیسی ہی نیکی ہو اس کا انجام برا ہی ہوتا ہے

۵۳۲۱ خبردار! لگاتار روزے نہ رکھا کرو، اس بارے میں تم میری طرح نہیں ہوسکتے، میری رات یوں بسر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لہٰذا اتنا عمل کرو جتنا تمہارے بس میں ہو۔بخاری مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۳۲۲ پے در پے روزے نہ رکھنا میں (طاقت میں) تم جیسا نہیں مجھے تو کھلایا پلایا جاتا ہے۔بخاری ترمذی عن انس

۵۳۲۳ پے در پے روزے نہ رکھنا (جسے) پے در پے روزے رکھنے کا (شوق) ارادہ ہو وہ سحری تک مسلسل روزہ رکھے، میں تمہاری ہیئت کی طرح نہیں میری رات تو یوں بسر ہوتی ہے کہ مجھے ایک کھلانے والا کھلاتا اور پلانے والا پلاتا ہے۔مسند احمد، بخاری، ابوداؤد عن ابی سعید

۵۳۲۴ اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو قیام کرتے ہو سو ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جب تم نے ایسا کیا تو

۱ تمہاری آنکھ لگ جائے گی۔ ۲ تمہاری جان تھک جائے گی۔

لہٰذا روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو، رات کو عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی تمہارے بدن کا تمہاری آنکھ کا تمہاری بیوی کا تم سے ملنے والے کا تم پر حق ہے تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر ماہ تین دن روزے رکھا کرو، یوں تمہارے لیے ہر نیکی دس گنا ہوگی، یوں تمہارے لیے پورا زمانہ روزے

(شمار) ہوں گے، انہوں نے عرض کیا: مجھے اس کی طاقت ہے، تو آپ نے فرمایا: اچھا اللہ تعالیٰ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزوں جیسے روزے رکھو، اس پر آدھا زمانہ زیادہ نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، عن ابن عمرو

تشریح: ...... ان صحابی کی اہلیہ نے حضور ﷺ سے شکایت کی تھی، اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام ؓ سے ایسے اعمال کرا کے امت کے لیے ایک مثال قائم کر دی تا کہ بعد میں کوئی ایسی حرکت کرے تو اس کی روک تھام پہلے سے موجود ہو، پانی کی منڈیر ہو تو وہ ان حدود تک ہی پھیلتا ہے لیکن جب منڈیر اور حدود نہ ہوں تو حسب پھیلاؤ پھیلتا ہے۔

## اتباع سنت ہی کامیابی کی کنجی ہے

۵۳۲۵ ... اے عثمان! کیا تم نے میرے طریقہ سے اعراض کیا؟ میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح کرتا ہوں، عثمان! اللہ سے ڈرو، تمہارے گھر والوں کا اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار کرو، نماز پڑھو اور سویا بھی کرو۔

ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۶ آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو، خوشخبری دو متنفر نہ کرو، ایک دوسرے کا کہا مانو اور اختلاف نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی موسیٰ

۵۳۲۷ آسانی برکت اور تنگی نحوست ہے۔ فردوس عن رجل

۵۳۲۸ مجھے اللہ تعالیٰ نے پہنچا دینے والا بنا کر بھیجا، مشقت میں ڈالنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۲۹ ... اللہ کی قسم! میں امید کرتا ہوں کہ میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں، اور میں اس چیز کو زیادہ جاننے والا ہوں جس کی وجہ سے میں تقویٰ اختیار کروں۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۵۳۳۰ معاملہ دو کاموں کے درمیان، اور سب سے بہتر کام درمیانی راہ ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عمر بن الحارث بلاغا

۵۳۳۱ ... اللہ نے اس امت کے لیے آسانی پسند فرمائی اور تنگی ومشکل ناپسند فرمائی۔ طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الادرع

۵۳۳۲ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والے ہیں اور نرمی کو پسند کرتے ہیں، اور نرمی پر وہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔

الادب المفرد، ابو داؤد عن عبداللہ بن مغفل، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم عن علی طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ البزار عن انس

۵۳۳۳ ... اللہ تعالیٰ ہر چیز میں نرمی پسند کرتا ہے۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۳۴ ... اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ گنجائشوں پر بھی ایسے عمل کیا جائے جیسے عزائم (پابندی کے اعمال) پر عمل کیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابن عمر۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ ابو داؤد عن ابن مسعود

۵۳۳۵ ... اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت پر عمل کیا جائے جیسے کہ اللہ تعالیٰ اپنی نافرمانی کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمر

۵۳۳۶ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصت کو قبول کیا جائے جیسے بندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کو چاہتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء و واثلہ و ابی امامہ

۵۳۳۷ عزائم (پابندی کے اعمال) ادا کرو اور رخصتوں کو قبول کرو، اور لوگ کو چھوڑ دو، تمہاری ان سے کفایت کر دی گئی۔ خطیب عن ابن عمر

۵۳۳۸ ... ان رخصتوں کو اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مقرر کی ہیں۔ سنن سعید بن منصور، مسلم عن جابر

۵۳۳۹ جس نے اللہ تعالیٰ کی رخصت قبول نہیں کی تو اسے عرفہ کے پہاڑ جتنا گناہ ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمر

۵۳۴۰ رخصتوں پر عمل کرنے والے میری امت کے افضل ترین لوگ ہیں۔ ابن لال عن عمر

۵۳۴۱ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ان کی رخصتوں پر ایسے ہی عمل کیا جائے جیسے ان کے عزائم پر عمل کیا جاتا ہے مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو، واضح دین ابراہیمی دے کر بھیجا۔ ابن عساکر عن علی

۵۳۴۲..... اللہ تعالیٰ ہر چیز میں زائد کو پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی۔ابن عساکر عن ابن عمر

۵۳۴۳..... دین تو آسان ہے دین سے کوئی شخص کشتی نہیں لڑتا مگر دین اس پر غالب رہتا ہے لہٰذا درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، خوشخبری پاؤ، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو۔

بخاری، نسائی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ. کتاب الایمان باب الدین یسف

۵۳۴۴..... تم اس دین کے معاملہ کو باہم مقابلہ سے نہیں پا سکتے۔ابن سعد، مسند احمد ابن حبان عن ابن الادرع

۵۳۴۵..... تم آسانی پیدا کرنے کے لیے بھیجے گئے، تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجے گئے۔ترمذی عن ابی ھریرۃ

پہلے دو جگہ گذر چکی ہے ۵۲۹۹،۳۲۹۹ ۵۲۹۳۶۔

## اپنی طرف دین میں سختی ممنوع ہے

۵۳۴۶..... تم اپنی جانوں پر سختی نہ کرو (ورنہ) تم پر سختی کی جائے گی، ایک قوم نے اپنے اوپر سختی کی تو ان پر سختی کی گئی، گرجا گھروں اور یہودی عبادتخانوں میں انہی کے باقی ماندہ لوگ ہیں (رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت انہوں نے ہی ایجاد کی ہم نے ان پر اسے فرض نہ کیا تھا۔

ابو داؤد عن انس

۵۳۴۷..... دین میں انتہا پسندی سے بچنا، اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ دین میں غلو وانتہا پسندی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

مسند احمد، نسائی، ابن ماجه. حاکم عن ابن عباس

۵۳۴۸..... دین میں (بے جا) گہرائی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنایا ہے تو اس کے اتنے حصے پر عمل کرو جو تمہارے بس میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ عمل صالح پسند کرتے ہیں جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔ابو القاسم بن بشران فی امالیه عن عمر

۵۳۴۹..... ہر چیز میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہوتی ہے اگر اس تیزی والا درست رہے اور قریب رہے تو اس کی امید رکھو اور اگر اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جانے لگیں تو اسے کچھ نہ سمجھو۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه.

۵۳۵۰..... یہ مضبوط دین ہے تو اس میں نرمی سے گھسو۔مسند احمد عن انس

۵۳۵۱..... یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہو۔

۵۳۵۲..... تمہارا بہترین دین وہ ہے جو زیادہ آسان ہو۔مسند احمد الادب المفرد، طبرانی فی الکبیر عن محجن بن الادرع. طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین. طبرانی فی الاوسط، لابن عدی فی الکامل، الضیاءعن انس

۵۳۵۳..... تمہارا بہترین دین (جزوی اعتبار سے) وہ ہے جو زیادہ آسان ہو اور بہتر عبادت وہ ہے جو سمجھ کے ساتھ ہو یا بہتر عبادت دین کی سمجھداری ہے۔ابن عبدالبر فی العلم عن انس

۵۳۵۴..... گھڑی گھڑی دلوں کو راحت پہنچاؤ۔ابو داؤد فی مراسیله عن ابن شهاب. مرسلاً. ابوبکر المقری فی فوائده والقضاعی عنه عن انس

۵۳۵۵..... درست رہو اور قریب قریب رہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۵۳۵۶..... درست رہو، قریب رہو، خوشخبری پاؤ اور جان رکھو کہ کوئی بھی اپنے عمل کی وجہ سے جنت میں نہ جا سکے گا نہ ہی میں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت و رحمت میں ڈھانپ لے۔مسند احمد، بخاری، مسلم عن عائشه رضی اللہ عنها

۵۳۵۷..... تم میں سے (جب) کوئی نماز پڑھے تو چستی کی حالت میں پڑھے، جب تھک جائے یا سست پڑ جائے تو بیٹھ جائے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

۵۳۵۸..... سویا کرو جب بیدار ہو جاؤ تو خوب (عبادت) کرو۔ابن حبان عن ابن مسعود

۵۳۵۹......رات دن سواریاں ہیں آخرت تک پہنچنے کے لیے ان پر سوار ہو۔ لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس

۵۳۶۰......آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، خوشخبری سناؤ، متنفر نہ کرو۔ مسند احمد، بخاری مسلم، نسائی عن انس

۵۳۶۱......تم نرمی کو اختیار کرو کیونکہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال دی جائے اسے بدزیب کر دیتی ہے۔

مسلم عن عائشہ، کتاب البر نمبر ۲۵۹۴

۵۳۶۲......نرمی اختیار کرو، سختی اور فحش گوئی سے بچو۔ الادب المفرد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۶۳......عائشہ! اللہ تعالیٰ نرمی والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے نرمی پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی اور اس کے علاوہ پر عطا نہیں کرتا۔

مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

## نرمی پسندیدہ عمل ہے

۵۳۶۴......اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور نرمی اختیار کرو، اس لیے نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے آراستہ کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی ختم کر دی گئی اسے نازیبا کر دیتی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۶۵......ذرا نرمی سے اے عائشہ! نرمی اختیار کرو، سختی اور سخت گوئی سے بچو۔ بخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:......ان احادیث میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کو مخاطب کر کے نرمی اختیار کرنے کو کہا گیا علامہ مناوی نے الجامع الصغیر کی اپنی شرح میں اس کے سبب ذکر کیے ہیں اول، آپ ایک اونٹنی پر سوار ہوئیں جس میں کچھ سختی تھی تو آپ اسے مارنے اور ڈانٹنے لگیں دوم، یہودیوں نے جب آپ علیہ السلام کو السام علیکم کہا جو بددعائیہ کلمہ ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا غصہ ہوگئیں اور فرمانے لگیں تم پر پھٹکار اور لعنت ہو۔

شرح الجامع

۵۳۶۶......اے عائشہ! اللہ تعالیٰ نرم ہیں اور ہر چیز میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ابن ماجہ عن عائشہ

۵۳۶۷......نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے آراستہ کر دیتی ہے اور جس سے نرمی نکال لی جائے تو اسے نازیبا کر دیتی ہے۔

عبد بن حمید والضیاء عن انس

۵۳۶۸......جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے بھلائی کا حصہ دیا گیا، اور جس سے نرمی کا حصہ روکا گیا تو اس کی بھلائی کا حصہ روکا گیا۔

مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۳۶۹......جو نرمی سے محروم رکھا جائے (سمجھو) وہ ہر بھلائی سے محروم رکھا جائے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ عن جریر وصحیح مسلم نمبر ۲۵۹۲ کتاب البرّ

## الاکمال

۵۳۷۰......اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور ہر چیز میں نرمی پسند کرتے ہیں، ہر عاجزی کرنے والے غمگین دل کو چاہتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی بات سکھاتا ہو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلاتا ہو اور ہر سخت اور غافل دل کو ناپسند کرتے ہیں جو پوری رات سوتا رہے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی روح واپس کرتے ہیں یا نہیں؟ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۳۷۱......اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اور نرمی پر وہ اعانت کرتے ہیں جو سختی پر نہیں کرتے۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی امامہ

۵۳۷۲......اللہ تعالیٰ اپنی (عطا کردہ) گنجائشوں پر عمل کرنے کو ایسے ہی پسند کرتے ہیں جیسے اپنی نافرمانیوں کو ترک کرنے کو پسند کرتے ہیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

# اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند کرتا ہے

۵۳۷۳......اللہ تعالیٰ نرمی کو چاہتے اور پسند کرتے ہیں اور اس پروہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۳۷۴......اللہ تعالیٰ نرمی پروہ کچھ عطا کرتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۳۷۵...... تمہارا بہترین دین وہ ہے جو انتہائی آسان ہو۔ مسند احمد عن محجن بن الادرع. مسند احمد عن الاعرابی

۵۳۷۶......تمہارا یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اس واسطے کہ (قافلہ سے) کٹ جانے والا نہ کسی سواری کو باقی چھوڑتا ہے اور نہ کسی زمین کو قطع (طے) کرسکتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی

۵۳۷۷...... یہ دین انتہائی مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبادت سے متنفر نہ کر، کیونکہ کٹ جانے والا نہ سواری چھوڑتا ہے اور نہ زمین طے کرتا ہے۔ بزار، بخاری مسلم العسکری فی الامثال عن جابر وضعف

۵۳۷۸...... یہ دین بے حد مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت ناپسند نہ کرو، کیونکہ (سفر سے) کٹ جانے والا نہ سفر کرسکتا ہے اور نہ کسی سواری کو باقی چھوڑ سکتا ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۷۹...... یہ دین مضبوط ہے اس میں نرمی سے داخل ہو، اپنے نفس میں عبادت کا بغض پیدا نہ کر، کیونکہ کٹ جانے والا نہ سفر کرسکتا ہے اور نہ سواری چھوڑتا ہے ایسے شخص کی طرح عمل کر جس کا گمان ہے کہ وہ کبھی نہیں مرے گا، اور اس شخص جیسا خوف رکھ جسے ڈر ہے کہ کل مر جائے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، بخاری مسلم والعسکری فی الامثال عن ابن عمرو وفی لفظ یظن انه لن یموت الاهرماً

۵۳۸۰......تمہارا رب آسانی پیدا کرنے والا آسانی پیدا کرتا ہے تو تم بھی آسان عمل کرو، خبردار جو اللہ کے دین پر (عمل میں آگے بڑھنے سے) غلبہ پانا چاہے تو دین ہی اس پر غالب ہوگا، اور جو اللہ تعالیٰ کا عمل چھوڑ دے تو وہ اللہ تعالیٰ کو برا لگتا ہے۔ ابن قانع عن سوید بن جبلہ

۵۳۸۱ ...... آل داؤد کی حکمت میں ہوش مند عقلمند کے لیے عبرت (حاصل کرنے کا سامان) ہے کہ وہ صرف چار گھڑیوں میں اپنے آپ کو مشغول رکھے، ایک گھڑی میں اپنے رب سے راز و نیاز کرے، ایک گھڑی میں اپنا محاسبہ کرے، ایک گھڑی اپنے ان بھائیوں سے ملے جن سے وہ مشورہ کرتا اور وہ اسے نصیحت کرتے اور اس کے عیوب سے خبردار کرتے ہیں اور ایک گھڑی میں اپنے نفس اور اس کے رب کے درمیان جو باتیں پیش آتیں اور جمال رکھتی ہیں کیونکہ اس گھڑی میں بقیہ تمام گھڑیوں کے لیے مدد اور زائد توشہ کے ذریعہ دلوں کے بہلاؤ کا سامان ہے ہوش مند عقلمند کے لیے مناسب ہے کہ وہ اپنی زبان پر قابو رکھنے والا ہو، اپنے زمانہ کی پہچان رکھتا، اپنی حالت کی طرف توجہ کرنے والا (یعنی تقویٰ کے ذریعے ان سے بچنے والا ہو، جیسا کہ امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس دور کے بھائی عیوب کے جاسوس ہیں) اور اپنے بھائیوں میں سے جس پر سب سے زیادہ بھروسہ ہو اس سے (تقویٰ کے ذریعہ) وحشت کرنے والا ہو۔ الدیلمی عن ابن مسعود

۵۳۸۲......اس قرآن میں تیزی ہے اور لوگوں میں سستی، تو جس کی سستی انصاف اور سنت کے واسطے ہو تو کیا ہی خوب ہے اور جس کی سستی اعراض کی طرف ہو تو وہی لوگ ہلاک ہونے والے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۸۳......میں روزہ رکھتا اور افطار کرتا ہوں، نماز پڑھتا اور سوکر آرام کرتا ہوں ہر عمل میں تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی پیدا ہوتی ہے جس کی سستی سنت کی طرف ہو تو اس نے ہدایت پائی اور جس کی سستی اس کی طرف ہو تو وہ گمراہ ہوا۔

طبرانی فی الکبیر رابونعیم، سعید بن منصور عن جعدة بن هبیرة، وهو ابن ام هانی رحمة الله علیه بنت ابی طالب

۵۳۸۴......یہ دین آسان ہے جو بھی اس دین کے ساتھ کشتی کرے گا تو دین ہی اس پر غالب رہے گا، سو سیدھی راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، آسانی پیدا کرو، صبح و شام اور رات کی تاریکی کے کچھ حصہ سے امداد حاصل کرو۔ ابن حبان والعسکری فی الامثال عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۳۸۵ ... کیا تمہیں بتاؤں کہ تمہارے سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ جن کی اسلام کی حالت میں زیادہ عمریں ہوں جب درست راہ اختیار کرلیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

۵۳۸۶ ... کیا تمہیں اس سے زیادہ عجیب چیز نہ بتاؤں؟ اللہ کا رسول تمہارا نبی تمہیں تم سے پہلے اور تمہارے بعد ہونے والے واقعہ کی خبر دیتا ہے، سو سیدھے رہو اور درست راہ اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے عذاب کی کوئی پروا نہیں، عنقریب ایک قوم آئے گی وہ کسی چیز کے ذریعے بھی اپنا دفاع نہ کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی کبشہ

۵۳۸۷ ... پے در پے روزے رکھنا چھوڑ دو، کسی نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس بات میں میری طرح نہیں ہو سکتے، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اتنے عمل کی کوشش کرو جس کی تم میں برداشت ہے۔ بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۸ ... لگاتار روزے نہ رکھا کرو، لوگوں نے کہا: آپ تو رکھتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں تم جیسا نہیں، میں تو اس طرح رات بسر کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۸۹ ... لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین آسان ہے۔ مسند احمد، ابن سعد عن عاصم بن ہلال عن غاضرۃ بن عروۃ الفقیمی عن ابیہ

۵۳۹۰ ... ایک دوسرے کا سہارا بنو، ایک دوسرے کی بات مانو، خوشخبری سناؤ متنفر نہ کرو۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۵۳۹۱ ... ایک دوسرے کا بازو بنو، ایک دوسرے کی نافرمانی نہ کرو، آسانی پیدا کرو، مشکل میں نہ ڈالو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۵۳۹۲ ... اتنی عبادت کو اختیار کرو جو تمہارے بس میں ہو، خبردار کسی ایسی عبادت کی عادت نہ بناؤ جسے بعد میں چھوڑنا پڑے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے یہ چیز زیادہ ہٹاتی ہے کہ آدمی کسی عبادت کی عادت بنا کر پھر اسے چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۵۳۹۳ ... لوگوں کو آسان بات اختیار کرنے کا کہو، انہیں اکتاہٹ میں نہ ڈالو، کیونکہ ایمان والے آپس میں دوست اور ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن انس

## نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۵۳۹۴ ... درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، تم میں سے کسی کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و جابر معا

۵۳۹۵ ... درست راہ اختیار کرو، قریب قریب رہو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی بھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، اپنے عمل کی بنا، پر لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ میں، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے مغفرت و رحمت میں چھپا لے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۹۶ ... قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو، مژدہ پاؤ اور یہ جان لو کہ تم میں سے کوئی ہرگز نجات نہیں پا سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: نہ میں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت اور فضل میں ڈھانپ لے۔ مسند احمد، مسلم، الدارمی، ابن حبان، ابو عوانہ عن جابر۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۳۹۷ ... تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے سکتا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: ہاں مجھے بھی نہیں، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں چھپائے لیکن سیدھی راہ اختیار کرو۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۳۹۸ ... درست رہو، خوشخبری پاؤ اس واسطے کہ اللہ عزوجل کو تمہیں عذاب دینے کی جلدی نہیں، عنقریب ایسی قوم آئے گی کہ ان کے پاس کوئی حجت و دلیل نہ ہوگی۔ ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبداللہ بن بشر

۵۳۹۹ ... درست رہو قریب قریب رہو اور یہ جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے وضو پر ہمیشگی صرف مومن ہی کرتا ہے۔

ابن حبان، بیهقی فی شعب الایمان عن ثوبان

تشریح:..... استجاب مراد ہے کہ ہمیشہ باوضو رہنا خاصۂ ایمان ہے کوئی رہے تو رفع درجات کا باعث ہے نہ رہے تو سختی کوئی نہیں محض ترغیب ہے۔

۵۴۰۰..... لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں قدرت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتے یہاں تک کہ تم خود ہی اکتا جاتے ہو۔

ابن حبان عن عمران بن حصین

۵۴۰۱..... لوگو! وہی عمل اختیار کرو جس کی تمہیں طاقت ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتاتا، ہاں تم ہی اکتا جاتے ہو اور ہمیشگی کا عمل اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے اگر چہ وہ تھوڑا ہو۔ محمد بن نصر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۴۰۲..... عویمر اور سلمان تجھ سے زیادہ علم رکھتے ہیں، تھک کر سفر نہ کرو ورنہ (قافلہ سے) کٹ جاؤ گے، اپنے آپ کو (مت) روکو ورنہ لوگ تم سے آگے نکل جائیں گے، درمیانی چال اختیار کرو تم قافلہ کی رفتار تک پہنچ جاؤ گے، جس میں تم صبح وشام اور رات کی دو گھڑیوں کو طے کرو گے۔

ابن سعد عن قتادہ مرسلاً

# ہر صاحب حق کا حق ادا کرو

۵۴۰۳..... اے ابودرداء! تمہارے بدن کا، تمہارے گھر والوں کا، اور تمہارے رب کا تم پر حق ہے ہر صاحب حق کو اس کا حق دو، سو روزہ رکھو اور افطار کرو (رات) کھڑے ہو کر عبادت کرو اور سویا (بھی) کرو، اور اپنے گھر والوں کے پاس بھی آیا کرو۔

ابونعیم فی الحلیة عن ابی جحیفة

۵۴۰۴..... جس بندہ میں دین کی سمجھ کا اضافہ ہو تو اس میں عمل میں میانہ روی کا بھی اضافہ ہوتا ہے۔ ابونعیم عن ابن عمر

۵۴۰۵..... جب تم (نشاط وچستی کی حالت میں جو کچھ پڑھ رہے ہو اسے) سمجھ رہے ہو تو تمہیں نماز پڑھنی چاہیے اور جب (نیند کی وجہ سے) مغلوب ہو جاؤ تو سو جانا چاہیے۔ عبد بن حمید عن انس

تشریح:..... کیونکہ معلوم نہیں انسان اپنے لیے بھلائی کی دعا کرتے کرتے شر کی دعا کر بیٹھے۔

۵۴۰۶..... جسے دنیا میں نرمی دی گئی اسے آخرت میں فائدہ دے گی۔ البغوی عن رجل

۵۴۰۷..... جسے نرمی کا حصہ ملا تو اسے خیر کا حصہ عطا کیا گیا اور جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں دیا گیا تو وہ اپنے خیر کے حصہ سے محروم رکھا گیا۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۴۰۸..... جسے اس کی نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جسے اس کی نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا اور آخرت کی خیر کے حصہ سے محروم رہا رشتہ داری کو قائم رکھنا، خوش اخلاقی اور اچھا پڑوس شہروں کو آباد کرتے ہیں اور عمر میں اضافہ کا باعث ہیں۔

مسند احمدترمذی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تشریح:..... بھلائی تو ہر انسان کو ملتی ہی ہے لیکن انسان کچھ ایسی حرکتیں اور اعمال کرتا ہے کہ خیر سے محروم ہو جاتا ہے کسی جگہ مٹھائی بٹ رہی ہو وہاں کوئی شخص گندگی والے ہاتھوں سے مٹھائی لینا چاہے تو اسے کون دے گا؟

۵۴۰۹..... جسے اس کی نرمی کا حصہ نہیں ملا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا، اور جسے نرمی کا حصہ دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی کا حصہ عطا کیا گیا۔ الحکیم عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۱۰..... جس نے میری امت کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے اور جس نے میری امت کو مشقت میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مشقت والا معاملہ فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشه

۵۴۱۱..... ٹھہر کر اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ پورے دین کے معاملہ میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ بخاری عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۱۲ اپنے اوپر اعمال مقرر کر کے سختی نہ کرو تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے اوپر سختی کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے، تم عنقریب ان کے باقی ماندہ لوگوں کو گرجا گھروں اور یہودی عبادتخانوں میں پاؤ گے۔

ابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن سهل بن ابی امامه بن سهل بن حنیف عن ابیه عن جده

۵۴۱۳..... مصیبت آنے سے پہلے (اس میں پھنسنے کی) جلدی نہ کرو، قریب قریب رہو، درست راہ اختیار کرو اور اگر تم نے مصیبت آنے سے پہلے جلدی کی تو سیلاب تمہیں یہاں سے وہاں تر کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۴۱۴..... اس رات کی مشقت نہ اٹھاؤ کیونکہ تم اس کی قدرت نہیں رکھتے، اور تم میں سے جب کسی کو (نیند) اونگھ آئے تو اسے سو جانا چاہیے یہ اس کے لیے سلامتی کا باعث ہے۔ الدیلمی عن انس

۵۴۱۵..... نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے آراستہ کردیتی ہے۔ بخاری فی الادب، سعید بن منصور عن انس

۵۴۱۶..... اے ابوبکر! درست اور قریب رہو نجات پاؤ گے۔ ابو نعیم فی الحلیة عن ابی بکر

۵۴۱۷..... تم لوگو! وہ تمام امور جن کا تمہیں حکم دیا گیا ہے نہ تو ہرگز کر سکتے ہو اور نہ تمہارے بس کی بات ہے البتہ درست، قریب قریب رہو اور خوشخبری پاؤ۔

سعید بن منصور، مسند احمد، ابوداؤد، ابن سعد وابن خزیمه، ابویعلی والبغوی والباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل. بخاری، مسلم، سعید بن منصور عن الحکم بن حزن الکلفی

تشریح:..... اس واسطے فرائض وواجبات کے علاوہ نوافل باری باری ایک دفعہ کر دینا کافی ہے تمام دن کے نوافل پڑھنا از بس مشکل ہے، اس طرح کچھ لوگ تمام مسنون دعائیں پڑھنے کی کوشش کرتے ہیں جس میں ناکام رہتے ہیں تمام ادعیہ کا ایک ایک دفعہ پڑھ لینا کافی ہے لگاتار صرف چند دعائیں ہی پڑھنا مناسب ہے۔

۵۴۱۸..... لوگو! اللہ تعالیٰ کا دین (عمل کے لیے) انتہائی آسان ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عروة الفقیمی

تشریح:..... رہیں دین کی باریکیاں تو انہیں سمجھنا ہر کس وناکس کا کام نہیں۔

۵۴۱۹..... اے عثمان! ہمیں اللہ تعالیٰ نے رہبانیت (ترک دنیا) کے بدلہ واضح یکسوئی اور ہر بلند جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنا عطا فرمائی ہے، اگر تم ہمارے ساتھ تعلق رکھتے ہو تو ویسا کرو جیسا ہم کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امیة الطائفی عن جده سعید بن العاص

۵۴۲۰..... اے عثمان ہم پر رہبانیت فرض نہیں کی گئی، کیا تم میرے نمونہ کو ناکافی سمجھتے ہو؟ سو اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور اس کی حدود کی حفاظت کرنے والا ہوں۔ عبدالرزاق فی المصنف، طبرانی عن عائشه

۵۴۲۱ ..... اے عثمان! کیا تمہارے لیے میرا نمونہ کافی نہیں؟ تم رات بھر قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہو، سو تمہاری اہلیہ اور تمہارے بدن کا (بھی) تم پر حق ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۴۲۲..... عثمان! اللہ تعالیٰ نے مجھے رہبانیت دے کر نہیں بھیجا، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین دین واضح یکسوئی ہے۔

ابن سعد عن ابی قلابه مرسلا

۵۴۲۳..... اے عائشہ! جسے اس کی نرمی کا حصہ دے دیا گیا تو اسے دنیا اور آخرت کی بھلائی عطا کی گئی، اور جو اپنے نرمی کے حصہ سے محروم رکھا گیا تو وہ دنیا وآخرت کی بھلائی سے محروم رکھا گیا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب والحکیم والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابو نعیم فی الحلیة وابن النجار عن عائشه رضی الله عنه

۵۴۲۴..... اے عائشہ! اگر نرمی کوئی مخلوق ہوتی تو لوگ اس سے بہتر مخلوق نہ دیکھتے، اور اگر سختی مخلوق ہوتی تو اس سے بری مخلوق نہ دیکھتے۔

الحاکم فی الکنی عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۲۵..... اے عائشہ! نرمی سے کام لیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کو عزت پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو انہیں نرمی کے دروازے دکھا دیتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عطاء بن یسار

تشریح: ..... کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ عورتیں بھی اجنبی مردوں کے ساتھ نرمی سے گفتگو کریں، ایسا کرنا خود قرآن کے حکم کے خلاف ہے۔

۵۴۲۶ ..... کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دے گا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی نہیں؟ فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، سو درست رہو، قریب قریب رہو، صبح و شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی راہ اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۷ ..... تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے گا، لوگوں نے عرض کیا: کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: ہاں نہ مجھے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لیکن (تم) درست رہو، قریب رہو، صبح شام اور تاریکی کے کچھ حصہ سے مدد چاہو، درمیانی چال چلو (منزل پر) پہنچ جاؤ گے۔ بخاری مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۲۸ ..... آسانی پیدا کرو، سختی نہ کرو، اور جب تجھے غصہ آئے تو خاموش رہا کر۔ ابن ماجہ ابو داؤد عن ابن عباس

۵۴۲۹ ..... آسانی پیدا کرو، مشکل پیدا نہ کرو، سکون پیدا کرو، نفرت نہ دلاؤ۔ طبرانی فی الاوسط، مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن انس

۵۴۳۰ ..... اس آدمی سے میرے اعراض کو تم نے کیا سمجھا؟ میں نے دیکھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے میوے ٹھونس رہے ہیں، تو میں سمجھ گیا کہ وہ بھوکا فوت ہوا ہے۔ مسند احمد عن جریر

## اخراجات میں نرمی اور میانہ روی

۵۴۳۱ ..... جس نے میانہ روی کی وہ کبھی محتاج نہ ہوا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۵۴۳۲ ..... میانہ رو محتاج نہیں ہوا۔ دارقطنی، طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۵۴۳۳ ..... میانہ روی آدھی معیشت ہے، اور خوش خلقی آدھا دین ہے۔ خطیب عن انس

۵۴۳۴ ..... خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت ہے اور لوگوں سے محبت رکھنا آدھی عقلمندی اور اچھے انداز میں سوال آدھا علم ہے۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۴۳۵ ..... تدبیر آدھی معیشت، باہمی الفت آدھی عقل، پریشانی آدھا بڑھاپا، عیال کی کمی دو دوائیوں میں سے ایک ہے۔

القضاعی عن علی. فردوس عن انس

۵۴۳۶ ..... تدبیر جیسی عقلمندی نہیں اور بچنے جیسی کوئی پرہیزگاری نہیں، اچھے اخلاق جیسا کوئی حسب نہیں۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۵۴۳۷ ..... جس نے میانہ روی کی اسے اللہ تعالیٰ غنی کر دے گا، اور جس نے فضول خرچی کی اسے فقیر کر دے گا، جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جس نے زبردستی کی اللہ تعالیٰ اس کی گردن توڑ دیں گے۔ البزار عن طلحۃ

تشریح: ..... اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں اور غیر اللہ کے نام پر دینا فضول خرچی ہے، اپنی ضرورت کے لیے جتنا خرچ کرے فضول خرچی نہیں۔

۵۴۳۸ ..... معیشت میں نرمی آدمی کی سمجھداری کی دلیل ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۳۹ ..... آدمی اپنی معیشت کو درست کرے یہ اس کی سمجھداری ہے اور جو چیز تیری اصلاح کرے اس کی طلب دنیا کی محبت نہیں۔

ابن عدی فی الکامل، ابن حبان، عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۴۰ ..... جس نے گھر بیچ کر اس کی قیمت اسی جیسے گھر میں نہ لگائی تو اللہ تعالیٰ اسے برکت نہ دے گا۔ ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

تشریح: ..... اس میں بڑی حکمت ہے جسے تاجر ہی سمجھ سکتے ہیں۔

۵۴۴۱......جس نے تم میں سے گھر یا زمین بیچی تو وہ جان لے کہ وہ مال اس بات کا مستحق ہے کہ اس میں برکت نہ ہو مگر یہ کہ وہ اسی جیسے (کاروبار) میں لگائے۔مسند احمد، ابن ماجه عن سعيد بن حريث

۵۴۴۲......جس نے کسی گھر کی جائیداد بغیر ضرورت بیچ دی تو اللہ تعالیٰ اس کی قیمت پر ایسا شخص مسلط کر دے گا جو اسے ضائع کر دے گا۔
طبرانی فی الاوسط عن معقل بن يسار

## جائیداد فروخت کرنا پسندیدہ عمل نہیں

۵۴۴۳۔ جو بندہ کوئی جائیداد بیچ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ضائع کرنے والا مسلط کر دیتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن عمر

۵۴۴۴......نرمی حکمت کی جڑ و بنیاد ہے۔القضاعی عن جرير

۵۴۴۵......معیشت میں نرمی بعض تجارتی کاروبار سے بہتر ہے۔
دارقطنی فی الافراد والاسمعیلی فی معجمه، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۴۴۶......(معیشت میں) نرمی زیادتی اور برکت (کا ذریعہ) ہے جو نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔طبرانی فی الکبیر عن جرير

۵۴۴۷......نرمی مبارک، اور سختی نامبارک ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۵۴۴۸......نرمی مبارک اور سختی بے برکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کسی گھر والوں کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرمائیں تو ان پر نرمی کا دروازہ داخل کر دیتے ہیں، اس واسطے کہ نرمی جس چیز میں بھی ہوئی اسے مزین کر دیتی ہے اور سختی جس چیز میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنا دیتی ہے حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے اگر حیا کسی مرد کی شکل میں ہوتا تو نیک آدمی ہوتا، فحش گوئی گناہ کا حصہ ہے اور گناہ جہنم میں (پہنچانے کا سبب) ہے اور اگر فحش گوئی مرد ہوتا تو برا مرد ہوتا، اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں بھیجا۔
بيهقی عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۴۹......اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والے کو پسند کرتے ہیں تو ان پر نرمی داخل کر دیتے ہیں۔
مسند احمد، مسند ابی یعلی، بیهقی عن عائشه رضی الله عنه، البزار عن جابر رضی الله عنه

۵۴۵۱......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اسے معیشت میں نرمی کی توفیق بخشتے ہیں اور جب انہیں برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو انہیں معیشت میں سختی دے دیتے ہیں۔بیهقی فی شعب الایمان عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۵۲......تم میں کسی کو اللہ تعالیٰ دس دن کی روزی عطا فرما دیتے ہیں پس اگر وہ روکا گیا تو نو دن خیریت سے جیے گا، اور اگر اسے وسعت دی گئی تو نو دن اس پر تنگی کے گزریں گے۔فردوس عن انس

## الاکمال

۵۴۵۳......معیشت میں نرمی بعض تجارتی (کاروبار) سے بہتر ہے۔دارقطنی فی الافراد، ابن عساکر عن جابر

۵۴۵۴......خبردار مال اور خرچ میں اسراف وزیادتی سے بچو اور میانہ روی کو اختیار کرو، اس واسطے کہ وہ لوگ کبھی محتاج نہیں ہوئے جنہوں نے میانہ روی اختیار کی۔الدیلمی عن ابی امامه

۵۴۵۵......اللہ تعالیٰ جب کسی گھر والوں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پاس نرمی داخل فرما دیتے ہیں۔
مسند احمد، بخاری فی التاریخ وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، بیهقی فی شعب الایمان عن عائشه، ابن ماجه عن جابر

۵۴۵۶......جب اللہ تعالیٰ کسی گھرانے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے لیے نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔

۵۴۵۷..... اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانے کے لیے خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کے پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه

۵۴۵۸..... جس گھرانے کو بھی نرمی عطا کی گئی تو وہ ان کے لیے نفع بخش ثابت ہوئی، اور جو اس سے محروم رہے ان کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئی۔
الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه

البغوی و ابونعیم، ابن عساکر عن عبداللہ بن معمر قرشی، قال البغوی و لا اعلم له غیره و قال غیره هو مرسل

۵۴۵۹..... اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتا ہے جو پھوہڑ پنے پر عطا نہیں فرماتا، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اسے نرمی عطا فرماتے ہیں جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ (گویا سب کچھ سے) محروم رہا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن جریر

۵۴۶۰..... اللہ تعالیٰ نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر عطا نہیں فرماتے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند فرماتے ہیں تو اسے نرمی بخشتے ہیں، جو گھرانہ بھی نرمی سے محروم رہا تو وہ محروم رہا۔ طبرانی عن جابر

۵۴۶۱..... نرمی مبارک اور حماقت نامبارک ہے اللہ تعالیٰ جب کسی گھرانہ کو بھلائی دینا چاہیں تو ان پر نرمی کا دروازہ کھول دیتے ہیں، نرمی جس چیز میں ہوئی اسے سجا دیتی ہے اور سختی جس چیز میں ہوئی اسے عیب دار بنا دے گی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه رضی الله عنها

۵۴۶۲..... جس نے کوئی گھر بیچ کر اس کی قیمت سے (نیا) گھر نہ خریدا تو اسے برکت نہ ہوگی، نہ اس گھر میں اور نہ قیمت میں آنے والی رقم میں۔
بخاری مسلم عن حذیفه

۵۴۶۳..... جس نے کوئی کڑا بیچا اور اسے اس کے بیچنے کے بغیر چارہ نہیں تھا تو اس مال پر ایسا شخص مقرر کر دیا جائے گا جو اسے تلف کر دے گا۔
الحکیم عن عمران بن حصین

۵۴۶۴..... زمین اور گھر کے پیسوں میں برکت نہیں دی جاتی، اور نہ وہ پیسے گھر اور زمین میں لگائے جائیں۔
مسند احمد عن سعید بن زید ج ۱ ص ۱۹۰

۵۴۶۵..... جس نے مال کا ایک کڑا بیچا تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک ضائع کرنے والا مسلط کر دیں گے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۴۶۶..... معیشت میں نرمی تمہاری سمجھداری کی علامت ہے۔
ابن عدی فی الکامل بیهقی فی شعیب الایمان عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۵۴۶۷..... اے ابوالہیثم دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا، ہمارے لیے بکری کا بچہ ذبح کرو۔ حاکم عن ابن عباس

## ''انشاء اللہ تعالیٰ'' کہنا

۵۴۶۸..... بندے کے کامل ایمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ ہر چیز میں انشاء اللہ کہا کرے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۴۶۹..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی، جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، تو ان کے کسی صحابی نے ان سے عرض کیا: ان شاء اللہ کہیے! اور آپ ان شاء اللہ نہ کہہ سکے، ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہتے تو وہ حانث (قسم توڑنے والے) نہ ہوتے اور ان کی ضرورت بھی پوری ہو جاتی۔
مسند احمد، بخاری، مسلم نسائی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:..... اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک بہت بڑے اسکالر لکھتے ہیں، یہ حدیث پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ میں حضور ﷺ کی حدیث نہیں، لیکن اکثر محدثین نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا، یقینی بات ہے کہ بے سند لوگ سند کی باتیں کہاں تسلیم کرتے ہیں؟

۵۴۷۰..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی چار سو بیویاں اور چھ سو لونڈیاں تھیں، ایک دن انہوں نے فرمایا: آج رات میں ہزار عورتوں کے پاس جاؤں گا، جن میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دے گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، (اور آپ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے) اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ چنانچہ آپ ان کے پاس گئے اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جنی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے۔ اور کہا ان شاء اللہ ان کے اولاد ہوتی، جو کچھ انہوں نے کہا یعنی گھڑ سوار اور وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتے۔ خطیب، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

اس سند میں اسحاق بن بشر کذاب ہے۔

۵۴۷۱..... حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: اس رات میں سو عورتوں کے پاس جاؤں گا، سب کی سب ایک ایک گھڑ سوار کو جنم دیں گی جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، آپ کے کسی صحابی نے آپ سے کہا: ان شاء اللہ کہہ دیجئے اور (آپ نے بھولے سے) انشاء اللہ نہ کہا، چنانچہ آپ ان کے پاس گئے، اور ان میں سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اور وہ بھی انسان کا ایک ٹکڑا جن سکی، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ دیتے تو حانث نہ ہوتے، اور ان کی ضرورت بھی پوری ہوجاتی، وہ سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہسوار ہو کر جہاد کرتے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۵۴۷۲..... اے لوگو! انشاء اللہ کہا کرو خواہ ایک ماہ کے بعد ہو۔ الدیلمی عن ابن عمر

## استقامت کا بیان

۵۴۷۳..... استقامت اختیار کرو اور لوگوں کے لیے اپنے اخلاق اچھے کرو۔ طبرانی حاکم بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمرو

۵۴۷۴..... استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز تمام اعمال کو نہیں گھیر سکتے، اور جان رکھو تمہارے اعمال میں سے سب سے بہتر عمل نماز ہے اور وضوء کی پاسداری صرف مؤمن ہی کرتا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ، حاکم، بیھقی فی السنن عن ثوبان، ابن ماجہ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن سلمۃ بن الاکوع

۵۴۷۵..... استقامت اختیار کرو، کیا ہی اچھی بات ہے اگر تم استقامت اختیار کرو، اور تمہارا سب سے بہتر عمل نماز ہے وضوء پر صرف مؤمن ہی مداومت کرتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی امامہ، طبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۵۴۷۶..... اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ عمل ہے جس پر ہمیشگی کی جائے اگرچہ وہ کم ہو۔ بخاری و مسلم عن عائشہ

۵۴۷۷..... کہو میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ مسند احمد، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجۃ عن سفیان بن عبداللہ الثقفی

## الاکمال

۵۴۷۸..... تم نماز پڑھتے پڑھتے ٹھہرے اور روزہ رکھتے رکھتے تانت (کی طرح باریک) ہو جاؤ، پھر تم میں کے دو، تمہیں ایک سے زیادہ پسندیدہ ہوں گے جو استقامت کے درجہ تک پہنچے۔ ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یحییٰ بن مندہ فرماتے ہیں ہم سے محمد بن فارس بلخی نے بحوالہ حاتم الاصم انہوں نے شقیق بن ابراہیم بلخی سے انہوں نے ابراہیم بن ادھم سے وہ مالک بن دینار سے وہ ابو مسلم خولانی سے آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

ابن عساکر نے اپنے طریق سے فرمایا: مالک بن دینار نے ابو مسلم سے نہیں سنا۔ دیلمی

۵۴۷۹..... اگر تم استقامت اختیار کرو گے تو کامیاب رہو گے۔ تمام سعید بن منصور عن ثوبان

# آپس میں صلح جوئی

۵۴۸۰..... کیا تمہیں نماز، روزے اور صدقہ کے اجر سے افضل چیز نہ بتاؤں؟ وہ آپس کی صلح جوئی ہے اس واسطے کہ آپس کا جھگڑا فساد مونڈنے والا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۱..... آپس کی برائی سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۴۸۲..... اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح جوئی کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنوں میں قیامت کے روز صلح فرمائیں گے۔

ابویعلیٰ فی مسند، حاکم عن انس

۵۴۸۳..... سب سے افضل صدقہ آپس کی صلح جوئی ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۴۳۸۴..... آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن علی

تشریح:..... مراد نفل نمازیں ہیں، اس واسطے کہ فرض نمازوں سے افضل کوئی عبادت نہیں، پھر اس طرح کی فضیلتیں موقع محل کے اعتبار سے ہیں ایک شخص کے والدین زندہ ہیں خدمت گزاری کے قابل ہیں ایسے شخص کے لیے والدین کی خدمت جہاد سے افضل ہے، اسی طرح ایک شخص دوسروں میں صلح کر سکتا ہے تو اس کے لیے نوافل نمازوں سے بہتر صلح کرانا ہے۔

# الاکمال

۵۴۸۵..... کیا میں تمہیں نفل نماز سے زیادہ بہتر چیز کی خبر نہ دوں، (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے، خبردار آپس میں بغض رکھنے سے بچنا، اس لیے کہ یہ (محبت کو) مونڈنے والی ہے۔ دار القطنی فی الافراد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۴۸۶..... کیا میں تمہیں وہ صدقہ نہ بتاؤں جسے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول پسند کرتا ہے؟ آپس کی صلح جوئی جب لوگ فساد و بگاڑ پیدا کریں۔

ابو سعید السمان فی مشیخته عن انس

۵۴۸۷..... آپس کی صلح صفائی عام نمازوں اور روزوں سے افضل ہے۔ الدیلمی عن علی

۵۴۸۸..... اے ابوایوب! کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ وہ صدقہ جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول راضی ہوتا ہے اس کی جگہ کیا ہے؟ تم لوگوں میں صلح کراؤ جس وقت وہ بگاڑ پیدا کریں، اور انہیں قریب کرو جب ایک دوسرے سے دوری اختیار کریں۔

طبرانی فی الکبیر، ابوداؤد، عبد بن حمید عن ابی ایوب

۵۴۸۹..... کیا تمہیں نماز و روزہ سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ (اور وہ) آپس کی صلح صفائی ہے آپس میں بغض رکھنے سے بچو اس واسطے کہ یہ مونڈنے والی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

# امانت

۵۴۹۰..... امانت لوگوں کے دلوں کے درمیان میں اتری، پھر قرآن مجید نازل ہوا تو لوگوں نے قرآن وسنت سے جانا، آدمی معمولی سی نیند کرے گا، اور امانت اس کے دل سے لے لی جائے گی، تو اس کا نشان آبلہ کی طرح رہ جائے گا، جیسے تم کوئی انگارہ اپنے پاؤں پر لڑھکاؤ جس سے اس میں آبلہ پڑ جائے، اور اسے پھولا ہوا دیکھو، اور (درحقیقت) اس میں کوئی چیز نہیں۔

جب صبح ہوگی تو لوگ ایک دوسرے سے معاملات لین دین کریں گے، کوئی بھی امانت نہ ادا کر پائے گا، یہاں تک کہ یہ کہا جائے گا کہ فلاں

قبیلہ میں ایک شخص امین ہے (اور ایسا وقت بھی آئے گا) کہا جائے گا فلاں آدمی کتنے صبر والا، کتنا ظریف اور کتنا عقلمند ہے؟ جبکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن حذیفة

۵۴۹۱.....لوگوں میں سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی، اور سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہوگی، بہت سے نمازی ایسے ہیں جن میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۴۹۲.....امانت مالداری ہے۔القضائی عن انس

۵۴۹۳.....امانت رزق کو کھینچتی ہے اور خیانت فقر و فاقہ کو کھینچتی ہے۔فردوس عن جابر، القضاعی عن علی

۵۴۹۴.....جو شخص تجھے امین بنائے تو اسے امانت لوٹاؤ، اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس سے خیانت نہ کرو۔

بخاری فی التاریخ، ابوداؤد، ترمذی حاکم، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، دارقطنی، سعید بن منصور، الضیاء عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة، دارقطنی عن ابی بن کعب، ابوداؤد عن رجل من الصحابة

۵۴۹۵.....لوگوں سے پہلی چیز امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی آخری چیز جو باقی رہ جائے گی وہ نماز ہے بہت سے نمازی ایسے ہیں کہ ان کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔الحکم عن زید بن ثابت

۵۴۹۶.....پہلی چیز جو اپنے دین کی تم لوگ گم پاؤ گے وہ امانت ہوگی۔ ابوداؤد عن شداد بن اوس

۵۴۹۷.....جس شخص میں امانت نہیں وہ ایماندار نہیں، اور جو نمازی نہیں اس کا کوئی دین نہیں، دین میں نماز کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے جسم میں سر کا مقام ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

## الاکمال

۵۴۹۸.....امانت عزت (کا باعث) ہے۔الدیلمی عن ثوبان

۵۴۹۹.....امانت رزق کو اور خیانت فقر و فاقہ کو کھینچتی ہے۔ القضاعی عن علی

۵۵۰۰.....جس میں امانت داری (کی صفت) نہیں وہ ایماندار نہیں، اور صدقہ میں (حد سے) تجاوز کرنے والا اسے روکنے والے کی طرح ہے۔

ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن انس، طبرانی فی الکبیر عن عبادہ بن الصامت

تشریح:.....اس واسطے کہ ایک ہی دفعہ صدقہ کر دینے والے، دوسرے وقت تہی دست ہو کر دوسروں سے کہتے پھرتے ہیں کہ بھئی صدقہ نہ کرو۔

۵۵۰۱.....جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تم بغیر ایمان لائے جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۵۰۲.....جس میں امانت نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس کا وضو نہیں اس کی نماز نہیں ہوتی۔بیھقی فی شعب الایمان عن ثوبان

۵۵۰۳.....جس میں امانتداری نہیں، اس میں ایمان نہیں، اور جس میں عہد (کی پاسداری) نہیں اس کا کوئی دین نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، کسی بندے کا دین اس وقت تک درست نہ ہوگا یہاں تک کہ اس کی زبان درست ہو جائے، اور زبان اس وقت تک درست نہیں ہوتی یہاں تک کہ دل درست ہو جائے، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا جس کے پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ ہوں، کسی نے کہا: یا رسول اللہ! بوائق سے کیا مراد ہے فرمایا: اس کی ظلم و زیادتی، اور جس شخص کو ناجائز طریقہ سے کوئی مال ملا ہو پھر اس نے اس میں سے خرچ کر دیا تو اسے اس میں برکت نہیں دی جائے گی، اور اگر اس میں سے صدقہ کیا تو قبول نہیں کیا جائے گا، اور جو باقی بچا وہ اس کا جہنم (کے لیے) توشہ ہے بے شک خبیث، خبیث کا کفارہ نہیں ہو سکتا، البتہ اچھا مال اچھے کا کفارہ ہو سکتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثوبان

# امانت داری کا خیال رکھنا

۵۵۰۴..... میری امت فطرت پر قائم رہے گی جب تک امانت کو (مال) غنیمت اور زکوۃ کو تاوان نہ سمجھے گی۔ سعید بن منصور عن ثوبان
۵۵۰۵..... اس امت سے سب سے پہلے امانت اور خشوع اٹھایا جائے گا، یہاں تک کہ تم ایک شخص بھی خشوع کرنے والا نہ دیکھ سکو گے۔

ابن المبارک عن سمرة بن جندب مرسلاً

۵۵۰۶..... لوگوں سے سب سے پہلے امانت اٹھائی جائے گی اور ان کے دین کی سب سے آخری چیز جو باقی رہے گی وہ نماز ہے اور بہت سے نمازی ایسے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کچھ حصہ نہیں۔ الحکیم عن زید بن ثابت

۵۵۰۷..... اس دین کی سب سے پہلی چیز جو جائے گی وہ امانت ہے، اور سب سے آخری چیز نماز باقی رہے گی، عنقریب وہ لوگ نماز پڑھیں گے جن میں کوئی خیر نہیں، جس قوم نے زنا کی اجازت دی وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کی مستحق ہوئی، اور جس قوم میں آلات موسیقی اور گانا بجانا ظاہر ہوا تو ان کے دل بہرے ہو جاتے ہیں، اور جو قوم تکبر و فخر اختیار کرے گی تو ان کی آنکھیں اندھی ہو جائیں گی، اور جس قوم نے تکبر کی ٹھان لی وہ وحی کے نفع سے محروم ہو جائے گی اور جب انہوں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیا تو ان کے دل اوندھے ہو جائیں اور نوبت یہاں تک کی آجائے گی کہ وہ اچھائی اور برائی کو نہ پہچان سکے گی۔ ابن عساکر عن واصل بن عبداللہ السلامی عمن حدثہ

۵۵۰۸..... جو دنیا کی کسی طمع ولالچ پر قادر ہوا اور پھر اسے ادا کر دیا، اور اگر وہ چاہتا تو ادا نہ کرتا، اللہ تعالیٰ اسے حورعین میں سے جس سے چاہے گا شادی کر دے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

# نیکی کا حکم اور برائی سے روکنا

۵۵۰۹..... جو شخص اپنی زبان سے کوئی حق (بات) ظاہر کرتا ہے پھر اس بات پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو قیامت تک اس کا اجر جاری رہے گا، اور اسے اللہ تعالیٰ اس کا پورا ثواب بخشے گا۔ مسند احمد عن انس

بتانے والے کو جو ثواب ملے گا اس سے عمل کرنے والے کا ثواب کم نہ ہوگا۔

۵۵۱۰..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین جہاد یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہی جائے۔ مسند احمد عن ابی امامہ

۵۵۱۱..... سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق بلند کرنا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی سعید، مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامة، مسند احمد، نسائی، بیہقی فی شعب الایمان عن طارق بن شهاب، مرسلاً

۵۵۱۲..... افضل جہاد، ظالم بادشاہ اور جابر امیر کے روبرو انصاف کی بات کہنا ہے۔ خطیب عن ابی سعید

۵۵۱۳..... جہاد چار امور ہیں، نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، صبر کی جگہوں میں سچ بولنا، اور فاسق سے بغض رکھنا۔ حلیة الاولیاء عن علی

تشریح:..... فاسق سے بوجہ اس کے فسق کے بغض ہوتا ہے ویسے کسی انسان سے نفرت کی ہرگز اجازت نہیں یہی تکبر کہلاتا ہے۔

۵۵۱۴..... سب سے عظیم جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کرنا ہے۔ ترمذی عن ابی سعید

۵۵۱۵..... اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے عمل سے عوام کو عذاب نہیں دیتا، جب تک کہ عوام خاص لوگوں کو روکنے کی استطاعت رکھتے ہوں، پس جب وہ عوام خاص لوگوں کو نہ روکیں گے تو اللہ تعالیٰ عوام و خواص سب کو عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عدی بن عمیرة

۵۵۱۶..... امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑنے والے کا نہ اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے اور نہ مجھ پر۔ خطیب عن زید بن ارقم

۵۵۱۷..... لوگ جب برائی کو دیکھنے کے باوجود ختم نہیں کرتے تو ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔ مسند احمد عن ابی بکرة

۵۵۱۸ گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور انہیں ترش روئی سے ملو، اوران کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اوران سے دوررہ کر اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو۔ ابن شاهين في الافراد عن ابن مسعود

تشریح:...... اس طرح کی دیگر احادیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے کیونکہ اہل معاصی سے محبت ودوستی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ ہم ان کے ان نامناسب کرتوتوں پر خوش ہیں۔

## جہالت محبت نہ کرو

۵۵۱۹...... تم پر دو نشے چھا جائیں گے، زندگی کا نشہ اور جہالت سے محبت، اس وقت تم نہ نیکی کا حکم دو گے اور نہ برائی سے منع کرو گے، اور کتاب وسنت پر عمل کرنے (اجر وثواب میں) مہاجرین اور انصار میں سے سابقین اولین کی طرح ہوں گے۔ حلية الاولياء عن عائشه رضي الله عنها

۵۵۲۰...... یا تو تم نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا (وگرنہ) تم پر تمہی کے برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) قبول نہ ہوں گی۔ البزار، طبراني في الاوسط عن ابي هريرة رضي الله عنه

۵۵۲۱...... نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ کی جائے۔ ابن ماجه عن عائشه

۵۵۲۲...... نیکی کا حکم دیتے رہو اگرچہ تم نیکی نہ کرتے ہو اور برائی سے روکتے رہو اگرچہ تم تمام برائیوں سے نہ بچتے ہو۔ طبراني في الصغير عن انس

تشریح:...... دعوت وتبلیغ کا یہ خاصہ ہے کہ انسان جس بات کا دوسروں کو حکم دیتا ہے تو وہ خود اس میں پیدا ہو جاتی ہے اور جس سے دوسروں کو روکتا ہے ایک دن وہ خود بھی اس برائی کو ترک کر دیتا ہے۔

۵۵۲۳ تم میں سے جو شخص نیکی کا حکم دے اس کا طریقہ بھی اچھا ہونا چاہیے۔ بيهقي في شعب الايمان

۵۵۲۴۔ تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے ہٹادے اور اگر یہ نہ کرسکتا ہو تو زبان سے دور کرے اور اگر اس پر بھی بس نہ چلے تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔ مسند احمد، مسلم ۴ عن ابي سعيد

تشریح:...... خوب یاد رکھیں! ہاتھ کا استعمال حکومت کا حق ہے زبان سے روکنا علماء کا کام ہے اور دل سے برا جاننا عوام الناس کا، اب اگر کوئی شخص جا کر ناجائز چیزوں کی توڑ پھوڑ شروع کر دے تو اس سے فساد برپا ہوگا۔

۵۵۲۵...... اپنے بے وقوفوں کے ہاتھ تھام لو۔ طبراني في الكبير عن النعمان بن بشير

## ظالم حکمرانوں کا زمانہ

۵۵۲۶...... عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کی کچھ باتیں تم پہچان لو گے اور کچھ تمہیں انجان لگیں گی، سو جس نے ناپسند سمجھا وہ بری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا، البتہ جس نے رضامندی کا اظہار کر کے ان کی پیروی کی۔ وہ نقصان اٹھانے والا ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن ام سلمه

۵۵۲۷...... بنی اسرائیل میں سب سے پہلے فساد اس طرح شروع ہوا کہ جب کوئی شخص کسی سے ملتا (اور اسے برائی میں مبتلا دیکھتا) تو اسے کہتا اے فلاں اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جو کام تو کر رہا ہے اس سے باز رہ، یہ تیرے لیے حلال نہیں، پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور اسے منع نہ کرتا، کیونکہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے اور مجلس میں شریک ہوتا، جب انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہرزدہ کر دیئے۔

ایسا ہرگز نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے، ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور اسے ضرور موڑو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے دل (بھی) بعض کی وجہ سے مہرزدہ کر دے گا، اور تم پر بھی ایسے لعنت کرے گا جیسے ان لوگوں پر کی۔ ابوداؤد عن ابن مسعود

۵۵۲۸...... بنی اسرائیل جب گناہوں میں گھر گئے تو ان کے علماء انہیں منع کرتے مگر وہ باز نہ آتے پھر یہ علماء بھی ان کی مجالس میں بیٹھتے ان کے کھانے پینے میں شریک ہوتے، تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض کی وجہ سے مہرزدہ کر دیئے، اور حضرت داؤد اور عیسیٰ علیہما السلام کی زبانی ان پر

لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب تک کہ تم لوگوں کو حق بات پر اچھے طریقے سے موڑ نہیں دیتے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن مسعود

۵۵۲۹..... اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی جانب سے کوئی عذاب مسلط کردے گا، پھر تم اس سے دعائیں مانگتے رہو گے اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ مسند احمد، ترمذی عن حذیفة

۵۵۳۰... تم پر عنقریب ایسے امراء حکومت کریں گے جن کی تم اچھی اور بری باتیں دیکھو گے سو جس نے انکار کیا وہ بری الذمہ ہے اور جس نے ناپسند کیا وہ سلامت رہا لیکن (خسارہ اس کے لیے) جو رضا مند رہا اور ان کی پیروی کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ام سلمة

۵۵۳۱..... بلکہ تم نیکی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لالچ کی پیروی کی جارہی ہو اور خواہش (نفس) کی اتباع ہورہی ہو اور دنیا کو ترجیح دی جارہی اور ہر شخص اپنی رائے پر خوش ہورہا ہے تو اس وقت بس اپنی فکر کرو، لوگوں کا قصہ چھوڑ دو، کیونکہ تمہارے بعد صبر کے دن ہوں گے، ان میں صبر کرنا ایسے ہی ہوگا جیسے انگارے کو ہاتھ میں لینا، ان ایام میں عمل کرنے والے کو تم جیسے پچاس آدمیوں کے بقدر اجر ملے گا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان میں کے پچاس مردوں کے عمل کا ثواب؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ تم میں کے پچاس آدمیوں کا ثواب۔

ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه، ابن حبان عن ابی ثعلبة الخشنی

۵۵۳۲..... مجھ سے پہلے جتنے انبیاء مبعوث ہوئے ان میں سے ہر نبی کے حواری اور صحابی ہوئے ہیں جو اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے اور اس کے طریقہ کی پیروی کرتے، پھر ان کے ایسے ناخلف لوگ ہوئے جو اپنے کہے پر عمل نہ کرتے اور وہ کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا، تو جو کوئی ان سے اپنے ہاتھ کے ذریعہ جہاد کرے وہ مؤمن ہے اور جو اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن، اور جو ان کے ساتھ اپنے دل کے ذریعہ جہاد کرے وہ بھی مؤمن ہے اس کے بعد رائی کے برابر بھی ایمان (کا درجہ) نہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

۵۵۳۳..... جو لوگ حدود اللہ پر کاربند ہیں ان کی اور جو ان میں سستی کرنے والے ہیں ان کی مثال ایک ایسی قوم کی طرح ہے جنہوں نے قرعہ اندازی کے ذریعہ جہاز کی منزلیں مقرر کرلی ہوں کسی کو اوپر والا حصہ ملا اور کسی کو نچلا حصہ، اب نیچے والوں کو جب بھی پانی کی ضرورت پڑتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزر کر جاتے، اب جو اوپر والے ہیں وہ کہتے ہیں ہمیں یہ لوگ (بار بار اوپر آکر) تکلیف دیتے ہیں ہم انہیں نہیں چھوڑتے، اور وہ لوگ کہتے ہیں ہم اپنے حصے میں سوراخ کرلیتے ہیں اوپر والوں کو تکلیف نہیں دیتے، اگر یہ انہیں ان کے اس ارادے سے نہ روکیں گے تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے، اور اگر ان کے ہاتھ کو روک لیا تو وہ اور سب بچ جائیں گے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن النعمان بن بشیر

۵۵۳۴..... تم میں سے کوئی ہرگز اپنے آپ کو حقیر نہ بنائے کہ جب اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کے بارے گفتگو ہورہی ہو تو وہ یوں نہ کہے اے پروردگار مجھے لوگوں کا ڈر تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے: مجھ سے تمہارا ڈرنا زیادہ حق تھا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی سعید

۵۵۳۵..... جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ قوم طاقت وتعداد میں زیادہ ہونے کے باوجود انہیں نہ روکے تو اللہ تعالیٰ ان پر عمومی عذاب مسلط کردیتے ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجه، ابن حبان عن جریر

۵۵۳۶..... گناہ نہ کرنے والے کے لیے بے برکتی ونحوست کا باعث ہے اگر وہ اسے مٹائے گا تو مصیبت میں مبتلا ہوگا، اس کی غیبت کرے گا تو گناہ گار ہوگا اور اگر اس پر راضی رہا تو اس گناہ میں شریک ہوگا۔ فردوس عن انس

۵۵۳۷..... جب زمین پر کوئی گناہ کیا جائے تو جو اسے دیکھ رہا ہے اس نے انکار کیا تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ وہاں کوئی شخص نہ تھا، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس نے گناہ کو پسند کیا تو ایسا ہے جیسا کہ وہ وہاں موجود تھا۔ بیہقی فی السنن عن ابی هریرة رضی اللہ عنه، ابو داؤد عن العرس بن عمیرة

۵۵۳۸..... جو شخص کسی گناہ کے وقت حاضر تھا اور اسے ناپسند سمجھا تو وہ ایسا ہے کہ گویا وہاں تھا ہی نہیں، اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اس گناہ پر راضی تھا تو وہ ایسا ہے گویا وہاں موجود تھا۔ بیہقی فی السنن عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... خود سوچ لینا چاہیے کہ گناہ کو پسند کرنے والا گناہ کی بات میں شریک قرار دیا گیا تو جو شخص گناہ میں ملوث ہو تو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۵۵۳۹. گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اس کو روکا نہ جائے تو عام لوگوں کے لیے بھی مضر ہوتا ہے۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## برائی سے روکنے کا اہتمام

۵۵۴۰..... جب تو میری امت کو دیکھے کہ وہ ظالم کو ظالم کہنے سے ڈر رہی ہے تو پھر ان سے امانت لے لی گئی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن ابن عمرو، طبرانی فی الاوسط عن جابر

۵۵۴۱..... جب تم ایسا کوئی کام دیکھو جسے تبدیل کرنے کی تم سکت نہیں رکھتے تو ٹھہرے رہنا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود اسے تبدیل فرمادیں گے۔

ابن عدی فی الکامل بیہقی عن ابی امامہ

۵۵۴۲..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بندے سے ضرور پوچھیں گے یہاں تک کہ اسے یہ بھی پوچھیں گے کہ: تجھے برائی کو دیکھ کر اسے ناپسند سمجھنے سے کس چیز نے روکا، جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے دلیل ثابت کردیں گے تو وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کی امید تھی اور لوگوں سے مجھے اندیشہ تھا۔مسند احمد، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی سعید

۵۵۴۳..... لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کا ہاتھ نہیں روکتے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔

ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، عن ابی بکر

۵۵۴۴..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے (جس میں) کمزور، قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو اور اسے کوئی اذیت نہ پہنچے۔

بیہقی فی السنن عن ابی سفیان بن الحارث

۵۵۴۵..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔

۵۵۴۶..... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

۵۵۴۷. اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کریں جس کا کمزور اس کے قوی سے اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔

۵۵۴۸. اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتے جس میں ان کے طاقتور سے کمزور کو حق نہ دلوایا جائے۔ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر

۵۵۴۹..... وہ قوم پاک نہیں ہوسکتی جس میں ضعیف اپنا حق وصول نہ کرسکتا ہو۔ ابن ماجہ عن ابی سعید

۵۵۵۰..... تم میں سے ہر کوئی اپنے بھائی کے لیے شیشہ ہے جب اسے کسی مصیبت و تکلیف میں دیکھے اسے ہٹادے۔

ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۹۳۰

۵۵۵۱..... میری امت میں سے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں پہلے لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے اجر جیسا اجر دیا جائے گا، وہ لوگ برائی کا انکار کرنے والے ہوں گے۔مسند احمد عن رجل

۵۵۵۲. نیکی کا حکم کرنے والا اس کے کرنے والے کی طرح ہے۔یعقوب بن سفیان فی مشیختہ، فردوس عن عبداللہ بن جراد

۵۵۵۳. ...آدمی کی مناسبت سے جب وہ کوئی برائی دیکھے اور اسے ہٹا نہ سکتا ہو، اللہ تعالیٰ اس بات کو جانتا ہے کہ وہ اسے برا سمجھنے والا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

## الاکمال

۵۵۵۴ اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو! اس سے پہلے کہ تم مجھ سے دعا کرو اور میں (تمہاری دعا) قبول نہ کروں، اور تم مجھ سے مانگو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور تم مجھ سے معافی طلب کرو اور میں تمہیں نہ بخشوں۔الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۵...... اے لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم دعا کرو اور میں تمہاری دعا قبول نہ کروں، مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں عطا نہ کروں، اور مجھ سے مدد مانگو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ بخاری مسلم، و الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۵۵۶...... تم میں سے جس نے برائی دیکھ کر اسے ہاتھ سے روک دیا تو وہ بری الذمہ (ذمہ داری سے اس کی جان چھوٹ گئی) ہے اور جو کوئی اسے ہاتھ سے نہ روک سکتا ہو تو اس نے زبان سے اس برائی کو روکا تو وہ بری ہے اور جو زبان سے بھی نہ روک سکا، اور دل سے اسے (روکنے کا قصد کیا) تو وہ بری ہے اور یہ سب سے کمزور ایمان (کا درجہ) ہے۔ نسائی عن ابی سعید

معلوم ہوا کہ ہر برائی انسان کے بس میں نہیں ہوتی جسے وہ روک سکے اگر ہر برائی کو روکنا لازم ہوتا تو شریعت، ہاتھ زبان اور دل کا درجہ نہ رکھتی!

## خواہشات کی پیروی خطرناک ہے

۵۵۵۷...... اے ابوثعلبہ! نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو، جب تم دیکھو کہ لالچ کی اتباع کی جارہی ہے اور خواہش کے پیچھے چلا جارہا ہے اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور جب تم کوئی ایسا معاملہ دیکھو کہ اسے طلب کرنا ضروری ہے تو اپنا خیال رکھو نہیں اور ان کے عوام کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے بعد صبر کے ایام ہیں ان میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے ہاتھ میں انگارہ تھامنا، ان دنوں میں عمل کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے اجر جتنا اجر ہے۔

بخاری مسلم عن ابی ثعلبه

۵۵۵۸...... اے سونے والو! اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے، اے میرے والد کی اولاد! نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، (ابن قانع عن حمید بن حماس عن ابیہ) قال: فرماتے ہیں ہم لوگ سوئے ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور فرمایا: پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۵۵۵۹...... نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا تم پر واجب ہے، جب تک تمہیں اس بات کا خوف نہ ہو کہ تمہاری طرف وہ چیز آجائے جس سے تم نے روکا ہے سو جب تمہیں اس بات کا خوف ہو تو تمہارے لیے خاموش رہنا حلال ہے۔ ابونعیم و الدیلمی عن المسور

۵۵۶۰...... جب تک تمہیں علم نہ ہو، برائی سے روکو اور نہ نیکی کا حکم دو۔ ابن النجار و الدیلمی عن ابن عمر

۵۵۶۱...... آدمی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے جب تک اس میں تین خصلتیں پیدا نہیں ہوجاتیں، ایسا دوست جس کا وہ حکم دے رہا ہے، ایسا دوست جس سے وہ روک رہا ہے، ایسا عالم جس کے ذریعے روکے، ایسا طریقہ جس سے وہ روک رہا ہے۔

الدیلمی عن ابن عن انس

تشریح:...... یعنی نرمی سے نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور جس چیز سے روکے اس کا علم رکھتا ہو اور انداز بھی میانہ رو ہو۔

۵۵۶۲...... تم یا تو خواہ مخواہ نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے روکو گے یا اللہ تعالیٰ تم پر اپنی طرف سے کوئی عذاب مسلط کردے گا، پھر تم اسے پکارو گے تو وہ تمہاری دعا قبول نہیں کرے گا۔ بخاری مسلم عن حذیفه

۵۵۶۳...... تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا اللہ تعالیٰ عجم کو تم پر مسلط کردے گا، وہ تمہاری گردنیں اڑا دیں گے، وہ اتنے سخت ہوں گے کہ بھاگیں گے نہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن الحسن، مرسلاً

۵۵۶۴...... جو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے تو وہ زمین میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خلیفہ ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کا خلیفہ ہے۔

الدیلمی عن ثوبان

## قابل رشک بندے

۵۵۶۵...... کیا میں تمہیں ایسے لوگ نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہیں اور نہ شہداء؟ (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان پر رشک کھائیں گے، ان کے ان مقامات

کی وجہ سے جواللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوں گے، جونور سے ہوں گے ان پر وہ بلند کیے جائیں گے؟ وہ لوگ ہیں جواللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بنائیں گے، اور اللہ تعالیٰ کو اس کے بندوں کا محبوب بناتے ہیں وہ زمین میں خیر خواہی کی غرض سے چلتے ہیں کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ کا کیسے محبوب بناتے ہیں؟ فرمایا: انہیں ایسے کاموں کا حکم دیتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایسے امور سے روکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے، سو جب وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں محبوب بنالیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان و ابو سعید النقاش فی معجمه و ابن النجار عن انس

تشریح:......انبیاء وشہداء کا رشک کرنا اس معنی میں ہے کہ کاش ہمیں نبوت وشہادت کی نعمت کے ساتھ ساتھ یہ نعمت بھی مل جاتی، جیسے کوئی عالم دین کسی خوش آواز شخص کو دیکھے جو مسجد نبوی ﷺ کا مؤذن ہوتو اسے جو رشک آئے گا وہ بھی اسی طرح کا ہے جیسا انبیاء وشہداء کو ہوا، دیکھیں ''فطرتی اور نفسیاتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

۵۵۶۶......میں ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو انبیاء ہیں نہ شہداء (پھر بھی) انبیاء اور شہداء ان کے مرتبوں پر قیامت کے دن رشک کریں اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مخلوق کا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا حکم دیتے ہیں تو جب وہ اس پر کار بند ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنالیتا ہے۔ بزار عن ابی سعید

یہ حدیث ضعیف ہے۔

۵۵۶۷...تم میں سے کسی کو لوگوں کی ہیبت جب وہ حق دیکھے یا سنے کہنے سے ہرگز نہ روکے۔

مسند احمد و عبد بن حمید، ابو یعلی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی سعید

۵۵۶۸ تم میں سے کسی کو لوگوں کا خوف ہرگز حق گوئی سے نہ روکے جب اسے اس کا علم ہو۔ ابن النجار عن ابن عباس

۵۵۶۹ ...تم میں سے ہر ایک سے قیامت کے دن جو سوال ہوں گے ان میں یہ بات بھی ضرور پوچھی جائے گی، برائی کو دیکھ کر تمہیں کس چیز نے انکار کرنے سے روکا؟ تو جسے اللہ تعالیٰ دلیل کی تلقین کردیں گے وہ کہے گا اے میرے رب! مجھے آپ کی امید اور لوگوں سے خوف تھا۔

مسند احمد عن ابی سعید

۵۵۷۰ خبردار! تمہیں لوگوں کی ہیبت حق گوئی سے نہ روکے، جب وہ اسے دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمتیں یاد دلائے، وہ کسی وقت کو قریب لاسکتا ہے اور نہ کسی رزق کو دور کرسکتا ہے۔

۵۵۷۱ عنقریب ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ مؤمن اپنے ہاتھ اور زبان سے اسے نہ ہٹا سکے گا، کسی نے کہا: کیا یہ بات ان کے ایمان کو کم کرے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ہاں اتنا جتنا مشکیزے سے ایک قطرہ کم ہوجائے، کسی نے کہا: ایسا کیوں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: وہ اپنے دل سے ناپسند سمجھتے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبادة بن الصامت

۵۵۷۲ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اس سے پہلے کہ تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور وہ تمہاری دعا قبول نہ کرے، اس سے پہلے کہ تم اس سے مغفرت طلب کرو اور وہ تمہیں ہرگز نہ بخشے، بے شک نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا کسی وقت کو نہیں ٹالتا، بے شک یہود کے علماء اور نصاریٰ کے راہبوں نے جب امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے انبیاء کی زبانی لعنت کی، اور انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کیا۔

حلیة الاولیاء عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۵۷۳ تم سے پہلے بنی اسرائیل کے لوگوں میں سے جب کوئی شخص کسی برائی کا ارتکاب کرتا تو روکنے والا اسے معذرت کرکے روکتا، (مگر) جب آئندہ کل آتی تو اس کے ساتھ بیٹھتا اور کھاتا پیتا، گویا کہ اس نے اسے کسی برائی میں مبتلا دیکھا ہی نہیں، جب اللہ تعالیٰ نے (مہلت دینے کے باوجود) ان کا یہ رویہ دیکھا تو بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان پر حضرت داؤد علیہ السلام اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی زبانی لعنت کی، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے تم لازماً نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اور برائی کرنے والے کے ہاتھ روک لینا اور اسے پوری طرح حق پر مجبور کرنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم

میں سے بعض کے دل بعض سے دے مارے گا اور تم پر بھی ایسے ہی لعنت کرے گا جیسے ان پر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۵۵۷۴ ...... اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں کرتا، کہ ان کے کمزور شخص کو اس کا حق نہ دیا جائے۔

ابن سعد عن یحیی بن جعدۃ، مرسلاً

۵۵۷۵ ...لوگ جب کسی ظالم کو دیکھ کر اس کے ہاتھوں کو نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کر دے۔

العدنی والحمیدی، ابوداؤد، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ، بخاری مسلم عن ابی بکرۃ

۵۵۷۶ افضل ترین جہاد، ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات کہنی ہے اور افضل ترین جہاد حکم کا کلمہ ظالم بادشاہ کے سامنے کرنا ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن واثلۃ

# منکرات کی وجہ سے عمومی عذاب

۵۵۷۷ جس قوم میں بھی نافرمانیاں کی جائیں، اور وہ غالب اور تعداد میں زیادہ ہوں اور انہوں نے ان گناہوں کو تبدیل نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عمومی عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر عن جریر

۵۵۷۸ جب برائی ظاہر ہو اور لوگ اسے نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے، کسی نے عرض کیا: اگر چہ ان میں نیک لوگ ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں انہیں بھی وہ عذاب پہنچے گا جو ان (گنہگاروں) کو پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف رجوع کریں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن، حاکم عن مولاۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۵۵۷۹ ...میری امت میں جب نافرمانیاں ظاہر ہوں گی، تو اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کر دے گا، کسی نے عرض کیا: کیا اس وقت لوگوں میں نیک لوگ نہ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ جو عذاب (عام) لوگوں کو پہنچے گا وہ ان کو بھی پہنچے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف رجوع کریں گے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام سلمۃ

۵۵۸۰ بنی اسرائیل کا زوال اس طرح واقع ہوا کہ آدمی اپنے بھائی کو کسی معصیت میں مشغول دیکھ کر اسے روکتا، پھر جب آئندہ کل ہوتی تو اسے اس کی معصیت اس کا کھانے پینے اور اس کا ہم مجلس ہونے سے نہ روکتی تو اللہ تعالیٰ نے بعض کے دل بعض سے دے مارے اور ان کے بارے میں قرآن میں نازل فرمایا: (بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جو کافر ہوئے) تاکہ تم ظالم کا ہاتھ روک لو، اور اسے حق پر پوری طرح جھکا دو۔

ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود، ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ، عن ابی عبیدۃ، مرسلاً

۵۵۸۱ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر ان کے بچے مساجد میں مسلط کر دے، وہ انہیں روکیں اور وہ باز نہ آئیں۔

الدیلمی عن ابن عباس

۵۵۸۲ گناہ جب پوشیدہ کیا جائے تو صرف کرنے والے کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہو جائے اور اسے روکا نہ جائے تو عوام کو نقصان دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۵۸۳ ...وہ قوم بری ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے انصاف قائم نہ کرے، اور بری ہے وہ قوم جس میں گناہوں کا ارتکاب کیا جائے اور وہ روکیں نہیں۔

الدیلمی عن جابر

۵۵۸۴ ......وہ قوم انتہائی بری ہے جو شبہات کی وجہ سے حرام کردہ چیزوں کو حلال سمجھنے لگے، بری ہے وہ قوم جو نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے منع نہ کرے۔ ابو الشیخ عن ابن مسعود

۵۵۸۵ گنہگاروں کے ساتھ بغض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، اور ان سے سخت چہروں سے ملو اور ان کی ناراضگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو، اور ان سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کا قرب تلاش کرو۔ ابن شاھین والدیلمی عن ابن مسعود

۵۵۸۶ اپنے بے وقوفوں کے ہاتھ تھام لو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ ابن النجار عن ابی بکر

۵۵۸۷ ...تو کیوں اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اللہ تعالیٰ اس قوم کو پاک نہیں فرماتا جس میں کمزور کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

الشافعی. بخاری مسلم عن یحیی بن جعدة

۵۵۸۸ ...اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے پاک کرے جس میں کمزور کو قوی سے حق نہ دلوایا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۵۵۸۹ ...تمہارا دنیا میں کسی حق گوئی کی وجہ سے جس سے باطل کو ہٹائے یا کسی حق کی مدد کرنے کی غرض سے ٹھہرنا میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہے۔ ابونعیم عن عصمة بن مالک

۵۵۹۰ ...اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس میں کمزور ناتواں کا حق نہ لیتے ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن ابی سفیان

۵۵۹۱ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو پاک نہیں کیا جس کا کمزور ناتواں و بے بس قوی سے حق وصول نہ کرسکتا ہو، جس کا قرض خواہ اس سے اپنا حق (لینے) سے پھر جائے اور وہ اس سے راضی بھی ہو تو اس کے لیے زمین کے جانور اور پانی کی مچھلیاں دعا کرتی ہیں۔ اور جس کا قرض خواہ اس سے ناراض ہو کر چلا جائے، تو اس کے لیے ہر شب و روز، جمعہ اور ہر مہینہ میں ظلم لکھا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن خولة بنت قیس

# منکرات کو ہاتھ سے روکنا چاہیے

۵۵۹۲ ...قوم میں جو شخص بھی گناہ کرتا ہے اور لوگ اسے ختم کرنے کی طاقت بھی رکھتے ہوں، (اور انہوں نے ایسا نہ کیا تو) اللہ تعالیٰ انہیں مرنے سے پہلے عمومی عذاب میں کرے گا۔ ابن النجار عن جریر

۵۵۹۳ ...قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اور لوگ اس سے زیادہ اور طاقتور ہوں پھر اس کے معاملہ میں سستی سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر. حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۵۵۹۴ قوم میں جو شخص بھی معصیت کا ارتکاب کرتا ہو، اور لوگ اس پر غالب اور کثرت کے باوجود پھر بھی وہ تبدیلی پیدا نہ کریں۔

ابن عساکر عن ابن مسعود

۵۵۹۵ ...جس قوم میں کوئی شخص معصیت کا ارتکاب کرے اور لوگ باوجود قدرت اسے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں مبتلا کردے۔ بخاری مسلم عن ابی بکر

۵۵۹۶ ...اس شخص کی مثال جو حدود اللہ پر قائم ہو اور جو ان میں سستی کرنے والا ہو اور جو ان میں پڑنے والا ہو ان گروہوں کی مانند ہیں جو کشتی میں ہوں، اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔ الرامهرمزی عن نعمان بن بشیر

۵۵۹۷ ...اللہ تعالیٰ کی حدود میں سستی کرنے والا، اور حدود اللہ پر قائم اور ان کا حکم دینے والا اور ان سے روکنے والا، اس قوم کی طرح ہیں جنہوں نے قرعہ اندازی سے سمندری کشتی میں منزلیں مقرر کرلی ہوں، بعض کو کشتی کا پچھلا حصہ ملا، اور وہ باقی قافلہ سے دور ہیں، وہ بے وقوف ہیں، وہ جب بھی لوگوں کے پاس پانی لینے کی غرض سے آتے انہیں تکلیف پہنچاتے، اب وہ کہنے لگے ہم قافلہ کی نسبت کشتی کے قریب ہیں، جبکہ ہم پانی سے دور ہیں، اس واسطے ہم قافلہ والوں اور اپنے درمیان کشتی میں سوراخ کرلیتے ہیں، اور جب ہم پانی بھر لیں گے تو اس سوراخ کو بند کردیں گے تو ان جیسے دوسرے بے وقوفوں نے کہا: داخل ہوجاؤ، تو وہ داخل ہوا اور آگے بڑھ کر کلہاڑا اٹھایا اور کشتی کی چوڑائی پر مارنے لگا تو ... والوں میں سے ایک شخص نے جھانکا، اور اسے قسم دے کر کہا: کیا کررہے ہو؟ تو اس نے کہا: ہم قافلہ کے زیادہ قریب اور اس سے ... ہیں میں اس کشتی کا تختہ کھود رہا ہوں پانی پینے کے بعد اسے بند کردیں گے، تو اس شخص نے کہا: ایسا نہ کر، تب تو تم اور ہم ہلاک ہوجائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۵۵۹۸ ...جس نے کسی بدعت (پر دوام) والے شخص کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایمان و امن سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعت

والے کو دھمکایا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، اور جس نے کسی بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں درجہ بلند فرمائے گا، اور جو اسے اس طرح ملا کہ اس سے بشاشت کا اظہار کیا تو گویا اس نے اس کی توہین کی جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا۔

ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:...... انجانے میں شرک میں مبتلا شخص بھی مشرک نہیں کہلاتا چہ جائیکہ بدعت میں مبتلا!

۵۵۹۹ ...جس نے بدعتی سے بغض کی وجہ سے اعراض کیا تو اللہ تعالیٰ اسے امن وایمان سے بھر دے گا، اور جس نے کسی بدعتی کو دھمکایا تو اللہ تعالیٰ اسے بڑی گھبراہٹ میں امن عطا فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کی توہین کی تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے سو درجے بلند فرمائیں گے، اور جس نے بدعتی کو سلام کیا یا اسے خوشی سے ملایا ایسی حالت اس کا استقبال کیا جس سے وہ خوش ہوا تو اس نے اس شریعت کو کم سمجھا جسے اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمایا۔ خطیب عن ابن عمر

انہوں نے فرمایا: اس روایت میں حسن بن خالد ابوالجنیدا کیلے ہیں جبکہ دوسرے راوی معتبر ہیں۔

۵۶۰۰ ...جس نے اپنے زبان سے کوئی حق اٹھایا تو اس کا اجر اس وقت تک جاری رہے گا یہاں تک کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو اسے پورا پورا بدلہ دیں گے۔ سمویہ، حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۶۰۱ ...جس نے کسی قوم کے درمیان کسی معصیت کا ارتکاب کیا، اور وہ ان کی طرح ہے انہوں نے اسے منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ اس سے بری ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۵۶۰۲ ...جو کسی کام میں حاضر ہو کر اسے ناپسند سمجھتا ہو تو وہ غائب کی طرح ہے اور جو غائب ہو کر اس سے راضی رہا تو وہ حاضر کی طرح ہے۔

ابو یعلی فی مسندہ

# بادشاہوں کی اصلاح کا طریقہ

۵۶۰۳ ...جس کے پاس کسی بادشاہ کے لیے خیر خواہی ہو اور وہ اس سے اعلانیہ بات نہ کرے، (بلکہ) اس کا ہاتھ پکڑے اور تنہائی میں لے جا کر کہے، وہ اگر قبول کرلے (تو فبہا) ورنہ اس نے اپنی ذمہ داری ادا کردی۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم، بخاری مسلم، عیاض بن غنم اور ہشام بن حکیم کا ایک ساتھ تعاقب کیا گیا۔

۵۶۰۴ جو مظلوم کے ساتھ چلاتا کہ اس کا حق ثابت کرے تو اللہ تعالیٰ اس دن اس کے قدم ثابت رکھے گا جس دن قدم ڈگمگائیں گے۔

ابو الشیخ و ابونعیم عن ابن عمر

۵۶۰۵ ...اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یقیناً میری امت کے (کچھ) لوگ قبور سے بندروں اور خنزیروں جیسی صورتوں کے ساتھ نکلیں گے یہ انجام ان کی، گناہوں میں مداہنت (سستی سے نکیر اور برا نہ کہنا) اور نہی (عن المنکر) سے رو کنے، کی وجہ سے ہوگا جبکہ وہ اس کی طاقت بھی رکھتے ہوں گے۔ ابونعیم عن عبدالرحمن بن عوف

۵۶۰۶ ...وہ امت پاک نہیں ہوتی جس کا ضعیف، قوی سے اپنا حق لاچاری کی حالت میں وصول نہ کر سکے۔

ابن عساکر عن عبداللہ بن ابی سفیان بن الحارث بن عبدالمطلب

۵۶۰۷ وہ امت پاک نہیں کی جاتی جس میں حق کا فیصلہ نہ ہو اور نہ ضعیف ولاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کر سکے۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء والنقاش فی القضاۃ، ابن عساکر عن ابن عمر [illegible]

۵۶۰۸ وہ قوم پاک نہیں ہوتی، جس میں (حق کا) فیصلہ نہیں کیا جاتا، کہ کمزور ولاچار، طاقتور سے اپنا حق وصول کرے۔

حلیۃ الاولیاء ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن [illegible]

۵۶۰۹......وہ امت پاک نہیں ہوتی جس میں کمزور لاچار شخص کا حق نہ لیا جائے۔طبرانی فی الکبیر عن مخارق، ابویعلی فی مسندہ عن ابی سعید

۵۶۱۰...... اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں فرماتا، جس میں حق کا فیصلہ نہیں کیا جاتا تاکہ ضعیف ولاچار شخص قوی سے اپنا حق وصول کرے۔

ابوسعید النقاش فی القضاۃ عن معاویہ وابن عمرو معا

۵۶۱۱......اللہ تعالیٰ اس امت کو پاک نہیں کرتے جس میں ضعیف کے لیے قوی سے اس کا حق نہ لیا جائے۔

النقاش عن عائشۃ وفیہ حکام بن سلم

۵۶۱۲......اللہ تعالیٰ کے دین کو وہی شخص قائم کرسکتا ہے جو اس کے تمام اطراف کا احاطہ کیے ہوئے ہو۔ابونعیم عن علی

۵۶۱۳......آخری زمانہ میں ایک قوم ہوگی، وہ بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے برخلاف فیصلہ کریں گے، نہ اسے روکیں گے، سوان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ابونعیم والدیلمی عن ابن مسعود

۵۶۱۴......کسی مؤمن جان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمان کو دیکھے اور اس پر انکار نہ کرے۔الحکیم عن حسین بن علی

۵۶۱۵......میں اگر یہ کروں تو مجھ پر یہ چیز واجب ہو، ان پر اس کی کوئی چیز واجب نہ ہوگی۔مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن معاویہ بن حیدہ

ان کے بھائی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ لوگ کہتے ہیں آپ جس چیز کی طرف بلاتے اس کے برخلاف کرتے ہیں فرماتے ہیں، آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے۔

# حرب الباء......بذل المجہود

## کمزور کی جانفشانی

۵۶۱۶...... اللہ تعالیٰ عقلمندی کی تعریف اور عاجز وبےوقوف کی ملامت کرتے ہیں، جب تم کسی چیز سے بےبس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ ونعم الوکیل۔(علامہ شاذلی کی ایک کتاب ''فوائد حسبنا اللہ'' بےحد مفید اور پراز معلومات ہے عامر تقی ندوی)۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۵۶۱۷......اللہ تعالیٰ بےوقوفی کی ملامت کرتے ہیں لیکن تم عقلمندی کو اختیار کرو، اور جب کسی چیز سے بےبس ہو جاؤ تو کہو: حسبی اللہ ونعم الوکیل

ابوداؤد عن عوف بن مالک

## الاکمال

۵۶۱۸......بےشک اللہ تعالیٰ بےوقوفی کی ملامت کرتے ہیں سواپنے کو آخری کوشش تک پہنچاؤ، پھر بھی اگر تم عاجز آجاؤ تو کہو: میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، حسبی اللہ ونعم الوکیل۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

## شکستہ حالی اور درماندگی

۵۶۱۹...... شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابی امامہ حارثی

۵۶۲۰...... اللہ تعالیٰ اس درماندہ مؤمن سے محبت کرتا ہے جو جیسے کپڑے پہنے اس کی پرواہ نہ کرے۔

تشریح:......یاد رہے! یہ اس حالت پر محمول ہے جب انسان بےبس ولاچار ہو، لیکن نعمت کے ہونے کے باوجود پھٹے پرانے کپڑے پہننا

ناشکری ہے۔

# الاکمال

٥٦٢١..... کیاتم سنتے ہو کیاتم سنتے ہو،شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے،شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔

ابو داؤد، ترمذی، سعید بن منصور، ابن ماجه عن عبدالله بن ابی امامه عن عبدالله بن کعب بن مالک عن ابی امامة، سعید بن منصور عن عبدالله بن ابی امامة عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن امامة

عبداللہ بن ابی امامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: سعید بن منصور نے فرمایا: اس بات کا احتمال ہے کہ انہوں نے دونوں سے سن رکھا ہو اور انہوں نے ان کے والد کے حوالہ سے اور ان کے والد سے۔

مزی نے کہا: اسے عبداللہ بن منیب بن عبداللہ بن ابی امامہ عن ابیہ عن محمود بن لبید عن امامہ سے روایت کیا ہے۔

٥٦٢٢..... شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے،شکستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔مسند احمد، ابن ماجه، طبرانی فی الکبیر، حاکم فی الکنی، بیهقی فی شعب الایمان، ابونعیم، سعید بن منصور عن عبدالله بن ابی امامه وثعلبه الحارثی عن ابیه

٥٦٢٣..... اے ابوذر! کھردرا اور سخت کپڑا پہنا کرو یہاں تک عزت وفخر تمہارے دل میں کوئی راہ نہ پاسکیں۔

ابن منده عن انیس بن الضحاک السلمی قال: غریب فیه انقطاع

# حرف التاء.....تقویٰ وپرہیزگاری

٥٦٢٤..... ہر متقی آل محمد ﷺ ہے۔طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح:..... یعنی وہ نبی کریم ﷺ کے اتنا قریب ہوجاتا ہے جیسا کہ قریبی رشتہ دار۔

٥٦٢٥..... جتنا تجھے علم ہے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔بخاری فی التاریخ، ترمذی عن یزید بن سلمه الجعفی

تشریح:..... علم ہونے کے باوجود تقویٰ اختیار نہ کرنا بغاوت ہے۔

٥٦٢٦..... لوگوں میں سب سے عزتمند وہ شخص ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔بخاری مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

٥٦٢٧..... جس کی صبح اس حالت میں ہو کہ اس کا ارادہ تقویٰ کا ہو پھر اسی دوران اس سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمادیتے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عباس

٥٦٢٨..... خوشحالی وتنگدستی میں اللہ تعالیٰ سے ڈر۔ابو قرة الزبیدی فی سننه عن طلیب بن عرفة

٥٦٢٩..... جس جگہ ہو،اللہ تعالیٰ سے ڈرو،گناہ ہوجانے کے بعد نیکی کرلیا کرو،جو اس گناہ کو مٹادے گی،لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، مسند احمد، ترمذی، بیهقی فی شعب الایمان عن معاذ، ابن عساکر عن انس

حدیث نمبر ٥٢٤٦ میں گزر چکی ہے۔

٥٦٣٠.....

٥٦٣١..... یہ بات تقویٰ کی کان ہے کہ تم جو چیز سیکھ چکے اسے انجانی چیز کی طرف سیکھنے میں لگادو،اور جو چیز جان چکے اس میں نقصان،زیادتی کی کمی ہے،آدمی انجانی چیز میں بے رغبتی کرتا ہے معلوم چیز سے کم فائدہ اٹھاتا ہے۔ خطیب عن جابر

٥٦٣٢..... دیکھو تم گورے اور سیاہ سے افضل نہیں ہاں یہ کہ تم تقویٰ میں اس سے بڑھ جاؤ۔مسند احمد عن ابی ذر

۵۶۳۳..... میں اللہ تعالیٰ کے تقویٰ اور ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر کہنے کی وصیت کرتا ہوں۔ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۳۴.....حسب مال ہے اور عزت و شرافت تقویٰ میں ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه حاکم عن سمرة

۵۶۳۵..... بہترین توشہ تقویٰ ہے اور دل میں بہترین چیز جس کا القا کیا گیا وہ یقین ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۵۶۳۶.....اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو، اور ہر اونچی جگہ اللہ اکبر کہنے کا اہتمام کرو۔ ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۳۷.....عزت تقویٰ (میں) ہے، شرافت تواضع میں اور یقین بے پرواہی میں ہے یعنی اگر کسی وقت پاس کچھ نہ ہو تو پریشانی وقلق نہ ہو۔

ابن ابی الدنیا فی الیقین عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۵۶۳۸.....ہر چیز کی کان ہوتی ہے اور تقویٰ کی کان اہل معرفت کے دل ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، بیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۶۳۹.....وہ کتنا پرہیز گار ہے؟ وہ کس قدر پرہیز گار ہے؟..... ایسا چرواہا جو پہاڑ کی چوٹی میں بکریوں کے درمیان نماز قائم کرتا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامه

۵۶۴۰.....جو اللہ تعالیٰ سے اپنی پوری زبان سے ڈرا اور اپنے غصہ کو شفا نہ دی۔ابن ابی الدنیا عن سهل بن سعد

تشریح:.....حدیث سابقہ مضمون کے مطابق ہے یعنی وہ بھی کتنا متقی ہے جس میں یہ اوصاف ہوں۔

۵۶۴۱.....جسے تقویٰ نصیب ہوا تو اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ابو الشیخ عن عائشه رضی الله عنها

۵۶۴۲.....آدمی اس وقت تک متقین کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ وہ چیز نہ چھوڑ دے جن میں کوئی حرج نہیں اس ڈر سے کہ جس میں حرج ہے۔ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن عطية السعدی

تشریح:.....یعنی انسان مباح کاموں کو جب چھوڑ دے تو اسے غیر مباح کاموں سے خود بخود احتیاط برتنی پڑے گی، مثلاً عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پانی پینے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس میں احتیاط کی بناء پر جب بھی وہ بلا عذر کھڑے ہو کر پانی پینا چاہے گا تو اسے یاد آ جائے گا۔

۵۶۴۳.....اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے میں نے جس بات کا تمہیں حکم دیا اور جس بات کی وصیت کی تم نے اسے ضائع کر دیا (اس کی بجائے) تم نے اپنے نسب بلند کیے، آج میں اپنا نسب بلند کروں گا، اور تمہارے نسبوں کو گھٹاؤں گا، متقین کہاں ہیں؟ متقین کہاں ہیں؟ تم میں سب سے عزت والا سب سے زیادہ متقی شخص ہے۔حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۴۴.....تم میں سے میرے زیادہ نزدیک وہ لوگ ہیں جو پرہیز گار ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔مسند احمد عن معاذ

۵۶۴۵.....تم میں سے میرے زیادہ نزدیک متقی لوگ ہیں، جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔

تشریح:.....جو بھی ہوں سے خاص نسب کی نفی اور جہاں بھی ہوں سے خاص جگہ کی نفی اس واسطے کہ اکثر لوگ جو یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ صرف عالی نسب ہی پرہیز گار ہوتے ہیں یا صرف خاص مقامات و بابرکات کے رہنے والے ہوتے ہیں غلط ہے۔

## الاکمال

۵۶۴۶.....لوگوں میں سب سے عزتمند سب سے پرہیز گار ہے۔بخاری ومسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۴۷.....متقی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزتمند ہے، اور فاجر، بدبخت اللہ تعالیٰ کے ہاں حقیر ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمر

۵۶۴۸.....مرد کی عزت اس کے تقویٰ میں ہے، اس کی جوانمردی عقل میں اور اس کا حسب اس کے اخلاق ہیں۔

العسکری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۶۴۹.....دنیا کی عزت مالداری اور آخرت کی عزت تقویٰ ہے (جبکہ) تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت (کے ذریعہ) سے ہے۔

الدیلمی عن ابن عباس

۵۶۵۰... دنیا کی شرافت مالداری اور آخرت کی شرافت تقویٰ ہے اور تمہاری پیدائش ایک مرد اور عورت سے ہے، تمہارا شرف مالداری، تمہارا کرم تقویٰ، تمہارا حسب اخلاق اور تمہارے نسب اعمال ہیں۔ الدیلمی عن عمر

۵۶۵۱... لوگ (حضرت) آدم وحوا (علیہما السلام) کی اولاد ہیں، جیسے صاع کا کنارہ (صاع پرانے زمانے میں ایک پیمانہ ہوتا تھا)۔ جسے وہ ہرگز نہ بھر سکیں گے، تم سے تمہارے حسب نسب کے بارے سوال نہیں ہوگا، قیامت کے روز سب سے زیادہ عزت والا تم میں کا سب سے پرہیزگار ہے۔

ابن سعد و ابن جریر عن عقبة بن عامر

۵۶۵۲... لوگو! تمہارا رب ایک، تمہارا باپ ایک (لہٰذا) کسی عربی کو عجمی پر اور نہ کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت حاصل ہے نہ گورے کو سیاہ پر اور نہ سیاہ کو گورے پر (فضیلت) ہے مگر تقویٰ کی وجہ سے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ متقی ہے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا؟ (لہٰذا) حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن جابر

۵۶۵۳... متقی لوگ سردار، علماء فقہاء قائدین، علم کے عہدوں کی ادائیگی کی ذمہ داری کا حساب ان سے لیا جائے گا، ان کے پاس بیٹھنا (باعث) برکت، ان کی طرف دیکھنا نور (دل کا سبب) ہے۔ الخطیب عن عائشه

۵۶۵۴... متقی لوگ سردار، فقہاء قائدین ہیں، ان کے پاس بیٹھنا (علم میں) اضافہ ہے وہ عالم کہ جس کے علم سے فائدہ اٹھایا جائے وہ ہزار عبادت گزاروں سے افضل ہے۔ الخلیلی عن علی

۵۶۵۵... تمہارا رب ایک، باپ (آدم) ایک، دین ایک، نبی ایک (لہٰذا) نہ کسی عربی کو عجمی پر اور نہ عجمی کو عربی پر اسی طرح کسی گورے کو کالے پر نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت حاصل ہے (مگر بس) تقویٰ کی وجہ سے۔ ابن النجار عن ابی سعید

۵۶۵۶... اللہ تعالیٰ متقی غنی اور پوشیدہ بندے کو پسند کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، العسکری فی الامثال عن سعد

۵۶۳۰ پر یہ حدیث گزر چکی ہے۔

۵۶۵۷... میرے اہل بیت یہ لوگ نہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میرے قریب ہیں (جبکہ) ایسا نہیں، میرے دوست تم میں سے متقی لوگ ہیں جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں، اے اللہ! میں نے جو ان میں اصلاح کی اس کا فساد نہیں چاہتا اللہ کی قسم! میری امت کو دین سے ایسے ہی ہٹا دیا جائے گا جیسے کھلے میدان میں برتن کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ طبرانی عن معاذ

۵۶۵۸... لوگوں میں، میرے نزدیک ترین متقی لوگ ہیں سو دیکھ لو، لوگ قیامت کے دن اعمال نہیں لائیں گے، اور تم دنیا لاؤ گے اور میں تم سے اپنا چہرا پھیرلوں گا۔ ابویعلی، ابن ابی عاصم فی الاحاد عن الحکم بن منهال او ابن میناء

۵۶۵۹... تم میں سے میرے نزدیک متقی لوگ ہیں اگرچہ نسب، نسب سے زیادہ قریب ہے لوگ قیامت کے روز اعمال لائیں گے، اور تم دنیا کو اپنے کندھوں پر لادے آؤ گے تم کہو گے: اے محمد! میں کہوں گا: ہاں اسی طرح، اسی طرح۔ الدیلمی عن معاذ

۵۶۶۰... تم میں سے میرے نزدیک تر لوگ متقی ہیں، اگر تم وہ ہو تو میرے نزدیک ہو، ورنہ دیکھو، پھر دیکھو، لوگ ہرگز اعمال نہ لائیں، اور تم بوجھ لادے آؤ گے، سو تم سے اعراض کر لیا جائے گا، قریش اہل امانت ہیں جس نے لغزشوں کی وجہ سے ان سے بغاوت کی، اللہ تعالیٰ اسے نتھنوں کے بل گرائے گا۔ حاکم عن اسمعیل بن عبید بن رفاعة الزرقی عن ابیه عن جده

۵۶۶۱... خبردار! تم میں سے فلاں کی اولاد میرے نزدیک نہیں، لیکن میرے نزدیک تر لوگ پرہیزگار ہیں، جو بھی ہوں جہاں بھی ہوں۔

الحکیم عن عمرو بن العاص

## پرہیزگاروں کو قرب حاصل ہوگا

۵۶۶۲... اے اہل قریش! تم میں سے میرے نزدیک ترین لوگ پرہیزگار ہیں، اگر تم تقویٰ اختیار کرو تو میرے قریب ہو اور اگر تمہارے غیر، اللہ

تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہیں تو وہ میرے نزدیک ہیں، یہ (دین کا) معاملہ ہمیشہ تم میں رہے گا جب تم حق پر قائم رہے جب تم اس سے پھر جاؤ گے، اللہ تعالیٰ تمہیں اسے چھیل دے گا جیسے لاٹھی چھیل دی جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابی سعید

۵۶۶۳......جس چیز کو تم اللہ تعالیٰ سے ڈر کر چھوڑ دو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر عطا کر دے گا۔

مسند احمد، نسائی، والبغوی عن رجل من اھل البادیة

۵۶۶۴......تم پر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ واجب ہے، اگر تم کسی قوم (جماعت) کے پاس سے اٹھو اور وہ کوئی ایسی بات کریں جسے سن کر تمہیں خوشی ہو تو ان کے پاس آ جاؤ، اور جب تم ان سے سنو کہ وہ ایسی بات کر رہے ہیں جسے تم ناپسند کرتے ہو تو انہیں چھوڑ دو!

ابن سعد عن ضرغامة بن علیبة بن حرملة، عن ابیه عن جده

۵۶۶۵......جس شخص میں تقویٰ نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔ الدیلمی عن علی

تشریح:......اس واسطے کہ دین کے تمام شعبوں میں جب تک پرہیزگاری کو مدنظر نہ رکھا جائے تو کوئی کام صحیح نہج و انداز پر ہو ہی نہیں سکتا۔

۵۶۶۶......لوگوں تقویٰ کو اختیار کرو تمہارے پاس بغیر پونجی و تجارت کے رزق آئے گا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: جو اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے نکلنے کی جگہ بنا دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا۔ جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔

طبرانی فی الکبیر وابن مردویه، حلیة الاولیاء عن معاذ

۵۶۶۷......اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کیں، ہر رحمت (میں اتنی وسعت ہے کہ وہ) زمین و آسمان (کے خلاء) کو بھر دے، ان میں سے ایک رحمت کو لوگوں میں تقسیم کیا، اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر مہربانی کرتی ہے، اسی کی وجہ سے وحشی جانور اور پرندے پانی پیتے ہیں، اس کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس رحمت کو متقین کے لیے کر دے گا، اور ان کے لیے ۹۹ درجے بڑھا دے گا۔

حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۵۶۶۸......اللہ تعالیٰ نے رحمت کو سو حصوں میں پیدا کیا ہے، ایک رحمت لوگوں میں ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور اپنے اولیاء کے لیے ۹۹ حصے ذخیرہ رکھے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن بھز بن حکیم عن ابیه عن جده

۵۶۶۹......اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ایک رحمت (کے حصے) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے قیامت تک کے لیے رکھے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

## رحمت کے سو حصے

۵۶۷۰......اللہ تعالیٰ نے جس دن زمین آسمان پیدا فرمائے اس دن رحمت کے سو حصے پیدا فرمائے، ہر رحمت کا اتنا ہی حصہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے، ان میں سے رحمت (کے ایک حصہ) کو مخلوق میں تقسیم کیا، اور ۹۹ حصے اپنی ذات کے لیے رکھ چھوڑے، جب قیامت کا دن ہوگا تو اس رحمت (کے حصے) کو بھی واپس کر دیں گے تو پھر سے سو حصے ہو جائیں جس سے اپنے بندوں پر رحم فرمائے گا۔

حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنه

۵۶۷۱......انسان کا نفس جوان ہے اگرچہ اس کی ہنسلی کی دونوں ہڈیاں بڑھاپے سے بھر جائیں، مگر جس کا دل اللہ تعالیٰ تقویٰ کی وجہ سے صاف کر دے، اور ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ الحکیم عن مکحول مرسلاً، ابن المبارک عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه، موقوفاً

## سنجیدگی، غور و فکر اور سوچ و بچار

۵۶۷۲......سنجیدگی، میانہ روی، اور اچھی چال نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ عبد بن حمید، طبرانی فی الکبیر، الضیاء عبداللہ بن سرجس

۵۶۷۳.....سنجیدگی ہر چیز میں بہتر ہے صرف آخرت کے عمل میں بہتر نہیں۔ ابو داؤد، مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن سعد

۵۶۷۴.....سکون اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلدی شیطان کی طرف سے۔ ترمذی عن سھل بن سعد

۵۶۷۵.....میانہ روی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن انس

۵۶۷۶.....جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اس کے انجام میں خوب غور وفکر کرلو، اگر اس کا انجام بہتر ہو تو اسے کر گزرو، اور اگر برا ہو تو ترک جاؤ۔

ابن المبارک فی الزھد عن ابی جعفر عبداللہ بن مسور الھاشمی مرسلاً

۵۶۷۷.....جب تم کسی کام کا ارادہ کرو، سنجیدگی اختیار کرو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے نکلنے کا راستہ دکھادیں۔

بخاری ادب المفرد، بیھقی فی شعب الایمان عن رجل من بلی

۵۶۷۸.....جس نے سوچ وبچار سے کام لیا تو اس نے درست کام کیا یا اس کے قریب ہوا اور جس نے جلدی اس نے غلطی کی یا غلطی کے قریب ہوا۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبہ بن عامر

۵۶۷۹.....جب تم نے سوچ وبچار کرلیا تو تم نے صحیح کام کیا یا تم صحیح بات کے قریب ہوگئے اور جب جلدی سے کام لوگے تو غلطی کروگے یا قریب ہے کہ غلطی میں پڑجاؤگے۔ بیھقی فی السنن عن ابن عباس

۵۶۸۰.....غور وفکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے تو خوب غور کرلیا کرو۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن مرسلاً

## اللہ تعالیٰ پر توکل وبھروسہ

۵۶۸۱.....میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، اور وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کریں گے نہ فال نکالیں گے نہ جانوروں کو داغیں گے اور وہ صرف اپنے رب پر بھروسہ کریں گے۔

بخاری عن ابن عباس، مسند احمد، مسلم عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۶۸۲.....میرے سامنے (عالم مثال میں) امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، ایک نبی کے ساتھ ایک شخص اور دو آدمی دیکھے، اور ایک نبی کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا، اچانک میرے سامنے ایک بہت بڑا گروہ نمودار ہوا، میں نے سمجھا یہ میری امت ہے، مجھے کہا گیا: یہ موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کی قوم ہے، البتہ آپ اس کی طرف دیکھیں، میں نے دیکھا کہ بہت بڑا گروہ ہے پھر مجھ سے کہا گیا: اب آپ اس دوسری طرف دیکھیں، تو میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بہت بڑا گروہ ہے تو مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے ان کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں، جو بغیر حساب وعذاب کے جنت میں جائیں گے، کسی نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، اور نہ کسی سے جھاڑ پھونک کراتے ہیں، نہ فال لیتے اور نہ جانوروں کو داغتے ہیں، (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

مسند احمد بخاری مسلم عن ابن عباس

۵۶۸۳.....میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، جو نہ جانوروں کو داغتے، اور نہ خود کو داغتے ہیں نہ جھاڑ پھونک کرتے اور نہ فال لیتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ البزار عن انس

۵۶۸۴.....تم اگر اللہ تعالیٰ پر ایسے بھروسہ کرو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں ایسے رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو خالی پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھرے واپس جاتے ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عمر

۵۶۸۵.....اللہ تعالیٰ نے اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ اپنے مؤمن بندے کو ایسی جگہ سے رزق دیں جہاں سے اس کا گمان نہیں۔

فردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، بیھقی فی شعب الایمان عن علی

۵۶۸۶......جو اس بات سے خوش ہو کہ وہ سب لوگوں سے طاقتور ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ابن ابی الدنیا فی التوکل عن ابن عباس

۵۶۸۷.... اونٹ کو باندھو اور (پھر) توکل کرو۔ترمذی عن انس

۵۶۸۸......اسے بیڑی پہناؤ اور توکل کرو۔بیھقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیۃ

۵۶۸۹......اسے بیڑی ڈالو اور بھروسہ کرو۔خطیب فی رواۃ مالک وابن عساکر عن ابن عمر

۵۶۹۰......اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: جو بندہ مخلوق کی بجائے مجھ پر اعتماد کرتا ہے اور میں اس بات کو اس کی نیت سے جانتا ہوں (پھر اگر) آسمان اپنے رہنے والوں سمیت اس کے لئے مکر کرے تو میں پھر بھی اس کے لیے راہ نکال دوں گا اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر بھروسہ کرتا ہے اور مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے تو میں اس کے سامنے آسمان کی رسیوں کو کاٹ دیتا ہوں ہوا کو اس کے قدموں تلے سے ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کر دیتا ہوں، اور مجھ سے بخشش مانگنے سے پہلے اسے بخش دیتا ہوں۔ابن عساکر عن کعب بن مالک

۵۶۹۱......اے لڑکے! میں تجھے چند باتیں سکھاتا ہوں (انہیں یاد رکھنا) اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا وہ تمہاری حفاظت فرمائے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کرنا تو اسے اپنے سامنے پائے گا، جب تو کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مانگنا، اور جب تو مدد چاہے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا، جان رکھو اگر پوری امت تجھے نفع دینے پر اتفاق کر لے، تو وہ تجھے اس چیز کا نفع ہی دے سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے لکھ دی ہے۔

اور اگر وہ اس بات پر جمع ہو جائیں کہ تجھے کوئی نقصان پہنچائیں تو اتنا نقصان ہی پہنچا سکیں گے جو اللہ تعالیٰ نے تیرے حق میں لکھ رکھا ہے قلم خشک ہو گئے، لکھنے والے صحیفے اٹھا لیے گئے۔مسند احمد، ترمذی، مستدرک حاکم عن ابن عباس

## الاکمال

۵۶۹۲......اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: مجھے میری عزت کی قسم! جو بندہ میری مخلوق کی بجائے مجھ پر بھروسہ کرتا ہے مجھے اس کی یہ بات اس کی نیت سے پتہ ہوتی ہے پھر آسمان زمین اپنے باسیوں سمیت اس کے خلاف تدبیر کرے تو میں اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دوں گا۔

اور جو بندہ میرے بجائے مخلوق پر اعتماد کرتا ہے اور مجھے اس کا علم اس کی نیت سے ہوتا ہے تو میں اس کے سامنے سے آسمانی رسیوں کو کاٹ دیتا اور اس کے قدموں تلے سے ٹیک کو ہٹا دیتا ہوں، اور جو بندہ میری اطاعت کرتا ہے تو میں اسے مانگنے سے پہلے عطا کرتا ہوں، دعا مانگنے سے پہلے قبول کرتا ہوں مغفرت طلب کرنے سے پہلے بخشنے والا ہوں۔تمام وابن عساکر والدیلمی عن عبدالرحمن بن کعب بن مالک عن ابیہ

اس میں یوسف بن السفر متروک ہے جو حدیث میں جھوٹ سے کام لیتا تھا بیہقی نے کہا:

وہ ان لوگوں میں شمار ہوتا ہے جو حدیث وضع کرتے ہیں۔

۵۶۹۳......جس نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اللہ تعالیٰ اس کی ذمہ داری کے لیے کافی ہوگا، اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے حوالے کر دے گا۔الدیلمی عن عمران بن حصین والشاشی وابن جریر

۵۶۹۴.... اگر تو اللہ تعالیٰ کا ایسا توکل کرے جیسا توکل کرنے کا حق ہے تو تجھے ایسے رزق ملتا جیسے پرندوں کو ملتا ہے خالی پیٹ جاتے ہیں اور سیر ہو کر واپس آتے ہیں۔بیھقی فی شعب الایمان عن عمر

۵۶۹۵.... اسے (اونٹ کو) باندھ اور توکل کر۔ترمذی غریب، ابن خزیمہ، حلیۃ الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس

یحییٰ بن سعد نے کہا: ان کی احادیث غیر معروف ہیں۔ابن حبان، مستدرک حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن عمرو بن امیہ الضمری

٥٦٩٦......عقلمندی کے بعد توکل نصیحت ہے۔الدیلمی عن عائذ ابن قریظ

تشریح:......جو لوگ اسباب کے ساتھ توکل کرتے ہیں وہی صحیح توکل ہے اور جو بغیر اسباب کے توکل کرتے ہیں وہ توکل نہیں تعطل وفضول کام ہے۔

٥٦٩٧......جس نے جھاڑ پھونک کی اور داغا تو اس نے (گویا) توکل نہیں کیا۔طبرانی فی الکبیر بیھقی فی شعب الایمان عن المغیرة بن شعبة

٥٦٩٨......اسے باندھ اور توکل کر۔الخطیب فی رواة مالک وابن عساکر عن ابن عمر

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (اونٹ کو) چھوڑ دوں اور توکل کروں؟ راوی کا بیان ہے پھر یہ ذکر کیا، اس سند میں محمد بن عبدالرحمٰن بن بجیر بن یسار، خطیب نے کہا: کہ متروک ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن جعفر بن عمرو بن امیه الضمری عن ابیه مثله

٥٦٩٩......میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا۔ یہ کہ میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کو بغیر حساب کے جنت میں داخل فرمائے گا، وہ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے نہ داغتے ہیں (بلکہ) وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں، میں نے عرض کی: اے رب میرے لیے ان میں اضافہ فرما، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ستر میں سے ستر ہزار، میں نے عرض کی اے میرے رب وہ پورے نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ہم تمہارے لیے انہیں دیہاتیوں سے پورا کردیں گے۔ابن سعد عن عمر بن عمیر

٥٧٠٠......میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے، وہ ایسے لوگ ہیں جو نہ جھاڑ پھونک کرتے، نہ فال لیتے، اور نہ داغتے ہیں (بلکہ) اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔

بخاری عن ابن عباس، مسند احمد مسلم، عن عمران بن حصین، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه، طبرانی فی الکبیر عن خباب

اسے دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالہ سے افراد میں روایت کیا ہے اور اس قول کا اضافہ کیا ہے "وہ نہ فال لیتے اور نہ پسندیدگی کی وجہ سے چھوڑتے ہوں گے یعنی بدشگونی نہیں لیتے ہیں۔

٥٧٠١......جنت میں ستر ہزار افراد بغیر حساب کے داخل ہوں گے، جو نہ داغتے ہوں گے نہ جھاڑ پھونک کرتے ہوں گے نہ فال لیتے ہوں گے (بلکہ) اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ ابونعیم عن خباب ابن الارت

# انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں کی تعداد

٥٧٠٢......میرے سامنے (عالم مثال میں) انبیاء اپنی امتوں کے ساتھ پیش ہوئے، ایک نبی گزرتا تو اس کے ساتھ تین افراد ہوتے، پھر کوئی نبی گزرتا تو اس کے ساتھ ایک ٹولی ہوتی، اور کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت ہوتی اور کوئی نبی ایسا بھی تھا کہ اس کے ساتھ کوئی نہ تھا، یہاں تک کہ میرے سامنے موسیٰ علیہ السلام پیش کیے گئے ان کے ساتھ، بنی اسرائیل کی بھیڑ تھی۔ (انہیں دیکھ کر) مجھے تعجب ہوا، میں نے کہا: یہ کون لوگ ہیں؟ تو کہا گیا: یہ آپ کے بھائی موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھ بنی اسرائیل ہیں، میں نے کہا: میری امت کہاں ہے؟ مجھے کہا گیا: اپنے دائیں طرف دیکھو، میں نے دیکھا کہ ایک شاہراہ کو لوگوں کے چہروں نے بند کر رکھا ہے، مجھے پھر کہا گیا: اپنے بائیں طرف دیکھو، میں نے ناگہاں دیکھا تو افق لوگوں کے چہروں سے بھرا ہوا ہے، مجھے کہا گیا: کیا آپ راضی ہیں؟ میں نے کہا: اے میرے رب! میں راضی ہوں، پھر مجھے کہا گیا: ان لوگوں کے ساتھ ستر ہزار لوگ ایسے ہیں جو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔

تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر تم سے ہو سکے کہ ان ستر ہزار میں سے ہو جاؤ تو ہو جانا، اور پھر بھی اگر تم سے کوتاہی ہو تو شاہراہ والوں سے ہو جانا، اور مزید اگر کوتاہی کرو تو افق والوں سے ہو جانا، اس واسطے کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ بہت بڑی تعداد میں ہوں گے اور ایک دوسرے پر فخر کر رہے ہوں گے میں امید کرتا ہوں کہ جن لوگوں نے میری اتباع کی وہ جنت کا چوتھائی حصہ ہوں گے، مجھے امید

ہے کہ وہ اہل جنت کا نصف ہوں گے، اتنے میں عکاشہ اٹھے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان ستر (ہزار) میں سے بنادے، آپ نے ان کے لیے دعا فرمائی تھوڑی دیر کے بعد ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے، آپ نے فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا، پھر کسی نے کہا: وہ ستر ہزار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو نہ داغ لگاتے ہیں، نہ جھاڑ پھونک کرتے نہ فال لیتے ہیں، اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

عبدالرزاق فی المصنف مسند احمد، طبرانی فی الکبیر مستدرک حاکم، عن ابن مسعود

۵۷۰۳...... جس نے فتنہ کے زمانہ میں کوئی اونٹ پالا یا کوئی خزانہ جمع کیا یا جائیداد اس ڈر سے جمع کی کہ اس پر کوئی مصیبت نہ آجائے تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ خیانت و بددیانتی کرنے والا ہوگا۔ نعیم بن حماد فی الفتن حدثنا المغیرہ عن المھلب وابی عثمان مرسلاً

# غور وفکر

۵۷۰۴...... ہر چیز میں غور وفکر کرو (البتہ) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو، اس واسطے کہ ساتویں آسمان سے لے کر اس کی کرسی تک سات ہزار نور (کے پردے ہیں) اور وہ ان سے اوپر ہے۔ ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس

۵۷۰۵...... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور وخوض کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہ کرو ورنہ تم ہلاک ہوجاؤ گے۔ ابوالشیخ عن ابی ذر

۵۷۰۶...... مخلوق میں غور کرو، البتہ خالق کے بارے میں غور نہ کرو اس لیے کہ تم اس کا اندازہ لگانے سے قاصر ہو۔ ابوالشیخ عن ابن عباس

۵۷۰۷...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں غور کرو، (لیکن) اللہ تعالیٰ کے بارے غور نہ کرو۔

ابوالشیخ، طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

۵۷۰۸...... اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور (مگر) اللہ تعالیٰ کے بارے میں غور وفکر نہ کرو۔ ابوالشیخ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس

۵۷۰۹...... اپنے دلوں کو سر جھکا کر غور کرنے کا عادی بناؤ زیادہ غور وفکر اور اندازے سے کام لیا کرو۔ فردوس عن الحکم بن عمیر

۵۷۱۰...... ایک گھڑی کا غور وفکر ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

# الاکمال

۵۷۱۱...... ایک گھڑی کا سوچ و بچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔

صالح بن احمد فی کتاب التبصرۃ عن انس، مرفوعاً. ابوالشیخ فی العظمۃ عن ابن عباس. موقوفاً

۵۷۱۲...... ایک گھڑی اللہ تعالیٰ کی عظمت، اس کی جنت وجہنم میں غور وفکر کرنا رات بھر کے قیام سے افضل ہے بہترین لوگ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر کرتے ہیں برے ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور نہیں کرتے۔ ابوالشیخ عن نھشل . عن الضحاک عن ابن عباس

تشریح:...... اس روایت اور سابقہ روایتوں میں تعارض معلوم ہو رہا ہے، اول تو یہ روایت ایک کذاب راوی کی وجہ سے قابل استدلال نہیں، دوم امر ونہی میں نہی کو امر پر مقدم رکھا جاتا ہے، اور اگر بالفرض یہ روایت درست ہے تو اسے منسوخ سمجھا جائے گا، یا تفکر فی ذات اللہ کا معنی یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں صفات کے لحاظ سے غور فکر کرنا۔

۵۷۱۳...... خبردار اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور فکر نہ کرنا، (یہ جملہ اور) اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی عظمت میں غور وفکر کرو۔ یہ جملہ تین بار فرمایا۔

ابوالشیخ فی العظمۃ عن یونس بن میسرۃ، مرسلاً

۵۷۱۴...... اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہ کرو، (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں غور وفکر کرو، اس واسطے کہ ہمارے رب نے ایک فرشتہ پیدا فرمایا ہے جس کے دونوں پاؤں سب سے نچلی ساتویں زمین میں ہیں جبکہ اس کا سر اوپر والے ساتویں آسمان سے گزر گیا، اس کے پاؤں اور ٹخنوں کے

درمیان چھ سو سال کا فاصلہ ہے اور خالق مخلوق سے عظیم تر ہے۔ابو الشیخ فی العظمة، حلیة الاولیاء عن عبداللہ بن سلام

## کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا......ازاکمال

۵۷۱۵......اے اہل یمامہ تم مٹی کے عناصر ملانے میں سے سب سے ہوشیار ہو، سو ہمارے لئے مٹی کو ملا دو۔طبرانی فی الکبیر عن طلق بن علی

۵۷۱۶......مٹی میں سے یمامی مٹی کو مقدم رکھو اس واسطے کہ وہ چھونے میں بڑی اچھی ہے۔ابن حبان عن طلق

## لوگوں کو ان کے درجات میں رکھنا

۵۷۱۷......لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو۔ مسلم، ابو داؤد عن عائشة

۵۷۱۸......خیر وشر میں لوگوں کو ان کے مقامات میں رکھو، اور ان کا ادب اچھے اخلاق سے کرو۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن معاذ

## تواضع وعاجزی

۵۷۱۹......تواضع انسان کا مرتبہ ہی بڑھاتی ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کردے گا، معاف کرنا انسان کی عزت میں اضافہ کرتا ہے لہٰذا معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دے گا، صدقہ مال کی زیادتی کا باعث ہے لہٰذا صدقہ کیا کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن محمد بن عمیر العبدی

۵۷۲۰......بندہ جب تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک بلند کردیتے ہیں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

۵۷۲۱......جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک درجہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ بلند کرتے ہیں یہاں تک اسے علیین (انسانوں کا آخری بلند مقام) تک پہنچا دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ بھی تکبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ایک درجہ گھٹا دیتے ہیں بالآخر اسے سب سے کم درجہ تک پہنچا دیتے ہیں۔ابن ماجه، ابن حبان، مستدرک حاکم، عن ابی سعید

۵۷۲۲......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ (سب) تواضع اختیار کرو، کوئی کسی پر فخر نہ کرے، اور نہ کوئی کسی سے بغاوت کرے۔

مسلم، ابو داؤد، ابن ماجه، عن عیاض بن حمار

۵۷۲۳......اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ تواضع اختیار کرو، تم میں سے کوئی کسی کے خلاف بغاوت نہ کرے۔

بخاری ادب المفرد، ابن ماجه عن انس

۵۷۲۴......یہ بھی اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع ہے کہ انسان اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے پست جگہ پر بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن طلحة

۵۷۲۵......تواضع اختیار کرو اور مساکین کے ساتھ بیٹھا کرو اللہ تعالیٰ کے بڑے لوگوں میں ہو جاؤ گے، اور تکبر سے نکل جاؤ گے۔

حلیة الاولیاء عن ابن عمر

## اپنا کام خود انجام دینا

۵۷۲۶......چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے اٹھائے البتہ یہ کہ کوئی کمزور ہو اور وہ اس سے عاجز آرہا ہو تو اسے اس کا مسلمان بھائی امداد دے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:......یعنی جب کوئی شخص بوجھ نہ اٹھا سک رہا ہو تو اس کی امداد کر دینی چاہیے۔

۵۷۲۷......تم تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ تواضع دل میں ہوتی ہے، ہرگز کوئی مسلمان کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچائے بہت سے کمزور بوسیدہ کپڑوں میں ایسے ہوتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۵۷۲۸...... اس شخص نے تکبر نہیں کیا جس نے اپنے خادم کے ساتھ کھایا اور بازار میں گدھے پر سوار ہوا، اور بکری کو باندھ کر اسے دودھ لیا۔

بخاری ادب المفرد، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

آج کل کے مسلمان ملازم اگر صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں تو ان کے ساتھ کھانے میں کوئی حرج نہیں، باقی یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں، گھر میں جب مہمانوں کی کثرت ہوتی ہے تو عموماً لوگ مہمانوں کو کھانا کھلانے میں محو ہو جاتے ہیں اور خادم کو بہت تاخیر سے کھانا دیتے ہیں، ایک تو وہ خالی پیٹ ہوتا ہے دوم رنگی برنگی اشیاء کو للچائی نظروں سے دیکھتا ہے، بعد میں اسے وہی روٹی ساگ دال پات دیا جاتا ہے تو اس کے ذہن میں قورمہ، فروٹ اور کسٹرڈ کا نقشہ جمع ہو جاتا ہے وہ جونہی دال کا لقمہ منہ میں رکھتا ہے تو اس کے لیے نگلنا یوں مشکل ہو جاتا ہے جیسے پتھر کا نگلنا، اس واسطے، خادم کو پہلے کھانا کھلایا جائے، بازار میں گدھے پر سواری، آج کے دور میں موٹر کار سے ادنیٰ درجے کی سواریاں مراد ہیں، مثلاً بائیسکل، رکشہ وغیرہ، بکری کو دوہنے سے مراد گھر کا معمولی کام جسے کرنا مرد حضرات اپنی توہین سمجھتے ہیں، مشرق میں یہ بہت غلط رواج ہے کہ ہندو مسلم سب کے سب عورت کو اپنی نوکرانی اور باندی سمجھتے ہیں معمولی درجہ کا کام بھی خود نہیں کرتے، مثلاً کولر یا گھڑے سے پانی لے کر پینا، شلوار میں ازار بند ڈالنا، بستر سے اٹھتے وقت بستر کی درستگی اور کھانا کھا چکنے کے بعد کھانے کے برتن اٹھانا وغیرہ۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیں، فطرتی ونفسیاتی باتیں، مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۷۲۹......ہر آدمی کے سر میں ایک قدر و منزلت کا درجہ فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ آدمی تواضع کرتا ہے تو فرشتہ کو کہا جاتا ہے: اس کا درجہ بلند کرو، اور جب تکبر کرتا ہے تو فرشتہ کو کہا جاتا ہے: اس کا درجہ گھٹا دو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، البزار عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۷۳۰...... جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۷۳۱......کھردرا تنگ کپڑا پہنا کرو تا کہ عزت وفخر تم میں کوئی راہ نہ پائے۔ ابن منده عن انیس بن الضحاک

۵۷۳۲......جوان رہو (معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو جو سخت جان تھے) کھردرا لباس پہنو تیر اندازی کرو (یا چلتے قدم تیزی سے آگے بڑھاؤ) اور (کبھی کبھی) ننگے پاؤں چلا کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی حدرد

۵۷۳۳......جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرتے ہوئے (شاندار) لباس چھوڑ دیا جبکہ وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے لوگوں کے روبرو بلائیں گے اور اسے اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کے عمدہ جوڑوں میں سے جو چاہے گا اسے پہنائیں گے۔

ترمذی، مستدرک الحاکم عن معاذ بن انس

# الاکمال

۵۷۳۴...... عائشہ! تواضع اختیار کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور تکبر کرنے والے اسے نہیں بھاتے۔

ابو الشیخ عن عائشه رضی الله عنها

۵۷۳۵......جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا۔

ابن منده وابو نعیم عن اوس بن خولی

۵۷۳۶..... جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار (یا لوگوں سے لاپرواہ) کر دے گا اور جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنا محبوب بنالیں گے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۳۷..... جو اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرے گا اسے اللہ تعالیٰ بلند کرے گا، وہ اگرچہ اپنے نفس و ذات میں کمزور ہوگا (لیکن) لوگوں کی نظروں میں بڑا ہوگا، اور جو تکبر کرے گا، اسے اللہ تعالیٰ گھٹا دے گا، وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوگا اگرچہ اپنی ذات میں بڑا ہو یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہوگا۔ ابو نعیم عن عمر

۵۷۳۸..... جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے انکساری کے لیے تواضع کی، اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، اور جو بڑائی کے لیے سر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھٹائے گا، اور لوگ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں اپنے اعمال کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رسوا کرنا چاہتے ہیں تو اسے اپنی حفاظت سے باہر کر دیتے ہیں، یوں اس کے گناہ ظاہر ہوجاتے ہیں۔ ابو الشیخ عن معاذ

۵۷۳۹..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے لیے اتنی سی تواضع کرتا ہے میں اسے اتنا بلند کر دیتا ہوں۔

مسند احمد، ابویعلی، الشاشی، طبرانی فی الصغیر سعید بن منصور عن عمر

تشریح:..... بندے کی تواضع اپنی استطاعت سے اگرچہ کم ہے لیکن حق تعالیٰ کی عطاء سرفرازی اپنی شان کے مطابق ہے۔

۵۷۴۰..... تواضع سے بندہ کا رتبہ ہی بڑھتا ہے، لہٰذا تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلند کرے گا۔ الدیلمی عن انس

۵۷۴۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے حق کے لیے نرمی کی اور میری خاطر تواضع کی اور میری زمین میں تکبر نہ کیا، میں اسے اتنا بلند کروں گا یہاں تک کہ اسے علیین تک پہنچادوں گا۔ ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۴۲..... ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ ہے جس پر ایک فرشتہ مامور ہے جب وہ بندہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کر دیتا ہے اور اگر وہ خود بلند ہو تو اللہ تعالیٰ اسے گھٹا دیتا ہے، کبریائی و بڑائی اللہ تعالیٰ کی چادر ہے سو جو بھی اللہ تعالیٰ سے الجھے گا اسے اللہ تعالیٰ پست کر دے گا۔

ابن صصری فی امالیہ عن انس

# درجات کی بلندی اور پستی

۵۷۴۳..... ہر آدمی کے سر میں ایک درجہ (بلندی و پستی) ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند کرتا ہے، اور وہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے: پست ہو اللہ تعالیٰ تجھے پست کرے۔ ابو نعیم والدیلمی عن انس

۵۷۴۴..... ہر بندے کے سر میں ایک درجہ (بلندی و پستی) فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ سے بلند کرتا ہے اور فرشتہ کہتا ہے بلند ہو اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے اور جب وہ سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچتا ہے اور وہ فرشتہ کہتا ہے جھک جا اللہ تعالیٰ تجھے پست کر دے۔ ابن صصری فی امالیہ عن انس

۵۷۴۵..... ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں ہوتی ہیں ایک زنجیر ساتویں آسمان تک اور دوسری ساتویں زمین تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے جب وہ تواضع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے زنجیر کے ذریعہ آسمان کی طرف بلند کرتا ہے اور جب تکبر کرتا ہے اسے زمین والی زنجیر کے ساتھ ساتویں زمین کی طرف جھکا دیتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق والحسن بن سفیان وابن لال والدیلمی عن انس

۵۷۴۶..... جو دنیا میں (تکبر کی بنا پر) اپنا سر اٹھائے گا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گرائے گا، اور جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے مجمع سے اٹھالے گا، اور کہے گا: اے نیک بندے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری طرف میری طرف، تو ان بندوں میں سے ہے جن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ ابن عساکر عن ابی بن کعب

۵۷۴۷...... جو شخص حسب میں اچھی صورت والا ہو، تواضع کرنے سے اسے عیب معلوم نہ ہوتا ہو تو وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے خالص لوگوں میں سے ہوگا۔ ابونعیم عن جابو الحلیة ج ۳ ص ۱۹۰

## جھوٹا پانی پینے کی فضیلت

۵۷۴۸...... یہ تواضع کا ایک طریقہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جھوٹا (پانی) پیے اور جس نے اپنے بھائی کا جھوٹا پیا تو اس کے ستر درجات بلند ہوں گے، اس کی ستر برائیاں مٹائی جائیں گی اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جائیں گی۔

الخطیب عن ابن عباس وفیه نوح بن ابی مریم واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

یہ روایت کہ ''مؤمن کے جھوٹے میں شفا ہے'' ان الفاظ سے ثابت نہیں، مزید تفصیل کے لیے المقاصد الحسنہ ''کشف الخفا'' اللآلی المصنوعہ فی الا حادیث الموضوعۃ ''المنارالمنیف'' ،بعض لوگ طبعاً دوسروں کا جھوٹا نہیں پیتے، گناہ دل سے نفرت وناگواری پر ہوتا ہے طبعاً کسی بات سے پریشانی پر نہیں ہوتا، مثلاً وضو میں ناک جھاڑنا ایک دینی فعل ہے لہٰذا اگر کوئی شخص گھن کی وجہ سے ناک نہیں جھاڑتا صرف ناک میں پانی ڈالتا ہے اور اسے دل سے برا نہیں سمجھتا تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں، کسی کا باپ بوڑھا ہے اور معذور ہے اسے کھانا کھلانا اور پیشاب وغیرہ کرنا پڑتا ہے لیکن کوئی شخص ایسا ہے کہ اسے گندگی سے نفرت ہے اور وہ منہ نہیں چڑھاتا اور نہ دل میں باپ کی خدمت سے کراہت محسوس کرتا ہے صرف اپنی طبیعت سے مجبور ہے تو اس کے لیے بھی کوئی حرج نہیں۔

۵۷۴۹...... جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر زیب وزینت ترک کردی اور اچھے کپڑے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی وجہ سے اور اس کی رضا جوئی کے لیے چھوڑ دیے تو (بطور انعام) اللہ اپنے لیے یہ حق قرار دیتے ہیں کہ اسے یاقوت کے صندوق (بکس) میں سے جنت کے ریشمی کپڑے پہنائیں۔ حلیة الاولیاء

اس کے بدلہ جنت کا جوڑا عطا فرمائیں۔ ابو یعلی، الذهلی الهزوی فی فوائده وابن النجار عن ابن عباس

## حرف الحاء...... شرم وحیا

۵۷۵۰...... اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کر جیسے تو اپنے قبیلہ کے نیک مردوں سے حیا کرتی ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی امامه

۵۷۵۱...... تم میں سے ہر ایک کو اپنے ساتھ والے دو فرشتوں سے حیا کرنی چاہیے، جیسا کہ وہ اپنے نیک پڑوسیوں کے دو مردوں سے حیا کرتا ہے (جبکہ) وہ دونوں فرشتے رات دن اس کے ساتھ رہتے ہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۷۵۲...... اللہ تعالیٰ سے ایسے حیاء کرو جیسا حیا کا حق ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اخلاق ایسے ہی تقسیم کیے ہیں جیسے تمہارے درمیان تمہارے رزق تقسیم کیے ہیں۔ بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

۵۷۵۳...... اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کا حق ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی حیا کی جیسا اس کا حق تھا تو وہ سر اور اس کے اردگرد کی حفاظت کرے، پیٹ اور جن چیزوں پر پیٹ مشتمل ہے اس کی حفاظت کرے، وہ موت اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے اور جس کا آخرت کا ارادہ ہو وہ دنیا کی زیب وزینت چھوڑ دے، جس نے یہ کام کر لیے تو اس نے حیا یعنی اللہ تعالیٰ سے جو حیا کرنے کا حق ہے وہ حیا کر لی۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

تشریح:...... سر میں آنکھ زبان اور کان شامل ہیں انہیں گناہوں سے بچاؤ، پیٹ کے اردگرد شرمگاہ ہے ان کی حفاظت، حرام مال کھانے سے حفاظت، دنیا کی وہ زیب وزینت جس میں حد درجہ کا تکلف اور بناؤ سنگار پایا جاتا ہے مثلاً بیوٹی پارلر میں جا کر چہرے اور بالوں کی درستگی کرنا وغیرہ، باقی وہ زیب وزینت جو صفائی میں شامل ہے وہ مطلوب ہے تا کہ کوئی بے ڈھنگا پن نمایاں نہ ہو، صاف کپڑے، سر کے بالوں کی حفاظت، صحت کا

خیال رکھنا یہ سارے امور حکم کے درجہ میں ہیں اس سے آگے بڑھنا نامناسب ہے جس کی طرف حدیث بالا میں تفصیل گزر چکی ہے

۵۷۵۴..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حیا چھین لیتے ہیں جب اس سے حیا چھین لی جائے تو اسے ناپسندیدہ اور مبغوض ملے گا، اور جب تو اسے اس حالت میں ملے کہ وہ تجھے مبغوض وناپسندیدہ ہو تو اس سے امانت چھین لی جائے گی، اور جب اس سے امانت چھین لی جائے تو اس سے اس حالت میں ملے کہ وہ خائن ہے اور اس سے خیانت کی جاتی ہے تو اس سے رحمت چھین لی جاتی ہے اور جب رحمت چھین لی جائے تو اسے اس حال میں ملے گا کہ وہ مردود اور ملعون ہوگا تو اس کے گلے سے اسلام کا قلادہ (ہار) چھین لیا جائے گا۔

ابن ماجه عن ابن عمر

۵۷۵۵..... حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں جب ایک سلب کرلیا جائے تو دوسرا اس کے پیچھے ہولیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی الله عنه

## حیاء اور ایمان کا تعلق

۵۷۵۶..... حیا اور ایمان دونوں جوڑ دیئے گئے ہیں، جب ایک ختم ہو جائے تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حاکم، حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان عن انس رضی الله عنه

۵۷۵۷..... ہر دین کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیا ہے۔ ابن ماجه عن انس و ابن عباس

۵۷۵۸..... حیا ایمان کا حصہ ہے۔ مسلم، ترمذی، عن ابن عمر

۵۷۵۹..... ایمان اور حیا ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں دونوں اکٹھے ہی ختم ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ

۵۷۶۰..... حیا اور ایمان دونوں اکٹھے ملے ہوئے ہیں جب ایک ختم ہو تو دوسرا بھی ختم ہو جاتا ہے۔

حلیة الاولیاء، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی الله عنه

۵۷۶۱..... حیا ہی پورا دین ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قرة

۵۷۶۲..... حیا ساری کی ساری بھلائی و بہتری ہے۔ مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۶۳..... حیا سے خیر ہی پیدا ہوتی ہے۔ بخاری مسلم عن عمران بن حصین

۵۷۶۴..... حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔ بے ہودہ گوئی جفا کا حصہ ہے اور جفا جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہے۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

۵۷۶۵..... حیا اور کم گوئی ایمان کے دو جز ہیں (جبکہ) بے ہودہ گوئی اور بیان نفاق کے دو جزء ہیں۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی امامة

تشریح:..... مراد ہر وقت کی بڑبڑ اور ٹرٹر ہے، حق بات اگر اچھے انداز سے کرنے والا ہو تو سننے کو بھی جی چاہے۔

۵۷۶۶..... حیا اور ایمان دونوں ایک جوڑ میں ہیں، جب ایک سلب کرلی جائے تو دوسری اس کے پیچھے ہولیتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی الله عنه

۵۷۶۷..... حیا زینت (کا باعث) ہے اور تقویٰ عزت (کا سبب) ہے، بہترین سواری صبر ہے اور اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار عبادت ہے۔

الحکیم عن جابر

۵۷۶۸..... حیا ایمان کا حصہ ہے اور میری امت میں سب سے باحیا عثمان (رضی اللہ عنہ) ہیں۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

مطلب یہ کہ باقی لوگ بھی باحیا ہیں لیکن عثمان پر حیا کا غلبہ ہے۔

۵۷۶۹......حیاء دس حصے ہیں نو درجے عورتوں میں اور ایک درجہ مردوں میں ہے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۷۷۰......میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے ہی حیا کرو جیسے اپنی قوم کے نیک شخص سے حیا کرتے ہو۔

الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن سعید بن یزید بن الازور، مرسلاً

۵۷۷۱......سب سے پہلے اس امت سے حیا اور امانت اٹھائی جائیں گی۔ القضاعی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۵۷۷۲......حیا اسلام کا ایک طریقہ ہے اور بے ہودہ گوئی آدمی کی ملامت (کا سبب) ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۵۷۷۳......حیا اور کم گوئی ایمان کا حصہ ہیں، اور وہ دونوں جنت کے قریب کرتے ہیں اور جہنم سے دور کرتے ہیں، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی شیطان کی طرف ہیں، اور وہ دونوں جہنم کے قریب کرتے اور جنت سے دور کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامه

تشریح:......خوب سوچ لینا چاہیے کہ فحش اور بے ہودہ گوئی کتنے بڑے گناہ ہیں!

۵۷۷۴......اس امت سے سب سے پہلے امانت اور حیا اٹھالی جائے گی، سو اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة

۵۷۷۵......اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد عقل کی بنیاد و جز حیا اور اچھے اخلاق ہیں۔ فردوس عن انس

۵۷۷۶......اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط، خطیب عن عائشه

۵۷۷۷......جو شخص لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ سے بھی حیا نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

تشریح:......بالکل ایسے ہی جیسے جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا۔

۵۷۷۸......کہا جاتا تھا: لوگوں نے جو نبوت کے کلام سے بات پائی وہ یہ ہے: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی الطفیل

۵۷۷۹......لوگوں نے جو پہلی نبوت کے کلام سے جو بات پائی وہ بات یہ ہے: جب تو بے حیا بن جائے تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ابن ماجه عن ابی مسعود، مسند احمد عن حذیفه

۵۷۸۰......لوگوں نے سابقہ نبوت کی جو آخری بات پائی وہ یہ تھی: جب تو بے حیا ہو جائے تو جو چاہے کر۔

ابن عساکر فی تاریخه عن ابی مسعود، البدری الانصاری

## الاکمال

۵۷۸۱......حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں (جانے کا سبب) ہے، اگر حیا کسی مرد کی صورت میں ہوتی تو وہ نیک مرد ہوتا۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشه رضی الله عنها

۵۷۸۲......اسے حیا کرنے سے منع نہ کرو چھوڑو اس واسطے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه عن سالم بن عبدالله بن عمر عن ابیه

تشریح:......کہ رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو (کم) حیا کرنے کی نصیحت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا، پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

۵۷۸۳......ہر چیز کے کچھ اخلاق ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے اخلاق حیاء ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:......گویا بے حیا شخص کا اسلام سے کوئی سروکار ہی نہیں۔

۵۷۸۴......حیاء خیر کی بات ہی پیدا کرتی ہے۔ الحسن بن سفیان و ابونعیم عن اسیر بن جابر

تشریح:......حیا جب سراپا بھلائی ہے تو بھلائی سے کونسی برائی رونما ہوتی ہے؟!

۵۷۸۵.....حیا سراسر بھلائی ہے۔مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن عمران بن حصین

۵۷۸۶.....تجھے حیا سے بھلائی ہی حاصل ہوگی۔ابن سعد، بخاری فی تاریخه والحسن بن سفیان ابویعلی فی مسنده والبغوی وابن السکن وابن قانع وابونعیم وابن شاهین، ابن ابی شیبه، عن اسیر بن عمرو الکندی وماله غیره

۵۷۸۷.....حیا پاکدامنی اور زبان کی بندش نہ کہ عقل اور دل کی بندش (یہ تینوں اوصاف) ایمان کا حصہ ہیں یہ آخرت میں اضافہ کرتی ہیں اور دنیا میں سے کم کرتی ہیں اور آخرت میں ان کا اضافہ دنیا کے نقصان سے بڑھ کر ہے، جبکہ لالچ فحش اور بے حیائی نفاق سے (پیدا ہوتی) ہیں اور یہ آخرت میں کمی کرتی ہیں اور دنیا میں اضافہ کرتی ہیں اور آخرت میں جو نقصان کرتی ہیں وہ دنیا میں اضافہ سے کئی زیادہ ہے۔

یعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء بیهقی فی السنن، خطیب، ابن عساکر عن طریق ایاس بن معاویه بن قرة المزنی عن ابیه عن جده

تشریح:......یعنی حیا، پاکدامنی اور کھل کر بات نہ کرنے سے دنیا کا نقصان تو ہوتا ہے لیکن آخرت میں درجات میں اضافہ ہوتا ہے اس کے برعکس لالچ فحش اور بے حیائی سے دنیاوی منافع تو کچھ وقت کے لیے حاصل ہو جاتے ہیں لیکن آخرت کا نقصان اس سے بڑھ کر ہے۔

۵۷۸۸.....اللہ تعالیٰ سے ایسے حیا کرو جیسا حیا کرنے کا حق ہے، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے حصے تقسیم کر دیئے ہیں۔

بخاری فی التاریخ عن ابن مسعود

## حیاء ظاہر و مخفی ہر حال میں لازم ہے

۵۷۸۹.....جو شخص اعلانیہ اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی اللہ تعالیٰ سے حیا نہیں کرتا۔ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن الجهم

فرماتے ہیں: کہ محمد بن عثمان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے جبکہ مجھے نہیں لگتا کہ یہ صحابی ہیں۔

تشریح:......اس لیے کہ نیکی کا جو کام انسان سامنے نہیں کر سکتا وہ تنہائی میں کہاں کرتا ہوگا؟!

۵۷۹۰.....حیا کی کمی کفر (کا باعث) ہے۔الحکیم والشیرازی، فی الالقاب عن عقبه بن عامر

تشریح:......وہ پہلے بے حیا بن کے پردۂ اسکرین پر آئی پھر اور آگے بڑھی یہاں تک کہ ہندوستان پہنچی اور دولت و عزت کی طلب میں ایک ہندو سے شادی کر لی یوں بے حیائی کفر کا ذریعہ بن گئی۔

۵۷۹۱.....جس میں حیا نہیں اس کا دین نہیں اور جس کے اندر دنیا میں حیا نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔دیلمی عن عائشه رضی الله عنها

جب دینداری نہیں تو جنت کی حقداری کا ہے کی؟

۵۷۹۲.....نیکی سب کی سب صدقہ ہے اہل جاہلیت کا نبوت کی جس آخری بات سے تعلق ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہ ہو تو جو چاہے کرتا پھر۔

مسند احمد والرویانی والخطیب، سعید بن منصور عن حذیفه

۵۷۹۳.....انبیاء کی صرف یہی بات باقی رہی، لوگ کہتے ہیں: جب تو حیا نہ کرے تو جو چاہے کر۔ابن منده عن ابی مسعود البدری الانصاری

یہ حدیث پہلے ۵۷۸۰ میں گزر چکی ہے۔

۵۷۹۴.....جو شخص کوئی بات جو اس نے کہی یا اس سے کہی گئی اور وہ (کہنے یا سننے میں) حیا نہ کرے تو وہ حرامی ہے اس کی ماں ناپاکی کی حالت میں حاملہ ہوئی۔طبرانی عن عبیدالله بن عمر بن شویفع عن جده عن شویفع

تشریح:......یعنی حلالی شخص حیا والی بات سے حیا کرتا ہے اور جسے کوئی پروانہ ہو تو وہ وہی ہے۔

۵۷۹۵.....لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ شیطان ان کی اولاد میں بھی شرکت کرنے لگیں گے کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، لوگوں نے پوچھا: ہم اپنی اولاد کو ان کی اولاد سے کیسے پہچان سکیں گے؟ آپ نے فرمایا حیا اور مہربانی کی کمی کی وجہ سے۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۷۹۶... دو عادتیں عرب کے اخلاق سے ہیں جو دین کا ستون ہیں (اور ڈر ہے کہ) عنقریب لوگ انہیں چھوڑ دیں گے، حیا اور اچھے اخلاق۔

ابو الشیخ عن ابن عمر

تشریح:...... عصر حاضر میں یہ خدشہ چڑھتے سورج کی طرح پختہ ہوتا جارہا ہے۔

۵۷۹۷... بندے سے سب سے پہلے حیا چھینی جاتی ہے تو وہ انتہائی ناپسندیدہ اور نفرت زدہ ہوجاتا ہے پھر اس سے امانت چھین لی جاتی ہے تو وہ خیانت کرنے والا اور جس سے خیانت کی جاتی ہے وہ بن جاتا ہے پھر اس سے رحم کو نکال لیا جاتا ہے تو وہ سخت زبان اور سخت دل ہوجاتا ہے اور اپنی گردن سے اسلام کا قلادہ اور ہار اتار پھینکتا ہے یوں وہ ایسا ملعون شیطان بن جاتا ہے جس پر بہت بہت پھٹکار بھیجی جاتی ہے۔ الدیلمی عن انس

تشریح:...... اس لیے کہا جاتا ہے: چھوٹی چیزیں بڑی چیزوں کی محافظ ہوتی ہیں پتوں سے شاخیں اور شاخوں سے پورے درخت اور مجموعہ درخت سے تنے کی اور تنے سے جڑوں کی حفاظت ہوتی ہے۔

# مبغوض شخص کی علامت

۵۷۹۸ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو ناپسند کرتے ہیں تو اس سے حیا کھینچ لیتے ہیں سو جب اس سے حیا چھین لیتے ہیں تو تو جب بھی اسے ملے گا تو وہ تجھے انتہائی ناپسند اور مبغوض ہوگا، اور اس سے امانت (بھی) چھین لیتے ہیں پس جب اس سے امانت چھین لیتے ہیں تو پھر اس سے رحمدلی بھی کھینچ لیتے ہیں اور جب اس سے رحمدلی چھین لیتے ہیں تو اس سے اسلام کا قلادہ بھی چھین لیتے ہیں پھر جب بھی تو اسے ملے گا تو اسے دھوکا دینے والا شیطان ہی پائے گا۔ بیہقی عن ابن عمرو

تشریح:...... اپنی سستی اور غفلت سے اپنی نااہلیت کو ثابت کردیا اور ایک عظیم نعمت سے محروم ٹھہرا۔

۵۷۹۹ یوں نہ کہو کہ فلاں شخص کو حیا نے خراب کردیا، اگر تم نے یوں کہا ہوتا کہ حیا نے اسے درست کردیا، تو تم نے سچ کہا ہوتا۔

الخرانطی فی مکارم الاخلاق عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۰۰ اللہ تعالیٰ نے حیا کے دس (۱۰) حصے (لوگوں میں) تقسیم کیے ہیں جس میں سے نو (۹) حصے عورتوں میں رکھے اور مردوں میں ایک ہی حصہ رکھا، اگر ایسی بات نہ ہوتی، تو وہ تمہارے مردوں تلے ایسے ہی گرتی پڑتیں جیسے چوپایوں کی مائیں اپنے نروں تلے گرتی پڑتی رہتی ہیں۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

# تیزی اور چستی

۵۸۰۱ ... نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح: ...... کسی جسمانی یا ذہنی بیماری کے علاوہ کی سستی قابل مذمت ہے، جس کی تفصیل فطرتی ونفسیاتی باتیں مطبوعہ نور محمد میں ملے گی۔

۵۸۰۲ نشاط اہل قرآن پہ طاری ہوتی ہے ان کے سینوں میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔ ابن عدی فی الکامل عن معاذ

تشریح: ...... اس سے وہ لوگ خوب اندازہ لگالیں جنہوں نے قرآن مجید یاد کرکے اور بعضوں نے تو کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی ۲۶، ۲۷ پارے یاد کر کے بھلادیا، یہ لوگ اگر اس نعمت کی قدر کرتے تو کیا ہی اچھا ہوتا۔

۵۸۰۳ چستی میری امت کے صلحاء اور نیک لوگوں پر ہی ہوتی ہے پھر وہ ڈھل جائے گی۔ فردوس عن انس

تشریح: ...... معلوم ہوا کہ معصیت سے سستی اور کاہلی پیدا ہوتی ہے خصوصاً نیکی کے کاموں میں جیسے نماز، ذکر، تلاوت وغیرہ۔

۵۸۰۴ ... نشاط میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوگی۔ طبرانی عن ابن عباس

۵۸۰۵... میری امت کے بہترین لوگ وہ چست لوگ ہیں کہ جب انہیں غصہ آئے تو وہ اسے پی جاتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی
۵۸۰۶... حامل قرآن سے بڑھ کر کوئی شخص نشاط کا حقدار نہیں، اس کے سینہ میں قرآن کی عزت کی وجہ سے۔
ابو نصر السجزی فی الابانة فردوس عن انس

## الاکمال

۵۸۰۷... اپنے سینوں میں قرآن جمع کرنے والوں پہ نشاط طاری ہوتی ہے۔ الدیلمی عن معاذ
۵۸۰۸... نشاط وچستی صرف میری امت کے نیک لوگوں پر طاری ہوتی ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

## بردباری اور حوصلہ مندی

۵۸۰۹... انسان بردباری کی وجہ سے روزے دار عبادت گزار کا درجہ حاصل کر لیتا ہے اور وہ جبار لکھا جاتا ہے حالانکہ وہ صرف اپنے گھر والوں کا مالک ہوتا ہے۔ حلیة الاولیاء عن علی
تشریح:... بردباری کا اجر کتنا عظیم ہے! اور ہم یہ کر دیں گے وہ کر دیں گے، ایسا کہنے والے فقط اپنے گھر کے شیر ہوتے ہیں۔
۵۸۱۰... بردبار شخص دنیا اور آخرت میں سردار ہے۔ خطیب عن انس
تشریح:... سرداری سے مراد کسی گروہ، جماعت اور قبیلہ کی سرداری مراد ہے۔
۵۸۱۱... (اے اشج) تم میں دو ایسی عادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں بردباری اور حوصلہ مندی۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس
تشریح:... اشج قبیلہ کے سردار تھے، ان کے سر میں زخم کا نشان تھا جس سے ان کا نام پڑ گیا، ان کا قصہ یہ ہوا کہ جب یہ اپنے قبیلہ کے ہمراہ اسلام لانے کی غرض سے مدینہ حاضر ہوئے تو تمام لوگ سامان سنبھالے اور اونٹ باندھے بغیر دربار نبوت میں میلے کچیلے سفر سے آلودہ کپڑے پہنے جا پہنچے، جبکہ حضرت اشج نے سامان اتارا، اونٹوں کو باندھا اور کپڑے بدل کر بارگاہ نبوت میں حاضر ہوئے تو تاخیر کی وجہ بتانے پر آپ علیہ السلام نے ان سے یہ فرمایا۔
۵۸۱۲... اے اشج تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے حلم وحوصلہ مندی۔ ابن ماجہ عن ابی سعید
۵۸۱۳... قریب تھا کہ حلیم وعقلمند شخص نبی ہو جاتا۔ خطیب عن انس
تشریح:... یعنی ان صفات سے ان کا سینہ صاف ستھرا ہو جاتا اور یہ صفات نبوت کی صفات تھیں لیکن اب خاتم النبیین کے بعد اس کا امکان ہی ختم ہو گیا۔
۵۸۱۴... کسی اذیت کی بات کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، لوگ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد پکارتے ہیں اور اس کے شریک بناتے ہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ انہیں عافیت میں رکھتا اور انہیں رزق دیتا ہے۔ بخاری مسلم عن ابی موسیٰ
۵۸۱۵... وہ شخص بردبار نہیں جو بھلائی کے ساتھ گزر بسر نہ کرے، جس کے ساتھ اس کی گزر بسر ضروری ہے یہاں تک کہ لیے اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمہ الایادی
تشریح:... اسی کا نام تقویٰ ہے کہ کسی چیز کے ہوتے ہوئے اس سے بچا، سخت گرمی ہے ٹھنڈے پانی کے چشمے موجود، شہروں میں فریج لیکن ان سب کے ہوتے ہوئے روزہ دار شخص صبر کرتا ہے ایک شخص ہے کسی سے میل جول نہیں رکھتا، کسی سے بولتا نہیں، وہ کسی کی غلط بات پر کیا غصہ کرے گا اور کیا برداشت سے کام لے گا۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو مؤمن لوگوں سے میل جول رکھتا ہے ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے وہ اس مؤمن سے بہتر ہے جو ان سے ملتا

نہیں اور نہ ان کی اذیتوں پر صبر کرتا ہے۔

۵۸۱۶..... بردباری و برداشت کس قدر زینت بخشنے والی صفت ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس، ابن عساکر عن معاذ

۵۸۱۷..... جتنا مجھے ستایا گیا اتنا کسی اور کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن جابر

تشریح:..... اگرچہ ہر نبی کو اذیتیں دی گئیں لیکن انہیں صرف اپنی اپنی قوم سے تکلیف پہنچی جبکہ ہمارے نبی آخر زمان کو اپنی قوم کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب مثلاً یہود و نصاریٰ سے اذیتیں پہنچیں اس لیے آپ کی اذیت دوسروں سے بڑھ کر ہوئی، تفصیل کے لیے دیکھیں ''فطرتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی۔

۵۸۱۸..... اللہ تعالیٰ کے لیے جس طرح مجھے ستایا گیا کسی کو نہیں ستایا گیا۔ حلیۃ الاولیاء عن انس

۵۸۱۹..... کسی بندے کا گھونٹ اللہ تعالیٰ کے نزدیک غصہ کے گھونٹ سے افضل نہیں، جسے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

تشریح:..... غصہ ہمیشہ خلاف طبیعت کام سے آتا ہے، یہ معاملہ کبھی ہم نشینوں سے پیش آتا ہے اور کبھی اجنبیوں سے، اس واسطے ہم نشینوں میں برداشت سے اور اجنبیوں میں زبان کو قابو میں رکھ کر غصہ کو پینا پڑتا ہے۔

۵۸۲۰..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کسی گھونٹ کا اجر اس غصہ کے گھونٹ سے زیادہ نہیں جسے کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے پی جائے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

# غصہ پینے کی فضیلت

۵۸۲۱..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی گھونٹ، غصہ کے گھونٹ سے پسندیدہ نہیں جسے کوئی بندہ پی جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عباس

تشریح:..... مراد سینہ ہے، اس لیے کہ دوسری احادیث میں زبان اور اس کے گرد و نواح کے اعضاء کو ایک حصہ اور پیٹ اور اس کے آس پاس والے اعضاء ایک حصہ شمار کیے گئے ہیں۔

۵۸۲۲..... جس شخص نے اس حالت میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن اور ایمان سے بھر دے گا۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... قدرت دستی ہو یا زبانی یا قلبی، بعض لوگ غصہ میں ہاتھ لات برساتے ہیں کچھ بے دست و پا زبان سے مد مقابل کو ہٹاتے ہیں اونچی نہ سہی دبے الفاظ میں گالی ہی دے دیتے ہیں اور ایک صفت ایسی ہے جن کے اعضاء ہلتے ہیں نہ زبان میں جنبش ہوتی ہے بس دل سے آہ یا صدا نکلتی ہے ہر ایک کو اس کی قدرت کے مطابق اجر ملے گا۔

۵۸۲۳..... جس شخص نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نکالنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو امن و ایمان سے بھر دے گا اور جس نے عاجزی وانکساری کی وجہ سے خوبصورت لباس باوجود قدرت کے ترک کر دیا، اللہ تعالیٰ اسے عزت و شرافت کا لباس پہنائیں گیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے کسی کی شادی کرائی تو اللہ تعالیٰ اسے بادشاہ کا تاج پہنائے گا۔ ابو داؤد عن وھب

تشریح:..... ہمیشہ خوبصورت یا خستہ لباس پہننا افراط تفریط ہے حدیث میں جس امر کی طرف اشارہ ہے وہ کبھی کبھار کا عمل ہے، جیسا حدیث میں آتا ہے کہ کبھی ننگے پاؤں بھی چل لیا کرو دوسروں کی شادی ضروری نہیں کہ رشتہ تلاش کر کے کرائی جائے، لڑکی والوں کی جہیز دے کر اور لڑکے والوں کی ولیمہ کی رقم دے کر مدد کرنا بھی اس فضیلت میں شامل ہے۔

۵۸۲۴..... جس نے اس حال میں غصہ پیا کہ وہ اس کے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کے روبرو بلائیں گے،

یہاں تک کہ اسے حورعین میں سے جسے وہ چاہے اس کا اختیار دیں گے، اور جتنی چاہیں گے اس سے بیاہ دیں گے۔ عن معاذ بن انس

۵۸۲۵ جس نے اپنے غصہ کو روکا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ ابن ابی الدنیا عن ابن عمر

۵۸۲۶ ...اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی محبت واجب ہوگئی، جسے غصہ دلایا گیا (مگر) اس نے برداشت سے کام لیا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۵۸۲۷ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور صاحب تجربہ ہی حکیم و سمجھدار ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن حبان، حاکم عن ابی سعید

تشریح:.....لغزشیں کھا کر وہ سمجھتا ہے کہ دوسرے سے بھی لغزش ہو جاتی ہے اس لیے برداشت کرتا ہے، اور بار بار ایک ہی طرح کے کام پیش آنے سے تجربہ ہو جاتا ہے۔

۵۸۲۸ ...اللہ تعالیٰ کے ہاں بلندی تلاش کرو، جو تمہارے ساتھ جہالت کرے، اس سے بردباری کرو، اور جو تمہیں محروم رکھے اسے عطا کرو۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح:.....ضروری نہیں کہ جاہل ہی جہالت سے کام لے بسا اوقات پڑھے لکھے بھی جاہل بن جاتے ہیں دینے اور نہ دینے کا معاملہ عموماً پڑوسی رشتہ داروں میں ہوتا ہے، اکثر ناراضگیاں ذاتیات سے اٹھتی ہیں۔

## الاکمال

۵۸۲۹ ...کسی چیز کی کسی چیز کی طرف نسبت، بردباری کی علم کی طرف نسبت سے افضل نہیں۔ ابن السنی عن ابی امامۃ

۵۸۳۰ جہالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عزت نہیں دیتا اور نہ حلم و بردباری کی وجہ سے ذلیل کرتا ہے اور نہ کبھی کسی صدقہ نے مال کو کم کیا ہے۔

ابن شاہین عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۵۸۳۱ ...حوصلہ مندی ہر ایک کام میں بہتر ہے سوائے نیک عمل کے۔ العسکری عن جابر بن محمد

تشریح:.....مطلقاً اس واسطے کہ نیک کام میں تاخیر اکثر اس کے رہ جانے کا باعث بن جاتی ہے، ایک صاحب کا قول ہے:

عجلوا الصلوۃ قبل الفوت وعجلوا التوبۃ قبل الموت

نماز کے فوت ہو جانے سے پہلے جلدی کرو اور موت سے پہلے توبہ کرنے میں جلدی کرو۔ ملفوظات مینا شاہ

۵۸۳۲ ...تین کاموں کے علاوہ ہر کام میں آہستگی درست ہے، اور وہ تین امور یہ ہیں، جب اللہ تعالیٰ کا لشکر (یعنی جہاد) کے لیے پکارا جائے تو سب سے پہلے دیکھنے والے بنو، اور جب نماز کی اذان ہو جائے تو سب سے پہلے نکلنے والے بنو، اور جب کوئی جنازہ آئے تو اس (کے دفن) میں جلدی کرو پھر اس کے بعد تاخیر بہتر ہے۔ العسکری فی الامثال عن نفیع الحارثی فی مشیخۃ قومہ

تشریح:.....ان تین کے علاوہ اور بھی امور مختلف احادیث میں وارد ہوئے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ بالغ لڑکی جس کے لیے مناسب رشتہ مل رہا ہو اس میں جلدی کرو۔

## عجلت پسندی شیطانی عمل ہے

۵۸۳۳ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی جانب سے، اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر قبول کرنے والا نہیں، اور حمد سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۵۸۳۴ ...اے اشج! تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں حوصلہ مندی اور ثابت قدمی۔ مسند احمد عن الوازع بن الزارع

۵۸۳۵ ...اے اشج! تمہاری دو اچھی عادتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ الباوردی عن الوازع بن الزارع

تشریح:.....جب اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو لازماً پسند ہوں گی۔

۵۸۳۶..... تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند ہیں، بردباری اور حیا۔

مسند احمد، بخاری في الادب و ابن سعد و البغوی، ابن حبان، عن الاشج بواسمہ المنذر بن عامر بوالخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس

تشریح:...... مختلف مواقع پر آپ نے انہیں ان کی اچھی عادات پر خوشخبری سنائی۔

۵۸۳۷..... تمہاری دو عادتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں، بردباری اور برقراری۔ مسلم، ترمذی عن ابن عباس، مسلم عن ابی سعید، مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، والبغوی، بخاری مسلم، سعید بن منصور، عن ام ابان بنت الوازع بن الزارع عن جدها، طبرانی فی الکبیر۔ بخاری فی التاریخ عن الاشج، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، ابن منده و ابونعیم عن جویریة العصری

۵۸۳۸..... تمہاری دو خصلتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ٹھہراؤ اور ثابت قدمی۔ طبرانی فی الکبیر عن مزیدة العبدی

۵۸۳۹..... اے امت! تمہاری دو خصلتیں ایسی ہیں جو تم سے پہلی امتوں میں نہ تھیں۔

ابن منده و ابونعیم عن اصبغ بن غیاث بالمعجمة والمثلثة وقیل بالمهملة والموحدة وسنده ضعیف

۵۸۴۰..... دوانوکھی باتیں ہیں: بے وقوف (کے منہ) سے حکمت کی بات (سن کر) قبول کرلو اور سمجھدار سے بے وقوفی کی بات (سن کر) معاف کردو، اس واسطے کہ لغزشوں والا ہی بردبار ہوتا ہے اور تجربے والا ہی حکیم ہوتا ہے۔ الدیلمی عن علی

تشریح:...... انسانی ذہن ایک ریے ڈار کی مانند ہے جب وہ خالی اور بیدار ہوتا ہے تو فضائے وسیع میں پھرنے والی۔ بے شمار باتوں میں سے کوئی ایک بات اچک لیتا ہے اگر حکمت کی بات بے وقوف کے ذہن میں آجائے تو اوپری لگتی ہے، لیکن حکمت کی بات مؤمن کی میراث ہے جہاں جس سے ملے قبول کرلے اور معیار وکسوٹی اس کے لیے قرآن وحدیث اقوال صحابہ اور پر حکمت ذہانت ہے اسی طرح سمجھدار شخص کے ذہن میں کسی وقت کوئی بے وقوفی کی بات آجاتی ہے، جو سننے والوں کو عجیب لگتی ہے کہ حضرت کیا فرمارہے ہیں ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ہوشیار رہو کبھی شیطان حکیم وسمجھدار شخص کی زبان بولتا ہے

۵۸۴۱..... بردبار صرف برقراری والا اور علم والا صرف لغزش والا اور حکیم وسمجھدار صرف تجربے والا ہی ہوتا ہے۔ العسکری عن ابی سعید

## اللہ تعالیٰ اور لوگوں کے بارے اچھا گمان رکھنا

۵۸۴۲..... اچھا گمان اچھی عبادت کی وجہ سے (پیدا) ہوتا ہے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:...... عبادت کی اچھائی دل کی حاضری سے پیدا ہوتی ہے اور یہی چیز آج کل لوگوں میں نہیں رہی جسے خشوع وخضوع سے تعبیر کیا جاتا ہے، بے توجہی سے کی جانے والی عبادت سے قرب کی بجائے بعد پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ دل اچاٹ ہوجاتا ہے اور جب دل نہ لگے تو عبادت چھوٹ جاتی ہے اس وقت دل میں خیال آتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ بخشے گا نہیں اور یہی بدگمانی ہے۔

۵۸۴۳..... سب سے افضل عبادت، اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے: میں بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو اس کا میرے بارے گمان ہوتا ہے۔

تشریح:...... انسان کا اپنا خیال اس کے لیے بہت سی مشکلات پیدا کردیتا ہے، بہت سے لوگ گھر سے نکلتے ہی یہ سوچ لیتے ہیں آج کسی سے لڑائی ہوگی، اور پھر ہو بھی جاتی ہے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں فرمایا ہے کہ اگر ایک انسان جنگل میں جاتے جاتے یہ خیال دل میں جمالے کہ ابھی شیر نکلے گا مجھے زخمی کردے گا، پھر وہ خیال اس پر چھا جائے تو اگرچہ شیر نہ بھی نکلے تب بھی اس کی پیٹھ پر شیر کے پنجے کا نشان پڑ جائے گا جس سے خون بھی بہہ نکلے گا جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہم ہی آسمانی زمینی آفتوں کا نشانہ ہیں تو وہی نشانہ بن جاتے ہیں اور جن کا گمان ہوتا ہے کہ ہمیں کبھی کشادہ رزق نہیں ملے گا تو انہیں کبھی اس کا موقع نہیں ملتا۔

۵۸۴۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو گمان وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر گمان

اچھا ہے تو معاملہ بھی اچھا اور اگر برا ہے تو معاملہ بھی برا۔ طبرانی فی الاوسط، حلیۃ الاولیاء عن واثلہ

۵۸۴۵..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں، اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔

مسند احمد عن انس، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اس یقین سے پکارا کہ یہاں بھی نجات دینے والا فقط میرا رب ہے، تو وہ موت کے منہ سے واپس لوٹ آئے، قارون نے کبھی اس کا خیال کیا اور نہ سوچا اور لوگوں کی نظروں کے سامنے سامنے ہی حیات سے ہاتھ چھڑا کر موت کے منہ میں جا پڑا۔

## بندہ کے گمان کے مطابق اللہ معاملہ فرماتا ہے

۵۸۴۶..... اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو آگ میں ڈالنے کا حکم دیا، وہ جب اس کے کنارے پہنچا تو مڑ کر دیکھا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! میرے رب میرا تو آپ کے بارے میں اچھا گمان ہے، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ، اس واسطے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا اچھا وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کہاں جہنم کا طوق نامہ اور کہاں آن کی آن میں جنت و بخشش کا پروانہ!

۵۸۴۷..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندے! میں ایسا ہی ہوں جیسا تیرا میرے بارے گمان ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم عن انس

۵۸۴۸..... اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا، اللہ تعالیٰ کی اچھی عبادت کا حصہ ہے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۴۹..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا ہے۔ فردوس عن ابن عمر

۵۸۵۰..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے رکھتا ہے اگر اس نے اچھا گمان کیا تو اس کا (فائدہ) اور اگر برا گمان کیا تو اس کا (نقصان)۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۱..... آدمی کی اچھی عبادت کی وجہ سے اچھا گمان پیدا ہوتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۵۸۵۲..... تم میں سے کوئی ہرگز اس حالت میں نہ مرے مگر اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا اچھا گمان ہو۔ مسند احمد مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن جابر

تشریح:..... یعنی مرنے سے پہلے اس کی زندگی اس طرح گزرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھتا ہو۔

۵۸۵۳..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا، تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ وہ کہنے لگا: ہرگز ایسا نہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، آپ نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہوں، میں اپنی آنکھ کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۵۸۵۴..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔

ابن ابی الدنیا و ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۵..... اے لوگو! اللہ تعالیٰ کے بارے اچھا گمان رکھو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ فرماتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۶..... بندے کے ساتھ، اس کے اللہ تعالیٰ کے بارے گمان کے مطابق معاملہ ہوتا ہے اور وہ قیامت کے روز اپنے دوستوں کے ہمراہ ہوگا۔

ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۵۷.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں۔

طبرانی فی الکبیر عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

اس سند میں لطافت یہ ہے کہ اس کے تینوں راوی باپ، بیٹا اور پوتا ہیں جیسے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ والی سند ہے۔

۵۸۵۸.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے گمان رکھتا ہے اگر اچھا گمان رکھے تو اچھا اور برا رکھے تو برا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن واثلہ بن الاسقع

۵۸۵۹.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے بندے میں اس طرح معاملہ کرتا ہوں جس طرح تو میرے بارے گمان رکھتا ہے اور میں تیرے ساتھ ہوں گا جب تو مجھے یاد کرے گا۔ حاکم غریب صحیح عن انس

تشریح:.....معیت الٰہی جسم و جان ہیئت و مکان سے پاک ہے ویسے تو ہر مسلمان کو معیت الٰہی حاصل ہے لیکن ذکر کے وقت معیت خاص حاصل ہوجاتی ہے، مثلاً بادشاہ تمام رعایا کا نگران ہوتا ہے مگر جو شخص صبح و شام بادشاہ کے دربار میں حاضری دے اسے پورا اعتماد ہوتا ہے کہ میں بادشاہ کی نظر میں ہوں اور باری تعالیٰ کے ہاں تو معاملہ دل کے تعلق وارتباط کا ہے۔

۵۸۶۰.....تم میں سے جو بھی مرے وہ اس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے حسن ظن ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے بارے نیک گمان رکھنا جنت کی قیمت ہے۔

ابن جمیع، فی معجمہ والخطیب وابن عساکر عن انس، وفیہ ابونواس الشاعر قال الذہبی: فسقہ ظاہر فلیس باہل ان یروی عنہ

تشریح:.....اس لیے کہ حسن ظن ہی تمام عبادات کی جان ہے، اور جنت کی قیمت قرار دینا بطور انعام و فضل ہے ورنہ کوئی عمل جنت کا بدل نہیں ہوسکتا۔

۵۸۶۱.....جس کے بس میں یہ ہو کہ وہ جب مرنے لگے تو اللہ تعالیٰ کے بارے اس کا گمان اچھا ہو تو وہ ایسا کرلے۔ ابن حبان عن جابر

تشریح:.....مرنا جینا تو کسی کے بس میں نہیں، البتہ حسن ظن رکھنا اختیار میں ہے اور حدیث میں اسی کا حکم ہے یہ چیز حاصل ہوتی ہے علم دین سے یا علماء کی مجالس یا صلحاء کے ہاں حاضری دینے سے۔

۵۸۶۲.....غصہ ایمان کو اسی طرح خراب کردیتا ہے جیسے ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے اے معاویہ بن حیدۃ! اگر تم سے یہ ہوسکے کہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ تمہارا اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان ہو تو اسی طرح کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے مطابق اس سے معاملہ فرماتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر ابن عساکر، عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

# حرف الخاء.....الخوف والرجاء

## خوف وامید

۵۸۶۴.....میں قسم کھاتا ہوں: کہ خوف اور امید جس (کے دل) میں جمع ہوں اور پھر وہ جہنم کی بدبو سونگھے، اور جس (کے دل) میں دونوں جدا ہوں اور وہ دنیا میں جنت کی خوشبو سونگھ لے (یہ نہیں ہوسکتا)۔ بیہقی فی شعب الایمان عن واثلہ

تشریح:.....خوف کی وجہ سے انسان گناہوں سے باز رہتا ہے اور امید کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طلبگار رہتا ہے، جہنم کی بدبو اس میں آگ اور لوگوں کے گلنے سڑنے کی وجہ ہے، اور جنت میں خوشبو مشک وعنبر، اور دیگر نعمتوں کی وجہ سے، جیسے دنیا میں ایک طرف بوچھڑ خانہ ہو اور دوسری طرف کوئی پھل پھول کا باغ ہو۔

۵۸۶۵.....اللہ تعالیٰ انسان پر اسی کو مسلط کرتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرے تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو

مسلط نہ کرے، اور جب کسی سے امید رکھے تو اسی کے حوالہ کر دیا جاتا ہے، اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

تشریح:...... غیر اللہ سے خوف، خوف مافوق الاسباب مراد ہے یعنی انسان دوسروں سے اس طرح ڈرے جس طرح اللہ تعالیٰ سے ڈرا جاتا ہے، باقی خوف طبعی تو انبیاء میں بھی تھا، دیکھیں موسیٰ علیہ السلام لاٹھی سے بنے سانپ کو دیکھ کر سرپٹ بھاگے، اور غیر اللہ سے امید کا مطلب بھی یہی ہے کہ انسانوں سے ایسی امید رکھی جائے جیسے اللہ تعالیٰ سے رکھی جاتی ہے ورنہ دنیا میں ہم کہتے ہیں: بھئی مجھے آپ سے یہ امید نہ تھی''۔

جیسے بعض بدعتی لوگ جو شرکیہ اعمال کرتے ہیں قبر والوں سے ڈرتے ہیں کہ ہمیں کوئی تکلیف پہنچائیں گے، یا ان سے یہ امید رکھنا کہ ہمارا فلاں کام بنا دیں گے، چاہے وہ زندہ ہوں یا مردہ، ان سے اس درجہ کا خوف اور ایسی امید رکھنا بالکل غلط ہے۔

۵۸۶۶ ... جنت میں وہی داخل ہوگا جسے اس کی امید ہے اور جہنم سے وہی بچے گا جو اس کا خوف رکھتا ہے اسی پر رحم کیا جاتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتا ہے۔ بیہقی فی عن ابن عمر

تشریح:...... جسے جنت کی امید ہی نہیں وہ نیک عمل کیونکر کرے اور جسے جہنم کا خوف نہیں وہ برائی سے بچے تو کس لیے؟ لہٰذا امید کے پیچھے جنت اور خوف کے پس پردہ جہنم ہے۔

۵۸۶۷ ... اگر مؤمن کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے پاس سزائیں تیار ہیں تو کوئی بھی جنت کی خواہش نہ کرے اور اگر کافر کو یہ پتہ چل جائے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں رحمت ہے تو کوئی بھی جنت سے مایوس نہ ہو۔ ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... علم سے مراد علم عین الیقین ہے اس لیے کہ معلومات تو سب کو ہیں، دیکھیں سزائے زنا رجم وسنگساری جب سر عام دی جائے تو دیکھنے والے اپنی حلال بیوی سے قربت کرنے میں بھی باک محسوس کریں گے۔

۵۸۶۸ ... جس مؤمن کے دل میں امید وخوف جمع ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی امید برآری کرے گا اور خوف سے امن بخشے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۶۹ ... وہ فاجر شخص جسے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے زیادہ قریب ہے اس عبادت گزار سے جو ناامید ہے۔

الحکیم والشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

تشریح:...... گنہگار اس رحمت کی امید پر عبادت میں لگ جائے گا جبکہ عبادت گزار مایوسی کی وجہ سے عبادت ترک کر دے گا۔

۵۸۷۰ ... مجھے میرے خالق سے امید کافی ہے اور میرے لیے دین میری دنیا کے لیے کافی ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابراهیم بن ادهم، عن ابی ثابت، مرسلاً

تشریح:...... امور آخرت میں اللہ تعالیٰ سے امید اور دنیا کے لیے دینداری کافی ہے۔

۵۸۷۱ ... یہ بھرپور بھلائی اور نیکی کا کام ہے میں اپنے رب سے امید رکھوں۔ ابن سعد وابن عساکر عن العباس

۵۸۷۲ ... اللہ تعالیٰ کا خوف ہر سمجھداری کی بنیاد اور پرہیز گاری تمام اعمال کی ملکہ ہے۔ القضاعی عن انس

تشریح:...... خدا خوفی ہوئی تو گالی سے بچے گا غیبت سے دور رہے گا چغلخوری نہیں کرے گا، تقویٰ ہوا تو پنجوقتہ نماز کی پابندی سے اور کئی برائیاں چھوٹ جائیں گی، ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچتی ہے جیسے ایک برائی سے دوسری معصیت جنم لیتی ہے۔

۵۸۷۳ ... حکمت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ الحکیم وابن لال عن ابن مسعود

۵۸۷۴ ... اللہ تعالیٰ اس آنکھ پر رحم فرمائے جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور اس آنکھ پر جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں بیدار رہی

تشریح:...... آج کے دور میں یا تو کسی کے عشق میں آنکھ روتی ہے یا غفلت سے معصیت میں جاگتی ہے۔

۵۸۷۵ ... دو آنکھوں کو آگ کبھی نہیں چھوئے گی (ایک) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئی اور (دوسری) وہ آنکھ جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں

چوکیداری کرنے کے لیے بیدار ہوئی۔ ابویعلی فی مسندہ والضیاء عن انس

۵۸۷۶ ... دوآنکھیں (جہنم کی) آگ نہیں دیکھیں گے وہ آنکھ جواللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈر کر روئی اور وہ آنکھ جواللہ تعالیٰ کی راہ میں نگرانی کرتے ہوئے جاگی۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

## دوآنکھوں پر جہنم حرام ہے

۵۸۷۷ ... دوآنکھوں کو (جہنم) کی آگ نہیں پہنچے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کے پہر اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے اور ایک وہ آنکھ جواللہ تعالیٰ کی راہ میں نگہبانی کرتے ہوئے جاگی ہو۔ ترمذی عن ابن عباس

۵۸۷۸ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں اپنے بندے کے لیے دوخوف اور دوامن جمع نہیں کروں گا اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو میں اسے اس دن ڈراؤں گا جس میں، میں بندوں کو جمع کروں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کردوں گا جس دن بندوں کو جمع کروں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شدادبن اوس

تشریح: ... اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہوجانا اور اس کا خوف رکھنا دومتضاد باتیں ہیں اور دومتضاد چیزیں یکجا اور اکٹھی نہیں ہوسکتی ہیں مثلاً دن رات، آگ پانی، اندھیرا اجالا وغیرہ۔

۵۸۷۹ ... جب اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے کسی بندے کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں تو اس سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پرانے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ سمویہ، طبرانی فی الکبیر عن العباس

۵۸۸۰ ... آدمی کے عالم ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، اور اس کے جاہل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے آپ سے خوش ہو۔ اپنے جیسا کسی کو نہ سمجھے۔ بیہقی فی شعب الایمان، عن مسروق مرسلاً

تشریح: ... بہتیرے علم ہونے کے باوجود خوف خدا نہیں رکھتے معلوم ہوا کہ محض الفاظ ونقوش کا علم معلومات ہی ہیں حقیقی علم وہ ہے جو راہ حق دکھائے، مولانا روم نے فرمایا:

علمیکہ راہ حق نماید جہالت است

۵۸۸۱ ... اگر تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں ایسا علم ہوجائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی ایسی معرفت حاصل ہوجائے جیسا اس کی معرفت کا حق ہے تو تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں۔ الحکیم عن معاذ

تشریح: ... دوسری احادیث میں آتا ہے "من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم" جو شخص جتنا جانتا ہے اس کے مطابق عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اسے نامعلوم باتوں کا علم عطا کردے گا، اسے علم وھبی یا علم لدنی کہتے ہیں انسان جتنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ علم اس کے لیے وبال اور بوجھ ہوتا ہے دعا میں اثر یقین کے اعتبار سے ہوتا ہے جتنا محکم یقین اتنا پراثر سوال ہوتا ہے۔

۵۸۸۲ ... جس مؤمن بندے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کے خوف کی وجہ سے مکھی کے سر جتنے آنسو بہہ پڑیں اور پھر اس کے چہرے کی گولائی کو پہنچ جائیں اور اسے کبھی آگ چھولے (ایسا نہیں ہوسکتا)۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود

۵۸۸۳ ... جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کردیتا ہے اور جواللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے خوفزدہ کردیتا ہے۔ الحکیم عن واثلہ

۵۸۸۴ ... جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے محفوظ رکھتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس

۵۸۸۵ ... جو (اللہ تعالیٰ سے) ڈرا وہ رات کی تاریکی میں داخل ہوگیا، جو رات کی تاریکی میں داخل ہوا وہ (گویا) منزل تک پہنچ گیا، خبردار! اللہ تعالیٰ کا سودا بڑا مہنگا ہے خبردار اللہ تعالیٰ کا سودا جنت ہے۔ نسائی حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......یہاں خوف الٰہی کو رات کے ابتدائی حصہ میں سفر کرنے سے تشبیہ دی گئی، سابقہ زمانے میں لوگ میلوں میل لمبے سفر کرتے اور حدی خواں ساتھ ہوتے اور چلتے چلتے پتہ بھی نہ چلتا کہ منزل آجاتی تھی۔

۵۸۸۶......وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جو (اللہ تعالیٰ کے خوف سے) رویا۔نسائی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۷......وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتا ہے یہاں تک کہ دودھ واپس تھنوں میں لوٹ جائے اللہ تعالیٰ کے راستے کا گردوغبار اور جہنم کا دھواں کبھی بھی کسی مسلمان کے نتھنوں میں جمع نہیں ہوسکتے۔مسند احمد، ترمذی، نسائی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۸۸۸......تم لوگ غم اختیار کیا کرو اس واسطے کہ یہ دل کی چابی ہے، اور اپنے آپ کو بھوکا پیاسا رکھا کرو۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

تشریح:......کبھی کبھار غم کی حالت اور کبھی کبھار بھوک پیاس کی عادت، اسی بنا پر پورے سال میں صرف ایک ماہ کے روزے فرض ٹھہرے نہ کہ پورے سال کے، لوگوں کے سامنے غمزدہ اور افسردہ چہرہ لے کر پھرنا اچھی بات نہیں، مولانا ابوالکلام آزاد نے غبار خاطر' میں فرمایا: کہ زندگی گزارنے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ لوگوں کو خوش رکھیں انہیں خوش دیکھ کر آپ خود بخود خوش ہوجائیں گے لہٰذا میانہ روی اختیار کریں اور غلو وانتہا پسندی اور یکطرفہ پہلو سے بچیں۔

# الخشوع......عبادت میں دلجمعی اور عاجزی

۵۸۸۹......لوگوں سے سب سے اولین جو چیز اٹھالی جائے گی وہ خشوع ہوگی۔طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

۵۸۹۰......اس امت سے سب سے پہلے جو چیز اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہے یہاں تک کہ اے مخاطب تجھے اس امت میں کوئی خشوع والا نظر نہ آئے گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۵۸۹۱......اگر اس شخص کا دل خشوع والا ہوجائے تو اس کے اعضاء بھی خشوع کرنے لگ جائیں۔الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

# الاکمال

۵۸۹۲......جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہوجائیں اللہ تعالیٰ اسے امید عطا فرمائیں گے اور خوف سے امن فرمائیں گے۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب

۵۸۹۳......اگر تم اللہ تعالیٰ کی معرفت ایسے حاصل کرلو جیسا کہ اس کی معرفت کا حق ہے تو تم سمندروں پر چلنے لگو، اور تمہاری دعاؤں سے پہاڑ ٹل جائیں، اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے ایسے ڈرنے لگ جاؤ جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے تو تمہیں وہ علم ہوجائے جس کے ساتھ جہالت نہیں، لیکن اس تک کوئی نہیں پہنچا کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ بھی یارسول اللہ؟ آپ نے فرمایا: اور نہ میں، اللہ تعالیٰ اس سے بہت بڑا ہے کہ کوئی اس کے تمام امر کو پہنچے۔ابن السنی عن معاذ

تشریح:......اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام عالم الغیب کلی نہ تھے۔

۵۸۹۴......اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی مقدار معلوم ہوجائے تو تم اسی پر بھروسہ کرلو اور عمل نہ کرو مگر تھوڑا بہت، اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ کے غضب کی مقدار کا پتہ چل جائے تو تمہیں یہ گمان ہونے لگے کہ تم نجات نہیں پاؤگے۔الدیلمی عن ابی سعید

تشریح:......یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت کیسے کیسے مشکل حالات میں کام بنادیتی ہے اور کیسی باریک اور معمولی بات سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوجاتے ہیں۔

۵۸۹۵......میں نے جبرئیل سے کہا: جبرئیل! کیا بات ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اسرافیل ہنس نہیں رہے ہیں؟ جبکہ میرے پاس جو فرشتہ بھی آیا میں نے اسے ہنستا دیکھا، تو جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے اس فرشتہ کو اس وقت سے ہنستے نہیں دیکھا جب سے جہنم پیدا کی گئی۔

بیہقی فی شعب الایمان عن المطلب بخاری مسلم

# جبرئیل علیہ السلام کا جہنم کے خوف سے رونا

۵۸۹۶..... میرے پاس جبرئیل آئے اور وہ رو رہے تھے، میں نے کہا: آپ کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے فرمایا: اس وقت سے میری آنکھ خشک نہیں ہوئی جس وقت سے اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا فرمایا ہے اس خوف سے کہ میں اس کی نافرمانی نہ کر بیٹھوں اور اللہ تعالیٰ مجھے اس میں ڈال دے۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی عمران الجونی، مرسلاً

۵۸۹۷..... جس رات مجھے معراج کرائی گئی تو میں ملاء اعلیٰ سے گزرا (میں نے دیکھا) کہ جبرئیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے ہیں۔ الدیلمی عن جابر

تشریح:..... جتنا قرب اتنا ہی خوف، جو لوگ خوف خدا سے عاری ہیں اغلب یہی ہے کہ وہ قرب الٰہی سے بھی عاری و خالی ہیں چاہے وہ کوئی بھی ہوں۔

۵۸۹۸..... اللہ تعالیٰ (اپنی یاد اور خوف میں) غمگین دل کو پسند فرماتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح:..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ عبادت کرتے یوں تڑپ تڑپ کر رہ جاتے جیسے کوئی مار گزیدہ ہو یا کسی کے بچھو نے ڈس لیا ہو۔

۵۸۹۹..... توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، جب بندہ اپنے رب کو خوشحالی میں یاد کرے تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت سے نجات دیتا ہے، اور یہ اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے لیے کبھی بھی دو امن جمع نہ کروں گا اور نہ اس کے لیے دو خوف یکجا کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو اس دن مجھ سے ڈرے گا جس دن میں لوگوں کو جمع کروں گا، اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرا تو میں اسے اس دن بے خوف کر دوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جنت میں جمع کروں گا تو اس کا امن باقی رہے گا جن لوگوں کو میں نے ہلاک کرنا ہے ان میں اسے ہلاک نہ کروں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

۵۹۰۰..... اپنے یار کو تیار کرو اس لیے کہ خوف نے اس کے جگر کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الخوف، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن سہل بن سعد

۵۹۰۱..... تم میرے پاس اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت پوچھنے آئے ہو؟ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں کسی پر اتنا غضبناک نہیں ہوا جتنا اس بندے پر جو کوئی گناہ کا کام کرنے لگا اور پھر اس گناہ کو میری معافی کے مقابلہ میں بڑا سمجھا، اگر میں عذاب دینے میں جلدی کرتا یا جلدی عذاب دینا میری شان ہوتی تو میں اپنی رحمت سے مایوس لوگوں کو عذاب دیتا، میں اگر اپنے بندوں پر اس وقت رحم کرتا کہ وہ میرے سامنے کھڑے ہونے سے خوف زدہ ہیں تو میں ان کی اس بات کی قدر دانی کرتا، اور میں ان کو اس کے بدلے امن عطا کر دیتا جس سے وہ ڈر رہے ہیں۔

الرافعی عن ناجیۃ بن محمد المنتجع عن جدہ

تشریح:..... حق تعالیٰ شانہ نہ تو کسی کو یکدم عذاب دیتے ہیں اور نہ عذاب دینے میں جلدی کرتے ہیں بلکہ پہلے مہلت دیتے ہیں۔

۵۹۰۲..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے انسان! نہ تو نے مجھے پکارا اور نہ مجھ سے امید رکھی، میں نے تیرے گناہ بخش دیئے، مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ اے انسان! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں اور پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں اے انسان! اگر تو زمین بھر کر گناہ میرے سامنے لائے اور مجھ سے اس حال میں ملے کہ تو میرے ساتھ کسی چیز شریک نہ کرتا ہو تو میں تجھے زمین بھر مغفرت عطا کروں گا۔ ترمذی، حسن غریب، سعید بن منصور، عن انس، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر

تشریح:..... انسان کے گناہ اس کی حد نظر کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی ذات کے مطابق۔

۵۹۰۳..... علم (کی ملامت) کے لیے خوف وخشیت (الٰہی) کافی ہے غیبت کے لیے اتنا کافی ہے کہ کسی آدمی میں موجود (عیب) کو یاد کیا جائے۔ ابونعیم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:..... غیبت کو زنا سے بدتر "اشد من الزنا" کہا گیا ہے، اس گناہ کی لت ایسی لوگوں کو پڑی ہے کہ غیبت ہر مجلس میں چٹنی کا مزہ دیتی ہے۔

۵۹۰۴..... جس چیز کی تمہیں امید نہیں اس سے بڑھ کر کی امید رکھو، اس واسطے کہ میرے بھائی موسیٰ بن عمران آگ لینے گئے تو اللہ عزوجل نے ان سے کلام کیا۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:..... خدا کی دین کا موسیٰ سے پوچھئے احوال، آگ لینے گئے پیمبری مل گئی۔

## اللہ تعالیٰ کا مواخذہ بہت سخت ہے

۵۹۰۵..... اگر میرا رب، میرا اور ابن مریم کا اتنا بھی مواخذہ فرمالے جتنا ان دوانگلیوں کا سایہ ہے یعنی آپ کی دوانگلیاں شہادت والی اور درمیانی انگلی، تو اللہ تعالیٰ ہمیں عذاب دیتا اور ذرہ برابر ہم پر ظلم نہ کرتا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۰۶..... اگر اللہ تعالیٰ میرا اور ابن مریم کا ہمارے گناہوں کی وجہ سے مواخذہ فرمائے، تو ہمیں عذاب دے اور ہم پر ذرا ظلم نہ کرے۔

دارقطنی فی الافراد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر خصوصیت کے ساتھ اس لیے فرمایا کہ انبیاء میں سے سب سے قریب ترین ہیں، نیز ان کی پیدائش ونبوت بڑے انوکھے انداز میں ہوئی، اور اہل عرب ان سے بڑی دشمنی کرتے، خود مدینہ میں بسنے والے یہودی اس مرض میں مبتلا تھے اور گردونواح کے عیسائی انہیں الوہیت کے مقام پر فائز سمجھتے تھے اس لیے آپ نے ایسا رویہ اختیار فرمایا جسے عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے انانیت وعناد پر محمول نہ کریں، اور اپنا ذکر پہلے فرمایا۔ کلمہ لو داخل کرکے اس طرف بھی اشارہ کردیا، کہ ہمارا کوئی گناہ تو نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی سے کیا بعید، معلوم ہوا انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔

۵۹۰۷..... جو آنکھ بھی اپنے آنسو سے ڈبڈبائی تو اللہ تعالیٰ اس کے پورے بدن کو آگ پر حرام کردے گا، اور جو قطرہ اس کے رخسار پر پڑا تو اس پر نہ مردنی چھائے گی اور نہ ذلت، اگر کسی امت میں کوئی رونے والا روئے تو ان سب پر رحم کیا جاتا ہے ہر چیز کا ایک وزن اور مقدار ہوتی ہے سوائے ایک آنسو کے، جس سے آگ کے سمندر بجھ جاتے ہیں۔ بیہقی عن مسلم بن یسار، مرسلا

تشریح:..... آنسو کے استثناء سے کوئی حقارت گمان نہ کرے کہ اتنی تھوڑی چیز کا کیا وزن اور کیا مقدار؟ لیکن آگ کے سمندر کا بجھ جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ مقدار و وزن کا یہاں کوئی پیمانہ ہی نہیں جو اسے ماپ تول سکے۔

۵۹۰۸..... جس بندے کی آنکھ اللہ تعالیٰ کے خوف سے بھر آئے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو جہنم کے لیے حرام کردیں گے، اور اگر وہ آنسو اس کے رخسار پر بہہ پڑے، تو اس پر نہ گردوغبار چھائے گا اور نہ ذلت ورسوائی، ہر عمل کا ثواب وبدلہ ہے سوائے آنسوؤں کے، یہ آگ کے سمندروں کو بجھادیں گے، اگر کسی امت میں کوئی شخص روتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے رونے کی وجہ سے اس امت کو نجات دے گا۔

ابوالشیخ عن النضر بن حمید، مرسلا

۵۹۰۹..... اللہ تعالیٰ نے انسان پر اسی کو مسلط کیا جس سے انسان خوفزدہ ہوا، اگر انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے نہ ڈرتا تو اللہ تعالیٰ اس پر کسی کو مسلط نہیں کرتے، اور انسان اسی کے حوالہ کیا جاتا ہے جس سے اس کو امید ہوتی ہے اور اگر انسان صرف اللہ تعالیٰ سے امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے کسی کے حوالہ نہ کرے۔ الدیلمی عن ابن عمر

۵۹۱۰..... جس آنکھ سے بھی اللہ تعالیٰ کے خوف سے مکھی جتنا آنسو نکلے تو اللہ تعالیٰ بڑی گھبراہٹ والے دن سے اسے امن عطا فرمائیں گے۔

ابن النجار عن انس

۵۹۱۱۔۔۔ جس مؤمن کی آنکھ سے اللہ کے خوف کی وجہ سے آنسو نکلا اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو، پھر وہ اس کے چہرے کی گرمی کو پہنچا تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم پر حرام کردیں گے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۵۹۱۲۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ الرافعی عن انس

۵۹۱۳۔۔۔ اگر آج تمہارے پاس ہر ایسا مؤمن حاضر ہو جس کے ذمہ اتنے گناہ ہوں جیسے مضبوط پہاڑ تو اللہ تعالیٰ ان سب کو اس شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیں گے، اور یہ اس وجہ سے کہ فرشتے روتے ہیں اور اس کے لیے دعا گو ہوتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پروردگار رونے والوں کی نہ رونے والوں کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ بیھقی فی شعب الایمان عن الھیثم ابن مالک، مرسلاً

۵۹۱۴۔۔۔ جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہ چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے راضی کردے گا۔ ابن لال عن علی

۵۹۱۵۔۔۔ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرا، اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے خوفزدہ کردے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا، اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز سے ڈراتا ہے۔

ابو الشیخ عن واثلہ، عبدالرحمن بن محمد بن عبدالکریم الکرخی فی امالیہ والرافعی عن ابن عمر

۵۹۱۶۔۔۔ اللہ کی قسم! کچھ اقوام جنت کی طرف سبقت و پہل کر گئیں نہ ان کی نمازیں زیادہ ہیں نہ روزے اور عمرے، لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نصیحتوں کو سمجھا، ان کے دل ڈر گئے اور ان کی جانیں مطمئن ہوگئیں، اور اس سے ان کے اعضاء جھک گئے، وہ مخلوق پر پاک مقام اور اچھے درجہ کی وجہ سے لوگوں کے ہاں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں آخرت میں فوقیت لے گئے۔ ابن السنی و ابن شاھین والدیلمی عن علی

۵۹۱۷۔۔۔ وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے رویا، اور کسی گناہ پر اصرار اور ہمیشگی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا، اور اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے آئے گا جن سے گناہ سرزد ہوں گے (پھر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے) اور اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔

بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔ گناہ کا ہو جانا اگرچہ اتفاقی امر ہے لیکن گناہ پر ڈٹ جانا مستوجب سزا ہے، کسی صاحب نظر نے کیا خوب کہا: لا کبیرۃ مع الاستغفار ولا صغیرۃ مع الاصرار، استغفار کرنے سے کوئی کبیرہ گناہ باقی نہیں رہتا اور نہ ہمیشگی سے کوئی صغیرہ، صغیرہ نہیں رہتا، بلکہ کبیرہ بن جاتا ہے۔

# اعمال پر بھروسہ نہ کرے

۵۹۱۸۔۔۔ اے ابن عمر! اپنے والدین کے کیے (اعمال) پر دھوکا میں نہ پڑنا، اس واسطے کہ بروز قیامت بندہ اگر مضبوط پہاڑوں جتنے بھی نیک اعمال لائے گا پھر بھی وہ یہ سوچ رہا ہوگا کہ اس دن کی ہولناکیوں سے نہیں بچ پائے گا۔

اے ابن عمر! اپنے دین کی حفاظت کر اپنے دین کی حفاظت کر، تمہارا تو بس گوشت وخون ہے سو دیکھو تم کس سے (علم دین) حاصل کر رہے ہو، جو لوگ دین پر کاربند اور ڈٹے ہوئے ہیں ان سے حاصل کرو، اور ان سے حاصل نہ کرو جو (زبان سے فقط) کہتے ہیں۔

ابن عدی فی الکامل عن ابن عمر

تشریح:۔۔۔ اس حدیث میں کئی امور ہیں، والدین اور بڑوں کی نیکیوں پر تکیہ نہ کرنا، دینی تعلیم میں اساتذہ کا انتخاب، ایسے لوگوں سے علم دین نہ سیکھا جائے جو صرف زبان کے عالم ہیں اور عمل کے لحاظ سے صفر ہیں، ہمارے استاد مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی ادام اللہ ظلہ نے کیا اچھا جملہ ارشاد فرمایا: کہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج کل جونہی علم کا درجہ بڑھتا ہے عمل کا درجہ گھٹتا جاتا ہے جو جتنا بڑا عالم ہوگا اتنا ہی عمل کے میدان میں کمزور ہوگا، اس دنیا میں گنے چنے چند افراد ہیں جن کا قول ان کے فعل کا متضاد ومخالف نہیں مولانا علی میاں ندوی نے طلباء دیوبند کو چند نصائح فرمائے تھے جو "پاجا سراغ زندگی" کے نام سے چھپ چکے ہیں ان میں فرماتے ہیں: اپنے زندہ یا مردہ اکابر میں سے کسی ایک ہستی کو اپنا رہبر بنالیں

اوراس کی زندگی کے مطابق اپنی زندگی ڈھال لیں۔

۵۹۱۹..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، مجھے اپنے جلال اور اپنی مخلوق پر برتری کی قسم! میں اپنے بندے پر دوخوف اور دوامن جمع نہیں کروں گا، سو جو مجھ سے دنیا میں ڈرا میں اسے اس دن امن بخشوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا میں اسے اس دن ڈراؤں گا۔ ابن عساکر عن انس

۵۹۲۰..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دوخوف اور دوامن جمع نہیں کروں گا جب وہ دنیا میں مجھ سے نڈر رہا میں اسے قیامت کے دن ڈراؤں گا اور اگر دنیا میں مجھ سے ڈرا تو قیامت کے روز اسے امن بخشوں گا۔

ابن المبارک والحکیم عن الحسن، مرسلاً، ابن المبارک، بیھقی فی شعب الایمان، ابن حبان عن ابی سلمہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۲۱..... مؤمن کے لیے مناسب ہے کہ وہ غم کی حالت میں شام گزارے اگرچہ وہ نیکی کرنیوالا ہو، اس واسطے کہ وہ دوخوفوں کے درمیان ہے، ایک وہ گناہ جو اس سے پہلے صادر ہوا، اسے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اس کے متعلق کیا فیصلہ فرماتا ہے اور اس کی باقی ماندہ عمر میں کتنے مصائب اس پر آئیں گے اس کا اسے علم نہیں۔ الدیلمی عن ابی امامہ الحدیث بطولہ، ابن عساکر عن ابی امامہ

تشریح:..... مقصود یہ ہے کہ خوف بھی ہو اور ناامیدی بھی نہ ہو بلکہ خوف کے ساتھ ساتھ امید بھی ہو۔

## انجام کا خوف..... من الاکمال

۵۹۲۲..... تمہیں کیا پتہ؟ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں پھر مجھے یہ معلوم نہیں میرے ساتھ کیا گزرے گی۔ حاکم عن ابن عباس

تشریح:..... مقصود لوگوں کو خدا کی بے نیازی کی تعلیم دینا ہے، اور حساب کی فکر ہے۔

۵۹۲۳..... تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اس کا اکرام کیا ہے؟ اسے تو موت آ گئی (لیکن) میں اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر کی امید رکھتا ہوں، اللہ کی قسم! مجھے معلوم نہیں کہ جبکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں میرے ساتھ کیا ہوگا؟ مسند احمد، بخاری عن ام العلاء

تشریح:..... رسول اللہ ﷺ کے رضاعی بھائی عثمان بن مظعون اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حفصہ بنت عمر کے ماموں کی فوتگی پر آپ تشریف لائے تو وہاں ام العلاء انصاریہ موجود تھیں، انہوں نے حضرت عثمان بن مظعون کے بارے ایسے کلمات کہے جس سے ان کا جنتی ہونا یقینی لگ رہا تھا، آپ نے فرمایا: کسی کے بارے کیا فیصلہ ہوا، کچھ کہا نہیں جا سکتا؟ بہرکیف اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید ہے تاکید کے طور پر آپ نے فرمایا: مجھے بھی اپنے انجام کی خبر نہیں، یاد رکھیں بعض ملحد اور بے دین لوگ اس روایت کو لے کر بہت اچھلتے کودتے ہیں کہ نبی کو جب اپنے انجام کی خبر نہیں تو انہیں اپنی شریعت پر گویا یقین نہ تھا، اس کا ازالہ یہ ہے کہ انبیاء کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ ہم نجات پائیں گے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے جو پیشی اور پوچھ گچھ کی منازل ہیں ان کا پتہ نہیں کیا کیا ہوگا۔

## فروتنی وعاجزی

۵۹۲۴..... بہت سے پراگندہ بال لوگ جنہیں دروازوں سے ہٹایا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۹۲۵..... بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود، پرانے کپڑوں والے جن پر لوگوں کی آنکھیں نہیں جمتیں وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ حاکم، حلیۃ الاولیاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کسی کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام ہے کسی کو کیا معلوم؟ کسی کی شکل وصورت سے دل کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

۵۹۲۶..... بہت سے بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردیں۔

البزار عن ابن مسعود

۵۹۲۷ ۔۔۔ میرے نزدیک وہ مؤمن قابل رشک ہے جو ہلکا پھلکا ہے، اپنی نماز کا حصہ اسے حاصل ہے، اس کی روزی قابل کفایت ہے جس پر وہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک صبر کیے ہوئے ہے، اچھے طریقہ سے اس نے اپنے رب کی عبادت کی، لوگوں میں اتنا مشہور بھی نہیں، اس کی موت جلدی آئی، اس کی میراث تھوڑی ہے اور اس پر رونے والیاں بھی کم ہیں۔ مسند احمد، ترمذی، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی امامة

۵۹۲۸ ۔۔۔ میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہے نماز کا اسے اچھا حصہ ملا ہوا ہے اپنے رب کی اس نے اچھی عبادت کی، اور پوشیدگی میں اس کی اطاعت کی، وہ لوگوں میں چھپا رہتا ہے، انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا، اس کا رزق اتنا ہے جو اس کے لیے کافی ہے اسی پر وہ صبر کیے ہوئے ہے جلدی اس کی موت آئی، اس پر رونے والیاں کم ہیں، اس کی میراث بھی تھوڑی ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم، ابن ماجه عن ابی امامة

۵۹۲۹ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے سب سے پسندیدہ بندے متقی اور ہلکے پھلکے لوگ ہیں، جب وہ غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہ ہو، اور جب موجود ہوں تو پہچانے نہ جائیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ حلیة الاولیاء عن معاذ

۵۹۳۰ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند وہ لوگ ہیں جو اجنبی سے لگتے ہیں جو اپنے دین کو بچائے بھاگتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ اٹھائے گا۔ حلیة الاولیاء عن ابن عمرو

تشریح: ۔۔۔۔۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ اٹھایا جانا، زہد و ورع میں ایک جیسے ہونے کی وجہ سے ہے۔

۵۹۳۱ ۔۔۔ ہر رات دن اللہ تعالیٰ کے (جہنم سے) آزاد کردہ لوگ ہوتے ہیں ان میں سے ہر بندے کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔

مسند احمد، عن ابی هريرة وابی سعيد، سمويه عن جابر

۵۹۳۲ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔

مسند احمد، بخاری و مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه عن انس

## جنت کا بادشاہ

۵۹۳۳ ۔۔۔ کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں؟ (سو سنو!) ہر ضعیف و کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے پھٹے پرانے کپڑوں والا، جس کی پروا نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۵۹۳۴ ۔۔۔ کیا میں تمہیں اہل جنت سے آگاہ نہ کروں؟ ہر کمزور جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں اہل دوزخ سے آگاہ نہ کروں (اور وہ ہر اجڈ شیخی بکھیرنے والا، بد اخلاق اور متکبر شخص ہے)۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه

تشریح: ۔۔۔۔۔ ایسے لوگوں کی تفصیل وعلامات "فطرتی ونفسیاتی باتیں" مطبوعہ نور محمد آرام باغ کراچی میں دیکھیں۔

۵۹۳۵ ۔۔۔ آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

تشریح: ۔۔۔۔۔ یعنی ناواقف کے سامنے اشارہ کیا جائے کہ جن کا نام سنتے تھے یہ ہیں وہ حضرت!

۵۹۳۶ ۔۔۔ آدمی کے شر میں مبتلا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ دین یا دنیا کے معاملہ میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس وعن ابی هريرة رضی الله عنه

۵۹۳۷ ۔۔۔ وہ شخص مصیبت کے لیے مخصوص ہو گیا جس نے لوگوں کو پہچان لیا (جبکہ) وہ شخص ان میں زندہ رہے گا جس نے لوگوں کو پہچانا نہیں۔

القضاعی عن محمد بن علی مرسلاً

تشریح:...... جسے لوگ پہچان لیں اس کا شر میں مبتلا ہونا پہلے بیان ہو چکا اب اس کے متعلق بتا رہے ہیں جو لوگوں کو پہچانتا ہے، وہ اس طرح کہ اسے ہر ایک کی اچھائی برائی خوب معلوم ہوگی جو نیکی اور برائی میں ایک کسوٹی کا کام دے گی۔

۵۹۳۸ ناواقفوں کے لیے خوشخبری ہے، نیک لوگ جو بہت برے لوگوں میں رہتے ہیں، ان کی بات ماننے والے ان کی نافرمانی کرنے والوں سے کم ہیں۔ مسند احمد عن ابن عمرو

تشریح:...... یعنی ان کے موافق کم اور مخالف زیادہ جوان کی غربت اور اجنبیت کی وجہ سے ویسے ہی ناک بھوں چڑھاتے رہتے ہیں خصوصاً متکبر شخص کی ایسے سادہ لوح لوگوں سے نہیں لگتی۔

۵۹۳۹ آدمی کے گناہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے کیے جائیں، اگر خیر کا اشارہ ہو تو وہ ذلت کا باعث ہے ہاں جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے اور اگر برائی کا اشارہ ہو تو وہ برائی کا سبب ہے۔ مسند احمد عن عمران بن حصین

۵۹۴۰ بہت سے عقلمند ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ گئے، جبکہ وہ لوگوں کے ہاں حقیر اور بے وقعتی سے دیکھا جاتا ہے (لیکن) وہ کل نجات پائے گا، اور بہت سے خوش طبع زبان، جن کی چال ڈھال بھلی ہے اور وہ بڑی شان والے ہیں اور کل قیامت کے روز ہلاکت میں پڑنے والے ہیں۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح:...... اس واسطے کہ نہ کسی کو حقیر سمجھا جائے اور نہ بلاوجہ ہر اچھی شکل وصورت والے پر برا گمان کیا جائے۔

## الاکمال

۵۹۴۱ میرے دوستوں میں سے میرے نزدیک سب سے قابل رشک شخص وہ ہے جو مؤمن ہے جو ہلکا پھلکا ہو، نماز روزے کا اسے حصہ حاصل ہو، اپنے رب کی اچھی طرح عبادت کی ہو، تنہائی میں اس کی اطاعت کی ہو، لوگوں میں انجان سا ہو اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جاتا ہو، اس کی روزی قابل کفایت ہو، جس پر اس نے صبر کیا ہو، (اچانک) اسے جلدی موت آئے اور اس پر رونے والیاں گنی چنی چند عورتیں ہوں اور اس کی میراث بھی کم ہو۔ طبرانی فی الکبیر، مسند احمد، ترمذی، حسن، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء حاکم، بیهقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی امامة، مر برقم ۵۹۲۹ و ۵۹۳۰

۵۹۴۲ میری امت کے بعض لوگ ایسے ہیں کہ وہ اگر تمہارے دروازے پر ایک درھم یا دینار مانگنے آجائے تو تم میں کا ایک آدمی اسے نہ دے، اور اگر وہ ایک پیسہ مانگے تو وہ بھی نہ دے (جبکہ) اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دے، اور اگر وہ دنیا میں مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے نہ دے، دنیا کو اسے دینے سے صرف یہی چیز مانع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قیمت ہو جائے گا دو بوسیدہ کپڑوں والا، اگر اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ هناد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح:...... اس حدیث سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بھیک مانگنی جائز ہے، بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ اگر وہ معمولی چیز بھی مانگیں تو ان کی کم حیثیتی کی بنا پر کوئی انہیں نہ دے۔

## زمین کے بادشاہ کی پہچان

۵۹۴۳ کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ زمین کے بادشاہ کون لوگ ہیں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دے۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ، مر برقم ۵۹۳۵

۵۹۴۴ کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے سب سے برے بندے نہ بتاؤں؟ (اور وہ سخت گو متکبر شخص ہے) کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے

نہ بتاؤں؟ کمزور جنہیں ضعیف سمجھا جاتا ہے دو بوسیدہ کپڑوں والا، جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا کردے۔ مسند احمد عن حذیفة

۵۹۴۵ ... کیا تمہیں جنت کے بادشاہ نہ بتاؤں کہ کون (لوگ) ہیں؟ ہر کمزور، جسے ناتواں سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں جنت والے نہ بتاؤں؟ ہر ناتواں جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کسی کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، کیا تمہیں جہنم والے نہ بتاؤں؟ ہر اجڈ، بڑائی والا، متکبر، سخت گو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

طبرانی، مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، بیهقی عن معبد بن خالد عن حارثه بن وهب الخزاعی، طبرانی فی الکبیر عن معبد بن خالد بن حارثه بن وهب والمستورد الفهری معاً، طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور عن معبد بن خالد عن ابی عبدالله الجدلی عن زید بن ثابت

۵۹۴۶ ... ہر پرہیزگار مالدار کے لیے اور ہر پوشیدہ فقیر کے لیے خوشخبری ہے جسے اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے (لیکن) لوگ نہیں جانتے۔

العسکری فی الامثال عن انس وسنده ضعیف

۵۹۴۷ ... تھوڑی سی ریا بھی شرک (خفی) ہے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے اولیاء سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو (گویا) لڑائی کے لیے للکارا، اور اللہ تعالیٰ ان پرہیزگاروں نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے جو پوشیدہ رہتے ہیں جب وہ غائب ہو جائیں تو ان کی کمی محسوس نہیں کی جاتی۔ اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہیں جاتے، اور نہ پہچانے جاتے ہیں ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں ہر گھٹا ٹوپ اندھیرے سے نکل آتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن معاذ

تشریح: ... ریا کہتے ہیں دوسرے کے دکھلاوے کی خاطر کوئی کام کرنا، اس میں بس ایک قاعدہ یاد رکھیں کہ جو چیز بھی خورد ونوش لباس وزینت کی کی اگر ضرورت سے زائد بے موقع استعمال کی جارہی ہے تو وہ ریا کا سبب بھی بن جاتی ہے مزید تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں دیکھیں۔

# انگلیوں سے اشارہ کرنا

۵۹۴۸ ... آدمی کے شر (میں مبتلا ہونے) کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، چاہے دین کے بارے چاہے دنیا کے کام میں، البتہ جسے اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه. الحکیم عن الحسن مرسلاً

۵۹۴۹ ... آدمی کے شر کے لیے یہ کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر خیر کا اشارہ ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ خیر کا ہو، پھر بھی اس کے لیے برا ہے، مگر جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے، اور اگر برا ہو تو وہ برا ہے۔

طبرانی فی الکبیر والرافعی عن عمران بن حصین، قال الرافعی: کذافی النسخة وربما کان اللفظ: فهو شرله الامن رحمه الله

۵۹۵۰ ... بندہ اس وقت تک بھلائی میں رہتا ہے جب تک اس کی جگہ کا پتہ نہ چلے، اور جب اسکے مقام کا علم ہو جائے تو فتنہ اسے آلیتا ہے جس کے سامنے وہ ثابت قدم نہیں رہتا ہاں مگر جسے اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ الدیلمی عن انس

۵۹۵۱ ... میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کا کوئی اگر تمہارے پاس آکر درہم یا دینار مانگے تو وہ اسے نہ دے اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے عطا کردے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے، اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کی وجہ سے اسے نہ دے۔ ابن صصری فی امالیه عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

۵۹۵۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے ایسے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔
مسند احمد وعبد بن حمید، بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان عن انس

۵۹۵۳۔۔۔ بہت سے پراگندہ بال، غبار آلود بوسیدہ کپڑوں والے جن کی پروانہیں کی جاتی، اگر اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔
الخطیب عن انس

۵۹۵۴۔۔۔ میری امت میں کچھ مرد ایسے ہوں گے جن کے سر غبار آلود و پراگندہ ہوں گے، ان کے کپڑے میلے کچیلے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کردے۔ الدیلمی عن ابی موسی

تشریح:۔۔۔۔۔ یعنی کسی وقت ان پر ایسی حالت طاری ہو جاتی ہے یہ نہیں کہ وہ نہ کبھی نہاتے ہیں اور نہ کنگھی کرتے ہیں سڑکوں پر پھرتے ایسے لوگوں میں سے اکثر مجذوب پاگل اور دین سے ناواقف ہوتے ہیں۔

۵۹۵۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کرتے رہو تاکہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے، اور یوں تمہیں کوئی تکلیف پہنچے، مجھے اپنے جلال وعزت کی قسم میں تجھے ایک ہزار حوروں سے بیاہوں گا، اور چار سو سال تک تمہارا ولیمہ کروں گا۔
ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنه، وعنیه هانی بن متوکل الاسکندرانی قال فی المغنی مجهول

تشریح:۔۔۔۔۔ عصر حاضر میں اسفار کی کثرت نقل مکانی کی طرح ہے لہٰذا حدیث کے ظاہر کو دیکھتے ہوئے کوئی ایسا ہی کرنا شروع نہ کرے۔

# حرف الراء۔۔۔۔۔ الرضا والسخط

## رضامندی اور ناراضگی

۵۹۵۶۔۔۔۔ جو اللہ تعالیٰ سے راضی رہا اللہ تعالیٰ اس سے راضی رہے گا۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنها

تشریح:۔۔۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو تقدیری فیصلہ ہو اس پر راضی رہے۔

۵۹۵۷۔۔۔ اللہ تعالیٰ جب بندے سے راضی ہوتا ہے تو سات طریقوں کی بھلائی سے اس کی تعریف کرتا ہے جسے وہ انسان نہیں جانتا، اور جب بندے سے ناراض ہوتا ہے تو سات طرح کے شر سے اس کی مذمت وبرائی کرتے ہیں جسے وہ انسان نہیں جانتا۔ مسند احمد، ابن حبان عن ابی سعید

## الاکمال

۵۹۵۸۔۔۔۔ بندہ اللہ تعالیٰ کی رضامندیاں تلاش کرتا ہے اور برابر اسی کوشش میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل! میرا فلاں بندہ اس جستجو میں لگا ہوا ہے کہ وہ مجھے راضی کرے، خبردار میری رحمت اس پر ہے، تو جبرئیل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: فلاں شخص پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو، اسی بات کو عرش اٹھانے والے اور ان کے آس پاس فرشتے کہتے ہیں، یہاں تک کہ سات آسمانوں والے اسی بات کو کہتے ہیں پھر یہ بات زمین پر اتر آتی ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ثوبان

تشریح:۔۔۔۔۔ اب بھی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف رخ نہ کرے تو اس سے بڑھ کر بد بخت کون ہوگا؟ آیئے قارئین اپنے سابقہ گناہوں سے پکی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی میں متحد ہو جائیں لنتوب الی اللہ متابا۔

۵۹۵۹۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لیے صرف رضامندی سے آسانی پیدا کرتا ہے، سو جب اس سے راضی ہو جاتا ہے تو دلائل کو اس کے لیے جاری کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن المقداد بن الاسود

تشریح:۔۔۔۔۔ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا: کہ انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہے یا ناراض تو اس کا ایک معیار

یہ ہے کہ اگر وہ شخص بےہودہ گوئی میں مبتلا ہے تو یہ ناراضگی کی علامت ہے۔

۵۹۶۰ جو شخص لوگوں کو ناراض کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوں گے، اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کر دیں گے، جبکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے لوگوں کی رضامندی چاہے گا تو اللہ تعالیٰ (بھی) اس سے ناراض ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے بگاڑ دے گا۔

بیهقی فی شعب الایمان، ابن عساکر عن عائشة رضی الله عنها

تشریح:...... جس شخص کو یہ بات سمجھ آ گئی تو گویا وہ متقی اور پرہیزگار بن گیا۔

۵۹۶۱ ... اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے ہرگز کسی کو راضی نہ کرنا، اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے مقابلہ میں ہرگز کسی کی تعریف نہ کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس کی وجہ سے کسی کی ہرگز مذمت نہ کرنا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا اور رزق کو کسی حریص کی لالچ کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی ناراض ہونے والے کی ناراضگی روک سکتی ہے۔

تشریح:...... اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل وانصاف کے ذریعہ راحت وآرام کو (اپنی) رضامندی اور یقین میں رکھتا ہے جبکہ غم و پریشانی کو (اپنی) ناراضگی اور شک میں رکھا ہے۔ طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان، ابن حبان، عن ابن مسعود

اس حدیث میں کئی امور قابل توجہ ہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے مراد، برادری کنبے اور معاشرے کے رسم ورواج کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ کے احکام سے دانستہ طور پر روگردانی کرنا، اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی حاصل ہوتی ہے اس پر کسی انسان کی تعریف کرنا، مثلاً مریضوں کو شفا دینا، مصائب سے نجات بخشنا، اولاد دینا، اکثر مشرک لوگ کہتے ہیں: بس بابا حضور کی نظر ہے، جبکہ بابا حضور پر کیا بیت رہی ہے کسی کو پتہ نہیں، اور اگلی چیز یہ فرمائی کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا نہیں کی اس پر کسی کی مذمت و برائی نہ کرنا، کہ یہ منحوس کہاں سے آ ٹپکے، ہمارا چلتا کاروبار بند کر دیا، ہماری تجارت خسارے میں رہی، یہ لوٹ کر کھا گئے، تو ایسے تنگ نظر لوگوں کو خوب سمجھ لینا چاہیے کسی کی لالچ تمہارا رزق اپنی طرف نہیں کھینچ سکتی ہے اور نہ کسی دشمنی کی دشمنی اسے روک سکتی ہے اس کے بعد راحت وآرام کا سبب بتایا کہ قضائے الٰہی اور خداوندی فیصلے پر سر تسلیم خم کرنا، اور یقین کامل رکھنا اس کا سبب ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور رزق کی تقسیم میں شک غم و پریشانی کا باعث ہے تفصیل کے لیے "فطرتی نفسیاتی باتیں" مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۵۹۶۲ تقدیر پر راضی ہونے والے کہاں ہیں؟ شکر گزاری کو تلاش کرنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو ہمیشہ کے گھر پر ایمان رکھتا ہے وہ کیسے دھوکے کے گھر کے لیے کوشاں ہے؟ هناد. عن عمرو بن مرة مرسلاً

تقدیر کا حاصل یہی ہے کہ باوجود کوشش، انسان کسی کام سے بےبس ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کی تقدیر میں یہ لکھ رکھا ہے کہ کافر رہیں گے تو ان سے کفر کے کام ہی ہوئے اور جس کی تقدیر میں مؤمن ہونا لکھ دیا وہ مرنے سے کچھ دیر پہلے اسلام قبول کر لیتا ہے، اس کی بھرپور تفصیل دیکھنے کے لیے "بیان القرآن" از مولانا اشرف علی تھانوی جلد اول "ختم اللّٰہ علی قلوبھم" کی تشریح میں دیکھ لیں۔

۵۹۶۳ ... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو بندہ بھی میرے کیے فیصلہ پر (جو اس کی مرضی کے برخلاف ہو) راضی ہو یا ناراض تو اس کے لیے بہتر ہے۔

ابن شاهین، سعید بن منصور عنه، قال ابن شاهین هذا حدیث غریب لیس فی الدنیا اسنادا حسن منه، قال ابن حجر: وله شواهد من حیث صهیب

## کمزوروں، بچوں، بوڑھوں، بیواؤں اور مسکینوں پر رحم کرنا

۵۹۶۴ ... میری امت کے درمیانے لوگ مہربان ورحم کرنے والے ہیں۔ فردوس عن ابن عمر

۵۹۶۵ جو شخص اہل زمین پر رحم نہیں کرتا تو آسمان والا اس پر رحم نہیں کرتا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

کرو مہربانی تم اہل زمین پر خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

۵۹۶۶ ... جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا، اور جو بخشتا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اسے معاف نہیں کرتا۔

طبرانی فی الکبیر عن جریر

۵۹۶۷ اللہ تعالیٰ اپنے مہربان بندوں پر ہی مہربان ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر

تشریح:... رحمت کی دو قسمیں ہیں خاص، عام، عام رحمت تو کافروں پر بھی ہے جس کی وجہ سے انہیں رزق و باراں ملتی ہے۔

۵۹۶۸ اس بندے نے نقصان اٹھایا اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانیت کے لیے مہربانی نہیں رکھی۔

الدولابی، فی الکنی وابونعیم فی المعرفة وابن عساکر عن عمر وابن حبیب

۵۹۶۹ رحم کرنے والوں پر رحمن تبارک وتعالیٰ رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن ابن عمر

مسند احمد، ترمذی حاکم میں ان الفاظ کا اضافہ ہے، مہربانی رحمن کی (رحمت) کا حصہ ہے، جس نے اسے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دے گا۔

۵۹۷۰ جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا حق نہ پہچانے وہ ہم میں سے نہیں۔ بخاری فی ادب المفرد، ابو داؤد عن ابن عمرو

۵۹۷۱ جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی عن جریر

۵۹۷۲ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد، بخاری مسلم، ترمذی عن جریر مسنداحمد، ترمذی عن ابی سعید

۵۹۷۳ بد بخت شخص سے ہی رحم چھین لیا جاتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۵۹۷۴ جنت میں مہربان شخص ہی داخل ہوگا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح: پہلے مرحلے کے ساتھ دخول مراد ہے۔

## اہل زمین پر رحم کرنا

۵۹۷۵ تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن جریر، طبرانی فی الکبیر حاکم عن ابن مسعود

۵۹۷۶ رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا، معاف کرو تمہیں (بھی) معاف کیا جائے گا، بات کے تھیلوں کے لیے اور ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنے کیے پر باوجود جاننے کے اصرار کرتے ہیں۔ مسند احمد، حلیة الاولیاء بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر

تشریح:... اللہ تعالیٰ بچائے! اس لئے کہا جاتا ہے، کہ برائی سے بچو! جب کسی غلط برائی کی لت پڑ جائے تو انسان اس کا عادی ہو جاتا ہے نشہ کی طرح اس کے کیے بغیر چین نہیں پاتا۔

۵۹۷۷ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی عزت نہ کرے۔ ترمذی عن انس

۵۹۷۸ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کے مرتبہ کو نہ پہچانے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابن عمرو

۵۹۷۹ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم، بڑوں کی عزت، نیکی کا حکم اور برائی سے منع نہ کرے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

۵۹۸۰ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کا حق نہ پہچانتا ہو۔

مسند احمد، حاکم عن عبادة بن الصامت

۵۹۸۱ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے ہمارے بڑے کا حق نہ پہچانے، وہ ہم میں سے نہیں جو ہمیں دھوکا دے، مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ۔ بھلائی وخیر میں سے جو اپنے لیے پسند کرے وہی مومنوں کے لیے پسند کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ضمرة

۵۹۸۲ برکت ہمارے بڑوں (کی باتوں اور عمل) میں ہے سو جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح: ...... برکت دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے بزرگوں کی برکت یہ ہے کہ ان کی کشش چشش سے شریعت کی طرف کھچاؤ پیدا ہوتا ہے نہ یہ کہ انسان بے دینی پر اتر آتا ہے۔

## الاکمال

۵۹۸۳...... مسکینوں پر رحم کرو۔ مسند احمد عن ابی ذر

۵۹۸۴...... وہ شخص نقصان اور خسارے میں رہا جس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے رحم نہیں ڈالا۔

الحسن بن سفیان والد ولابی والدیلمی وابن عساکر عن عمرو بن حبیب

تشریح: ...... صفات حمیدہ انسانی قابلیت کی بنا پر عطا ہوتی ہیں، جیسے تمام برائیاں پیدائشی طور پر انسان میں نہیں ہوتیں۔

۵۹۸۵...... جسے اس بات کی خوشی ہو کہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم کے جوش سے بچائے اور اپنے سائے میں ٹھہرائے تو وہ مسلمانوں سے سخت لہجہ میں بات نہ کرے (بلکہ) ان پر رحم کرے۔ الحسن بن سفیان وابن لال فی مکارم الاخلاق وابوالشیخ فی الثواب، والطیالسی .فی الترغیب. حلیة الاولیاء بیهقی فی شعب الایمان عن ابی بکروهو ضعیف

۵۹۸۶...... جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا جو بخشتا نہیں اسے بخشا نہیں جاتا، اور جو توبہ نہیں کرتا اس کی توبہ نہیں ہوتی، اور جو پرہیز گاری اختیار نہیں کرتا اسے پرہیز گار نہیں بنایا جاتا ہے۔ ابن خزیمه عن عمر مرسلاً

۵۹۸۷...... جو مسلمانوں پر رحم نہیں کرتا، اس پر اللہ تعالیٰ رحم نہیں کرتا۔ مسند احمد عن جریر .الخطیب عن الاشعث بن قیس

۵۹۸۸...... اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی مہلت ہے، اگر عاجزی کرنے والے نوجوان، رکوع کرنے والے بوڑھے، سیر چوپائے اور دودھ پیتے بچے نہ ہوتے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) تم پر عذاب نازل کر دیا جاتا۔ بخاری مسلم والخطیب عن ابی هریرة رضی الله عنه

اور جب لوگ اللہ تعالیٰ کی مہلت کو ضائع کر کے توبہ نہیں کرتے تو ان پر عذاب آ واقع ہوتا ہے۔

۵۹۸۹...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جنت میں صرف رحم دل ہی داخل ہوگا، صحابہ نے عرض کی: ہم سب تو رحم دل ہیں، آپ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ عام لوگ بھی رحم دل بن جائیں۔ الحکیم عن ابی هریرة رضی الله عنه عن الحسن، مرسلاً

۵۹۹۰...... اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ ابویعلی فی مسنده عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

یہ حدیث پہلے ۵۹۸۶ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۵۹۹۱...... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم میری رحمت کے امیدوار بننا چاہتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ ابوالشیخ، ابن عساکر والدیلمی عن ابی بکر

۵۹۹۲...... جہنم میں ایک پکارنے والا آواز دے گا: اے نرمی کرنے والے، احسان کرنے والے! مجھے جہنم سے نجات دے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو حکم دے گا جو اسے نکال لائے گا وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نے چڑیا پر رحم کیا تھا۔ ابن شاهین عن ابی داؤد

## الرحمة باليتيم ...... یتیم پر رحم

۵۹۹۳...... میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں (ان دو انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ مسند احمد بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن سهل بن سعد

۵۹۹۴...... مسلمانوں کا بہترین گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم رہتا ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جاتا ہو، اور مسلمانوں کا وہ گھر انتہائی برا گھر ہے جس میں کسی یتیم سے بدسلوکی کی جاتی ہے، میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔

بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجه، حلية الاولياء عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:.......بہت سے لوگ اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس بیوہ عورت سے نکاح کر لیتے ہیں جس کی پہلے سے نابالغ اولاد ہو لیکن بعد میں نبھا نہیں ہو پاتا اور یتیموں کو مارتے پیٹتے اور انہیں طعنہ دیتے ہیں یوں وہ اس وعید کے مرتکب ہو جاتے ہیں اس واسطے اچھی طرح سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے، دوسروں کے ذریعہ یتیموں کی جو مدد ہوتی رہے بہتر ہے۔

۵۹۹۵.....تمہارے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے، جس میں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔عقیلی فی الضعفاء حلیة الاولیاء عن عمر

۵۹۹۶.....میں اور اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ہوں گے، بیواؤں اور مسکینوں کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔طبرانی فی الاوسط عن عائشة

۵۹۹۷.....اپنے یا غیر کے یتیم کی پرورش کرنے والا، میں اور وہ ان دو (انگلیوں) کی طرح جنت میں ہوں گے۔

مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه، کتاب الزهد. باب الاحسان رقم ۲۹۸۳.

۵۹۹۸..... جس نے کسی ایک یتیم یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر (اذیتوں اور اخراجات پر اس نے صبر کیا اور) جو کچھ خرچ کیا اس پر (ثواب) کی امید رکھی تو میں اور وہ جنت میں دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۵۹۹۹.....جس نے یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔الحکیم عن انس

۶۰۰۰.....جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کو (اپنے) ساتھ ملایا اور بالآخر اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے لاپرواہ کر دیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عدی بن حاتم

۶۰۰۱.....میں تمہارے لیے دو کمزوروں یعنی یتیم اور عورت کے حق کو حرام قرار دیتا ہوں۔حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۰۰۲.....کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم پڑ جائے اور تمہاری ضرورت پوری ہو؟ (تو سنو یہ کام کرو)۔یتیم پر رحم کرو اس کے سر پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرو، اور اسے اپنے کھانے سے کھانا کھلاؤ، تمہارا دل (بھی) نرم پڑ جائے گا اور ضرورت (بھی) پوری ہو جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۶۰۰۳.....تمہارے گھروں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کی عزت کی جاتی ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن عمر رضی الله عنه

۶۰۰۴.....لڑکا جب یتیم ہو تو اس کے سر پر اس طرح (چندیا پر) ہاتھ آگے کی طرف پھیرا کرو، اور اگر اس کا باپ (زندہ) ہو تو (پیشانی پر) آگے سے پیچھے (ہاتھ) پھیرا کرو۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

تشریح:.......یہ گویا کنایہ ہے کہ جو شخص کسی صدمے سے روتا ہے اس کے آنسو روکنے کے لیے اس طرح تسلی دی جاتی ہے کیونکہ اس کے آنسو تھمتے نہیں، اور غمزدہ انسان کی آنکھیں ادھر نہیں دیکھتیں اور انہیں گویا اس طرح بند کیا جاتا ہے اور خوشی وانبساط کی حالت میں بچہ کو ہوشیار کرنا مقصود ہوتا ہے اور اس کے لیے آنکھیں کھلی رکھنا ضروری ہیں اور آپ دیکھتے ہیں کہ آنکھوں کو بند کرنے کے لیے اوپر سے نیچے ہاتھ پھیرا جاتا ہے اور کھولنے کے لیے نیچے سے اوپر واللہ اعلم۔

## یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا

۶۰۰۵.....یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو، اور جس کا باپ ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔

خطیب، ابن عساکر، عن ابن عباس

۶۰۰۶.....جس بچہ کا باپ ہو اس کے سر پر (اس طرح) پیچھے کی طرف اور یتیم کے سر پر آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔

بخاری فی التاریخ عن ابن عباس رضی الله عنه

۶۰۰۷ یتیم کو اپنے قریب کرو، اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرو، اس کے سر پر ہاتھ پھیرو، اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلاؤ، اس واسطے کہ ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہوگا اور تیری ضرورت پوری ہوگی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۰۸ جنت میں ایک گھر ہے جسے ''دارالفرح'' (فرحت وخوشی کا گھر) کہا جاتا ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے مؤمنوں کے یتیم بچوں کو خوش کیا ہوگا۔ حمزہ بن یوسف السہمی فی معجمہ وابن النجار عن عقبہ بن عامر

۶۰۰۹ جنت میں ایک گھر ہے جس کا نام ''دارالفرح'' ہے جس میں صرف وہ لوگ داخل ہوں گے جنہوں نے بچوں کو خوش کیا ہوگا۔

ابن عدی فی الکامل عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۰۱۰ جب تو یہ چاہے کہ دل نرم ہو جائے تو مسکینوں کو کھانا کھلا اور یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر۔

طبرانی فی مکارم الاخلاق، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۰۱۱ اللہ تعالیٰ جب بندوں سے انتقام لینے کا ارادہ فرماتے ہیں تو بچوں کو موت دیدیتے ہیں اور عورتوں کو بانجھ کر دیتے ہیں یوں انتقام عذاب بن کر ان پر نازل ہوتا ہے اور کوئی بھی ان میں قابل رحم نہیں رہتا۔ الشیرازی فی الالقاب عن حذیفہ وعمار بن یاسر

۶۰۱۲ اگر اللہ تعالیٰ کے (کچھ) بندے رکوع کرنے والے اور دودھ پیتے بچے اور سیراب ہونے والے چوپائے نہ ہوتے تو تم پر (اللہ تعالیٰ کا) عذاب بہت زور سے ڈال دیا جاتا اور پھر آپس میں مل جاتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن مسافع الدیلمی

## بوڑھوں اور کمزوروں پر رحم

۶۰۱۳ میری عزت یہ ہے کہ میری امت کی طرف سے بوڑھے شخص کی عزت کی جائے۔ خطیب فی الجامع عن انس

۶۰۱۴ جو نوجوان کسی عمر رسیدہ کی اس کی (زیادہ) عمر کی وجہ سے عزت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی ایک ایسا شخص مقرر کر دیتے ہیں جو اس (نوجوان) کی عمر (کے آخر) میں اس کی عزت کرے۔ ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۰۱۵ برکت (کا باعث) تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

۶۰۱۶ (برکت) بھلائی تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ البزار عن ابن عباس

۶۰۱۷ اس امت کی جو مدد کی جاتی ہے تو وہ اس کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن سعد

۶۰۱۸ تمہاری مدد تو تمہارے کمزور لوگوں کی دعاؤں اور اخلاص کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن سعد

۶۰۱۹ مجھے کمزور لوگوں میں تلاش کرو، اس واسطے کہ تمہاری مدد اور تمہیں رزق کمزوروں کی وجہ سے ملتا ہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۰۲۰ بیواؤں اور مسکینوں کے لیے محنت کوشش کرنے والا (اجر میں) اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا دن میں روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۶۰۲۱ وہ گھر اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسند ہے جس میں کسی یتیم سے عزت کا معاملہ کیا جاتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۶۰۲۲ یتیم کو اپنے قریب کر، اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے دسترخوان پر بٹھاؤ تمہارا دل نرم ہوگا اور تم اپنی ضرورت پوری کرنے پر قادر ہو جاؤ گے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی عمران الجونی مرسلاً

پڑ جائے گا اور تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔سعید بن منصور، بخاری، مسلم، والخرائطی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ کہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہو کر اپنے دل کی سختی کی شکایت کرنے لگا، تو آپ نے اسے یہ احکام دیئے۔

۶۰۲۴......میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا چاہے یتیم اس کا (اپنا) رشتہ دار ہو یا کسی اور کا ہو، (لیکن) جب وہ اللہ تعالیٰ سے (یتیم کے مال میں) ڈرنے والا ہو، جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی شہادت والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا۔

ابن عدی فی الکامل، الحکیم، طبرانی فی الکبیر، بخاری، مسلم والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن بنت مرة البھزیة عن ابیھا

۶۰۲۵......میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے شہادت والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد، ترمذی، ابن حبان، عن سھل بن سعد، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ

۶۰۲۶......جس نے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی کفالت کی اس کے لیے جنت واجب ہے (اگر اس نے کسی کبیرہ کا ارتکاب نہیں کیا اور مرنے سے پہلے توبہ نہیں کی) مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے کام کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو (جیسے شرک) اور جس کی دونوں عزیز آنکھیں چلی گئی ہوں (نظر و بینائی ختم ہوگئی ہو) تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہ کیا ہو جس کی بخشش نہیں ہوتی۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۲۷......جس نے کسی اپنے یا غیر کے یتیم کی کفالت کی تو اس کے لیے جنت واجب ہے مگر یہ کہ اس نے کسی ناقابل معافی گناہ کا ارتکاب نہ کیا ہو اور جس کی دو آنکھوں کی نظر چلی گئی ہو تو اس کے لیے جنت واجب ہے بشرطیکہ اس نے کسی ناقابل معافی گناہ کا ارتکاب کیا ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عبا س رضی اللہ عنہ

۶۰۲۸......جس نے لوگوں میں سے اپنے یا کسی اور کے یتیم کی پرورش کی تو میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سعد بنت عمرو الجمحیة

۶۰۲۹......جس نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم کی پرورش کی (یتیم کو) کھانا پینا ملا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اسے (دوسرے کی اعانت سے) بے نیاز کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۰۳۰......اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو مسلمان کسی یتیم کے قریب ہوتا ہے اور اس (کے ساتھ اچھا سلوک کرے) کی اچھی تربیت کرے اور (رحم دلی سے) اس کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو اللہ تعالیٰ ہر بال کے بدلے اس کا درجہ بلند فرماتے اور ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی لکھتے اور ہر بال کے بدلے ایک (صغیرہ) گناہ مٹاتے ہیں۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن النجار عن عبداللہ بن ابی اوفی

۶۰۳۱......جس نے کسی ایک یا دو یتیموں کو جگہ دی پھر صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے، اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں شہادت والی اور درمیانی انگلی کو حرکت دی۔طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۶۰۳۲......جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا برتاؤ کیا تو میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔الحکیم عن انس

۶۰۳۳......جس مسلمان نے مسلمانوں میں سے کسی یتیم بچے کو اس کا کھانا پینا فراہم کیا وہ جنت میں داخل ہوگا، مگر یہ کہ وہ کوئی ایسا عمل کرتا ہو جس کی بخشش نہ ہوتی ہو، اور جس کی دو آنکھوں (سے نظر) کو لے لیا گیا، پھر اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے پاس اس کے لیے بدلہ جنت ہی ہے کسی نے عرض کی: اس کی دو کریم چیزیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کی دو آنکھیں، جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی، ان پر خرچ کیا، اور ان پر رحم کیا، انہیں اچھا ادب دیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، کسی نے عرض کی، (چاہے) دو بیٹیاں ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔طبرانی فی الکبیر عن عباس

۶۰۳۴......جو مسلمان کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے، تو جس بال پر اس کا ہاتھ پھرے گا اس کے بدلہ اسے ایک نیکی ملے گی ایک درجہ بلند ہوگا اور اس سے ایک (صغیرہ) گناہ کم ہو جائے گا۔ابن النجار عن زاهد حامد بن عبدالله بن ابی اوفی

۶۰۳۵......جو شخص کسی یتیم کے سر پر اللہ تعالیٰ کے لیے ہاتھ پھیرے تو ہر بال کے بدلہ جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا، اس کے لیے ایک نیکی ہوگی، جس نے کسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کیا تو میں اور وہ دونوں جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملایا۔

ابن المبارک، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابی امامه

۶۰۳۶......جس نے کسی یتیم کے سر پر رحم سے ہاتھ رکھا تو اس کے لیے ہر بال کے بدلے جس پر اس کا ہاتھ پھرے گا ایک نیکی ہوگی۔

ابن المبارک عن ثابت بن عملان، بلاغاً

۶۰۳۷......اگر تجھے اس بات سے خوشی ہو کہ تیرا دل نرم ہو تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور مسکین کو کھانا کھلا۔

مسند احمد، بخاری مسلم والخرائطی فی اعتلال القلوب عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۰۳۸......جس قوم کے ساتھ ان کی پلیٹ یا پیالہ میں کوئی یتیم کھائے (پیے) تو شیطان ان کی پلیٹ کے پاس نہیں آ سکتا۔

ابن النجار عن ابی موسیٰ

۶۰۳۹......جس قوم کے ساتھ ان کے پیالے کے پاس کوئی یتیم (پینے کے لیے) بیٹھے تو ان کے پیالے کے نزدیک شیطان نہیں آ سکتا۔

الحارث، طبرانی فی الاوسط عن ابی موسیٰ، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات

۶۰۴۰......اس کھانے سے کوئی کھانا زیادہ برکت والا نہیں جس پر کوئی یتیم بیٹھے۔الدیلمی عن انس

۶۰۴۱......میں قیامت کے دن یتیم اور معاہد کی طرف سے جھگڑا کروں گا اور میں جس سے جھگڑا کروں گا اس پر غالب رہوں گا۔

الدیلمی عن ابن عمرؓ رضی الله عنه

یہ غالباً حدیث قدسی ہے۔

۶۰۴۲......تم خاندان والوں کے بارے خوفزدہ رہتی ہو جبکہ میں دنیا اور آخرت میں ان کا نگہبان ہوں۔طبرانی وابن عساکر عن عبدالله بن جعفر فرماتے ہیں: ہماری ماں رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ہماری یتیمی کی شکایت کرنے لگیں تو آپ نے فرمایا پھر انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

۶۰۴۳......جو کسی یتیم کے مال کا ذمہ دار ہو تو وہ اسے تجارت میں لگائے، اور اسے ایسے ہی نہ رہنے دے تاکہ زکوٰۃ اسے کھا جائے۔

ابن عدی فی الکامل، بخاری مسلم عن ابن عمر

۶۰۴۴......جس چیز سے بھی تم اپنے بیٹے کے ساتھ تجارت میں شرکت کرو (کر سکتے ہو) جب کہ تم اس کے مال کے ذریعہ اپنا مال بچانے والے اور اس کا مال لگا کر (اپنے لیے) مال کمانے والے نہ ہو۔طبرانی فی الصغیر، بیهقی فی شعب الایمان عن جابر بن حنظلة بن خذیم کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص آ کر عرض کرنے لگا: میں کس چیز میں اپنے یتیموں کے ساتھ شرکت کر سکتا ہوں تو آپ یوں فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۶۰۴۵......بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔دارقطنی فی الافراد عن انس

۶۰۴۶......احتلام ہو جانے کے بعد یتیمی نہیں رہتی، اور لڑکی کو حیض (ماہواری) آ چکنے کے بعد یتیمی نہیں رہتی۔

ابویعلی فی مسنده، والحسن بن سفیان وابن قانع ۔والباوردی وابن السکن وابونعیم سعید بن منصور عن حنظلة بن خذیم

۶۰۴۷......اے اللہ! میں دو ضعیفوں یتیم اور عورت کے حق کی معافی چاہتا ہوں۔ابن ماجه حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

## بوڑھوں اور بیواؤں پر رحم

۶۰۴۳......یتیم کو اپنے قریب کر، اس سے نرمی سے پیش آ، اس کے سر پر ہاتھ پھیر، اور اپنے کھانے سے اسے کھانا کھلا، اس سے تمہارا دل نرم

۶۰۴۸...... مجھے اپنے ضعیف لوگوں میں تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، حسن صحیح، نسائی، حاکم، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بخاری مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
یہ حدیث پہلے ۶۰۱۹ نمبر میں گزر چکی ہے۔

۶۰۴۹...... تمہاری مدد تو تمہارے کمزوروں کی وجہ سے کی جاتی ہے۔ ابو نعیم عن ابی عبیدة

۶۰۵۰...... عمر رسیدہ لوگوں کے بارے خیر خواہی کی تلقین کرو اور جوانوں پر رحم کرو۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی سعید

۶۰۵۱...... ام سعد کے بیٹے! تجھے تیری ماں روئے، اور تمہیں رزق اور تمہاری مدد تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہی کی جاتی ہے۔
مسند احمد عن سعد بن ابی وقاص، مسند الامام احمد . ج ۱ ص ۱۷۳

۶۰۵۲...... وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر رحم اور ہمارے عالم کی عزت نہ کرے۔
العسکری فی الامثال عن عبادة بن الصامت

۶۰۵۳...... وہ شخص ہم سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور ہمارا حق نہ پہچانے۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۰۵۴ جو ہمارے بڑے کی عزت نہ کرے، ہمارے چھوٹوں کے لیے نرم گوشہ نہیں رکھتا اور ہم میں سے رشتہ دار پر رحم نہ کرے تو نہ ہم اس کے اور نہ وہ ہمارا۔ ابن عساکر عن بلال بن سعد

۶۰۵۵...... انس! چھوٹے پر رحم کرو، بڑے کی عزت کرو تو میرے دوستوں میں سے ہوگے۔ العسکری فی الامثال عن انس

تشریح: کچھ لوگوں کے ہاں رواج ہے کہ بڑے سرہانے بیٹھتے ہیں اور چھوٹے ادباً پائنتی کی جانب بیٹھتے ہیں سو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ ادب نام ہے تحفظ مراتب وحدود کا، دوسروں کو تکلیف نہ پہنچائی جائے بس یہی سب سے بڑا ادب ہے پیچھے چلنا، جوتے اٹھالینا اور کھانے میں بڑے کے سامنے پہل نہ کرنا، سب رواجی ادب ہیں۔

# حرف الزاء ...... ای الزہد

# دنیا سے بے رغبتی کا بیان

آگے جتنی احادیث آ رہی ہیں تمام زھد وورع کے بارے میں ہیں یہ بات پہلے سمجھ لیں کہ زھد وتقشف کا جو مفہوم عام اذہان میں بیٹھا ہوا ہے کہ دنیا سے بالکل لاتعلقی، نہ کسی سے سلام وکلام، ہر وقت منہ بگاڑ کر رکھنا، نہ خوراک کی پروا نہ پوشاک کی فکر تو یہ ہرگز مفہوم نہیں، بلکہ اسلامی زہد یہ ہے کہ دنیا میں رہ کر دنیا کو دل میں نہ بساؤ بس ضرورت کی حد تک اسے کام میں لاؤ اور ترک دنیا جسے رہبانیت سے یاد کیا جاتا ہے اس کی قطعاً اجازت نہیں۔

۶۰۵۶ بے شک اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرماتے ہیں، اور دنیا کی نیت پر دینے سے انکار فرمایا ہے۔ ابن المبارک عن انس

۶۰۵۷ دنیا والوں کے حسب جس کی طرف وہ جاتے ہیں یہ مال ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن بریدة

تشریح:...... نسب سلسلۂ خاندانی ہے اور حسب خاندانی شرافت کا نام ہے دنیادار جو رب تعالیٰ کو بھول کر مال کی ذخیرہ اندوزی میں مصروف ہیں ان کی دن رات یہی سوچ ہوتی ہے کہ باپ نے اتنے کمائے تھے میرا کاروبار ان سے وسیع تر ہونا چاہیے۔

۶۰۵۸ دنیا کو دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو اس واسطے کہ جس نے اپنی ضرورت وکفایت سے بڑھ کر دنیا لی تو اس نے اپنی موت کا حصہ لیا جس

کے بارے اسے علم نہیں۔فردوس عن انس

۶۰۵۹ ..... دنیا میں بے رغبتی کا نام یہ نہیں کہ حلال کو حرام ٹھہرایا جائے اور مال کو ضائع کیا جائے (بلکہ) لیکن دنیا میں بے رغبتی (کا مطلب) یہ ہے کہ جو چیز تمہارے ہاتھ میں ہے وہ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں جو چیز ہے اس کے مقابلہ میں زیادہ قابل اعتماد نہ ہو، اور جو مصیبت تجھے پہنچے تجھے اس مصیبت کے ثواب کی زیادہ رغبت ہو، وہ مصیبت اگر چہ تیرے لیے باقی رہے۔ترمذی، ابن ماجه عن ابی ذر

۶۰۶۰ ..... دنیا میں بے رغبتی قلب و بدن کی راحت کا سبب ہے اور اس میں رغبت قلب و بدن کی تکلیف کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط، ابن عدی فی الکامل، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه،بیهقی فی شعب الایمان عن عمر،موقوفا

تشریح:...... جتنا بڑا کاروبار اتنی زیادہ پریشانی، اور ذہنی پریشانی بدنی تکلیف کا سبب ہے، ذہنی بے کلی سے نیند نہیں آئے گی، بدن میں تکلیف وتعب شروع ہو جائے گا تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں۔

۶۰۶۱ ..... دنیا سے بے رغبتی دل و بدن کی راحت کا سبب ہے (جبکہ) دنیا میں رغبت غم و پریشانی کو بڑھاتی ہے۔

مسند احمد، فی الزهد، بیهقی فی شعب الایمان عن طاؤس،مرسلا

۶۰۶۲ ..... دنیا سے بے رغبتی قلب و بدن کو راحت پہنچاتی ہے جبکہ دنیا میں رغبت غم و پریشانی کو زیادہ کرتی ہے، اور بے کارگی اور نکماپن دل کو سخت کر دیتا ہے۔القضاعی ابن عمر

جو انسان کبھی پیدل نہ چلا ہوا سے کیا پتہ کہ پاؤں سے چلنے والوں پر کیا گزرتی ہے۔

۶۰۶۳ ..... دنیا (میں رغبت کرنے) سے بچو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبدالله بن بسر المازنی

## دو ناپسندیدہ چیزوں میں بہتری

۶۰۶۴ ..... دو چیزیں ایسی ہیں جنہیں ابن آدم ناپسند کرتا ہے موت کو ناپسند کرتا ہے جبکہ موت اس کے لیے فتنہ سے بہتر ہے، اور وہ مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے، اور مال کی کمی حساب سے کم ہے۔سعید بن منصور، مسند احمد عن محمود بن لبید

تشریح:..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے فان الحی لاتؤمن علیه الفتنة کہ زندہ آدمی کسی بھی وقت کسی فتنہ میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ مشکوۃ ص ۳۲ کتاب العلم مطبوعہ نور محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی

۶۰۶۵ ..... دنیا سے بچو، اس واسطے کہ یہ ہاروت ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۶۰۶۶ ..... دنیا سے بچو اس لیے کہ یہ سرسبز و میٹھی ہے۔مسند احمد فی الزهد عن مصعب بن سعد،مرسلا

۶۰۶۷ ..... جب تم یہ چاہو کہ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے تو دنیا سے بغض رکھو اور جب یہ چاہو کہ لوگ تم سے محبت کریں تو دنیا کی جو فضول چیزیں تمہارے پاس ہیں ان کی طرف پھینک دو۔خطیب عن ربعی ابن خراش،مرسلا

۶۰۶۸ ..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو اسے دنیا سے بچاتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔

ترمذی، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن قتاده بن نعمان

۶۰۶۹ ..... جب تم ایسا شخص دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی (کی صفت و نعمت) عطا کی گئی ہے تو اس کے قریب لگ جاؤ اس واسطے کہ اس (کے دل) کی طرف حکمت و دانائی ڈالی جاتی ہے۔

ابن ماجه، حلية الاولياء، بيهقي في شعب الايمان عن ابى خلاد،حلية الاولياء، بيهقي عن ابى هريرة رضي الله عنه

۶۰۷۰ ..... جب میری امت دنیا کو قابل وقعت وعظمت سمجھنے لگے گی تو اسلام کی وقعت وہیبت ان کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو چھوڑ دے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی، اور جب آپس میں ایک دوسرے کو سب وشتم کرنا اختیار کرے گی تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جائے گی۔ الحكيم عن ابى هريرة رضي الله عنه

۶۰۷۱ ..... دنیا (میں دل لگانا اور رغبت کرنا) آخرت والوں کے لیے حرام ہے اور آخرت دنیا والوں کے لیے حرام ہے جبکہ دنیا اور آخرت اللہ والوں کے لیے حرام ہیں۔ مسلم، ابن عساكر عن ابن عباس رضي الله عنه

تشریح: ..... اہل اللہ کو فقط رضائے خدا مقصود ہوتی ہے۔

۶۰۷۲ ..... دنیا میٹھی اور سبز ہے۔ طبراني في الكبير عن ميمونة

۶۰۷۳ ..... دنیا میٹھی اور تر ہے۔ فردوس عن سعد

۶۰۷۴ ..... سب سے بڑا گناہ دنیا سے محبت کرنا ہے۔ فردوس عن ابن مسعود

۶۰۷۵ ..... دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اسے اس کے حقوق کی رعایت کرتے ہوئے لیا تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے اپنے نفس کی چاہت کی وجہ سے کسی چیز میں پڑ جاتے ہیں جس میں اس کے لیے قیامت کے روز صرف آگ ہی ہوگی۔

طبراني في الكبير عن ابن عمر رضي الله عنه

## حلال کمانا، حلال طریقہ سے خرچ کرنا

۶۰۷۶ ..... دنیا سبز و میٹھی ہے جس نے اس میں حلال طریقے سے مال کمایا اور صحیح جگہ اسے خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس پر ثواب عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا، اور جس نے ناجائز طریقہ سے مال کمایا اور ناحق خرچ کیا تو اللہ تعالیٰ اسے ذلت کے گھر میں اتارے گا بہت سے لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جہاں انہیں قیامت کے دن آگ ہی ملے گی۔ بيهقي عن ابن عمر رضي الله عنه

۶۰۷۷ ..... جہاں تک ہو سکے دنیا کے افکار سے فارغ رہو، اس واسطے کہ جس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کے نظام کو بکھیر دے گا اور فقر وفاقہ کو اس کے سامنے رکھ دے گا اور جس کی سب سے بڑی پریشانی آخرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کے کام کو سمیٹے گا اور مالداری وغنا کو اس کے دل میں ڈال دے گا، اور جس بندے نے بھی اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف لگا دیا تو اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دل محبت ورحم سے اس کی طرف پھیر دے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف ہر بھلائی میں جلدی فرمائیں گے۔

طبراني في الكبير عن ابي الدرداء رضي الله عنه

۶۰۷۸ ..... تین آدمی بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے اپنے کپڑے دھوئے اور ان کپڑوں کے سوا اور کپڑے اس کے پاس نہ تھے، ایک وہ شخص جس کے چولہے پر دو ہنڈیاں نہ دھری گئیں، ایک وہ شخص جس نے پینے کی کوئی چیز مانگی اور اس سے یہ نہیں پوچھا گیا: تمہیں کونسا مشروب چاہیے؟ ابو الشيخ في الثواب عن ابى سعيد

تشریح: ..... کپڑوں کا ایک ہی جوڑا رکھنا اس وقت کی بات ہے جب چیزوں کی قلت تھی اور دو ہنڈیوں کا نہ چڑھانے سے مراد فضول اور چٹ پٹے کھانوں کی کثرت سے بچنا ہے، ایک قسم کا مشروب سے بتانا یہ مقصود ہے کہ تعیش سے بچو سادگی کی زندگی اختیار کرو۔

۶۰۷۹ ..... کسی فاجر شخص کی کسی نعمت پر ہرگز حسرت نہ کرنا اس لیے کہ اس کے واسطے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک قتل کرنے والا ہے جو مرے گا نہیں۔

بيهقي في شعب الايمان عن ابى هريرة رضي الله عنه

۶۰۸۰.....مال واہل میں کثرت ووسعت سے روکا گیا ہے۔مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۰۸۱ دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

مسند احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه،طبرانی فی الکبیر، حاکم عن سلمان،البزار عن ابن عمر

۶۰۸۲.....دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور قحط ہے جب وہ دنیا سے جدا ہوگا تو جیل خانہ اور قحط سے جدا ہوگا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حلية الاولياء، حاکم عن ابن عمر

## دنیا ملعون ہے

۶۰۸۳.....دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں (سوائے چند چیزوں کے) ہے ملعون ہے البتہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے لیے ہو۔حلية الاولياء، والضياء عن جابر

۶۰۸۴.....دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ملعون ہے مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه،بخاری، مسلم، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۰۸۵.....دنیا ملعون ہے اور جو کچھ اس میں ہے اس پر بھی لعنت ! مگر صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر اور جو اس کے قریب کرے اور عالم اور طالب علم۔

ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۰۸۶.....دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اور اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اور اس کے لیے وہ جمع کرتا ہے جس کی عقل نہیں۔

مسند احمد، بيهقی فی شعب الايمان عن عائشه رضی الله عنه،بيهقی فی شعب الايمان عن ابن مسعود،موقوفاً

۶۰۸۷.....دنیا پر لعنت ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر صرف نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا یا اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا۔

البزار عن ابن مسعود

۶۰۸۸.....دنیا پر لعنت اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کی جائے۔

طبرانی فی الکبير عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۶۰۸۹.....دنیا محمد (ﷺ) اور آل محمد کے لیے مناسب نہیں۔ابو عبدالرحمن السلمی فی الزهد عن عائشه رضی الله عنه

۶۰۹۰.....کسی مؤمن کے لیے دنیا درست نہیں ہوسکتی، کیسے درست ہو جبکہ وہ اس کے لیے قید خانہ اور آزمائش کا سبب ہے۔

ابن لال عن عائشه رضی الله عنها

۶۰۹۱ دنیا سے بے رغبت ہوجا اللہ تجھے پسند کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دے لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔

ابن ماجه، طبرانی فی الکبير، بيهقی عن سهل بن سعد

۶۰۹۲.....لوگوں میں سب سے بڑا زاہد وہ ہے جو قبروں اور بوسیدگی کو نہ بھولے، اور دنیا کی سب سے فضیلت والی زینت وزیبائش کو ترک کردے، اور باقی رہنے والی (زندگی) کو فنا ہوجانے والی پر فوقیت دے اور آئندہ کل کو اپنے دنوں میں شمار نہ کرے، اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرے۔

بيهقی فی شعب الايمان عن الضحاک مرسلاً

۶۰۹۳ جب تم میں سے کوئی اس شخص کو دیکھے جسے مال اور پیدائش میں اس پر فضیلت حاصل ہے تو وہ اس شخص کو دیکھے جو اس سے کم (درجہ) ہے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:.....ورنہ وہ شخص ناشکری کرے گا اور سمجھے گا مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے اس پر شکر کروں؟

۶۰۹۴ سب سے افضل مؤمن وہ ہے جس سے بے رغبتی ہو۔فردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:.....یعنی دنیا کی کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو۔

۶۰۹۵..... اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی، اور یہ یقین کر لیا کہ جو کچھ میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے، تو اس کا مال اور اولاد کم کر اور اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ کر دے، اور اسے جلد موت عطا فرما، اور جو نہ مجھ پر ایمان لایا نہ میری تصدیق کی، اور نہ یہ یقین کیا کہ جو میں لے کر آیا وہ آپ کی طرف سے حق ہے تو اس کی اولاد و مال بڑھا دے اور اس کی عمر لمبی کر دے۔

ابن ماجه عمرو بن غیلان الثقفی، طبرانی فی الکبیر عن معاذ

تشریح:...... یہ دعا کچھ مخصوص لوگوں کے لیے تھی، اس دور میں کوئی بھی اس دعا کا متحمل نہیں۔

۶۰۹۶..... اے اللہ! جو آپ پر ایمان لایا اور یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں، تو اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب کر دے، اور موت (کی سختی) اس کے لیے آسان فرما، دنیا اس کے لیے کم کر، اور جو آپ پر ایمان نہیں لایا اور نہ یہ گواہی دی کہ میں آپ کا رسول ہوں تو اپنی ملاقات اس کے لیے پسندیدہ نہ فرما، اور نہ موت اس کے لیے آسان فرما، اور اس کی دنیا زیادہ کر۔ طبرانی فی الکبیر عن فضالة بن عبید

۶۰۹۷..... جب تم یہود یا نصاریٰ میں سے کسی کے لیے دعا کرو تو (یوں) کہو اللہ تعالیٰ تیری اولاد اور مال میں اضافہ فرمائے۔

ابن عدی فی الکامل و ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنه

۶۰۹۸..... انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن الضحاک بن سفیان

۶۰۹۹..... اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو قلیل بنایا ہے اور اس سے باقی بچا بھی تھوڑا ہے جیسے کسی کھڈ میں سایہ دار جگہ پر پانی ہو جس میں سے صاف پانی پی لیا جائے، اور گدلا باقی رہ جائے۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۱۰۰..... اللہ تعالیٰ نے جب دنیا پیدا فرمائی تو اس سے اعراض کیا اور اپنے ہاں اس کی بے قدری کی وجہ سے اسے دیکھا نہیں۔

ابن عساکر عن علی بن الحسین، مرسلاً

# دنیا کی بے وقعتی

۶۱۰۱..... اللہ کی قسم! البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے جتنا۔ (یہ بکری کا مردار بچہ جس کے کان چھوٹے ہیں) یہ تمہارے ہاں بے قدر و ذلیل ہے۔ مسند احمد، مسلم ابو داؤد عن جابر

۶۱۰۲..... اللہ تعالیٰ نے کوئی مخلوق ایسی پیدا نہیں فرمائی جو دنیا سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں (ذلیل) ناپسندیدہ ہو، اور اس سے بغض کی وجہ سے، جب سے اسے پیدا کیا (رحمت بھری نگاہ سے) نہیں دیکھا۔ حاکم فی التاریخ عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۶۱۰۳..... اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا (اس وقت سے) اس سے اعراض کیا، پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں نے تجھے اپنے برے لوگوں میں ہی اتارا۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح: اللہ تعالیٰ کے بہت سے نیک بندوں کو بھی دنیا ملی، جیسے حضرت داؤد و سلیمان، یوسف و خاتم النبیین صلی اللہ علی نبینا وعلیہم اجمعین کو عطا ہوئی اور بہت سے صحابہ کرام کو بھی جیسے حضرت یوشع بن نون، حضرت طالوت، حضرت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین، لیکن ان لوگوں نے بقول امام شافعی رحمہ اللہ "جعلوها لجة و اتخذوا صالح الاعمال فیها سفناً" اسے گہرا دریا سمجھا اور نیک اعمال کو کشتیاں بنا لیا، اس واسطے ضروری ہے کہ دنیا سے نباہ کے لیے نیک اعمال جو سنت نبوی کے مہر زدہ اور تصدیق شدہ ہوں اختیار کیے جائیں۔

۶۱۰۴..... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو جس سے محبت کرتا ہے دنیا سے اسی طرح بچاتا ہے جس طرح تم اپنے مریض کو خوف کی وجہ سے (ناموافق) کھانے اور پینے سے محفوظ رکھتے ہو۔ مسند احمد عن محمود بن لبید، حاکم عن ابی سعید

۶۱۰۵ بندہ کی جب (بنیادی) پریشانی آخرت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد (کو اس کے لیے) کافی کر دیتا ہے اور غنا و مالداری کو اس کے دل میں رکھ دیتا ہے وہ صبح و شام غنی رہتا ہے، اور جب بندے کا سب سے بڑا غم دنیا بن جائے تو اس کی جائیداد کو بکھیر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے وہ صبح و شام محتاج ہی رہتا ہے۔ مسند احمد فی الزهد عن الحسن، مرسلا

۶۱۰۶ ... ہر چیز کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے اور میری امت کا فتنہ مال کی کثرت ہے۔ ترمذی، حاکم عن کعب بن عیاض

۶۱۰۷ ان درہم و دینار نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود، ابوداؤد عن ابی موسی

۶۱۰۸ تم میں سے کسی ایک کے لیے دنیا میں اتنا (مال و سامان) کافی ہے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے۔
طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن خباب

۶۱۰۹ مال جمع کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک خادم اور ایک سواری کافی ہے۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجه، عن ابی هاشم بن عتبه

۶۱۱۰ اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو انتہائی خوبصورت شکل و صورت میں بھیجا اس سے بڑھ کر جس میں وہ میرے پاس آتے تھے تو وہ کہنے لگے: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ سے فرما رہے ہیں کہ میں نے دنیا کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ کڑوی اور پراگندہ ہو جا اور میرے دوستوں کے لئے تنگ اور سخت ہو جا تاکہ وہ میری ملاقات پسند کریں اس واسطے کہ میں نے اسے اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور دشمنوں کے لئے جنت بنایا ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان، عن قتادة بن النعمان

۶۱۱۱ خبردار! عیش پرستی سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (پرہیزگار اور حدود اللہ سے واقف) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔
مسند احمد، بیهقی فی شعب الایمان عن معاذ

استاذ محترم مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا ارشاد ہے: ”زیبائش، آرائش حرام نہیں لیکن نمائش حرام ہے“ انسان رنگ برنگے کھانے وہیں کھاتا ہے جہاں اسے کوئی دیکھنے والا ہو اندھیری رات میں اگر کسی کو بھوک لگے تو وہ کیا کرے گا؟ اسی طرح جنگل میں تھکا ماندہ شخص کون سی ڈش کھائے گا؟ مگر انسان جب کسی فائیو سٹار ہوٹل میں پہنچتا ہے تو کہتا ہے: ایک بریانی، ایک تکہ، ایک کوفتہ، ایک دہی، ایک چپاتی، ایک سلاد، ایک سویٹ ڈش، ایک چاول وغیرہ

۶۱۱۲ سونے اور چاندی (کی کثرت) کے لئے ہلاکت ہو۔ مسند احمد عن اجل، بیهقی فی شعب الایمان عن عمر

۶۱۱۳ دنیا چھوڑنا بڑے صبر کا کام ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار توڑنے سے سخت ہے۔ فردوس عن ابن مسعود

۶۱۱۴ دنیا سے لگاؤ ہر برائی کی بنیاد ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان عن الحسن

## تھوڑے پر قناعت

۶۱۱۵ دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔
مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی مالک الاشعری

۶۱۱۶ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو دنیا سے بے رغبت ہو اور آخرت کی رغبت رکھنے والا ہو۔ بیهقی فی الشعب عن الحسن، مرسلا

۶۱۱۷ ... دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی، جبکہ اسے معلوم نہیں۔
ابن لال عن انس رضی الله عنه

۶۱۱۸ ... دو درہم والے کا حساب، ایک درہم والے سے سخت ہوگا اور دو دینار والے کا حساب ایک دینار والے سے سخت تر ہوگا۔
حاکم فی تاریخه عن ابی هریرة رضی الله عنه، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی ذر، موقوفا

تشریح: ... چاندی سے ڈھالے ہوئے سکے کو درہم اور سونے سے ڈھالے ہوئے کو دینار کہتے ہیں۔

۶۱۱۹ (انسان) اس وقت تک زاہد نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ متواضع ہو جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۱۲۰ میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے مکہ کے پہاڑوں کو سونے کا بنا کر میرے سامنے پیش کیا تو میں نے عرض کیا اے میرے رب! نہیں، بلکہ میں

ایک روز سیر اور ایک روز بھوک سے رہوں، جب میں خالی پیٹ ہوں گا تو آپ کی طرف زاری کروں گا، اور آپ کو یاد کروں گا، اور جب سیر ہوگا تو آپ کی تعریف اور شکر کروں گا۔ مسند احمد، ترمذی، عن ابی امامۃ

۶۱۲۱ غنا والا پرواہی یہ ہے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامیدی ہو۔ حلیۃ الاولیاء القضاعی عن ابن مسعود

۶۱۲۲ غنا یہ ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے مایوس ہو جائے تم میں سے جو دنیا کی کسی لالچ کی طرف چلے تو وہ آہستہ چلے۔
العسکری فی المواعظ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۲۳ غنا یہ ہے کہ لوگوں کی چیزوں سے مایوسی ہو، خبردار لالچ سے بچنا اس واسطے کہ وہ موجود محتاجی ہے۔ العسکری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۱۲۴ (گھر میں) ایک بستر مرد کے لیے ایک اس کی عورت کے واسطے اور تیسرا مہمان کے لیے ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوگا۔
مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن جابر

تشریح:۔۔۔ مراد یہ ہے کہ دنیا کی چیزوں کی کمی کرو کثرت سے بچو۔

۶۱۲۵ دنیا کی ذلت و رسوائی آخرت کی ذلت سے ہلکی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن الفضل

۶۱۲۶ ہر وہ چیز جو گھر کے سائے روٹی کے چھلکے اور اتنے کپڑے سے زائد ہو جس سے انسان اپنی شرمگاہ چھپائے، اور پانی سے زائد ہو اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔ مسند احمد عن عثمان

## دنیا مسافر خانہ ہے

۶۱۲۷ دنیا میں ایسے رہو جیسے کوئی مسافر یا راہ عبور کرنے والا ہے۔ بخاری عن ابن عمر، مسند احمد ترمذی
اور ابن ماجہ میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

۶۱۲۸ نہ میں دنیا کا اور نہ دنیا میری، میں اور قیامت اس طرح بھیجے گئے کہ گویا ہم ایک ساتھ دوڑ رہے ہیں۔ الضیاء عن انس

۶۱۲۹ دینار اور درھم کا بندہ ملعون ہے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۳۰ اگر تمہیں دنیا کے بارے اتنا معلوم ہو جائے، جو میں جانتا ہوں تو تمہارے دل اس سے راحت حاصل کر لیں گے۔
بیھقی فی الشعب عن عروۃ، مرسلاً

تشریح: یعنی پھر تم مشقت کرنا چھوڑ دو کہ جس راہ سے آدمی عموماً سفر کرتا ہے تو اس کے نشیب و فراز یمین و شمال وہاں کے خدوخال سے واقف ہوتا ہے اسے وہاں سے گزرتے اتنا چنبھا نہیں ہوتا جتنا ناواقف کو ڈر و تعجب ہوتا ہے۔

۶۱۳۱ اگر تمہیں وہ چیزیں پتہ لگ جائیں جو تمہارے لیے ذخیرہ کی گئی ہیں تو جو چیز تم سے روک لی گئی ہیں ان پر افسوس نہ ہو۔
مسند احمد عن العرباض

تشریح: ایک شخص کو معلوم ہے کہ مجھے انعام میں گاڑی ملنے والی ہے اور پہلے موٹر سائیکل ملنے والی تھی لیکن نہیں دی گئی، تو اس پر اسے کوئی غم نہ ہوگا بلکہ اتنی خوشی ہوگی کہ وہ معمولی غم اس کے سامنے ہیچ ہوگا۔

۶۱۳۲ اگر دنیا کی اللہ تعالیٰ کے ہاں اتنی قدر و منزلت ہوتی جتنی مچھر کے پر کی ہے تو کافر کو ایک گھونٹ پانی نہ پلاتے۔
ترمذی والضیاء عن سھل بن سعد

جب بے قدر ہے تو اسی وجہ سے کافر کو دے رکھی ہے اور مؤمن کے لئے ناپسند کی، جنت کی وقعت ہے اور وہ مؤمن کو عطا کی، کافر کو اس سے محروم رکھا۔

۶۱۳۳ اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کے ذلیل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ایک عورت نے قتل کیا۔
بیھقی فی الشعب عن ابی

تشریح: اس وقت کے بادشاہ نے ایک عورت سے شادی کی جس کی ایک لڑکی تھی، بادشاہ اس پر فریفتہ ہوا آپ نے فرمایا: اس لڑکی سے تمہاری شادی درست

نہیں حرام ہے، بادشاہ کی دولت و حشمت دیکھ کر لڑکی بھی بے قابو ہوئے جارہی تھی، کہنے لگی مجھے تو بس ''یحییٰ'' کا سر چاہیے۔ چنانچہ اس ظالم نے اللہ تعالیٰ کے اس معصوم بندے کا ناحق سر قلم کروادیا۔ یحییٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے خوف سے اتنا روتے تھے کہ ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی نالیاں بن گئی تھیں۔

۶۱۳۴ ... تم میں سے ایک شخص کے لیے اتنا (سامان) کافی ہے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے۔ ابن ماجه عن سلمان

۶۱۳۵ ... تم میں ایک آدمی کے لیے دنیا میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ مسند احمد، نسائی، الضیاء عن بریدة

۶۱۳۶ ... دنیا، آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر کی طرف جائے اور اس میں اپنی انگلی ڈبوئے تو جتنا پانی اس کی انگلی سے لگے گا وہی دنیا کی حیثیت ہے۔ حاکم عن المستورد

۶۱۳۷ ... دنیا نے آخرت سے اتنا ہی (حصہ) لیا ہے جتنا ایک سوئی جو سمندر میں لگائی جائے تو اس کے ساتھ سمندر کا جو پانی لگتا ہے۔
طبرانی فی الکبیر عن المستورد

۶۱۳۸ ... دنیا کی حیثیت آخرت کے مقابلہ میں اتنی ہے جیسا تم میں کا کوئی اپنی اس انگلی کو سمندر میں ڈبوئے پھر دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی لگتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن المستورد

۶۱۳۹ ... مجھے تم پر فقر و فاقہ کا خوف نہیں لیکن مال کی کثرت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا خوف ہے (اسی طرح) مجھے تم پر غلطی خوف نہیں لیکن قصداً غلطی کرنے کا خوف ہے۔ حاکم، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۱۴۰ ... اللہ تعالیٰ نے دنیا سے بے رغبتی، اور پیٹ و شرمگاہ کی پاکدامنی سے بڑھ کر افضل کسی زینت سے مزین نہیں کیا۔ حلیة الاولیاء عن ابن عمر

تشریح: ... دنیا کی بے رغبتی ہر ایک کا کام نہیں، شرمگاہ اور پیٹ کو بچانا بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق اور خوف سے ممکن ہے ورنہ لغزشوں سے کئی پھسل کر رہ گئے۔

۶۱۴۱ ... جس کسی سے بھی دنیا روکی گئی تو اس کے لیے کوئی بہتری ہی ہوگی۔ فردوس عن ابن عمر

۶۱۴۲ ... میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ میں تو اس سوار کی طرح ہوں جو کسی درخت تلے سایہ میں ستانے کے لیے ٹھہرے اور پھر اسے چھوڑ کر چل پڑے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم، الضیاء عن ابن مسعود

## مالداری پر آخرت میں حسرت

۶۱۴۳ ... ہر مالدار قیامت کے روز چاہے گا کہ اسے اتنی دنیا دی جاتی جس سے وہ اپنی بھوک مٹا سکتا۔ هناد عن انس

۶۱۴۴ ... جو بندہ یہ چاہے کہ اس کا دنیا میں ایک درجہ بلند ہو اور وہ بلند ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ آخرت میں اس کا ایک درجہ اس سے بڑا اور طویل کم کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن سلمان

تشریح: ... یعنی تکبر کر کے خودسری سے ایسا کرے، باقی رتبہ جسے دنیا میں خدا دیتا ہے وہ فروتنی کو دل میں جا دیتا ہے۔

۶۱۴۵ ... مال کی کثرت (چاہنے) والے ہی قیامت کے روز سب سے کم درجہ ہوں گے۔ الطیالسی عن ابی ذر

۶۱۴۶ ... جس نے اپنی دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو نقصان پہنچایا، اور جس نے اپنی آخرت سے محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا، سو تم باقی رہنے والی کو فنا ہونے والی پر فوقیت دو۔ مسند احمد، حاکم، عن ابی موسیٰ

۶۱۴۷ ... جس نے دنیا کی کسی گمشدہ چیز پر افسوس کیا تو وہ ایک ہزار سال کی مسافت جہنم کے قریب ہو گیا اور جس نے آخرت کی کسی فوت شدہ چیز پر افسوس کیا تو ایک ہزار سال کی مسافت جنت کے قریب ہو گیا۔ الرازی فی مشیخة عن ابن عمر

۶۱۴۸ ... جو (آخرت کو بھول کر) دنیا میں گھسا تو وہ جہنم میں گھس رہا ہے۔ بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۱۴۹ ... جو دنیا سے بے رغبت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم سکھائے گا، بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت دے گا، اسے بصیرت افروز بنا دے گا اور اس کے دل کے اندھے پن کو دور کردے گا۔ حلیة الاولیاء عن علی

تشریح: ... یاد رکھیں! یہ حدیث منسوخ ہوگئی ''تعلموا القرآن وعلموه'' اور علم کے فضائل میں جو دیگر روایات ہیں اس واسطے کہ شغل و شہ

تشینی اور ترک دنیا سے اگر علم ہدایت اور بصیرت حاصل ہوتی تو جاہل صوفیا گمراہ نہ ہوتے، حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک بزرگ روح کی تجلی کو تجلی حق سمجھ کر ۳۰ سال تک پوجتے رہے، اس لیے قرآن وحدیث سے اعراض کر کے یکسو ہو جانا کھلم کھلا الحاد اور بے دینی ہے ہاں ان کو سامنے رکھ کر کوئی کسی ڈگر چلا اور راہ میں کہیں بہک گیا تو چونک جائے گا یا زیادہ نہیں بھٹکے گا۔

۶۱۵۰ دنیا اور اس کی (ضرورت سے زائد) چیزوں کو چھوڑ دو۔ حلیۃ الاولیاء عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۵۱ جو بھی پانی پہ چلے گا کیا اس کے قدم تر نہ ہوں گے؟ اسی طرح (حد سے زیادہ) دنیادار شخص (کبیرہ) گناہوں سے محفوظ نہیں رہتا۔ بیہقی فی شعب الایمان عن انس

۶۱۵۲ ... (زیادہ) جائیداد نہ بناؤ ورنہ دنیا میں مشغول ہو جاؤ گے۔ مسند احمد، ترمذی، حاکم، عن ابن مسعود

۶۱۵۳ ... دنیا کے ذکر میں اپنے دلوں کو مشغول نہ کرو۔ بیہقی فی شعب الایمان، عن محمد بن النضر الحارثی مرسلاً

۶۱۵۴ اغنیا، (دنیادار مالداروں) کے پاس کم آیا کرو۔ جن کے مال نے ان کے دلوں میں اکڑ پیدا کردی ہو (اس واسطے کہ یہ اس کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی بے قدری کرنے لگ جاؤ)۔ ابن عساکر، بیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ بن الشخیر

۶۱۵۵ ... دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے قیامت کے روز سب سے زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ ابن ماجہ حاکم عن سلمان

۶۱۵۶ ... دنیا میں سیرابی والے قیامت کے روز بھوک والے ہوں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۱۵۷ اے سعد! میں کسی شخص کو (غنیمت کا مال) دیتا ہوں، جبکہ اس کے علاوہ دوسرا شخص مجھے زیادہ پسند ہوتا ہے (میں اسے اس وجہ سے دیتا ہوں) کہیں اسے اللہ تعالیٰ منہ کے بل جہنم میں نہ گرادے۔ بخاری مسلم ابو داؤد عن سعد

تشریح:...... آپ علیہ السلام کے زمانہ کے منافقین کو برا بھلا نہیں کہا جاتا تھا، بہت سے لوگ آپ سے مال لینے آپہنچتے جن کا تعلق اگرچہ منافقوں سے نہ ہوتا لیکن مال کے حریص ہوتے آپ انہیں اس لیے دیدیتے کہ کہیں انہیں بدزبانی کی وجہ سے آخرت میں سزا نہ ہو، یہاں بھی اسی طرح کے ایک شخص کو دے کر حضرت سعد سے فرمایا تم پریشان نہ ہو کہ مجھے نہیں ملا اور اسے عطا کردیا۔

۶۱۵۸ ...... میں بعض مردوں کو دے دیتا ہوں جبکہ ان کے علاوہ لوگ مجھے زیادہ عزیز ہیں (میں ایسا) اس خوف سے (کرتا ہوں) کہ کہیں (آخرت میں) وہ جہنم میں اوندھے منہ نہ گرادیے جائیں۔ مسند احمد، نسائی عن سعد

۶۱۵۹ ...... دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تعالیٰ محبوب بنالے گا اور رہے لوگ تو ان کی طرف یہ (چیزیں) پھینک دے وہ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

## دنیا جمع کرنے کی لالچ اور حرص خطرناک ہے

۶۱۶۰ ... ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو پاکدامن کو گھٹادے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۱۶۱ ...... میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے یہ سن لیا ہے کہ ابوعبیدہ بحرین سے کوئی سامان لے کر آرہے ہیں سو خوش ہو جاؤ اور جو تمہیں میسر ہو جائے اس کی امید رکھو، اللہ کی قسم! تمہارے متعلق فقر وفاقہ کا زیادہ اندیشہ نہیں، لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ دنیا تمہارے لیے ایسے ہی پھیلادی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لیے پھیلادی گئی تھی، اور تم بھی اس میں اسی طرح ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی حرص کرنے لگو گے جیسے انہوں نے کی، اور یہ دنیا تمہیں ایسے ہی ہلاک کردے گی جیسے ان لوگوں کو ہلاک کیا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف

۶۱۶۲ ...... اپنے ڈکار کم کر اس واسطے کہ دنیا میں زیادہ سیر ہونے والے آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفۃ

تشریح:...... جان بوجھ کر ڈکار لینا بہت بری عادت ہے، جن لوگوں کو ریح یا قبض رہتا ہو یا وہ حلقوم تک کھانے کے عادی ہوں انہیں اس کا زیادہ عارضہ رہتا ہے۔ ریح کا علاج یہ ہے کہ کھانے سے پہلے معمولی سا پانی پی لیں اور تھوڑا سا درمیان میں، بعد میں پانی پینا بہت سی بیماریوں کا پیش خیمہ ہے، قبض کا علاج یہ ہے کہ بادی اور ثقیل اشیاء استعمال نہ کریں، چھلکے والی تمام چیزیں ثقیل ہیں، ہر کھانے کے بعد چہل قدمی اور صبح کی سیر ضرور کریں

جتنی آپ کی زندگی ہوگی عافیت سے گزرے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں "فطرتی ونفسیاتی باتیں"۔

۶۱۶۳ ... دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ الحلیہ عن سلمان

۶۱۶۴ اللہ تعالیٰ مؤمن کو دنیا سے، مریض کو (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والوں سے زیادہ پرہیز کرانے والا ہے اور اللہ تعالیٰ آزمائش کے ذریعہ مؤمن کی اس سے زیادہ دیکھ بھال کرتا ہے جتنی ایک والد اپنے بیٹے کی بھلائی کے ذریعہ دیکھ بھال کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ والضیاء عن حذیفۃ

۶۱۶۵ ... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے زکوۃ دلوانے اور نماز قائم کرانے کے لیے مال (کو مختلف شکلوں میں) نازل کیا ہے اگر انسان کی ایک وادی (سونے کی) ہوتی تو یہ چاہتا کہ دوسری بھی ہو، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوتیں تو یہ چاہتا کہ ان دو کے ساتھ تیسری بھی مل جائے (تو ان چیزوں سے یہ سیر نہ ہوگا) انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور پھر اللہ تعالیٰ تو اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابی واقد

۶۱۶۶ بے شک دنیا میٹھی اور سرسبز ہے تو جس کسی کو اس کی حلال چیز مل گئی، تو اس کے لیے اس میں برکت دی جائے گی، اور بہت سے ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں گھستے ہیں جبکہ قیامت کے روز ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمرۃ بنت الحارث

۶۱۶۷ ...... میں تم سے پہلے تمہارا آگے پہنچنے والا ہوں، اور تمہاری گواہی دینے والا ہوں اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے اور اللہ کی قسم! میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ابھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں، اگر چہ (میرے پاس) مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں اللہ کی قسم! مجھے یہ خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگ جاؤ گے لیکن اس بات کا اندیشہ ہے کہ دنیا میں سبقت کرنے لگ جاؤ گے۔

مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبہ بن عامر

۶۱۶۸ اے ابن خطاب! کیا تمہیں شک ہے وہ لوگ (جو ہلاک ہوئے) ایسے تھے کہ ان کی پاک چیزیں دنیا میں ہی انہیں جلدی دی گئیں۔

مسند احمد، بخاری مسلم، ابوداؤد ترمذی عن عمر

۶۱۶۹ کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ انہیں دنیا ملے اور ہمارے لیے آخرت ہو۔ بخاری مسلم، ابن ماجہ عن عمر

تشریح: ...... یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب آپ علیہ السلام نے تمام ازواج کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی تھی آپ بالا خانے میں تشریف فرما تھے، حضرت بلال کی اجازت کے بغیر کوئی اندر نہیں آسکتا تھا حضرت عمر حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگ رہے تھے اندر آئے آپ بان کی چارپائی پر بیٹھے تھے جسم مبارک پر نشان پڑے دیکھ کر عرض کی یا رسول اللہ! قیصر وکسری شاہان عجم اتنی عیش وعشرت کی زندگی بسر کریں اور آپ خاتم النبیین ہو کر ننگی چارپائی پر آرام کریں ہمیں یہ گوارہ نہیں تو اس پر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۱۷۰ ... دینار ودرھم اور بھوک کا بندہ ہلاک ہوا گر اسے دیا جائے تو راضی رہے اور اگر محروم رکھا جائے تو ذلیل وسرنگوں ہو، اور جب اس کے کانٹا چبھے تو کوئی اس کا پھانس نکالنے والا نہ ہو، خوشخبری ہو اس بندے کے لیے جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنے گھوڑے کا سر (باگ سے) پکڑا ہوا ہے اس کا سر پراگندہ اور اس کے پاؤں (چل چل کر) غبار آلود ہیں اس کی ذمہ داری اگر حفاظت کرنے پر لگا دی جائے تو حفاظت کرنے پر لگا رہے، اور اگر لشکر کے پیچھے چلنے کو کہا جائے تو لشکر کے پیچھے ہی رہے (اس کی حالت یہ ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہ ملے اور اگر کوئی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔ بخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۷۱ ...... ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے بخشش نہیں مانگتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔ فردوس عن محمد بن عمیر بن عطارد

۶۱۷۲ ...... تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم میں کا ایک شخص، صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا اور (کھانے میں) اس کے سامنے ایک پیالہ رکھا جائے گا دوسرا (جو خالی ہو جائے گا) اٹھالیا جائے گا، اور (پردے لٹکا کر) تم اپنے گھروں کو ایسے چھپالو گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے تم اس دن کی نسبت سے آج بہتر ہو۔ ترمذی عن علی

تشریح: ...... یہاں بھی مقصود یہ ہے کہ تعیش اور مال کی کثرت سے بچو، اور ضرورت سے زائد چیزیں گھروں میں نہ رکھو۔

۶۱۷۳ ...... میرا اور دنیا کا کیا واسطہ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق والرقم۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۶۱۷۴ میرا اور دنیا کا کوئی لگاؤ نہیں، میرا اور اس کا کیا واسطہ۔ ابو داؤد عن ابن عمر

## عیش و تنعم سے احتراز

۶۱۷۵ اے عائشہ! اس (رنگدار پردے) کو ہٹا دو اس واسطے کہ میں جب بھی آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔
مسند احمد، نسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۱۷۶ اللہ تعالیٰ کی دنیا میں زہد سے بڑھ کر کسی افضل شے سے عبادت نہیں کی گئی۔ ابن النجار عن عمار بن یاسر

۶۱۷۷ میرا اور دنیا کا کیا لگاؤ، میرا اور دنیا کا کیا تعلق، مجھے کیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور دنیا کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی سوار گرمی کے دن میں چلتے چلتے دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سائے میں بیٹھ کر پھر چل پڑے اور اس سائے کو چھوڑ دے۔
مسند احمد، حاکم عن ابن عباس

۶۱۷۸ جس نے تمام غموں کا ایک غم یعنی آخرت کا غم بنالیا تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام غموں میں کفایت کرے گا، اور دنیا کے احوال کی جسے کئی پریشانیاں ہوگئیں تو وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مر گیا اللہ تعالیٰ کو اس کی پروانہیں۔ ابن ماجہ عن مسعود رضی اللہ عنہ

۶۱۷۹ فاطمہ! (بیٹی) کیا تم اس بات پر خوش ہوگی کہ لوگ کہیں: کہ محمد (ﷺ) کی بیٹی فاطمہ کے ہاتھ میں (جہنم کی) آگ کی زنجیر ہے؟
مسند احمد نسائی، حاکم عن ثوبان

۶۱۸۰ یہ (سونے کا ہار) فلاں شخص کے پاس لے جاؤ اور فاطمہ کے لیے یمنی کپڑے کا بنا ہوا ہار اور ہاتھی دانت کے دو کنگن خرید لاؤ، اس واسطے کہ وہ میرے گھر والے ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ وہ اپنی دنیا کی زندگی میں ہی اپنی اچھی چیزیں کھالیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ثوبان

۶۱۸۱ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتا ہے تو دنیا کے کام اس کے لیے بند کر دیتا ہے اور آخرت کے کام آسان کر دیتا ہے۔ فردوس عن انس

تشریح: یعنی دنیا کے کام کرنا اس کے لیے مشکل ہوتے ہیں جبکہ آخرت کے اعمال کرنے میں اسے کوئی تکان و مشقت نہیں ہوتی، ایسا نہیں کہ اس کا معاش بند ہو جاتا ہے جیسا لوگ سمجھتے ہیں!

## مال و اسباب کی کثرت غفلت کا سبب ہے

۶۱۸۲ مجھے تمہارے بارے جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کی چمک دمک اور اس کی زیب و زینت کا دروازہ کھل جائے گا، بات یہ ہے کہ بھلائی کسی برائی کو جنم نہیں دیتی، اور موسم بہار ایسی نبات اگاتا ہے جسے کھا کر حیوان کا پیٹ پھولا کر مار دیتا ہے یا مرنے کے قریب کر دیتا ہے البتہ سبزہ کھانے والے چوپائے وہ اتنا کھاتے ہیں یہاں تک کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں (زیادہ کھانے کی وجہ سے وہ اٹھ نہیں پاتے) اور سورج کی طرف منہ کر کے بیٹھ جاتے ہیں تو ان کا پیٹ خراب ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرنے لگ جاتے ہیں پھر وہ چرتے ہیں اور یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے اور بہترین مال مسلمان کا ہے جسے وہ مسکین، یتیم اور مسافر کو دے سو جس نے اس کو اس کے حق (طریقے) سے لیا، اور حق میں صرف کیا، تو یہ اچھی امداد ہے، اور جس نے اسے ناحق (طریقے) سے لیا، تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور وہ (مال) اس کے برخلاف قیامت کے روز گواہ ہوگا۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی سعید

۶۱۸۳ انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کو دنیا کی مثال کے طور پر بیان کیا گیا ہے دیکھو جو (فضلہ) انسان سے خارج ہوتا ہے اگر اس نے مسالے اور نمک ڈالے تو اب ان کا کیا انجام ہوا۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی

۶۱۸۴ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال انسان کے (ہضم شدہ) کھانے سے دی ہے اور انسان کے (ہضم شدہ) کھانے کی مثال دنیا سے دی ہے جس میں اس نے مسالے اور نمک ڈالا ہو۔ ابن المبارک، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی

۶۱۸۵ انسان سے جو (فضلہ) خارج ہوتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی مثال قرار دیا ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی الشعب عن الضحاک بن سفیان

۶۱۸۶ جس کا سارا غم آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ غنا و لاپروائی کو اس کے دل میں پیدا کر دے گا، اس کی حالت کو یکجا کر دے گا، اور دنیا سرنگوں

ہوکراس کے پاس آئے گی، اور جس کا سارا غم دنیا ہو اللہ تعالیٰ محتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں اور اس کی حالت کو منتشر کر دیتا ہے اور دنیا (بھی) اسے وہی ملتی ہے جو اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۱۸۷..... جس کی آخرت کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت بہتر بنا دیتا ہے اور غنا کو اس کے دل میں پیدا فرما دیتا ہے، اور دنیا سرنگوں ہو کر اس کے پاس آتی ہے، اور جس کی نیت دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے، اور اسے دنیا بھی وہی ملتی ہے جو اس کے لیے لکھ دی گئی۔ابن ماجہ عن زید بن ثابت

۶۱۸۸..... ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ غنا مال کی کثرت کا نام ہے، غنا تو دل کا غنا ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے۔ جس کے دل میں غنا ہو گا تو دنیا کی کوئی مصیبت اسے تکلیف نہیں دے گی، اور جس کے دل میں محتاجی ہو گی، تو دنیا کی جو چیز بھی اسے زیادہ دی گئی اسے مالدار نہ بنائے گی نفس کو تو اس کی خودغرضی نقصان پہنچاتی ہے۔نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

۶۱۸۹..... تین چیزیں ایسی ہیں جن پر میں قسم کھاتا ہوں (کہ وہ برحق ہیں) صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا، جس پر کوئی ظلم ہوا اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا، اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے محتاجی کا دروازہ کھولتا ہے اور میں تم سے ایک بات کہتا ہوں اسے یاد کرلو، دنیا (سے فائدہ اٹھانا) تو چار آدمیوں کے لیے مناسب ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا، اور وہ اس مال کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی جانتا ہے تو ایسا شخص سب سے افضل مرتبہ میں ہے۔

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم سے تو نوازا مگر مال سے محروم رکھا، اور وہ سچی نیت سے کہتا ہے: اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں (بھی) فلاں شخص کے عمل کی طرح عمل کرتا تو وہ (اگرچہ) اپنی نیت میں ہے جبکہ دونوں کا اجر برابر ہے اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا لیکن علم کی دولت سے بے بہرہ رکھا وہ اپنے مال میں علم کے بغیر حسد کرتا، اس (مال) کے بارے اپنے رب سے نہیں ڈرتا، رشتہ ناتہ کو نہیں جوڑتا، اور نہ اسے اللہ تعالیٰ کا حق معلوم ہوتا ہے تو یہ سب سے برے رتبہ میں ہے

ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: کاش میرے پاس مال ہوتا تو میں اس شخص کے کاموں کی طرح (برے) کام کرتا ہے تو اسے اس کی نیت میں ہی رہنا پڑتا ہے اور ان دونوں کا بوجھ برابر ہے۔مسند احمد، ترمذی، عن ابی کبشۃ الانماری

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کا حق مال کی زکوۃ ہے ہر آدمی کو اس کی نیت کے بدلہ اجر ملتا ہے، آخری شخص ایسا ہے جس کے نہ مال ہے اور نہ علم وہ بے علم شخص کو دیکھ کر حرص کرتا ہے، اس واسطے جیسے وہ گناہ میں مبتلا ہے اسی طرح اسے بھی اپنی نیت میں اس کے ساتھ شریک ہونا پڑا۔

## الاکمال

۶۱۹۰..... دنیاداروں کے حسب نسب وہی ہیں جن کی طرف اس مال کے لیے جاتے ہیں۔مسند احمد، بخاری مسلم والرویانی وابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم، عن سعید بن منصور عن بریدۃ، العسکری فی الامثال عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۱۹۱..... زہد یہ ہے کہ جس بات کو تمہارا خالق پسند کرے اسے پسند کرو، اور جسے وہ ناپسند کرے اس سے تم بھی بغض رکھو، اور دنیا کی حلال چیزوں سے تم ایسے بچو جیسے دنیا کی حرام چیزوں سے بچتے ہو، اس واسطے دنیا کی حلال چیزیں حساب (کا ذریعہ) ہیں، اور اس کی حرام چیزیں عذاب (میں مبتلا کرنے کا باعث) ہیں اور تم تمام مسلمانوں پر ایسے ہی رحم کرو جیسے اپنے آپ پر رحم کرتے ہو اور تم لایعنی (فضول) باتوں کو زبان پر لانے سے ایسے ہی احتراز و اجتناب کرو جیسے حرام باتوں کی گفتگو سے بچتے ہو، اور زیادہ کھانے سے تم اسی طرح پرہیز کرو جیسے تم اس مردار کے کھانے سے پرہیز کرتے ہو جو سخت بدبودار ہو چکا ہو اور تم دنیا کے ساز و سامان اور زیب و زینت سے ایسے ہچکچاؤ جیسے آگ سے بچتے ہو، اور تم دنیا میں اپنی امید کو محدود رکھو تو یہی دنیا سے بے رغبتی اور زہد ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......دنیا کی حلال چیزوں کو جائز طریقے پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، مال کی کمائی اور صرف کے بارے میں سوال ہوگا نعمتوں کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی، تمام مسلمانوں پر رحم یہ ہے کہ ہر انسان چاہتا ہے کہ میں نار جہنم سے بچوں تو دوسروں کے لیے بھی یہی ولولہ اس کے دل میں موجزن ہو، زیب وزینت حدود و قیود میں جائز ہے۔

## دنیا سے بے رغبتی کی حقیقت

۶۱۹۲......آگاہ رہو! دنیا سے بے رغبتی حلال چیزوں کو (اپنے اوپر) حرام کرنے اور مال کو ضائع کرنے کا نام نہیں، لیکن دنیا سے بے رغبتی یہ ہے کہ جو چیز اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے اس پر تمہیں اپنے ہاتھ کی چیز سے بڑھ کر بھروسہ ہو اور یہ کہ تمہیں جب مصیبت پہنچے تو اس مصیبت کا ثواب زیادہ مرغوب و پسندیدہ ہو اگر وہ مصیبت تمہارے لیے باقی رہتی۔ الحلیة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۱۹۳......جس نے چالیس دن دنیا سے بے رغبتی اختیار کی اور اخلاص سے عبادت کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری کردے گا۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی موسیٰ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات وقال الذهبی فی المیزان باطل

تشریح:......چالیس روز کو ایک خاص تربیتی حیثیت حاصل ہے باقی رہا حدیث پر کلام تو اس کے متعلق گفتگو اتنی کافی ہے کہ یہ کسی صوفی کا کلام ہے۔

۶۱۹۴......جس نے دنیا میں رغبت رکھی اور بہت رغبت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اتنا اندھا کرے گا جتنا وہ دنیا میں راغب ہوا ہوگا، اور جس نے دنیا سے بے رغبتی کی، اور اس میں اپنی امید کو کوتاہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھنے کے علم اور بغیر کسی کے رہنمائی کے ہدایت عطا فرمائے گا۔

ابو عبدالرحمن السلمی فی کتاب المواعظ و الوصایا عن ابن عباس

۶۱۹۵......کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اسے بغیر سیکھے علم عطا ہو اور بغیر کسی کی رہنمائی کے ہدایت ملے؟ کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل کے اندھے پن کو دور کرکے اسے بصیرت افروز بنادے؟ تو آگاہ رہو! جو دنیا میں بے حد رغبت کرنے لگا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اندھا کردے گا جتنا وہ دنیا کی طرف راغب ہوا ہوگا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اور اپنی امید کوتاہ کی، تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر سیکھے علم دے گا اور بغیر کسی رہنمائی کے ہدایت بخشے گا۔

خبردار! تمہارے بعد ایک قوم ہوگی جن کی حکومت صرف قتل وظلم سے قائم رہے گی، اور ان کی مالداری عاجزی اور بخل سے ہوگی، اور محبت یوں قائم ہوگی کہ وہ دین میں نئی باتیں نکالیں گے اور خواہشات کی پیروی کریں گے، سو تم میں سے جو کوئی وہ زمانہ پائے اور پھر مالداری پر قدرت کے باوجود فقر کے لیے اور عزت پر قدرت کے باوجود ذلت پر اور محبت کے ہوتے ہوئے بغض کے لیے صبر کرے اور ان تمام باتوں سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقین کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ الحلیة عن الحسن، مرسلاً

۶۱۹۶......دنیا سے بچو، اس واسطے کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! وہ ہاروت و ماروت سے بڑھ کر جادوگر ہے۔

الحکیم عن عبدبن بسر المازنی

## مال ودولت ایک آزمائش ہے

۶۱۹۷......بے شک دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ (پہلے لوگوں کے بعد) تمہیں اس میں (ان کا) خلیفہ بنانے والا ہے، اور پھر تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو، سو دنیا اور عورتوں سے بچنا، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں پہلے فتنہ کی ابتداء عورتوں سے ہوئی۔

مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تشریح:......موسیٰ علیہ السلام کی امت ایک جگہ لشکر کشی کی مہم پر روانہ تھی کہ دشمن کی فوج نے شکست کی یہ ترکیب سوچی کہ بنی اسرائیل کی طرف عورتیں روانہ کی جائیں تو جب اس تدبیر پر عمل ہوا تو ایک اسرائیلی ایک عورت کو اپنے خیمہ میں لے جا کر اس سے مشغول ہوا، لوگوں نے اسے بہت سمجھایا مگر اس کی عقل اڑ چکی تھی چنانچہ پوری فوج میں طاعون پھیل گیا اور ایک دن میں کئی سو اسرائیلی لقمۂ اجل بن گئے۔

۶۱۹۸......اے عبدالرحمن! دنیا بڑی میٹھی اور ہری بھری ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں (پہلے لوگوں کے بعد) خلافت دینے والا ہے اور تمہیں جانچے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو؟

خبردار! دنیا سے بچو اور عورتوں سے اجتناب کرو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن سمرة

۶۱۹۹......بے شک دنیا بڑی میٹھی اور سبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ بنانے والا ہے پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو؟ سو دنیا سے بچنا اور عورتوں سے احتیاط کرنا، آگاہ رہنا ہر عہد توڑنے والے کا ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی سرین کے پاس ہوگا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۶۲۰۰......دنیا بڑی میٹھی اور ہریال ہے سو جو کوئی اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرا اور اپنا معاملہ (ظاہری و باطنی) درست رکھا، تو اس کا انجام تو بہتر رہے گا۔ وگرنہ وہ اس کھوئیے کی طرح جو کبھی سیر نہیں ہوتا، اور اس بارے میں وہ لوگوں کے درمیان ایسا ہے جیسے دو ستاروں کے درمیان بعد و جدائی، ایک مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور دوسرا مغرب میں غروب ہوتا ہے۔ الرامھرمزی فی الاسندة وسنده حسن عن میمونه

۶۲۰۱......کیا تم بکری کے اس (مردہ) بچہ کو دیکھ رہے ہو، جب وہ اسے پھینک رہے تھے وہ کس قدر حقیر لگ رہا تھا؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ حقیر ہے جتنا یہ بکری کا بچہ اس کے گھر والوں کے نزدیک حقیر ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی حسن، ابن ماجه، طبرانی عن المستورد بن شداد، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن عبدالله بن ربیعة السلمی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی، هناد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۲۰۲......کیا تم اس بکری کو دیکھ رہے ہو جو اس کے مالکوں کے ہاں بے قیمت ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جتنی یہ بکری اپنے مالک کے ہاں بے قیمت ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ ذلیل ہے اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو کبھی بھی کسی کافر کو ایک قطرہ پانی نہ پلاتا۔

ابن ماجه، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الکبیر حاکم عن سهل بن سعد

۶۲۰۳......لوگو! یہ دنیا پیچ و تاب کا گھر ہے سیدھے پن کا گھر نہیں پریشانی کا گھر ہے فرحت و شادمانی کا گھر نہیں، جس نے اس گھر کو پہچان لیا، تو وہ کسی خوشحالی پر خوش نہیں ہوا، اور نہ کسی مصیبت پر غمگین ہوا، خبردار! اللہ تعالیٰ نے دنیا مصیبت و آزمائش کا گھر اور آخرت کو پچھلا ٹھکانہ بنایا، اور دنیا کی آزمائش کو آخرت کے ثواب کے لیے پیدا کیا (یوں) آخرت کا ثواب دنیا کی مصیبت کا بدلہ ہے۔

(انسان دنیا کو) لیتا اور آزمائش میں پڑتا ہے تاکہ اسے بدلہ دیا جائے سو اس کے دودھ پلانے کے وقت کی حلاوت و مٹھاس سے، اس کے دودھ چھڑانے کی کڑواہٹ (تبدیل ہو جانے) سے بچو، اور اس کی جلدی لذیذ چیزوں سے بچو جو بالآخر مصیبت سے تبدیل ہو جانے والی ہیں اور اس گھر کی آبادی کی کوشش نہ کرو جس کے بارے اللہ تعالیٰ نے خراب و برباد ہو جانے کا فیصلہ فرما دیا ہے اور اس کے ساتھ میل جول نہ رکھو، جب کہ تم کو اس سے اجتناب مطلوب ہے ورنہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے درپے اور اس کی سزا کے مستحق بن جاؤ گے۔

الدیلمی عن ابن عمر

۶۲۰۴......کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ (بکری) اپنے مالکوں کو عزیز ہوگی؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! البتہ دنیا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے قدر و ذلیل ہے جتنی یہ اپنے گھر والوں کے نزدیک بے قیمت ہے آپ کی مراد مردہ بکری سے تھی۔

ابن قانع عبدالله بن هولاع عن البراء، طبرانی فی الکبیر عن سهل بن سعد

۶۲۰۵..... اللہ کی قسم! دنیا بکری کے مینگنے کے برابر بھی نہیں۔هناد عن الحسن مرسلاً

۶۲۰۶..... اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنی تمہارے نزدیک یہ مردار بکری ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد

وابوعوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکروٹے کے پاس سے گزرے جس کے کان چھوٹے چھوٹے تھے، تو آپ نے فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی: ہم تو کسی چیز کے عوض بھی اسے لینا پسند نہیں کرتے، اور ہم اسے کریں بھی کیا؟ پھر آپ نے یہ ذکر کیا۔

۶۲۰۷..... اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بے شک دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بکری کے بچہ سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا وہ اپنے گھر والوں کے ہاں بے قدر ہے اگر دنیا ایک رائی کے دانہ برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے اولیاء اور اپنے پسندیدہ لوگوں کو ہی عطا کرتے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

## دنیا مچھر سے بھی حقیر ہے

۶۲۰۸..... اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی عطا نہ کرتے۔

ابن المبارک والبغوی عن عثمان بن عبیداللہ بن رافع عن رجال من الصحابہ

۶۲۰۹..... اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی بہتر ہوتی تو اس دنیا کا کسی کافر ایک گھونٹ بھی نہ دیتے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۱۰..... اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مچھر کے پر کا بھی وزن رکھتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۲۱۱..... جو یہ دیکھ کر خوشی محسوس کرے کہ وہ پوری دنیا کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس ڈھیر کو دیکھے، اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں مکھی کے پر برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ بھی نہ عطا کرتے۔ابن المبارکؒ عن الحسن، مرسلاً

۶۲۱۲..... اللہ تعالیٰ نے انسان سے خارج ہونے والی (غلاظت) کو دنیا کی مثال بنایا ہے۔

مسند احمد والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان عن الضحاک بن سفیان الکلابی

۶۲۱۳..... انسان کا ہضم شدہ کھانا دنیا کی مثال بنایا گیا ہے، سو دیکھو جو انسان سے خارج ہوتا ہے اس کے نمک مسالے کا کیا حال ہوا۔

ابن المبارک، مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء، بیہقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن ابی بن کعب

۶۲۱۴..... خبردار انسان کا (ہضم شدہ) کھانا دنیا کی مثل قرار دیا گیا ہے اور (اسی طرح) اس کا نمک اور مسالہ۔

طبرانی عن ابی بن کعب

۶۲۱۵..... اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی: کہ اے داؤد! دنیا کی مثال اس مردار جیسی ہے جس پر بہت سے کتے یکجا ہو کر اسے کھینچ رہے ہوں کیا تم بھی ان کی طرح کتا بننا چاہتے ہو اور ان کے ساتھ دنیا کو کھینچتے پھرو؟ اے داؤد! کھانے کی پاکیزگی، لباس کی نرمی اور لوگوں اور آخرت میں شہرت جنت کبھی بھی انہیں جمع نہیں کرے گی۔الدیلمی عن علی

ایک طرف دنیا کی طلب اور اس کے لالچ سے منع کیا گیا ہے دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمتیں مل جائیں تو اس کی ممانعت نہیں۔

۶۲۱۶..... اللہ تعالیٰ نے جب سے دنیا کو پیدا کیا اس وقت سے لے کر اس کی طرف صرف اس میں عبادت گزاروں کی جگہ کی وجہ سے دیکھا، اور

اللہ تعالیٰ صور پھونکنے تک اس کی طرف دیکھنے والا نہیں، اور اس سے ناراضگی کی وجہ سے اس کی ہلاکت کی اجازت دیدیتا، اور اسے آخرت پر ترجیح نہیں دی۔ ابن عسال عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:……دنیا کی طرف دیکھنا نظر رحمت سے دیکھنا مراد ہے، ورنہ کوئی شے بھی اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے اسی دنیا میں اس کی عبادت وریاضت میں مصروف ہیں اس واسطے اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے دنیا کی طرف دیکھتے ہیں۔

۶۲۱۷…دنیا میں زیادہ پیٹ بھرنے والے آخرت میں سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

بیهقی عن ابی جحیفة ،بیهقی عن انس ،عن ابن عمر ،طبرانی فی الکبیر ، حاکم، بیهقی عن سلمان

تشریح:……آخرت کو بھول کر اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کر کے پیٹ بھرنے والے مراد ہیں۔

۶۲۱۸…قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں پیٹ بھر کر اور خوب سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

الحکیم عن المقدام بن معد یکرب ، بیهقی عن ابی جحیفة

## کھانے میں اعتدال پر قائم رہنا

۶۲۱۹ ابو جحیفہ ایسے نہ کرو (یعنی خوب سیر ہو کر ڈکار نہ لو) قیامت کے روز وہی لوگ سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے جو دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہونے والے ہوں گے۔ حاکم عن ابی جحیفة

۶۲۲۰ …اپنی ڈکار روکو اس لیے جو لوگ دنیا میں سب سے زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں سب سے بڑھ کر بھوکے ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی جحیفة ،مر برقم ۶۱۶۲ .

۶۲۲۱ …اے ابو جحیفہ اپنی ڈکار کم کر و اس واسطے کہ جو لوگ دنیا میں پیٹ بھر کر کھانے والے ہوں گے وہ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔

الحکیم عن المقدام بن معدیکرب ،بیهقی عن ابی جحیفة

۶۲۲۲……اے فلاں! اپنی ڈکار روکو! اس واسطے کہ جو دنیا میں زیادہ سیر ہوں گے وہ آخرت میں زیادہ بھوک والے ہوں گے۔

حاکم وتعقب عن ابی جحیفة

تشریح:……خطاب صراحتاً اور کنایتاً حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ ہی کو ہے

۶۲۲۳……مجھے خواب میں دنیا کی چابیاں دی گئیں، پھر تمہارے نبی کو اچھی جگہ لے جایا گیا، اور تم نے دنیا میں چھوڑ دیا، سرخ، زرد اور سفید کھانے کھاتے ہو، بنیادا ایک ہے، شہد، گھی اور آٹا، لیکن تم نے خواہشات کی پیروی کی۔ ابن سعد عن سالم بن ابی الجعد، مرسلاً

تشریح:……انبیاء علیہم السلام کے خواب بھی وحی کے درجہ میں ہوتے ہیں، سرخ شہد، سفید آٹا اور زرد گھی ہوتا ہے۔

۶۲۲۴……میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پلے بڑھے، اور اسی پر ان کے جسم اُگے۔ ابویعلی وابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:……عصر حاضر میں ایسے زہد کا تصور کرنا بھی مشکل ہے چہ جائیکہ کہیں اس کا ثبوت ملے۔

۶۲۲۵……میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جنہیں نعمتیں غذا میں ملیں، اور وہ انہی میں رہے، جو اچھے کھانے کھاتے، نرم کپڑے پہنتے ہیں، پکی تھکی بات ہے کہ وہ برے لوگ ہیں، ظالم بادشاہ سے (بغاوت کر کے) بھاگنے والا شخص نافرمان نہیں، بلکہ وہ بادشاہ ہی نافرمان ہے جو ظالم ہے خبردار، خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی فرمانبرداری جائز نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنه

تشریح:……یہاں بھی حد سے تجاوز مراد ہے ورنہ اچھا کھانا اور عمدہ کپڑا پہننا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ ترمذی کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر اپنی نعمت کا اثر دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

۶۲۲۶۔۔۔تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے او پر ایک پیالہ (خالی کر کے) اٹھالیا جائے گا اور دوسرے کو شام کے وقت رکھا جائے گا، صبح ایک جوڑے میں ہوگی اور شام دوسرے میں، اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی کپڑے پہناؤ گے جیسے بیت اللہ کو پہنائے جاتے ہیں؟ تو ایک شخص نے عرض کیا: پھر تو ہم اس وقت بہتر ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو۔

طبراني في الكبير، بخاري مسلم عن عبدالله بن يزيد الخطمي

تشریح: انسانی ضروریات رہائش کا مکان، پہننے کو کپڑے، کھانے کو طعام اور پینے کو پانی ہے، پھر جتنی ضروریات بڑھیں گی اتنے ہی اسباب درکار ہوں گے، لہٰذا اتنا یاد رہے کہ بے ضرورت اور فالتو اشیاء ہرگز ہرگز جمع نہ کی جائیں۔

۶۲۲۷۔۔۔تم آج بہتر ہو یا اس وقت (بہتر ہو گے) جب تمہارے سروں پر ایک کھانے کا برتن صبح اور ایک برتن شام کے وقت پھیرا جائے گا، اور اس وقت تم میں سے کوئی اپنے گھر کو ایسے ہی ڈھانپے گا جیسے خانہ کعبہ کو ڈھانپا جاتا ہے؟ تو صحابہ نے عرض کیا: کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم آج بہتر ہو، بلکہ تم آج بہتر ہو، جب تم اس (دنیا) میں مبتلا کر دیئے گئے تو ناتے ختم کردو گے، آپس میں حسد کرنے لگ جاؤ گے، ایک دوسرے کی مخالفت اور ایک دوسرے سے بغض کرنے لگ جاؤ گے۔ هناد، حلية الاولياء عن الحسن مرسلاً

تشریح:۔۔۔۔۔۔جب دل میں مال کی قدر و قیمت بیٹھتی ہے تو اخوت جگہ نہیں پاتی، بھائی بندھن اسی وقت قائم رکھا جا سکتا ہے جب لین دین اجنبی لوگوں کی طرح ہو ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے بھئی کوئی بات نہیں بڑے بھائی کے پیسے ہیں وہ کب مانگتے ہیں، پیسے کے بغیر کون اس دنیا میں رہ سکتا ہے۔

۶۲۲۸۔۔۔قریب ہے کہ جب تم میں سے کوئی زندہ رہا تو اس کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور تم دیواروں کو ایسے ہی چھپاؤ گے جیسے کعبہ کو چھپایا جاتا ہے۔ طبراني في الكبير عن فضالة الليثي

تشریح:۔۔۔۔۔۔یہاں بھی ضرورت سے زائد پردے ممنوع ہیں۔

# گذارہ کے قابل روزی بہتر ہے

۶۲۲۹۔۔۔تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا جب تم گندم کی روٹی اور کشمش سے سیر ہو گے اور رنگ برنگے کھانے کھاؤ گے طرح طرح کے کپڑے پہنو گے؟ کیا تم اس وقت بہتر ہو گے یا آج؟ لوگوں نے عرض کی اس وقت، آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو۔

بخاري مسلم وابن عساكر عن واثلة

تشریح:۔۔۔۔۔۔اس حدیث میں بھی غیر ضروری اشیاء کی ممانعت ہے۔

۶۲۳۰۔۔۔اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح کو ایک جوڑا اور شام کو دوسرا جوڑا پہنے گا، اور اس کے سامنے ایک برتن رکھا جائے گا اور دوسرا اٹھایا جائے گا اور تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کرو گے جیسے خانہ کعبہ کو؟ تو لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم آج کی نسبت اس دن بہتر ہوں گے، ہماری خرچ کی کفایت کی جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہوں گے، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ اس دن کی نسبت تم آج بہتر ہو۔

هناد، ترمذي، حسن غريب عن علي

تشریح:۔۔۔۔۔۔اس واسطے کہ عہد نبوت میں ان چیزوں کا رواج نہ تھا۔

۶۲۳۱۔۔۔مجھے تو تمہارے متعلق اپنے بعد دنیا کی خوشنمائی اور زینت کا خوف ہے جو تمہارے اوپر کھول دی جائے گی، تو ایک شخص بولا، یا رسول اللہ! کیا کوئی بھلائی بھی شر پیدا کر سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: بات یہی ہے کہ بھلائی سے شر پیدا نہیں ہوتا، البتہ موسم بہار کچھ ایسے پودے اگاتی ہے جو پیٹ پھلا کر ہلاک کر دیتی یا اس کے قریب پہنچا دیتی ہے صرف سبزہ کھانے والے جانور، کیونکہ وہ اتنا کھاتے ہیں کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں۔ (پھر) وہ سورج کا سامنا کرتے ہیں (جس کی وجہ سے) ان کا پیٹ جاری ہو جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتے ہیں اور پھر چرنے لگتے ہیں۔

اور یہ مال بھی سبز و میٹھا ہے، اور بہتر مال مسلمان کا وہ ہے جو وہ مسکین، یتیم، اور مسافر کو دے، سو جس نے اسے صحیح طریقے سے لیا اور صحیح جگہ خرچ کیا تو وہ اچھی معاونت (کا سامان) ہے، اور جس نے ناحق لیا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی کھاتا ہو اور سیر نہ ہوتا ہو، اور وہ (مال) قیامت کے روز اس (کے) برخلاف گواہ ہوگا۔ طبرانی، مسند احمد، بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجه، ابویعلی، ابن حبان عن ابی سعیدمر برقم ۶۱۸۲

۶۲۳۲۔۔۔ تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم رنگ برنگے کھانوں سے سیر ہوگے؟ لوگوں نے عرض کی: کیا ایسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، تم اس شخص کو پالوگے یا تم میں سے کوئی اسے دیکھ لے گا، اس وقت کیسا حال ہوگا جب تمہارا ایک شخص صبح ایک جوڑے میں شام دوسرے جوڑے میں کرے گا؟ لوگوں نے عرض کی: کیا یہ بھی ہوگا؟ آپ نے فرمایا: گویا کہ تم نے اسے پالیا یا تم میں کا کوئی اسے پالے گا تمہارا اس وقت کیا حال ہو رہا ہوگا جب تم اپنے گھروں کو ایسے ہی پردہ پوش کروگے جیسے خانہ کعبہ کو کیا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کی: کیا کعبہ سے بے رغبتی کی بنا پر؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اس زائد مال کے ذریعہ جو تم حاصل کروگے۔

لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آج بہتر ہیں یا اس دن بہتر ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم آج افضل ہو۔ هناد عن سعد و ابن مسعود

تشریح:۔۔۔ یہ دور نبوت کے قریب عہد کی بات ہے، جبکہ موجودہ زمانہ میں ان باتوں کو تو معمولی تصور کیا جاتا ہے۔

۶۲۳۳۔۔۔ شاید تم یا تم میں سے کوئی وہ زمانہ پالے، جس میں تم ایسے کپڑے پہنوگے جیسے کعبہ پر پردے لٹکائے جاتے ہیں، اور صبح و شام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔ البغوی عن طلحه بن عبدالله النصری

تشریح:۔۔۔ یہاں بھی سابقہ مضمون کی طرف اشارہ ہے۔

۶۲۳۴۔ مجھ پر اور میرے ساتھی پر دس گیارہ روز ایسے گزرے کہ ہمارے پاس صرف پیلو کا پھل کھانے کے لیے ہوتا، پھر ہم اپنے ان انصار بھائیوں کے پاس آئے۔ اور ان کا سب سے عظیم کھانا کھجور تھا، پھر انہوں نے اس بارے ہماری مدد کی، اللہ کی قسم! میں اگر تمہارے لیے روٹی یا گوشت حاصل کر لیتا تو تمہیں اس سے سیر کر دیتا، لیکن میرے بعد عنقریب تم ایسا زمانہ پاؤگے کہ تم میں سے کسی کے پاس صبح و شام برتن لائے جائیں گے، اور اس زمانہ میں تم ایسے کپڑے پہنوگے جیسے کعبہ کے پردے ہوتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم اس دن بہتر ہوں گے یا آج بہتر ہیں؟ آپ نے فرمایا: بلکہ تم آج بہتر ہو، آج تم بھائی بھائی اور باہم محبت کرنے والے ہو، اور اس دن ایک دوسرے سے بغض رکھ کر ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے والے ہوگے۔

الحلية، بخاری، مسلم، حاكم عن طلحة بن عمرو النصري

تشریح:۔۔۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب خندق کھودتے کھودتے صحابہ کرام تھک ہار چکے تھے اکثر فاقہ سے تھے اس موقعہ پر اپنے رفقاء کو تسلی دیتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

۶۲۳۵۔۔۔ اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اگر میرے پاس روٹی اور گوشت ہوتا تو میں تمہیں کھلاتا، ہاں شاید تم ایسا زمانہ پاؤ یا تم میں سے کوئی ایک وہ وقت دیکھ لے گا، تم ایسے کپڑے پہنوگے جیسے خانہ کعبہ کے پردے ہوتے ہیں، صبح و شام تمہارے سامنے برتن لائے جائیں گے۔

مسند احمد، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طلحة بن عمرو النصری

تشریح:۔۔۔ اس کا تعلق بھی اسی مضمون سے ہے۔

## کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھنا غفلت کی علامت ہے

۶۲۳۶ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! تم پر روم و فارس ضرور فتح ہوں گے، اور دنیا تم پر انڈیل دی جائے گی، اور تمہارے پاس روٹی اور گوشت بکثرت ہوں گے (اور اتنی کثرت میں غفلت ایسی ہوگی) کہ اکثر کھانے پر بسم اللہ بھی نہ پڑھی جائے گی۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بسر

تشریح:......کھانوں کی جب کثرت ہوتی ہے تو افراتفری میں انسان واقعی بسم اللہ بھول جاتا ہے۔

۶۲۳۷..... عنقریب تم ایسے لوگ دیکھو گے جو مال کو ترجیح دیں گے، سو تمہارے لیے دنیا میں ایک گھر اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی ھاشم ابن عتبہ

تشریح:...... یہ حدیث عہد اول کی ہے بعد میں رخصت دے دی گئی، اس واسطے ہر ضرورت کی چیز ممنوع نہیں

۶۲۳۸..... میں تم سے پہلے پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں، اور تمہارے وعدے کی جگہ حوض (کوثر) ہے میں اسے دیکھ رہا ہوں، جبکہ میں اپنی اس جگہ ہوں، مجھے اس کا خوف نہیں کہ تم شرک کرنے لگو گے، لیکن مجھے تم پر دنیا کا خدشہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے ایک بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے۔

ابن المبارک عن عقبة بن عامر و مر برقم ۶۱۶۷

تشریح پہلے ہو چکی ہے۔

۶۲۳۹..... میں تمہارے بارے درندہ سے زیادہ ایک درندے کا خوف رکھتا ہوں، جب دنیا تم پر پوری طرح انڈیل دی جائے گی، کاش! اس وقت میری امت سونا نہ پہنتی۔ طبرانی عن ابی ذر

تشریح:...... نبی علیہ السلام نے جس جس بات کا اندیشہ فرمایا، وہ ہو کر رہی۔

## مردوں کے لئے سونے کا استعمال حرام ہے

۶۲۴۰..... اس کے علاوہ مجھے تمہارے متعلق خوف ہے جب دنیا تم پر بالکل انڈیل دی جائے گی کاش! اس وقت میری امت سونے کا زیور نہ پہنے۔

مسند احمد عن ابی ذر

مردوں کے لیے تو ہے ہی ممانعت عورتوں کو بھی سوائے زیبائش و آرائش کے استعمال نہیں کرنا چاہیے، شدہ شدہ انسان ریا تک پہنچ جاتا ہے۔ فطری باتیں

۶۲۴۱ مجھے تمہارے متعلق فقر و فاقہ کا خوف نہیں، بلکہ مال میں ایک دوسرے سے بڑھنے کا ڈر ہے، اور مجھے تم پر غلطی کا خوف نہیں لیکن قصداً (غلطیاں کرنے) کا ڈر ہے۔ حاکم، بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

خطاو غلطی معاف ہے جبکہ قصد و ارادے سے گناہ کرنے سے پکڑ ہوتی ہے۔

۶۲۴۲..... انسان کا دل، دنیا کی طلب میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، اگرچہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینہ کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو کر مل جائیں۔

الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:...... زمانہ طفولیت و بچپنے اور بڑھاپے میں ذہن و عادات میں موافقت ہوتی ہے، جیسے بچے لالچی اور حریص ہوتے ہیں ایسے ہی عمر رسیدہ لوگ ان رذائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔

۶۲۴۳ اگر تم میں سے کسی کی وادی اوپر سے نیچے تک (بکریوں سے) بھری ہو تو وہ یہ چاہے گا کہ اس کی ایک اور وادی بھی ہو، پھر اگر اس کی یہ دوسری وادی بھی بھر جائے تو وہ دور کر جائے گا اور دوسری وادی پالے گا، آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں کر سکتا تو تجھے بھر دیتا، اور انسان کا دل اسی وقت بھرے گا جب یہ مٹی سے بھر جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرة

تشریح:..... یہ انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ کثرت مال اور قلت انفاق کا خوگر ہوتا ہے مال جمع کرنے کی از بس کوشش کرتا ہے اور خرچ کرنے سے ڈرتا ہے۔

۶۲۴۴ اگر انسان کی مال (مویشی) کی دو وادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تمنا میں لگ جاتا، مال تو صرف نماز قائم کرنے اور زکوٰة ادا کرنے

کے لیے بنایا گیا ہے، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامہ، مرعزوہ برقم ۶۲۶۵

تشریح:.... ضرورت میں استعمال کرے اور زائد ہو تو زکوٰۃ ادا کرے۔

# حرص کی انتہاء

۶۲۴۵.... اگر انسان کی مال سے بھری دو وادیاں ہوتیں تو یہ تیسری کی طلب میں لگ جاتا انسان کا دل (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے، رجوع لائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۴۶.... اگر انسان کے لیے مال کی دو وادیاں بہہ پڑیں تو وہ تیسری کی تمنا کرنے لگے، انسان کو مٹی ہی سیر کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو معاف فرما دیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن کعب بن عیاض

۶۲۴۷.... اگر انسان کی مال سے بھری دو وادیاں ہوتیں تو وہ تیسری کی تلاش میں لگ جاتا اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھرے گی، پھر اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں جو توبہ کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بن کعب

۶۲۴۸.... اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی خرابی کے لیے ایک آفت اور مصیبت بنائی ہے، اور میری امت کے لیے سب سے بڑی آفت جو انہیں پہنچے گی وہ ان کی دنیا کی محبت اور درھم و دینار کی ذخیرہ اندوزی ہے، اے ابو ہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں کے لیے بہتری نہیں، ہاں جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ خرچ کرنے پر مقرر کرے۔ الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الدیلمی عن انس

۶۲۴۹.... ایک بہت بڑا گناہ ہے جس کی لوگ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور وہ دنیا کی محبت ہے۔

الدیلمی عن محمد بن عمیر بن عطارد و مر برقم ۶۱۷۱

۶۲۵۰.... تو کیسے نجات پائے گا جبکہ دنیا تجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جو تجھ پر سب سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے؟ الخطیب عن جابر

تشریح:.... مراد والدین کے مقابلہ میں اپنی دنیاوی اغراض کو اہمیت دینا اور ان کی نافرمانی کرنا۔

۶۲۵۱.... ہر چیز کے فساد کے لیے ایک آفت ہوتی ہے اور سب سے بڑی آفت جو میری امت کو پہنچے گی وہ ان کی دنیا سے محبت اور ان کا درھم و دینار کو محبوب سمجھنا ہے اے ابو ہریرہ! ان میں سے اکثر جمع کرنے والوں میں خیر و بھلائی نہیں ہاں وہ شخص بہتر ہے جسے اللہ تعالیٰ صحیح جگہ دنیا خرچ کرنے کی توفیق دے دے۔ اسحاق الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۲۵۲ چیر پھاڑ کرنے والے دو بھیڑیے جنہوں رات بکریوں (کے باڑے) میں گزاری ہو اتنا فساد مچانے والے نہیں، جتنا انسان کے شرف و مرتبہ اور مال کی محبت سے پیدا ہوتا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۲۵۳ دو بھوکے اور چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیے جو ایسی بکریوں میں ہوں، جن کے چرواہے ان سے غافل ہوں اور ان سے پیچھے رہ گئے ہوں، ایک بھیڑیا ابتدا میں اور دوسرا انتہا میں ہو اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے، جتنا فساد مسلمان آدمی کے دین میں مرتبہ اور مال کی طلب سے پیدا ہوتا ہے۔ ھناد عن ابی جعفر، مرسلاً

تشریح:.... اس واسطے کہ بھیڑیوں کا فساد، فساد ظاہری ہے جو پورا ہو سکتا ہے جبکہ شرف و مال کی محبت جب دل میں جاگزیں ہو جائے تو اس کا فساد، فساد باطنی ہے جو اور کئی فسادات کا پیش خیمہ ہے۔

۶۲۵۴.... دو چیر پھاڑ کرنے والے بھیڑیے جو مضبوط باڑے میں (بکریاں) کھاتے اور پھاڑتے رہیں ان میں اتنا جلدی فساد نہیں مچاتے، جتنا شرف اور مال کی محبت سے مسلمان کے دین میں فساد پیدا ہوتا ہے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۶۲۵۵.... دو چیرنے پھاڑنے والے بھیڑیے جنہوں نے ایسے باڑے میں رات بسر کی جس میں بکریاں، چیر پھاڑ کرتے رہے ہوں وہ اتنا

جلدی نقصان پیدا نہیں کرتے، جتنا فساد مال و مرتبہ کی طلب سے مسلمان کے دین میں پیدا ہوتا ہے۔

طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن اسامة بن زید

# دنیا کی محبت دین کو بگاڑ دیتی ہے

۶۲۵۶.....اے عاصم! دو حملہ کرنے والے بھیڑیے جو بکریوں کے اس ریوڑ تک پہنچ جائیں جسے اس کے مالک نے کھو دیا ہو، اتنا فساد نہیں مچاتے، جتنا آدمی کی مال اور شرف سے محبت کرنے کی وجہ سے اس کے دین کو پہنچتا ہے۔

الحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عاصم بن ابی البداح بن عاصم بن عدی عن ابیه عن جده

۶۲۵۷ تم سے سابقہ لوگوں کو درھم و دینار نے ہلاک کیا اور وہ تمہیں بھی ہلاک کرنے والے ہیں۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن مسعود

تشریح:.....جب ہر وقت پیسہ پیسہ ہونے لگے تو اس وقت انسان کی ہلاکت ہو جاتی ہے۔

۶۲۵۸.....دینار و درھم کے غلام پر لعنت کی گئی۔ ترمذی حسن غریب، مر برقم ۶۱۲۹

تشریح:.....دولت کی لگن میں جب آدمی حقیقی الہ معبود کو بھول جائے تو جس کے خیال میں مگن رہے وہی اس کا معبود اور یہ اس کا بندہ اور غلام ہے۔

۶۲۵۹ ہر امت کا ایک بچھڑا (گائے کا بچہ) ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں، جبکہ مری امت کا گاؤ سالہ درھم و دینار ہیں۔ الدیلمی عن حذیفه

تشریح:.....بنی اسرائیل سے گاؤ سالہ کی پرستش شروع ہوئی، اور خدا کو بھول گئے تھے چونکہ درھم و دینار اور پیسے کی حد سے زیادہ مشغولیت انسان کو خدا سے غافل کر دیتی ہے اس لیے یہ اس کے مشابہ ہیں۔

۶۲۶۰ تم میں سے ہر ایک کے لیے دنیا کا اتنا خرچ و حصہ ہونا چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور وہ اسی حالت میں مجھ سے آملے۔

مسند احمد وابن سعد، هناد، ابویعلی، وابن ابی الدنیا والرویانی والبغوی وطبرانی فی الکبیر، ابن حبان، الحلیة حاکم، بیهقی وابن عساکر، سعید بن منصور عن سلمان، ابن عساکر عن عمرو ابی الدرداء

تشریح:.....یہ اس وقت کی بات ہے اور آج کل کے مسافر کا توشہ آج کے حالات جیسا ہوگا۔

۶۲۶۱ تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب اس شخص کی نشست و منزل ہوگی جو دنیا سے اسی حال میں نکلا ہو جس پر میں نے اسے چھوڑا تھا۔

ابن ابی شیبه عن ابی ذر

تشریح:.....یعنی جیسے تم اب دنیا استعمال تو کرتے ہو مگر اس سے پیوستہ نہیں۔

۶۲۶۲ اللہ تعالیٰ مؤمن کی اس پر شفقت اور اس کی مدد کے لیے، دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کی حفاظت (ناموافق) کھانے سے اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ الدیلمی عن انس

حدیث کا آخری ٹکڑا "یحمل المریض اهله الطعام" ہے جو صحیح یحمی ہونا چاہیے تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۲۶۳.....جس بات سے اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے وہ دنیا سے بے رغبتی ہے اور جس بات کی وجہ سے لوگوں کو تجھ سے محبت ہوگی وہ یہ ہے کہ جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہے تو یہ جھاگ ان کی طرف پھینک دے۔

الحلیة عن مجاهد، مرسلاً، الحلیة عن ارطاة بن المنذر مرسلاً، الحلیة عن الربیع بن خثیم، مرسلاً

تشریح:.....غور طلب لفظ بے رغبتی ہے نہ کہ بے تعلق ہونا، ورنہ معاشرت وغیرہ کے تمام احکام بے کار اور رائیگاں ثابت ہوں گے۔

۶۲۶۴ بندے کی جب ساری پریشانی اور لگاؤ کی چیز دنیا بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد ضائع کر دیتا ہے اور فقر و فاقہ کو اس کے سامنے رکھ دیتا ہے تو وہ صبح بھی فقیر اور شام کو فقیر محتاج ہی رہتا ہے اور جب بندے کی ساری فکر اور دلچسپی کی چیز آخرت بن جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی

جائیداد کو یکجا کر دیتا ہے اور غنا ولا پروائی کو اس کے دل میں پیدا فرماتا ہے تو وہ صبح و شام غنی ہی رہتا ہے۔ھناد عن انس

تشریح:.......کاروبار کی دھن میں مست آدمی وسیع بزنس کے لیے پہلے موجودہ سرمایہ لگاتا ہے پھر قرض لیتا ہے نقصان ہوتا ہے تو سودی قرضے لے کر ہمیشہ کے لیے محتاجی کے بھنور میں جا پھنستا ہے، آخری حربہ جائیداد ہی نظر آتا ہے سوا سے بھی جھونک دیتا ہے پھر اس کے پاس کچھ نہیں رہتا، ہمہ وقت محتاجی کا بھوت سر پر سوار رہتا ہے۔

# آخرت کو طلب کرنے کا فائدہ

۶۲۶۵......جس نے آخرت کا ارادہ کیا اور اس کے لیے کوشش کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے غنا کو اس کے دل میں لکھ دے گا، اور اس کی جائیداد کو بچائے گا، وہ صبح و شام مالدار ولا پرواہ رہے گا اور جس نے دنیا کا ارادہ کیا اور اس کے لیے (انتھک) دوڑ دھوپ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی جائیداد کو منتشر کر دے گا اور محتاجی کو اس کے دل میں لکھ دے گا وہ صبح و شام محتاج ہی رہے گا۔ابن النجار عن انس

تشریح:......دیکھا گیا ہے کہ جو جتنا مالدار ہو گا وہ اتنا ہی بخیل ہوگا، رہا دنیا کے لیے کوشش کرنا تو وہ ضرورت کی حد تک جائز ہے انسان کوشش کرے اور بھروسہ خدا پر کرے۔

۶۲۶۶......جس نے اپنے دل میں دنیا کی محبت جمالی تو وہ اس کی تین چیزوں سے آلودہ ہوگا:

۱......ایسی مشقت جس کی تھکان کبھی ختم نہ ہوگی۔

۲......ایسی لالچ جو کبھی مالداری اور لاپرواہی تک نہ پہنچے گی۔

۳......اور ایسی امید جو اپنی انتہاء تک نہیں پہنچے گی سو دنیا طلب کرتی ہے اور طلب کی جاتی ہے۔

تو جس نے دنیا طلب کی اسے آخرت طلب کرے گی یہاں تک کہ اس کے پاس آجائے گی اور وہ اسے لے لے گا، اور جس نے آخرت طلب کی تو دنیا اس کی طلب میں لگ جائے گی یہاں تک کہ وہ اس سے اپنا رزق پورا کر لے۔طبرانی فی الکبیر حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

تشریح:......لہٰذا بہتر یہ ہے کہ انسان آخرت کا طلبگار بنے دنیا کا جو حصہ ہے وہ خود اس کے پاس پہنچ جائے گا جس کی شرط اس انسان کی محنت وکوشش ہے۔

۶۲۶۷......جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کا سب سے بڑا غم دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں، اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی کچھ پروا نہیں، اور جو مسلمانوں کی فکر نہ کرے وہ ان میں سے نہیں۔حاکم وتعقب عن حذیفہ، واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

تشریح:......جسے مسلمانوں کا غم نہیں وہ مسلمان کیا گویا وہ مسلمان ہی نہیں۔

۶۲۶۸......جس کی صبح اس طرح ہوئی کہ اس کی تمام تر توجہ غیر اللہ کی طرف ہوئی تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ھناد عن حذیفہ

تشریح:......انسان جب اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے تو اسے اپنا آپ ہی بھول جاتا ہے۔

۶۲۶۹......جس نے تمام پریشانیوں کی ایک پریشانی (صرف آخرت) بنالی تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا اور آخرت کی پریشانیوں میں کفایت و مدد کریں گیا اور جس کی پریشانیاں پھیل گئیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں وہ دنیا کی جس وادی میں بھی مرے۔حاکم عن ابن عمر

تشریح:......غم مصیبت آئے تو راضی برضا ہے جیسی تقدیر تھی ویسا ہوا، مزید اسباب میں غور و فکر پریشانیوں میں اضافے کا باعث ہے۔

فطرتی باتیں

۶۲۷۰......جس کی صرف ایک ہی فکر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے اور جس کی فکر ہر وادی سے متعلق ہو تو وہ جس میں ہلاک ہو جائے اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔ھناد عن سلیمان حبیب المحاربی مرسلاً

۶۲۷۱......جس نے دنیا پر غم کرتے ہوئے صبح کی تو وہ اپنے رب سے ناراض ہو کر صبح کرے گا اور جس کی صبح کسی مصیبت پر شکایت کرتے

ہوئے ہوئی جو اس پر آئی تو وہ گویا اپنے رب سے شکوہ کر رہا ہے جو کسی مالدار کے پاس پہنچا اور اس کے سامنے عاجزی کی تو اس کے دین کا دو تہائی ختم ہو گیا، اور جو قرآن پڑھ کر بھی جہنم میں داخل ہوا تو وہ ان لوگوں سے ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مزاح کیا۔

الخطیب عن ابن مسعود

تشریح:.....انسان کی نیک بختی کی علامت یہ ہے کہ وہ تقدیر اور قضائے الٰہی پر راضی رہے اور قضاوتقدیر پر چیخ وپکار بدبختی کی نشانی ہے۔

۶۲۷۲..... جس کی صبح اس حال میں ہو کہ اس کی سب سے بڑی پریشانی دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کے ساتھ چار خصلتیں لگا دیتا ہے جو تا موت اس سے جدا نہیں ہوتیں ایسا غم جو کبھی ختم نہیں ہوتا، اور ایسی مشغولی جس سے کبھی فراغت نہیں ملتی، اور ایسی محتاجی جو کبھی مالداری تک نہیں پہنچ سکتی، اور ایسی امید جو کبھی بھی اپنی انتہاء تک نہیں پہنچ سکتی۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:..... ہمیشہ پیچھے رہنے کا غم، مشغولی کے باوجود ترقی نہیں ہوتی، دل ہمیشہ محتاج رہتا ہے، سب کچھ سمیٹنے کی امید کبھی پوری نہیں ہوتی۔

۶۲۷۳..... جو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو گیا تو اللہ تعالیٰ ہر ذمہ داری میں اس کی کفایت کرے گا اور اسے ایسی جگہ سے روزی دے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہو گا، اور جو دنیا کی طرف لگ گیا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد کر دیتے ہیں۔

الحکیم و ابن ابی حاتم، طبرانی فی الکبیر، بیہقی فی شعب الایمان، و الخطیب عن عمران بن حصین

تشریح:..... دنیا ایک پریشانی ہے پھر دنیا کے پلے پڑ جانا دوسری پریشانی ٹھہری۔

## دنیا تقدیر کے مطابق ہی ملتی ہے

۶۲۷۴..... جس کی نیت (ہی) دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ فقر ومحتاجی کو اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں، اور اس کی جائیداد کو بکھیر دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت (کی) ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کرتے ہیں، اس کی جائیداد برقرار رکھتے ہیں اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔ ابن عساکر عن زید بن ثابت

تشریح:..... محنت ومشقت اتنی کریں جتنی ضرورت ہے اس سے آگے کی تگ ودو فضول ہے۔

۶۲۷۵..... جو آخرت کے عمل سے دنیا طلب کرے تو اس کا چہرہ مٹا دیا جائے گا، اس کا ذکر ختم کر دیا جائے گا اور اس کے نام کو جہنمیوں میں باقی رکھا جائے گا۔ طبرانی فی الاوسط ابونعیم عن الجاورد بن المعلی

تشریح:..... ایسا عموماً وہ لوگ کرتے ہیں جو دین پڑھتے ہی دنیا حاصل کرنے کے لیے ہیں یا انہیں مغالطہ ہوتا ہے، یا تاویل فاسد کا سہارہ لیتے ہیں۔

۶۲۷۶..... جس کے سامنے دنیا اور آخرت پیش کی گئیں اور اس نے آخرت اختیار کر لی اور دنیا چھوڑ دی تو اس کے لیے جنت ہے اور اگر اس نے دنیا لے لی اور آخرت ترک کر دی تو اس کے لیے جہنم ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ وابن عباس

تشریح:..... دنیا اور آخرت کو اپنی رائے سے ملا کر رکھنے سے اکثر دھوکا ہو جاتا ہے جبکہ سنت کی پیروی سے انسان کئی خطرات سے محفوظ رہتا ہے۔

۶۲۷۷..... جس نے دنیا سے اپنی ضرورت پوری کی تو آخرت میں اس کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ کر دی جائے گی، اور جس نے خوش عیش لوگوں کی زیب وزینت کی طرف نگاہ بلند کی تو وہ آسمان وزمین کی بادشاہت میں ذلیل ہو گا، اور جس نے سخت روز ینے پر اچھے صبر کا مظاہرہ کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے جنت الفردوس میں وہاں جگہ عطا فرمائیں گے جہاں وہ چاہے گا۔

بیہقی فی شعب الایمان، ابن صَعری فی امالیہ وحسنہ عن البراء، قال بیہقی فی شعب الایمان: تفردبہ اسمعیل بن عمرو البجلی

تشریح:..... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جب دنیا کی عمدہ نعمتیں ملتیں تو وہ آبدیدہ ہو کر کہتے: کیا ہمیں ہمارے اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی تو نہیں مل گیا؟

۶۲۷۸..... جس کی نیت دنیا (بٹورنے) کی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے معاملہ کو بکھیر دیتے ہیں اور محتاجی اس کے آگے رکھ دیتے ہیں، اور دنیا سے اسے وہی ملتا ہے جو اس کا مقدر ہو، اور جس کی نیت آخرت کی طلب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حالت کو یکجا کر دیتا ہے اس کے دل میں غنا پیدا فرماتا ہے اور دنیا

ذلیل ہوکر اس کے پاس آتی ہے۔ابن ابی حاتم فی الزھد عن انس

تشریح:......اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کردو، وہی سارے کام بنائے گا۔

۶۲۷۹......جس کی غرض دنیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے میرا پڑوس حرام کردے، اس واسطے کہ میں دنیا کی بربادی کے لیے مبعوث ہوا نہ کہ اس کی تعمیر کے لیے۔ابو نعیم عن ابی جحیفة عن ابی الوضاح

تشریح:......مراد دلوں میں اس کو آباد کرنے اور بسانے سے روکنے کے لیے۔

۶۲۸۰......کئی سواونٹوں والوں کے لیے خرابی ہے، مگر جس نے اتنے اتنے مال کا اشارہ کیا، کمی کرنے والے اور کوشش کرنے والے نے فلاح پائی۔

مسند احمد عن رجل

تشریح:......جب مال کی کثرت ہوگی تو زکوۃ دینے سے جی کترائے گا۔

۶۲۸۱......خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں خبردار (مال کی) کثرت والے ہی کمترین ہیں۔الدیلمی عن انس

تشریح:......جو دنیا میں اپنے آپ کو سب سے عالیشان سمجھتے تھے، آخرت میں کم درجہ ہوں گے۔

۶۲۸۲......(مال کی) کثرت والے قیامت کے روز سب سے کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے اس طرح اس طرح کہا۔

ھناد، ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

تشریح:......مالدار لوگ عموماً حساب کتاب کے بکھیڑوں میں پھنسے رہتے ہیں، فرض نماز کا موقعہ ملتا ہے اس میں بھی حضور قلب نہیں ہوتا، اور عبادات میں قولی و عملی عبادات، مالی عبادات سے افضل ہیں۔

## فقراء جنت میں پہلے داخل ہوں گے

۶۲۸۳......ہم بعد میں آنے والے اور قیامت میں سب سے پہلے (جنت میں جانے والے) ہوں گے (مال کی) کثرت والے ہی قیامت میں سب سے پست درجہ اور کم (اعمال والے) ہوں گے، مگر جس نے کہا اتنا اتنا، مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کروں۔ابن النجار عن ابن مسعود

تشریح:......اس لیے کہ مال چاہے دینے کے لیے ہو پھر بھی اس کی ذمہ داری ہے کہ کہاں خرچ کیا جائے، اس فکرمندی کی کیا ضرورت ہے؟

۶۲۸۴......جس نے دنیا میں اپنے سے بلند شان کو اور دین کے بارے میں اپنے سے کم (اعمال والے) کو دیکھا، اسے اللہ تعالیٰ نہ صابر لکھے گا نہ شاکر، اور جس نے دنیا میں اپنے سے کم درجہ کو اور دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر لکھیں گے۔

حلیة الاولیاء، بیھقی فی شعب الایمان عن انس

تشریح:......پہلے شخص کو شکر گزار نہ لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے جب اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا تو اس کے جسم پر جو نعمت موجود تھی اسے حقیر سمجھا اور کہا: مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہی کیا ہے کہ میں شکر بجالاؤں، اور دین میں معاملہ میں اپنے سے کم اعمال والے کو دیکھا تو مزید اعمال نفل و مستحبات ادا کرنے کی توفیق اس لیے نہ ہوئی کہ ہم جو فرض ادا کررہے ہیں یہی کافی ہیں فلاں تو فرض بھی ادا نہیں کرتا مزید تفصیل ''فطرتی ونفسیاتی باتوں'' میں دیکھیں۔

۶۲۸۵......جس بندے کے دل میں دنیا کی محبت رچ بس گئی اسے اللہ تعالیٰ تین آزمائشوں میں مبتلا کردیں گے، ایسی امید جو اپنی انتہاء کو نہیں پہنچے گی، ایسی محتاجی جو مالداری اور غنا کو حاصل نہ کرے گی، اور ایسی مشغولی جس کی مشقت جدا نہ ہوگی۔الدیلمی عن ابی سعید

تشریح:......امید یہ ہے کہ سب سے مالدار ہو جاؤں محتاجی یہ ہے کہ ہمیشہ قرضوں کی پڑی رہتی ہے مشغولی یہ ہے کہ نہ دل فارغ نہ دماغ،

سوتے جاگتے یہ خواب وخیال آنکھوں کے سامنے منڈلاتے ہیں۔

۶۲۸۶......(مال کو) بڑھانے والے ہلاک ہوئے مگر جس نے یہ کہا: اتنا، اتنا اور اتنا، جبکہ وہ بہت کم ہیں۔

مسند احمد وهناد وعبد بن حميد عن ابی سعيد، طبرانی في الكبير عن عبدالرحمن بن البزی

۶۲۸۷......تمہارے سامنے ایک گھاٹی ہے جس پر چڑھنا بہت مشکل ہے، جسے صرف ہلکے لوگ ہی پار کرسکیں گے ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! میں ان لوگوں میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس ایک شب وروز کی خوراک موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، آپ نے فرمایا: تو تم ہلکے لوگوں میں سے ہو۔ بيهقی في السنن عن انس

تشریح:......ہلکے ہونے سے مراد مشاغل وموانع کی مشغولی سے آزادی ہے۔

۶۲۸۸......اللہ تعالیٰ نے اس فقیر پر لعنت فرمائی ہے جو کسی مالداری کے سامنے اس کی مالداری کی وجہ سے عاجزی کرے، جس نے ایسا کیا تو اس کے دین کا دوتہائی جاتا رہا۔ الديلمی عن ابی ذر

تشریح:......اس واسطے کوئی مسلمان ایسی حرکت نہ کرے اور اپنے دل میں فقط اللہ تعالیٰ کی ہیبت ہی اتارے۔

۶۲۸۹......جس نے دنیا دار کے لیے عاجزی کی تو اس کی وجہ سے اس کا آدھا دین کم کردیا جائے گا اور جو کسی ایسی قوم کے کھانے میں شریک ہوا جس کی اسے دعوت نہیں دی گئی تو اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو (جہنم کی) آگ سے بھر دے گا، یہاں تک کہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

کیونکہ کسی کی اجازت کے بغیر اس کا کھانا کھانا ناجائز ہے۔

## مال ومنصب والے کے سامنے جھکنے کی ممانعت

۶۲۹۰......جو کسی دنیاوی شان وشوکت والے کے سامنے اپنی دنیا کی غرض سے عاجز ہوا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس سے اپنا چہرہ پھیر لیں گے۔

الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:......یعنی اللہ تعالیٰ کی نظر کرم اس پر نہ ہوگی۔

۶۲۹۱......جو کسی شان وشوکت والے کے ایک گز قریب ہوا تو اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں کی مقدار اس سے دور ہوں گے۔ الديلمی عن انس

تشریح:......مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری ہے۔

۶۲۹۲......جو کوئی بھی زرد اور سفید کو ترک کرگیا قیامت کے روز اسے اس سے داغا جائے گا۔ مسند احمد وابن مردويه بخاری مسلم عن ابی ذر

تشریح:......یعنی ان کی زکوٰۃ نہیں دی، سونا چاندی مراد ہے۔

۶۲۹۳......جو اس حال میں مرا کہ وہ سونا چاندی چھوڑے جارہا ہے تو قیامت کے روز اسے ان سے داغا جائے گا، (پھر) اس کی مغفرت ہوگی یا اسے عذاب ہوگا۔ ابن مردويه عن ابی امامه

سابقہ تشریح ملاحظہ فرمائیں۔

۶۲۹۴......جس نے زرد چاندی اور سفید سونا چھوڑا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ورق پترے، بنائے گا پھر ان سے اسے مانگ سے لے کر پاؤں تک داغا جائے گا۔ ابن مردويه حلية الاولياء عن ثوبان

تشریح:......یعنی لوہے کی جیسی بڑی چادریں ہوتی ہیں سونے چاندی کو اس شکل میں ڈھالا جائے گا۔

۶۲۹۵......جو بندہ مرنے کے دن سونا چاندی چھوڑے جارہا ہو تو اسے ان سے داغا جائے گا۔ طبرانی فی الكبير وابن عساكر عن ابی امامة

۶۲۹۶..... جس نے ایک دینار چھوڑا تو اسے ایک بار داغا جائے گا اور جس نے دو دینار چھوڑے اسے دو بار داغا جائے گا۔

الحسن بن سفیان عن حبیب بن حزم بن الحارث السلمی عن عمه الحکم بن الحارث السلمی

تشریح:..... سب جگہ وہی لوگ مراد ہیں جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔

۶۲۹۷..... جس نے دو دینار چھوڑے (تو گویا) اس نے دو داغ چھوڑے۔ بخاری فی التاریخ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن اسماء بنت یزید

۶۲۹۸..... دو داغ ہیں (بہرکیف) اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مسند احمد عن علی

۶۲۹۹..... دنیا میں اس طرح رہ گویا کہ تو مسافر ہے یا راستہ پار کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

ابن المبارک، مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی اپنے آپ کو مردہ سمجھ جس کی نہ کوئی تمنا اور نہ آرزو ہے۔

۶۳۰۰..... اے عبداللہ بن عمر! دنیا میں ایسے رہ جیسے تو کوئی مسافر ہے یا راہ عبور کرنے والا ہے اور اپنے آپ کو مردوں کے ساتھ گنا کر۔

هناد عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۳۰۱..... دنیا اور آخرت کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جس کی ابتداء سے آخر تک ٹکڑوں میں بٹ جائے بس ایک دھاگے کا تعلق باقی رہ جائے، تو یہ دھاگہ کتنی دیر میں منقطع ہوگا۔ حلیة الاولیاء عن انس

تشریح:..... یعنی دنیا اور آخرت کا ساجھا کچھ لمبے عرصہ کا نہیں، بہت تھوڑا ہے۔

۶۳۰۲..... اے لوگو! تمہاری اس دنیا میں جو گزر گیا بس اتنا ہی باقی ہے جتنا تمہارے اس دن کے گزرے ہوئے حصہ کے مقابلہ میں باقی ماندہ دن ہے۔

حاکم عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی بہت ہی کم وقت رہ گیا ہے آخرت آئی کہ آئی!

۶۳۰۳..... نبطیوں میں جب اسلام پھیل جائے اور وہ تمہارے ہاں گھر بنالیں اور صحنوں میں بیٹھ جائیں تو ان سے ہوشیار رہنا کیونکہ ان میں فساد وشر اور فتنہ ہوگا۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه وسنده ضعیف

تشریح:..... نبطی ایک قدیم قوم ہے جن کا اثر ورسوخ، جرات وبہادری کے لحاظ سے دیگر اقوام پر رہا، یہ لوگ گلہ بانی کرتے اور سادہ غذا استعمال کرتے جنگجو تھے اور عادات میں ہٹ دھرم، اہل عرب عموماً عراق وشام کے دیہاتیوں کو نبطی کہا کرتے تھے۔

اردو دائرة المعارف الاسلامیه پنجاب یونیورسی لاهور

تشریح:..... بہرکیف سند چونکہ ضعیف ہے اس لیے اس پر کلام کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ احادیث ضعیف ہیں جن میں کسی خاص قوم اور قبیلہ کی برائیاں بیان کی گئی ہوں۔ الموضوعات لملاعلی

## دین پر ثابت قدمی کی دعا

۶۳۰۴..... جب تم لوگوں کو دیکھو کہ وہ سونے چاندی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ رہے ہیں تو یہ دعا کرنا: اے اللہ میں (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور میں رشد وہدایت کے قصد کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی نعمت کی شکر گزاری کا سوال کرتا ہوں، اور آپ کی طرف سے آنے والی آزمائش پر صبر کا، آپ کی اچھی عبادت کرنے اور آپ کے فیصلہ پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔

میں آپ سے (شرک سے) سلامت دل اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں، اور ان بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان برائیوں سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں، اور ان لغزشوں پر آپ کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں جو آپ کے علم میں ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن البراء رضی الله عنه وفیه موسیٰ بن مطیر متروک، میزان الاعتدال للذهبی ج۴ ص ۲۲۳

تشریح:۔۔۔۔۔۔حدیث کا راوی اگرچہ متروک ہے لیکن حدیث کے الفاظ دوسری روایات سے ثابت ہیں۔

دیکھیں عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی مطبوعہ نور محمد کراچی

۶۳۰۵۔۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ تیرے جسم کو صحت بخشے، تیری کھیتی کو بہتر بنائے، تیرے مال میں اضافہ فرمائے۔ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:۔۔۔۔۔۔ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے دعا کا مطالبہ کیا تو آپ نے یہ الفاظ ذکر کیے، اس سند میں اسماعیل بن یحییٰ تیمی کذاب ہے جو حدیثیں گھڑتا تھا۔

۶۳۰۶۔۔۔۔۔۔میں ایک شخص کو (مال) دیتا ہوں اور جو اس سے بہتر ہوتا ہے اسے چھوڑ دیتا ہوں (اور جسے دیتا ہوں) اس خوف سے کہ اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھے منہ گرادے گا۔طبرانی عن سعد بن ابی وقاص

تشریح:۔۔۔۔۔۔کیونکہ بہت سے بدزبان لوگ آتے اور جب انہیں محروم رکھا جاتا تو اول فول بکتے اور ایسا عموماً منافقین کرتے تھے، اس واسطے آپ صحابہ کرام کو وقتی طور پر محروم رکھتے اور اس خاص شخص کو دے کر روانہ کردیتے۔

۶۳۰۷۔۔۔۔۔۔دنیا میں فاقے سے رہنے والے وہی لوگ ہوں گے جن کی روحیں اللہ تعالیٰ قبض کرے گا، وہ موجود نہ ہوں تو ان کا پوچھا نہیں جاتا، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانتا نہیں وہ دنیا میں مخفی ہیں اور آسمان میں مشہور، جاہل انہیں دیکھ کر خیال کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہیں انہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے خوف کے کوئی بیماری نہیں، انہیں اس وقت سایہ فراہم کیا جائے گا جس دن اللہ تعالیٰ کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔اس مضمون کی کئی احادیث پہلے گزر چکی ہیں، جن سے مقصود شکم سیری اور شہرت سے بچنے کی ترغیب ہے، لیکن اگر یہ چیزیں ازخود حاصل ہو جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۳۰۸۔۔۔۔۔۔خبردار! عیش وعشرت سے بچنا اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کے (نیک) بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔مسند احمد عن معاذ

تشریح:۔۔۔۔۔۔مطلب حد سے زیادہ نمود ونمائش برتنا جو تکبر وریا تک پہنچ جائے۔

۶۳۰۹۔۔۔۔۔۔خبردار! پیٹ بھر کر کھانے سے بچنا، اس لیے کہ بندہ اسی وقت ہلاک ہوتا ہے جب وہ آخرت کے مقابلہ میں اپنی خواہش کو فوقیت واہمیت دینے لگے۔الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:۔۔۔۔۔۔کھانے کی ہمہ وقت فکر بسا اوقات انسان کو کئی اونچے مناصب سے محروم کردیتی ہے۔

۶۳۱۰۔۔۔۔۔۔لوگو! دنیا تو ایک عارضی چیز ہے جسے نیک وبد حاصل کرتا ہے، اور آخرت سچا وعدہ ہے، جس میں قادر بادشاہ حاکم ہوگا جو اس کا حق کو حق اور باطل کو باطل کی صورت میں کر دکھائے گا، سوائے لوگو! آخرت کے بیٹے بن جاؤ، اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، اس واسطے کہ ہر ماں کی پیروی اس کا بیٹا کرتا ہے، اور عمل کرتے رہو اور تم اللہ تعالیٰ سے ایک خوف پر ہو، اور جان لو تم اپنے اعمال کے سامنے پیش ہوگے اور لازماً تم نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنی ہے سو جس نے ذرہ برابر بھلائی کی ہوگی اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

الحسن بن سفیان طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ، حلیۃ الاولیاء عن شداد بن اوس

تشریح:۔۔۔۔۔۔حدیث کے آخری جملوں پر توجہ دیں، انسان جو برائی یا اچھائی کرے گا اگر اس کے بعد کوئی ایسا عمل نہ کیا جس سے وہ برائی اور اچھائی باقی نہیں رہتی تو وہ اسے دیکھ لے گا، کیونکہ برائی یا کبیرہ گناہ کی صورت میں ہوگی یا صغیرہ کی صورت میں، اور کبیرہ گناہ توبہ سے معاف ہوجاتا ہے اور صغیرہ دوسری نیکیوں کے ذریعہ ختم ہوجاتے ہیں رہی نیکی تو بعض اوقات نیکیاں ختم ہونا شروع ہوجاتی ہیں، جس کا آدمی کو علم بھی نہیں ہوتا، اس لیے کسی نے کہا ہے: نیکی کرنا آسان لیکن اسے باقی رکھنا مشکل ہے۔

## دنیا فانی ہے

۶۳۱۱۔۔۔۔۔۔دنیا (ادھر سے) کوچ کرنے اور جانے والی ہے، اور آخرت (ادھر سے) کوچ کرکے آنے والی ہے ان میں سے ہر ایک (کئی) بیٹے

ہیں، سواگر تم سے ہوسکے کہ آخرت کے بیٹے بنو اور دنیا کے بیٹے نہ بنو، تو ایسا ہی کرنا، اس واسطے کہ تم آج ایسے عمل کے گھر میں ہو جس میں حساب (وکتاب) نہیں، اور کل قیامت میں حساب کے گھر میں ہوگے جہاں عمل نہیں۔ ابن لال عن جابر

تشریح:.......مفہوم واضح ہے تشریح کی ضرورت نہیں۔

۶۳۱۲......سونے چاندی کے لیے ہلاکت ہو، کسی نے عرض کی تو پھر ہم کیا ذخیرہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل، اور ایسی بیوی جو آخرت (کے کاموں) پر مددگار ہو۔ مسند احمد عن رجل من الصحابہ

تشریح: سبب ہلاکت ہونے کی وجہ سے ایسا فرمایا ورنہ فی نفسہ سونا چاندی ہلاکت کا سبب نہیں۔

۶۳۱۳......ستیاناس ہو سونے چاندی کا! تم ذکر کرنے والی زبان، شکر گزار دل اور آخرت پر مددگار بیوی کو اختیار کرو۔ بیہقی عن ابن عمر

۶۳۱۴......دنیا چھوڑنا بڑے جان جوکھوں کا کام ہے (بلکہ) اللہ تعالیٰ کی راہ میں تلوار (چلا چلا کر) توڑنے سے زیادہ بامشقت ہے اور جو بھی دنیا کو چھوڑے گا اسے اللہ تعالیٰ ایسا اجر دے گا جیسا شہداء کو دیتا ہے اور اس کا چھوڑنا (یہ ہے کہ) کم کھانا اور کم سیر ہونا اور لوگوں کی تعریف کو ناپسند سمجھنا، اس واسطے کہ جو لوگوں سے تعریف سننا پسند کرے تو وہ دنیا اور اس کی نعمتوں کو پسند کرے گا، اور جسے ساری نعمتیں خوش کرنے لگیں، اسے چاہیے کہ وہ دنیا اور لوگوں سے تعریف (سننا) چھوڑ دے گا۔ الدیلمی عن ابن مسعود

تشریح:.......بظاہر یہ معمولی کام لگتے ہیں لیکن جو لوگ ان میں مبتلا ہیں ان سے اگر پوچھا جائے تو کسی قیمت پہ ان چیزوں کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتے اور عذر یہ کرتے ہیں: صاحب! کیا کریں مجبوری ہے، اس واسطے ان خرابیوں میں پڑنے سے پہلے ہی آگاہ کردیا گیا۔

۶۳۱۵......معد بن عدنان کی مشابہت اختیار کرو، موٹے کھردرے کپڑے پہنو اور ننگے پاؤں چلا کرو۔

الرامهرمزی فی الامثال عن عبدالله بن سعید عن ابیه عن رجل من اسلم یقال له ابن الادرع مر برقم ۵۷۳۲

اس حدیث کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۳۱۶......دنیا کی مٹھاس آخرت کی کڑواہٹ ہے اور دنیا کی کڑواہٹ آخرت کی مٹھاس ہے۔

مسند احمد والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ابی مالک الاشعری

تشریح:.......بات صاف ہے جو شخص صبر کے ساتھ دنیا کی زندگی گزار گیا اور کوئی شکوہ نہ کیا تو اس کی آخرت کو چار چاند لگے، لیکن جو دنیا میں نادار بھی رہا اور زبان سے واویلا بھی کیا تو اس کی آخرت اور دنیا دونوں برباد ہیں۔

۶۳۱۷......دنیا، دنیا والوں کے لیے چھوڑ دو، جس نے اپنی ضرورت وکفایت سے زیادہ دنیا حاصل کی تو اس نے اپنی موت لی جبکہ اسے علم نہیں۔

ابن لال عن انس رضی الله عنه

تشریح:.......جو چیز بھی حد اعتدال سے متجاوز ہوگی نقصان دہ لازماً ہوگی۔

## مالدار شیطان کے نرغے میں

۶۳۱۸......شیطان نے کہا: کہ مالدار آدمی تین باتوں میں سے مجھ سے نہیں بچ سکتا، جن کو میں صبح وشام لے کر اس کے پاس آتا ہوں، حرام طریقے سے اس کا مال حاصل کرنا، ناحق خرچ کرنا، اور میں مال کو اس کا محبوب بنا دوں گا جو اسے، اس کے حق (میں صرف کرنے) سے روک دے گا۔

طبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن عوف ورجاله ثقات

تشریح:.......بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو ان فتنوں سے محفوظ رہے ہوں۔

۶۳۱۹......ثوبان! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا، جب تم پر امتیں (حملہ کے لیے) ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے تم کھانے کے برتن پر ایک

دوسرے کو بلاتے ہو اور (پھر) اس سے کھاتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: کیا ہماری کمزوری کی وجہ سے آپ نے فرمایا: نہیں تم اس (روز) وقت بہت زیادہ ہوگے، لیکن تمہارے دلوں میں وھن ڈال دیا جائے گا، لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! وھن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: دنیا سے تمہاری محبت اور قتال (فی سبیل اللہ) سے تمہاری نفرت۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:.......عصر حاضر میں تمام ممالک اسلامیہ کے پاس کوئی ایسی دولت ہے جو موجود نہیں، مسلمان پوری دنیا سب سے زیادہ ہیں، لیکن تمام کے تمام سلاطین و بادشاہان اس مرض میں مبتلا اور اغیار کے سامنے عاجز و بے دست و پا ہیں۔

۶۳۲۰..... اللہ تعالیٰ نے جب نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو اس وقت ان کی عمر اڑھائی سو سال تھی وہ ان میں ساڑھے نوسو سال رہے، اور طوفان کے بعد دوسو پچاس سال (مزید) رہے، پھر جب ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا تو اس نے کہا: اے نوح اے سب سے بڑے نبی، اے سب سے لمبی عمر والے، اے مستجاب الدعا آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟

تو انہوں نے فرمایا: اس شخص کی طرح جس کے لیے کوئی گھر بنایا گیا ہو جس کے دو دروازے ہوں، اور وہ ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر نکل جائے۔ ابن عساکر عن ابان عن انس

تشریح:.......اب ہر شخص اندازہ لگالے، علامہ سجستانی نے ان لوگوں کے حالات واقوال پر ایک کتاب لکھی ہے جنہوں نے اس امت میں لمبی لمبی عمریں پائی ہیں، جس کا نام "المعمرون والوصایا" ہے۔

۶۳۲۱..... اگر تم نماز پڑھتے (پڑھتے) ٹھہری کمان کی طرح ہو جاؤ اور روزے رکھتے (رکھتے) تانت کی طرح (دبلے پتلے) ہو جاؤ پھر بھی تمہیں دو (درھم) ایک سے زیادہ محبوب ہوں تو تم استقامت کے درجہ تک نہیں پہنچے۔

ابو عبداللہ محمد بن اسحاق بن یحیی بن مندہ، حدثنا محمد بن فارس البلخی، ثنا حاتم الاصم عن شقیق بن ابراھیم البلخی عن ابراھیم بن ادھم عن مالک بن دینار عن ابی مسلم الخولانی عن عمرو وابن عساکر عن طریقہ وقال مالک ابن دینار لم یسمع عن ابی مسلم والدیلمی

تشریح:.......سند میں انقطاع ہے، اس لیے قابل عمل نہیں، پھر دیگر احادیث سے ایسے امور کی نفی معلوم ہوتی ہے، حدیث کے صاف الفاظ "قل امنت باللہ ثم استقم" ضروری نہیں استقامت بھوکے پیاسے رہنے سے ہی حاصل ہوتی ہے؟!

۶۳۲۲..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل (اسلام سے قبل) عجمیوں کی طرح ہو جائیں گے، کسی نے عرض کیا: عجمیوں کے دل کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہوگا، ان کے پاس جو رزق آئے گا اسے حیوانات میں خرچ کردیں گے، جہاد کو نقصان دہ اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے۔ طبرانی عن ابن عمر

تشریح:.......اور آج یہ فتنے ظاہر ہو چکے ہیں، جس کی تہہ میں جانے کی ضرورت نہیں۔

۶۳۲۳.....جو بندہ دنیا میں کوئی درجہ بلند ہونا چاہے اور پھر وہ بلند ہو گیا، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس سے بڑا اور لمبا درجہ کم کردیں گے۔

ابن حبان، طبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن سلیمان

تشریح:.......مراد تکبر ہے، یہ ہرگز مراد نہیں کہ انسان علمی ترقی میں آگے بڑھنے یا ڈگریاں حاصل کرنے میں کوشش نہ کرے۔

۶۳۲۴..... میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام کے لیے دنیا ایک عورت کی شکل میں ظاہر ہوئی تو انہوں نے اس سے کہا: کیا تیرا خاوند ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں میرے کئی خاوند ہیں آپ نے کہا: کیا وہ زندہ ہیں؟ وہ بولی: نہیں میں نے انہیں قتل کر دیا ہے، اس وقت وہ جان گئے کہ یہ دنیا ہے جو میرے سامنے اس صورت میں ظاہر ہوئی ہے۔ الدیلمی عن انس

۶۳۲۵..... جس نے دنیا کا حلال (مال) لیا اللہ تعالیٰ اس سے حساب لیں گے، اور جس نے دنیا کا حرام (مال) لیا اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیں گے، افسوس ہے دنیا پر اور جو اس میں مصیبتیں ہیں، اس کا حلال قابل حساب اور اس کا حرام قابل عذاب ہے۔

حاکم فی تاریخ عن ابی ھاشم الایلی عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:......دونوں صورتوں میں چھٹکارانہیں، بہر حال اگر دنیا کی نعمتوں کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بتائے احکام کے مطابق استعمال کیا جائے تو بچنے کی گنجائش ہے۔

# امت کی تباہی کی علامات

۶۳۲۶... میری امت اس وقت تک بھلائی میں رہے گی جب تک کہ ان میں دنیا کی محبت ظاہر نہیں ہو جاتی، اور جب تک اس میں فاسق علماء، جاہل قاری اور ظالم لوگ ظاہر نہیں ہو جاتے، اور جب یہ چیزیں ظاہر ہو جائیں گی تو مجھے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کرے گا۔

ابو نعیم الحارث فی المعرفة عن طریق الواقدی انبانا فاطمة بنت مسلم الاشجعية عن فاطمة الخزاعية عن فاطمة بنت الخطاب

تشریح:... محدثین کے ہاں مسلّم ہے کہ امام واقدی تاریخ میں معتبر ہیں لیکن حدیث میں ان کی روایت قابل عمل نہیں۔

۶۳۲۷ جس پر بھی اللہ تعالیٰ دنیا کا دروازہ کھولتا ہے تو ان میں قیامت تک بغض وعداوت پیدا کر دیتا ہے۔ مسند احمد عن عمرو هو حسن

تشریح:...... آج تک کسی مالدار کی کسی دوسری پارٹی سے بن کر نہیں رہی ہمیشہ جھگڑے ہی رہے۔

۶۳۲۸... اے انسان! تو دنیا کو کیا کرے گا؟ اس کا حلال حساب اور اس کا حرام عذاب ہے۔ دارقطنی والدیلمی عن ابن عباس

تشریح:...... اونٹ سے کسی نے پوچھا تمہارے لیے اترائی میں آسانی رہتی ہے یا چڑھائی میں اس نے کہا: دونوں صورتوں میں مشقت ہے۔

۶۳۲۹ ... قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا تو جو اس میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہوگا اسے جدا کر لیا جائے گا اور باقی سب کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

ابن المبارک عن عبادة بن الصامت، الدیلمی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

تشریح:......یعنی جو اعمال محض اللہ تعالیٰ کے لیے تھے وہ ایک طرف کر لیے جائیں گے۔

۶۳۳۰ ......قیامت کے دن دنیا کو صورت میں لایا جائے گا، تو وہ عرض کرے گی: اے میرے رب مجھے کم سے کم درجہ جنتی کے لیے کر دے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو اس سے بھی زیادہ بدبودار ہے، بلکہ تو اور تیرے اہل وعیال جہنم میں جائیں گے۔ الحلیة عن انس

تشریح:......سوال ہوتا ہے پھر دنیا کو پیدا ہی کیوں کیا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ دنیا آزمائش کی ایک جگہ ہے تاکہ لوگ اپنے اپنے اعمال سے خود نتائج پر پہنچیں۔

۶۳۳۱ قیامت کے روز دنیا کو لایا جائے گا، پھر کہا جائے گا، اس میں سے جو (چیزیں) اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں وہ جدا کر لو، اور باقی سب کو جہنم میں ڈال دو۔ ابو سعید الاعرابی فی الزھد عن عبادة

# تتمہ مال کے فوائد اور قابل تعریف دنیا کے متعلق

۶۳۳۲ دراھم ودنانیر زمین میں اللہ تعالیٰ کی مہریں ہیں، جو اپنے آقا کی مہر لائے گا اس کی ضرورت پوری ہوگی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنه

تشریح:......یعنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے دراھم ودنانیر ضروری ہیں، البتہ ان میں از حد دلچسپی مضر ہے۔

۶۳۳۳......آخری زمانہ میں جب لوگوں کے لیے دراھم ودنانیر ضروری ہو جائیں گے تو ان سے آدمی اپنے دین ودنیا کو قائم رکھے گا۔

طبرانی عن المقدام

۶۳۳۴......تم میں سے وہ شخص بہتر نہیں، جو اپنی دنیا کو اپنی آخرت کے لیے چھوڑ دے اور نہ وہ بہتر ہے جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے لیے چھوڑ

دے۔(بلکہ بہتر وہ ہے جو ایسا طریقہ اختیار کرے) یہاں تک کہ ان دونوں سے اپنا حصہ حاصل کرے، اس واسطے کہ دنیا، آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور لوگوں پر بھی بوجھ نہ بننا۔ابن عساکر عن انس

تشریح:...... بہت سے لوگ یہ تکیہ کرتے ہیں کہ ہمیں غیب سے روزی ملے گی، تو خوب سمجھنا چاہیے کہ محنت وکوشش فرض ہے اور غیب سے روزی اس کا نتیجہ ہے ہر نتیجہ کے لیے عمل ضروری ہے لہٰذا غیب سے روزی کے لیے بھی جدوجہد اور کوشش ضروری ہے، بغیر محنت کے روزی ملنے کی امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی پڑھے حرف بھی نہیں اور اول درجہ میں پاس ہونے کی امید رکھے، باقی کسی کو غیب سے روزی ملے تو یہ ضروری نہیں کہ سب کے ساتھ یہی معاملہ ہوگا، کیونکہ آئندہ کی کسی کو خبر نہیں۔

۶۳۳۵... دین کے (اعمال کے) لیے بہترین مددگار ایک سال کی روزی ہے۔عن معاویہ بن حیدۃ

تشریح:...... قوت اتنی خوراک کو کہتے ہیں جو زندہ رہنے کا سہارا ہو، نہ یہ کہ پوری پوری بوریاں ذخیرہ کرلیں۔

۶۳۳۶... تم میں کا بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت اور نہ اپنی آخرت کے لیے اپنی دنیا کو چھوڑے اور نہ لوگوں پر بوجھ بنے۔

حاکم عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یعنی دنیا دارالاسباب ہے اس میں ہر کام کے لیے سبب کی ضرورت ہے۔

۶۳۳۷... تم میں سے جس سے ہو سکے کہ وہ اپنے دین اور عزت کو اپنے مال کے ذریعہ محفوظ رکھے تو وہ ایسا ہی کرے۔ابوداؤد عن ابی سعید

تشریح:...... مال ہوتا ہی دین وعزت کی حفاظت کے لیے ہے، اسی وجہ سے فرمایا: قریب ہے کہ فقر وفاقہ کفر کا باعث نہ بن جائے۔

## الاکمال

۶۳۳۸... میرے صحابہ کے لیے فاقہ سعادت ہے اور مالداری آخری زمانہ میں مومن کے لیے سعادت ہوگی۔الرافعی عن انس عن ابن مسعود

تشریح:...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صحبت نبوی سے فیض یافتہ تھے دنیا کے داؤ سے محفوظ تھے، اور آخری زمانہ والے فتنوں کا ہدف ہوں گے مال کے ذریعہ فتنوں سے بچیں گے تو مال ان کے حق میں سعادت ہوگا۔

۶۳۳۹ بے شک یہ مال میٹھا اور سرسبز ہے، جس نے درست طریقہ سے حاصل کیا تو یہ اچھی معاونت ہے۔

سمویہ وابن خزیمہ، طبرانی فی الاوسط، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۳۴۰...... بے شک یہ سرسبز اور میٹھا ہے جس نے برحق طریقہ سے اسے حاصل کیا تو اس کے لئے اس میں برکت دی جائے گی۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن معاویہ

۶۳۴۱... دنیا اس شخص کے لیے بہترین گھر ہے جو اس میں سے اپنی آخرت کا توشہ حاصل کرے یہاں تک کہ اپنے رب کو راضی کرلے، اور اس شخص کے لیے دنیا برا گھر ہے جسے یہ آخرت سے روک دے، اور اپنے رب کے راضی کرنے میں کوتاہی کرائے، اور جب بندہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ دنیا کا برا کرے، تو دنیا کہتی ہے: ہم میں سے جو اپنے رب کا زیادہ نافرمان ہے اللہ تعالیٰ اس کا برا کرے۔

حاکم وتعقب وابن لال والرامھرمزی فی الامثال عن طارق بن اشیم

تشریح:...... اس واسطے دوسروں پر لعن طعن کرنے سے روکا گیا ہے اکثر انسان کو اپنے عیوب نظر نہیں آتے اور وہ دوسروں کو نشانہ بناتا ہے۔

۶۳۴۲... اللہ تعالیٰ کے تقویٰ پر بہترین مددگار مال ہے۔ابن لال والدیلمی عن جابر

تشریح:...... مال جیب میں ہو تو تسلی سے عبادت بھی ہوتی ہے۔

۶۳۴۳... دنیا کو گالی نہ دو، یہ مؤمن کی بہترین سواری ہے وہ اس پر سوار ہو کر بھلائی تک پہنچتا اور شر سے نجات حاصل کرتا ہے۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن مسعود

تشریح:...... ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جتنی غیر مکلف چیزیں ہیں خصوصاً نظام قدرت کی اشیاء انہیں گالی نہ دیں اس واسطے کہ وہ مامور ومحکوم ہیں انہیں برا بھلا کہنا ایسا ہی جیسے ان کے مالک کو برا کہنا۔

۶۳۴۴ ...... اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو جنت سے زمین کی طرف اتارا تو ہر اس چیز نے ان کے متعلق غم کیا جو ان کے ساتھ تھی سوائے سونے چاندی نے کسی قسم کا غم نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف اپنا پیام بھیجا: میں نے تمہیں اپنے بندوں میں سے ایک بندے کا پڑوس عطا کیا پھر میں نے اسے تمہارے پڑوس سے دور کر دیا، پھر سوائے تمہارے ہر چیز نے اس کے لیے دکھ کا اظہار کیا جو اس کے ساتھ رہی۔

تو وہ دونوں بولے: اے ہمارے الہ! اے ہمارے آقا! آپ بخوبی جانتے ہیں، کہ آپ نے ہمیں اس کا پڑوس عطا کیا اور وہ آپ کا فرمانبردار تھا، پس جب اس نے آپ کی نافرمانی کی تو ہم نے اس کے لیے غمگین ہونا پسند نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف پیام بھیجا، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تم دونوں کو اتنی عزت دوں گا کہ ہر چیز تمہاری وجہ سے ہی حاصل ہوگی۔ الدیلمی وابن النجار عن انس

تشریح:...... حضرت آدم علیہ السلام کا جنت سے آنا بتقدیر الٰہی تھا اور سونے چاندی کا عمل بظاہر ان کے مطابق تھا، جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے انہیں دائمی مقام بخشا، مگر وہ بھی انسان کے لیے ہی استعمال کے قابل ٹھہرے۔

## مال کو صلہ رحمی کے ذریعہ بنایا جائے

۶۳۴۵ ...... اس شخص میں کوئی بہتری نہیں جو صلہ رحمی اور رشتہ داری کو قائم رکھنے کے لیے امانت کی ادائیگی اور لوگوں سے مستغنی ہونے کے لیے مال کو پسند نہ کرے۔ ابن حبان فی الضعفاء وابن المبارک وابن لال، حاکم فی تاریخه، ابن حبان عن انس، قال ابن حبان: لااصل له واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال بیهقی وانما یروی عن سعید بن المسیب قوله

تشریح:...... محدثین کا کہنا ہے کہ یہ حدیث نہیں بلکہ سعید بن المسیب تابعی کا قول ہے ایسے اقوال کو اقوال زریں کہتے ہیں۔

۶۳۴۶ ...... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس سونا چاندی نہ ہوگا وہ زندگی کو آسان نہیں سمجھے گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن المقدام بن معدیکرب

تشریح:...... آج اس حقیقت کا لوگ سر کی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔

۶۳۴۷ ...... لوگوں کے پاس ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں صرف درھم ودینار ہی کارآمد ہوں گے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن المقدام بن معدیکرب

۶۳۴۸ ...... جابر! تمہیں اپنے پاس اپنا مال روک رکھنے سے کوئی گناہ نہیں، اس واسطے کہ اس کام کی ابھی مدت ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن جابر

تشریح:...... کام سے مراد غالباً قیامت ہے اس لیے دوسری احادیث میں آتا ہے کہ جو شخص پودا لگا رہا ہو یا خریداری کے لیے کپڑا پھیلایا ہوا تو اسے چاہیے کہ اپنا کام کر لے اس واسطے کہ اسے کافی وقت رہنا ہوگا۔

## آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۶۳۴۹ ...... جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں اسے حرام قرار نہیں دیتا، البتہ میں اسے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی وتواضع کی خاطر ترک کرتا ہوں، اس واسطے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع کی اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا اور جو (اخراجات میں) میانہ روی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے مالدار کر دے گا اور جو فضول خرچی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے محتاج بنا دے گا۔ الحکیم محمد بن علی

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اوس بن خولی ایک پیالہ لے کر حاضر ہوئے جس میں دودھ اور شہد تھا انہوں نے وہ پیالہ رکھا اور کہا اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح:..... یعنی نبی علیہ السلام نے اتنا بہترین اور بڑھیا قوام محض تواضع کی بنا پر تناول نہیں فرمایا، اور اس نتیجہ سے ڈرایا جو بے جا اشیاء میں پیسہ اڑانے سے نکلتا ہے۔

۶۳۵۰..... ایک بار پینے میں دو گھونٹ، اور ایک پیالہ میں دو سالن تو مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے یہ گمان نہیں کہ یہ حرام ہے، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ دنیا کی زائد چیز کا اللہ تعالیٰ مجھ سے قیامت کے روز سوال کرے گا، میں اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع وانکساری کرتا ہوں، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مقام عطا کرتے ہیں، اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ گھٹاتے ہیں اور جو لوگوں سے لاپرواہی اختیار کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے لاپرواکر دیتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ ذکر کرے اللہ تعالیٰ اسے پسند کرتے ہیں۔

دارقطني في الافراد، طبراني في الاوسط عن عائشه رضي الله عنها

فرماتے ہیں نبی علیہ السلام کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں دودھ اور شہد تھا، فرماتے ہیں پھر آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۳۵۱..... اس کو اسی میں واپس کر دو اور پھر اسے گوندھ دو۔ ابن ماجه عن ام ايمن

۶۳۵۲..... اس (پردے) کو ہٹا دو، اس واسطے کہ یہ مجھے دنیا یاد دلاتا ہے۔ ترمذي حسن نسائي عن عائشه

فرماتی ہیں: ہمارا ایک اون سے بنا ہوا باریک پردہ تھا جس پر تصاویر تھیں، تو نبی علیہ السلام نے: پھر آپ نے یہ بات ذکر کی یعنی اس میں بیل بوٹے بنے ہوئے تھے جس سے انسان کی توجہ بٹ جاتی ہے۔

۶۳۵۳..... اس (پردے) کو ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔ مسلم عن عائشه رضي الله عنها

فرماتی ہیں: ہمارے پاس ایک پردہ تھا، جس میں کسی پرندے کی تصویر تھی، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

۶۳۵۴..... عائشہ! اسے ہٹا دو، کیونکہ میں جب بھی اندر آکر اسے دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، نسائي عن عائشه رضي الله عنها

## دنیا کی زیب وزینت سے احتراز

۶۳۵۵ یہ بات میرے اور نہ کسی اور نبی کے لیے مناسب ہے کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ الحلية عن سفينة عن علي

تشریح:..... یعنی سابقہ انبیاء کا بھی یہی طرز تھا اور میرے بعد تو کسی نبی نے آنا نہیں، صرف عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور وہ پہلے سے صاحب نبوت ہیں۔

۶۳۵۶..... نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین اور سجائے ہوئے گھر میں داخل ہو۔ بيهقي في شعب الايمان عن ام سلمة

۶۳۵۷..... کسی (مسلمان) مرد کے لیے مناسب نہیں کہ وہ مزین گھر میں داخل ہو۔ بيهقي عن ام سلمة

تشریح:..... چونکہ زیب وزینت عورتوں کا خاصہ ہے اور جیسے عورتوں کی مجلس سے انسان بزدل ہوتا ہے اسی طرح ان کی اشیاء میں بھی بزدلی کی تاثیر ہے۔

۶۳۵۸ جو چیز تمہارے ہاتھ میں کچھ فائدہ نہیں دے سکتی ماں اتنا جتنا مقام جو دنی نہ کری دے سکتی ہے لیکن یہ دنیا کا سامان ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، سعيد بن منصور عن ابي سعيد

ایک شخص بحرین سے کوئی زیور لایا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا اور پھر یہ بات ذکر کی۔

تشریح:..... یعنی ان کی قیمت ہمارے ہاں کچھ بھی نہیں۔

۶۳۵۹ ... اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ پورے کا پورا میرے لیے سونا بن جائے پھر میں اسے میراث میں چھوڑ دوں۔ طبرانی عن سمرۃ

# مال جمع کر کے رکھنا ناپسند ہے

۶۳۶۰ ... میں نماز میں تھا تو مجھے سونے کی ایک ڈلی یاد آگئی، جو ہمارے پاس تھی تو میں نے ناپسند سمجھا کہ وہ ہمارے پاس ایک شام یا ایک رات تک رہے اس لیے میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دیا ہے۔ مسند احمد عن عقبۃ بن الحارث

تشریح:...... واقعہ یوں ہوا کہ کسی نے گھر میں یہ کندن دیا تھا آپ نماز کے لیے آئے اور سلام پھیرتے ہی سیدھے گھر چلے گئے صحابہ متعجب تھے کہ کیا بات ہوگئی تو آپ نے واپس آ کر انہیں آگاہ کیا۔

۶۳۶۱ ... میرا اور دنیا کا کیا واسطہ؟ میرا اور دنیا کا کیا تعلق؟ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری اور اس دنیا کی مثال اس سوار جیسی ہے جو سخت گرمی کے دن چل رہا ہو اور دن کی ایک گھڑی کے لیے کسی درخت تلے سایہ حاصل کرنے کے لیے بیٹھ جائے اور پھر اسے چھوڑ کر چل دے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ ایک چٹائی پر محو استراحت تھے جس کے نشان آپ کے پہلو پر پڑ گئے تھے۔ حضرت عمر نے عرض کی: کاش آپ اس سے بہتر بستر بنا لیتے! آپ نے یوں فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔

تشریح:... واقعہ یہ ہے کہ آپ ﷺ ایک دفعہ تمام ازواج سے ناراض ہو کر ایک بالا خانہ میں تشریف رکھتے تھے، حضرت بلال دربان تھے وہاں آپ کھجور سے بنی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، جس کے نشان بدن مبارک پر پڑ گئے تھے۔

۶۳۶۲ ... اگر میرے لیے احد پہاڑ جتنا سونا ہو تو بھی مجھے کوئی خوشی نہیں کہ وہ تین راتوں تک یا اس میں سے کچھ باقی رہے ہاں اتنا جس سے میں دین کی حفاظت کر سکوں۔ بخاری و مسلم و ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... یہاں بھی ضرورت کو مدنظر رکھا، وہ بھی دین کی خاطر نہ کہ اپنی دنیاوی حاجت وضرورت کے لیے۔

۶۳۶۳ مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے احد پہاڑ سونا بن جائے میں جس دن وفات پانے لگوں تو میرے پاس اس کا ایک یا آدھا دینار ہو، اتنا جو میں کسی قرض خواہ کے لیے رکھوں۔ مسند احمد والدارمی عن ابی ذر

تشریح:...... یعنی میرے متعلق کسی کا حق نہ ہو اور اگر ہو تو میرے پاس صرف اتنا ہو جو میں صاحب حق کو ادا کر سکوں۔

۶۳۶۴ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین راتوں کے گزرنے تک اس میں سے کچھ میرے پاس ہو ہاں اتنا جسے میں قرض کی ادائیگی میں رکھ سکوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: قرض ایسی واجب الادا چیز ہے جو شہید سے بھی باز پرس کا سبب بنے گی۔

۶۳۶۵ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے لیے یہ پہاڑ سونے کا ہو جائے اور میں اس میں سے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کروں اور وہ مجھ سے قبول بھی کر لیا جائے اور میں اس میں سے اپنے بعد کچھ چھوڑ جاؤں۔ مسند احمد عن ابی ذر و عثمان معا

تشریح:... انسان چاہے جتنے مال کا مالک ہو پھر بھی وہ اس کے لیے فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، اس سے بچنے کے لیے یہ نبوی طرز عمل قابل تقلید ہے۔

۶۳۶۶ اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ احد پہاڑ آل محمد (ﷺ) کے لیے سونے میں بدل جائے اور میں اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروں، اور جس دن میں وفات پاؤں تو اس سے دو دینار چھوڑ جاؤں ہاں وہ دو دینار جنہیں اس قرض کے لیے تیار رکھوں جو میرے ذمہ ہو۔ مسند احمد، طبرانی عن ابن عباس

تشریح:.....آپ نے مال کی کثرت اپنے لیے پسند فرمائی اور نہ اپنی آل کے لیے۔

۶۳۶۷ ... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر احد پہاڑ میرے پاس سونے کا ہو تو میں یہ چاہوں گا کہ مجھ پر تین راتیں بھی نہ گزریں اور اس میں سے ایک دینار بھی میرے پاس ہو، میں کوئی ایسا شخص تلاش کروں گا جو اسے مجھ سے قبول کرلے، سوائے اس چیز کے جسے میں اپنے ذمہ قرض ادا کرنے کے لیے بحفاظت رکھ رہا ہوں۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:... یعنی مجھ پر کسی قسم کا بار نہ ہو، بلکہ میں فارغ البال اور سبکدوش رہوں۔

۶۳۶۸ ... میں جب بھی اس کمرے میں داخل ہوتا ہوں، میں اس خوف سے اس میں داخل نہیں ہوتا کہ اس میں کوئی مال ہو اور اس سے لے لوں اور خرچ نہ کرسکوں۔ طبرانی، سعید بن منصور عن سمرة

تشریح:... یہی مشتبہ چیزوں سے بچنے کا طریقہ ہے۔

۶۳۶۹ محمد (ﷺ) کا اپنے رب کے بارے میں کیا گمان ہے اگر وہ اپنے رب سے ملاقات کریں اور یہ دینار ان کے پاس کے ہوں۔

مسند احمد وهناد وابن عساکر عن عائشة

تشریح:... مراد میں اپنے رب سے بالکل خالی دل لے کر جانا چاہتا ہوں۔

۶۳۷۰ ... محمد (ﷺ) اپنے رب کو کیا (جواب میں) عرض کریں گے، اگر وہ اس حالت میں فوت ہو جائیں اور یہ دینار ان کے پاس ہوں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ابن عباس

فرماتے ہیں: نبی ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں سونے کا ایک ٹکڑا تھا وہ اپنے ساتھیوں میں تقسیم کیا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی۔

تشریح:.....مال کے متعلق پوچھ تو ضرور ہونی چاہیے۔

۶۳۷۱ ... جس نے مجھ سے سوال کیا یا جو کوئی مجھے دیکھ کر خوش ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ پراگندہ بال آستینیں چڑھائے ہوئے شخص کو دیکھ لے جس نے اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی، اور نہ سرکل پر سرکل۔ اس کی طرف علم بلند کیا گیا تو وہ اس کی طرف لپکا، آج گھوڑ دوڑ (یعنی عمل) کا دن ہے اور کل (قیامت میں) مقابلہ ہوگا، اور آخری انتہا (جہاں مقابلہ ختم ہوگا) جنت ہے یا جہنم۔

الحلیة عن عائشه رضی اللہ عنها

یعنی آج عمل کرلو کل بروز قیامت سب کچھ پتہ چل جائے گا کون جیتا کون ہارا!؟

۶۳۷۲ عمر! مت رو! اس لیے کہ اگر میں چاہوں تو میرے لیے (منجانب اللہ) پہاڑ سونا بن جائیں، اگر دنیا کی قیمت اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مکھی کے پر برابر ہوتی تو کسی کافر کو اس میں سے کچھ نہ عطا کرتے۔ ابن سعد عن عطاء، مرسلا

وہی واقعہ ایلاء کی طرف اشارہ ہے۔

# دنیا ملنے کے بعد ختم ہو جائے گی

۶۳۷۳ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں ان کی پسندیدہ چیزیں جلد عطا کردی گئیں، اور یہ جلد ختم ہو جانے والی ہیں، اور ہم ایسے لوگ ہیں کہ ہماری مرغوب چیزیں ہماری آخرت میں مؤخر کردی گئی ہیں۔ حاکم عن عمر رضی اللہ عنه

تشریح:.....مراد یہ ہے کہ کافروں کو دنیا کی تمام نعمتیں عطا کردی گئی ہیں آخرت میں انہیں کچھ نہ ملے گا۔

۶۳۷۴ ... میری طرف یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجر ہوں اور نہ یہ وحی آئی کہ میں دوسروں کے مقابلہ مال جمع کروں لیکن میری طرف یہ

وحی آئی ہے کہ: اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔
حاکم فی تاریخہ عن ابی ذر

تشریح:...... مال جمع کرنا اور تجارت کرنا یہ کام اگرچہ نبوت کے منافی نہیں لیکن خلل انداز ضرور ہیں جس کی کئی حکمتیں ہیں۔

۶۳۷۵...... مجھ پر یہ وحی نہیں آئی کہ میں تاجروں میں شامل ہو جاؤں، لیکن یہ وحی آئی ہے کہ، اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرو اور سجدہ کرنے والوں میں شامل رہو، اور موت آنے تک اپنے رب کی عبادت کرو۔ الحلیۃ عن ابی مسلم الخولانی

تشریح:...... صاحب نبوت کے شایان شان نہیں کہ وہ تجارت وحرفت کو اپنا پیشہ بنائے۔

# حرف سین

## سخاوت کے فضائل، کتاب الزکوٰۃ میں اچھی حالت اور نیک سیرت کا ذکر

۶۳۷۶...... اچھی حالت، توکل اور میانہ روی نبوت کا چوبیسواں حصہ ہے۔ ترمذی عن عبداللہ بن سرجس، مر برقم ۵۶۷۴۔

تشریح:...... نبوت کی چوبیسویں صفت ہے اس واسطے جو شخص ظاہری عیوب سے معیوب ہے اس میں انسانی صفات پوری نہیں چہ جائیکہ باطنی اور نبوی صفات سے وہ متصف ہو؟

۶۳۷۷...... اچھی حالت نبوت کا پچھترواں حصہ ہے۔ الضیاء عن انس

۶۳۷۸...... بے شک نیک سیرت اور بہتر حالت نبوت کا سترواں ۷۰ حصہ ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

# عیب پوشی

۶۳۷۹...... جس نے کوئی پردے کی چیز دیکھ کر اسے چھپا دیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے کسی قبر میں زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔
بخاری فی الادب، ابوداؤد، حاکم عن عقبۃ بن عامر

تشریح:...... اس وقت زبان اور قلم کسی کی پردہ داری کے لیے استعمال کرنا فن اور کمال سمجھا جاتا ہے، حالانکہ جس کی عیب جوئی کی جائے وہ بھی عیب جو کو منہ نہیں لگاتا، اور اللہ تعالیٰ کے ہاں رسوائی جدا!

۶۳۸۰...... جس نے کسی مومن کی برائی دور کی تو وہ اس سے بہتر ہے جس نے کسی زندہ درگور لڑکی کو زندگی سے ہمکنار کر دیا ہو۔
بیہقی فی شعب الایمان، عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... مسلمان عجیب قوم ہیں، ایک گروہ زندوں کی پردہ داری پر کمر بستہ ہے اور دوسرا گروہ سابقہ مسلمانوں کی غلطیاں، کوتاہیاں تلاش کرنے کے لیے کوشاں ہے۔

۶۳۸۱...... جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کرے گا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جو اپنے مسلمان بھائی کی پردہ دری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا پردہ کھول دیں گے یہاں تک کہ وہ اپنے گھر بیٹھے اس کی وجہ سے رسوا ہو جائے گا۔
ابن ماجہ عن ابن عباس

۶۳۸۲...... جو اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ مسند احمد عن رجل

تشریح:...... معلوم ہوا مسلمان بڑا محترم ہے اگر وہ خود بدلہ نہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے بدلہ لیں گے، اللہ تعالیٰ جس سے بدلہ لے وہ کیسے بچ پائے گا؟

## عیب پوشی کی فضیلت

۶۳۸۳ ...جو بندہ بھی دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... جسے اپنی عزت مطلوب ہے وہ دوسری کی عزت کرے اور عزت کا یہ معنی نہیں کہ دوسروں کو منہ پر تو کچھ نہ کہا جائے لیکن ان کی عدم موجودگی میں انہیں خوب بدنام کیا جائے۔

۶۳۸۴ تم میں سے جو کوئی چاہے کہ وہ اپنے مؤمن بھائی کی اپنے کپڑے کے کنارے سے پردہ پوشی کرے تو وہ اسے طرح کرے۔

فردوس عن جابر رضی الله عنه

تشریح:...... مراد جس طرح ممکن ہو مؤمن کو رسوائی سے بچایا جائے۔

## الاکمال

۶۳۸۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی تو وہ ایسا ہے گویا اس نے زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ نکال لیا۔

ابن مردويه، بيهقی والخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساكر وابن النجار عن جابر، طبرانی فی الاوسط عن مسلمة بن مخلد، مسند احمد، بخاری مسلم عن عقبه بن عامر

۶۳۸۶ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے زندہ باہر نکالا۔ ابن حبان، بيهقی عن عقبة بن عامر

۶۳۸۷ جس نے کسی مسلمان کی رسوائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔ الخرائطی عن عقبه بن عامر

۶۳۸۸ جس نے کسی مسلمان کی برائی پر پردہ ڈالا تو اس نے گویا زندہ درگور لڑکی کو زندگی دے دی۔ بيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... یعنی دوبارہ زندگی کا ذریعہ بنا، ورنہ زندگی موت کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۶۳۸۹ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ بيهقی عن عقبة بن عامر

۶۳۹۰ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عقبة بن عامر

۶۳۹۱ جسے اپنے بھائی کی کسی برائی کا علم ہوا اور پھر اس نے اسے چھپا دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

ابن حبان عن عقبة بن عامر

۶۳۹۳ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ ابونعيم عن ثابت بن مخلد

۶۳۹۴ جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے کسی پریشان حال کی پریشانی دور کی اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز پریشانی دور کرے گا، اور جو کسی بھائی کی ضرورت میں لگا رہا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرے گا۔

عبدالرزاق، مسند احمد وابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج وابونعيم والخطيب عن مسلمة بن مخلد

تشریح:...... وقتی طور پر کسی کی مصیبت دور کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر اس کا ثمرہ دنیاوی واخروی انتہائی کارآمد ہے، ایسا کام ہمیشہ خوش دلی سے کرنا چاہیے۔

۶۳۹۵ جس نے کسی مسلمان کی پردہ کی بات پاکر اس کی پردہ پوشی کی تو اس نے گویا ایک زندہ درگور لڑکی کو اس کی قبر سے باہر نکالا۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبۃ بن عامر

۶۳۹۶    جس نے اپنے مسلمان بھائی کی ایسی بات پر پردہ پوشی کی جس سے وہ خوش ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش کرے گا۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۳۹۷ ...... جو شخص کسی بھائی کی قابل پردہ برائی دیکھ کر اس پر پردہ ڈال دے گا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

عبد بن حمید والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید، ابن النجار عن عقبۃ بن عامر، بلفظ ادخلہ اللہ

## سکون و وقار

۶۳۹۸    اے اللہ کے بندو! سکون اختیار کرو سکون! ابو عوانہ عن جابر

۶۳۹۹    سکون واطمینان فوائد حاصل کرنے کا ذریعہ اور اس کو ترک کرنا تاوان وجرمانے کا باعث ہے۔

حاکم فی تاریخہ والاسماعیل فی معجمہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۰۰ ...... اطمینان بکری اور گائے والوں میں ہوتا ہے۔ البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۰۱ ...... نیکی اچھے لباس اور اچھی صورت کا نام نہیں، بلکہ نیکی اطمینان اور وقار میں ہے۔ فردوس عن ابی سعید

۶۴۰۲ ...... لوگو! سکون وقار اختیار کرو، اس واسطے کہ نیکی اونٹوں کو بکثرت رکھنے میں نہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن اسامہ بن زید

## الاکمال

۶۴۰۳    اے مسکینہ تم پر لازم ہے کہ سکون سے رہو۔ طبرانی عن قیلہ بنت مخرمۃ

## حرف الشین ...... الشکر

۶۴۰۴ ...... اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت بھی کی اور اس نے الحمدللہ کہا تو جو اسے عطا ہوا اس سے افضل ہوگا۔ ابن ماجہ عن انس

تشریح: ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف وحمد کے سامنے نعمت دنیوی ہیچ و بے قیمت ہیں۔

۶۴۰۵ ...... اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمدللہ کہا تو یہ حمد اس نعمت سے افضل ہوگی اگر چہ وہ نعمت بڑی ہو۔ طبرانی عن ابی امامۃ

۶۴۰۶    اگر ساری کی ساری دنیا، میری امت کے کسی آدمی کے پاس ہو، پھر وہ الحمدللہ کہے تو "الحمدللہ" اس تمام سے افضل ہوگی۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۶۴۰۷ ...... اللہ تعالیٰ نے کسی بندے پر جو نعمت کی اور اس نے الحمدللہ کہا تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کردیا، اور اگر دوسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا اور اگر تیسری بار کہا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ حاکم، بیہقی عن جابر

۶۴۰۸ ...... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے اہل مال اور اولاد کی نعمت فرمائی اور وہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ کہے تو اس میں سوائے موت کے کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔ بیہقی ابو یعلی عن انس

تشریح: ...... عموماً لوگ ایسے مواقع پر شکر خداوندی کو بھول جاتے ہیں حالانکہ یہ ایک خاص موقعہ ہوتا ہے۔

۶۴۰۹    اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کی تعریف کی جائے۔ طبرانی عن الاسود ابن سریع

۶۴۱۰ ...... سب سے پہلے جنت کی طرف حمد کرنے والے ان لوگوں کو بلایا جائے گا جو خوشحالی و تنگی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔

طبرانی، حاکم، بیھقی عن ابن عباس

تشریح:......معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس قدر اعزاز کا باعث ہے۔

۶۴۱۱......اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، انہیں متنفر نہ کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ کسی قوم سے کوئی نعمت زائل ہو کر پھر دوبارہ لوٹی ہو۔

ابویعلی فی مسندہ. ابن عدی فی الکامل عن انس، بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

تشریح:......آج تک یمن میں قوم سبا کے ان باغوں جیسے باغات دوبارہ پیدا نہ ہوئے۔

۶۴۱۲......اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو بھلائی سے نوازنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی عمریں بڑھا دیتے اور انہیں شکرگزاری کی تلقین الہام فرماتے ہیں۔

فردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......لمبی عمر جب اعمال صالحہ اور شکرگزاری کے ساتھ گزرے تو بہت بڑی نعمت ہے، لمبی عمر سے یہ مراد نہیں کہ کوئی ہزار سال زندہ رہے بلکہ اوسط عمر سے بڑھ کر جو عمر ہوگی لمبی شمار ہوگی۔

۶۴۱۳......لوگوں میں اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ شکرگزار بندہ وہ شخص ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

مسند احمد، طبرانی، بیھقی والضیاء عن الاشعث بن قیس، طبرانی، بیھقی عن اسامۃ بن زید، عن ابن مسعود

تشریح:......جہاں کہیں اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کے حقوق جمع ہو جائیں تو بندوں کے حقوق مقدم ہوتے ہیں یہاں بھی ایسے ہی ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں شکر اسی وقت قبول ہوگا جب لوگوں کا شکریہ ادا کیا جائے گا۔

۶۴۱۴ قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سب افضل بندے (اللہ تعالیٰ کی) بہت تعریف کرنے والے ہوں گے۔طبرانی عن عمران بن حصین

۶۴۱۵......شکرگزار کھانا کھانے والے کے لیے روزے کی حالت میں صبر کرنے والے کی طرح اجر ہے۔حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......کیا عطا ہے! روزے کی حالت اور صبر دونوں اتنے بڑے اجر والے اعمال، ان کا ثواب اس شخص کو بھی حاصل ہو جاتا ہے جو صرف کھانا ملنے پر اور کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر کرے۔

۶۴۱۶......قیامت کے روز بندے سے جس نعمت کے متعلق سوال ہوگا یہ ہے کہ: کیا ہم نے تیرے جسم کو صحت مند نہیں رکھا؟ اور ٹھنڈے پانی سے تجھے سیراب نہیں کیا؟ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۱۷ (انسان کے لیے) تکبر کی حالت بری ہے۔بخاری فی الادب، ابویعلی عن البراء

۶۴۱۸ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر (بھی) شکر ہے اور ان کا ذکر نہ کرنا ناشکری ہے، جو تھوڑی چیز (کے ملنے) کا شکر نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کرتا، جماعت میں برکت اور جدائی میں عذاب ہے۔

بیھقی عن النعمان بن بشیر

تشریح:......انسان اپنے کمالات کا ذکر ایسے انداز میں کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی شان عطا ظاہر ہوتی ہے نہ اس طرح کہ باتوں سے اپنی بڑائی جھلکتی ہو، اس کا علم بات کرنے والے کو ہو جاتا ہے۔

## اللہ کا شکر بجالانا چاہئے

۶۴۱۹ حمد شکر کی جڑ ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا جس نے اس کی تعریف نہیں کی۔عبدالرزاق، بیھقی عن ابن عمر

تشریح:......اس لیے اگر الحمد للہ کہہ دیا تو حمد بھی ہوگئی اور شکر بھی ادا ہو گیا۔

۶۴۲۰ بہت سے کھانا کھا کر شکر کرنے والوں کا اجر روزہ رکھ کر صبر کرنے والوں سے زیادہ ہے۔القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......اس کا اجر زیادہ ہوگا جس کے پاس نعمتیں زیادہ ہوں گی، صابر روزہ دار کے پاس جسمانی نعمتیں ہیں جبکہ شکرگزار طعام خور کے پاس

جسمانی اور غذائی دونوں نعمتیں ہیں، اس لیے اس کا اجر بھی دونا اور نعمتیں بھی دوگنی۔

۶۴۲۱..... نعمت (کے ملنے) پر الحمد للہ کہنا، اس کے ختم ہونے سے حفاظت (کا ذریعہ) ہے۔ بیھقی عن عمر

تشریح:..... یہ قانون اللہ تعالیٰ کا اپنا بتایا ہوا ہے لیکن اس پر بہت کم لوگ عمل پیرا ہیں۔

۶۴۲۲..... جب تم میں سے کوئی اپنے سے افضل شخص کو دیکھے جس کے پاس مال اور مخلوق (اولاد) ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث نمبر ۶۰۹۳ میں گزر چکی ہے۔

تشریح:..... تا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا ہو ناشکری نہ ہونے پائے۔

۶۴۲۳..... دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں بھی ہوں گی اسے اللہ تعالیٰ شاکر وصابر شمار کرے گا، اور جس میں یہ دونوں عادتیں نہ ہوں گی اسے صابر شاکر شمار نہیں کرے گا جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھا اور اس کی اقتداء اور پیروی کرنے لگا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے ادنیٰ شخص کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس شخص پر فضیلت دی، اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر شمار کرے گا۔

اور جس نے دین کے معاملہ میں اپنے سے کم (عمل) شخص کو دیکھا اور دنیا کے معاملہ میں اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا اور جو کچھ اس کے پاس نہ تھا اس کے نہ ہونے پر افسوس کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے صابر شاکر شمار نہیں کرے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

۶۴۲۴..... (دنیا کے معاملہ میں) اپنے سے کم درجہ شخص کو دیکھو اپنے سے اعلیٰ کو نہ دیکھو یہ اس بات کے لائق ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کو گھٹیا نہ جانو گے جو تم پر ہیں۔ مسند احمد، بیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... نتیجہ صاف ظاہر ہے۔

۶۴۲۵ شکر گزار طعام خور (درجہ میں) شکیب سار روزہ دار کی طرح ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۲۶..... شکر گزار طعام خور کے لیے صابر روزہ دار کا (سا) اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن سنان بن سنۃ

۶۴۲۷..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ابن آدم! جب تو نے مجھے یاد کیا تو میرا شکر کیا اور جب مجھے بھولا تو میری ناشکری کی۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یاد دل میں آتی ہے اور شکر زبان سے ادا ہوتا ہے جب دل ہی غافل ہو تو زبان کیا کرے گی، گویا آدمی غافل ہوتا ہے اس کی زبان بند ہوتی ہے۔

۶۴۲۸..... موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے میرے رب! ابن آدم آپ کا شکر کیسے ادا کرے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس بات کا جاننا کہ وہ میری طرف سے ہے تو یہ اس کا شکر ہوگا..... یعنی میری یادداشت ہی اس کا شکر ہے۔

۶۴۲۹..... شکر گزار دل، ذاکر زبان اور نیک بیوی جو تیری دینی ودنیوی باتوں میں تیری مددگار ہو، لوگوں نے جو کچھ ذخیرہ کر رکھا ہے اس سے بہتر ہے۔

بیھقی عن ابی امامۃ

تشریح:..... واقعی عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں سے جنہیں یہ نعمتیں میسر ہیں وہ دوسروں سے خوشحال ہیں۔

۶۴۳۰..... مجھے تمہارے متعلق گناہوں سے زیادہ نعمتوں کے بارے میں خوف ہے خبردار وہ نعمتیں جن پر شکر ادا نہ کیا جائے وہ تقدیر موت کی طرح ہیں۔

ابن عساکر عن المنذر بن محمد بن منذر، بلاغا

تشریح:..... جیسے موت اچانک آجاتی ہے ایسے ہی یہ نعمتیں جلد زوال پذیر ہوجاتی ہیں۔

۶۴۳۱..... مجھے بدحالی کے فتنہ سے بڑھ کر خوشحالی کے فتنہ کا تمہارے متعلق زیادہ خوف ہے تم بدحالی کے فتنہ میں مبتلا کیے گئے تو صبر کرلو گے، اور دنیا تو میٹھی اور سرسبز ہے۔ البزار، حلیۃ الاولیاء، بیھقی عن سعد

۶۴۳۲ تم میں کا کوئی ایسا کرے کہ شکر گزار دل، ذاکر زبان اور ایسی مؤمن بیوی اختیار کرے جو آخرت کے معاملہ میں مددگار ہو۔
مسند احمد، نسائی، ابن ماجه عن ثوبان

تشریح:...... حکم خاص اذن عام ہے۔

۶۴۳۳ میں نہیں چاہتا کہ جبرئیل (علیہ السلام) کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا دیکھوں کہ وہ یہ کہہ رہے ہوں اے ماجد اے واحد جو نعمت آپ نے مجھ پر کی اسے مجھ سے نہ ہٹا تو میں انہیں دیکھوں گا۔

تشریح:...... یعنی مجھے ان کی صرف یہ حالت قابل دید نی اور بھلی لگے گی۔

## دینی نعمت پر بھی شکر بجالانا چاہئے

۶۴۳۴ جس بندے کے پاس اللہ تعالیٰ کے دین کی طرف سے کوئی نصیحت آئی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت تھی جو اس کی طرف چلائی گئی پس اگر اس نے شکر کے ساتھ اسے قبول کیا (تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے) ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے برخلاف حجت و دلیل ہے تاکہ اس کا گناہ زیادہ ہو اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر زیادہ ہو۔ ابن عساکر عن عطیة بن قیس

تشریح:...... اس کا انداز صرف فکر مند اور بات بات پر آگاہ شخص کو ہی ہو سکتا ہے۔

۶۴۳۵ نعمت کا شکر (یہ بھی ہے کہ) اسے پھیلا جائے۔ مسند ابو یعلی عن قتادة مرسلاً

تشریح:...... اب جو لوگ جان، مال، علم وفن، ہنر و دستکاری غرض کسی بھی نعمت میں بخل سے کام لیتے ہیں خوب جان لینا چاہیے کہ وہ شکر گزار ہیں یا ناشکرے!؟

۶۴۳۶ جو کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور اس کا ذکر کیا تو اس نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اگر اسے چھپایا تو اس نے ناشکری کی۔ ابو داؤد، ضیاء عن جابر

تشریح:...... کیونکہ بہت سے لوگوں کے لیے وہ عبرت اور بہت سوں کے لیے موعظت و نصیحت ہوگی۔

۶۴۳۷ اللہ تعالیٰ بندے کو (صرف) اس لقمہ یا گھونٹ کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیتا ہے، جس پر وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے...... مرمٹنے کو جی چاہتا ہے! کیا اسلام کے سوا کسی مذہب میں اتنی گنجائش ہے!؟

۶۴۳۸ سنو! اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جن نعمتوں کا قیامت کے روز تم سے سوال ہوگا، وہ ٹھنڈا سایہ، عمدہ پکی کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:...... یہ اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک روز آنحضرت اور حضرات شیخین فاقہ کی حالت میں حضرت سعد کے باغ میں تشریف لے گئے تو کھجور کا ایک خوشہ تناول کرتے ہوئے آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

## قیامت کے روز نعمت کے متعلق سوال ہوگا

۶۴۳۹...... اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے روز اس نعمت کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا بھوک نے تمہیں تمہارے گھروں سے باہر نکالا، اور پھر تم واپس بھی نہ ہوئے تھے کہ یہ نعمتیں تم مل گئیں۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۴۴۰...... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۴۴۱...... اللہ تعالیٰ کے کسی بندے نے کہا: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیرے چہرے کے جلال اور تیرے بڑے دبدبے کے مناسب ہے، تو یہ کلمہ دو فرشتوں کے لیے گراں ہوا، وہ یہ نہ جان سکے کہ اسے کیسے لکھیں؟ آسمان کی طرف بلند ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور عرض

کرنے لگے: اے ہمارے رب! آپ کے ایک بندے نے ایسی بات کہی جس کے متعلق ہمیں پتہ نہ چلا کہ ہم کیسے لکھیں؟ اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے کہ اس کے بندے نے کیا کلمہ کہا ہے فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا ہے؟ وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں اس نے کہا ہے: اے میرے رب تیری ایسی تعریف ہو جیسی تیری ذات کے جلال اور تیری بڑی سلطنت کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں سے فرماتا ہے: اس کلمہ کو ایسا ہی لکھنا جیسا میرے بندے نے کہا ہے یہاں تک کہ وہ مجھ سے ملے تو میں اسے اس کا بدلہ دوں گا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر

تشریح: ...... چہرے کے جلال سے مراد ذات باری تعالیٰ یا مطلق قدرت، کیونکہ ہاتھ، چہرہ وغیرہ ذات باری تعالیٰ کے لیے متشابہات میں سے ہے۔

۶۴۴۲ ...... جس پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، جو رزق کو دور سمجھے وہ استغفار کرے اور جسے کوئی کام درپیش ہو وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن علی

خود قرآن مجید میں ہے نوح علیہ السلام نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو وہ تم پر موسلا دھار مینہ برسائے گا، تمہیں مال واولاد سے نوازے گا، کلمہ لاحول ولاقوۃ میں سو سے زائد غموں اور پریشانیوں سے نجات ہے۔

۶۴۴۳ ...... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ مسند احمد ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۴۴ ...... دو نعمتیں ایسی ہیں کہ ان کے بارے میں بہت سے لوگ نقصان میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔

بخاری، ترمذی ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... اور کچھ نہ کیا تو صبح سے شام تک پڑے سوتے رہے، اور آج کل تو صحت مند و مریض سب کا ایک ہی مشغلہ ہے فلم بینی یا ڈرامہ دیکھنا۔

۶۴۴۵ ...... جو تقویٰ اختیار کرتا ہو مالداری اس کے لیے نقصان دہ نہیں، متقی کے لیے صحت مندی مالداری سے بہتر ہے، اور نفس کی پاکی نعمت سے بہتر ہے۔ مسند احمد ابن ماجہ، حاکم عن یسار بن عبد

تشریح: ...... متقی شخص اپنے ورع وتقویٰ کی وجہ سے کئی مراتب حاصل کر لیتا ہے، دیانت داری اور امانت سے پیش آنا کئی مشکلات کا حل ہے دوسری طرف خبیث الباطن اور شریر النفس لوگ جو نعمتوں میں چلتے بڑھتے ہیں ان کے مقابلہ میں متقی شخص جو پاکیزہ نفس اور پاک طبیعت رکھتا ہے اس کے پاس اگرچہ کچھ آسائش وآرام کے اسباب نہیں مگر وہ بہتر ہے۔

۶۴۴۶ ...... دنیا کی اگرچہ کوئی (چیز) نعمت نہیں، بہرکیف تین چیزیں دنیا کی نعمتیں ہیں ایسی سواری جسے چلایا جائے (تو وہ چل پڑے) نیک (خصلت وکردار والی) بیوی، کشادہ گھر۔ ابن شیبہ عن ابی اوقرۃ

تشریح: ...... کیونکہ نعمتوں کا گھر آخرت ہے، جو دار القرار ہے اور دنیا دار الزوال ہے اس واسطے یہاں کی نعمتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

۶۴۴۷ ...... جنت میں داخل ہونا اور جہنم سے بچ جانا ہی پوری نعمت ہے۔ ترمذی عن معاذ

تشریح: ...... ایک شخص دعا میں کہہ رہا تھا اے اللہ! مجھے مکمل نعمت عطا فرما تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تمام نعمت یہ بھی ہے۔

۶۴۴۸ ...... جس شخص کو پانچ چیزیں ملیں تو وہ آخرت کے عمل سے معذور نہ سمجھا جائے گا، نیک بیوی، درست کردار والے بیٹے، لوگوں سے اچھا میل جول، اپنے ہی شہر میں اچھا روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔ فردوس عن زید بن ارقم

۶۴۴۹ ...... جس شخص نے کسی قوم کو کوئی نعمت دی اور انہوں نے اس کا شکر ادا نہ کیا تو اگر وہ ان کے حق میں بدعا کرے تو اس کی بدعا قبول کر لی جائے گی۔ الشیرازی عن ابن عباس

تشریح: ...... کسی سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کے بعد اس کا شکریہ ادا نہ کرنا گویا نمک حرامی ہے، یہاں چونکہ مسئلہ فرد کا نہیں بلکہ پوری قوم کا تھا۔

# الاکمال

۶۴۵۰۔ الحمدللہ بکثرت کہا کرو، کیونکہ اس کے دو بازو اور دو آنکھیں ہیں جنت میں اڑتے ہیں قیامت تک اپنے کہنے والے کے لیے استغفار کرتی رہتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی اسے صورت مثالی دے دی جاتی ہے، عالم تین ہیں عالم دنیا، عالم آخرت اور ایک ان دونوں کے درمیان عالم ہے نہ دنیا نہ آخرت اسے عالم مثال اور عالم برزخ بھی کہتے ہیں۔ جزاء الاعمال ازمرشد اشرف علی تھانوی

۶۴۵۱ بہرکیف تمہارا رب مدح کو "الحمد" کے الفاظ میں پسند کرتا ہے۔ مسند احمد بخاری فی الادب، نسائی وابن سعد والطحاوی وابن قانع. طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیہقی سعید بن منصور عن الاسود بن سریع

تشریح: مدح گوئی اور ثنا خوانی وہی مقبول ومحبوب ہے جو خود رب تعالیٰ نے بتائی اور سکھائی ہے۔

۶۴۵۲ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ ان کی تعریف کی جائے۔ طبرانی فی الکبیر عن الاسود بن سریع

۶۴۵۳ جب تم نے الحمد للہ رب العالمین کہا تو تم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، وہ تجھے مزید عطا کرے گا۔

ابن جریر فی تفسیرہ عن الحکم بن عمیر الثمالی

تشریح:..... یعنی نعمت پر شکرگزاری نعمت میں اضافہ کا باعث ہے۔

۶۴۵۴ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا کہ وہ کسی گھر والے سے متنفر ہوئی ہوں اور پھر ان کی طرف لوٹ آئی ہوں۔

بیہقی وضعفہ، خطیب عن الاسود بن سریع فی رواۃ مالک، وابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۴۵۵ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اچھا پڑوس رکھو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی صاحب خانہ سے متنفر ہو کر اس کی طرف لوٹی ہوں۔ الحکیم، بیہقی وضعفہ والخطیب فی رواۃ مالک عن عائشہ رضی اللہ عنہ

۶۴۵۶..... اے عائشہ! اچھی کی عزت کرو، اس واسطے کہ بہت کم ایسا ہوا ہے کہ یہ کسی گھر سے متنفر ہو کر پھر اس کی طرف لوٹے ہوں۔

ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۴۵۷ صحت وفراغت اللہ تعالیٰ کی دو ایسی نعمتیں ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تشریح:..... جن لوگوں کے پاس یہ نعمتیں نہیں ان سے قدر پوچھیں!

۶۴۵۸..... دو نعمتیں ہیں جن کی وجہ سے بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہیں صحت اور فراغت۔ الدیلمی عن انس

۶۴۵۹..... جب تم میں سے کوئی، رزق اور پیدائش میں اپنے سے افضل کو دیکھے اسے چاہیے کہ اپنے سے کم درجہ شخص کو بھی دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۴۶۰..... کیا میں نے یہ نہیں کہا: اے اللہ! تیرے لیے حمد بطور شکر ہو اور تیرے لیے احسان بطور فضل ہو؟ طبرانی عن سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرۃ عن ابیہ عن جدہ قال فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ بھیجا، اور فرمایا: مجھ پر اللہ تعالیٰ کا شکر لازم ہے اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں سلامت رکھا، چنانچہ یہ لوگ غنیمت پا کر سلامت لوٹے، لوگ آپ کا انتظار کرنے لگے کہ آپ کیا کرتے ہیں، کسی نے آپ سے عرض کیا، تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۶۴۶۱..... جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر کوئی نعمت کی تو ان میں اکثر اس کی ناشکری کرنے والے بن جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۴۶۲...... ہر شاندار کام جسے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شروع نہ کیا جائے تو وہ ادھورا رہتا ہے۔طبرانی فی الکبیر والعسکری عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۶۳...... ہر وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے اور پھر اسے شروع کیا جائے اور نہ مجھ پر درود بھیجا جائے تو وہ کام ادھورا بے فائدہ اور ہر برکت سے خالی ہوتا ہے۔ابو الحسین احمد بن محمد بن میمون فی فضائل علی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۶۴...... ہر شاندار کام جسے الحمدللہ کے ساتھ شروع نہ کیا جائے وہ ادھورا رہتا ہے۔بخاری مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه،طبرانی والرهاوی عن عبدالله بن كعب بن مالک عن ابيه

# شکر کا اجر روزہ کے برابر

۶۴۶۵...... شکر گزار کھانا کھانے والے کے لیے اتنا ہی اجر ہے جتنا صبر کرنے والے روزہ دار کے لیے ہے۔بخاری، مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۴۶۶...... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اس کا علم رکھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے، اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے پہلے ہی اس کا شکر لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ کوئی گناہ سرزد ہو جانے کے بعد نادم و پشیمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مغفرت مانگنے سے پہلے اس کے لیے مغفرت لکھ دیتے ہیں اور جو بندہ ایک دینار یا آدھے دینار کا کپڑا خرید کر اسے پہنتا اور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کرتا ہے تو اس کپڑے کے گھٹنوں تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

حاكم و تعقب، بيهقی عن عائشه رضی الله عنها

تشریح:...... یاد رکھیں! نعمت کا شکر اور چیز ہے اور گناہ پر مغفرت کی طلب اور چیز، معمولی لغزشیں عام نیکیوں سے معاف ہو جاتی ہیں لیکن قصداً کیے گئے گناہ بغیر معافی کے معاف نہیں ہوتے۔

۶۴۶۷...... اللہ تعالیٰ نے جس بندے پر کوئی نعمت کی ہو اور اس نے نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہو تو اللہ تعالیٰ کی حمد اس نعمت سے بہت بڑی ہے چاہے وہ نعمت جیسی کیسی ہی کیوں نہ ہو۔عبدالرزاق، بيهقی فی شعب الايمان عن الحسن، مرسلاً

۶۴۶۸...... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی اور اس نے الحمدلله رب العالمين کہا، تو جو چیز وہ دے رہا ہے وہ اس سے افضل ہے جو اس نے لی ہے۔ابن ماجه وابن السنی طبرانی فی الاوسط، بيهقی، سعيد بن منصور عن انس

تشریح:...... وہ زبان سے حمد کر رہا اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۴۶۹...... جس بندے پر اللہ تعالیٰ نے کوئی چھوٹی بڑی نعمت کی ہو اور اس نے اس پر الحمدللہ کہا تو جو اسے دیا گیا وہ اس سے افضل ہے جو اس نے لیا۔

هناد والحكيم عن الحسن، مرسلاً

اسے حمد کی توفیق دی گئی اور لی اس نے نعمت ہے۔

۶۴۷۰...... جس بندے پر اللہ تعالیٰ کوئی نعمت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے تو حمد اس نعمت سے کئی گنا افضل ہے۔طبرانی عن جابر

۶۴۷۱...... جو نعمت ایسی ہو کہ اگر چہ اس کا زمانہ پرانا ہو گیا ہو مگر بندہ الحمد کے ذریعہ اسے نیا کر لے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے اس کا ثواب نیا کر دیتے ہیں اور جو مصیبت ایسی ہو کہ اس کا وقت اگر چہ پرانا ہو مگر بندہ انا للہ وانا اليه راجعون کہہ کر اسے نیا کرے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے لیے، اس کا اجر و ثواب نیا کر دیتے ہیں۔الحكيم عن انس رضی الله عنه

تشریح:...... یہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزاروں پر خصوصی کرم ہے۔

۶۴۷۲...... جو کسی (اچھی) آزمائش میں مبتلا ہوا اور اس نے صرف ثناء (الٰہی) پائی تو گویا اس نے شکر ادا کیا، اور جس نے اسے پوشیدہ رکھا تو اس نے ناشکری کی۔ابن عساكر عن ابن عمر رضی الله عنه

تشریح: ۔۔۔۔۔ کیونکہ وہ آزمائش مصیبت نہ تھی اس واسطے اس کا اظہار ضروری تھا: اما بنعمة ربک فحدث: (کوثر) لہٰذا مقتضا کے خلاف عمل نہ کرنے کی بنا پر ناشکری اور کفر شمار ہوا۔

۶۴۷۳ ۔۔۔۔ جو کسی اچھی آزمائش میں مبتلا ہوا اور وہ سوائے حمد و ثناء کے اور کچھ نہیں پا رہا تو اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور جس نے اسے چھپایا اس کا کفر کیا اور جو کسی جھوٹ بات سے آراستہ ہوا تو اس نے گویا جھوٹ کے دو کپڑے پہنے۔ الحلیة عن جابر

۶۴۷۴ ۔۔۔ جس کی طرف کوئی نعمت قریب ہوئی تو اس کا حق یہ ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو حمد و ثناء کا اظہار کرے، اور اگر ایسا نہ کیا تو اس نے نعمت کا کفر کیا۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن یحیی بن صیفی، مرسلاً

۶۴۷۵ ۔۔۔۔ جس نے اپنے بھائی پر کوئی نعمت و احسان کیا اور اس نے اس کا شکریہ ادا نہ کیا پھر اگر نعمت کرنے والا اس کے حق میں بددعا کرے تو اس کی بددعا قبول کر لی جائے گی۔ عقیلی فی الضعفاء وابن لال والشیرازی فی الالقاب عن، والخطیب عن ابن عباسؓ

۶۴۷۶ ۔۔۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے کوئی نعمت کی ہو اور وہ اسے برقرار رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لا حول ولاقوة الا باللّٰہ بکثرت پڑھے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی (اور کیوں نہ ایسا ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تو کہتا جو اللہ چاہے کوئی طاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔

طبرانی عن عقبة بن عامر

۶۴۷۷ ۔۔۔۔ جس نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمت کی فضیلت صرف اپنے کھانے پینے میں جانی تو اس کا عمل کم ہوا اور اس کا عذاب قریب ہوا۔

الخطیب عن عائشة رضی اللہ عنہا

تشریح: ۔۔۔۔ کھانا پینا تو ہر متنفس کا لازمہ حیات ہے، اس کے علاوہ بیشمار نعمتیں ہیں جنہیں انسان نظر انداز کیے ہوئے ہے۔

۶۴۷۸ ۔۔۔۔ جس نے کسی نیک عمل پر اللہ تعالیٰ کی حمد نہ کی (بلکہ) اپنے نفس کی تعریف کی تو اس کا شکر کم ہوا اور اس کا عمل برباد، اور جس نے یہ گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لیے کچھ اختیار رکھا ہے تو اس نے کفر کیا ان کا جو باتیں انبیاء پر نازل ہوئیں خبردار، پیدا کرنا اور حکم چلانا صرف اسی کا اختیار ہے۔ ابن جریر عن عبدالعزیز شامی عن ابیہ، وکانت لہ صحبة

۶۴۷۹ ۔۔۔۔ جو تھوڑی نعمت کا شکر ادا نہ کرے وہ زیادہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اور جس نے بندوں کا شکریہ ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا اللہ تعالیٰ کی نعمت کا تذکرہ (بھی) شکر ہے، اور اس کا ترک کرنا کفر و ناشکری ہے، جماعت رحمت (کا باعث) ہے اور جدائی عذاب ہے۔

عبداللہ بن احمد فی الزوائد، بیہقی فی شعب الایمان، خطیب فی المتفق والمفترق عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۰ ۔۔۔۔ جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہ کرے وہ بڑی چیز کا شکر بھی ادا نہیں کرتا، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جماعت میں جو بات تم ناپسند کرتے ہو وہ اس سے بہتر ہے جو تم تفرقہ اور پھوٹ میں پسند کرتے ہو جماعت میں رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔

الدیلمی عن جابر

تشریح: ۔۔۔۔ دوسروں کے حقوق کی پاسداری اتحاد کی بنیاد ہے جبکہ دوسروں کی حق تلفی اتفاق کی دیواروں میں دراڑیں ڈال دیتی ہے۔

۶۴۸۱ ۔۔۔۔ تم میں سے اللہ تعالیٰ کا زیادہ شکر گزار وہ بندہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔

طبرانی، بیہقی عن الاشعث بن قیس

۶۴۸۲ ۔۔۔۔ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور جو تھوڑی چیز کا شکر ادا نہیں کرتا وہ بڑی چیز کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس، ابن ابی الدنیا عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۳ ۔۔۔۔ لوگوں میں سے اللہ تعالیٰ کا سب سے شکر گزار وہ ہے جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرنے والا ہو۔ ابن جریر فی تھذیبہ عن الاشعث بن قیس

۶۴۸۴ ۔۔ متقی کے لیے مالداری میں کوئی حرج نہیں، اور متقی کے لیے صحت مالداری سے اور نفس کی پاکیزگی نعمتوں سے بہتر ہے۔

مسند احمد، ابن ماجه والحکیم والبغوی، حاکم، ابن ماجه عن معاذ بن عبداللہ بن خبیث عن ابیہ عن یسار بن عبید الجهنی

۶۴۸۵ ...... جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا، اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر ان کا شکر ہے اور اسے ترک کرنا ان کی ناشکری ہے۔ جماعت (میں) رحمت اور پھوٹ میں عذاب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن النعمان بن بشیر

۶۴۸۶ ...... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندے سے کہیں گے: اے ابن آدم! کیا میں نے تجھے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار نہیں کیا، کیا میں نے عورتوں سے تیری شادی نہیں، کیا میں نے تجھے ایسا نہ بنایا کہ تو مال کا چوتھائی حصہ لیتا اور سرداری کرتا ہے؟ بندہ کہے گا، کیوں نہیں میرے پروردگار بالکل ایسا ہی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے (تو پھر) ان کا شکر کہاں ہے؟ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

یہ تو ظاہری نعمتیں ہیں باطنی نعمتوں کا شمار ہونے لگے تو کچھ بھی نہ بچے۔

۶۴۸۷ ...... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندے سے فرمائیں گے: کیا تو نے مجھے فلاں بیماری میں نہیں پکارا تھا پھر میں نے تجھے عافیت بخشی تھی، کیا تو نے مجھ سے یہ دعا نہیں کی تھی کہ میں تیری شادی ایسی عورت سے کروں جو پوری قوم میں تخی اور خوبصورت ہو پھر میں نے تیری شادی کر دی کیا ایسا نہیں ہوا کیا ایسا نہیں ہوا؟ بیہقی ابو الشیخ عن عبداللہ بن سلام

تشریح: ...... احکم الحاکمین کی بارگاہ میں کون ان سوالات کا جواب دے سکے گا!؟

۶۴۸۸ ...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین نعمتیں ایسی ہیں میں بندے سے ان کے شکر کا سوال نہیں کروں گا، جبکہ اس کے علاوہ نعمتوں کے بارے میں اس سے سوال کروں گا، ایسا گھر جو اسے چھپالے، اور اتنا کھانا جس سے وہ اپنی کمر سیدھی رکھ سکے، اور اتنا لباس جس سے وہ اپنی شرمگاہ چھپا سکے ان تینوں کے متعلق سوال نہیں کروں گا۔ ھناد عن الضحاک، مرسلاً

تشریح: ...... یعنی معمولی گھر، معمولی کھانا اور لباس، جس میں سادگی ہو۔

## الشفاعۃ ...... سفارش کا بیان

۶۴۸۹ ...... سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔ ابن عساکر عن معاویۃ

تشریح: ...... ایسی سفارش جو جائز ہو اور سفارشی مستحق بھی ہو، اور جس کے ہاں سفارش لے جا رہا ہے اس کی طبیعت پر بوجھ بھی نہ ہو، مرشد تھانوی رحمہ اللہ سے جب کوئی سفارش کا کہتا تو آپ لکھ بھیجتے کہ بھئی جیسے تمہاری مرضی میری طرف سے کوئی سختی نہیں۔

۶۴۹۰ ...... سفارش کر دیا کرو، تمہیں اجر ملے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو فیصلہ چاہے صادر فرمائے۔

بخاری مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی عن ابی موسی

۶۴۹۱ ...... مجھ سے کوئی شخص آ کر کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور میں اسے روکتا ہوں تو تم سفارش کر دیا کرو تمہیں اجر ملے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویہ

۶۴۹۲ ...... سب سے افضل اور بہتر سفارش یہ ہے کہ تم نکاح کے بارے میں دو آدمیوں کے درمیان سفارش کرو۔ ابن ماجہ عن ابی رھم

تشریح: ...... یعنی تم جانتے ہو کہ فلاں جگہ لڑکا جوان ہے اور دوسرے گھر میں لڑکی کنواری ہے تو ان کے بارے سفارش کر دو، تا کہ نوجوان طبقہ زنا اور خفیہ خوش گپیاں ترک کر دے۔

۶۴۹۳ ...... سب سے افضل صدقہ، زبان کا ہے سفارش سے تم قیدی آزاد کر سکتے ہو خون بچا سکتے ہو نیکی کر سکتے ہو اپنے بھائی سے احسان کر سکتے ہو اور اس سے تکلیف ہٹا سکتے ہو۔ طبرانی بیہقی عن سمرۃ

## ممنوع سفارش

۶۴۹۴ ...... اے اسامہ! کیا تم اللہ تعالیٰ کی (مقرر کردہ) حدود میں سے کسی حد کے بارے سفارش کرتے ہو؟

بخاری مسلم، ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنھا

تشریح:...... یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب قبیلہ مخزومیہ کی ایک عورت نے چوری کی تھی جس کا نام فاطمہ تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد (ﷺ) سے یہ جرم ہوتا تو تب بھی ان کا ہاتھ کاٹا جاتا، اور یہ بات آپ نے اس لیے پسند نا فرمائی کہ اس قبیلہ کے لوگوں نے آپ کے محبوب حضرت زید جنہیں آپ نے اپنا بیٹا بنایا تھا کے فرزند حضرت اسامہ کے ذریعہ سفارش کرنا چاہی تھی۔

## الاکمال

۶۴۹۵..... میرے پاس کوئی شخص لایا جاتا ہے پھر مجھ سے سوال کیا جاتا ہے اور میرے سامنے کوئی ضرورت پیش کی جاتی ہے اور تم میرے پاس ہوتے ہو لہٰذا تم سفارش کردیا کرو تمہیں اجر ملے گا، اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے ہاتھوں جو کچھ چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن حبان عن ابی موسیٰ

تشریح:...... یعنی لوگ تو مجھ سے خوف کی وجہ سے پوچھ نہیں سکتے اور میں ناواقف شخص کے بارے جانتا نہیں، تم واقف بھی ہو اور مانوس بھی اس واسطے سفارش کردیا کرو۔

۶۴۹۶..... جو کوئی ایسی سفارش کرے جس کے ذریعہ کسی تاوان و جرمانے کو ہٹائے یا اس کے ذریعہ کوئی فائدہ پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس کے قدم اس وقت برقرار رکھیں گے، جس وقت قدم ڈگمگائیں گے۔ عقیلی فی الضعفاء عن جابر

۶۴۹۷..... اے اسامہ کسی حد کے بارے سفارش مت کرو۔ ابن سعد عن جعفر بن محمد عن ابیہ

## حرف الصاد..... آزمائشوں، بیماریوں، مصیبتوں اور مشکلات پر صبر

## صبر کی فضیلت

۶۴۹۸..... صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ایمان ہے۔ الحلیۃ، بیھقی عن ابن مسعود

تشریح:...... کیونکہ بے صبری کی بنا پر انسان جادۂ اعتدال عبور کرکے کفریات بکنے لگتا ہے، کچھ لوگوں پر آسمانی آفت آئی تو وہ کہنے لگے، ہم اس خدا کا کیسے شکر کریں جس نے ہمارے گھر اجاڑ دیئے، ہمارے بچے چھین لیے، مال مویشی تباہ و برباد کرڈالے، اگر یہ لوگ صبر کرتے تو کافر نہ ہوتے لیکن بے صبری نے وہ سب کچھ کہلوایا جو نہ کہنا تھا اور یہ ساری خرابی یقین محکم کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے جسے پورا ایمان کہا گیا ہے۔

۶۴۹۹..... صبر رضامندی ہے۔ الحکیم و ابن عساکر عن ابی موسیٰ

تشریح:...... اللہ تعالیٰ کی رضامندی اور مصیبت پر صبر کرنا قضاء الٰہی پر رضامندی ہے۔

۶۵۰۰..... صبر اور ثواب کی امید رکھنا گردنوں کو (جہنم سے) آزاد کرانے کا سبب ہیں ان صفات والے شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر حساب کے جنت میں داخل کرے گا۔ طبرانی عن الحکیم بن عمیر الثمالی

تشریح:...... یعنی جنت میں داخل ہونے کے اور بھی اسباب ہیں لیکن یہ خاص اعزاز ہیں۔

۶۵۰۱..... ایمان میں صبر کو وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیھقی عن علی موقوفاً

تشریح:...... جب سر ہی نہ رہے تو جسم کہاں رہتا ہے؟!

۶۵۰۲..... بندے کو صبر سے بڑھ کر بہترین اور کشادہ کوئی چیز نہیں دی گئی۔ حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... کیونکہ بے صبری سے کئی فتنے پیدا ہوجاتے ہیں۔

۶۵۰۳..... سب سے افضل ایمان صبر اور چشم پوشی ہے۔ فردوس عن معقل بن یسار بخاری فی التاریخ عن عمیر اللیثی

۶۵۰۴..... صبر اگر کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو شریف مرد ہوتا۔ الحلیۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۵۰۵..... مؤمن کا بہترین ہتھیار صبر اور دعا ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۶۵۰۶..... امداد صبر کے ساتھ اور کشادگی تکلیف کے ساتھ ہے اور بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔ خطیب عن انس

۶۵۰۷..... صبر کر کے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ القضاعی عن ابن عمر وعن ابن عباس

تشریح:...... جیسے وضو کر کے نماز کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۶۵۰۸..... اللہ تعالیٰ سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے جو شخص تھوڑے رزق پر راضی رہے اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہوں گے۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج وابن عساکر عن علی

۶۵۰۹..... کشادہ حالی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔ ابن عدی فی الکامل، خطیب عن انس

۶۵۱۰..... (حقیقی) صبر تو پہلی مصیبت کے وقت ہوتا ہے۔ مسند احمد، بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ عن انس

تشریح:...... آپ علیہ السلام ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی، آپ نے اسے صبر کی تلقین کی، اس نے آپ کو نہیں پہچانا اور کہنے لگی اگر یہ مصیبت تم پر آتی تو تمہیں پتہ چلتا، آپ علیہ السلام وہاں سے تشریف لے گئے، کسی نے اس عورت کو آگاہ کیا کہ تمہیں پتہ ہے تم کس سے مخاطب تھی؟ یہ نبی علیہ السلام تھے وہ سیدھی آپ کے حضور آئی اور عرض کرنے لگی کہ میں اب صبر سے کام لوں گی آپ نے فرمایا: صبر کا مقام تو وہ تھا جب تم کو مصیبت کا احساس تھا۔

۶۵۱۱..... صبر کسی صدمہ اور مصیبت کے آغاز میں ہوتا ہے۔ البزار ابویعلی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۱۲..... صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے۔ البزار عن ابن عباس

# صبر کی حقیقت

۶۵۱۳..... صبر پہلے صدمہ کے وقت ہوتا ہے اور آنسوؤں پر کوئی قابو نہیں پاسکتا جو آدمی کے اپنے بھائی کی محبت میں ہوتے ہیں۔

سعید بن منصور عن الحسن، مرسلاً

تشریح:...... حضرت عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو آپ ان کی میت کے پاس آئے ان کی پیشانی چومی اور آبدیدہ ہوگئے۔

۶۵۱۴..... وہی شخص (حقیقی) صبر کرنے والا ہے جو پہلی مصیبت کے وقت صبر کرے۔ بخاری فی التاریخ عن انس

۶۵۱۵..... صبر تین طرح کے ہیں: مصیبت پر صبر، طاعت وعبادت پر صبر اور گناہ سے بچنے پر صبر، سو جس نے مصیبت پر اس طرح صبر کیا کہ اسے اچھے انداز سے رد کر دیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تین سو درجات لکھیں گے، ہر درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے، اور جس نے طاعت وعبادت پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے لیے چھ سو درجات لکھیں گے اور درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا زمین کی حد سے آخری زمین تک ہے، اور جس نے گناہ سے بچنے پر صبر سے کام لیا، اللہ تعالیٰ اس کے نو سو درجات لکھیں گے، دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین کی حد سے لے کر عرش کی انتہا تک دہرا فاصلہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصبر وابوالشیخ فی الثواب عن علی

تشریح:...... خدا کی دین، حد وحساب انسانی بساط سے باہر ہے۔

۶۵۱۶..... جس کسی پر کوئی مصیبت آئی اور اس نے صبر کیا، اور اسے کوئی چیز عطا کی گئی تو اس نے شکر کیا یا اس پر ظلم ہوا تو اس نے معاف کیا یا کسی پر ظلم ہو گیا اور اس نے معافی مانگی تو ایسے لوگوں کے لیے (کل گھبراہٹ کے وقت) امن واطمینان ہوگا اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن سخرة

تشریح:...... یادرکھیں! بندوں کے حقوق جب تک ان سے معاف نہ کرا لیے جائیں معاف نہیں ہوتے، جس کا حق غصب کیا اگر وہ زندگی بھر نہ مل سکا تو اس کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کردی جائے اور اگر وہ مر چکا ہے تو اسے اس کا ایصال ثواب کیا جائے شاید کل قیامت میں ہوسکا تو وہ معاف کردے ورنہ اندیشہ پھر بھی ہے

۶۵۱۷...... اے مصیبت! جہاں تک پہنچنا چاہتی ہے پہنچ یہاں تک کہ تو خود بخود کشادہ ہو جائے گی۔ القضاعی. فردوس عن علی

یہ حدیث من گھڑت ہے اس کے سلسلہ سند میں ایک راوی حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ کذاب ہے جس کی تکذیب امام مالک نے کی ہے۔

۶۵۱۸...... صبر رضامندی ہے۔ الحکیم وابن عساکر والدیلمی عن ابی موسی

۶۵۱۹...... مدد صبر کے ساتھ اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے بے شک تنگی کے ساتھ تنگی ہے۔ ابونعیم والخطیب وابن النجار عن انس مربرقم ۶۵۰۲

۶۵۲۰...... تین چیزیں نیکیوں کا خزانہ ہیں، شکوہ وشکایت کو چھپانا، مصیبت کو پوشیدہ رکھنا، اور صدقہ خفیہ رکھنا۔ طبرانی فی الکبیر عن انس

۶۵۲۱...... اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مانگنے کو پسند کرتے ہیں، اور سب سے افضل عبادت (فرائض کے بعد) کشادگی کا انتظار کرنا ہے۔ ابن جریر عن حکیم بن جبیر عن رجل لم یسم اسمہ

تشریح:...... جیسے عبادت میں وجوب کا درجہ ہے ایسے ان میں افضل اور غیر افضل کا درجہ ہے لہٰذا جو عبادت جتنی اہم ہوگی اتنی ہی افضل ہوگی۔

۶۵۲۲...... جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور جو بچنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتے ہیں اور جو استغناء کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردیتے ہیں کسی بندے کو صبر سے بڑھ کر بہتر اور کشادہ چیز نہیں ملی۔ الحکیم عن ابی سعید

تشریح:...... اگر انسان خود ہی کچھ نہ کرے تو پھر کیا ہوسکتا ہے، انسان کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے تاکہ وہ اپنا اختیار استعمال کرکے نیکیاں کمائے اور برائیوں سے بچے۔

۶۵۲۳...... جو صبر اختیار کرے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی توفیق دیتے ہیں اور استغنا کرے اللہ تعالیٰ اسے غنی کردیتے ہیں جو ہم سے مانگے گا ہم اسے دیں گے، کسی کو صبر سے بڑھ کر کشادہ رزق نہیں دیا گیا۔ الحلیة عن ابی سعید

۶۵۲۴...... اذیت کو سن کر اس پر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی نہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرایا جاتا ہے اس کا بیٹا قرار دیا جاتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت سے رکھتا ان کا دفاع اور بچاؤ کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابی موسی

تشریح:...... اللہ تعالیٰ کسی سے ہرگز متاثر نہیں ہوتے، بلکہ نافرمانی کے قانون کے مطابق سزا دیتے ہیں، اگر ساری دنیا موحد بن جائے تو اللہ تعالیٰ کی بادشاہت جیسے ہے ویسے ہی رہے گی اس میں کوئی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ساری دنیا مشرک بن جائے تب بھی کوئی نقصان واقع نہیں ہوگا۔

## نظر چلے جانے پر صبر

۶۵۲۵...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دو محبوب چیزیں مراد آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرے تو اس کے بدلہ اسے جنت عطا کردیتا ہوں۔ مسند احمد، بخاری عن انس

تشریح:...... کتنی بڑی رحمت ہے، چاہے وہ آنکھیں جس سبب سے گئی ہوں۔

۶۵۲۶...... شرک سے بڑھ کر بندہ کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوتا، اور شرک کے بعد آنکھوں کے چلے جانے کی آزمائش میں، اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہوکر صبر سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔ البزار عن بریدة

۶۵۲۷...... انسان اپنے دین کے چلے جانے کے بعد اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہے تو وہ نظر کا چلا جانا ہے اور جس بندے کی نظر چلی گئی اور پھر اس

نے صبر کیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ خطیب عن بریدة

۶۵۲۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں؛ دنیا میں جب کسی بندے کی دو محبوب چیزیں (مراد آنکھیں) لے لیتا ہوں تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ ترمذی عن انس

تشریح:...... یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی کمی ہے بلکہ یہ مراد ہے کہ سب سے اعلیٰ چیز یعنی جنت ہی بدلہ میں دی جائے گی۔

۶۵۲۹..... جس شخص کی دنیا میں نظر چلی گئی تو اگر وہ نیک ہوا تو اللہ تعالیٰ قیامت اس کے لیے نور پیدا فرمادیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تشریح:...... کیونکہ معصیت خود ظلمت ہے تو ظلمت اور نور کیسے جمع ہو سکتے ہیں۔

۶۵۳۰..... اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ معمولی بات ہے کہ کسی مسلمان بندے کی دونوں آنکھیں لے کر اسے جہنم میں داخل کردیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن عائشه بنت قدامة

تشریح:...... یہ اللہ تعالیٰ کی اپنی حکمت ہے جسے جہاں چاہیں پہنچائیں۔

۶۵۳۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں جبکہ وہ دونوں پر بخل کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا، جب ان دونوں کے بارے میں اس نے میری تعریف کی ہو۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن العرباض

تشریح:...... یعنی وہ آنکھیں اسے عزیز اور پیاری ہوں، اور آنکھوں کے چلے جانے پر وہ میری تعریف کرے۔

۶۵۳۲..... نظر کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا سبب ہے۔ سماعت کا چلا جانا گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے (اسی طرح) جو چیز (قدرتی طور پر) جسم سے کم ہوا اس کا ثواب اسی طرح ہے۔ خطیب، ابن عدی فی الکامل عن ابن مسعود

تشریح:...... اس واسطے جو لوگ کسی نقص جسمانی میں مبتلا ہیں وہ واویلا نہ کریں بلکہ صبر کریں تاکہ انہیں ثواب پہنچے۔

۶۵۳۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے جس کی دونوں آنکھیں لے لی ہوں اور اس نے صبر سے کام لیا اور ثواب کی امید رکھی تو میں اسے سوائے جنت دینے کے اور کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گا۔ ترمذی عن ابی هریرة

۶۵۳۴..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم میں جب تیری دونوں آنکھیں لے لوں اور تو صبر کرے، اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھے تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی اور ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔ مسند احمد، ابن ماجه عن ابی امامة

## الاکمال

۶۵۳۵..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے تیری دونوں آنکھیں لے لیں اور تو نے صبر کیا اور پہلے صدمہ کے وقت ثواب کی امید رکھی، تو میں تجھے سوائے جنت دینے کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔

طبرانی وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة ابن عساکر عن ابی امامة

۶۵۳۶..... اگر تمہاری آنکھ کسی مصیبت میں مبتلا ہے اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، حاکم عن انس

## بینائی ختم ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۳۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں سلب کر لیتا ہوں اور وہ ان کی حرص بھی کرنے والا ہو تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا جب وہ ان دونوں پر میری تعریف کرے۔ ابن حبان، طبرانی، الحلیة وابن عساکر عن العرباض بن ساریة

۶۵۳۸..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی بندے کی آنکھ لے لیتا ہوں اور وہ صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔ابویعلی ابن حبان، سعید بن منصور عن ابن عباس

۶۵۳۹..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنے عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے جیسا میرا حکم ہے اور میرے فیصلہ پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔عبد بن حمید وسمویہ، ابوداؤد ابن عساکر عن انس

۶۵۴۰..... تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم میرے بعد عمر پا کر نابینا ہو جاؤ گے؟ (ان صاحب نے) عرض کی، میں ثواب کی امید رکھ کر صبر کروں گا، آپ نے فرمایا: تب تم بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو گے۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

تشریح:..... یہ کسی خاص صحابی کا واقعہ ہے جن کے بارے میں آپ نے بذریعہ وحی یہ پیشگوئی دی تھی۔

۶۵۴۱..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کو اس کی دونوں حبیب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتا ہوں پھر وہ صبر کرتا ہے تو میں اسے ان دونوں یعنی آنکھوں کے عوض میں جنت عطا کر دیتا ہوں۔مسند احمد، بخاری عن انس،طبرانی فی الکبیر عن جریر

۶۵۴۲..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں پھر وہ میرے فیصلہ پر صبر کرتا ہے اور میری قضا پر راضی رہتا ہے تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔عبد بن حمید وسمویہ وابن عساکر عن انس

۶۵۴۳..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں تو اس کو بدلہ میں جنت عطا کرتا ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن جریر

۶۵۴۴..... تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جس کی دونوں آنکھیں لے لوں، پھر وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اس کا ثواب جنت ہے۔

ابویعلی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۵۴۵..... تمہارے رب نے فرمایا ہے: میں جب اپنے بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اور وہ ان دونوں کی حرص بھی کرتا ہو، پھر اس نے میری تعریف کی، تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ

۶۵۴۶..... کوئی بندہ شرک سے بڑھ کر کسی آزمائش میں ہرگز مبتلا نہیں ہوگا، اور شرک کے بعد سب سے بڑی آزمائش آنکھوں (کی بینائی) کا چلا جانا ہے اور جو بندہ اس آزمائش میں مبتلا ہو کر صبر کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے۔نسائی عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ

۶۵۴۷..... تمہارے آنکھوں پر جو مصیبت آئی ہے یہ اسی طرح رہے اور اس کے ساتھ اگر تم ثواب کی امید رکھ کر صبر کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے جنت واجب کر دیں گے۔طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۴۸..... اگر تمہاری آنکھوں کے ساتھ یہ عارضہ اسی طرح رہے تو جب اللہ تعالیٰ کے حضور جاؤ گے تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔

عبد بن حمید والبغوی، طبرانی عن زید بن ارقم

۶۵۴۹ اللہ تعالیٰ جس بندے کی آنکھیں لے لے اور وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

ابن حبان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۵۰..... اے زید! اگر تمہاری آنکھیں اسی حالت میں رہیں اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو تو تمہارے لیے سوائے جنت کے کوئی ثواب نہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۵۵۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے جس بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو میں اس کے لیے سوائے جنت کے کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔الحلیۃ عن انس

## اولاد اور رشتہ داروں کی موت پر صبر

۶۵۵۲..... جب کسی بندے کا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: کیا تم نے میرے بندے کے بچہ (کی روح

کو) قبض کرلیا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کا پھل قبضہ کرلیا ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: جی ہاں: تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے نے کیا کہا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس نے آپ کی تعریف کی اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے جنت میں ایک گھر بنادو جس کا نام بیت الحمد رکھو۔

ترمذی عن ابی موسی الاشعری

یہ سارے انعامات صبر کرنے اور آخرت کی طرف رجوع لانے کے صلہ میں ملتے ہیں بازار سجا پڑا لیکن خریدار تہی دست و تہی دامن ہیں۔

۶۵۵۳ـ اے فلاں کونسا کام تجھے زیادہ پسند ہے؟ کیا یہ کام کہ تم اپنی عمر سے فائدہ اٹھاؤ؟ کیا کل تم جنت کے دروازوں میں سے کسی دروازے پر آؤ گے جبکہ تم سے پہلے کوئی پہنچ چکا ہوگا جو تمہارے لیے اسے کھولے گا۔ نسائی عن قرۃ بن ایاس

تشریح:......مراد مرحوم اولاد جو جنت میں اپنے والدین کی منتظر ہوگی۔

۶۵۵۴　جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے، تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت زائدہ کی وجہ سے جو ان بچوں پر ہوگی ان دونوں (خاوند بیوی) کو بھی جنت میں داخل فرمادیں گے۔ مسند احمد، نسائی، ابن حبان عن ابی ذر

تشریح:......دو مسلمانوں سے خاوند بیوی مراد ہیں۔

۶۵۵۵　جس کے تین صلبی بیٹے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کھوگئے ہوں اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن عقبة بن عامر

تشریح:......یعنی راہ خدا میں شہید ہوئے یا کسی اور دینی خدمت میں جاں بحق ہوئے۔

۶۵۵۶......جس (مسلمان) نے اپنے تین (مردہ) بچے دفن کیے تو اس پر اللہ تعالیٰ جہنم حرام کردیتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

تشریح:......مردہ اس لیے لکھ دیا گیا کہ بہت سے لوگ افلاس و تنگدستی کے خوف سے اپنی اولاد کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

۶۵۵۷......وہ عورت مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ ابن ابی الدنیا عن بریدۃ

تشریح:......یعنی بچہ اس کے لیے سفارش کرنے کا سبب بنتا۔

۶۵۵۸......مصیبت زدہ ہے وہ عورت جس کا کوئی بچہ فوت نہ ہوا ہو۔ بخاری فی التاریخ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۵۹　وہ شخص سراسر مصیبت زدہ ہے جس کا کوئی بیٹا بیٹی ہو اور خود (باپ) مرجائے اور آگے (اولاد میں سے) کچھ نہ بھیجے۔ مسند احمد عن رجل

مصیبت اس لحاظ سے کہ اولاد کی پیشگی رفت ماں باپ کے لیے چھٹکارے کا باعث بن سکتی تھی، دوسری طرف دیکھا جائے تو یہ اس کے بس کی بات نہیں جس پر ملامت بھی نہیں۔

## بچوں کے فوت ہونے پر صبر کی فضیلت

۶۵۶۰　جس مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کی عمر کو نہیں پہنچے تو وہ اپنے والد یا والدہ کو جنت کے آٹھ دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے وہ چاہے داخل ہوجائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن عتبہ بن عبد

تشریح:......جسے حاصل ہوجائے خدا کا شکر کرے۔

۶۵۶۱　اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں اپنے جس بندے کی طرف اس کے بدن، اولاد یا مال میں کوئی مصیبت بھیجوں اور وہ اچھے طریقہ سے صبر کرکے اس کا استقبال کرے تو میں قیامت کے دن اس کے لیے میزان اور اعمال نامے کھولنے سے حیا کروں گا۔ الحکیم عن انس

۶۵۶۲..... بے شک اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کے لیے جنت سے کم درجہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتے، جس کی دنیاوالوں میں سے اس کے سب سے محبوب اور پھر اس نے صبر کیا ہواور ثواب کی امید رکھی ہو۔نسائی عن ابن عمر

۶۵۶۳..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے پاس میرے اس بندے کے لیے جنت کے سوا کوئی بدلہ نہیں، جب زمین والوں میں سے میں اس کے بندے کو لے لوں اور پھر وہ صبر سے کام لے۔مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۵۶۴..... جب مسلمان کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر مہربانی کی وجہ سے اس (والد یا والدہ) کو بھی جنت میں داخل کردے گا۔بخاری نسائی عن انس ،بخاری عن ابی ہریرۃ وابی سعید

۶۵۶۵.....جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہوگئے جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے۔مسند احمد، نسائی عن ابی ذر

۶۵۶۶.....جس مسلمان مرد کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر مہربانی کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔مسند احمد، بخاری، نسائی عن انس

۶۵۶۷.....جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، انہیں جنت میں داخل فرمائے گا، پھر ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ! تو وہ عرض کریں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین بھی جنت میں داخل ہو جائیں تو کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

مسند احمد، نسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

تشریح:.....یعنی ہمارے اوپر تو انعام ہے ہی اگر اس انعام میں ہمارے والدین بھی۔

۶۵۶۸.....جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔بخاری کتاب الجنائز، ابن ماجہ عن انس

۶۵۶۹.....تم میں سے جو عورت ایسی ہو کہ اس نے اپنے آگے تین بچے بھیجے ہوں، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے، ایک عورت نے عرض کی: اگر چہ دو بچے ہوں پھر بھی؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔مسند احمد بخاری مسلم عن ابی سعید

۶۵۷۰.....جس نے اپنے تین صلبی بچوں کے بارے میں ثواب کی امید رکھی، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو بچے ہوں آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔نسائی، ابن حبان عن انس

تشریح:.....یعنی وہ فوت ہوگئے جیسا کہ سابقہ احادیث سے واضح ہے۔

۶۵۷۱.....جس نے اپنے آگے ایسے تین بچے بھیجے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے اگر چہ وہ دو اور ایک ہی ہوں، لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت (کی بات) ہے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۶۵۷۲..... جس شخص کے لیے میری امت میں سے دو بچے آگے پہنچ چکے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جس کا ایک بچہ آگے ہو (اسے بھی) اور جس کا آگے کوئی نہ ہو تو میں اپنے امت کا آگے پہنچنے والا ہوں انہیں میری (جدائی) جیسی تکلیف نہیں پہنچی۔

مسند احمد، ترمذی عن ابن عباس

تشریح:.....آہ! اس ہستی کا افسوس اور غم ایسا ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

۶۵۷۳.....جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر وہ جہنم میں داخل ہوا ایسا نہیں ہوسکتا ہاں مگر قسم پوری کرنے کے لیے۔

بخاری مسلم، ترمذی، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے''ان منکم الاواردھا'' تم میں سے ہر ایک جہنم میں سے گزرے گا یعنی پل صراط کے پر سے۔

۶۵۷۴.....تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر وہ ثواب کی امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی، اگر چہ دو بچے ہوں۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب البر رقم ۱۵۱

# ناتمام بچہ بھی سفارش کرے گا

۶۵۷۵......اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے ناتمام بچہ اپنی آنول ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچے گا جب وہ ثواب کی امید کرے۔

۶۵۷۶......وہ ناتمام بچہ جسے میں آگے بھیجوں اس شہسوار سے بہتر ہے جسے میں اپنے پیچھے چھوڑ دوں۔ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......اس واسطے کہ جو آگے پہنچ چکا اس کا انجام تو معلوم ہے لیکن جو پیچھے رہا اس کے بارے اطمینان نہیں۔

۶۵۷۷......بے شک ناتمام بچہ اپنے رب کے حضور جھگڑے گا جب کہ اس کے والدین جہنم میں داخل ہوں گے، پھر کہا جائے گا، اے اپنے رب سے جھگڑنے والے ناتمام بچے! اپنے والدین کو جنت میں داخل کردے تو وہ اپنی ناف سے کھینچ کر ان دونوں کو جنت میں داخل کردے گا۔

ابن ماجہ عن علی

۶۵۷۸......وہ بندہ اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے جو شیطان اور نفرت پھیلانے والا ہے جسے مال اور اولاد کی مصیبت نہیں پہنچی۔

بیہقی فی شعب الایمان عن ابی عثمان النہدی،مرسلاً

۶۵۷۹......واہ واہ! پانچ چیزیں ترازو کو کتنا بوجھل کرنے والی ہیں؟ لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر اور مسلمان کا وہ نیک بچہ جو فوت ہوگیا ہو اور وہ اس کے بارے ثواب کی امید رکھے۔البزار عن ثوبان،نسائی، بیہقی حاکم، عن ابی سلمٰی،مسند احمد عن ابی امامۃ

## الاکمال

۶۵۸۰......کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں ہوگی کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی آؤ تو وہ ایسا شخص پاؤ جو دوڑ کر تمہارے لیے دروازہ کھولے۔

مسند احمد، نسائی والبغوی، طبرانی، ابن حبان حاکم عن معاویہ بن قرۃ عن ابیہ

۶۵۸۱......میری امت کا ایک شخص جو جنت میں داخل ہو کر قبیلہ مضر کے اکثر لوگوں کے بارے سفارش کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص آگ کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کا ایک گوشہ بن جائے گا اور جن دو مسلمانوں نے اپنے آگے چار بچے بھیجے ہوں تو ان دونوں کو اللہ تعالیٰ ان پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی: اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ تین ہوں، پھر انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں۔طبرانی عن الحارث بن اقیش

تشریح:......پہلے شخص سے مراد امت اجابت والا ہے یعنی جو مسلمان ہو چکا اور دوسرے سے امت دعوت والا شخص مراد ہے۔

۶۵۸۲......مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ باقی رہے، جس مسلمان مرد اور عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے، اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔حاکم عن بریدۃ

۶۵۸۳......تم جانتے ہو کہ تم میں مصیبت زدہ کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ مصیبت زدہ ہے جس کی آگے کوئی اولاد نہیں۔ابو عوانہ وقال غریب عن انس

۶۵۸۴......اے بنو سلمہ! تم میں تاوان زدہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: جس کے پاس مال نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ وہ شخص جو سفر سے واپس آئے اور اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھلائی نہ ہو۔ابو یعلی عن انس

تشریح:......یعنی نمود ودریا کی غرض سے وہ خدا کی راہ میں نکلا اور تہی دست ویا ہوا۔

# اولاد کا نہ ہونا مصیبت نہیں

۶۵۸۵......اپنے آپ میں تم مصیبت زدہ کسے شمار کرتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جس کی اولاد نہ ہو، آپ نے فرمایا: نہیں، یہ مصیبت زدہ نہیں، مصیبت زدہ تو وہ ہے جس نے آگے اپنا کوئی بچہ نہ بھیجا ہو، اور تم آپس میں پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: جو لوگوں کو بچھاڑ دے، آپ نے فرمایا: یہ نہیں، بلکہ پہلوان اور طاقتور وہ شخص ہے جو غیظ وغضب میں اپنے آپ پر قابو پالے۔

مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود

تشریح:......جو اپنے نفس کو نہ بچھاڑ سکا وہ کاہے کا پہلوان وہ تو بزدل ہے۔

۶۵۸۶......نفاس والی عورت کو قیامت کے روز اس کا بچہ اپنی ناف سے جنت کی طرف کھینچے گا۔ طبرانی عن عبادة بن الصامت

نفاس وہ خون جو بچہ کی ولادت سے پیدا ہوتا ہے۔

۶۵۸۷......بچہ کو مشکل سے ہٹانا والدین کے لیے (گناہ) گھاٹے کا باعث ہے۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی عن انس

تشریح:......یعنی ماں بچہ کی جدائی برداشت نہ کر سکے ایسی حالت میں اگر بچہ مر جائے تو یہ ثواب ہے۔

۶۵۸۸......تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، بچیوں کو دفن کرنا عزت کے کاموں میں سے ہے۔ طبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس

تشریح:......راوی کا بیان ہے کہ جب آپ علیہ السلام سے آپ کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہ کی تعزیت کی گئی تو آپ یہ بات فرمائی، علامہ ابن الجوزی نے اسے موضوعات میں شمار کیا ہے۔

لیکن علماء نے اس کے ضعف کی کوئی علت نہیں دیکھی۔

۶۵۸۹......ایک عورت اپنا بچہ لے کر آئی اور عرض کرنے لگی: یا نبی اللہ! میرے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرمائیں، میں تین بچے دفن کر چکی ہوں آپ نے فرمایا: کیا تین بچے دفن کر چکی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں، آپ نے فرمایا: تم نے آگ سے بہت مضبوط آڑ بنالی ہے۔

مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۵۹۰......بے شک تو نے جہنم سے مضبوط آڑ بنالی ہے۔ نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

ایک عورت نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں تین بچے آگے بھیج چکی ہوں، راوی کا بیان ہے کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: (**البغوی والباوردی وابن قانع وابو مسعود الرازی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر عن زهیر بن علقمه**) البتہ اس میں ہے کہ اس عورت نے کہا: کہ میرے دو بیٹے فوت ہوئے ہیں۔

۶۵۹۱......جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوئے ہوں پھر ان دونوں نے ثواب کی امید کر کے صبر کیا ہو تو وہ کبھی بھی جہنم کو نہیں دیکھیں گے۔

ابن سعد عن ابی ذر

تشریح:......یعنی اس میں جا کر نہیں دیکھیں گے باہر سے دیکھنے کی نفی نہیں۔

۶۵۹۲......جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور وہ ثواب کی امید رکھے تو جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے کہا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ مسند احمد عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۵۹۳......جس مسلمان کے تین بچے جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ بخاری، نسائی عن انس، بخاری عن ابی هريرة رضی الله عنه، بخاری عن ابی سعید

۶۵۹۴......جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچوں کا انتقال ہو گیا ہو جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے، تو وہ ان کے لیے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، پھر لوگوں نے عرض کی: اگر ایک ہو، آپ نے

فرمایا: اگر چہ ایک ہی ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ مسند احمد، ابویعلی بیہقی، ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۵۹۵ ... جن دو مسلمانوں کے تین بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے فوت ہو گئے ہوں تو ان دونوں کو بخش دیا جائے گا۔

مسند احمد، نسائی و ابوعوانہ، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر عن ابی ذر

۶۵۹۶ ... جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہو گئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید کرتے ہوئے صبر کیا ہو تو وہ بھی جہنم کی آگ (جہنم میں پہنچ کر) نہیں دیکھیں گے۔ مسند احمد، حاکم عن ابی ذر

۶۵۹۷ ... جن دو مسلمانوں کے ایسے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، اور جس مسلمان نے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کیں تو رحمت کے پردے بہت جلد اس تک پہنچ جائیں گے۔

بیہقی عن ابی ذر

تشریح: ...... جب انسان رحمت خداوندی میں آ گیا تو کسی چیز کی ضرورت اور کس بات کا خوف!؟

۶۵۹۸ ... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے، تو انہیں قیامت کے دن جنت کے دروازے پر لا کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر ان سے کہا جائے گا داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے: یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں (پھر ہم داخل ہوں گے) تو ان سے کہا جائے گا، جاؤ تم اور تمہارے والدین جنت میں داخل ہو جائیں۔

ابن سعد طبرانی فی الکبیر والحسن بن سعید سفیان عن حبیبة بن سهل

۶۵۹۹ ... جن دو مسلمانوں کے چار بچے پہلے سے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، اور میری امت میں کا ایک شخص ایک کی تعظیم کرے گا یہاں تک کہ جہنم کا ایک گوشہ ہو جائے گا، اور میری امت کا ایک شخص ایسا ہوگا کہ اس کی سفارش سے قبیلہ مضر جتنے لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔ مسند احمد، عن ابی ذر

تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

۶۶۰۰ ... جن دو مسلمانوں کے اتنے ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، وہ جنت کے دروازے پر ہوں گے، ان سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہیں گے یہاں تک کہ ہمارے والدین داخل ہو جائیں۔ پھر ہم داخل ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا تم اور تمہارے والدین اللہ تعالیٰ کی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔ بیہقی، مسند احمد، نسائی، بخاری مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۰۱ ... جن دو مسلمانوں کے دو بچے فوت ہو گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان دونوں (والدین) کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۰۲ ... جن دو مسلمانوں کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک سن بلوغت کو نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائیں گے لوگوں نے عرض کی: اگر دو ہوں، آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، پھر لوگوں نے کہا اگر ایک ہو آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، نا تمام بچہ اپنی ناف کے ذریعہ اپنی ماں کو جنت کی طرف کھینچ رہا ہوگا جب وہ ثواب کی امید رکھے۔ مسند احمد والحکیم طبرانی عن معاذ

۶۶۰۳ ... تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں تو وہ جنت میں جائے گی، ایک عورت نے عرض کی: اور دو بچوں والی؟ آپ نے فرمایا: ہاں دو بچوں والی بھی۔ مسند احمد طبرانی عن ابن مسعود

۶۶۰۴ ... جسے دو یا تین بچوں کی وفات کا صدمہ پہنچا ہو جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو وہ اس کے لیے آگ سے بچاؤ کا پردہ ہوں گے۔

بخاری مسلم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۰۵ ..... جس نے تین (مردہ) بچے دفن کیے اوران (کے صدمہ) پرصبر کیا اور ثواب کی امید رکھی، تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے دو بچے دفن کیے اور صبر و ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت واجب ہے اور جس نے ایک بچہ دفن کیا اور صبر کیا ثواب کی امید رکھی تو اس کے لیے جنت ہے۔ طبرانی عن جابر بن سمرۃ

۶۶۰۶ ..... جس نے تین بچے دفن کیے جن کے بارے ثواب کی امید رکھی تو اللہ تعالیٰ اس پر (جہنم کی) آگ حرام کر دے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

۶۶۰۷ ..... جس نے تین ایسے بچے آگے بھیجے جو بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے تو اللہ تعالیٰ انہیں اس کے لیے آگ سے (بچاؤ کا) مضبوط قلعہ بنا دیں گے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: یارسول اللہ! میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگرچہ دو ہوں، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نے ایک بچہ آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگرچہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ میں۔

ترمذی غریب منقطع، ابن ماجہ، ابویعلی، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۶۰۸ ..... جس نے صبر کرتے ہوئے اور ثواب کی امید رکھتے ہوئے اپنا کوئی بچہ آگے بھیجا تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے آگ سے چھپا لیں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۰۹ ..... میری امت میں سے جس کے دو بچے آگے گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: جس کا ایک بچہ آگے ہو؟ اے توفیق یافتہ! جس کا ایک بچہ ہو اس کے لیے بھی، حضرت عائشہ نے عرض کی: جس کا کوئی بچہ آگے نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: جس کا آگے کوئی نہیں تو پہلے سے موجود شخص اپنی امت کے لیے میں ہوں، انہیں میری طرح کا صدمہ نہیں پہنچا۔

ابن ماجہ، مسند احمد، ترمذی غریب، بیھقی فی السنن عن ابن عباس

۶۶۱۰ ..... جس کی مذکر یا مؤنث اولاد ہو پھر اسے ان کے بارے کوئی صدمہ پہنچے تو اس نے ثواب کی امید رکھی یا نہ رکھی صبر کیا یا بےصبری کی تو سوائے جنت کے وہ کسی چیز سے رکاوٹ نہیں ہوں گے۔ ابن النجار عن ابن مسعود

۶۶۱۱ ..... جس کے تین ایسے بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ اس کے جہنم سے پردہ ہوں گے۔

ابوعوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام

۶۶۱۲ ..... جس کے اسلام میں دو بچے فوت ہو گئے تو اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔

ابن سعد، مسنداحمد، طبرانی فی الکبیر والبغوی والباوردی عن ابی ثعلبہ الاشجعی، وما لہ غیرہ

تشریح:.......ان کی اس کے علاوہ کوئی حدیث نہیں۔

۶۶۱۳ ..... جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں پھر ان کے بارے میں ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگرچہ دو ہوں۔ مسند احمد، بخاری فی الادب ابن حبان، سعید بن منصور، عن محمود بن لبید عن جابر

۶۶۱۴ ..... جس کا ایک بچہ فوت ہوا تو وہ جنت میں جائے گا، اس نے صبر کیا ہو یا صبر نہ کیا ہو، ثواب کی امید رکھی ہو یا نہ رکھی ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن مسعود

۶۶۱۵ ..... جس کی مذکر یا مؤنث اولاد فوت ہوگئی، اس نے سپرد کیا ہو یا نہ کیا ہو، راضی ہو یا ناراض صبر کیا ہو یا بےصبری تو اس کا ثواب صرف جنت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۶۶۱۶ ..... جس کے تین ایسے بچے فوت ہوئے ہوں جو ابھی تک بلوغت کو نہیں پہنچے تو وہ جہنم میں سے صرف مسافر کی طرح گزرے گا یعنی پل صراط پر سے۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن الانصاری

۶۶۱۷ ..... جس کے تین بچے فوت ہو گئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے تو اسے آگ صرف قسم پورا کرنے کی حد تک چھوئے گی۔

مسنداحمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۱۸.....تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے پھر اس نے ثواب کی امید رکھی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی، ایک عورت نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر چہ دو ہوں۔ مسلم، ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۱۹.....جس کے تین نابالغ بچے فوت ہوئے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں پر زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔
ابن النجار عن انس رضی الله عنه

## بوڑھے مسلمانوں کا سفید بال نور ہے

۶۶۲۰.....جس کے اسلام میں تین بچے پیدا ہوئے اور بلوغت سے پہلے فوت ہوگئے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا، ان بچوں پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے، اور جس کا اسلام میں کوئی سفید بال پیدا ہوا تو قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوگا، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا تا کہ تیر دشمن کے لگے پھر وہ درست نشانے پر لگا یا غلط ہو گیا تو اسے ایک غلام آزاد کرانے کا ثواب ہے، اور جس نے مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کردیں گے، اور جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی چیز خرچ کی تو جنت کے آٹھوں دروازوں سے جنت کے داروغہ اسے پکاریں گے جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔
مسند احمد، ابو یعلی، طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن عبسة

۶۶۲۱.....جس کا آگے کوئی (بچہ) نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں کا تو کسی کا کوئی آگے نہیں، تو آپ نے فرمایا جس کا آگے کوئی نہیں تو میں اس کا پہلے سے موجود شخص ہوں۔ الدیلمی عن ابن مسعود

۶۶۲۲.....جس مؤمن شخص کو ہمیشہ اپنی اولاد اور خاص لوگوں کے بارے میں کوئی صدمہ پہنچا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملا تو اس پر کوئی گناہ (کا دھبہ) نہ ہوگا۔ الشیرازی فی الالقاب، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۲۳.....جن دو مسلمانوں کے دو یا تین بچے فوت ہوگئے ہوں اور پھر انہوں نے ثواب کی امید رکھی تو انہیں کبھی بھی جہنم کی آگ دکھائی نہ دے گی۔
حاکم عن ابی ذر

۶۶۲۴.....جس مسلمان کے تین بچے فوت ہوگئے ہوں تو اسے جہنم کی آگ صرف قسم پورا کرنے کے لیے چھوئے گی۔
ابن حبان عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۶۲۵.....اے ام مبشر! جس کے تین بچے آگے ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی زائد رحمت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا، انہوں نے عرض کی: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر

۶۶۲۶.....اے عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ اور جہنم کے سات دروازے ہیں، تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو اپنے بیٹے کو وہاں کھڑا پاؤ جو تمہارے ازار سے تمہیں پکڑے اور تمہارے بارے تمہارے رب کے ہاں سفارش کرے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہمارے آگے پہنچنے والے بچوں کے بارے میں ہمارے لیے بھی وہی بات ہے جو عثمان بن مظعون کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ حاکم فی تاریخه عن انس رضی الله عنه

۶۶۲۷.....میں ایک نا تمام بچہ آگے بھیجوں یہ مجھے سو زرہ پوش سواروں سے زیادہ پسند ہے۔
ابو عبیده فی الغریب، بیهقی فی شعب الایمان عن حمید بن عبدالرحمن الحمیری، مرسلاً

## مطلقاً اور عام مصیبتوں پر صبر

۶۶۲۸.....مصیبت، مصیبت زدہ شخص کے چہرہ کو چمکا دے گی جس نے (بہت سے) چہرے سیاہ اور کالے ہوں گے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۲۹ ... دنیا میں مصیبتیں، بیماریاں اورغم بدلہ ہیں۔سعید بن منصور، الحلیۃ عن مسروق، مرسلاً

تشریح: ...... یعنی ثواب ہیں یا گناہوں کی پاداش ہیں۔

۶۶۳۰ ...... جس نے دنیا میں کوئی برائی کی اسے دنیا میں ہی بدلہ مل جائے گا۔حاکم عن ابی بکر

۶۶۳۱ ... جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو وہ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہےاور کہےاے اللہ! میں آپ کے ہاں ثواب کی امید رکھتا ہوں،تو مجھے اس کا بدلہ دے اور اسے بھلائی سے بدل دے۔ابو داؤد، حاکم عن ام سلمہ،ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سلمۃ

۶۶۳۲ ... میری امت کو ایسی چیز دی گئی جو کسی امت کو نہیں دی گئی وہ یہ کہ مصیبت کے وقت انا للّٰہ و انا الیہ راجعون کہیں۔

طبرانی فی الکبیر و ابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۶۳۳ ...... جس مسلمان کو جو مصیبت بھی پہنچے اور وہ اس کلمہ کو کہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یعنی انا للّٰہ و انا الیہ راجعون اے اللہ مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما،اور اس کے عوض مجھے بھلائی عطا فرما،تو اللہ تعالیٰ اسے اس مصیبت کا اجر عطا فرمائیں گے اور اسے اس کے عوض بہتر بدلہ عطا فرمائیں گے۔مسند احمد، ابن ماجہ عن ام سلمہ، مسند احمد عن ام سلمۃ

۶۶۳۴ ...... جسے کوئی مصیبت پہنچی اور اسے اپنی پہلی مصیبت یاد آ گئی اور اس نے دوبارہ انا للہ کہا،تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اتنا ہی اجر لکھیں گے جیسا اسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا،اگرچہ اس کا زمانہ کافی ہو گیا ہو۔ابن ماجہ عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۶۶۳۵ ...... جب تم میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا للہ کہہ لیا کرے کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔

ابن عدی فی الکامل والبزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... پہلے زمانے میں کھڑاویں ہوتی تھیں پاؤں کا تلوا صرف ایک لکڑی پر ٹکتا تھا اور اوپر سے چمڑے کے چار تسمے باندھ دیئے جاتے تھے،آج کل جوتوں کی شکل بالکل مختلف ہو چکی ہے۔

۶۶۳۶ ...... تم میں سے ہر ایک ہر (نقصان کی) چیز میں انا للہ کہہ لیا کرے یہاں تک کہ جوتے کے تسمہ ٹوٹنے کے بارے میں بھی کیونکہ یہ بھی ایک مصیبت ہے۔ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۳۷ ...... مجھے مسلمان پر تعجب ہوتا ہے جب اسے مصیبت پہنچتی ہے تو ثواب کی امید رکھتا اور صبر کرتا ہے اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور مسلمان کا شکر ہر چیز میں اجر کا باعث ہے حتی کہ وہ لقمہ جو وہ اپنے منہ کی طرف اٹھاتا ہے۔

الطیالسی، بیہقی عن سعد

۶۶۳۸ ...... اجر کی بڑھوتری مصیبت کی عظمت کے وقت ہے اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے تو انہیں آزماتا ہے۔

المحاملی فی امالیہ عن ابی ایوب

## مومن کی تکلیف مصیبت ہے

۶۶۳۹ ...... ہر وہ چیز جو مومن کو تکلیف پہنچائے وہ مصیبت ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابی ادریس الخولانی، مرسلاً

۶۶۴۰ ...... بے شک مومن کو راستہ بتانے اور اپنی زبان سے عجمی کے لیے تعبیر کرنے،راستہ سے تکلیف وہ چیز ہٹانے پر اجر ملتا ہے،حتی کہ اسے

اپنے کپڑے سے جوں ہٹانے پر اجر ملتا ہے جسے وہ اپنے ہاتھ سے چھو کر گرا دیتا ہے پھر اس کے لیے اس کا دل دھڑکتا ہے چنانچہ اسے اس کے مقام پر لوٹا دیتا ہے تو اس کی وجہ سے بھی اس کے لیے اجر لکھا جاتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔ معمولی چیزوں پر رحم بڑی مخلوق پر رحم کرنے کا سبب ہے، لیکن زہریلی اور نقصان دہ چیزوں کا مارڈالنا شریعت کا حکم ہے۔

۶۶۴۱۔۔۔ مؤمن کو جو بھی ناپسندیدہ بات پیش آئے وہ مصیبت ہے۔ طبرانی عن ابی امامہ

۶۶۴۲۔۔۔ جو ناپسندیدہ چیزیں تم دیکھتے ہو تو یہ ان میں سے ہیں جن سے تم غمزدہ ہوتے ہو، ایسے لوگوں کے لیے بھلائی مؤخر کی جاتی ہے۔

حاکم عن ابی اسماء الرحبی، مرسلاً

۶۶۴۳۔۔۔ مصائب، امراض اور صدقہ کو چھپانا نیکیوں کے خزانے ہیں۔ الحلیۃ عن ابن عمر

## الاکمال

۶۶۴۴۔۔۔۔۔ جب تم میں سے کسی کو کوئی مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ میری (وفات کی) مصیبت یاد کرے کیونکہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن سابط الجمعی، ابن سعد عن عطاء بن ابی رباح

۶۶۴۵ جب تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یوں کہا کرو، اے اللہ! مجھے میری مصیبت کا اجر عطا فرما اور اس کے بدلے بھلائی پیدا فرما۔

ابن سعد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۶۶۴۶ جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ کی جانب سے تین باتیں واجب کرا چکا، ہر بات دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے ابوعبید نے فرمایا: یعنی (ترجمہ آیت) انہیں لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور شاباشیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

اخرجہ عن حجاج عن ابن جریج، قال بلغنا فذکرہ معضلاً

تشریح:۔۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور انعام یہ چیزیں عطا ہوئیں۔

۶۶۴۷۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی ایسی مصیبت پہنچی جس سے وہ غمگین ہو جائے پھر اس نے انا للہ کہا، تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے (کسی مصلحت کی بنا پر) اپنے بندے کا دل غمگین کیا (مگر پھر بھی) اس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی اس کے بدلہ اس کا ثواب جنت کر دو، اور جسے کوئی مصیبت یاد آئی اور اس نے انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا فرمائے گا۔

دارقطنی فی الافراد و ابن عساکر عن الزہری، مرسلاً

۶۶۴۸۔۔۔ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی اور وہ کہتا ہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے، اے اللہ! میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت پر ثواب کی امید کرتا ہوں مجھے اس کے بدلہ بھلائی عطا فرما تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرما دیتے ہیں۔

ابوداؤد طیالسی، الحلیۃ، مسند احمد، عن ام سلمہ عن ابی سلمہ

تشریح:۔۔۔۔۔۔ یہاں عبدک غلط ہے صحیح عندک ہے جیسا کہ روایت نمبر ۶۶۵۲ میں آرہا ہے۔ علوی

## مصیبت کے وقت انا للہ پڑھے

۶۶۴۹۔۔۔۔۔ جس بندے کو کوئی مصیبت پہنچی پھر وہ اس کی طرف پناہ لیتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر عطا فرما، اور مجھے اسکے بدلہ بھلائی بخش، تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت

پر اجر عطا فرماتے ہیں، اور وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اسے کوئی بھلائی عطا فرمائیں۔ ابن سعد عن ام سلمه

۶۶۵۰......جس نے مصیبت کے وقت انا للہ کہا تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت (سے ہونے والے نقصان) کو پورا کر دیتے ہیں اس کی آخرت بہتر بنا دیتے اور اسے ایسا عوض اور بدلہ عطا فرماتے ہیں جسے وہ پسند کرے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عباس

۶۶۵۱......جسے کوئی مصیبت پہنچی تو جب اسے وہ مصیبت یاد آئی تو اس نے کہا: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا نیا اجر عطا فرماتے ہیں جیسا اسے مصیبت پہنچنے کے دن عطا کیا تھا۔

طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن فاطمة بنت الحسین عن ابیها

۶۶۵۲......جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ یوں کہے: بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے اے اللہ میں آپ کے ہاں اپنی مصیبت کے ثواب کی امید رکھتا ہوں، مجھے اس کا اجر اور اس کے عوض بدلہ عطا فرما۔ ابن حبان حاکم عن ام سلمه

۶۶۵۳......جسے کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری وفات کی جو مصیبت اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ یہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة عن عطا بن ابی رباح

۶۶۵۴......جسے کوئی مصیبت پہنچی پھر اس نے اپنی مصیبت یاد کی تو اسے چاہیے کہ میری مصیبت جو اسے پہنچی اسے یاد کرے، اس واسطے کہ وہ سب سے بڑی مصیبت ہے۔ بقی بن مخلد والباوردی وابن شاهین وابن قانع وابونعیم فی المعرفة عن عبدالرحمن بن سابط عن ابیه وحسن

۶۶۵۵......جسے کوئی مصیبت پہنچی تو وہ میری وجہ سے پہنچنے والی مصیبت کو یاد کرے۔ ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة وابونعیم عن بریدة

۶۶۵۶......اے لوگو! تم میں سے جسے میرے بعد کوئی مصیبت پہنچے تو وہ میری (وفات کی) مصیبت جو اسے پہنچے گی اسے یاد کر کے اپنی تسلی کرے، اس واسطے کہ میرے بعد میری امت کو اس مصیبت جیسی مصیبت ہرگز نہیں پہنچے گی۔ طبرانی فی الاوسط عن عائشة

تشریح:......واقعی! کتنا بڑا ہی کوئی غم کیوں نہ ہو، نبی کریم ﷺ کی وفات کی یاد سب کو ایک غم بنا دیتی ہے۔

آج تک دنیا میں جتنے غم ہے
اک تیرا ہے غم اک طرف ہیں غم نئے (علوی)

۶۶۵۷......اے ابو بکر! دنیا میں مصیبت (اعمال کا) بدلہ ہے۔ هناد وابن جریر عن مسلم، مرسلاً

۶۶۵۸......اے ابو بکر! تمہیں اور مومنوں کو اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے یہ سب کچھ جمع کر لیا جائے گا اور قیامت کے روز اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ ترمذی وضعفه عن ابی بکر آپ نے نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں سوال کیا جو کوئی برائی کرے گا اسے اسکا بدلہ دیا جائے گا، راوی کا بیان ہے آپ نے یہ فرمایا۔

۶۶۵۹......مصیبتوں کے باقی ماندہ حصوں کو پکڑو۔ ابن صصری فی امالیه عن موسیٰ بن جعفر، مرسلاً

# عام بیماریوں پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۶۶۰......عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کا ثواب دیکھیں گے تو قیامت کے روز یہ چاہیں گے کہ کاش ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔ ترمذی والضیاء عن جابر

۶۶۶۱......قیامت کے روز عافیت والے (جب) مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب ملتا دیکھ کر چاہیں گے کہ کاش دنیا میں ان کی کھالیں قینچیوں سے کاٹی جاتیں۔

ترمذی عن جابر

۶۶۶۲......مؤمن کو جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اسے گناہوں سے ایسے صاف کر دیتی ہے جیسے بھٹی ناکارہ لوہے کو صاف کر دیتی ہے۔

بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۶۳..... بندہ جب بیمار پڑ جائے یا سفر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی اجر لکھتے ہیں جیسا عمل وہ صحت و اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔

مسند احمد بخاری عن ابی موسی

تشریح:..... اس لیے جو لوگ صاحب فراش ہو گئے انہیں کچھ چنتا نہ کرنی چاہیے وہ جیسے نیک کام صحت کی حالت میں کیا کرتے تھے اب بھی ان کا اکاؤنٹ کھلا ہے۔

۶۶۶۴..... اللہ تعالیٰ مریض کو اس عمل سے افضل ثواب عطا کرتے ہیں جو وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا جب تک (وہ بیماری کی) رسیوں میں جکڑا رہے اور مسافر کو اس سے افضل جو وہ اقامت کی حالت میں کرتا تھا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی موسی

۶۶۶۵..... مجھے ان دو فرشتوں پر تعجب ہوا جو آسمان سے ایک بندے کی تلاش میں اترے اور اسے اپنی نماز گاہ پر نہیں پایا، پھر وہ اپنے رب کی طرف واپس چلے گئے، اور عرض کرنے لگے: اے ہمارے رب! ہم آپ کے فلاں مؤمن بندے کا رات دن کا اتنا اتنا ثواب لکھا کرتے تھے، جبکہ اسے آپ نے اپنے جال میں بند کر رکھا ہے تو ہم نے اس کے لیے کچھ نہیں لکھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کا رات دن کا عمل لکھو اور اس کے عمل سے کچھ کم نہ کرو، میں نے اسے جو روکا ہے اس کا اجر میرے ذمہ ہے اور اسے وہی اجر ملے گا وہ عمل کرتا تھا۔

الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کی شان کریمی پر قربان جائیں کیسے کیسے اپنے بندوں کو نوازتے ہیں۔

ہم تو مائل بکرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں (اقبال مرحوم)

۶۶۶۶..... دن کا جو عمل بھی ہو اس پر مہر لگ جاتی ہے، بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: ہمارے رب! آپ نے اپنے فلاں بندے کو (عمل کرنے سے) روک رکھا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل کی طرح مہر لگاؤ، یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے یا مر جائے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن عقبۃ بن عامر

## بیماری گناہوں کو مٹادیتی ہے

۶۶۶۷..... جب کوئی بندہ بیمار پڑ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف وحی بھیجتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی پہنادی ہے پس اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی، تو اسے بخش دوں گا، اور اگر اسے (بیماری سے) عافیت دی تو یہ ایسے بیٹھے گا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ حاکم عن ابی امامہ

۶۶۶۸..... جس مسلمان بندے کے جسم میں کوئی تکلیف اور مصیبت پہنچی ہے اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں کو حکم دیتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر روز اتنی بھلائی لکھو جتنی وہ کرتا تھا، جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ حاکم عن ابن عمرو

۶۶۶۹..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں جب اپنے کسی مؤمن بندے کو آزماتا ہوں پھر وہ میری تعریف کرے، جس آزمائش میں میں نے اسے مبتلا کیا اس پر صبر سے کام لے، تو وہ اپنے بستر سے ایسے پاک صاف اٹھے گا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ حفاظت کے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میں نے ہی اپنے اس بندے کو بیڑی میں گرفتار کیا اور اسے آزمایا، تو اب بھی تم اس کے لیے وہ اجر لکھو جو اس کی صحت کی حالت میں تم لکھتے تھے۔ مسند احمد، ابویعلی، طبرانی فی الکبیر، الحلیۃ عن شداد بن اوس

۶۶۷۰..... جب مسلمان بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ لکھنے والے فرشتوں سے کہتے ہیں: اس کے لیے اس سے افضل اجر لکھو جیسا وہ آزادی کی حالت میں عمل کرتا تھا یہاں تک کہ میں اسے آزاد کردوں۔ الحلیۃ عن ابن عمرو

۶۶۷۱..... جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا عمل لکھو جیسا وہ کرتا تھا یہاں تک

کہ میں اسے عافیت دے دوں یا اس کی روح قبض کرلوں۔ ابن ابی شیبہ عن عطاء

۶۶۷۲...... مصیبت وتکلیف کی گھڑیاں برائیوں کوختم کردیتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی الفرج عن الحسن مرسلاً

۶۶۷۳...... دنیا میں مصیبت کی گھڑیاں، آخرت میں مصیبت کی گھڑیوں کوختم کردیں گی۔

بیھقی فی شعب الایمان عن الحسن، مرسلاً. فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۶۷۴...... بیماری کی گھڑیاں، گناہوں کی گھڑیوں کوختم کردیتی ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ایوب

۶۶۷۵...... مؤمن کی جس رگ کوبھی مارا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک گناہ کم کردیں گے اس کے عوض ایک نیکی لکھیں گے، اور اس کی وجہ سے ایک درجہ بلند کریں۔ حاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۶۷۶...... اے ام العلاء تمہیں خوشخبری ہو اس واسطے کہ مرض الموت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں ایسے ختم کردیتے ہیں جیسے آگ خراب لوہے کوختم کردیتی ہے۔ طبرانی عن ام العلاء

۶۶۷۸...... جو مؤمن مرد اور عورت بیمار ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کوان کے گزرے ہوئے گناہوں کے لیے کفارہ بنادیتے ہیں۔

البزار عن ابن عمرو

۶۶۷۹...... جوشخص ایک رات بیمار رہا اور صبر کرکے اللہ تعالیٰ سے راضی رہا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے پاک ہوکر نکلے گا گویا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا۔ الحکیم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۸۰...... بیمار دنیا میں اللہ تعالیٰ کا کوڑا ہے جس کے ذریعہ اپنے بندوں کوادب سکھاتے ہیں۔ الخلیلی فی جزء عن حدیثہ عن جریر

۶۶۸۱...... مریض کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درخت سے (موسم خزاں) میں پتے جھڑتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اسد بن کرز

۶۶۸۲...... اس مال میں کوئی بھلائی نہیں جسے مصیبت نہیں پہنچی اور نہ اس جسم میں جسے کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ ابن سعد عن عبداللہ بن عبید بن عمیر مرسلاً

تشریح:...... بعض دفعہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے جس کا نتیجہ انتہائی برا نکلتا ہے اس واسطے عافیت کی دعا مانگنی چاہیے۔

۶۶۸۳...... جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی بندے کے لیے کوئی مقام آگے نکل جاتا ہے (جسے یہ عمل کے ذریعہ نہیں پہنچ پاتا) تو اللہ تعالیٰ اسے اہل ومال کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، پھر اسے اسی حالت پر ثابت قدم رکھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس مقام کو پالیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف اس سے آگے نکل چکا تھا۔ بخاری فی التاریخ ابوداؤد فی روایۃ ابن داسہ وابن سعد، ابویعلی عن محمد بن خالد السلمی عن ابیہ عن جدہ

تشریح:...... یوں بھی نواز دیتے ہیں اس بندہ عاجز کو، بس ان کی نظر عنایت چاہیے۔

۶۶۸۴...... بندہ جب تین دن بیمار رہے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے (پاک ہوکر) نکلتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔

طبرانی فی الاوسط وعن ابوالشیخ عن انس

۶۶۸۵...... جب بندہ بیمار پڑجاتا ہے تو بائیں جانب والے فرشتے کوکہا جاتا ہے: قلم اٹھالے (یعنی لیکن لکھنا موقوف کردے) اور دائیں جانب والے سے کہا جاتا ہے جو وہ عمل کرتا تھا اس سے بہتر اس کے لیے لکھو، اس واسطے کہ مجھے اس کا علم ہے اور میں نے ہی اسے (اس بیماری کی رسی میں) گرفتار کیا ہے۔ ابن عساکر عن مکحول، مرسلاً

تشریح:...... اس لیے صحت مندی میں جتنے بھلائی کے کام ہوسکتے ہوں ان کے کرنے میں ہرگز دریغ اور پس وپیش نہ کریں۔

۶۶۸۶...... بندۂ مؤمن (کو جب بخار ہوتا ہے اور) وہ بیمار ہوتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت بخشتے ہیں تو یہ بیمار اس کے پہلے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے، اور مستقبل کے لیے نصیحت ہوجاتی ہے اور منافق جب بیمار پڑتا ہے اور پھر اسے عافیت مل جاتی ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جسے اس کے گھر والوں نے باندھا اور پھر کھول دیا اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ کیوں باندھا اور نہ اس بات کا علم ہے کہ کیوں کھولا۔ ابوداؤد عن امر الرام

تشریح:...... مؤمن کا عنداللہ بڑا رتبہ ہے کاش مؤمن اپنی قدر جانتا تو اس طرح واویلا نہ کرتا۔

# بیماری میں جزع وفزع کی ممانعت

۶۶۸۷...... مجھے مؤمن پر اوراس کے جزع فزع اورواویلا کرنے پر تعجب ہے، اگر اسے پتہ چل جائے کہ اس کے لیے بیماری میں (کتنا اجر ہے) تو وہ چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ سے ملنے تک بیمار ہی رہتا۔ الطیالسی، طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

۶۶۸۸...... اللہ تعالیٰ بندوں کی مایوسی اور غیر (اللہ) کو قریب سمجھنے کی وجہ سے تعجب کرتے اور ہنستے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن رزین

۶۶۸۹...... مسافر شخص جب بیمار ہوتا ہے اور اپنے دائیں بائیں آگے پیچھے دیکھتا ہے تو اپنے کسی پہچاننے والے کو نہیں پاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں ان گناہوں سے جو پہلے ہو گزرے۔ ابن النجار عن ابن عباس

۶۶۹۰...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مؤمن جب ہر بھلائی پالیتا ہے، تو میں اس کے دونوں پہلوؤں سے اس کی جان کھینچ لیتا ہوں، اور وہ میری تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ الحکیم عن ابن عباس وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۱...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ میں جب اپنے مؤمن بندے کو (بیماری میں) مبتلا کرتا ہوں اور وہ عیادت کرنے والوں سے میری شکایت نہ کرے، تو میں اسے اپنی قید سے آزاد کر دیتا ہوں، پھر اسکے گوشت کے بدلہ میں اچھا گوشت اور خون کے بدلہ اچھا خون لگا دیتا ہوں، پھر وہ ازسرنو عمل شروع کر دیتا ہے۔ حاکم، بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۶۹۲...... سلامتی کے لیے بیماری کافی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

تشریح:...... کیونکہ بیماری یا رفع درجات کا سبب ہوتی ہے یا گناہوں کا کفارہ۔

۶۶۹۳...... مؤمن کو جسم میں جو بھی تکلیف وہ چیز پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی گناہوں کا کفارہ کر دیتے ہیں۔ مسند احمد، حاکم عن معاویۃ

۶۶۹۴...... جس بندے کو بیماری کی وجہ سے مرگی پڑتی ہو تو اللہ تعالیٰ بیماری کے بعد اسے پاک اٹھالیتے ہیں۔ طبرانی عن ابی امامۃ

۶۶۹۵...... اللہ تعالیٰ جب مسلمان بندے کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ۔ فرشتہ سے فرماتے ہیں: اس کے لیے اس کے عمل میں سے نیک عمل کا ثواب لکھو، اگر اسے شفادے دی تو اسے (گناہوں سے) دھوکر پاک کر دیں گے اور اگر اسکی روح قبض کر لی تو اسے بخش دیں گے اور اس پر رحم فرمائیں گے۔ مسند احمد عن انس

۶۶۹۶...... جسے اپنے مال یا بدن میں کوئی مصیبت پہنچی اور اسے پوشیدہ رکھا لوگوں سے شکایت کا اظہار نہ کیا، تو اللہ تعالیٰ (کے فضل کی وجہ سے) حق ہے کہ وہ اسے بخش دیں۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۶۹۷...... جسے بدن میں کوئی تکلیف پہنچی اور اس نے اللہ تعالیٰ کے لیے اسے چھوڑ دیا (اس کی پروانہیں کی) تو یہ اس کے (گناہوں کے) لیے کفارہ ہے۔ مسند احمد عن رجل

۶۶۹۸...... بے شک اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی ایسی ہی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی چراگاہوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ بیہقی عن حذیفۃ

۶۶۹۹...... ہر لغزش، یا کسی رگ کا پھڑکنا، یا کسی لکڑی کی خراش تمہارے ان اعمال کا نتیجہ ہیں جو تم نے آگے بھیجے، اور اللہ جو چیز بخشتا ہے وہ زیادہ ہیں۔ ابن عساکر عن البراء رضی اللہ عنہ

۶۷۰۰...... اے ابوبکر! رہے تم اور مؤمن تو تمہیں دنیا میں اس کا بدلہ مل جائے گا یہاں تک کہ تم اللہ تعالیٰ سے ملو اور تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو، رہے دوسرے لوگ تو ان کے لیے جمع کیا جا رہا ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز انہیں بدلہ دیا جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر، مر برقم ۶۶۵۸

۶۷۰۱...... مؤمن کی ہمیشہ کی بیماری اس کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ حاکم، بیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

# الاکمال

۶۷۰۲..... جب مؤمن بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس جیسا ثواب لکھو جیسا وہ اپنی صحت میں عمل کرتا تھا جب تک وہ میری (طرف سے) قید (مرض) میں ہے، پس اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو بھلائی کی طرف اور اگر اسے عافیت دی تو میں اس کے لیے اس کے گوشت سے بہتر گوشت اور اس کے خون سے بہتر خون پیدا کر دوں گا۔

هناد عن عطاء، مرسلاً

تشریح:..... یعنی تم لکھتے رہو یہ مجھے علم ہے کہ کب اسے عافیت دینی ہے اور کب تک مرض میں مبتلا رکھنا ہے اس واسطے لفظ شرط (ان) لائے۔

۶۷۰۳..... انسان بعض دفعہ نیک عمل کر رہا ہوتا ہے تو کوئی بیماری یا سفر اسے اس عمل سے غافل کر دیتا ہے تو اس کے لیے نیک عمل کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو وہ کرتا تھا جبکہ وہ تندرست اور اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہو۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی موسیٰ

۶۷۰۴..... بندہ جب بیمار ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف دو فرشتے بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: دیکھو وہ اپنے بیمار پرسوں سے کیا کہتا ہے، تو جب وہ فرشتے اس کے پاس جائیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہو تو یہی بات اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہیں، جبکہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے یہ انعام ہے کہ اگر میں نے اسے موت دے دی تو اسے جنت میں داخل کروں گا، اور اگر اسے شفا دی تو اس کے خون کے بدلہ اچھا خون اور اس کے گوشت کے بدلہ اچھا لگا دوں گا، اور اس سے اس کی برائیاں دور کر دوں گا۔

دارقطني في الغرائب وابن صخر في عوالي مالك عن ابي هريرة رضي الله عنه

۶۷۰۵..... مریض کی آہ و پکار تسبیح (کا ثواب رکھتی) ہے، اور اس کا چیخنا لا الٰہ الا اللّٰہ (کہنے کے برابر) ہے اور اس کا سانس لینا صدقہ (کرنے کے مترادف) ہے اور بستر پر اس کا سونا عبادت (شمار ہوتا) ہے۔ اور اس کا ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کروٹ لینا ایسا ہے جیسے وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں دشمن سے قتال کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے اس سے افضل عمل لکھو جو وہ اپنی صحت میں کرتا تھا جب وہ اٹھ کر چلنے لگتا ہے تو ایسے (پاک صاف) ہو جاتا ہے جیسا کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ تھا ہی نہیں۔

خطيب والديلمي عن ابي هريرة رضي الله عنه، قال رجاله معروفون بالثقة الا حسين بن احمد البلخي فانه مجهول

۶۷۰۶..... مریض کی آہ و پکار لکھی جاتی ہے، پس اگر وہ صبر کرنے والا ہو تو اس کی آہ نیکیاں (بن جاتی) ہیں اور اگر اس کی آہ جزع فزع ہو اور وہ بے صبری کرے تو اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔ ابو نعیم عن علی

۶۷۰۷..... اے حمیرا کیا تجھے معلوم نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کی وجہ سے مریض راحت حاصل کرتا ہے۔

الديلمي عن عائشه رضي الله عنها

تشریح:..... حمیرا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لاڈ سے نبی کریم ﷺ کہا کرتے تھے کبھی عائش بھی فرماتے، ام المؤمنین کا چہرہ انتہائی سرخ تھا۔

۶۷۰۸..... جب بندے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے لیے وہ عمل لکھو جو وہ آزادی سے کرتا تھا، یہاں تک کہ میرے علم کے مطابق یہ بات ظاہر ہو جائے کہ اسے موت دینی ہے یا اسے (بیماری سے) آزاد کرنا ہے۔ طبرانی عن ابن عمر

اللہ تعالیٰ کا علم فضل سے مقدم ہے، اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ فلاں شخص گر کر مرے گا، مگر اس کے اسباب اللہ تعالیٰ نے بعد میں ظاہر فرمائے تو یہاں بھی یہی مراد ہے۔

## بیماری کی وجہ سے جو عمل چھوٹ جائے اس پر اجر ملتا رہتا ہے

۶۷۰۹..... انسان جب اچھے طریقے سے عبادت کرے، اور پھر بیمار پڑ جائے تو جو فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے اسے کہا جاتا ہے: اس کے لیے ایسا ہی

عمل لکھو جیسا وہ صحت کی حالت میں کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے عافیت بخشوں یا اپنی طرف سمیٹ لوں۔ بخاری مسلم عن ابن عمر

۶۷۱۰..... بندہ جب بیمار ہوتا ہے تو اس کا دل نرم پڑ جاتا ہے، تو وہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا ہے، یوں اس کی آنکھوں سے مکھی برابر آنسو کے قطرے گرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے گناہوں سے پاک کر دیتے ہیں پس اگر اسے بیماری سے صحت یاب کر کے اٹھانا ہوا تو پاک اٹھائیں گے، اور اگر اس کی روح قبض کرنی ہوئی تو پاک صاف حالت میں قبض کریں گے۔ حاکم في تاریخه والدیلمی عن انس

۶۷۱۱..... مؤمن جب بیمار ہوتا ہے (تو اگر) اسے بیماری میں اجر نہ ملے لیکن اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

طبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۶۷۱۲..... جب مسلمان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی طرف پیام بھیجتے ہیں، اور فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میں نے ہی اپنے بندے کو اپنی بیڑیوں میں سے ایک بیڑی میں جکڑا ہے، تو اگر میں نے اس کی روح قبض کر لی تو میں اس کی بخشش کر دوں گا اور اگر اسے عافیت دی تو اس وقت بھی یہ بخشا ہوا ہے اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ طبرانی عن ابی امامة

۶۷۱۳..... اسے باہر نکال دو، جو کسی جہنم والے کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے (سمویہ عن انس) کہ ایک اعرابی آکر کہنے لگا، یا رسول اللہ! مجھے نہ سر میں درد ہوا اور نہ کبھی کوئی اور تکلیف پہنچی تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔ اس طرح کے نادر واقعات ہوئے۔

۶۷۱۴..... جو کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

تشریح: ..... آپ علیہ السلام نے ایک اعرابی سے فرمایا: کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ وہ کہنے لگا بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ گرمی جو گوشت اور کھال کے مابین ہوتی ہے اس نے کہا: میں نے تو ایسی کیفیت نہ کبھی پائی اور نہ مجھے کبھی کوئی بیماری لگی، آپ نے فرمایا: کبھی سر درد ہوا؟ اس نے کہا سر درد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، اس نے کہا: میں نے کبھی یہ کیفیت بھی نہیں پائی، راوی کا بیان ہے پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔

۶۷۱۵..... کیا تجھے کبھی بخار ہوا؟ وہ شخص بولا: بخار کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک گرمی ہے جو کھال اور گوشت کے درمیان ہوتی ہے، اس نے کہا: نہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تجھے کبھی سر درد ہوا؟ وہ بولا: سر درد کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک رگ ہے جو انسان کے سر میں اس پر ماری جاتی ہے، وہ بولا نہیں، آپ نے فرمایا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ مسند احمد وهناد عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۶۷۱۶..... اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں تو وہ تمہیں صحت عطا فرما دیں گے، اور اگر چاہو تو صبر کرو، تو تمہارا نہ کوئی حساب اور نہ تمہیں کوئی عذاب ہے۔ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۶۷۱۷..... مجھے مؤمن پر اور بیماری کی وجہ سے اس کے جزع فزع کرنے پر تعجب ہوتا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ اس کے لیے بیماری کیا اجر ہے تو وہ یہ بات پسند کرے گا کہ اپنے رب کو ملنے تک بیمار ہی رہے۔ ابو داؤد طیالسی وابن النجار عن ابن مسعود

۶۷۱۸..... کیا تمہیں معلوم ہے کہ مؤمن پر بیماری میں جو سختی ہوتی ہے اس کی وجہ سے اس کی برائیاں جھڑ جاتی ہیں۔ هناد عن بعض امهات المؤمنین

۶۷۱۹..... کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوتی ہے کہ تم صحتمند رہو اور بیمار نہ پڑو؟ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے ہو جاؤ اور یہ پسند نہیں کرتے کہ مصیبت والے لوگ اور کفارے والے بنو؟ بے شک بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے، جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس منزل اور مقام کو حاصل کر لیتا ہے۔

رویانی وابن منده ابونعیم عن عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمة عن ابیه عن جده

۶۷۲۰..... تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ وہ صحتمند رہے اور بیمار نہ پڑے؟ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سب یہ چاہتے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ حملہ آور گدھوں جیسے بن جاؤ؟ کیا تم مصیبت آزمائش اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اس ذات کی قسم! جس

کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن کو آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور مبتلا بھی اس کی اپنے ہاں عزت وکرامت کی وجہ سے کرتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے (مؤمن) بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اعمال کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے یوں وہ اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہ کرسک رہا تھا۔

طبرانی فی الکبیر و البغوی و ابونعیم بیهقی فی شعب الایمان عن ابی فاطمة الضمری

۶۷۲۱..... کون صحتمند رہنا چاہتا ہے کہ بیمار نہ ہو؟ لوگوں نے عرض کی: ہم (سب چاہتے ہیں) آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ اچھلنے والے گدھوں جیسا ہونا چاہتے ہو؟ کیا تم مصیبت اور کفارات والے لوگ نہیں بننا چاہتے؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ مؤمن کو مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے کیونکہ مؤمن کی اللہ تعالیٰ کے ہاں قدر ومنزلت ہے مؤمن کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعہ حاصل نہیں کرسکتا چنانچہ مصیبت میں مبتلا ہوئے بغیر وہ اس درجہ میں نہیں پہنچ سکتا۔ ابن سعد عن عبدالله بن ایاس بن ابی فاطمة عن ابیه عن جده

۶۷۲۲..... اگر انسان کے لیے صرف صحت اور سلامتی ہوتی تو ہلاک کرنے والی بیماری کے طور پر کافی ہوتیں۔ ابن عساکر، ابن ماجه عن ابن عباس

۶۷۲۳..... اللہ تعالیٰ جس مسلمان کو جسم کی کسی تکلیف میں مبتلا کرتے ہیں تو حفاظت (اعمال) کے ان فرشتوں سے فرماتے ہیں جو لکھتے ہیں: میرے بندے کے ہر رات دن میں بھلائی کے وہ کام لکھو جو وہ صحت اور سلامتی کی حالت میں کیا کرتا تھا، جب تک وہ میری (طرف سے بیماری کی) رسیوں میں گرفتار ہے۔ مسند احمد، دارقطنی فی الافراد، طبرانی، الحلیة عن ابن عمرو

۶۷۲۴..... جس مسلمان کو جسم میں کوئی تکلیف پہنچے، تو اللہ تعالیٰ ان فرشتوں کو فرماتے ہیں جو اس بیماری میں اس بندے کی حفاظت کرتے ہیں: میرے بندے کے لیے ہر رات دن میں بھلائی کا وہ کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک وہ میری رسیوں میں گرفتار ہے۔ هناد عن ابن عمرو

۶۷۲۵..... جو مسلمان کافی عرصہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا رہے جو اسے ایسے (نیکی کے) کاموں سے روک دے جن تک صحت مندوں کی رسائی ہے، بیمار ہونے کے بعد تو وہ بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے بعد اس کا عمل زائد ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن عبدالله بن سبرة

تشریح:..... یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے زائد ثواب ملتا رہتا ہے اگرچہ وہ عمل نہیں کرسکتا۔

۶۷۲۶..... ہر روز کے عمل پر مہر لگ جاتی ہے جب بندے اور عمل کے درمیان کوئی رکاوٹ آجاتی ہے تو حفاظت (اعمال) کے فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! آپ کے بندے نے عمل کیا: اس سے پہلے کے اس کے درمیان اور اس کے عمل کے مابین رکاوٹ پیدا ہوا اور آپ کو بخوبی علم ہے۔ حاکم عن عقبة بن عامر

۶۷۲۷..... جو مسافر بیمار پڑ جائے اور اپنی آنکھ سے (لوگوں کو) دیکھے تو جس اجنبی پر بھی اس کی نظر پڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہر اس سانس کے بدلہ جو سانس وہ لیتا ہے ستر ہزار نیکیاں لکھتے اور ستر ہزار (چھوٹے) گناہ اس (کے نامۂ اعمال) سے مٹا دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:..... کبیرہ گناہ صرف سچی توبہ سے ہی معاف ہوتے ہیں۔

۶۷۲۸..... جو مؤمن مرد اور عورت اور مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیوں کو کم کر دیتے ہیں۔

ابو داؤد طیالسی مسند احمد، بخاری فی الادب، ابن حبان، سعید بن منصور عن جابر

۶۷۲۹..... جو مسلمان کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ (صغیرہ) گناہ معاف کر دیتے ہیں اور صحت کی حالت میں جو وہ عمل کرتا تھا اس کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ ابن النجار عن ابی سعید

۶۷۳۰..... جو مسلمان مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو وہ بیماری اس کے (صغیرہ) گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے۔

الشیرازی فی الالقاب عن جابر رضی الله عنه

۶۷۳۱..... جو مسلمان مرد اور عورت اسی طرح جو مؤمن مرد اور عورت کسی بیماری میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس بیماری کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔ ابن حبان عن جابر

۶۷۳۲ ...... اس مریض کی مثال جو اپنی بیماری سے شفایاب اور صحت مند ہو جائے اس اولے جیسی ہے جو آسمان سے صاف ستھرا اور اپنی رنگت میں اترتا ہے۔ الحکیم والبزار والدیلمی وابن عساکر عن انس

۶۷۳۳ ...... جس شخص کا کوئی ایسا عمل ہو جو کرتا تھا پھر بیماری یا سفر نے اسے اس عمل سے باز رکھا تو اس کے لیے حالت صحت اور قیام کا نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۶۷۳۴ ...... جو کسی رات بیمار ہوا اور اس بیماری کو اچھے انداز سے قبول کیا اور جو اس کے حقوق تھے وہ ادا کیے تو اسکے لیے ایک سال کی عبادت لکھی جائے گی، اور جو اسنے اضافہ کیا تو وہ اسی مقدار سے (لکھا جائے گا)۔ ابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۳۵ ...... اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! زمین پر جس مسلمان کو کسی بیماری یا اس کے علاوہ کی کوئی تکلیف پہنچی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ایسے ہی کم کر دیتے ہیں جیسے درخت سے اس کے پتے جھڑتے ہیں۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن مسعود

۶۷۳۶ ...... ام سُلیم! کیا تم آگ، لوہا اور لوہے کا میل پہچانتی ہو؟! تو تمہیں خوشخبری ہو، ام سلیم تم اپنی اس بیماری سے اگر شفایاب ہو گئی تو گناہوں سے ایسے ہی نکلو گی جیسے لوہا اپنے میل سے صاف ہو کر نکلتا ہے۔ الخطیب عن ام سلیم الانصاریۃ

۶۷۳۷ ...... جو مؤمن مرد اور عورت بیمار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کم کر دیتے ہیں۔ الخطیب عن جابر

۶۷۳۸ ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ شکایت کرے اور تین راتوں سے پہلے بیماری کا اظہار کرے تو گویا اس نے مجھ سے شکوہ کیا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## بخار کی مصیبت پر صبر کرنے کی فضیلت

۶۷۳۹ ...... بخار جہنم کی بھٹی سے آیا ہے تو جو کسی مسلمان کو جتنا حصہ بخار ہو وہ اس کا آگ کا حصہ ہے۔ مسند احمد عن ابی امامۃ

۶۷۴۰ ...... بخار جہنم کی بھٹی ہے اور وہ جہنم میں مؤمن کا حصہ ہے۔ طبرانی عن ابی ریحانہ

۶۷۴۱ ...... بخار میری امت کے لیے جہنم کا حصہ ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۶۷۴۲ ...... بخار خطاؤں کو ایسے گراتا ہے جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے۔ ابن قانع عن اسد بن کرز، کمافی المنتخب ج ۱ ص ۲۲۰

۶۷۴۳ ...... بخار موت کا جاسوس ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ (کا مقرر کردہ) قید خانہ ہے۔ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن انس

۶۷۴۴ ...... بخار موت کا جاسوس اور زمین میں مؤمن کے لیے اللہ تعالیٰ کا قید خانہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ جب چاہتے ہیں اپنے بندے کو قید کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، لہٰذا اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

ھناد فی الزھد وابن ابی الدنیا فی المرض والکفارات، بیھقی عن الحسن، مرسلاً

۶۷۴۵ ...... بخار ہر مؤمن کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ البزار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۴۶ ...... بخار قیامت کے روز مؤمن کا آگ میں سے حصہ ہے۔ ابن ابی الدنیا عن عثمان

۶۷۴۷ ...... بخار آگ میں سے ہر مؤمن کا حصہ ہے، ایک رات کا بخار سال بھر کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

۶۷۴۸ ...... مؤمن کی مثال جب اسے سخت تکلیف اور بخار ہوتا ہے اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں داخل کیا جائے، پھر اس کا بے کار حصہ ختم ہو جائے اور کارآمد باقی رہ جائے۔ طبرانی، حاکم عن عبدالرحمن بن ازھر

۶۷۴۹ ...... بے شک بخار انسان سے فضول چیز کو ایسے ہی دور کرتا ہے جیسے بھٹی فالتو لوہے کو نکال دیتی ہے۔ طبرانی عن عبدربہ بن سعید بن قیس عن عمۃ

۶۷۵۰ ...... خوشخبری ہو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) مرگ آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر اس لیے مسلط کرتا ہوں

تا کہ قیامت کے روز وہ اس کا جہنم کا حصہ بن جائے۔مسند احمد، ابن ماجه، حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۷۵۱.....(ام السائب!) بخار کو برا بھلا نہ کہنا! کیونکہ یہ انسان کے گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو ختم کر دیتی ہے۔
مسلم عن جابر

۶۷۵۲.....بخار والے پر نیکیاں جاتی رہتی ہیں جب تک اس کے پاؤں تڑپتے اور رگ پھڑکتی ہے۔طبرانی عن ابی

تشریح:.....شدت بخار کی وجہ سے انسان پاؤں مارتا ہے اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔

## بخار کو گالی دینا ممنوع ہے

۶۷۵۳.....بخار کو گالی نہ دو کیونکہ یہ گناہوں کو یوں ختم کرتا ہے جیسے بھٹی بے کار لوہے کو۔ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۷۵۴.....بخار اور مصیبت جو بندے کو پہنچتی ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرزنش اور عتاب ہے یہاں تک کہ وہ سرمائے کے پیسے اپنے قمیص کے آستین میں رکھتا ہے اور پھر انہیں گم پا کر گھبرا جاتا ہے (یہ بھی ایک مصیبت ہے) یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے (ایسے صاف ہو کر) نکلتا ہے جیسے سونے کا سرخ ڈلا بھٹی سے نکلتا ہے۔ترمذی عن عائشه رضی الله عنها

۶۷۵۵.....(ہڈیوں کا) بخار جس سے کمر کا درد ہوتا ہے اور بخار کی وجہ سے پسینہ پھوٹتا ہے اور سر درد مؤمن کے لیے تکلیف دہ (تو) ہوتے ہیں، اور مؤمن کا گناہ احد پہاڑ جتنا ہو تو اسے نہیں چھوڑتے، یہاں تک کہ اس کے ذمہ رائی دانہ برابر بھی کوئی گناہ نہیں رہتا۔
ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۶۷۵۶.....سر درد اور بخار مؤمن کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اس کے گناہ احد پہاڑ جتنے ہوتے ہیں پھر وہ اس کے ذمہ ایک رائی برابر بھی کوئی گناہ نہیں چھوڑتے۔مسند احمد، طبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

## الاکمال

۶۷۵۷.....خوشخبری ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ (بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں (تا کہ) قیامت کے روز جہنم میں سے اس کا حصہ ہو جائے۔

مسند احمد، وهناد، ابن ماجه وابن السنی فی عمل الیوم واللیلة، حاکم، حلیة الاولیاء وابن عساکر عن ابی هريرة رضی الله عنه

آپ علیہ السلام نے ایک شخص کی عیادت فرمائی جسے بخار تھا تو آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

۶۷۵۸.....صبر کرو کیونکہ یہ انسان سے فضول چیز (یعنی گناہ) ایسے لے جاتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کر دیتی ہے یعنی بخار۔
طبرانی عن فاطمة الخزاعية

۶۷۵۹.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: یہ میری آگ ہے جسے میں اپنے مؤمن بندے پر مسلط کرتا ہوں تا کہ آخرت میں اس کا آگ میں سے حصہ ہو جائے۔ یعنی بخار۔بیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۷۶۰.....بے شک بخار جہنم کی بھٹی ہے جو اس میں مبتلا ہوا تو وہ اس کا جہنم میں سے حصہ ہے۔ابو یعلی عن انس

۶۷۶۱.....بے شک بخار موت کا جاسوس ہے اور وہ مؤمن کا قید خانہ ہے آگ کا ٹکڑا ہے لہٰذا اسے ٹھنڈے پانی سے بجھاؤ۔هناد عن الحسن مرسلاً

۶۷۶۲.....ہر آدمی کا جہنم میں حصہ ہے، اور اس کا حصہ بخار ہے جو اس کی کھال تو جلاتا ہے لیکن پیٹ نہیں جلاتا ہے یہ اس کا حصہ ہے۔
هناد عن الحسن مرسلاً

۶۷۶۳.....عبد مؤمن کی مثال جسے سخت بخار یا عام بخار ہو اس لوہے کی سی ہے جسے آگ میں ڈالا جائے یوں اس کا خراب حصہ ختم ہو جائے اور

اچھا باقی رہ جائے۔البزار عن عبدالرحمن ابن ازھر

۶۷۶۴۔۔۔۔۔مجھے جو تکلیف پہنچی ہے وہ مجھے بخار سے زیادہ پسند ہے کیونکہ وہ ہر عضو کو اجر دیتی ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۵۔۔۔۔۔بخار جہنم کی بھٹی ہے اور یہ مؤمن کا آگ سے حصہ ہے۔ابن النجار عن ابی ریحانۃ الانصاری

۶۷۶۶۔۔۔۔۔مت روؤ اس لیے کہ جبرائیل (علیہ السلام) نے مجھے بتایا ہے کہ بخار میری امت کا جہنم میں سے حصہ ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۷۶۷۔۔۔۔۔بخار کو گالی نہ دو، کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے دور کرتا ہے جیسے آگ خراب لوہے کی خرابی کو۔ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۶۸۔۔۔۔۔بخار پر لعنت نہ کرو کیونکہ یہ بندے کے گناہ ایسے دھوڈالتا ہے جیسے بھٹی خراب لوہے کو ختم کردیتی ہے۔حاکم عن جابر

۶۷۶۹۔۔۔۔۔اے انس! جسے تین رات بخار ہوا تو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوکر نکلے گا گویا آج اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے اور دس روز بخار رہا تو اسے آسمان سے پکار کر کہا جاتا ہے: تمہارے سابقہ گناہ معاف کردیئے گئے از سر نو عمل شروع کرو۔الدیلمی عن ابن عن انس

۶۷۷۰۔۔۔۔۔اگر تم چاہو تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں وہ تم سے یہ تکلیف دور کردے اور اگر چاہو تو تمہارے لیے پاکی کا سبب بن جائے۔

مسند احمد، ابوداؤد عبد بن حمید والشاشی، ابن حبان، حاکم، بیھقی، سعید بن منصور عن جابر

اہل قباء نے آپ سے بخار کی شکایت کی تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

## مختلف قسم کی مصیبتوں اور آزمائشوں پر صبر

۶۷۷۱۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آہ وزاری سنیں۔

بیھقی فی شعب الایمان، فردوس عن ابی ھریرۃ، بیھقی عن ابن، مسعود و فردوس ،موقوفا علیھا

۶۷۷۲۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔طبرانی فی الاوسط، ابن حبان والضیاء عن انس

۶۷۷۳۔۔۔۔۔جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھلائی دینا چاہیں تو اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں۔مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ

۶۷۷۴۔۔۔۔۔مؤمن کے چہرے پر مصیبت ایسے ماری جاتی ہے جیسے اونٹ کے چہرے پر ماری جاتی ہے۔خطیب عن ابن عباس

۶۷۷۵۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو مصیبت اس کے ساتھ چمٹا دیتے ہیں۔

بیھقی فی شعب الایمان عن سعید بن المسیب مرسلاً

## اللہ کے محبوب بندوں پر آزمائش

۶۷۷۶۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں تو جو کوئی صبر کرے تو اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جو کوئی واویلا کرے اس کے لیے بے صبری (کا بدلہ) ہے۔مسند احمد عن محمود بن لبید

۶۷۷۷۔۔۔۔۔مؤمن مرد وعورت کی جان ومال اور اولاد میں مصیبت ہمیشہ رہتی ہے یہاں تک کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوگا تو اس کے ذمہ کوئی برائی نہ ہوگی۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۷۸۔۔۔۔۔لوگوں میں سب سے زیادہ انبیاء (علیھم السلام) آزمائے جاتے ہیں پھر ان جیسے لوگ (یعنی انبیاء کے حواری اور صحابہ) آدمی اپنے دین کے لحاظ سے آزمایا جاتا ہے اگر اس کے دین میں مضبوطی ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر اس کے دین میں نرمی ہو تو اسی کے بقدر آزمایا جاتا ہے مصیبت انسان کے ساتھ رہتی ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دیتی ہے اور وہ زمین پر چلنے لگتا ہے اور اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ، ترمذی عن سعد

۶۷۷۹......دنیا میں سب سے زیادہ نبی یا صفی (خدا کے برگزیدہ) کو آزمایا جاتا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن ازواج النبی ﷺ

۶۷۸۰......سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو پھر ان جیسوں کو پھر ان جیسوں کو۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ

۶۷۸۱......سب سے زیادہ انبیاء (علیہم السلام) کو آزمایا جاتا ہے پھر نیک لوگوں کو ان میں سے کوئی فقر وفاقہ میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاس صرف ایک عبا ہوتی ہے جسے لیے وہ پھرتا رہتا ہے پھر اسے پہن لیتا ہے، اور جوؤں میں مبتلا کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیتا ہے اور ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا ہے جتنا تم لوگ دینے پر خوش ہوتے ہو۔ ابن ماجہ، ابویعلی حاکم عن ابی سعید

۶۷۸۲......سب سے زیادہ انبیاء آزمائے جاتے پھر وہ لوگ جوان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جوان کے قریب ہوتے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن فاطمة بنت الیمان

۶۷۸۳......سب سے زیادہ انبیاء کو آزمایا جاتا ہے پھر ان جیسے لوگوں کو پھر ان جیسے لوگوں کو ان کے دین کے بقدر آزمایا جاتا ہے جس کا دین مضبوط ہوگا اس کی مصیبت سخت ہوگی جس کا دین کمزور ہوگا اس کی آزمائش بھی کمزور ہوگی بندے کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور پھر وہ لوگوں میں اس طرح چلتا ہے کہ اس کے ذمہ کوئی برائی نہیں ہوتی۔ ابن حبان عن ابی سعید

تشریح:...... یہ معاملہ صرف خاص خاص لوگوں کے ساتھ پیش آتا ہے۔

۶۷۸۴......سب سے زیادہ انبیاء کو پھر ان کے قریب رہنے والے لوگوں کو آزمایا جاتا ہے۔ حاکم عن فاطمة بنت الیمان

۶۷۸۵......ہم انبیاء کے گروہ پر مصائب دوگنا ہوتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن اخت حذیفہ

۶۷۸۶......بندے کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مقام ہوتا ہے جسے وہ عمل کے ذریعے حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ اسے برابر ایسی مصیبت میں مبتلا رکھتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے اس مقام تک پہنچا دیتا ہے۔

ابن حبان، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۶۷۸۷......بندے کے جب گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور ان کا کفارہ کوئی عمل بھی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے غم کی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا کفارہ بن جاتی ہے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

تشریح:......بغیر گناہوں کے مصیبت رفع درجات کا سبب ہے۔

۶۷۸۸......انسان جب عمل میں کوتاہی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مسند احمد فی الزھد عن الحکم، مرسلاً

۶۷۸۹......مؤمن کی مثال فصل جیسی ہے جسے ہوا حرکت دیتی رہتی ہے مؤمن کو برابر مصیبت پہنچتی رہتی ہے، منافق کی مثال چاول کے پودے جیسی ہے جو صرف کٹائی کے وقت حرکت کرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۹۰......مؤمن کی مثال فصل کے اس تنے جیسی ہے جسے ہوا کبھی ٹیڑھا کر دے اور کبھی سیدھا کر دے اور منافق کی مثال چاول جیسی ہے وہ برابر سیدھا رہتا ہے یہاں تک کہ اس میں جھٹکا ایک ہی دفعہ آتا ہے۔ مسند احمد، بیھقی عن کعب بن مالک

۶۷۹۱......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانے کا ارادہ فرماتے ہیں تو دنیا میں اسے سزا دینے میں جلدی کرتے ہیں، اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے اس سے عذاب روک لیتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اس سے پورا پورا بدلہ لیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن عمار بن یاسر، ترمذی، حاکم عن انس. طبرانی، حاکم، بیھقی عن عبداللہ بن مغفل

تشریح:......آخرت کا معاملہ بڑا سخت ہے دنیا سے ہی انسان صاف ستھرا نکل جائے تو غنیمت ہے۔

۶۷۹۲......جس مسلمان کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی اذیت پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کی برائیاں کم کر دیتے ہیں جیسے درخت اپنے

پتے گراتا ہے۔ بخاری، مسلم عن ابن مسعود

۶۷۹۳..... جسے مسلمان کو کانٹایا اس سے بڑی کوئی پھانس چبھتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ لکھا جاتا اور ایک برائی مٹائی جاتی ہے۔
مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۷۹۴..... مسلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردیتے ہیں یہاں تک کہ وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے۔
مسند احمد، بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۷۹۵..... صلحاء پر سختی کی جاتی ہے کسی مسلمان کو کانٹے تک کی جو مصیبت پہنچتی ہے تو اسکی وجہ سے اس کی برائیاں کم ہوجاتی ہیں اور درجہ بلند ہوتا ہے۔ مسند احمد حاکم بیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۶۷۹۶..... مؤمنوں پر سختی کی جاتی ہے کسی مؤمن کو کانٹے یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے یا کوئی اور اذیت تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور اس کی ایک برائی مٹادیتے ہیں۔ ابن سعد، حاکم، بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۷۹۷..... قریب رہو اور درست رہو، مسلمان کو جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے لیے کفارہ ہے یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچے یا کوئی کانٹا جو اسے چبھے۔ مسند احمد، مسلم نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۷۹۸..... مؤمن کو جو تکلیف بھی پہنچتی ہے حتیٰ کہ کانٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض ایک نیکی لکھتا اور اس سے ایک برائی کم کردیتا ہے۔ مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۶۷۹۹..... مؤمن کو جو تکلیف، بیماری، پریشانی، غم اذیت اور تکلیف حتیٰ کہ کوئی کانٹا جو اس کے چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ کم کردیتا ہے۔ مسند احمدبیھقی عن ابی سعید و ابی ھریرۃ معاً

# مسلمان کو کانٹا چبھنے پر بھی اجر ملتا ہے

۶۸۰۰..... مؤمن کو کانٹا یا اس سے بڑی چیز کی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتے اور ایک برائی کم کردیتے ہیں۔
ترمذی، ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنھا

۶۸۰۱..... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ حفاظت کرتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی دنیا سے ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے مریض کے گھر والے، مریض کی (ناموافق) کھانے سے حفاظت کرتے ہیں۔
بیھقی و ابن عساکر عن حذیفہ

۶۸۰۲ جزاء کا اضافہ مصیبت کی زیادتی کے ساتھ ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے جو راضی رہا اس کے لیے رضا اور ناراض رہا اس کے لیے ناراضگی ہے۔ ترمذی، ابن ماجہ، عن انس

۶۸۰۳..... جنت میں ایک درجہ ہے جسے صرف پریشانیوں والے ہی حاصل کرسکیں گے۔ فردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۰۴..... جہنم کو خواہشات اور جنت کو ناپسندیدہ چیزوں کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا۔ بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۰۵..... جنت کو ناپسندیدہ باتوں سے اور جہنم کو شہوات کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا ہے۔
مسند احمد، مسلم، ترمذی عن انس، مسلم عن ابی ھریرۃ، مسند احمد فی الزھد عن ابن مسعود، موقوفاً

تشریح:..... یعنی جو شخص ناپسندیدہ باتوں کو برداشت کرے گا گویا اس نے جنت کا پردہ اٹھالیا اور جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے خواہشوں کو ہاتھوں ہاتھ لیا اس نے جہنم کا پردہ اٹھایا۔

۶۸۰۶..... دنیا میں بندہ جس مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو یہ گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اللہ تعالیٰ انتہائی کرم فرما اور زیادہ معاف کرنے والے ہیں کہ

قیامت کے روز اس گناہ کے بارے میں پوچھیں۔ طبرانی عن ابی موسیٰ

۶۸۰۷..... بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو گناہ کی وجہ سے، اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے ہیں وہ زیادہ ہیں۔ ترمذی عن ابی موسیٰ

۶۸۰۸..... اللہ تعالیٰ مؤمن کو جو آزماتا ہے تو اس کی اپنے ہاں عزت کی وجہ سے آزماتا ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابی فاطمۃ الضمری

۶۸۰۹..... جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہے ایسے ہی ہمارے لیے آزمائش بھی دوگنی ہے۔ ابن سعد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۱۰..... وہ مؤمن کامل ایمان والا نہیں جو آزمائش کو نعمت اور آسائش کو مصیبت نہ سمجھے۔ طبرانی عن ابن عباس

۶۸۱۱..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب رکھتے ہیں تو اس پر پے در پے مصائب ڈالتے ہیں جیسے پانی بہایا جاتا ہے۔ طبرانی عن انس

۶۸۱۲..... اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں، تو جس نے صبر کیا اس کے لیے صبر (کا بدلہ) ہے اور جس نے بے صبری کی اس کے لیے بے صبری (کی سزا) ہے۔ بیہقی عن محمود بن لبید

۶۸۱۳..... بندہ جب احسان کا درجہ پالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ آزمائش لگا دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے برگزیدہ کرنا چاہتے ہیں۔

ابن حبان، ھناد عن سعید بن المسیب، مرسلاً

۶۸۱۴..... قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، تو ان کے لیے نامۂ اعمال کھولے جائیں گے اور نہ (اعمال کے) ترازو لگائے جائیں گے، اور نہ پل صراط رکھا جائے گا، ان پر اجر پانی کی طرح بہایا جائے گا۔ ابن النجار عن عمر

تشریح:..... یہ وہی لوگ ہوں گے جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں جائیں گے۔

## مصیبت رفع درجات کا سبب ہے

۶۸۱۵..... اللہ تعالیٰ کے ہاں جب کسی بندے کا کوئی درجہ ہوتا ہے، جسے وہ حاصل نہیں کرسکتا تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں مبتلا کردیتے ہیں پھر اسے آزمائش پر صبر کرنے کی توفیق دیتے ہیں تاکہ وہ اس درجہ کو پہنچ جائے۔ ابن شاھین عن محمد بن خالد بن یزید ابن جاریۃ عن ابیہ عن جدہ

۶۸۱۶..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اسے آزماتے ہیں تاکہ اس کی آواز سنیں۔ بیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۱۷..... اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند کرتے ہیں تو انہیں آزماتے ہیں۔ بیہقی عن الحسن مرسلاً

۶۸۱۸..... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی مصیبت کے ذریعہ ایسے حفاظت فرماتے ہیں جیسے والد بھلائی کے ذریعہ اپنی اولاد کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو دنیا سے ایسے بچاتے ہیں جیسے مریض کو اس کے گھر والے (ناموافق) کھانے سے بچاتے ہیں۔

الرویانی و ابوالشیخ فی الثواب والحسن بن سفیان، ابن عساکر و ابن النجار عن حذیفۃ

۶۸۱۹..... اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو مصیبت کے ذریعہ آزماتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی سونے کا تجربہ اسے آگ میں ڈال کر کرتا ہے، تو ان میں سے کوئی تو خالص سونے کی طرح نکلتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ شبہات سے محفوظ رکھے، اور کوئی سونے سے کم درجہ ہو کر نکلتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کچھ کچھ شک کرتے تھے، اور بعض کالے سونے کی طرح نکلتے ہیں، اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو فتنہ میں مبتلا کیے گئے۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم وتعقب عن ابی امامہ

۶۸۲۰..... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کو بیماری کے ذریعہ آزماتے ہیں یہاں تک کہ اسے ہر گناہ سے ہلکا پھلکا کردیتے ہیں۔

حاکم وتمام و ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۲۱..... اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کے پاس جاؤ، اس پر مصیبت ڈال دو، چنانچہ وہ اس کے پاس آتے ہیں، اور اس پر مصیبت ڈالتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے فرشتے واپس لوٹ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار ہم نے حسب ارشاد اس پر مصیبت ڈال دی تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لوٹ جاؤ، مجھے اس کی آواز سننا زیادہ اچھا لگتا ہے۔ طبرانی، بیہقی عن ابی امامۃ

۶۸۲۲ کسی آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک درجہ ہوتا ہے، جسے وہ عمل سے حاصل نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ اسے جسمانی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، چنانچہ اس کے ذریعہ وہ اس درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ هناد عن ابن مسعود

۶۸۲۳..... جتنی بڑی مصیبت ہوتی ہے اتنا بڑا اجر ہوتا ہے اور صبر تو پہلی مصیبت کے وقت کا ہی ہوتا ہے، اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو ناپسند کرتا ہے تو انہیں آزماتا ہے، جو راضی رہا اس کے لیے رضائے الٰہی ہے اور جو ناراض ہوا اس کے لیے ناراضگی ہے۔

ترمذی، حسن غریب، ابن ماجه وابن جریر عن انس، مر برقم ۶۸۰۲

۶۸۲۴ جنت میں ایک درخت ہے جسے شجرۃ البلوی (مصیبت کا درخت) کہا جاتا ہے قیامت کے روز مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا، ان کے لیے نامہ اعمال بلند کیا جائے گا نہ ترازو نصب کیا جائے گا ان پر پانی کی طرح اجر بہایا جائے گا، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

ترجمہ:..... صبر کرنے والوں کو ان کا اجر بغیر حساب کے عطا کیا جائے گا۔ طبرانی عن السید الحسن

۶۸۲۵..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں، تو اس کے گناہ کی دنیا میں جلدی کرتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے (اس کی سزا) روک دیتے ہیں، یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے اس کا بدلہ دیں گے، گویا کہ وہ بوجھل گدھا ہے۔

۶۸۲۶..... اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندے کی ایسی حفاظت فرماتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت کی جگہوں سے بچاتا ہے۔

ابو الشیخ فی الثواب عن حذیفة

## اعمال نامہ لکھنے والے فرشتوں کی گواہی

۶۸۲۷..... جب تم عصر کی نماز پڑھ لیتے ہو تو تمہارے پاس رات دن کے فرشتے جمع ہو جاتے ہیں اور جب نماز ادا کر چکتے ہو تو دن کے فرشتے (آسمان کی طرف) پرواز کر جاتے ہیں، اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں، اور جب تم فجر پڑھتے ہو تو پھر تمہارے پاس اسی طرح جمع ہو جاتے ہیں، جونہی تم نماز ادا کر چکتے ہو تو رات کے فرشتے پرواز کر جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں۔

وہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ باوجود جاننے کے ان سے پوچھتے ہیں فرماتے ہیں: میرے بندوں کو تم نے کیسے چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم ان کے پاس گئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب انہیں چھوڑ کر آئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے: انہیں میں آپ کا ایک بندہ تھا معلوم ہوتا ہے کہ اسے کبھی آپ کے سوا کوئی بھلائی نہیں پہنچی اور نہ کبھی اس سے کوئی برائی دور ہوئی مگر آپ ہی کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، پھر اللہ تعالیٰ ان سے اس کے بارے میں پوچھتے ہیں؟ تو وہ اسی طرح عرض کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کے اجر میں اضافہ کرو، وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب اضافہ بھی انتہا کو پہنچ گیا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندے کو ڈراؤ، چنانچہ وہ اس کا اجر کم کرتے ہیں پھر وہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فرشتوں سے پوچھتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مصیبت کے وقت تم نے میرے بندے کو کیسا پایا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! خوشحالی میں آپ کا سب سے شکر گزار بندہ، اور مصیبت کے وقت سب سے زیادہ صابر، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اسے ان لوگوں میں لکھ دو جو نہ تبدیل ہوں گے اور بدلیں گے یہاں تک کہ مجھ سے ملاقات کریں۔

هناد عن عبدالرحمن بن ابی لیلی، حدثنا فلان عن فلان

تشریح:..... معلوم ہوا جو عصر اور فجر کی اتنی تاکید ہے وہ واقعی ہمارے حق میں بہتر ہے تاکہ رب تعالیٰ کے حضور ہمارا نام تو ان لوگوں میں لیا جائے جو عبادت کرنے والے ہیں اگرچہ اللہ تعالیٰ کو سب کا علم ہے۔

۶۸۲۸..... ہم انبیاء کے گروہ کے لیے آزمائش ایسے ہی دوگنی ہوتی ہے جیسے ہمارے اجر دوگنا ہوتا ہے، ایک نبی کو جوؤں کی مصیبت میں مبتلا کیا گیا

یہاں تک کہ جوؤں نے اس نبی کو ہلاک کردیا، اور ایک نبی کو فقر میں مبتلا کیا گیا یہاں تک کہ اس نے عبائی اور اس کو پہن لیا، اور وہ مصیبت پر ایسے خوش ہوتے تھے جیسے تم خوشحالی پر۔ مسند احمد وعبد بن حمید حاکم، عن ابی سعید

۶۸۲۹۔۔۔ ہمارے اوپر سختی بھی ایسے آتی ہے جیسے ہمارے لیے اجر دوگنا ہوتا ہے، سب سے سخت آزمائش والے انبیاء ہیں، پھر علماء پھر صلحاء، ان میں سے کوئی جوؤں کی مصیبت میں مبتلا ہوا یہاں تک کہ اس کو قتل کردیا، اور ان میں سے ایک فقر کی مصیبت میں مبتلا ہوا، یہاں تک کہ عبا کو اس نے پہن لیا، ان میں سے ہر ایک مصیبت پر اتنا خوش ہوتا جتنا تم دینے پر خوش ہوتے ہو۔ حاکم، بیھقی عن ابی سعید

۶۸۳۰۔۔۔ سب سے سخت مصیبت والے انبیاء ہوتے ہیں پھر صلحاء۔ ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۳۱۔۔۔ انبیاء سے بڑھ کر کوئی سخت مصیبت والا نہیں، جیسے ہمارے اوپر سخت مصیبت آتی ہے ایسے ہی ہمارے لیے اجر بھی دوگنا ہے انبیاء میں سے ایک نبی پر جوئیں مسلط کی گئیں یہاں تک کہ اسے ہلاک کردیا، اور انبیاء میں سے ایک نبی۔ اتنا فقر میں مبتلا ہوا کہ وہ (بے پردہ) ہونے لگا اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس سے اپنا ستر ڈھانکے صرف ایک چوغہ تھا جسے اس نے پہن لیا۔ ابن سعد عن ابی سعید

۶۸۳۲۔۔۔ شاید تم نے لمبی امید لگا رکھی ہے اور آخرت سے بے رغبت ہوگئے ہو اور حساب کو ممنوع سمجھتے ہو، بات یہ ہے کہ تم میں سے جب کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے اور وہ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون کہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر رحمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سناؤ۔ الایۃ۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۶۸۳۳۔۔۔ جس بندے کو جو چھوٹی بڑی مصیبت پہنچی تو وہ دو وجہ سے پہنچی، یا تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش صرف مصیبت کے ذریعہ کرنا چاہتے تھے، یا کوئی درجہ تھا جسے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کے ذریعہ ہی اسے پہنچانا چاہتے تھے۔ ابونعیم عن ثوبان

۶۸۳۴۔۔۔ مسلمان کو جو مصیبت پہنچی وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔ بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۵۔۔۔ مسلمان کو جو بیماری یا تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے حتیٰ کہ کوئی کانٹا جو اس کے چبھتا ہے یا کوئی مصیبت جو اس کو پہنچتی ہے۔ بیھقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۶۸۳۶۔۔۔ جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ کسی جسمانی تکلیف میں مبتلا کرے، تو اس کے لیے وہ عمل لکھتے ہیں جو وہ اپنی صحت کی حالت میں کرتا تھا۔

بخاری فی الادب المفرد عن انس

۶۸۳۷۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ اذیت، بیماری غم اور پریشانی جو اسے پریشان کردے، پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی سعید

۶۸۳۸۔۔۔ جس مسلمان کو سر درد ہو یا کوئی کانٹا چبھے جو اسے تکلیف دے یا اس کے علاوہ اور کوئی اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا ایک درجہ بلند کریں گے اور اس کی ایک برائی کم کردیں گے۔ الحلیۃ، حاکم عن ابی سعید

۶۸۳۹۔۔۔ جس مسلمان کو، جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں دور کردیتے ہیں۔ طبرانی، ابن عساکر عن معاویۃ

۶۸۴۰۔۔۔ جس مسلمان مرد اور عورت کو کوئی مصیبت پہنچی، اور پھر اس نے اس مصیبت کو یاد کرکے، اگرچہ اس کا وقت پرانا ہوگیا، انا للہ کو دوبارہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے نیا ثواب عطا کریں گے، اور اسے ایسا اجر عطا کریں گے جیسے مصیبت کے دن عطا کیا تھا۔

مسند احمد، طبرانی فی الاوسط وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن فاطمۃ بنت الحسین عن ابیھا، بیھقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۴۱۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ، اذیت، غم، بیماری یا پریشانی پہنچی جس نے اسے پریشان کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیاں ختم کردیں گے۔ ھناد عن ابی سعید

۶۸۴۲۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچی، اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی کم کرے گا۔

ابن جریر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۶۸۴۳۔۔۔ جس مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کیلئے اس سے افضل (ثواب) لکھو

جیساوہ اپنی صحت کی حالت میں عمل کرتا تھا۔ابن النجار عن انس

۶۸۴۴......جس بندے کو دنیا میں کوئی بیماری یا کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس کے گزرے ہوئے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ جس گناہ کی سزا دے چکے پھر اس کی سزا دیں۔الرویانی، طبرانی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردة عن ابیه عن جده ابی موسیٰ

۶۸۴۵......جسے کوئی بدنی بیماری یا تکلیف ہوئی پھر اس سے پوچھا گیا: تم کیسے ہو؟ اس نے اپنے رب کی اچھی تعریف کی، تو اللہ تعالیٰ ملاء اعلیٰ میں اس کی مدح فرماتے ہیں۔الدیلمی عن عائشه رضی الله عنها

۶۸۴۶......مؤمن مرد اور عورت کے مال بدن اور اولاد میں مصیبت برابر رہتی ہے حتی کہ وہ اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جا ملے اور اس کے ذمہ کوئی گناہ نہ ہو۔مسند احمد وهناد، ابن حبان، حلية الاولياء، حاکم، بيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۶۸۴۷......مؤمن بندے کو جو مصیبت بھی پہنچتی ہے چاہے کوئی کانٹا ہو جو اس کے چبھے یا کوئی تکلیف ہو جو اسے پہنچے یا غصہ پی جانے کی سختی جب اس پر غصہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ ختم کر دیتے ہیں۔بیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۶۸۴۸......مؤمن بندے کو جو تکلیف، بیماری، غم اور پریشانی پہنچتی ہے چاہے کوئی کانٹا ہی اس کے چبھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ ختم کر دیتے ہیں۔ابن حبان عن ابی هریرة وابی سعید

۶۸۴۹......انسان کو لکڑی کی جو خراش لگتی ہے یا پاؤں کی ٹھوکر یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ کسی نہ کسی گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ بخش دیتے ہیں وہ کہیں زیادہ ہیں۔بیهقی عن قتاده،مرسلاً سعيد بن منصور عن الحسن،مرسلاً

۶۸۵۰......مصیبت ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دوستوں اور میری فرمانبرداری کرنے والوں کی طرف، میں تیری وجہ سے ان کی باتیں آزماؤں گا، اور ان کے صبر کا امتحان لوں گا، ان کے گناہ مٹاؤں گا، ان کے درجات بلند کروں گا اور راحت ہر روز کہتی ہے: میں کہاں کا رخ کروں؟ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے دشمنوں اور میری نافرمانی کرنے والوں کا، میں تیری وجہ سے ان کی سرکشی بڑھاؤں گا، ان کے گناہ زیادہ کروں گا اور انہیں (عذاب دینے میں) جلدی کروں گا اور اپنے ہاں ان کی غفلت زیادہ کروں گا۔

الدیلمی عن انس

۶۸۵۱......قیامت کے روز شہید کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے اسے کھڑا کیا جائے گا صدقہ دینے والے کو لایا جائے گا اور حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا، پھر مصیبت زدہ کو لایا جائے گا اس کے لیے ترازو نصب ہوگا اور نہ اعمال نامہ کھولا جائے گا، اور اس پر (پانی کی طرح) اجر بہایا جائے گا، جس کے نتیجہ میں عافیت وسلامتی والے لوگ تمنا کرنے لگیں گے کہ کاش ان کے جسم (لوہے کی) قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں، اہل مصیبت کے اچھے ثواب کی وجہ سے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۸۵۲......عیسیٰ علیہ السلام چلتے رہتے شام ہوتی تو صحرا کی کوئی سبزی کھا لیتے اور صاف پانی پی لیتے، مٹی کو تکیہ بنا لیتے، پھر فرمایا: عیسیٰ بن مریم کا کوئی گھر نہ تھا جو خراب ہوتا اور نہ کوئی بیٹا تھا جو مرتا، ان کا کھانا صحرا کی سبزی اور ان کا مشروب صاف پانی اور ان کا تکیہ مٹی تھی۔

صبح ہوتی تو پھر چل پڑتے، ایک وادی سے گزرے تو وہاں ایک اندھا اپاہج شخص دیکھا جو جذام میں مبتلا تھا، جذام نے اس کے (گوشت) ٹکڑے کر دیئے تھے، (اس عالم میں کہ) اوپر آسمان، نیچے وادی، دائیں جانب برف بائیں جانب اولے، اور وہ کہہ رہا تھا، الحمدللہ رب العالمین تین بار، تو عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے اللہ کے بندے! تو کس بات پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا جبکہ تو نابینا، اپاہج اور کوڑھی ہے کوڑھ نے تیر ٹکڑے کر رکھے ہیں؟ تیرے اوپر آسمان، تیرے نیچے وادی تیری دائیں طرف برف بائیں طرف اولے ہیں؟ وہ شخص بولا: اے عیسیٰ! میں اس وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوں جبکہ کوئی یہ کہنے والا نہیں کہ آپ الہ ہیں یا الہ کے بیٹے یا تین میں سے تیسرے ہیں۔

الدیلمی وابن النجار عن جابر رضی الله عنه

تشریح:......یعنی عیسیٰ علیہ السلام نہ خود الہ ہیں نہ خدا کے بیٹے اور نہ تین میں سے تیسرے۔

# باتوں میں سچائی اختیار کرنے کا حکم ہے

۶۸۵۳۔۔۔۔حق (بات) کو درست انداز میں کہنا جمال ہے اور سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا کمال ہے۔الحکیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۶۸۵۴۔۔۔۔لوگوں کی سب سے زیادہ تصدیق کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ سچ بولنے والے ہوتے ہیں اور لوگوں کی سب سے زیادہ تکذیب کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والے ہوتے ہیں۔ابو الحسن القزوینی فی امالیہ عن ابی امامۃ

۶۸۵۵۔۔۔۔سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے (مگر پھر بھی) اس میں نجات ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت عن منصور بن المعتمر ،مرسلاً

۶۸۵۶۔۔۔۔سچ بولنے کی کوشش کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے ،اس میں نجات ہے اور جھوٹ سے بچو اگرچہ تمہیں اس میں نجات نظر آئے (مگر) اس میں ہلاکت ہے۔ھناد عن مجمع بن یحییٰ. مرسلاً

۶۸۵۷۔۔۔۔سچ جنت (میں داخل کرنے) کا عمل ہے بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے تو ایمان لے آتا ہے اور جب ایمان لے آیا تو جنت میں داخل ہوگا ،اور جھوٹ جہنم (میں لے جانے) کا عمل ہے بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ (کرنے لگ جاتا) ہے تو کفر تک پہنچ جاتا ہے اور جب کافر ہو جائے تو جہنم میں داخل ہوگا۔مسند احمد عن ابن عمرو

۶۸۵۸۔۔۔۔مجھے سب سے سچی بات پسند ہے۔مسند احمد، بخاری .عن المسور بن مخرمہ ومروان معاً

۶۸۵۹۔۔۔۔بے شک سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتے بولتے اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

بخاری مسلم عن ابن مسعود

۶۸۶۰۔۔۔۔سچ کی عادت اپناؤ، کیونکہ وہ نیکی کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جنت میں (جانے کا ذریعہ) ہیں ،اور جھوٹ سے بچو کیونکہ وہ گناہ کے ساتھ ہے اور وہ دونوں جہنم میں (جانے کا ذریعہ) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کرو، کیونکہ کسی کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی ،اور آپس میں حسد نہ کرو، بغض باہمی نہ رکھو، قطع رحمی نہ کرو، قطع تعلقی نہ کرو ،اور اللہ تعالیٰ کے بندو! ایسے بھائی بھائی بن جاؤ جیسا اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابن ماجہ عن ابی بکر

۶۸۶۱۔۔۔۔سچائی کی عادت ڈالو، کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی سچا لکھ دیا جاتا ہے ،اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کا راہ دکھاتی ہے آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابن مسعود

۶۸۶۲۔۔۔۔سچ کو اپناؤ کیونکہ وہ جنت (کے دروازے تک پہنچانے) کا دروازہ ہے اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ جہنم کا دروازہ ہے۔ خطیب عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۶۸۶۳۔۔۔۔سچ کی عادت اپناؤ کیونکہ وہ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جنت میں ہیں ،اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ وہ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور وہ دونوں جہنم میں ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ

۶۸۶۴۔۔۔۔اے جریر! جب بات کہو تو درست کہو اور تکلف میں نہ پڑو۔ جب تم نے ایسا کر لیا تب تمہاری ضرورت پوری ہوگی۔

ابن عساکر عن عیسیٰ بن یزید

# وعدہ کی سچائی

۶۸۶۵.....وعدہ (حفاظت) دین (کا ذریعہ) ہے اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کرکے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کرکے توڑ دے، اس کے لیے خرابی ہے جو وعدہ کرکے توڑ دے۔ ابن عساکر عن علی

۶۸۶۶.....وعدہ دین (داری) ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن علی وعن ابن مسعود

۶۸۶۷.....وعدہ عطیہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود

۶۸۶۸.....بے شک وعدہ (اللہ تعالیٰ کا) عطیہ ہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن، مرسلاً

۶۸۶۹.....جب آدمی اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت اس وعدہ کو پورا کرنے کی ہو (لیکن) وہ پورا نہ کرسکا اور نہ وعدہ کی جگہ آیا، تو اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں۔ ابوداؤد ترمذی عن زید بن ارقم

تشریح:.....لیکن جس کی نیت ہی وعدہ خلافی کی ہو اس کا کیا انجام ہوگا؟

۶۸۷۰.....مؤمن کا وعدہ (گویا) قرض ہے یا دین (کی علامت) ہے اور مؤمن کا وعدہ ایسے ہے جیسے کوئی ہاتھ پکڑنے والا۔ فردوس عن علی

تشریح:.....ہاتھ پکڑنے والا جب تک خود نہ چھوڑے تو ہاتھ نہیں چھوٹتا!

۶۸۷۱.....یہ وعدہ خلافی نہیں کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت وعدہ پورا کرنے کی ہو بلکہ یہ وعدہ خلافی ہے کہ انسان اپنے بھائی سے وعدہ کرے اور اس کی نیت پورا کرنے کی نہ ہو۔ ابویعلی عن زید بن ارقم

۶۸۷۲.....مؤمن کا وعدہ ایسا حق ہے جو واجب (الاداء) ہے۔ ابوداؤد فی مراسیلہ عن زید بن اسلم، مرسلاً

۶۸۷۳.....اگر تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچ بولے گا تو اللہ تعالیٰ تجھے سچائی کا بدلہ عطا کریں گے۔ نسائی، حاکم عن شداد بن الهادی

۶۸۷۴.....اس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاملہ سچا رکھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے سچ کا بدلہ عطا فرمایا۔ طبرانی فی الکبیر، حاکم عن شداد بن الهادی

# الاکمال

۶۸۷۵.....قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے وہ ہوں گے جو وعدہ پورا کرنے والے اور راحت پہنچانے والے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حلیۃ الاولیاء وابن عساکر عن ابی حمید الساعدی، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۶۸۷۶.....وعدہ کرنے والا ایسا ہے جیسے قرض یا اس سے سخت معاملہ کرنے والا۔ الدیلمی عن علی

۶۸۷۷.....جو اپنے بھائی کے ساتھ کوئی ایسی شرط لگائے جسے وہ پورا نہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنے مزدور کو خطرناک جگہ میں لٹکائے۔

مسند احمد وابونعیم عن حذیفہ

۶۸۷۸.....جو تم میں سے کسی سے وعدہ کرے، اور اس کی نیت پورا کرنے کی ہو پھر وہ پورا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ بیهقی عن زید بن ارقم

۶۸۷۹.....اے نوجوان تم نے مجھ پر بڑی سختی کی، میں یہاں تین دن سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ ابوداؤد وابن سعد عن عبداللہ بن ابی الحمساء

تشریح:.....ایک نوجوان نے آپ سے وعدہ کیا کہ آپ ٹھہریں میں آیا لیکن وہ بھول گیا اور آپ برابر تین دن وہیں رہے۔

# خاموشی اختیار کرنے کا بیان

۶۸۸۰.....خاموشی ایک حکم ہے اور اس کے کرنے والے بہت کم ہیں۔ القضاعی عن انس

۶۸۸۱.....خاموشی اونچی عبادت ہے۔ فردوس عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۸۲......خاموشی عالم کے لیے زینت اور جاہل کے لیے پردہ ہے۔ابو الشیخ عن محرز بن زھیر

۶۸۸۳......خاموشی اخلاق کی ملکہ ہے اور جس نے مزاح کیا اس کی سبکی ہوئی۔فردوس عن انس

۶۸۸۴......اللہ تعالیٰ تین مقامات پر خاموشی پسند فرماتے ہیں،قرآن پاک کی تلاوت کے وقت،حملہ کے وقت اور جنازہ کے وقت۔

طبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم

۶۸۸۵......سب سے پہلی عبادت خاموشی ہے۔ھناد عن الحسن مرسلاً

۶۸۸۶......عافیت کے دس حصے ہیں(جن میں سے)نو خاموشی میں اور دسواں لوگوں سے دوری میں ہے۔فردوس عن ابن عباس

۶۸۸۷......بھلائی کی بات کہو تو فائدہ اٹھاؤ گے،اور برائی کی باتوں سے خاموش رہو تو سلامت رہو گے۔القضاعی عن عبادۃ بن الصامت

۶۸۸۸......دین کو تھامنے والی(چیز)نماز ہے اور عمل کی چوٹی جہاد ہے اور اسلام کے سب سے افضل اخلاق خاموشی ہیں یہاں تک کہ لوگ تیرے(زبانی)شر سے محفوظ رہیں۔ابن المبارک عن وھب بن منبہ،مرسلاً

۶۸۸۹......جو سلامت رہنا چاہے وہ خاموش رہا کرے۔بیھقی عن انس

۶۸۹۰......جس نے خاموشی اختیار کی اس نے نجات پائی۔مسند احمد،ترمذی عن ابن عمرو

تشریح:......مرشد تھانوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا:اگر لوگوں کو خاموشی کے فوائد پتہ چل جائیں تو اکثر خاموش ہی لگ جائیں،ہر بات کرنے سے پہلے تین دفعہ سوچا جائے کہ یہ بات کہنا ضروری ہے یا غیر ضروری،اس کی وجہ سے کوئی دینی یا دنیاوی نقصان تو نہ ہوگا۔

## الاکمال

۶۸۹۱......عبادت کے دس حصے ہیں(جن میں سے)نو خاموشی میں اور دسواں ہاتھ سے حلال کمانا ہے۔الدیلمی عن انس

۶۸۹۲......معاذ تمہاری ماں روئے!اگر تم خاموش رہے تو تم عالم ہو اور اگر تم نے بات کی تو وہ بات تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے خلاف۔

ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۸۹۳......معاذ تمہیں تمہاری ماں روئے!تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تمہیں قیامت کے روز آگ میں پھینکا جائے گا اور پھر تمہیں حکم دیا جائے گا کہ(جو بات کہی تھی)وہ پیش کرو۔سمویہ،سعید بن منصور عن بریدۃ

تشریح:......یہ تخویف اور ڈراوا ہے۔

۶۸۹۴......اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی،اپنے زمانہ(کے لوگوں)کو پہچانا،اور اس کا انداز(روش)درست رہا۔

حاکم فی تاریخہ عن ابن عباس

## زبان کی حفاظت کی فضیلت

۶۸۹۵......اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان درست کر لی۔

ابن الانباری فی الوقف و المرھبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع و القضاعی و الدیلمی عن عمر

۶۸۹۶......اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو(بولا تو)حق بات بولا(ورنہ)خاموش رہا،اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے،جو رات نماز کے لیے کھڑا ہوا اور نماز(تہجد)پڑھی پھر اپنی بیوی سے کہا:اٹھو نماز پڑھ لو۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن الحسن مرسلاً

۶۸۹۷......اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے اپنی زبان کو مسلمان کی آبرو ریزی سے روک لیا،لعن طعن کرنے والے کے لیے میری شفاعت جائز نہیں۔الدیلمی عن عائشۃ،مرسلاً

تشریح:.....اس سے بڑھ کر کیا بدبختی ہوگی!

۶۸۹۸.....اللہ تعالیٰ نے جب آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ زمین پر اتنا عرصہ رہے جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا، پھر آپ کے بیٹوں نے آپ سے کہا: ابا جان! بات کیجیے! تو آپ اپنے چالیس ہزار بیٹوں، پوتوں اور پڑپوتوں میں گفتگو کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا ہے: کہ آدم! اپنی گفتگو کم کرو تو میرے پڑوس یعنی جنت میں لوٹ آؤ گے۔ الخطیب وابن عساکر عن انس وفیه الحسن بن شبیب قال ابن عدی: حدث بالبواطیل عن الثقات وقال دارقطنی: اخباری لیس بالقوی بغیربه ورواه الخطیب وابن عساکر عن ابن عباس موقوفاً

تشریح:.....خاموشی تک کا حصہ معتبر ہے بقیہ حصہ محدثین کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔

۶۸۹۹.....جو سلامت رہنا چاہے وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔ العسکری فی الامثال عن انس

۶۹۰۰.....جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے یا خاموش رہے اور جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور مہمان نوازی تین راتوں تک (واجب) ہے اس کے علاوہ (جو کرنا چاہے) وہ (اس کے لیے) صدقہ ہے۔ طبرانی عن زید ابن خالد الجهنی

۶۹۰۱.....جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی زیادہ ہوں گی، اور جس کی غلطیاں زیادہ ہوں گی اس کا جھوٹ بھی زیادہ ہوگا، اور جس کا جھوٹ زیادہ ہوگا اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ بکثرت ہوں گے تو آگ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

العسکری فی الامثال عن ابن عمر رضی الله عنه

۶۹۰۲.....جس نے اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت میں پڑنے سے روک دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزشیں معاف کردے گا۔

الدیلمی عن علی رضی الله عنه

۶۹۰۳.....کیا تم اپنی زبان کو روک سکتے ہو؟ تو اپنے زبان سے صرف اچھی بات کرنا، اور بھلائی کے علاوہ کسی طرف اپنا ہاتھ نہ پھیلا۔

بیهقی عن الاسود بن اصرم

۶۹۰۴.....آدمی کے دل میں ایمان کی حلاوت اس وقت تک داخل نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ جھوٹ کے خدشہ کی وجہ سے بعض باتیں چھوڑ دے، اگر چہ وہ سچا ہو اور باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے کو چھوڑ دے۔ الدیلمی عن ابی موسیٰ

۶۹۰۵.....اپنی زبان سے صرف اچھی بات کہو اور اپنے ہاتھ کو صرف بھلائی کے لیے بڑھاؤ۔ بخاری فی التاریخ وقال فی اسناده نظر وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی والباوردی وابن السکن وابن قانع وابن منده، هب وابونعیم وتمام، بیهقی، سعید بن منصور عن الاسود بن احرم المحاربی، قال البغوی: لااعلم له غیره، طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۶۹۰۶.....زندگی صرف دو میں سے ایک شخص کے لیے بہتر ہے، ایک وہ شخص جو پردہ پوش خاموش رہنے والا اور یاد کرنے والا، یا علم کی بات کرنے والا۔

ابو نعیم عن انس

۶۹۰۷.....بندہ اس وقت تک ایمان کی کامل حقیقت حاصل نہیں کرسکتا یہاں تک کہ اپنی زبان روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق بیهقی عن انس

۶۹۰۸.....تم میں سے کوئی ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ اپنی زبان کو روک لے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

# صلہ رحمی اور اس کی ترغیب اور رشتہ داری ختم کرنے سے ڈراؤ

## صلہ رحمی کی ترغیب

۶۹۰۹.....صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو ختم کرتا ہے۔ القضاعی عن ابن مسعود

تشریح:...... جب رشتہ دار راضی ہوں گے دل سے دعادیں گے، اور پوشیدہ صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

۶۹۱۰...... صلہ رحمی، اچھے اخلاق، اچھا پڑوس رکھنا، شہروں کو آباد کرتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔

مسند احمد، بیهقی عن عائشه رضی الله عنها

۶۹۱۱...... اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ناتوں کو قائم رکھو، کیونکہ وہ دنیا میں تمہاری بقا کا سبب اور آخرت میں تمہارے لیے بہتر ہیں۔

عبد بن حمید و ابن جریر فی تفسیر هما عن قتاده، مرسلاً

۶۹۱۲...... اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۶۹۱۳...... رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو، رشتہ داریوں کو جوڑے رکھو۔ ابن حبان عن انس

۶۹۱۴...... اپنی رشتہ داری تر رکھو اگرچہ سلام کرنے سے ہی ہو۔ البزار عن ابن عباس، طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل بیهقی عن انس وسوید بن عمرو

۶۹۱۵...... اللہ تعالیٰ کو سب سے پسند عمل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، پھر رشتہ داری کو جوڑے رکھنا، پھر نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے اور سب سے ناپسندیدہ عمل اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، پھر رشتہ داری کو ختم کرنا ہے۔ ابو یعلی عن رجل من خثعم

۶۹۱۶...... تمہاری ماں، تمہارے باپ تمہارے، بہن بھائی اور تمہارے غلام کا تم پر حق ہے اور رشتہ داری جوڑنے کا تمہیں حکم ہے۔

ابو داؤ دعن بکر بن الحارث الانماری

۶۹۱۷...... اپنی ماں، باپ، بہن بھائی اور قریب سے قریب شخص کا خیال رکھو۔

ابویعلی طبرانی، حاکم عن صعصة المجاشی، حاکم عن ابی رمثة، طبرانی عن اسامة بن شریک

۶۹۱۸...... اللہ تعالیٰ قوم کے لیے شہر آباد کرتا ہے اور ان کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور ان سے بغض کی وجہ سے، جب سے انہیں پیدا کیا (رحمت سے) نہیں دیکھا (صرف) ان کی صلہ رحمی کی وجہ سے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۶۹۱۹...... نیکی اور صلہ رحمی عمر میں لمبائی کا سبب ہیں اور شہروں کو آباد کرتے ہیں مال میں اضافہ کرتے ہیں اگرچہ وہ قوم گنہگار ہی ہوں، بے شک نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز حساب کی برائی کو کم کردیتے ہیں۔ خطیب، فردوس و ابن عساکر عن ابن عباس

۶۹۲۰...... آدمی صلہ رحمی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کی عمر کے تین دن رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر تیس سال بنادیتے ہیں، اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ تین دن بنادیتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابن عمرو

۶۹۲۱...... جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھادے، اس کی عمر میں اضافہ کردے، اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن انس رضی الله عنه

۶۹۲۲...... ابوفلاں کی اولاد میرے رشتہ دار اور دوست نہیں ہیں، میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔

مسند احمد، طبرانی عن عمرو بن العاص

۶۹۲۳...... ابوفلاں کی اولاد میرے دوست نہیں میرا دوست تو اللہ تعالیٰ اور نیک مؤمن ہیں۔ بیهقی عن عمرو

۶۹۲۴...... اگر تم واقعی ایسے ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے منہوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تم جب تک اس طرح رہے تو تمہارے ساتھ ان کے مقابلہ میں ایک مددگار ہوگا۔ مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۹۲۵...... رشتہ داری کو جوڑنا مال میں اضافہ اور گھر والوں میں محبت اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سهل

۶۹۲۶...... اپنے نسب اتنے تو یاد رکھو جن سے صلہ رحمی کرسکو، اس لیے کہ صلہ رحمی اہل وعیال میں محبت، مال میں اضافہ اور عمر میں طوالت کا باعث ہے۔

مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

# صلہ رحمی درازی عمر کا سبب ہے

۶۹۲۷.....تورات میں لکھا ہے: کہ جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کی زندگی لمبی ہو اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

حاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۲۸.....جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

بیھقی، ابو داؤد، نسائی عن انس، مسند احمد، بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۲۹.....جو تجھ سے ناتا توڑے اس سے جوڑ اور جو تیرے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ بھلائی کر اور چاہے اپنی ذات کے خلاف کہنا پڑے حق بات کہو۔ابن النجار عن علی

۶۹۳۰.....اپنی رشتہ داریوں کو قائم رکھو اور ان کا پڑوس نہ رکھو، کیونکہ پڑوس تمہارے درمیان نفرتوں کو پیدا کرے گا۔عقیلی فی الضعفاء عن ابی موسیٰ

۶۹۳۱.....مجھے رشتہ داریاں ختم کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن الحصین بن وحوح

۶۹۳۲.....تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے خاندان کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ابو داؤد عن سراقۃ بن مالک

تشریح:.....یعنی گناہ کے معاملات میں دفاع کرنا خود گناہ ہے۔

۶۹۳۳.....رشتہ دار کا رشتہ دار کو صدقہ دینا، صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔طبرانی فی الاوسط عن سلمان بن عامر

۶۹۳۴.....فضیلت کا کام یہ ہے کہ تم اس سے رشتہ قائم رکھو جو تم سے توڑے اور اسے دو جو تمہیں محروم رکھے، اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف رکھو۔

ھناد عن عطاء، مرسلاً

۶۹۳۵.....اپنے رشتوں ناتوں کو پہچانو اور اپنی رشتہ داریوں کو جوڑو، کیونکہ جو رشتہ داری کے ذریعہ قریب ہوا، جب وہ کاٹ دی گئی اگر چہ وہ قریب ہو اور نہ رشتہ داری کے ذریعہ دور ہو جب اسے جوڑ دیا گیا اگر چہ وہ دور کی رشتہ داری ہو۔الطیالسی، حاکم عن ابن عباس

تشریح:.....یعنی قریب کی رشتہ داری اگر چہ قریب ہو، کاٹ دینے سے قریبی نہیں رہتی اور جب رشتہ داری کو جوڑ دیا جائے تو وہ قریب ہو جاتی ہے چاہے دور کی ہو۔

## الاکمال

۶۹۳۶.....نیکی اور صلہ رحمی عمر میں طوالت کا باعث ہیں اور شہروں کو آباد کرتے اور مال میں اضافہ کرتے ہیں، اگر چہ وہ قوم گنہگار ہو۔

ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ھاشم والخطیب والدیلمی وابن عساکر عن عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

۶۹۳۷.....نیکی اور صلہ رحمی قیامت کے روز برے حساب کو ہلکا کردیں گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: وہ لوگ جو جوڑ رکھتے ہیں اس چیز کو جسے اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے اور اپنے رب سے ڈرتے اور برے حساب کا خوف رکھتے ہیں۔

ابن معروف وابن عساکر والدیلمی عنہ،سورۃ الرعد آیت ۲

۶۹۳۸.....اللہ تعالیٰ نے بنی مدلج سے اس وجہ سے عذاب روک لیا ہے کہ وہ لوگ صلہ رحمی کرتے اور اونٹوں کی رانوں میں نیزے مارتے ہیں اور ایک روایت میں ہے اونٹوں کی گردنوں میں نیزے مارتے ہیں۔ابو عبید والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن زید بن اسلم،مرسلا

یعنی اونٹوں کو ایسے طریقے سے ذبح کرتے ہیں جو عام جانوروں کے ذبح سے جدا ہے جسے نحر کہتے ہیں اونٹ کا ایک پاؤں باندھ کر اس کی گردن میں نیزہ مار کر اسے آدھ موا کر کے پھر ذبح کرتے ہیں۔

۶۹۳۹.....صلہ رحمی ایک شاخ ہے جو رحمٰن (کے دامن رحمت) کو پکڑے گی اور اسے اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس

بات پر راضی نہیں کہ اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے اور اسے جدا کروں جو تجھے کاٹے جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق قائم کیا اور جس نے تجھے توڑا اس نے مجھ سے تعلق توڑا۔ابن عساکر عن ام سلمة

۶۹۴۰..... قیامت کے روز رشتہ داری عرش کے ساتھ چمٹی ہوگی وہ کہے گی: اے رب اسے (اپنے رحمت سے) دور کر جس نے مجھے کاٹ دیا اور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ جس نے مجھے جوڑا۔ابن النجار عن ابی هدبة عن انس

۶۹۴۱ ..... رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمٰن (کے دامن رحمت سے) پکڑے ہوئے گی، اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑیں گے جس نے اسے جوڑا اور اسے (اپنی رحمت سے) کاٹ دیں گے جس نے اسے کاٹا۔طبرانی عن ابن عباس

۶۹۴۲..... رشتہ داری ایک شاخ ہے جیسے ایک لکڑی (دوسری) لکڑی میں پیدا ہوتی ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ (اپنی) رحمت سے جوڑیں گے، اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے کاٹ) دیں گے اور قیامت کے روز انتہائی فصیح و بلیغ زبان دے کر اسے اٹھایا جائے گا، وہ کہے گا: اے پروردگار مجھے فلاں شخص نے جوڑا اسے جنت میں داخل فرما اور فلاں شخص نے مجھے کاٹا اسے جہنم میں داخل فرما۔

ابن زنجویه عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

۶۹۴۳..... رشتہ داری (لفظی اشتقاق میں) رحمٰن کی شاخ ہے اس کی بنیاد پرانے گھر (یعنی کعبہ) میں ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو یہ کود پڑے گی یہاں تک کہ رحمٰن کے (دامن رحمت سے) جا چمٹے گی، پھر وہ کہے گی: یہ پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ باوجود علم کے کہیں گے، کس سے؟ تو وہ عرض کرے گی: قطع رحمی سے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جس نے تجھے جدا کیا میں نے اسے (اپنی رحمت سے) جدا کیا اور جس نے تجھے جوڑا میں نے اسے جوڑا۔سمویه، سعید بن منصور عن ابی سعید

۶۹۴۴..... رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جوڑے گا اور جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جدا کریں گے۔حاکم عن عائشة،حاکم عن سعید بن زید

۶۹۴۵..... رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے جو عرش کے ساتھ چمٹی ہوگی وہ عرض کرے گی: یا رب مجھے کاٹا گیا، مجھ سے بدسلوکی کی گئی اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ اسے جواب دیں گے: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے کاٹا میں اسے اپنی رحمت سے جدا کردوں اور جس نے تجھے جوڑا میں اسے اپنی رحمت سے جوڑ دوں؟ مسند احمد، ابن حبان، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۹۴۶..... رشتہ داری ایک شاخ ہے جو رحمٰن کے دامن (رحمت) کو پکڑے ہوئے ہوگی اپنے حق کا واسطہ دے گی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے جدا کردوں، جس نے تجھے جوڑا اس نے مجھ سے تعلق رکھا اور جس نے تجھے کاٹا اس نے مجھ سے تعلق کاٹا۔طبرانی عن ام سلمه

۶۹۴۷..... رشتہ داری رحمٰن کی (رحمت کی) شاخ ہے وہ قیامت کے روز آکر فصیح بلیغ زبان میں گفتگو کرے گی اس نے جس کی طرف جوڑنے کا اشارہ کیا اللہ تعالیٰ اسے (اپنی رحمت سے) جوڑ دیں گے اور جس کی طرف کاٹنے کا اشارہ کیا اسے (اپنی رحمت سے) جدا کردیں گے۔

حاکم عن ابن عباس رضی الله عنه

۶۹۴۸... قیامت کے روز رشتہ داری آئے گی اس میں ایسی کجی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے (رحمت خداوندی سے) جوڑ دے گی اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹ دے گی۔حاکم عن ابن عمر

۶۹۴۹..... رشتہ داری عرش کے نیچے سے پکارے گی: اے پروردگار اسے جوڑ جس نے مجھے جوڑا اور اسے جدا کر جس نے مجھے کاٹا۔

ابو نعیم فی المعرفة عن عبدالرحمٰن بن عوف

۶۹۵۰..... رشتہ داری کو قیامت کے روز رکھا جائے گا اس میں ایسے کجی ہوگی جیسے چرخہ کی سلائی میں ٹیڑھا پن ہوتا ہے پھر وہ فصیح زبان میں گفتگو کرے گی، جس نے اسے جوڑا (ہوگا) اسے جوڑے گی، اور جس نے اسے کاٹا (ہوگا) اسے کاٹے گی۔

مسند احمد، والحاکم فی الکنی، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۶۹۵۱۔۔۔ میرا دوست (جبرائیل) مسکراتے ہوئے میرے پاس آیا، میں نے کہا: کیا بات ہے آج مسکرا رہے ہو؟ تو اس نے کہا: میں نے عجیب منظر دیکھا، رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے دیکھا، وہ ہر روز تین بار پکارتی ہے، آگاہ! جس نے مجھے جوڑا میں اسے (قیامت کے روز رحمت خداوندی سے) جوڑوں گی اور جس نے مجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گی، تو ہم نے اس رشتہ داری کو دیکھا تو اسے پندرہ باپوں میں پایا۔ الدیلمی عن انس

۶۹۵۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔ سمویہ، طبرانی عن عامر بن ربیعہ

۶۹۵۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داری سے فرمایا: میں نے تجھے اپنے (قدرت کے) ہاتھوں سے بنایا، اور تجھے اپنے نام سے جدا کیا: اور تیری جگہ اپنے (جوار رحمت کے) ساتھ جوڑ دی، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا جس نے تجھے قائم رکھا، اور اسے ضرور جدا کروں گا جس نے تجھے کاٹا، اور اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک تو راضی نہیں ہوتی۔ الحکیم عن ابن عباس

۶۹۵۴۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: رشتہ داری میری (رحمت کی) شاخ ہے: جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹ دوں گا۔ ابن عساکر عن عامر بن ربیعہ

۶۹۵۵۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں رحمٰن ہوں اور یہ رحم (رشتہ داری) ہے میں نے (اپنی رحمت سے) اس کی شاخ بنائی، جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے جدا کردوں گا، قیامت کے روز اس کی فصیح زبان ہوگی۔ الحکیم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۶۹۵۶۔۔۔ سب سے جلدی جس بھلائی کا ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے اور سب سے جلدی جس برائی کی سزا ملتی ہے وہ بغاوت ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کردیتی ہے۔ بیہقی عن مکحول مرسلاً

۶۹۵۷۔۔۔ جس بھلائی کا ثواب جلدی مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ کوئی گھر والے ہوں گے تو گنہگار لیکن صلہ رحمی کی وجہ سے ان کا مال بڑھ جائے گا اور ان کی تعداد دگنی ہوجائے گی۔ ابن جریر والخرائطی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط عن ابی سلمۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۵۸۔۔۔ جس نیکی کا جلد ثواب مل جاتا ہے وہ صلہ رحمی ہے یہاں تک کہ اس گھر والے (اگرچہ) گنہگار ہوں (پھر بھی) ان کے اموال بڑھتے اور ان کی تعداد میں صلہ رحمی کی وجہ سے اضافہ ہوتا ہے، جس گھر والے لوگ صلہ رحمی کرتے ہوں وہ محتاج نہیں ہوتے۔ ابن حبان عن ابی بکرۃ

۶۹۵۹۔۔۔ کیا تم اسے اپنی بھانجی یا بھتیجی کے لیے بکریاں چرانے کے لیے نہیں دے دیتا۔ طبرانی عن الھلالیۃ

انہوں نے نبی علیہ السلام سے عرض کی: کہ میں اپنی اس باندی کو آزاد کرنا چاہتی ہوں تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۶۰۔ اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے مونہوں میں راکھ ڈال رہے ہو اور جب تک اس حالت پر رہے تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مددگار رہے گا۔ مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں کے ساتھ رشتہ داری ہے میں جوڑتا ہوں تو وہ کاٹ دیتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی سے پیش آتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۶۱ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی قوم کا دفاع کرے جب تک گناہ نہ ہو۔ ابن ابی عاصم والحسن بن سفیان ومطین فی الوحدان والبغوی وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، بیہقی وابونعیم عن خالد بن عبداللہ بن حرملہ المدلجی

بغوی نے کہا مجھے ان کی اس کے علاوہ کوئی روایت معلوم نہیں، اور مجھے ان کا صحابی ہونا معلوم ہوتا ہے بعضوں نے کہا ہے کہ وہ تابعی ہیں اور یہ ان کی روایت کردہ حدیث مرسل ہے۔ ورواہ بیہقی عن خالد عن ابیہ

۶۹۶۲۔۔۔ جس عمل میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے اور اس کا ثواب بھی جلد مل جائے وہ صلہ رحمی ہے اور وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی (معاذ اللہ) نافرمانی کی جائے اور اس کی سزا بھی جلد مل جائے وہ بغاوت وسرکشی ہے اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران بنادیتی ہے۔

الخطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۶۳۔۔۔ صلہ رحمی مال میں اضافہ، گھر والوں میں باہمی محبت اور عمر میں طوالت کا سبب ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن سہل

۶۹۶۴ ... جو یہ چاہے کہ اس کی عمر بڑھ جائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ ابن عساکر عن علی

۶۹۶۵ ..... جسے اس بات سے خوشی ہو کہ اس کا رزق کشادہ ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو وہ صلہ رحمی کرے۔

بخاری، مسلم ابوداؤد عن انس، مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۶۶ ..... جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی کے دن لمبے ہوں اور اس کے رزق میں اضافہ ہو تو وہ رشتہ داری کو قائم رکھے۔

ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۶۷ ... جسے عمر میں طوالت اور رزق میں اضافہ کی خوشی چاہیے وہ صلہ رحمی کرے۔ مسند احمد سعید بن منصور عن ثوبان

۶۹۶۸ ..... جسے اس کی خوشی ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں اضافہ کرے اس کے رزق میں وسعت دے اور اسے بری موت سے بچائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور رشتہ داری کو قائم رکھے۔ مسند احمد وابن جریر وصححہ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، طبرانی فی الاوسط، حاکم وابن النجار عن علی

۶۹۶۹ ..... اگر تم ایسے ہی ہو جیسا تم نے کہا تو تم ان کے نتھنوں میں راکھ ٹھونس رہے ہو اور تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ان کے مقابلہ میں ایک مددگار رہے گا جب تک تم اسی حالت پر رہے۔ مسند احمد ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

ایک شخص نے نبی علیہ السلام سے عرض کی یا رسول اللہ! میری کچھ لوگوں سے رشتہ داری ہے میں صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ قطع رحمی کرتے ہیں آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۶۹۷۰ ... تورات میں لکھا ہے: جو یہ چاہے کہ اس کی زندگی لمبی اور اس کا رزق بڑھ جائے تو وہ صلہ رحمی کرے۔

طبرانی فی الکبیر، حاکم وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۶۹۷۱ ... جو یہ چاہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اس کے رزق میں اضافہ ہو اور اسے بری موت سے بچالیا جائے اور اس کی دعا قبول ہو تو وہ صلہ رحمی کرے۔

ابن جریر وصححہ عن علی

۶۹۷۲ ..... جو یہ چاہے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اس کے رزق میں وسعت ہو تو وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ ابن جریر عن انس

## قطع رحمی سے ڈراؤ

۶۹۷۳ ... ہر جمعرات کی رات لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں رشتہ داری ختم کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوتا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۷۴ ... رحمت کے فرشتے اس قوم میں نہیں اترتے جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن ابی اوفی

۶۹۷۵ ..... دو شخص ایسے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کی طرف بنظر رحمت نہیں دیکھیں گے ایک قطع رحمی کرنے والا اور دوسرا برا پڑوسی۔

فردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۶۹۷۶ ..... اللہ تعالیٰ نے جب (تمام) مخلوق کو پیدا کر لیا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی: کیا یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اس سے جوڑوں اور جو تجھے کاٹنے میں اسے جدا کروں؟ وہ بولی کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہی تیرے لیے ہے۔

بیہقی نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۶۹۷۷ ..... اللہ تعالیٰ نے آسمانوں وزمین کو پیدا کرنے سے پہلے لوح محفوظ میں لکھ رکھا ہے: میں رحمٰن رحیم ہوں، میں نے رحم رشتہ داری کو پیدا کیا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا سو جس نے اسے جوڑا میں اسے (اپنی رحمت سے) جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے (اپنی رحمت سے) جدا کردوں گا۔ طبرانی عن جابر

۶۹۷۸ ..... ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا موجود ہو۔ بخاری فی الادب المفرد عن ابن ابی اوفی

۶۹۷۹ ..... رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۶۹۸۰ ..... رحم عرش کے ساتھ چمٹی ہوئی شاخ ہے وہ کہے گی: جس نے مجھے جوڑا اللہ تعالیٰ اسے جوڑے، اور جس نے مجھے کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔

مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

۶۹۸۱ ..... رحم رحمٰن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے تجھے جوڑا میں اسے جوڑوں اور جس نے تجھے کاٹا میں اسے کاٹوں گا۔ بخاری، عن ابی ھریرة وعائشه رضی اللہ عنہا

۶۹۸۲ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں رحمٰن ہوں، میں نے رحم کو پیدا فرمایا اور اپنے نام سے اس کا نام نکالا ہے جس نے اسے جوڑا میں اسے جوڑوں گا اور جس نے اسے کاٹا میں اسے کاٹوں گا اور جس نے اسے توڑا میں اس کی گردن توڑ دوں گا۔

مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن عبدالرحمن بن عوف، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۸۳ ..... رحم ورشتہ داری کی ترازو کے پاس زبان ہوگی وہ کہے گی: اے میرے رب! جس نے مجھے کاٹا آپ اسے کاٹ دیجیے اور جس نے مجھے جوڑا آپ اسے جوڑ دیجیے! ۔ طبرانی عن بریدة

۶۹۸۴ ..... بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں، لیکن صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے جو اس وقت رشتہ داری کو جوڑے جب وہ کاٹ دی جائے۔

مسند احمد، بخاری، ابو داؤد ترمذی عن ابن عمرو

## صلہ رحمی بڑی عبادت ہے

۶۹۸۵ ..... کوئی عبادت صلہ رحمی سے بڑھ کر ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جائے، اور کوئی چیز بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر نہیں جس کی سزا جلد مل جائے، اور جھوٹی گواہی شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۸۶ ..... قطع رحمی، خیانت اور جھوٹ سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کا اس گناہ والے کو دنیا میں جلد عذاب بھی ہو جاتا ہے اور آخرت میں بھی جمع ہوتا ہے، اور صلہ رحمی سے بڑھ کر کوئی عبادت ایسی نہیں جس کا ثواب جلد مل جاتا ہو یہاں تک کہ کسی گھر والے اگر چہ فاجر و گنہگار ہوں پھر بھی ان کے اموال و اولاد میں کثرت ہوتی ہے صرف اس وجہ سے کہ وہ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۶۹۸۷ ..... جس نے قطع رحمی کی یا جھوٹی قسم پر حلف اٹھایا تو وہ اس کا وبال مرنے سے پہلے دیکھ لے گا۔

بخاری فی التاریخ عن القاسم بن عبدالرحمن، مرسلا

۶۹۸۸ ..... (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا جنت میں (دخول اولی کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ بیھقی ابو داؤد، ترمذی عن جبیر ابن مطعم

## الاکمال

۶۹۸۹ ..... میرے پاس جبرئیل مسکراتے ہوئے آئے، میں نے کہا تم کیوں ہنس رہے ہو؟ وہ بولے: رشتہ داری کو عرش کے ساتھ چمٹے ہوئے دیکھ کر، وہ اس شخص کے خلاف بددعا کر رہی تھی جس نے اسے کاٹا اور میں نے کہا: ان دونوں میں کتنا فاصلہ ہے؟ (یعنی صلہ رحمی اور قطع رحمی میں) وہ بولے: پانچ باپوں کا۔ ابونعیم عن ابی موسیٰ عن حبیب بن الضحاک الجمحی وضعف

۶۹۹۰ ..... رحم ورشتہ داری رحمٰن کی (صفت رحمت کی) شاخ ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھ پر ظلم ہوا، میرے ساتھ برا سلوک ہوا، مجھے کاٹا گیا، تو اس کا رب اسے جواب دے گا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اسے کاٹوں جو تجھے کاٹے اور اسے جوڑوں جو تجھے جوڑے؟ ابن حبان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۶۹۹۱..... انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کی شام اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوتے ہیں تو وہاں کسی قطع رحمی کرنے والے کا عمل قبول نہیں کیا جاتا۔

مسند احمد والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هریرة رضی الله عنه

۶۹۹۲..... جو رشتہ دار کسی رشتہ دار کے پاس آ کر مال مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ مال عطا کر دے گا اور (اگر) اس نے بخل سے کام لیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز جہنم سے ایک سانپ نکالیں گے جسے شجاع کہا جاتا ہے وہ زبان نکال رہا ہوگا اور پھر اس شخص سے چمٹ جائے گا۔

طبرانی فی الکبیر، طبرانی فی الاوسط عن جریر بن جریر عن رجل

تشریح:..... وعید برحق ہے دوسری طرف ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیے جو صرف رشتہ داروں سے مال بٹورنے کے خیال میں رہتے ہیں عموماً ناراضگیاں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں کہ لوگ مال لے کر بھول جاتے ہیں، جیسے مال آپ کو عزیز ہے ایسا ہی اس شخص کو بھی عزیز ہے جس سے آپ نے لیا ہے۔

۶۹۹۳..... ان لوگوں پر رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا (ہمیشہ سے) موجود ہو۔ ابن النجار عن ابن ابی اوفی

۶۹۹۴..... اے طلحہ! ہمارے دین میں قطع رحمی نہیں، لیکن میں یہ پسند کرتا ہوں کہ تیرے دین میں شک نہ ہو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی مسکین عن طلحة بن البراء

۶۹۹۵..... جنت میں (ہمیشہ) قطع رحمی کرنے والا داخل نہ ہوگا۔ طبرانی عن جبیر بن مطعم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

۶۹۹۶..... جس شخص کے پاس اس کا چچا زاد مال مانگنے آیا اور اس نے اس سے مال روک رکھا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک لیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده

تشریح:..... آج کل تو مال کجا، دعائیہ کلمات بھی منہ سے نہیں نکلتے۔

# حرف العین......عزلت وعلیحدگی

۶۹۹۷..... عزلت (میں) سلامتی ہے۔ فردوس عن ابی موسیٰ

تشریح:..... اس کا انحصار ہر شخص کی طبعی حالت پر ہے جس میں اسے خدشہ ہو کہ گناہ میں مبتلا ہو جائے گا اس سے بچے چاہے عزلت ہو یا مجلس۔

۶۹۹۸..... حکمت کے دس اجزاء ہیں ان میں سے نو عزلت میں اور ایک خاموشی میں ہے۔

ابن عدی فی الکامل وابن لال عن ابی هریرة رضی الله عنه

# عشق

جس نے عشق کیا اور پاکدامن رہا پھر مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن عائشه رضی الله عنها

تشریح:..... ہر چیز کا اپنا محل ہوتا ہے عشق کا محل فقط وہی چیز ہے جسے فائق کائنات نے قلبی راحت وسکون کا ذریعہ بنایا ہے اور وہ فقط صنف نازک ہے، بہت سے لوگوں کو شادی سے پہلے عشق ہوتا ہے وہ عشق نہیں ہوس وشہوت کی ایک قسم ہے اصل عشق شادی کے بعد شروع ہوتا ہے، باقی رہا اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں تو جہاں تک بندہ کی رائے ہے یہ بازاری لفظ ہے اسے خدا اور رسول کے لیے استعمال کرنا بہتر نہیں خدا اور رسول سے عقیدت وارفتگی انتہائی محبت اور اس سے ملتے جلتے بے شمار الفاظ ہیں، قرآن حدیث میں لفظ عشق خدا اور رسول کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ دیکھیں فطرتی ونفسیاتی باتیں مطبوعه نور محمد کراچی

۷۰۰۰..... جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اسی حالت میں مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔ خطیب عن ابن عباس

# الاکمال

۷۰۰۱...... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو پاکدامن رہتے ہیں جب ان کے پاس کوئی (عشق جیسی) مصیبت آتی ہے لوگوں نے عرض کی: کیسی مصیبت؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۰۰۲...... جس نے عشق کیا اور اسے پوشیدہ رکھا اور پاکدامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے۔

ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کیونکہ عاشق و معشوق ایک دوسرے کے لیے بے چین ہوتے ہیں فصل و فراق کی گھڑیاں بجلی بن کر گزرتی ہیں اور وصال کے بعد پاکدامن رہنا واقعی جان جوکھوں کا کام ہے، نکاح تک صبر سے کام لینا حقیقتاً بخشش حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

# عذر قبول کرنے کے ساتھ معافی

۷۰۰۳...... معافی اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔ ابن شاهین فی المعرفة عن حلیس بن زید

۷۰۰۴...... ایک دوسرے کو معاف کرتے رہا کرو تمہاری آپس کی نفرتیں ختم ہو جائیں گی۔ البزار عن ابن عمر

۷۰۰۵...... بے شک اللہ تعالیٰ خود بھی معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں۔

حاکم عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن عبداللہ بن جعفر

۷۰۰۶...... موسیٰ بن عمران (علیہ السلام) نے عرض کی: اے میرے رب! آپ کا کونسا بندہ آپ کے ہاں عزت مند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ جو قدرت کے باوجود معاف کردے۔ بیهقی عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ

۷۰۰۷...... جو قدرت کے باوجود معاف کردے اللہ تعالیٰ تنگی کے دن (یعنی قیامت کے روز) اسے معاف کردیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۷۰۰۸...... قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص منادی کرے گا، وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ہے، چنانچہ صرف وہ شخص کھڑا ہوگا جس نے اپنے بھائی کا گناہ معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن ابن عباس

۷۰۰۹...... جب لوگوں کو (محشر میں) کھڑا کیا جائے گا تو ایک شخص اعلان کرے گا: وہ شخص کھڑا ہو جائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے اور جنت میں داخل ہو جائے، پوچھنے والا پوچھے گا: وہ کون ہے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے؟ وہ شخص کہے گا: جو لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں چنانچہ فلاں فلاں اٹھیں گے جن کی تعداد ایک ہزار ہوگی اور بغیر حساب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن انس

۷۰۱۰...... اے ابن الاکوع! قدرت پانے کے بعد عفو و درگزر سے کام لیا کرو۔ بخاری عن سلمة بن الاکوع

آہ تاریخ ایسے لوگوں کا ذکر دہرا کر ہمیں اچنبھے میں ڈال دیتا ہے، یہ وہ صحابی تھے جو اتنی تیز رفتار سے دوڑتے تھے کہ عربی گھوڑا بھی ان سے آگے نہ نکل سکتا تھا۔

۷۰۱۱...... کیا تم میں سے کوئی ابو ضمضم جیسا ہونے سے بھی قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے پروردگار! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کردی۔ ابو داؤد و الضیاء عن انس

تشریح:...... ان کا نام معلوم نہ ہو سکا ابو عمر و اور ابن عبدالبر نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

تهذیب الاسماء و اللغات للنوی، ج ۲ ص ۲۴۴ طبع مصر

# الاکمال

۷۰۱۲..... معاف کرنا بندے کی عزت میں اضافہ کرتا ہے سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں عزت دیں گے اور تواضع بندے کی شان بڑھاتی ہے سو تواضع اختیار کرو اللہ تعالیٰ تمہیں بلندی عطا فرمائیں گے۔ ابن لال عن انس

۷۰۱۳..... جب قیامت کا روز ہوگا تو عرش کے نیچے سے ایک شخص اعلان کرے گا خلفاء میں سے معاف کرنے والے لوگ اچھی جزاء کی طرف ضرور کھڑے ہوں، لہٰذا وہی اٹھے گا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب، حاکم عن عمران بن حصین

۷۰۱۴..... جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک وادی میں جمع فرمائے گا، جہاں وہ ایک بلانے والے کی آواز سن سکیں گے اور (اس کی) آنکھ انہیں دیکھ سکے گی، (اتنے میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص اعلان کرے گا اور کہے گا: جس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی احسان ہے وہ شخص ضرور کھڑا ہو تو صرف وہی کھڑا ہوگا جس نے معاف کیا ہوگا۔ خطیب عن الحسن ،مرسلاً

۷۰۱۵..... جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک شخص اعلان کرے گا، لوگوں کو معاف کرنے والے کہاں ہیں؟ اپنے رب کی طرف آؤ، اور اپنا اجر وصول کرو، ہر مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب وہ معاف کر دے جنت میں داخل ہو۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس

۷۰۱۶..... جس رات مجھے سیر کرائی گئی میں نے کئی سیدھے محلات جنت پر جھکے ہوئے دیکھے، میں نے کہا: اے جبرئیل! یہ کس کے ہیں؟ تو جبرئیل نے کہا: غصہ پی جانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والوں کے لیے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

ابن لال و الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

## ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا چاہیے

۷۰۱۷..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تجھ پر ظلم ہو تو دوسرے کے لیے بددعا کرے گا کیونکہ اس نے تجھ پر ظلم کیا، اور دوسرا تمہارے لیے بددعا کرے گا کہ تم نے اس پر ظلم کیا، اگر تم چاہو تو میں تمہاری دعا اور تمہارے خلاف (اس کی) بددعا قبول کرلوں اور اگر چاہو میں تمہارا معاملہ آخرت کے دن تک مؤخر کروں اور تم دونوں کو میری معافی شامل ہو۔ حاکم فی تاریخہ عن انس، وفیہ ابن ابراھیم بن زید الاسلمی وھاہ ابن حبان

۷۰۱۸..... جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بلند عمارت بنائے اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کرے، تو وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے کو معاف کرے، اور جو اسے محروم کرے اسے دے، اور جو ناتا توڑے اس سے جوڑے اور جو اس کے ساتھ جہالت سے پیش آئے اس کے ساتھ حلم و بردباری کا معاملہ کرے۔ الخطیب و ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۱۹..... جس نے کسی مسلمان کی لغزش معافی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کرے گا۔ ابن حبان، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۰..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی دنیا میں لغزش معاف کی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی لغزش معاف کر دے گا۔

ابن النجار عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۲۱..... جس نے اپنے مسلمان بھائی سے معذرت طلب کی اور اس نے معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیں گے، اور جس نے اسے معاف نہ کیا اللہ تعالیٰ (بھی) اسے معاف نہ کریں گے اور اسے منہ کے بل جہنم میں پھینکیں گے۔ الدیلمی عن انس

۷۰۲۲..... جسے گالی دی گئی یا مارا گیا پھر اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرمائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کریں گے۔ ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

تشریح:..... البتہ مظلوم کو بدلہ لینے کا حق ہے یہ اس صورت میں ہے جب دل سے بھی بددعا نہ دے ورنہ بعض لوگ قدرت نہ ہونے کی وجہ سے خاموش ہوتے ہیں وہ اس ثواب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۲۳......جس نے باوجود قدرت کے معاف کردیا اللہ تعالیٰ پھسلن کے دن اسے معاف کریں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ مر برقم ۷۰۰۷

۷۰۲۴......قیامت کے روز عرش کے نیچے سے ایک شخص آواز دے گا: سنو وہ شخص کھڑا ہوجائے جس کا اجر اللہ تعالیٰ نے دینا ہے، چنانچہ وہی اٹھے گا جس نے اپنے بھائی کو معاف کیا ہوگا۔ حاکم عن علی

تشریح:......کام کتنا آسان اور اجر کتنا عظیم!

۷۰۲۵......کیا تم میں سے کوئی ابوضمضم جیسا ہونے سے قاصر ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں اپنی جان اور عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کرچکا۔ ابوداؤد، سعید بن منصور عن انس

۷۰۲۶......کیا تم میں سے کوئی ابوضمضم جیسا ہونے سے بھی عاجز ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی جان اور عزت آپ کو ہبہ کردی پھر وہ نہ گالی دینے والے کو گالی دیتا اور نہ ظلم کرنے والے پر ظلم کرتا اور نہ اس شخص کو مارتا جس نے اسے مارا ہوتا۔

ابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۷۰۲۷......تم میں سے کسی کو ابوفلاں جیسا ہونے سے کیا چیز روکتی ہے؟ وہ جب گھر سے نکلتا تو کہتا: اے اللہ! میں نے اپنی عزت آپ کے بندوں پر صدقہ کردی پھر اگر اسے کوئی گالی دیتا تو وہ گالی نہ دیتا۔ عبدالرزاق عن الحسن مرسلاً

۷۰۲۸......اگر تم اسے معاف کردیتے تو وہ اپنے اور مدمقابل کے گناہ کا ذمہ دار ہوجاتا۔ ابوداؤد، نسائی عن وائل بن حجر

## عذر قبول کرنا

۷۰۲۹......جس کے پاس اس کا بھائی بَری ہونے کے لئے آیا تو وہ اس کا عذر قبول کرلے اور جس نے ایسا نہ کیا وہ میرے حوض پر نہ آئے۔

حاکم عن ابی ھریرۃ

۷۰۳۰......جس نے اپنے بھائی سے معذرت کی اور اس نے قبول نہ کیا تو اس پر اتنا گناہ ہے جتنا ظلم کرنے والے کا۔ ابن ماجہ عن جودان

## الاکمال

۷۰۳۱......جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی نے کسی ایسے گناہ کی معذرت کی جو اس سے سرزد ہوگیا اور اس نے اس کا عذر قبول نہ کیا تو وہ کل (بروز قیامت) مرے حوض پر نہ آئے گا۔ ابوالشیخ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا

۷۰۳۲......جس نے حق یا باطل کی معذرت قبول نہ کی میرے حوض پر نہیں آئے گا۔ ابونعیم عن علی

## العقل......عقلمندی

۷۰۳۳......آدمی کا دین (اس کی عقل میں) ہے جسے عقل نہیں اس کا دین بھی (کامل) نہیں۔ ابوالشیخ فی الثواب ابن النجار عن جابر

تشریح:......دین تو مکمل وکامل ہے لیکن اس شخص کی معلومات کی حد تک پورا نہیں، جو لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی میں بہت سے ایسے افعال سرانجام دیتے ہیں جنہیں وہ دین سمجھ رہے ہوتے ہیں ان کا دین و عقل سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہوتا۔

فطرتی باتیں مطبوعہ نور محمد کراچی

۷۰۳۴......آدمی کا سہارا اس کی عقل ہے جس کی عقل نہیں اس کا دین بھی نہیں۔ بیہقی عن جابر

۷۰۳۵۔ آدمی کی شرافت اس کا دین ہے اور اس کی مروت وانسانیت عقل (میں) ہے اور حسب (خاندانی عزت) اس کے اخلاق ہیں۔
مسند احمد، حاکم، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۳۶۔ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کو گھٹیا جانا اور موت کے بعد (والی زندگی) کے لیے عمل کیا اور کمزور وہ ہے جس نے اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے دوڑایا اور اللہ تعالیٰ سے تمنا کرنے لگا۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن شداد بن اوس

تشریح: یعنی کرتوت اپنے غلط تھے اور دل میں یہ تمنا لے رکھی تھی کہ اللہ تعالیٰ بڑے غفور رحیم ہیں۔

۷۰۳۷۔ آدمی نے عقل جیسی کوئی چیز نہیں کمائی جو اپنے مالک کو سیدھی راہ دکھاتی ہے یا غلط چیز سے روکتی ہے۔ بیهقی عن عمر

۷۰۳۸۔ عقلمند وہ ہے جو موت کے بعد کے لیے عمل کرے، اور خالی وہ ہے جو دین (داری) سے عاری ہو، اے اللہ! زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔
بیهقی عن انس رضی الله عنه

۷۰۳۹۔ اللہ تعالیٰ نے تعداد میں عقل سے کم کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی، اور عقل زمین میں سرخ سونے سے (بھی) کم ہے۔
الرویانی وابن عساکر عن معاذ رضی الله عنه

## گناہ کرنے سے عقل کم ہو جاتی ہے

۷۰۴۰۔ اے انسان! اپنے رب کی اطاعت کر تیرا نام عقلمند پڑ جائے گا اور اس کی نافرمانی نہ کر (ورنہ) تیرا نام جاہل پڑ جائے گا۔
الحلية عن ابی هريرة رضی الله عنه وابی سعيد

۷۰۴۱۔ وہ شخص کامیاب ہو گیا جسے عقل وسمجھ دی گئی۔ بخاری فی التاریخ عن قرة بن هیرة

۷۰۴۲۔ یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جسے عقل سے نوازا گیا۔ بیهقی عن قرة بن هبيرة

۷۰۴۳۔ اللہ تعالیٰ اس مؤمن کو ناپسند کرتے ہیں جس میں عقل نہ ہو۔ عقیلی فی الضعفاء عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۰۴۴۔ میں اللہ تعالیٰ (کی اس بات) پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ عقلمند کو ٹھوکر لگنے کے بعد اٹھا لیتے ہیں پھر وہ لغزش کرتا ہے پھر اٹھا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس کا راستہ جنت کی طرف کر دیتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس

۷۰۴۵۔ کام کو تدبیر سے کرو، اگر اسکا انجام بہتر نظر آئے تو کرتے رہو اور اگر گمراہی دیکھو تو ہاتھ روک لو۔
عبدالرزاق، ابن عدی فی الکامل بیهقی عن انس رضی الله عنه

۷۰۴۶۔ کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے اور دنیا کے کام میں عقل نقصان دہ (ثابت ہوتی) ہے اور دین کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔
ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

تشریح: اور جب عقل کو دنیاوی کاموں میں بھی دین کے تابع بنا کر استعمال کیا جائے تب بھی نقصان دہ ثابت نہیں ہوتی۔

## الاکمال

۷۰۴۷۔ دین کا ستون اور اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی مغفرت، یقین اور نفع پہنچانے والی عقل ہے کسی نے پوچھا عقل نافع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی طمع کرنا۔ الدیلمی عن عائشه

۷۰۴۸۔ بے وقوف شخص (بعض دفعہ) اپنی حماقت کی وجہ سے گنہگار شخص کے بڑے گناہوں تک پہنچ جاتا ہے، لوگوں کو ان کی عقل کے بقدر قرب تک پہنچایا جاتا ہے۔ الحکیم عن انس

۷۰۴۹۔ آدمی مسجد جا کر نماز پڑھتا ہے اور اس کی نماز مچھر پر کے برابر بھی نہیں ہوتی، اور (بعض دفعہ) آدمی مسجد کی طرف آتا ہے اور (وہاں)

نماز پڑھتا ہے اس کی نماز احد پہاڑ کے برابر ہوتی ہے، جب ان میں سے عقل میں اچھا ہو، کسی نے کہا: کیسے ان میں سے عقل میں اچھا ہو؟ آپ نے فرمایا: جوان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچنے والا اور نیکی کے کاموں میں حرص کرنے والا ہو اگرچہ دوسرے سے عمل وعبادت میں کم ہو۔ الحکیم عن ابی حمید الساعدی

٧٠٥٠..... آدمی روزہ رکھتا، نماز پڑھتا اور حج وعمرہ کرتا ہے جب قیامت کا دن ہوگا تو اسے عقل کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔

خطیب وضعفه عن ابن عمر رضی اللہ عنه

٧٠٥١..... اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا، کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے، ان کی حد درجہ یہی کوشش ہوتی تھی کہ وہ نیکی کے کاموں میں دوسروں سے آگے رہیں اور دنیا کی زینت اور فضول چیزیں ان کے ہاں بے وقعت تھیں۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن البراء

٧٠٥٢..... لوگ نیکی کے کام (تو) کرتے ہیں جبکہ انہیں بدلہ عقلوں کے لحاظ سے دیا جائے گا۔

ابوالشیخ عن معاویة عن معاویه بن قرة عن ابیه

٧٠٥٣..... بابرکت ہے وہ ذات جس نے عقل کو اپنے بندوں میں مختلف (انداز) سے تقسیم کیا ہے، دو آدمیوں کا عمل، روزہ اور نماز برابر ہوتی ہے لیکن عقل میں دونوں مختلف ہوتے ہیں جیسے کسی کے پہلو میں ایک ذرہ، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں یقین اور عقل سے بڑھ کر کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔

الحکیم عن طاؤس، مرسلاً

٧٠٥٤..... دین داری کے بعد عقل کی بنیاد لوگوں کے ساتھ محبت سے پیش آنا ہے اور ہر اچھے برے شخص سے بھلائی کا معاملہ کرنا۔ بیھقی عن علی

تشریح:..... جو لوگ دوسروں سے بھلائی اور خیر خواہی کرنے میں درجہ بندی سے کام لیتے ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جاتا ہے لیکن انہیں اس کا احساس نہیں ہوتا۔ فطرتی باتیں

٧٠٥٥..... کبھی کبھار دو شخص مسجد کا رخ کرتے ہیں ان میں سے ایک (نماز پڑھ کر) لوٹ آتا ہے تو اس کی نماز دوسرے سے افضل ہوتی ہے جب یہ عقل میں اس سے اچھا ہو، اور دوسرا واپس ہوتا ہے جبکہ اس کی نماز ذرہ برابر بھی (حیثیت کی حامل) نہیں ہوتی۔

طبرانی فی الکبیر، ابن عساکر عن ابی ایوب

٧٠٥٦..... کم توفیق والا زیادہ عقل والے سے بہتر ہے، اور عقل دنیا کے کاموں میں نقصان دہ اور دنیا کے معاملہ میں خوشی کا باعث ہے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

٧٠٥٧..... اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: چہرہ ادھر کر، تو اس نے چہرہ ادھر کر دیا پھر فرمایا: پیٹھ پھیر، تو اس نے پیٹھ پھیر دی، پھر فرمایا بیٹھ جا، وہ بیٹھ گئی پھر فرمایا بول، تو وہ بولنے لگی پھر فرمایا: خاموش ہو جا، تو وہ خاموش ہوگئی، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تجھ سے زیادہ پسندیدہ اور عزت والی مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں پہچانا جاؤں گا، میری تعریف کی جائے گی، میری اطاعت کی جائے گی، تیری وجہ سے میں (لوگوں سے ان کے اعمال اور صدقات) لوں گا اور تیری وجہ انہیں عطا کروں گا اور تیری وجہ سے ان پر عتاب کروں گا اور تیری وجہ سے ثواب ہے اور تجھ پر عذاب ہے اور صبر سے بڑھ کر میں نے کسی چیز سے تیری عزت نہیں کی۔

الحکیم عن الحسن، قال حدثنی عدة من الصحابه، الحکیم عن الاوزاعی، معضلاً

تشریح:..... امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص جنگل میں رہتا ہو اور اسے توحید نہیں پہنچی پھر بھی عقل کی وجہ سے مجرم ہوگا۔

٧٠٥٨..... اللہ تعالیٰ نے جب عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی اور فرمایا ادھر مڑ، تو وہ مڑ گئی پھر فرمایا: مجھے اپنی عزت کی قسم میں نے تجھ سے پسندیدہ مخلوق پیدا نہیں فرمائی، تیری وجہ سے میں لوں گا اور تیری وجہ سے دوں گا، تیری وجہ سے ثواب اور تجھ پر عذاب ہے۔

طبرانی عن ابی امامة

تشریح:..... مجنوں اور نیم پاگل لوگ ثواب عذاب سے مستثنیٰ ہیں۔

۷۰۵۹..... تمہیں کسی آدمی کا اسلام قبول کرنا تعجب میں نہ ڈالے یہاں تک کہ یہ معلوم کرلو کہ اس کی عقل کی گرہ (کتنی) ہے۔
عقیلی فی الضعفاء، وقال منکر، ابن عدی فی الکامل، بیھقی و ضعفه عن ابن عمرو

۷۰۶۰..... کسی شخص کے مسلمان ہونے سے خوش نہ ہو بلکہ اس کی عقل کی حد معلوم کرو۔ الحکیم عن ابن عمر

۷۰۶۱..... اے علی! جب لوگ نیکی کے مختلف کاموں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کریں تو تم عقل کے مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو، تم ان سے درجات اور قربت میں، دنیا میں لوگوں کے ہاں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے ہاں آگے نکل جاؤ گے۔ حلیة الاولیاء عن علی

تشریح:..... یعنی دنیا میں تمہاری مقبولیت ہوگی اور آخرت میں مخصوص طبقہ میں شمار ہوگے۔

۷۰۶۲..... اے علی! لوگوں کی دو قسمیں ہیں، ایک عقلمند جو در گزر کے لیے صلح کرتا ہے اور جاہل جو سزا کے لیے صلح کرتا ہے۔ ابن عساکر عن علی فرماتے ہیں جب نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا۔

۷۰۶۳..... جنت کے سو درجات ہیں (جن میں سے) ننانوے (۹۹) عقلمندوں کے لیے ہیں اور ایک درجہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لیے ہے۔
حلیة الاولیاء عن عمر

تشریح:..... جنت کے دروازے آٹھ ہیں طبقات بھی آٹھ ہیں، پھر ہر طبقہ میں اہل ایمان کے مراتب سے مختلف درجات ہیں، اس لیے کسی جنتی کا کسی مقام پر ہونا اس کے مقام و مرتبہ میں کمی کا باعث نہ ہوگا، بلکہ ہر شخص کی اپنی جدا دنیا ہوگی، جس میں غیر کی آمدورفت نہ ہوگی۔

# حرف الغین...... غیرت کا بیان

۷۰۶۴..... اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اس وجہ سے اس نے ظاہری باطنی فحش چیزیں حرام قرار دی ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح و تعریف پسند نہیں، اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو عذر (قبول کرنا) پسند نہیں اس بنا پر اس نے کتاب ہر دور میں نازل کی اور (کئی) رسول بھیجے۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی عن ابن مسعود

تشریح:..... تا کہ کوئی عذر کرنا چاہے تو اس کے لیے گنجائش ہو، یہ کوئی نہ کہے کہ ہمیں تو پتہ بھی نہیں تھا۔

۷۰۶۵..... غیرت ایمان کا حصہ ہے اور بے غیرتی نفاق کا جز ہے۔ بیھقی فی السنن عن زید بن اسلم

تشریح:..... لفظ مذاء کا مفہوم ذاتی یہ ہے کہ جو شخص اس بات کی پروا نہ کرتا ہو کہ اس کی بیوی کے پاس کس کس کی آمدورفت رہتی ہے جسے بالفاظ دیگر دیوث کہتے ہیں۔ لغات الحدیث ج ۳

۷۰۶۶..... بعض غیرت کی باتیں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، اور بعض تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بعض ناپسند، رہی وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت کرنا ہے اور وہ غیرت جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں وہ غیرت ہے جو شک و تہمت میں نہ ہو اور وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ مرد کا قتال میں اترا کر چلنا ہے اور متکبرانا چال جو صدقہ کے وقت ہو، رہا وہ تکبر جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں آدمی کا بغاوت و فخر پر تکبر کرنا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن حبان عن جابر بن عتیک

تشریح:..... قتال میں مجاہد کا تکبر اپنی ذات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتا ہے صدقہ میں تکبر انسان کو پچھتاوے سے باز رکھتا ہے۔

۷۰۶۷..... بعض غیرت کے کام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں اور بعض ناپسند، شک و تہمت (والے معاملہ) میں غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور شک و تہمت کے علاوہ میں غیرت ناپسند ہے۔ ابن ماجه عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

۷۰۶۸..... غیرت ایمان کا جزء اور بے غیرتی نفاق کا حصہ ہے۔ البزار، بیھقی عن ابی سعید

۷۰۶۹..... دو غیرتیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند اور دوسری ناپسند ہے اور دو متکبرانہ چالیں ہیں ان میں سے ایک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور دوسری ناپسند، شک و تہمت (والے مقام) کی غیرت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور بغیر شک اور تہمت والی غیرت ناپسند ہے وہ اتراہٹ اللہ تعالیٰ کو پسند

ہے جو آدمی صدقہ دیتے وقت کرے، اور تکبر کی وجہ سے اترانا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن عقبۃ بن عامر

۷۰۷۰.....اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے انتہائی غیرت مند شخص کو پسند کرتے ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن علی

تشریح:.......یعنی خصوصی محبت اور برتاؤ والا معاملہ فرماتے ہیں۔

۷۰۷۱.....اللہ تعالیٰ مسلمان کے لیے غیرت کھاتے ہیں مسلمان کو بھی غیرت کرنی چاہیے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن مسعود

یعنی کسی وقت مسلمان کی بے عزتی اور سبکی ہو رہی ہو یا وہ لاچار و بے مددگار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتے ہیں، مسلمان کو بھی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے غیرت کرے۔

## مسلمان کے حرام کرنے سے اللہ کو غیرت آتی ہے

۷۰۷۲.....اللہ تعالیٰ غیرت کرتے ہیں اور مؤمن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ مؤمن وہ کام کرے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے۔ بیھقی، ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۷۳.....اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی غیرت والا نہیں۔ مسند احمد، بیھقی عن اسماء بنت ابی بکر

## الاکمال

۷۰۷۴.....اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جس کے گھر میں کوئی (غیر) آتا ہے اور وہ (اس سے) لڑتا نہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۵.....اللہ تعالیٰ قیامت کے روز بے غیرت کی فرض عبادت قبول کریں گے اور نہ نفلی، لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! بے غیرت سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس کی اہلیہ کے پاس (نامحرم) مرد آتے ہیں۔

بخاری فی التاریخ والخرائطی فی مساوی الاخلاق، طبرانی فی الکبیر وابونعیم، بیھقی وابن عساکر عن مالک بن احیمر الجذامی

۷۰۷۶.....میں (بھی) غیرت مند ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے غیرت مند (بندے) کو پسند کرتے ہیں۔ الدیلمی عن علی

۷۰۷۷.....میں سعد سے زیادہ غیرتمند ہوں، اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت والے ہیں اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی عذر (قبول کرنے) کو پسند نہیں کرتا، اسی وجہ سے اس نے رسول بھیجے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی مدح (سننے) کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اسی بنا پر جنت کا وعدہ کیا ہے۔ حاکم عن المغیرۃ بن شعبۃ

۷۰۷۸.....اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فحش (باتیں اور چیزیں) کو حرام قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو مدح پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی مدح کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کوئی عذر کو پسند نہیں کرتا اسی وجہ سے وہ اپنی مخلوق کی معذرت قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو حمد پسند نہیں اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف کی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۷۰۷۹.....اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں اسی وجہ سے اس نے فواحش چاہے پوشیدہ ہوں یا ظاہر حرام قرار دیے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت ابی بکر

## حرف القاف......قناعت اور سوء ظن کی وجہ سے لوگوں سے بے پرواہی

۷۰۸۰.....قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ القضاعی عن انس

۷۰۸۱.....اے انسان! تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو ایسی چیز طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش بنا دے، اے انسان تو تھوڑے پر

قناعت نہیں کرتا، اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے، اے انسان! جب تو اس طرح صبح کرے کہ تیرے بدن میں عافیت ہو، تیرے گھر میں امن ہو اور تیرے پاس ایک دن کا کھانا ہو تو دنیا پر مٹی یعنی تف ہے۔ابن عدی فی الکامل بیھقی عن ابن عمر

تشریح:......اللہ تعالیٰ داتا ہیں وہ خوب جانتے ہیں کس کو کتنا دینا ہے کون سرکش ہوگا اور کون فرمانبردار، سلیمان ومحمد ﷺ کو دنیا کی بادشاہت دی لیکن عجز وانکساری کے پیکر تھے، فرعون وشداد کو چند حیلوں سے حکومت ملی تو لگے سرکشی کرنے۔

۷۰۸۲...... جب تو اپنے گھر میں امن سے ہو تیرے بدن میں عافیت ہو اور تیرے پاس تیرے اس روز کا کھانا ہو تو دنیا پر خاک پڑے۔
بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۸۳......جو تم میں سے اپنے گھر امن سے ہو اس کے بدن میں عافیت ہو اس کے پاس اس روز کا کھانا موجود ہو تو گویا اس کے پاس پوری دنیا سمٹ کر آگئی۔بخاری فی الادب المفرد، ترمذی عن عبیداللہ بن محصن

۷۰۸۴......تم میں سے اللہ تعالیٰ کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جس کا کھانا کم اور بدن ہلکا ہو۔فردوس عن ابن عباس

۷۰۸۵...... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہیں تو اس کا دل غنی کر دیتے اور اس کا دل متقی بنا دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو کسی برائی سے دوچار کرنا چاہیں تو محتاجی کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔الحکیم، فردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۸۶...... جب سخت بھوک لگے تو ایک چپاتی کھالو اور صاف پانی کا ایک گھونٹ پی لو، اور کہو دنیا اور دنیا والوں پر مار پڑے۔
بیھقی، ابن عدی فی الکامل عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۸۸......میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں (اس لیے) نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور نہ ان سے (ضرورت کا سامان) روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔ابن شاھین عن الجذع

تشریح:......یعنی انہیں اعتدال کی روزی عطا کی گئی ہے۔

## روزی کم ہونا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہیں ہے

۷۰۸۹......اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو پسند کرتے ہیں تو اس کا رزق (قابل) کفایت کرتے دیتے ہیں۔ابو الشیخ عن علی

۷۰۹۰......اللہ تعالیٰ بندے کو جو (مال) عطا کرتا ہے اس میں اسے آزماتا ہے پھر اگر وہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جائے تو اسے برکت دی جاتی ہے اور (تھوڑے مال میں بھی) اسے وسعت دیتے ہیں، اور اگر راضی نہ ہو تو اسے برکت نہیں دی جاتی اور جتنا (کسی کی قسمت میں) لکھا ہوتا ہے اس پر زیادہ نہیں کرتے۔مسند احمد وابن قانع بیھقی عن رجل من بنی سلیم

۷۰۹۱......اللہ تعالیٰ کو وہ نادار شخص پسند ہے جو (باوجود) عیالدار (ہونے کے بھی) سوال سے بچنے والا ہو۔ابن ماجہ عن عمران

۷۰۹۲......پرندہ صبح کی وقت اپنے رب کی تسبیح کرتا ہے اور اپنے اس روز کی روزی مانگتا ہے۔خطیب عن علی

۷۰۹۳......(فلاں) گھر والے (ایسے ہیں) ان کا کھانا (تو) کم ہے (مگر) ان کے گھر منور ہیں۔طبرانی فی الاوسط عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۹۴......(اے عائشہ!) اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہونی چاہیے جتنا ایک سوار کا توشہ ہوتا ہے اور مالدار لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے بچنا اور کوئی کپڑا پرانا (سمجھ کر) نہ اتارنا یہاں تک کہ اس میں پیوند لگا چکو۔ترمذی، حاکم عن عائشۃ

۷۰۹۵......میری امت کے بہترین لوگ قناعت پسند ہیں اور برے لوگ لالچ کرنے والے ہیں۔القضاعی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۰۹۶......بہترین رزق وہ ہے جو دن بدن کافی ہو۔ابن عدی فی الکامل، فردوس عن انس

۷۰۹۷......بہترین رزق وہ ہے (حسب ضرورت) کافی ہو۔مسند احمد فی الزھد عن زیاد بن جبیر مرسلاً

۷۰۹۸......خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو مسلمان ہو اور اس کی (گزر اوقات کی) زندگی (میں قابل کفایت رزق) ہو۔
الرازی فی مشیخۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۷۰۹۹..... خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جو رات کو حج کرنے والا اور صبح کو غازی تھا، (وہ ایسا) آدمی ہے جس کا حال (لوگوں سے) پوشیدہ ہے عیالدار ہے سوال سے بچتا ہے دنیا کی تھوڑی چیزوں پر قناعت کرتا ہے، لوگوں کے پاس ہنستے ہوئے آتا ہے اور ہنستے ہوئے واپس جاتا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں حج اور غزوہ کرنے والے ہیں۔

فردوس عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۰۰..... خوشخبری ہے اس شخص کے لیے جسے اللہ تعالیٰ نے کفایت (کا رزق) دیا پھر وہ (اسی پر) صبر کرتا ہے۔

طبرانی فی الکبیر، فردوس عن عبداللہ بن حنطب

۷۱۰۱..... اس شخص کے لیے خوشخبری ہے جسے اسلام کی ہدایت ملی اور اس کی زندگی قابل کفایت ہے اور وہ اس پر قانع ہے۔

ترمذی، ابن حبان، حاکم عن فضالۃ بن عبید

۷۱۰۲..... قناعت کو اختیار کرو کیونکہ یہ ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۱۰۳..... وہ شخص کامیاب ہو گیا جس نے اسلام قبول کیا، اور اسے قابل کفایت رزق دیا گیا، اور جو (مال) اللہ تعالیٰ نے اسے دیا، اس پر قناعت کی توفیق بخشی۔ مسند احمد، مسلم ترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۷۱۰۴..... وہ تھوڑا (مال) جس پر تم شکر کرو اس سے زیادہ بہتر ہے جس کی تم میں طاقت نہ ہو۔

البغوی والباوردی وابن قانع وابن السکن وابن شاھین عن ابی امامہ عن ثعلبۃ بن حاطب

۷۱۰۵..... مجھے اپنے بھائی موسیٰ سے بے رغبتی نہیں، کیا تم میرے لیے موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسا چبوترا بنانا چاہتے ہو؟

صب عن عبادۃ بن الصامت

تشریح:..... یعنی موسیٰ علیہ السلام کے لیے جو چبوترا بنایا گیا تھا اس کی نوعیت وضرورت جدا تھی مجھے چونکہ اس کی ضرورت نہیں تو کوئی یہ نہ سمجھے کہ مجھے اپنے بھائی موسیٰ علیہ السلام کے فعل سے اعراض اور ان کی ذات پر اعتراض ہے بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ مسجد میں گفتگو کے لیے بیٹھ جائیں گے اور ہر مسجد میں ایسے چبوترے بننے شروع ہو جائیں گے۔

۷۱۰۶..... مجھے، موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترے جیسے چبوترے کی ضرورت نہیں۔ بیھقی عن سالم بن عطیۃ

۷۱۰۷..... ان چیزوں کے علاوہ انسان کو (زائد از ضرورت) کسی چیز کا حق حاصل نہیں، رہنے کے لیے گھر، بدن ڈھانپنے کے لیے کپڑا، روٹی کا ٹکڑا (جو سخت ہو) اور پانی۔ ترمذی، حاکم عن عثمان

۷۱۰۸..... تین (نعمتوں) کا بندے سے حساب نہ ہوگا، سرکنڈوں سے بنے گھر کا سایہ، جس سے وہ سایہ حاصل کرے اتنا روٹی کا ٹکڑا جس اپنی کمر سیدھی کر سکے، اور اتنا کپڑا جس سے اپنا ستر چھپا سکے۔ مسند احمد فی الزھد، بیھقی عن الحسن مرسلاً

۷۱۰۹..... مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں کسی چیز سے اپنی بھوک دور کرلوں۔ ابن المبارک عن الاوزاعی معضلاً

تشریح:..... یعنی جو کچھ حلال اور طیب کھانے کے لیے مل جائے۔

۷۱۱۰..... جو چیز تہبند، دیوار کے سائے اور پانی کے گھونٹ سے بڑھ کر ہو تو زائد (از ضرورت) ہے قیامت کے روز بندے سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۷۱۱۱..... تھوڑی چیز جو کافی ہو اس سے بہتر ہے جو (ہو تو) زائد ہو (لیکن) غفلت میں ڈال دے۔ ابویعلی عن الضیاء عن ابی سعید

۷۱۱۲..... جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے تھوڑے عمل پر راضی ہو جائیں گے۔ بیھقی عن علی

۷۱۱۳..... ایک سال کی خوراک دین کے لیے بہترین معاون ہے۔ فردوس عن معاویہ بن حیدہ مر برقم ۶۳۳۵،

۷۱۱۴..... اے اللہ! کے بندو! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، عن انس

۷۱۱۵..... قیامت کے روز فقیر و مالدار چاہے گا کہ اسے صرف اتنی دنیا ملتی جس سے اس کی روزی حاصل ہو جاتی۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن انس

۷۱۱۶..... اے اللہ! محمد (ﷺ) کی اولاد کا رزق گزر بسر کا بنادے۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

# الاکمال

۷۱۱۷..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اپنی تقسیم پر راضی کر دیتے ہیں اور اس میں اسے برکت دیتے ہیں۔
الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۱۸..... جب تم میں سے کوئی اپنے سے اعلیٰ شخص کو دیکھے جو مال اور جسم میں افضل ہے تو سے چاہیے کہ اسے دیکھ لے جو مال اور بدن میں اس سے کم درجہ کا ہے۔ هناد، بيهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۱۹..... جب تم میں سے کوئی مال اور پیدائش میں اپنے سے برتر کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے سے کم تر کو دیکھ لے جس پر اسے فضیلت حاصل ہے۔
مسند احمد، بخاری، مسلم، عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۲۰..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے دل میں غنا اور تقویٰ (لاپرواہی) پیدا فرما دیتے ہیں اور جب کسی بندے کو برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو فقر و فاقہ کو اس کا نصب العین بنا دیتے ہیں۔ الحکیم و الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۲۱..... اللہ تعالیٰ بندے کو رزق میں (تنگی کر کے) آزماتا ہے تا کہ دیکھیں وہ کیا کرتا ہے؟ پھر اگر وہ راضی ہو جائے تو اسے اس (مال) میں برکت دی جاتی ہے اور اگر راضی نہ ہو تو برکت نہیں دی جاتی۔ الديلمی عن عبدالله بن الشخير

تشریح:..... اللہ تعالیٰ کو پہلے سے علم ہوتا ہے صرف اس بندے پر اس کی حماقت کا اظہار کرنا ہوتا ہے کہ یہ اس کے اپنے عمل کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کسی پر تاگے برابر بھی ظلم نہیں کرتا ہے۔

# گھر کا سامان مختصر ہونا چاہئے

۷۱۲۲..... بستر تو ایک خاوند کے لیے ہونا چاہیے اور ایک بیوی کے لیے اور ایک مہمان کے لیے (اور ضرورت سے زائد) بستر شیطان کے لیے ہوگا۔
الهيثم بن كليب سعيد بن منصور عن ثوبان

۷۱۲۳..... تم میں سے کسی کے لیے اتنا کافی ہے جس پر اس کا دل قناعت کر سکے، انجام کار اسے چار گز ایک بالشت جگہ میں جانا ہے پھر معاملہ اپنے انجام کو پہنچ جائے گا۔ ابن لال فی مكارم الاخلاق عن ابن مسعود

تشریح:..... یعنی قبر میں جانا ہے اور پھر آخرت میں جمع ہونا ہے۔

۷۱۲۴..... اے ابو عبیدہ اگر اللہ تعالیٰ تمہاری عمر میں اضافہ کرے تو تمہارے لیے تین خادم کافی ہیں، ایک خادم جو تمہاری خدمت کرے، دوسرا جو تمہارے ساتھ سفر کرے، اور تیسرا جو تمہارے گھر والوں کے کام کرے، اور ان کے پاس آئے، اور تین جانور کافی ہیں ایک جانور تمہارے پاؤں کے لیے، ایک جانور تمہارے بوجھ کے لیے، اور ایک جانور تمہارے غلام کے لیے، تم میں سے مجھے زیادہ محبوب اور میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھے اسی حالت پر ملے جس حالت میں وہ مجھ سے جدا ہوا۔ مسند احمد، ابن عساكر عن ابی عبيدة بن الجراح، وقال: ابن عساكر، منقطع

۷۱۲۵..... تمہارے لئے (تین) جانور کافی ہیں، ایک تمہاری باربرداری کے لیے، ایک تمہاری سواری کے لیے اور ایک تمہارے غلام کے لیے۔
الديلمی عن ابی عبيدة

۷۱۲۶..... بہترین مؤمن قناعت کرنے والا ہے اور (جس کا حال) برا ہے جو لالچ کرنے والا ہے۔ الديلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۱۲۷..... (تین بستر کافی ہیں) ایک بستر مرد کا ایک اس کی بیوی کا ایک (فالتو) مہمان کے لیے (اس سے زائد) بستر شیطان کا ہے۔
مسند احمد، ابو داؤد، نسائی، مسلم، ابو عوانه ابن حبان عن جابر، مر برقم، ۷۱۲۴

۷۱۲۸.....اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بندوں نے اپنے لیے کم کھانے کا لحاظ جو بنایا ہے اس سے بڑھ کر میرے نزدیک انتہائی درجہ کو پہنچنے والا نہیں۔
الدیلمی عن ابن عباس

تشریح:.....یعنی کم کھانے کی قدرومنزلت میرے پاس ہے۔

۷۱۲۹.....بنی اسرائیل میں ایک بکری کا بچہ تھا، جسے اس کی ماں دودھ پلاتی تھی اس کا دودھ ختم ہوگیا تو اس نے (دوسری) بکریوں کا دودھ پینا شروع کردیا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی، کہ اس کی مثال ایسے ہے جیسے قوم ایک جو تمہارے بعد آئے گی، ان میں سے ایک آدمی اتنا دیا جائے گا جو پوری قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا، پھر بھی وہ (لینے سے) سیراب نہ ہوگا۔ابن شاهين وابن عساكر عن ابن عمر

۷۱۳۰.....بنی اسرائیل میں ایک بکروٹا تھا جو اپنی ماں کا دودھ پیتا تھا جب دودھ ختم ہوگیا تو تمام بکریوں کا دودھ پینے لگا پھر بھی وہ سیر نہ ہوا، اس کی اطلاع ان کے نبی کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا: اس کی مثال اس قوم جیسی ہے جو تمہارے بعد آئے گی ان میں ایک شخص کو اتنا دیا جائے گا جو ایک قوم اور قبیلہ کے لیے کافی ہوگا پھر بھی وہ سیراب نہ ہوگا۔طبرانی عن ابن عمر

۷۱۳۱.....انسان کی ہر زائد چیز جو روٹی کے ٹکڑے، اور ستر ڈھانپنے کے کپڑے اور (سر) چھپانے کے گھر سے فالتو ہوگی اس کا قیامت کے روز بندے سے حساب ہوگا۔ابو نعیم فی المعرفة عن عثمان

۷۱۳۲.....ہر وہ چیز جو اس اناج، ٹھنڈے پانی اور سایہ دار گھر سے زائد ہو، اس میں انسان کا کوئی حق نہیں۔طبرانی عن عثمان

۷۱۳۳.....ہر وہ چیز جو روٹی، پانی کے گھونٹ اور دیوار و درخت کے سایہ سے زائد ہو اس کا قیامت کے روز بندہ سے حساب لیا جائے گا۔
الديلمي عن ابن عباس رضي الله عنه

۷۱۳۴.....قیامت کے روز ہر شخص اس بات کی تمنا کرے گا کہ وہ دنیا میں گزر بسر کی خوراک کھاتا۔الخطیب عن ابن مسعود

۷۱۳۵.....میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے میری امت (میں اعمال کے لحاظ) سے گھٹیا لوگ وہ ہیں جو کھاتے ہیں تو سیر نہیں ہوتے اور جب (مال) جمع کرتے ہیں تو (ان کا دل نہیں بھرتا) مالدار نہیں ہوتے۔تمام فی جزء من حدیثه عن علی

تشریح:.....یعنی ان کی مثال قیف جیسی ہے جس کا منہ کھلا ہوتا ہے اور نیچے سوراخ ہوتا ہے ان لوگوں کا بھی یہی حال ہے۔

۷۱۳۶.....تم میں سے زیادہ مددگار وہ شخص ہے جب اسے اتنا حلال مل جائے جس سے وہ اپنی بھوک روک سکے۔طبرانی عن سمرة

۷۱۳۷.....انسان نے پیٹ سے بڑھ کر کسی برے برتن کو نہیں بھرا، اے انسان! تیرے لیے وہ چند لقمے جن سے تو اپنی کمر سیدھی کرے، کافی ہیں، اور اگر (اس سے زائد) ضروری ہوں تو ایک تہائی کھانا، ایک تہائی پانی اور ایک تہائی سانس کے لیے ہے۔بیهقی، ابن حبان عن المقدام بن معدی کرب

۷۱۳۸.....جس کے بدن میں عافیت ہو، اس کے دل میں اطمینان ہو اور اس کے پاس اس روز کی خوراک ہو، تو گویا اس کے لیے دنیا جمع ہوگئی، اے ابن جعشم تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جس سے تم اپنی بھوک روک سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو پھر اگر (تمہیں ایسا) گھر (مل جائے) جو تمہیں پوشیدہ رکھے تو یہ بھی ٹھیک ہے، اور اگر کوئی سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی بات ہے، روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی (تو) ضرورت کی چیزیں ہیں بہتر ہیں اس کے علاوہ جو چیز ہوگی اس کا تم سے حساب لیا جائے گا۔طبرانی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۱۳۹.....جو اپنے (تھوڑے) رزق پر ناراض ہوا، اور شکوہ کرنے لگا، صبر سے کام نہ لیا، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کا کوئی عمل نہ جائے گا، اور اللہ تعالیٰ کو ایسی حالت میں ملے گا کہ وہ اس سے ناراض ہوگا۔حلية الاولياء عن ابی سعيد وابن مسعود معاً

۷۱۴۰.....جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھوڑے رزق پر راضی ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اسکے تھوڑے عمل پر راضی ہوجائیں گے۔بیهقی، والدیلمی عن علی، زادالدیلمی
اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

۷۱۴۱.....جو اپنے رزق پر قانع رہا جنت میں داخل ہوگا۔ابن شاهين والديلمي عن ابن مسعود

۷۱۴۲.....جس کا مال تھوڑا ہو، عیال و اولاد زیادہ ہوں، اس کی نماز اچھی ہو اور اس نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی ہو تو وہ قیامت میں یوں آئے گا کہ میرے ساتھ اس طرح ہوگا (جیسے یہ دو انگلیاں ملی ہوئی ہیں)۔ابویعلی والخطیب وابن عساکر عن ابی سعید

۷۱۴۳..... تم میں کسی کے لیے دنیا (کی چیزوں) میں سے ایک خادم اور سواری کافی ہے۔ عفان بن مسلم الصفار فی جزئه عن بریدة
۷۱۴۴..... دنیا کی اتنی چیز جس سے تم اپنے بھوک مٹا سکو، اپنا ستر ڈھانپ سکو، اور اگر کوئی ایسا سائبان ہو جس کا سایہ حاصل کر سکو تو یہ بھی صحیح ہے اور اگر تمہاری سواری ہو جس پر تم سوار ہو تو یہ بھی اچھی چیز ہے۔ ابن النجار عن ثوبان
۷۱۴۵..... اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جو گھر (سرکشی کی) خوشی سے بھرا وہ آنسوؤں سے بھر جائے گا، اور خوشی کے بعد غم ہے۔ ابن المبارک عن یحییٰ بن ابی کثیر، مرسلاً
۷۱۴۶..... اے ابوالحسن علی! ان میں سے تمہیں کیا زیادہ پسند ہے پانچ سو بکریاں اور ان کے چرواہے؟ یا پانچ کلمے جو میں تمہیں سکھا دوں جن سے تم دعا کرو؟ تم کہا کرو: اے اللہ! میرے گناہ بخش دے، میری کمائی کو پاک بنا دے، اور میرے اخلاق کو وسعت عطا فرما، اور جو آپ نے میرے لیے فیصلہ فرمایا مجھے اس پر قناعت کی توفیق دے، اور میرا دل کسی ایسی چیز کی طرف مائل نہ ہو جسے آپ نے مجھ سے پھیر دیا ہے۔

الرافعی عن سهل بن سعد عن علی

۷۱۴۷..... اے ابوہاشم! شاید ایسا ہو کہ تم ایسے اموال پاؤ جو قوموں میں تقسیم ہوں گے، مال کے جمع کرنے کے مقابلہ میں تمہارے لیے خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کافی ہے۔ مسند احمد وهناد، ابن حبان، طبرانی وابن عساکر عن ابی هاشم شیبة بن عتبة القرشی
۷۱۴۸..... اے انسان! دنیا میں سے گزر بسر کی روزی پر راضی ہو جا، کیونکہ اتنی روزی جس سے موت واقع نہ ہو وہ بہت زیادہ ہے۔

العسکری وابونعیم عن سمرة

## غفلت پیدا کرنے والا قابل مذمت ہے

۷۱۴۹..... لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ، جو مال تھوڑا ہو اور قابل کفایت ہو وہ اس سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔ ابن النجار عن ابی امامة
۷۱۵۰..... میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں اس لیے نہیں دیا گیا کہ وہ اترانے لگیں اور ان سے روکا گیا کہ وہ لوگوں سے مانگنے لگیں۔

المحاملی فی اِمالیه وابن سعد وابن شاهین وابوموسی عن ابن الجذع عن ابیه

۷۱۵۱..... اے عائشہ! کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری مشغولی صرف تمہارے پیٹ کے بارے میں ہو؟ تو سنو! اسراف سے (بچنے کے لیے) دن میں دو بار کھالیا کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کو اسراف کرنے والے نہیں بھاتے۔ ابونعیم، بیهقی عن عائشه رضی الله عنها
۷۱۵۲..... اے عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہیں اتنی دنیا کافی ہے جتنی ایک مسافر کے لیے توشہ میں (روزی) ہوتی ہے اور مالدار لوگوں کی مجلس سے بچنا جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگوا لے پرانا نہ سمجھنا۔ ترمذی وابن سعد حاکم وتعقب عن عائشة مر برقم، ۷۰۹۴

## لوگوں سے بے پرواہی اور ان میں بدگمانی کی وجہ سے لالچ کا ترک

۷۱۵۳..... بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے بچو۔ طبرانی فی الاوسط، ابن عدی عن علی
۷۱۵۴..... احتیاط بدگمانی ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب عن علی، القضاعی عن عبدالرحمن بن عائذ
۷۱۵۵..... اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا سے غنی بنو۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۱۵۶..... لوگوں سے لاپرواہ ہوا گرچہ مسواک کرنے کی وجہ سے ہو۔ البزار طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن ابن عباس
۷۱۵۷..... تم میں سے کوئی ایک مسواک کی لکڑی کی وجہ سے بھی لوگوں سے مستغنی ہو جائے۔ بیهقی عن میمون بن ابی شبیب، مرسلا
۷۱۵۸..... تم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) غنا کی بدولت اپنے دن اور رات کے کھانے کے معاملہ میں مستغنی ہو جائے۔

ابن المبارک عن واصل

۷۱۵۹..... چیزوں کی بہتات وکثرت غنا کا نام نہیں غنا ولا پرواہی تو دل کی ہے۔
مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه

# الاکمال

۷۱۶۰۔ جس نے (لینے کے معاملہ) لوگوں سے اچھا گمان رکھا اس کی ندامت وپشیمانی بڑھ جائے گی۔ابن عساکر عن ابن عباس

# حرف الکاف.....غصہ پینا

# اکمال کا حصہ

عمال کی نہج پر غصہ پینے کی احادیث کو میں نے حلم وتحمل مزاجی کے ذیل میں حرف ح کے حصہ میں ذکر کیا ہے۔
۷۱۶۱۔ جس شخص نے اس وقت غصہ پیا جب وہ بدلہ لینے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ اسے تمام لوگوں کے سامنے بلائیں گے اور اسے حورعین میں جسے وہ چاہے گا اختیار دیں گے اور جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کی بنا پر اچھے کپڑے نہ پہنے تو، اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کے روبرو اسے بلائیں گے اور ایمان کے جن جوڑوں کو وہ پہننا پسند کرے گا اختیار دیں گے۔مسند احمد عن معاذ بن انس
۷۱۶۲۔..... جس نے اس وقت غصہ پیا جب وہ اسے نافذ کرنے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے یہاں تک کہ اسے حورعین میں اختیار دیں گے اور جس نے باوجود قدرت کے اس لیے اچھے کپڑے نہ پہنے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے تواضع کر رہا ہو تو اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کے سامنے اسے بلائیں گے اور ایمان کے جوڑوں میں جو وہ چاہے گا اختیار دیں گے۔مسند احمد عن معاذ بن انس
تشریح:..... یعنی کبھی کبھار اچھے کپڑے نہیں پہنے، جب اس کے دل میں تکبر یا لوگوں کو گھٹیا سمجھنے کا اندیشہ پیدا ہوا ہو، باقی مستقل طور پر اچھے کپڑے ترک کر دینا درست نہیں۔
۷۱۶۳۔..... جس شخص غصہ پی لیا اور اگر وہ چاہتا تو اسے نکال سکتا تھا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کا دل رضا سے بھر دیں گے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر
۷۱۶۴۔..... جس نے اپنا غصہ روک لیا، اللہ تعالیٰ (بدلہ میں) اس سے اپنا عذاب روک لیں گے، جس نے اپنے رب کے حضور عذر پیش کیا اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کر لے گا، اور جس نے اپنی زبان کو (بیہودہ باتوں سے) روک لیا اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابویعلی وابن شاهین والخرائطی فی مساوی الاخلاق، سعید بن منصور عن انس
۷۱۶۵۔ جس نے اپنی زبان کو روک لیا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے، اور جس نے اپنے غصہ پر قابو پالیا اللہ تعالیٰ اسے اپنے عذاب سے بچا لیں گے، اور جس نے اپنے رب کے حضور معذرت طلب کی اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول فرمائے گا۔ابن ابی الدنیا عن عمر
۷۱۶۶۔..... جس نے اپنا غصہ روکا اور اپنی رضامندی کو عام کیا، نیکی کی، اپنی رشتہ داری کو قائم رکھا، امانت کو (امانتدار تک) پہنچایا، تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز اپنے سب سے بڑے نور (کے محل) میں داخل کریں گے۔الدیلمی عن علی
۷۱۶۷۔ کیا میں تمہیں دو پہلوانوں کی بات نہ بتاؤں؟ دو مرد ہیں جن کے درمیان کوئی چیز ہے تو ان میں سے ایک اپنے شیطان پر غالب آجاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے پاس آکر گفتگو کرے گا۔ابن ابی الدنیا فی مکاید الشیطان عن مجاهد، مرسلا
تشریح:..... یعنی پہلوان وہ ہے جو اپنے شیطان پر غالب آجائے، جو اسے غصہ نکالنے پر بھڑکاتا ہے، آدمی جب غصہ پی لیتا ہے تو دورہ کر یہ خیال آتا ہے کہ میں نے یہ کیا کیا، میں فلاں سے ڈر گیا تو یہ سارے شیطانی دھوکے ہیں۔

# مدارات وروا داری

۷۱۶۸۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے لوگوں کی رعایت کے لیے ایسے ہی بھیجا ہے، جیسا مجھے فرائض کی بجا آوری کے لیے مبعوث کیا ہے۔
فردوس عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۷۱۶۹۔ مجھے لوگوں کے ساتھ رواداری کے لیے بھیجا گیا ہے۔ بیہقی عن جابر

۷۱۷۰۔ عقل کی بنیا دلوگوں سے مدارات رکھنا ہے، دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں نیکی کرنے والے ہوں گے۔
بیہقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۷۱۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد، عقل کی بنیا دلوگوں کی آؤ بھگت کرنا ہے دنیا میں نیکی کرنے والے ہی آخرت میں (بھی) نیکی کرنے والے ہوں گے، اور دنیا میں برائی والے آخرت میں بھی برائی والے ہوں گے۔ ابن الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن المسیب، مرسلاً

۷۱۷۲۔ لوگوں کے لیے تواضع کرنا صدقہ (کرنے کا ثواب رکھتا) ہے۔ ابن حبان، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن جابر

## الاکمال

۷۱۷۳۔ جو شخص مدارات کرتے مر گیا (تو) وہ شہید (کے برابر ثواب پا کر) مرا۔ الدیلمی عن جابر

۷۱۷۴۔ اپنے اموال کے ذریعہ اپنی عزتیں بچاؤ، اور ہر ایک اپنی زبان کے ذریعہ اپنی آبرو بچائے۔
ابن عدی فی الکامل، قال منکر وابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۷۱۷۵۔ مؤمن جس (چیز) سے اپنی عزت بچائے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد الطیالسی

## مروت

۷۱۷۶۔ بھائیوں سے نفع وصول کرنا مروت کا حصہ نہیں۔ ابن عساکر عن ابن عمر

تشریح: یعنی جتنے کی چیز ہے وہ تو وصول کرنا خلاف مروت نہیں لیکن بہت زیادہ نفع وصول کرنا خلاف مروت ہے۔

۷۱۷۷۔ مروت کا یہ حصہ ہے کہ جب (مسلمان) بھائی سے اس کا بھائی بات کرے تو وہ خاموش رہے اور چلتے چلتے جب اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ساتھ چلنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ (مسلمان) بھائی اپنے بھائی کے لیے ٹھہر جائے۔ خطیب عن انس

## الاکمال

۷۱۷۸۔ مروت مال کی اصلاح (کا نام) ہے۔ الدیلمی عن ابان عن انس

## المشورۃ

۷۱۷۹۔ جس نے کسی کام کا ارادہ کیا اور کسی مسلمان سے مشورہ لیا تو اللہ تعالیٰ اسے سب سے بہتر کام کی رہنمائی فرمائیں گے۔
طبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

تشریح: لیکن جس کے مشورہ پر آپ نے عمل نہیں کیا وہ کبھی آپ کو مشورہ نہیں دے گا۔ فطرتی باتیں

۷۱۸۰..... عقلمند آدمی سے مشورہ طلب کیا کرو، راہنمائی پاؤ گے، اور اس کی نافرمانی نہ کرو ورنہ پشیمانی اٹھاؤ گے۔
خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۸۱..... جس سے مشورہ لیا جائے وہ امانتدار ہے۔ حاکم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ، ترمذی عن ام سلمۃ، ابن ماجہ عن ابن مسعود

تشریح:..... یعنی جس نے مشورہ لیا اس کی بات دوسروں کو ہرگز نہ بتائے ورنہ آئندہ وہ شخص کبھی اس کی بات پر اعتماد نہیں کرے گا۔

۷۱۸۲..... جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے چاہے مشورہ دے چاہے نہ دے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۷۱۸۳..... جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے اسے چاہیے کہ وہ ایسا مشورہ دے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہو۔
طبرانی فی الاوسط، عن علی

تشریح:..... انسان اگر دوسروں کا احساس دل میں پیدا کرلے تو دوسروں کا دکھ درد اپنا دکھ درد لگتا ہے۔

۷۱۸۴..... جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے مشورہ دے۔ ابن ماجہ عن جابر

تشریح:..... بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان اگر اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو بھی ان پر حامی بھر لینا بہتر ہے جیسے مشورہ، امامت، اور کسی جگہ وعظ ونصیحت کی بات۔

۷۱۸۵..... آدمی کی رائے اس وقت تک درست رہتی ہے جب تک وہ اپنے مشیر (جو مشورہ لے رہا ہوتا ہے اس) کے بارے خیر خواہی (کی نیت) رکھتا ہو، اور جب اپنے مشیر کو دھوکا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی رائے کی درستگی سلب کرلیتے ہیں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

تشریح:..... یعنی دل میں یہ خیال رکھتا ہو کہ میں اسے اچھا مشورہ دوں گا اور جب شروع سے ہی یہ نیت ہو کہ اسے ایسا بھٹکاؤں گا کہ یاد رکھے گا، تو اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی صحت رائے بھی سلب کرلیتے ہیں۔

## الاکمال

۷۱۸۶..... عقلمندوں سے مشورہ لیا کرو سیدھی راہ پاؤ گے، ان کی نافرمانی نہ کرو (ورنہ) ندامت اٹھاؤ گے۔
خطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، وفیہ عبدالعزیز بن ابی رجاء عن مالک

۷۱۸۷..... مشورہ طلب کرنے والا اکان ہے اور جس سے مشورہ طلب کیا جاتا ہے وہ امانت دار ہے۔ العسکری فی الامثال عن عائشۃ

۷۱۸۸..... احتیاط یہ ہے کہ تم صاحب رائے سے مشورہ لو، اور پھر اس کی بات مانو۔ ابوداؤد فی مراسیلہ، بیھقی عن خالد بن معدان، مرسلا

۷۱۸۹..... احتیاط یہ ہے کہ تم کسی عقلمند سے مشورہ لو اور پھر اس کی بات مانو۔
ابوداؤد فی مراسیلہ بیھقی عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی حسین، مرسلا

۷۱۹۰..... جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانتدار ہے چاہے مشورہ دے، چاہے خاموش رہے اسے چاہئے کہ ایسا مشورہ دے کہ اگر وہ صورت اسے پیش آتی تو وہ عمل کرلیتا۔ القضاعی عن سمرۃ

۷۱۹۱..... فقہاء اور عابدین سے مشورہ لیا کرو، اور کسی خاص آدمی کی رائے پر مت چلو۔ طبرانی فی الاوسط عن علی
فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر ہمیں کوئی معاملہ پیش آجائے اور اس میں امر نہی کا بیان نہ ہو تو آپ کا کیا حکم ہے تو آپ نے یہ فرمایا۔

تشریح:..... جب بہت سے آدمی جمع ہو جائیں تو ہر ایک کی رائے غلط نہیں ہوسکتی، البتہ اکیلے شخص کی رائے میں غلطی واقع ہوسکنے کا احتمال ہے۔

۷۱۹۲..... جس نے اپنے بھائی کو کوئی مشورہ دیا اور وہ جانتا ہے کہ درست بات دوسری تھی تو اس نے خیانت کی۔
ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۱۹۳..... جس نے اپنے بھائی سے مشورہ لیا اور اس نے غلط مشورہ دیا تو اس نے خیانت کی۔ ابن جریر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۹۴..... جہاں تک ابوجہم کا تعلق ہے تو وہ اپنے کندھے سے لٹھ نیچے نہیں رکھتا، اور معاویہ نادار ہے اس کے پاس مال نہیں۔

بخاری، مسلم، ابوداؤد عن فاطمة بنت قیس

تشریح:..... فاطمہ بنت قیس نے نبی علیہ السلام سے مشورہ لیا تھا کہ ان دونوں صاحبوں نے پیام نکاح بھیجا ہے تو آپ نے دونوں کی حقیقی حالت بیان فرما دی۔

۷۱۹۵..... بہرکیف ابوجہم تو مجھے تمہارے بارے اس کے لاٹھی سے مارنے کا اندیشہ ہے اور معاویہ مال سے خالی آدمی ہے۔

عبدالرزاق عن فاطمة بنت قیس

# حرف النون..... نصیحت و خیرخواہی

۷۱۹۶..... دین تو خیرخواہی (کا نام) ہے۔ بخاری فی التاریخ عن ثوبان، البزار عن ابن عمر

۷۱۹۷..... دین، اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے پیشواؤں اور عام مسلمانوں کے ساتھ خیرخواہی (کا نام) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، عن تمیم الداری . ترمذی، نسائی عن ابی هریرة، مسند احمد عن ابن عباس

اللہ تعالیٰ سے خیرخواہی سے یہ مراد ہے کہ اس کی نافرمانی نہ کرے، کتاب اللہ کے خلاف حکم نہ دے، رسول اللہ ﷺ کی سنت نہ چھوڑے، مسلمان ائمہ چاہے اہل حکومت ہوں یا اہل ثروت ان کی غیبت نہ کرے، اور عوام کو تکلیف نہ پہنچائے۔

۷۱۹۸..... تم میں سے جب کوئی اپنے بھائی کے لیے دل میں کوئی خیرخواہی پائے تو اس سے ذکر کردے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۱۹۹..... وہ عمل عبادت بندے کا جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہے میرے ساتھ اس کی خیرخواہی ہے۔ مسند احمد عن ابی امامة

# الاکمال

۷۲۰۰..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنے بندے کی سب سے پسند عبادت اس کی خیرخواہی ہے۔ ابن عساکر عن ابی امامة

۷۲۰۱..... دین (سراسر) خیرخواہی ہے، بے شک دین خیرخواہی (کا نام) ہے، دین تو (نری) خیرخواہی ہے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کس کے لیے! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمان ائمہ اور عوام کے لیے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابوعوانة، ابن خزیمه، ابن حبان والبغوی والباوردی وابن قانع، ابونعیم، بیهقی عن تمیم الداری، ترمذی، حسن، نسائی، دارقطنی فی الافراد عن ابی هریرة رضی الله عنه، مسند احمد عن ابن عباس، ابن عساکر عن ثوبان

۷۲۰۲..... جو قیامت کے روز پانچ (خیرخواہیاں) لے کر آیا تو اسکا چہرہ جنت سے نہیں پھیرا جائے گا، اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کی کتاب، اس کے رسول اور مسلمانوں کی جماعت کے لیے خیرخواہی۔ ابن النجار عن تمیم الداری

۷۲۰۳..... مؤمن اس وقت تک اپنے دین کی کشادگی میں رہتا ہے جب تک اپنے بھائی کے لیے صرف خیرخواہی کرے، اور جب اس سے رک گیا تو اس سے (نیکی کی) توفیق سلب کرلی جائے گی۔ دارقطنی فی الافراد والدیلمی عن علی

## مدد و امداد

۷۲۰۴..... اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے عرض کی: ظالم کی کیسے مدد کروں؟ فرمایا: اسے ظلم سے روکو یہی اس کی مدد ہے۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی عن انس

۷۲۰۵ ..... اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر اگر وہ ظالم ہے تو اسے اس کے ظلم سے روک اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کر۔
الدارمي وابن عساكر عن جابر

۷۲۰۶ ..... اس میں کوئی حرج نہیں، آدمی کو اپنے ظالم اور مظلوم کی مدد کرنی چاہیے اگر وہ ظالم ہے تو اسے روکے یہی اس کی مدد ہے اور اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی مدد کرے۔ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۷۲۰۷ ..... اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے، جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور پھر اس کی مدد نہ کی۔ فردوس عن ابن عباس

۷۲۰۸ ..... بے شک حقدار کے لیے گفتگو (میں سختی) کی اجازت ہے۔ مسند احمد عن عائشة

۷۲۰۹ ..... اسے چھوڑ دے اس واسطے کہ حقدار کے لیے گفتگو کا حق ہے۔ بخاري، ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح: ..... ایک شخص سے آپ علیہ السلام نے قرض لیا، تو بروقت ادائیگی میں تاخیر کی وجہ سے وہ شخص سخت کلامی کرنے لگا اس پر آپ نے فرمایا۔

۷۲۱۰ ..... تم بدلہ لے سکتی ہو۔ ابن ماجه عن عائشة

۷۲۱۱ ..... آدمی کا اپنے بھائی کی مدد کرنا مہینہ بھر کے اعتکاف سے بہتر ہے۔ ابن زنجويه عن الحسن مرسلاً

تشریح: ..... اس واسطے کہ اعتکاف اپنی نوعیت کا ذاتی عمل ہے اور اصلاح عوام میں معاشرے کی اصلاح ہے۔

۷۲۱۲ ..... میں اپنے مسلمان بھائی کی اس کی ضرورت میں مدد کروں یہ مجھے مہینہ بھر روزے رکھنے اور مسجد حرام میں اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے۔
ابو الغنائم النرسي في قضاء الحوائج عن ابن عمر

## مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں ہو

۷۲۱۳ ..... آدمی کو اپنے بھائی کی مدد کرنی چاہیے چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو، اگر وہ ظالم ہو تو اسے (ظلم سے) روکے، کہ یہی اس کی مدد ہے، اور اگر مظلوم ہو تو اس کی مدد کرے۔ مسند احمد، حاکم عن جابر

۷۲۱۴ ..... جس کے سامنے کسی مسلمان کی تذلیل کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا۔ مسند احمد عن سهل بن حنيف

۷۲۱۵ ..... جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھتے ہیں، ایک کے ذریعہ اس کے تمام کام درست ہو جاتے ہیں، اور بہتر اس کے لیے قیامت کے روز (رفع) درجات کا سبب ہوں گے۔ بخاری فی التاریخ، بيهقي عن انس

۷۲۱۶ ..... جس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی اور اس نے باوجود قدرت کے اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں ذلیل کرے گا۔ ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن انس

۷۲۱۷ ..... جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے (جہنم کی) آگ دور کر دیں گے۔
مسند احمد، ترمذی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۱۸ ..... جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو یہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوگا۔ بيهقي عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۱۹ ..... جس نے پانی یا آگ کی زیادتی کو روک دیا تو اس کے لیے شہید کا اجر ہے۔ النرسي في قضاء الحوائج عن علي

تشریح: ..... یعنی کسی جگہ پانی کے بہاؤ سے زمین کا کٹاؤ ہو یا معمولی سے آگ لگ جانے سے قریبی کسی کے کھیت کا یا گھر کے جلنے کا خدشہ تھا تو اس شخص نے اس پانی کا رخ پھیر دیا اور آگ بجھا دی۔

۷۲۲۰ ..... جس نے اپنے بھائی عدم موجودگی میں اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی مدد فرمائے گا۔
بيهقي في شعب الايمان والضياء عن انس رضی الله عنه

۷۲۲۱..... جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اسے جہنم سے بچائیں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت یزید

تشریح:...... بطور فضل وکرم ورنہ اللہ تعالیٰ پر کسی کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

۷۲۲۲..... جس نے کسی مسلمان کو منافق کی غیبت سے بچایا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتہ مبعوث فرمائیں گے جو قیامت کے روز اس کے گوشت کی جہنم سے حفاظت کرے گا اور جس نے کسی مسلمان پر کوئی تہمت لگائی جس سے اس کی رسوائی مقصود ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کے پل روک رکھے گا یہاں تک کہ وہ اس سے نکل آئے جو اس نے کہا۔مسند احمد، ابو داؤد عن معاذ

۷۲۲۳..... تین آدمی ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ایک اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، اور غلام جو حق مکاتبت ادا کرنا چاہتا ہے، اور نکاح کا وہ خواہشمند جو پاکدامنی کا طلبگار رہے۔

مسند احمد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، حاکم، عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:...... مکاتب سابقہ دور میں ایسے غلام کو کہا جاتا تھا جو اپنے آقا سے معاہدہ کرلے کہ میں اتنی رقم ادا کرنے کے بعد آزاد ہوں ایسے معاملہ کو مکاتبت کہتے ہیں۔

۷۲۲۴..... جو کسی مسلمان کی کسی ایسی جگہ مدد چھوڑ دے، جہاں اس کی عزت میں کمی آئے اس کی بے قدری ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی جگہ اس کی مدد نہیں فرمائیں گے جس میں وہ مدد کا خواہاں ہوگا، جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی توہین ہو رہی ہو اس کی عزت کم کی جارہی ہو تو اللہ تعالیٰ اسکی وہاں مدد کریں گے جہاں وہ چاہے گا۔مسند احمد، ابو داؤد، والضیاء عن جابر وابی طلحة بن سهل

## الاکمال

۷۲۲۵..... اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر۔ابن عدی فی الکامل عن جابر، ابن عساکر عن انس

۷۲۲۶..... اپنے ظالم اور مظلوم بھائی کی مدد کر، کسی نے پوچھا یارسول اللہ! مظلوم کی مدد تو کرسکتا ہوں ظالم کی مدد کیسے کروں؟ آپ نے فرمایا: اسے حق کی طرف لوٹاؤ، یہی اس کی مدد ہے۔ابن عساکر عن انس

۷۲۲۷..... اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی مدد کرنے کو پسند کرتے ہیں۔ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۲۲۸..... اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کریں جو کسی مظلوم کو دیکھ کر اس کی مدد نہ کرے۔الدیلمی عن ابن عباس

۷۲۲۹..... جو کسی مسلمان بھائی کی عزت بچائے گا تو اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اسے قیامت کے روز جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۳۰..... جو کسی مسلمان کی مدد کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوتا ہے، جب تک وہ اپنے بھائی مدد میں لگا رہے، جس نے اپنے مسلمان سے ایک حلقہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے روز حلقہ کھول دیں گے۔ابن ابی الدنیا، فی قضاء الحوائج، والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۱..... جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کا (برا) ذکر کیا گیا اور وہ اس کی مدد کرنا چاہتا تھا پھر اس کی مدد نہیں کی، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس سے دنیا اور آخرت میں بدلہ لیں گے، اور جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی ذکر کیا گیا پھر اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائیں گے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۲۳۲..... جس کے پاس اس کے مسلمان بھائی کا عدم موجودگی میں (برا) ذکر ہوا اور باوجود قادر ہونے کے اس نے اس کی مدد کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی مدد فرمائیں گے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمران بن حصین

۷۲۳۳..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے جہنم کی آگ سے بچائیں۔

طبرانی فی الکبیر والخرائطی عن ابی الدرداء رضی الله عنه

۷۲۳۴..... جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ قیامت کے روز اس کی عزت بچائیں۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ام الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۲۳۵..... جس نے اپنے بھائی کی عدم موجودگی میں اس کی عزت بچائی تو اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اسے آگ سے آزاد کردیں۔
ابن ابی الدنیا عن اسماء بنت یزید

## نیت وارادہ

۷۲۳۶..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔ بیھقی عن انس

تشریح:..... کیونکہ نیت میں ریا نہیں جبکہ عمل میں ریا کا امکان ہے۔

۷۲۳۷..... مؤمن کی نیت اس کے عمل سے اور منافق کا عمل اس کی نیت سے بہتر ہوتا، ہر ایک اپنی نیت کے مطابق عمل کرتا ہے، مؤمن جب کوئی عمل کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک نور پیدا ہوجاتا ہے۔ طبرانی عن سھل بن سعد

تشریح:..... منافق عمل تو مجبوری سے کررہا ہے لیکن نیت میں بگاڑ ہے۔

۷۲۳۸..... سب سے افضل عمل سچی نیت ہے۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۲۳۹..... اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دیا ہے۔
مالک، مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن جابر بن عتیک

۷۲۴۰..... اللہ تعالیٰ آخرت کی نیت کے مطابق دنیا دیتے ہیں اور آخرت دنیا کی نیت سے نہیں دیتے۔ ابن المبارک عن انس

تشریح:..... یعنی جو شخص دل میں آخرت کی نیت رکھے اسے بقدر ضرورت دنیا عطا فرماتے ہیں۔

۷۲۴۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حکمت ودانائی والے کی ہر بات پر متوجہ نہیں ہوتا، البتہ اس کے قصد اور خواہش کی طرف متوجہ ہوتا ہوں، پس اگر اس کا قصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور پسندیدگی ہو تو میں اس کے قصد کو اللہ تعالیٰ کی حمد اور وقار کا ذریعہ بنادیتا ہوں، اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔
ابن النجار عن المهاجر بن حبیب

۷۲۴۲..... اللہ تعالیٰ (قیامت کے روز) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھائے گا۔ مسند احمد، عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

تشریح:..... جس کی جیسی خواہش ہوگی وہ اسی طبقہ میں ہوگا۔

۷۲۴۳..... لوگوں کو تو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ابن ماجه عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۲۴۴..... وہ لوگ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ ترمذی، ابن ماجه عن ام سلمة

۷۲۴۵..... لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ ترمذی، ابن ماجه عن جابر

۷۲۴۶..... تمہارے لیے وہی ہے جس کی تم نے امید رکھی۔ ابن ماجه عن ابی بن کعب

۷۲۴۷..... اے یزید! جو تم نے نیت کی اس کا تمہیں اجر ملے گا اور معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔ مسند احمد، بخاری عن معن بن یزید

۷۲۴۸..... اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کردے گی۔ فردوس عن جابر

۷۲۴۹..... سچی نیت عرش سے چمٹی ہوگی، بندہ جب اپنی نیت میں سچا ہوا تو عرش متحرک ہوگا پھر اس کی بخشش کردی جائے گی۔
خطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنه

۷۲۵۰..... اس شخص کے لیے کوئی اجر نہیں جسے (ثواب کی) امید نہیں۔ ابن المبارک عن القاسم مرسلاً

۷۲۵۱..... اجر تو (ثواب کی) امید پر ملتا ہے اور بغیر نیت کوئی عمل نہیں (ہوتا)۔ فردوس عن ابی ذر

۷۲۵۲..... اللہ تعالیٰ جب اپنا عذاب اپنے نافرمانوں پر نازل کرتا ہے تو (بسااوقات) وہ نیک لوگوں کی عمروں کے برابر واقع ہوجاتا ہے یوں ان

کی ہلاکت کے ساتھ یہ لوگ بھی ہلاک ہوجاتے ہیں، پھران کوان کی نیتوں اوراعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیھقی عن عائشه

تشریح:......یعنی جن ایام میں عذاب نازل ہونا تھا انہی دنوں ان نیک لوگوں نے مرنا تھا یوں ان کی عمروں اور عذاب کے نزول میں اتفاق ہوجاتا ہے، دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ بھی اس عذاب میں گرفتار تھے لیکن فرق اعمال اور نیتوں کی وجہ سے بعثت اور حشر میں ظاہر ہوگا۔

۷۲۵۳......اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو جو اس قوم میں (نیک وبد) ہوتا ہے سب کو عذاب پہنچاتے ہیں، پھران کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ بیھقی عن ابن عمر

۷۲۵۴......اللہ تعالیٰ جب کسی قوم پر عذاب نازل کرنا چاہتے ہیں تو جو بھی ان میں ہوتا ہے اسے وہ عذاب پہنچتا ہے پھران کے اعمال کے مطابق انہیں اٹھایا جائے گا۔ مسند احمد بخاری عن ابن عمر

۷۲۵۵......جب زمین میں کوئی (اجتماعی) برائی رونما ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر اپنا عذاب نازل کرتے ہیں، اگرچہ ان میں نیک لوگ موجود ہوں، انہیں بھی وہی عذاب پہنچتا ہے جو اورلوگوں کو پہنچتا ہے، پھروہ (نیک لوگ) اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ام سلمة

# الاکمال

۷۲۵۶......اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی نیت کے مطابق اجر دے دیا۔

مسند احمد، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجه، بیھقی والبغوی، حاکم وابونعیم عن جابر بن عتیک

۷۲۵۷......اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو کچھ اہمیت نہیں دیتے، لیکن تمہارے قلوب اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں جس کا دل نیک ہوا اللہ تعالیٰ اس پر مہربان ہوں گے۔ الحکیم عن یحیٰ بن ابی کثیر، مرسلاً

۷۲۵۸......اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے، لیکن تمہارے دلوں کو دیکھتے ہیں، تو جس کا دل صالح ہوا اس پر اللہ تعالیٰ مہربان ہوں گے، بہرکیف تم سب آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہو مجھے تم میں سے سب سے زیادہ وہ پسند ہے جو تم میں کا سب سے پرہیزگار ہو۔

طبرانی، عن ابی مالک الاشعری

۷۲۵۹......اچھی نیت اپنے مالک کو جنت میں داخل کردے گی، اچھے اخلاق اپنے موصوف کو جنت میں داخل کریں گے، اور اچھا پڑوس اپنے پڑوسی کو جنت میں لے جائے گا، ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! اگرچہ وہ شخص برا ہو؟ آپ نے فرمایا: ہاں اگرچہ تمہاری ناک خاک آلود ہوجائے۔

الدیلمی عن جابر

۷۲۶۰......مدینہ میں کچھ مرد ایسے جنہیں عذر نے روک رکھا ہے، تم نے جو وادی پار کی اور جو راستہ تم نے طے کیا وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

ابن ماجه عن جابر

# اچھی نیت پر اجر ملتا ہے

۷۲۶۱......ہم مدینہ میں کچھ لوگ چھوڑ آئے ہیں، کہ وہ ہمارے ساتھ ہیں چاہے ہم کوئی وادی عبور کریں یا کسی بلند جگہ چڑھیں یا کسی نشیبی زمین میں اتریں، لوگوں نے عرض کی: وہ ہمارے ساتھ کیسے ہیں جبکہ وہ حاضر نہیں ہوئے؟ آپ نے فرمایا: اپنی نیتوں کی بناپر۔

الحسن بن سفیان والدیلمی عن هشام بن عروة عن ابیه عن جده الزبیر بن العوام

۷۲۶۲......مدینہ میں کچھ لوگ ہیں کہ تم جس راستہ پر چلے اور تم نے جو خرچ کیا، یا کوئی وادی عبور کی وہ بھی اجر میں تمہارے ساتھ ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ! کیسے حالانکہ وہ مدینہ میں ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ اگرچہ مدینہ میں ہیں (وہ ہمارے ساتھ ہوتے) انہیں عذر نے روک رکھا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبه وعبد بن حمید بخاری، ابوداؤد، ابن ماجه، وابوعوانه، ابن حبان عن انس، عبد بن حمید، مسلم ابن ماجه عن جابر

۷۲۶۳۔۔۔۔۔اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو اس کی نیت ہے تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کے ارادے جسے وہ حاصل کرے یا کسی عورت کے ارادہ سے ہو کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

مالک فی روایة محمد بن الحسن، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن عمر

تشریح:۔۔۔۔۔یہ ایک صاحب تھے، جو مہاجر ام قیس کے نام سے مشہور تھے، ان کی محبوبہ جب مکہ سے مدینہ رخصت ہوگئی تو یہ بھی وہاں سے چل دیئے، اس پر آپ علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۶۴۔۔۔۔۔یقیناً وہ لوگ جنہیں مدینہ میں معذوری نے روک رکھا ہے تمہارے ساتھ (اجر میں) حاضر ہیں۔ابن حبان عن جابر

فرماتے ہیں: ہم ایک غزوہ تھے تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۲۶۵۔۔۔۔۔تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے۔ابو یعلی عن معن بن یزید

۷۲۶۶۔۔۔۔۔اے یزید تمہارے لیے اس کا اجر ہے جس کی تم نے نیت کی ہے، اور اے معن تمہارے لیے وہ ہے جو تم نے لے لیا۔

مسند احمد بخاری عن معن بن یزید

تشریح:۔۔۔۔۔فرماتے ہیں میرے والد نے کچھ دینار صدقہ کی نیت سے نکال کر لائے اور مسجد میں بیٹھے ایک شخص کے پاس رکھ دیئے میں نے آکر وہ دینار لے لیے، تو والد صاحب نے کہا: بخدا میں نے تمہاری نیت سے تو نہیں لائے تھے، چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں یہ جھگڑا پیش کیا، تو آپ نے یہ فرمایا۔

۷۲۶۷۔۔۔۔۔اگر ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور پوری رات قیام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی نیت کے مطابق اٹھائے گا یا جنت کی طرف یا جہنم کی جانب۔الدیلمی عن ابن عمر

۷۲۶۸۔۔۔۔۔اللہ تعالیٰ نے جس بستی پر بھی عذاب بھیجا تو عمومی بھیجا، پھر قیامت کے روز لوگ اپنی اپنی نیتوں کے پیش نظر اٹھائے جائیں گے۔

ابوداؤد طیالسی عن ابن عمر

۷۲۶۹۔۔۔۔۔مؤمن کی نیت اس کے عمل سے گہری سے ہوتی ہے۔الحکیم والعسکری فی الامثال عن ثابت البنانی بلاغاً

۷۲۷۰۔۔۔۔۔مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ (بسا اوقات) بندے کو نیت پر (اتنا) اجر دیتے ہیں کہ عمل پر نہیں دیتے، یہ اس واسطے کہ نیت میں ریا نہیں ہوتی، اور عمل میں ریا کے مل جانے کا (خدشہ) ہے۔الدیلمی عن ابی موسیٰ

تشریح:۔۔۔۔۔الحمدللہ! راقم نے چند سطر پہلے یہی الفاظ لکھے تھے جس کی تائید مذکورہ حدیث سے ہوگئی۔فللّٰه الحمد من قبل و من بعد

۷۲۷۱۔۔۔۔۔مؤمن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے، اور فاجر کی نیت اس کے عمل سے زیادہ بری ہے۔العسکری فی الامثال عن نواس بن سمعان

۷۲۷۲۔۔۔۔۔لوگو! اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کو اس کی نیت کے مطابق اجر ملے گا، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہو کہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی طرف ہو کہ وہ اس سے شادی کرے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہوگی۔مالک فی روایة محمد بن الحسن، والشافعی فی مختصر الربیع والحمیدی، والبویطی، ابوداؤد طیالسی والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن الجارود وابن خزیمه والطحاوی، ابن حبان دارقطنی عن عمر

۷۲۷۳۔۔۔۔۔اس امت کی مثال چار آدمیوں جیسی ہے، ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا کیا اور وہ مال میں اپنے علم کے مطابق عمل کرتا ہے، اسے ضرورت کی جگہ خرچ کرتا ہے، اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم تو دیا مگر مال نہیں دیا، اور وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس اس کی طرح (مال) ہوتا تو میں بھی اس میں وہ عمل کرتا جیسا وہ کرتا ہے، تو وہ دونوں اجر میں برابر ہیں۔

اور ایک شخص وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے مال تو دیا ہے لیکن علم نہیں دیا، اور ایک کو نہ علم دیا اور نہ مال اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس اس مال

جیسا مال ہوتا تو میں بھی وہی طریقہ اختیار کرتا جواس نے کہا ہے تو یہ دونوں وبال وسزا میں برابر ہیں۔

مسند احمد، هناد، ابن ماجه، طبرانی، بیهقی عن ابی کبشة الانباری

یہاں رجل آتاه الله مالا ولم یوته علما کے الفاظ تو درست ہیں اس سے آگے کی عبارت متروک ہے جسے ہم نے ابن ماجہ کے پاکستانی نسخہ سے درست کرلیا ہے، کیونکہ اگر اسی عبارت کولیا جائے تو ایک تو معنی میں تکرار ہے دوسرا چار کے بجائے تین افراد بنتے ہیں۔

ابن ماجه طبع نور محمد کتب خانه کراچی ۳۱۲

## حرف واؤ......ورع و پرہیز گاری

۷۲۷۴... اپنے اور حرام کے درمیان حلال کو پردہ بنالو، جس نے ایسا کرلیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچالیا، اور جس نے اس کی طرف منہ مارا تو وہ ایسا ہے جیسا کوئی (جانور) چراگاہ کی طرف منہ مارے، وہ عنقریب اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک (مخصوص) چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی زمین میں چراگاہ حرام چیزیں ہیں۔ابن حبان، طبرانی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۷۵... ایمان کی انتہاء پرہیز گاری ہے جو تھوڑے پر صبر کرکے راضی رہا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس کا جنت کا ارادہ ہو، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرے گا۔دار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۷۲۷۶ شبہات کو اختیار کرنے والا، شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال گردانے گا، اور حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوٰۃ سمجھے گا۔

فردوس عن علی رضی الله عنه

تشریح:......یعنی شراب کی بوتل پر نعوذ باللہ آب زم زم کا لیبل لگالیا جائے۔

۷۲۷۷... جس نے ایک درہم (حرام) کو حلال جانا تو اس نے (حرام) کو حلال جانا۔بیهقی عن ابی لبیبة

تشریح:... اور حرام کو حلال جاننا کفر ہے۔

۷۲۷۸... نیکی وہ ہے جس کی وجہ سے دل کو سکون حاصل ہو، اور دل میں اطمینان پیدا ہوا، اور گناہ وہ ہے جس سے نفس کو سکون نہ ملے اور دل بھی اس پر مطمئن نہ ہو، اگر چہ تجھے خبردار کرنے والے خبردار کردیں۔مسند احمد عن ابی ثعلبه

۷۲۷۹... کل (بروز قیامت) دنیا میں زہد وتقویٰ والے اللہ تعالیٰ کے (فرشتوں کے) ہم مجلس ہوں گے۔ابن لال عن سلمان

۷۲۸۰... ورع وتقویٰ تمہارے دین (کا) بہترین (حصہ) ہے۔ابو الشیخ فی الثواب عن سعد

۷۲۸۱... دین کی بنیاد پرہیز گاری ہے۔ابن عدی عن انس

۷۲۸۲... پرہیز گاری دو رکعتیں شبہات میں پڑنے والے کی ہزار رکعتوں سے افضل ہیں۔فردوس عن انس

۷۲۸۳... پرہیز گار کے پیچھے (پڑھی جانے والی) نماز قبول ہوتی ہے، اور پرہیز گار شخص کو ہدیہ دینا قبولیت (کی علامت) ہے اور پرہیز گار شخص کے پاس (تھوڑی دیر) بیٹھنا عبادت (میں شمار ہوتا) ہے اور اس کے ساتھ کسی (دینی) بات پر مذاکرہ وگفتگو صدقہ کا ثواب رکھتی ہے۔

فردوس عن البراء

## تقویٰ و پرہیز گاری ایمان کی جڑ ہے

۷۲۸۴... ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے، اور ایمان کی بنیاد پرہیز گاری ہے، ہر چیز کی ایک شاخ ہوتی ہے اور ایمان کی شاخ صبر ہے، اور ہر چیز کا ایک بلند حصہ ہوتا ہے، اور اس امت کا بلند حصہ مرا چچا عباس رضی اللہ عنہ ہے اور ہر امت کا ایک نواسہ ہوتا ہے اور اس امت کے نواسے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہیں ہر (اڑنے والی) چیز کے پر ہوتے ہیں اور اس امت کے پر علی بن ابی طالب ہیں۔خطیب و ابن عساکر عن ابن عباس

۷۲۸۵..... جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔مسند احمد، ابن حبان حاکم عن ابی امامة

۷۲۸۶..... جس بات کو تمہارا دل اوپرا جانے اسے چھوڑ دو۔ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج

۷۲۸۷..... بندہ جس چیز کو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلہ دنیا اور آخرت میں اچھی اور بہتر چیز دے دیتے ہیں۔

ابن عساکر عن ابن عمر

۷۲۸۸..... جو تمہارے دل میں کھٹکے اسے چھوڑ دو۔طبرانی عن ابی امامة

۷۲۸۹..... پرہیزگاری وہ ہے جو شبہ کے وقت رک جائے۔طبرانی عن واثلة

۷۲۹۰..... پرہیزگاری کے برابر کوئی چیز نہیں۔ترمذی عن جابر

۷۲۹۱..... حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی مشتبہ کام ہیں، جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے، تو جس نے اپنے آپ کو شبہات سے بچایا اس نے اپنی عزت اور دین کو بچالیا، اور جو شبہات میں پڑا تو وہ حرام میں پڑ گیا، جیسے کوئی چرواہا جو چراگاہ کے قریب (بکریاں) چرا رہا ہو، تو قریب ہی وہ انہیں اس چراگاہ میں ڈال دے گا، خبردار زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں، آگاہ رہو! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ صحیح ہو جائے تو سارا بدن صحیح ہو جاتا ہے، اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے خبردار وہ دل ہے۔

بیہقی، ترمذی، ابن ماجه، ابو داؤد، نسائی، عن النعمان بن بشیر

۷۲۹۲..... حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ترمذی، ابن ماجة، حاکم عن سلمان۔

۷۲۹۳..... حلال وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمایا ہے اور حرام وہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام قرار دیا ہے، اور جن چیزوں سے خاموشی اختیار کی ہے تو وہ چیزیں ہیں جو معاف ہیں۔ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن سلمان

۷۲۹۴..... جو چیز شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ سچ میں نجات ہے۔ابن قانع عن الحسن

۷۲۹۵..... جو چیز شک والی ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو۔

مسند احمد عن انس، نسائی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنهما، طبرانی عن وابصة بن معبد، خطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنهما

۷۲۹۶..... جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اسے چھوڑ دو اور جو شک میں نہ ڈالے اسے اختیار کرو اس واسطے کہ سچائی میں اطمینان ہے اور جھوٹ فریب ہے۔مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن الحسن

۷۲۹۷..... جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، لہٰذا تو ہرگز اس چیز کو گم نہ پائے گا جسے تو نے (صرف) اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دیا ہے۔حلیة الاولیاء، خطیب عن ابن عمر

۷۲۹۸..... ہر وہ چیز جو تشویش میں ڈالے حرام (کے قریب) ہے جبکہ دین میں کوئی بھی تشویشناک امر نہیں۔طبرانی فی الکبیر عن تمیم الداری

یعنی تمام احکام واضح ہیں کسی طرح کا کوئی اشکال اور تردد نہیں، کسی کو اگر کوئی شک ہے تو اس کی اپنی کم سمجھی کی وجہ سے ہے اسے چاہیے کہ علماء فقہاء سے پوچھے، انسان ہر بات کو خود سمجھنے کی کوشش کرنے لگ جائے تو مشاہدہ ہے کہ وہ نقصان اٹھاتا ہے

# الاکمال

۷۲۹۹..... تقویٰ اعمال کا بادشاہ ہے، جس میں تقویٰ نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روک دے جب وہ تنہا ہو تو اللہ تعالیٰ کو اس کے سارے اعمال کی پروا نہیں، اور یہ (تقویٰ) اللہ تعالیٰ سے تنہائی اور لوگوں کے سامنے ڈرنے، فقر و مالداری میں میانہ روی کرنے، رضامندی اور ناراضگی میں انصاف سے کام لینے کا نام ہے خبردار! مؤمن اپنے نفس پر حکم چلاتا ہے وہ لوگوں کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

الحکیم عن انس رضی اللہ عنه

۷۳۰۰۔۔۔۔۔دنیا کی مضبوطی تقویٰ (میں) ہے۔الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ
۷۳۰۱۔۔۔۔۔جب تمہارے سامنے کئی چیزیں ہوں اور بہتیری باتیں ہوں، تو (درست) راہ یہی ہے کہ ہر شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہوا سے اختیار کرلو۔الدیلمی عن ابن عمر

## جس کام کے گناہ ہونے کے بارے میں شک ہو جائے

۷۳۰۲۔۔۔۔۔تمہارے دل میں جب کوئی بات کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔مسند احمد، ابن حبان حاکم، سعید بن منصور عن ابی امامۃ
۷۳۰۳۔۔۔۔۔جب تمہارے دل میں کوئی چیز کھٹکے تو اسے چھوڑ دو۔بیھقی عن ابی امامۃ
۷۳۰۴۔۔۔۔۔نیکی (کا کام) وہ ہے جس سے دل میں سکون ہو اور دل بھی اس سے مطمئن ہو، اور شک یہ ہے کہ دل میں بے قراری ہو اطمینان نہ ہو، لہٰذا جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو اگرچہ بتانے والے تجھے بتادیں۔ابن عساکر عن واثلہ
۷۳۰۵۔۔۔۔۔اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں جو تم پوچھنے آئے ہو؟ اور چاہو تو پوچھ لو، تم یقین اور شک کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو، یقین (کی بات) وہ ہے جو سینے میں ٹھہر جائے، اور دل اس سے مطمئن ہو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتادیں، جو شک والی چیز ہو اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، کیونکہ بھلائی اطمینان (کا دوسرا نام) ہے، اور شک دھوکا ہے اور جب تمہیں شک ہو تو شک والی چیز کو چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، عصبیت یہ ہے کہ تم اپنی قوم کی ظلم میں مدد کرو، پرہیز گار وہ ہے جو شبہات میں (پڑنے سے پہلے) ٹھہر جائے، اور دنیا کی لالچ رکھنے والا وہ ہے جو اسے بغیر حلال کے طلب کرے، گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے۔طبرانی عن واثلۃ
۷۳۰۶۔۔۔۔۔تیرا نفس خود تجھے بتائے گا، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھو، کیونکہ وہ حلال میں سکون محسوس کرتا ہے اور حرام میں ڈانواں ڈول رہتا ہے، جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، مؤمن چھوٹی (ممنوع) چیزوں کو بڑی (ممنوع) باتوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔الحکیم عن عثمان بن عطاء عن ابیہ مرسلاً
۷۳۰۷۔۔۔۔۔پرہیز گاری کے پایہ کی کوئی چیز نہیں۔ترمذی، حسن غریب عن جابر
فرماتے ہیں: کہ ایک شخص کی عبادت واجتہاد کا ذکر کیا گیا، اور دوسرے کی پرہیز گاری کا ذکر کیا گیا، آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔مر برقم، ۷۲۹۰
۷۳۰۸۔۔۔۔۔جو چیز شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کرو، اس واسطے کہ بھلائی (میں) اطمینان ہے اور برائی (میں) دھوکہ ہے۔طبرانی فی الکبیر، حاکم، بیھقی عن الحسن بن علی
۷۳۰۹۔۔۔۔۔تجھے تیرا نفس بتائے (تو وہ بات معتبر سمجھ) شک والی چیز چھوڑ دو اور جس میں شک نہ ہو اسے اختیار کر، اگرچہ تجھے بتانے والے بتائیں، اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ، کیونکہ حلال (سے) دل پر سکون ہوتا ہے، اور حرام سے قرار نہیں پاتا، اور پرہیز گار مسلمان چھوٹی چیزوں کو بڑی چیزوں میں پڑنے کے خوف سے چھوڑ دیتا ہے۔طبرانی عن واثلہ
۷۳۱۰۔۔۔۔۔جسے تیرا دل انجان سمجھے اسے چھوڑ دے۔ابن عساکر عن عبدالرحمن بن معاویہ بن خدیج
۷۳۱۱۔۔۔۔۔اے وابصہ! تم نیکی اور برائی کے متعلق پوچھنا چاہتے ہو؟ نیکی کی وجہ سے سینہ کشادہ ہو جائے، اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے، اگرچہ لوگ تجھے اس کے متعلق آگاہ کردیں۔ابن حبان عن وابصۃ الاسدی
۷۳۱۲۔۔۔۔۔اے وابصہ! اپنے دل سے پوچھو، اپنے دل سے استفسار کرو، نیکی وہ ہے جس پر دل ونفس مطمئن ہو جائیں، اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور سینہ میں تردد پیدا ہو، اگرچہ لوگ تجھے بتادیں۔مسند احمد، طبرانی، بیھقی فی الدلائل عنہ
۷۳۱۳۔۔۔۔۔حلال اور حرام (دونوں) واضح ہیں، اور (ان دونوں کے) درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے ایک (ممنوع) چراگاہ بنائی اور اللہ تعالیٰ کی وہ چراگاہ حرام کردہ چیزیں ہیں، اور جو چراگاہ کے قریب چرائے تو وہ قریب ہے کہ وہ دھوکہ

میں پڑ جائے، اور جو دھوکہ میں پڑ اقریب ہے کہ وہ جسارت کرلے۔ طبرانی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۴ لوگو! حلال اور حرام واضح ہیں، ان کے درمیان میں بہت سے مشتبہ کام ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو اس نے اپنا دین اور عزت بچالی، اور جس نے ان کی طرف جلد بازی کی، تو وہ ان میں پڑ سکتا ہے، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے، اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔ دارقطنی فی الافراد وابن عساکر عن بشیر بن النعمان بن بشیر عن ابیہ، قال دارقطنی لا اعلم لبشیر بن النعمان حدیث مسند غیرہ

۷۳۱۵ حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، جو ان سے بچا تو وہ اپنے دین اور عزت کو زیادہ بچانے والا ہے، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہی وہ کبیرہ گناہوں میں پڑ جائے گا، جیسے کوئی چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو وہ اس میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی حدود ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، بخاری فی الادب عن عمار

۷۳۱۶ حلال اور حرام واضح ہیں، اور ان دونوں کے درمیان کئی امور مشتبہ ہیں، جس نے انہیں چھوڑ دیا، تو وہ اپنے دین اور عزت کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، اور جو ان کے قریب ہوا جیسے کوئی چرنے والا جانور جو کسی (ممنوع) چراگاہ کے پاس چر رہا ہو، تو عنقریب وہ اس میں پڑ جائے گا۔ ابن شاهین والخطیب وابن عساکر عن الزبیر بن سعید الهاشمی عن محمد بن المنکدر عن جابر، قال ابن شاهین هذا حدیث غریب لا اعلم حدث به الا سعد بن زکریا عن الزبیر بن سعید والمشهور حدیث الشعبی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۷ حلال اور حرام واضح ہیں ان کے درمیان کئی مشتبہ چیزیں ہیں، جس نے ان میں منہ ڈالا تو وہ گناہ میں پڑنے کے لائق ہے، اور جو ان سے بچا وہ وہ اپنے دین (کے احساس) پر بڑا مہربان ہے۔

## حرام اور مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرو

۷۳۱۸ ۔۔۔ حلال اور حرام واضح ہیں، اور شبہات ان کے درمیان ہیں، جس نے گناہ کی مشتبہ چیز چھوڑ دی تو وہ بظاہر (گناہ) کو زیادہ (جلد) چھوڑ دے گا، اور جس نے شک (کی بات یا کام) پر (کرنے میں) جرأت کی تو عنقریب وہ حرام میں پڑ جائے گا، ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔ بیهقی عن النعمان بن بشیر

۷۳۱۹ ۔۔۔ لوگو! ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ، اس کی حرام اور حلال کردہ چیزیں ہیں، اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں، اگر کوئی چرواہا، چراگاہ کے آس پاس (بکریاں) چرائے تو تھوڑی دیر بعد اس کی بکریاں چراگاہ کے درمیان میں چرنے لگیں گی، لہٰذا شبہات کو چھوڑ دو۔ طبرانی عن النعمان بن بشیر

۷۳۲۰ ۔۔۔ گناہ دل کی بے چینی ہے، جو آنکھ بھی اٹھتی ہے اس میں شیطان کی طمع (کی ملاوٹ) ہوتی ہے۔

سعید بن منصور، بیهقی عن عبداللہ اظنہ ابن مسعود

تشریح: ۔۔۔۔۔ اگر انسان اس کی عادت بنالے کہ صرف اپنی ضرورت کی چیزیں دیکھا کرے تو اس کے دل کی کیفیت ہی بدل جائے۔

فطرتی ونفسیاتی باتیں

۷۳۲۱ ۔۔۔ شبہات میں پڑنے والا شراب کو نبیذ سمجھ کر حلال جانتا ہے حرام (مال) کو ہدیہ اور ناحق (مال) کو زکوۃ سمجھے گا۔ الدیلمی عن علی

۷۳۲۲ ۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ قیامت کے میدان میں جو بندہ میرے حضور آئے گا تو جو کچھ اس کے پاس تھا اس کی میں تفتیش کروں گا، ہاں جو پرہیزگاروں سے ہوا (وہ مستثنیٰ ہے) کیونکہ میں ان سے حیا کرتا ہوں، انہیں مقام ومرتبہ دوں گا، ان کا اکرام کروں گا، انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔ الحکیم عن ابن عباس

۷۳۲۳ ۔ کھانے کے وقت اگر تم رک جاؤ تو بغیر کاشت کیے کھاؤ۔ بخاری فی تاریخه عن اسمعیل البجلی، مرسلاً

۷۳۲۴ زرگر (سنار) کے کنوئیں سے پانی نہ پینا، اور عشر وصول کرنے والے کے سایہ میں ہرگز نہ بیٹھنا۔ ابن عساکر عن علی

تشریح: ...... کیونکہ دونوں کام ذراسی بے احتیاطی کی وجہ حرام تک پہنچ جاتے ہیں۔

## ناپسندیدہ تقویٰ ...... از اکمال

۷۳۲۵۔ جس نے اپنا تقویٰ مکمل کرلیا تو خواب میں میرا دیدار اس پر حرام ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

## ایفاء عہد ...... از اکمال

۷۳۲۶۔ کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ (تمہارے بہترین لوگ) وہ ہیں جو وعدہ پورا کرنے والے اور خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ پوشیدہ متقی کو پسند کرتے ہیں۔ ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۳۲۷۔ وعدہ پورا کرنے والے خوش اخلاقی سے پیش آنے والے ہی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے ہوں گے۔

مسند احمد، بیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۷۳۲۸۔ ...... میں ان لوگوں میں سب سے زیادہ شریف ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتے ہیں۔ بیہقی عن ابن عمر

۷۳۲۹۔ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں جو اپنے ذمہ کو پورا کرتا ہے۔ بیہقی عن عبدالرحمن بن البیلمانی مرسلا مولی عمر نوفی فی ولایة الولید

۷۳۳۰۔ ان سے کیا ہوا وعدہ پورا کرو ہم اللہ تعالیٰ سے ان کے خلاف مدد مانگتے ہیں۔ مسند احمد والبغوی طبرانی عن حذیفه
مشرکین نے انہیں اور ان کے والد یمان کو پکڑ لیا اور ان سے یہ عہد لیا کہ بدر کے دن وہ نہیں لڑیں گے، تو نبی علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا۔

## حرف یاء ...... یقین

۷۳۳۱۔ ... صبر آدھا ایمان اور یقین سارے کا سارا ہی ایمان ہے۔ حلیة الاولیاء، بیہقی عن ابن مسعود

۷۳۳۲۔ ...... مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا ڈر ہے۔ طبرانی فی الاوسط، بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۳۳۳۔ یہ یقین کی کمزوری ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش کرو، اور اللہ تعالیٰ کے (عطا کردہ) رزق پر ان کی تعریف کرو، اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دیا اس کی وجہ سے ان کی مذمت کرو، اللہ تعالیٰ کے رزق کو لالچی کی لالچ تمہاری طرف کھینچ کر نہیں لاسکتی اور نہ کسی نفرت کرنے والے کی نفرت و ناپسندیدگی اسے ہٹا سکتی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور جلال سے راحت و کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے، اور غم و پریشانی کو شک اور (تقدیر پر) ناراضگی میں رکھا ہے۔ حلیة الاولیاء بیہقی عن ابی سعید

## الاکمال

۷۳۳۴۔ تم جتنے ہو اور دنیا میں لوگوں کو یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی بھلائی نہیں دی گئی سو یہ دونوں (نعمتیں) اللہ تعالیٰ سے مانگا کرو۔

ابن عساکر عن الحسن مرسلا

۷۳۳۵۔ بندے کو حسن یقین اور عافیت سے افضل کوئی چیز نہیں دی گئی، سو اللہ تعالیٰ سے حسن یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔

البزار عن سہل بن سعد عن ابی بکر، وقال لیس لسہل عن ابی بکر حدیث مرفوع غیرہ

۷۳۳۶۔ اللہ تعالیٰ سے یقین اور عافیت کا سوال کیا کرو۔ بیہقی حاکم عن ابی بکر

۷۳۳۷۔۔۔۔۔یقین کی تعلیم ایسے حاصل کرو جیسے تم قرآن سیکھتے ہو، یہاں تک کہ تمہیں اس کی معرفت حاصل ہو جائے کیونکہ میں اسے سیکھتا ہوں۔
حلیة الاولیاء عن ثور بن یزید، مرسلاً

۷۳۳۸۔۔۔۔۔لوگو! اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کیا کرو، اس واسطے کہ کسی کو عافیت کے بعد یقین جیسی (نعمت) نہیں ملی، اور کفر کے بعد شک سے بڑی کوئی (مصیبت) نہیں سچ کی عادت ڈالو، کیونکہ وہ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور سچ اور نیکی دونوں جنت میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں اور جھوٹ سے بچنا کیونکہ جھوٹ برائی کی طرف راہ ہموار کرتا ہے، اور جھوٹ اور برائی دونوں جہنم میں (لے جانے کا ذریعہ) ہیں۔ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۳۹۔۔۔ ایمان دل میں برقرار ہے اور یقین (کئی) خطرات (میں) ہے۔الدیلمی عن داؤد بن سعد الانصاری عن ابیه

۷۳۴۰۔۔۔ ابن عمر! تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم ادنیٰ قسم کے لوگوں میں عمر رسیدہ ہوگے، وہ ایک سال کا (غلہ واناج بطور) خرچ چھپائے ہوں گے، اور یقین کمزور ہوگا۔بخاری فی روایة حماد بن شاکر عن ابن عمر

۷۳۴۱۔۔۔۔۔مجھے اپنی امت کے بارے یقین کی کمزوری کا خدشہ ہے۔ابن المبارک عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۳۴۲۔۔۔ عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) پانی پر چلا کرتے تھے، اگر ان کے یقین میں مزید اضافہ ہوتا (جبکہ نبوت کے بعد کا کوئی درجہ نہیں) تو وہ ہواؤں میں اڑتے۔الحکیم عن زافر بن سلیمان، معضلاً

تشریح:۔۔۔۔۔انسانوں میں سب سے بڑا درجہ انبیاء کا ہے، مراد یہ ہے کہ وہ مزید کوئی درجہ تو پا نہ سکتے تھے اس لیے یہیں تک ممکن تھا بقیہ انہیں حاصل نہیں تو اس پر ملامت بھی نہیں اگر وہ مرتبہ انہیں ملتا تو یقیناً یقین میں اضافہ ہوتا ہے لیکن وہ ان کے اختیار میں نہیں تھا۔

۷۳۴۳۔۔۔ اگر میرے بھائی عیسیٰ (علیہ السلام) کا یقین اس طرح اچھا ہوتا جیسا کہ ہوتا ہے تو وہ ہواؤں میں چلتے اور پانی پر نماز پڑھتے۔الدیلمی عن معاذ

# باب دوم...... برے اخلاق اورافعال

اس بارے میں تین فصول ہیں۔

## فصل اول...... برے اخلاق وافعال سے ڈراؤ

۷۳۴۴...... بدخلقی بے برکتی ہے۔ ابن شاهين في الافراد عن ابن عمر

۷۳۴۵...... بداخلاقی بے برکتی ہےاورتمہارے برےلوگ وہ ہیں جوزیادہ بداخلاق ہیں۔خطيب عن عائشة

۷۳۴۶...... بدخلقی بے برکتی،عورتوں کی (ہر بات میں) فرمانبرداری ندامت (کا باعث) ہےاچھی عادت برکت وبڑھوتری (کا باعث) ہے۔ ابن منده عن ربيع الانصاری

۷۳۴۷...... بداخلاقی عمل کرخراب کرتی ہے، جیسے سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے۔ الحارث والحاكم في الكنى عن ابن عمر

۷۳۴۸...... ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھنے کی برائی بخل، کھلی برائی اور بداخلاقی ہے۔ ابن المبارک عن سليمان بن موسى، مرسلاً

۷۳۴۹...... جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے ٹل گیا تو اس کی تصدیق کرو، اور جب یہ سنو کہ فلاں شخص نے اپنی عادت چھوڑ دی ہے تو اس بات کی تصدیق نہ کرو، اس واسطے کہ وہ وہی کرے گا جو اس کی عادت ہے۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی الله عنه

## خندہ پیشانی پسندیدہ عمل ہے

۷۳۵۰...... اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے بھائیوں کے سامنے منہ بنائے رکھے۔ فردوس عن علی

۷۳۵۱...... ہر (گناہ کی) بات کی توبہ ہے صرف بداخلاق (کی توبہ نہیں) کیونکہ وہ جس گناہ سے توبہ کرتا ہے اس سے زیادہ برے میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ خطيب عن عائشة

۷۳۵۲...... (اچھے) اخلاق کو (برے اخلاق میں) تبدیل کرنے والا ایسا ہے جیسے (کسی کی) خلقت کو تبدیل کرنے والا، تم اس کی اخلاقی تبدیلی اس وقت ہی کرسکتے ہو کہ جب اس کی خلقت تبدیل کردو۔ ابن عدی، فردوس عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۳۵۳...... بے برکتی برے اخلاق ہیں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبير، الحلية عن عائشة، دارقطنی فی الافراد، طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۳۵۴...... اگر بدخلقی کسی مرد کی صورت میں لوگوں کے درمیان چلتا تو انتہائی بری صورت کا مرد ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے فحش گو بنا کر نہیں پیدا کیا۔

الخرائطي في مساوى الاخلاق عن عائشة

عيش فی الناس لكل رجل سوء لكل لفظ غلط ہے صحیح لكان ہے۔

۷۳۵۵...... ہر گناہ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں توبہ ہے سوائے بداخلاق کے، وہ جس گناہ سے بھی توبہ کرتا ہے تو اس سے زیادہ برے میں واقع ہوجاتا ہے۔ ابو الفتح الصابونی فی الاربعين عن عائشة

۷۳۵۶...... جس کے اخلاق برے ہوئے اسے اس کے نفس میں عذاب دیا جاتا ہے اور جس کی پریشانی زیادہ ہو اس کا بدن کمزور پڑ جاتا ہے، اور جس نے لوگوں سے مذاق کیا اس کی شرافت ختم ہوگئی، اور اس کی مردانگی ومروت گرگئی۔ الحارث وابن السنی وابونعيم فی الطب عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... نفس میں عذاب کا مطلب یہ ہے کہ وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوتا ہے۔

۷۳۵۷ بری خصلت والا (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ ترمذی ابن ماجه عن ابی بکر

۷۳۵۸ متکبر زیادہ بک بک کرنے والا اور سخت طبیعت بدخلق جنت میں نہیں جائے گا۔ ابو داؤد عن حارثة بن وهب

۷۳۵۹ بدبخت گو متکبر اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا جہنمی ہے اور کمزور ومغلوب لوگ جنتی ہیں۔ ابن قانع، بیہقی عن سراقة بن مالك

۷۳۶۰ لوگ کانوں کی مانند ہیں، اور عادت نسل درنسل چلتی ہے بے ادبی بری خصلت کی طرح ہے۔ بیہقی عن ابن عباس

تشریح: جیسے کان سے بھی سونا، چاندی اور پیتل نکلتا ہے ایسے لوگوں کے ہاں بھی اچھے اور برے اخلاق والے لوگ بھی پیدا ہوجاتے ہیں۔

## الاکمال

۷۳۶۱ بداخلاقی عمل کو ایسے ہی خراب کرتی ہے جیسے سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے۔ العسکری فی الامثال عن علی رضی الله عنه، ورجاله ثقات

۷۳۶۲ باہمی مجلس کی برائی بخل اور تنگی ہے، بدخلقی بے برکتی ہے۔ العسکری فی الامثال عن ابی هريرة رضی الله عنه، مرسلا

۷۳۶۳ بدخلقی ایسا گناہ ہے جس کی بخشش نہیں، اور بدخلقی ایک کھلی خطا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۷۳۶۴ انسان کی بدبختی بداخلاقی ہے۔ الخرائطی وابن عساکر عن جابر

# فصل ثانی ...... برے اخلاق اور افعال

## حروف معجم کی ترتیب پر

## حرف الف ...... اسراف وفضول خرچی

۷۳۶۵ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو (اس کی حماقت کی وجہ سے) ذلیل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اپنا مال تعمیرات پانی اور مٹی میں خرچ کرتا ہے۔
البغوی عن محمد بن بشير الانصاری، ومالہ غيره

۷۳۶۶ یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر اس چیز کو کھاؤ جس کی تمہیں خواہش ہو۔ ابن ماجه عن انس

۷۳۶۷ روزانہ ناشتہ کرنے والے اسراف کرتے ہیں۔ بیہقی عن عائشة

## ایماء، آنکھ وآبرو سے اشارہ

۷۳۶۸ (کسی کے خلاف) آنکھ سے اشارہ کرنا خیانت ہے کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (اس طرح) اشارہ کرے۔
ابن سعد عن سعيد بن المسيب، مرسلا

تشریح: عموماً جب اشارہ کیا جاتا ہے تو جس کے خلاف اشارہ کیا جاتا ہے وہ دیکھتا نہیں اس لیے اسے خیانت کہا گیا ہے۔

۷۳۶۹ کسی نبی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ (آنکھ وابرو سے) اشارہ کرے۔ مسند احمد عن انس

## الاکمال

۷۳۷۰ اسلام میں (کسی کے خلاف آنکھ سے) اشارہ کرنے اور دھوکے سے قتل کرنے کی گنجائش نہیں، بے شک ایمان نے دھوکے سے قتل

کرنے کو مقید کردیا ہے اور نبی اشارہ نہیں کرتا ہوتا۔ابن عساکر عن عثمان بن عفان

## نفس کی تذلیل......ازا کمال

۷۳۷۱۔۔۔ مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے عرض کیا: کوئی اپنے آپ کو کیسے ذلیل کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایسی آزمائش میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔

مسند احمد، ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجہ، ابویعلی، سعیدبن منصور عن جندب عن حذیفہ عن ابی سعید،طبرانی عن ابن عمر

## حرف الباء......بغاوت وظلم

۷۳۷۲۔۔۔ بغاوت اور قطع رحمی سے بڑھ کر کوئی گناہ ایسا نہیں جس کے کرنے والے کے لیے اللہ تعالیٰ دنیا میں عذاب جلدی دیتے ہیں باوجودیکہ یہ گناہ اس کے لئے آخرت میں بھی ذخیرہ ہوگا۔مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم ابن حبان عن ابی بکر

۷۳۷۳۔۔۔ بغاوت سے بچو، کیونکہ بغاوت سے بڑھ کر کوئی سزا جلد نہیں ملتی۔ابن عدی و ابن النجار عن علی

۷۳۷۴۔۔۔ لوگوں پر ظلم زانیہ عورت کا بیٹا ہی کرتا ہے یا جس میں اس کی خصلت ہے۔طبرانی عن ابی موسیٰ

۷۳۷۵۔۔۔ اگر ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ پر زیادتی کرے تو جو زیادتی ظلم کرنے والا ہوگا ریزہ ریزہ ہوجائے گا۔ابن لال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## بخل وکنجوسی کی مذمت

۷۳۷۶۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں تو بخیل ہو اور اپنی موت کے وقت سخی ہو۔الخطیب فی کتاب البخلا عن علی

۷۳۷۷۔۔۔ بخل سے بچو! اس لیے کہ تم سے پہلے لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، بخل نے انہیں کنجوسی کا حکم دیا تو انہوں نے کنجوسی کی، اس نے انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں نے قطع رحمی کی، اس نے انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ابوداؤد، حاکم عن ابن عمرو

۷۳۷۸۔۔۔ آدمی کے بخیل ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں اپنا پورا حق لوں گا، اور اس میں سے کچھ نہیں چھوڑوں گا۔

فردوس عن ابی امامۃ

۷۳۷۹۔۔۔ دو خصلتیں ایسی ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں، بخل اور بدخلقی۔بخاری فی الادب، ترمذی عن ابی سعید

۷۳۸۰۔۔۔ وہ شخص انتہائی برا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لیے مانگا جائے پھر بھی نہ دے۔بخاری فی التاریخ عن ابن عباس

۷۳۸۱۔۔۔ مرد میں سب سے بری خصلت بے صبری کی کنجوسی اور سخت بزدلی ہے۔بخاری فی التاریخ، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۳۸۲۔۔۔ بخیل (پہلے طبقہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔خطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عمر

۷۳۸۳۔۔۔ اس امت کے پہلے طبقہ کی درستگی زہد اور یقین ہے اور آخری طبقہ کی ہلاکت بخل اور لمبی امید سے ہوگی۔

مسند احمد فی الزھد، طبرانی فی الاوسط بیھقی عن ابن عمرو

۷۳۸۴۔۔۔ سخی کا کھانا (کھانا) علاج ہے اور بخیل کا کھانا بیماری ہے۔خطیب فی کتاب البخلاء و ابو القاسم الخرقی، فی فوائدہ عن ابن عمرو

تشریح:۔۔۔ کیونکہ جو کھانا انسان دل سے نہ دے وہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

۷۳۸۵۔۔۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقسیم ہے کہ بخیل (پہلے گروہ کے ساتھ) جنت میں نہیں جائے گا۔ابن عساکر عن ابن عباس

۷۳۸۶۔۔۔ اسلام نے بخل سے بڑھ کر کسی چیز کو نہیں مٹایا۔ابوداؤد، ابویعلی عن انس

۷۳۸۷۔۔۔ بخیل اور صدقہ دینے والے (دونوں) کی مثال ان دو مردوں کی سی ہے جن پر لوہے کی دو زرہیں سینے سے ہنسلی کی ہڈی تک ہوں، تو

خرچ کرنے والے کی زرہ خرچ کرنے سے اس کی جلد پر لمبی ہوجاتی ہے (اور اتنی بڑھ جاتی ہے) یہاں تک کہ اس کی انگلیاں چھپ جاتی ہیں اور اس کے قدموں کے نشان مٹ جاتے ہیں۔ اور بخیل کچھ خرچ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تو ہر کڑی کا حلقہ اپنی جگہ میں تنگ ہوجاتا ہے اور اسے کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ کھلتی نہیں۔ مسند احمد، بیهقی، نسائی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۳۸۸..... اس امت کے پہلے طبقہ کی نجات یقین اور زھد میں ہے اور اس کا آخری طبقہ بخل اور (لمبی) امیدوں سے ہلاک ہوگا۔

ابن ابی الدنیا عن ابن عمرو

۷۳۸۹..... بخل سے بڑھ کر بھی کوئی بیماری ہوگی؟ مسند احمد بیهقی عن جابر، حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:..... روحانی بیماری اور جب روح بیمار ہوجائے تو جسم بھی سقیم و بیمار پڑجاتا ہے۔

۷۳۹۰..... اس شخص کے لیے سراسر خرابی ہے جو اپنے اہل وعیال کو تو خیریت سے چھوڑ مرے اور خود برائی لے کر اپنے رب کے ہاں حاضر ہو۔

فردوس عن ابن عمر

۷۳۹۱..... بخل اور جھوٹ دو ایسی خصلتیں ہیں جو کسی مؤمن میں جمع نہیں ہوسکتی ہیں۔ سمویه عن ابی سعید

۷۳۹۲..... سردار بخل نہیں کرتا۔ خطيب في كتاب البخلاء عن انس

۷۳۹۳..... جس نے زکوۃ ادا کی، مہمان کی مہمان نوازی کی اور مصیبت میں کسی کو دیا تو وہ کنجوسی سے بری ہو گیا۔

هناد، ابویعلی، طبرانی عن خالد بن زيد بن حارثه

۷۳۹۴..... جس میں تین باتیں ہوں گی تو اس نے اپنے آپ کو بخل و کنجوسی سے بچالیا، جس نے زکوۃ ادا کی، مہمان کی ضیافت کی اور مصیبت میں (کسی کو) دیا۔ طبرانی عن خالد بن زيد بن حارثه

## ظلم..... از اکمال

۷۳۹۵..... ابلیس (اپنے چیلوں سے) کہتا ہے (جاؤ) انسانوں میں ظلم اور حسد (کی صفات) تلاش کرو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں شرک کے برابر ہیں۔ حاکم فی تاریخه والديلمی عن علی

۷۳۹۶..... لوگوں پر صرف حرامزادہ ہی ظلم کرتا ہے یا جس میں یہ صفت ہو۔ الخرائطی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ عن ابيه عن جده

۷۳۹۷..... اے ام عبد کے بیٹے! کیا تم جانتے ہو کہ جو اس امت میں سے ظلم کرے گا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم کیا ہے؟ تو سنو! ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ اس امت کا زخمی قتل نہ کیا جائے گا، اور نہ ان کا مال غنیمت تقسیم کیا جائے گا۔

حاکم، بیهقی وضعفه وابن عساکر عن ابن عمر رضی الله عنه

۷۳۹۸..... نہ ظلم کرنا اور نہ ظلم کرنے والا بننا، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لوگو! تمہاری زیادتی خود تمہارے خلاف ہے۔

حاکم عن ابی هريرة رضی الله عنه

## باہمی بغض وعناد..... از اکمال

۷۳۹۹..... خبردار، باہمی بغض وعناد سے بچو! کیونکہ وہ مونڈنے والی ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هريرة رضی الله عنه

## بخل..... از اکمال

۷۴۰۰..... اللہ تعالیٰ نے جنت عدن (کے پودوں) کو اپنے دست (قدرت) سے اگایا ہے، اسے مزین کیا، فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے اس میں

نہریں کھودیں، پھر اس میں پھل لد گئے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خوبصورتی اور حسن دیکھا تو فرمایا: مجھے اپنی عزت وجلال اور اپنے عرش پر بلندی کی قسم! میرے پڑوس میں تجھ میں کوئی بخیل نہ جائے گا۔ابن النجار والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابن عباس، وھو ضعیف

تشریح:.......سند کے لحاظ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔

۷۴۰۱.....اللہ تعالیٰ سچے سوالی کے لیے ایسے ہی غضبناک ہوتے ہیں جیسے اپنے لیے غضبناک ہوتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۰۲.....کنجوسی سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں بخل کا حکم دیا تو انہوں نے بخل کیا، انہیں قطع رحمی کا حکم دیا، انہوں نے قطع رحمی کی، انہیں گناہوں کا حکم دیا تو انہوں نے گناہ کیے۔ابو داؤد وابن جریر فی تھذیبہ حاکم، بیھقی عن ابن عمرو

۷۴۰۳.....کنجوسی سے بچو، اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں نے بلایا تو انہوں نے خون بہائے، مال اڑائے، اپنی اولاد کو قتل کیا۔ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۰۴.....بخل سے بچنا کیونکہ اس نے اقوام کو بلایا تو انہوں نے زکوٰۃ روک لی، قطع رحمی کی، اور اس کے کہنے پر انہوں نے خون بہائے۔

ابن جریر رضی اللہ عنہ

۷۴۰۵.....کنجوسی سے بچنا اس واسطے کہ تم سے سابقہ لوگ بخل کی وجہ سے ہلاک ہوئے، اس نے انہیں جھوٹ کا حکم دیا تو انہوں نے جھوٹ بولا، ظلم کا حکم دیا تو انہوں نے ظلم ڈھائے، اور انہیں قطع رحمی کا حکم دیا تو انہوں رشتے ناتے توڑے۔ابن جریر عن ابن عمرو

۷۴۰۶.....بخل کے دس حصے ہیں، ان میں سے نو حصے گھڑسوار میں اور باقی دوسرے لوگوں میں ہیں۔

دارقطنی، بیھقی، خطیب فی کتاب البخلاء عن انس رضی اللہ عنہ

۷۴۰۷.....تم کہتے ہو یا تمہارا کہنے والا کہے گا: بخیل ظالم سے زیادہ معذور ہے، اور (خود ہی بتاؤ) بخل سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں کونسا ظلم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اپنی عزت وعظمت اور جلال کی قسم کھاتے ہیں کہ جنت میں کنجوس اور بخیل شخص نہیں جائے گا۔

الخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی الزاھریۃ عن ابی شجرۃ

۷۴۰۸.....جس شخص میں تین باتیں ہوئیں تو وہ کنجوسی سے بری ہے، جس نے زکوٰۃ ادا کی درآنحالیکہ وہ خوش ہو، اور اپنے مہمان کی مہمان نوازی کی، اور مصائب میں عطا کیا۔طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۴۰۹.....بخل اور بدخلقی دو ایسے اخلاق ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں۔الدیلمی عن ابن عمرو

۷۴۱۰.....اللہ تعالیٰ نے ملامت کو پیدا کر کے اسے بخل اور مال سے ڈھانپ دیا۔البزار ابونعیم عن ابن عباس

۷۴۱۱.....بخل اور ایمان کبھی کسی بندے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ابن شیبہ وھناد، ترمذی، حاکم بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۱۲.....ایمان اور بخل کبھی کسی مسلمان بندے کے دل میں یکجا نہیں ہو سکتے۔

ابن عدی عن عبدالغفور بن عبدالعزیز بن سعید الانصاری عن ابیہ عن جدہ

۷۴۱۳.....بخل اور ایمان کبھی کسی بندے کے دل میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ابن جریر فی تھذیبہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۱۴.....ایمان اور بخل کسی مسلمان کے پیٹ (دل) میں جمع نہیں ہو سکتے۔ابن جریر عنہ

۷۴۱۵.....مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ وہ بخیل اور بزدل ہو۔

ھناد والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی جعفر، معضلا، الخطیب عن ابی عبدالرحمن السلمی، مرسلا، موقوفا

۷۴۱۶.....اے انسان! جب تک تو زندہ ہے بخیل رہے گا، اور جب تمہاری وفات کا وقت ہوگا تو اپنے مال کی طرف ہاتھ بڑھائے گا کہ اسے بکھیرے، سو دو عادتیں (اپنے اندر) جمع نہ کرنا، زندگی میں برا سلوک اور مرتے وقت برائی، اپنے ان قریبی رشتہ داروں کو دیکھنا جو محروم ہوں گے، اور وارث نہیں بنیں گے تو ان کے لیے نیکی کی وصیت کر کے مرنا۔الدیلمی عن زید بن ثابت

۷۴۱۷.....اے بنی سلمہ! بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری ہے؟ اپنے دوست کے لیے دعا کرو۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن زید بن ثابت

تشریح:...... یا صاحب سے خود نبی کریم ﷺ مراد ہیں تو پھر درود وسلام مراد ہے اور یا کوئی مسلمان مراد ہے تو اس وقت دعا کرنا مراد ہے۔

## حرف التاء......لوگوں کے عیوب تلاش کرنا

۷۴۱۸...... مرد سے اپنے بیوی کو پیٹنے کے بارے سوال نہیں ہوگا۔ ابوداؤد عن عمر

۷۴۱۹...... مرد سے اپنی بیوی کی پیٹ کے بارے نہیں پوچھا جائے گا؟ اور تنہا نہ سونا۔ مسند احمد، حاکم عن عمر

شادی شدہ مردوں کے لیے یہ انتہائی مفید ترین نصیحت ہے، یعنی اپنی عورتوں کے ساتھ رہو، انہیں تنہا نہ چھوڑو۔

## چمٹے رہنا

۷۴۲۰...... یہ بات مؤمن کے اخلاق سے نہیں کہ وہ (لوگوں سے) چمٹا رہے اور حسد کرے، صرف علم کی طلب میں ایسا کرسکتا ہے۔ بیہقی عن معاذ

## شکم سیری اور نفرت

۷۴۲۱...... شکم سیر ہونے والے ہلاک ہوگئے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابن مسعود

۷۴۲۲...... گھن کھانے والے ہلاکت میں پڑ گئے۔ الحلیة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنه

## آزمائشوں اور تہمتوں کے لیے پیش ہونا......از اکمال

۷۴۲۳...... جس نے جھوٹ بولا ہم اسے جھوٹا کر دکھائیں گے، اور جس نے اپنے آپ کو (آزمائشوں اور فتنوں کے لیے) پیش کیا تو ہم اسے پیش کردیں گے، اور جس نے ہماری طرف تیر پھینکا ہم اسے دفن کردیں گے۔ ابن لال عن عمران بن یزید بن البراء بن عازب عن ابیه عن جده

تشریح:...... اس واسطے ایسی جگہوں سے بچنا چاہیے جہاں کسی فتنہ اور تہمت کا اندیشہ ہو۔

۷۴۲۴...... جان بوجھ کر بیمار نہ بنا کرو (ورنہ) بیمار پڑ جاؤ گے، اور (مرنے سے پہلے ہی) اپنے لیے قبریں نہ کھدوالیا کرو (ورنہ) مرجاؤ گے۔

الدیلمی عن وھب بن قیس الثقفی

تشریح:...... انسان نفسیاتی طور پر جب کسی چیز کو اپنے دل و دماغ پر سوار کرلیتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ اس کے دباؤ میں آجاتا ہے، مثلاً جو لوگ جادو ٹونے تعویذ گنڈے اور جنات کا ڈر ہر وقت دل میں رکھتے اور بات بات پر ان سے متاثر ہوتے اور انہیں مؤثر سمجھتے ہیں وہ اکثر وہمی خود ان چیزوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں دوسرا شخص انہیں لاکھ سمجھائے بجھائے لیکن وہ کسی کی بات قبول نہیں کرتے وہ کہتے ہیں ہم پر جو بیتی ہے وہی سچ ہے۔ حالانکہ وہ ان کا فقط وہم اور مالیخولیا ہے، ورنہ جادو بذات خود کسی بیماری کا نام نہیں یہ ایک فن ہے، اور جنات ایک مخلوق ہے جیسے چیونٹیاں ایک مخلوق ہیں لیکن لوگ چیونٹوں سے نہیں ڈرتے جنات سے خوفزدہ رہتے ہیں، وجہ اصل یہ ہے کہ نسلاً بعد نسل لوگوں میں جنات کا اتنا تاثر پھیلا ہے کہ لوگ ہر انہونی اور عجیب بات کو جنات کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

## لوگوں کے عیوب کی تلاشی......از اکمال

۷۴۲۵...... اے مسلمان کے گروہ! جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی مذمت نہ کیا کرو اور نہ ان کے عیوب تلاش کیا کرو، اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کیا تو اللہ تعالیٰ (اس کے گناہوں پر پڑے) پردے کو پھاڑ دے گا، اور اس کا عیب

ظاہر کردے گا، وہ اگر چہ اپنے گھر کے پردہ میں ہو۔ طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن بریدہ عن ابیہ

۷۴۲۶ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ان کے دلوں کی طرف خالص ہو کر نہیں گیا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دینا، اور نہ ان کے نقائص تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے بھائی کا عیب تلاش کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب لاظاہر کرے گا، حتیٰ کہ اسے اپنے گھر کے درمیان خوفزدہ کردے گا۔ ابویعلی، بیہقی عن ابن عباس

۷۴۲۷ اے وہ لوگو! جو زبان سے ایمان لائے ہیں اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کو تکلیف نہ پہنچانا، اور نہ انہیں عار دلایا کرنا، نہ ان کے عیوب تلاش کرنا، اس واسطے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی لغزش کو ظاہر کردے گا، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ یہ معاملہ کرے تو اسے رسوا کردے گا، اگر چہ وہ اپنے گھر ہی کیوں نہ ہو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا مسلمانوں پر کوئی پردہ ہے؟ آپ نے فرمایا: مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے پردے شمار سے زیادہ ہیں، مؤمن بندہ گناہ کر کے ان پردوں کو پھاڑ دیتا ہے یہاں تک کہ ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہتا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: میرے بندے کو لوگوں سے چھپا دو، کیونکہ وہ اسے عار دلاتے ہیں اسے برائی سے روکتے ہیں، تو فرشتے اسے اپنے پردوں میں ڈھانپ کر لوگوں سے چھپا لیتے ہیں، پھر اگر وہ توبہ کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور اس پر اس کے پردے واپس ڈال دیتے ہیں اور ہر پردے کے ساتھ نو پردوں کا اضافہ ہو جاتا ہے، اور اگر گناہوں میں آگے بڑھتا رہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار وہ ہم پر غالب آگیا اور ہمیں حقیر جانا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتے ہیں: اس سے ہٹ جاؤ، پھر اگر وہ تاریک رات میں تاریک گھر میں کسی بل کے اندر بھی کوئی گناہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کردیتے ہیں، اور اس کا عیب لوگوں کے سامنے کردیتے ہیں۔

الحکیم عن جبیر بن نفیر، مرسلاً

۷۴۲۸ مرد سے اپنی بیوی کو مارنے کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا، اور نہ یہ پوچھا جائے گا کہ وہ اپنے کن بھائیوں کا قصد کرتا ہے اور کن کا قصد نہیں کرتا، اور تنہا نہیں سونا۔ ابوداؤد طیالسی، مسند، نسائی، ابن ماجہ، ابویعلی حاکم، ابوداؤد، سعید بن منصور عن عمر

## حرف الحاء...... مدح پسندی

۷۴۲۹ لوگوں سے تعریف پسندی (انسان کو) اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

## الاکمال...... جاہ و مرتبہ کی محبت

۷۴۳۰ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے، وہ اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہوگا، پھر اللہ تعالیٰ اس سے اس کے مرتبہ و جاہ کے متعلق ایسے ہی پوچھیں گے جیسے اس کے مال کے متعلق پوچھیں گے۔ تمام، خطیب عن ابن عمر

۷۴۳۱ ...لوگوں سے تعریف پسندی اندھا اور بہرہ کردیتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

تشریح: ......یعنی انسان جب لوگوں سے اپنی تعریف سننا پسند کرنے لگتا ہے تو اس کی کیفیت یہ ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی تنقید اور برائی سننے سے بہرہ اور اپنے عیوب سے اندھا ہو جاتا ہے۔

## حرص ولالچ کی مذمت

۷۴۳۲ انسان کی اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی طلب و جستجو میں لگ جائے، اور اگر اس کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کی تلاش میں لگ جائے، انسان کا پیٹ صرف (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی، اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

مسند احمد، ترمذی، بیہقی عن انس، مسند احمد بیہقی عن ابن عباس، بخاری عن ابن الزبیر، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی واقد، بخاری فی التاریخ والبزار عن بریدۃ، مر برقم، ۶۲۴۴/۶۲۴۵

تشریح: ..... یعنی وادی میں اتنی بکریاں ہوں کہ وہ پوری وادی بھر جائے۔

۷۴۳۳ ..... حریص وہ شخص ہے جو حرام طریقے سے کمائی کا طلبگار رہو۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلة

۷۴۳۴ ..... مجھے اپنی امت کے بارے جس بات کا زیادہ خوف ہے وہ پیٹ کا بڑھنا، لگاتار سونا، سستی اور یقین کی کمزوری ہے۔ دارقطنی فی الافراد عن جابر

تشریح: ..... امت مرحومہ دور حاضر میں جہاں دیگر آزمائشوں اور فتنوں میں مبتلا ہے وہاں جسمانی اور روحانی ترقی سے محرومی کے عذاب میں بھی مبتلا ہے، جب سے اس کے رجال کار نے کائنات کی کنہ وحقیقت میں تحقیق وتجربات چھوڑے اس وقت سے اس امت کا ذہنی بیڑہ حالات کی موجوں میں گھر چکا ہے اور جب سے افراد کار نے جسمانی تمرین اور مشق، جسے ورزش کہتے ہیں، چھوڑ دی وہ جسمانی بحران کا شکار ہو چکی ہے، اس واسطے ضروری ہے کہ جیسے علوم آلیہ اور عالیہ کا سیکھنا فرض اور ضروری ہے اسی طرح ذہنی اور جسمانی ارتقاء و بہبود کے لیے تحقیقات وتجربات اور ورزش بے حد ضروری ہے، جس کا گناہ امت کو ایسے ہی ہوگا جیسے کسی فرض کفایہ کے چھوڑنے پر ہوتا ہے۔

۷۴۳۵ ..... اگر انسان کی کھجور کی ایک وادی ہو تو اس کی تمنا ہوگی کہ اسے اس جیسی وادی مل جائے، پھر اسی جیسی (تیسری وادی) کی تمنا کرے گا، یہاں تک کہ وہ کئی وادیوں کی آرزو رکھے گا، انسان کا پیٹ (قبر کی) مٹی ہی بھرے گی۔ مسند احمد، ابن حبان عن جابر

۷۴۳۶ ..... دو بھوکے بھیڑیئے جنہیں بکریوں میں چھوڑ دیا جائے وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا نقصان آدمی کو مال کی لالچ اور اپنے دینی شرف ومرتبہ پر ہوتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن کعب بن مالک، مر برقم، ۲۲۵۲ ولغایة ۲۲۵۵

تشریح: ..... بالفاظ دیگر جب انسان کی دلی خواہش بھی یہ ہو اور وہ اپنی زبان سے بھی اظہار کرے کہ میں نے فلاں نیک کام کیا تھا، فلاں سن میں جہاد کیا تھا، وغیرہ۔

۷۴۳۷ ..... انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی خصلتیں (جوان ہی) رہ جاتی ہیں حرص اور لمبی امید۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن انس

# الحسد ..... حسد کی مذمت

۷۴۳۸ ..... حسد نیکیوں کو ایسے ہی ختم کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے، اور صدقہ برائی کو ایسے ہی نیست ونابود کر دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور نماز مؤمن (کے دل اور چہرے) کا نور ہے، اور روزہ رکھنا جہنم سے (بچاؤ کی) ڈھال ہے۔ ابن ماجہ عن انس

۷۴۳۹ ..... حسد (بمعنی غبطہ) دو آدمیوں میں (کیا جا سکتا) ہے، ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کے علم) سے نوازا ہے پھر وہ اس کی حفاظت کے لیے (حفظ کی دہرائی اور علم کی تعلیم وتدریس ومطالعہ کے ذریعہ) اٹھ کھڑا ہوا، اور قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا، اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا، تو اس نے اس کے ذریعہ صلہ رحمی کی، اور رشتہ داروں سے تعلق قائم رکھا، اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کیا (دیکھنے والے نے یہ) تمنا کی کہ وہ بھی اس کی طرح ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابن عمر

۷۴۴۰ ..... حسد ایمان کو ایسے ہی خراب کرتا ہے جیسے اندرائن (تمبہ) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔ فردوس عن معاویة بن حیدة

۷۴۴۱ ..... جب حسد کرو تو حسد سے آگے نہ بڑھو، اور جب (برا) گمان کرنے لگو تو تحقیق نہ کرو، اور جب فال لینے لگو تو بے جھجک ہو کر چل پڑو اور اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرو۔ ابن عدی عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

# حسد نیکیوں کو کھا جاتی ہے

۷۴۴۲ ..... حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو یوں تباہ کر دیتا ہے جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۴۴۳ ..... تم سے پہلی امتوں کی بیماریاں تم تک پہنچ جائیں گی (جن میں) حسد اور آپس کا بغض (شامل ہیں) یہ مونڈ دینے والی ہیں، (یعنی)

دین کو ختم کر دیں گی، نہ کہ بالوں کو مونڈنے والی ہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے ایمان کے بغیر تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے، اور آپس میں محبت رکھے بغیر تم ایماندار نہیں بن سکتے، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جب تم اسے کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ مسند احمد، ترمذی، والضیاء عن الزبیر بن العوام

۷۴۴۴ ...... خیانت اور حسد دونوں نیکیوں کو ایسے ختم کر دیتے ہیں جیسے آگ ایندھن کو ختم کر دیتی ہے۔

ابن صصری فی امالیه عن الحسن بن علی

۷۴۴۵ ...... حسد کرنے والا، چغلخور اور کہانت والے کا مجھ سے اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن بسر

۷۴۴۶ ...... تمام انسان حاسد ہیں، کسی حسد کرنے والے کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ حلیة الاولیاء عن انس

تشریح: ...... یہ اس کی آخری حد رکھی ہے کہ اس سے پہلے پہل دل میں آنے والی جتنی باتیں اور خیالات ہیں وہ سب معاف ہیں۔

# الاکمال

۷۴۴۷ ...... تمام انسان حاسد ہیں، اور بعض حاسدین بعض سے افضل ہیں، کسی حاسد کو اس کا حسد اس وقت تک نقصان نہیں دیتا جب تک وہ زبان سے بات اور ہاتھ سے عمل نہ کرے۔ ابو نعیم عن انس

۷۴۴۸ ...... نعمتوں والوں کا بدلہ کون دے سکتا ہے؟ اور جس نے حسد کیا اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ ابن شاهین عن الحلیس بن زید الضبی

۷۴۴۹ ...... لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک آپس میں حسد نہیں کریں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ضمرة بن ثعلبة

# حسد و نفرت

۷۴۵۰ ...... اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات اپنے بندوں کی طرف خصوصی رحمت سے دیکھتے ہیں، (تو اس رات) استغفار (رحمت) طلب کرنے والوں کی بخشش کر دیتے ہیں، اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم کرتے ہیں اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں۔

بیهقی عن عائشة

۷۴۵۱ ...... جب شعبان کی پندرھویں شب ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں مؤمنوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، اور کافروں کو مہلت دیتے ہیں، اور حسد کرنے والوں کو انہی کے حسد میں چھوڑ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ حسد کو ترک کر دیں۔ بیهقی عن ابی ثعلبة الخشنی

۷۴۵۲ ...... ہر جمعہ میں لوگوں کے اعمال (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں: پیر کے روز اور جمعرات کے دن، پس اللہ تعالیٰ ہر مؤمن بندے کی مغفرت کر دیتے ہیں، صرف اس بندے کو نہیں بخشتے، جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، (فرشتوں سے کہا جاتا ہے) ان دونوں کو انہی کے حال پر چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ (ایک دوسرے کی طرف) رجوع کر لیں۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۴۵۳ ...... پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کی مغفرت فرما دیتے ہیں، صرف قطع رحمی اور آپس میں نفرت رکھنے والوں کے گناہ نہیں بخشتے۔ طبرانی فی الکبیر عن اسامة بن زید

۷۴۵۴ ...... پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں، تو اس میں ہر اس بندے کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف اس شخص کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ آپس میں صلح کر لیں۔ بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۴۵۵ ...... نفرتوں کو ختم کر دو۔ البزار عن ابن عمر

# الاکمال

۷۴۵۶..... جمعہ اور جمعرات کے دن کے اعمال (بارگاہ الٰہی میں) پیش کیے جاتے ہیں، تو ہر اس (مؤمن) بندے کی بخشش کردی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو، صرف دو آدمیوں کی مغفرت نہیں ہوتی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۴۵۷..... ہر پیر اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر اس بندے کی بخشش کردیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں فرماتے، جس کے اور اسکے بھائی کے درمیان نفرت ہو۔

الخطیب وابن عساکر عن معاویة بن اسحاق بن طلحه بن عبیداللّٰه عن ابیه عن جده

## بغض اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں ہوتی

۷۴۵۸..... پیر اور جمعرات کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو بخش دیتے ہیں، صرف دو نفرت رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے کی مغفرت نہیں فرماتے۔ طبرانی والخرائطی فی الاخلاق عن اسامة بن زید

۷۴۵۹..... ہر پیر اور جمعرات کے روز انسانوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، تو آپس میں رحم کرنے والوں اور مغفرت طلب کرنے والوں کی بخشش کردی جاتی ہے، پھر حسد کرنے والوں کو ان کے حسد میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ ابن زنجویه، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۷۴۶۰..... ہر پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان دنوں میں ہر اس مسلمان کی بخشش کردیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، صرف اس بندے کی مغفرت نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان نفرت ہو، پھر کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے سے صلح کرلیں۔

بخاری فی الادب، مسلم وابن زنجویه ابوداؤد، ترمذی، ابن حبان عن ابی هریرة رضی الله عنه، مر برقم۔ ۷۴۵۳

۷۴۶۱..... اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف توجہ فرماتے ہیں، تو ہر مؤمن کی مغفرت فرمادیتے ہیں صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جو (والدین کا) نافرمان اور نفرت رکھنے والا ہو۔ ابن خزیمه، بیهقی عن ابی بکر

۷۴۶۲..... اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں، تو ہر (مؤمن) کی بخشش فرمادیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ رکھنے والے کی مغفرت نہی فرماتے۔

ابن زنجویه والبزار وحسنه، دارقطنی، ابن عدی بیهقی عن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق عن ابیه عن عمه عن جده

۷۴۶۳..... ہمارا رب شعبان کی پندرہویں تاریخ کو آسمان دنیا کی طرف نزول (رحمت) فرماتے ہیں تو زمین والوں کو بخش دیتے ہیں صرف مشرک اور کینہ ور کی بخشش نہیں فرماتے۔ ابن زنجویه عن ابی موسیٰ

۷۴۶۴..... اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں تاریخ کی رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو ماسوائے مشرک اور کینہ و نفرت رکھنے والے کے تمام مخلوق کو معاف فرمادیتے ہیں۔ ابن حبان، طبرانی وابن شاهین فی الترغیب، بیهقی وابن عساکر عن معاذ

۷۴۶۵..... اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں رات اپنی مخلوق کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو سوائے دو شخصوں کے سب کی مغفرت فرمادیتے ہیں، ایک نفرت رکھنے والے کی دوسرے (ناحق) کسی جان کا خون کرنے والے کی۔ مسند احمد، ترمذی عن ابن عمرو

یاد رہے کہ وہ جانور جنہیں شکار نہیں کیا جاتا ہے اور نہ وہ نقصان پہنچاتے ہیں انہیں بے ضرورت نشانہ بنانا حرام ہے۔

غلط مسائل مطبوعه رشیدیه راولپنڈی

# حرف الخاء......خیانت

۷۴۶۶.....سب سے بڑی خیانت والی کا اپنی رعیت میں تجارت کرنا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن رجل
تشریح:......یعنی ان سے ایسے مال بٹورے جیسے تاجر بٹورتے ہیں۔
۷۴۶۷ مؤمن کی ہر صفت وعادت پر مہر لگتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔بیھقی عن ابن عمرو

# حرف الراء......ریا

۷۴۶۸..... کیا میں تمہیں اس بڑے خطرے سے خبردار نہ کروں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خطرناک اور تشویشناک ہے؟ راوی کا بیان ہے ہم نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: خفیہ شرک، کہ آدمی نماز پڑھتے پڑھتے دیکھنے والے کے لیے اپنی نماز سنوار کے پڑھے۔

ابن ماجہ عن ابی سعید

۷۴۶۹ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے ان میں فیصلہ کرنے کی غرض سے جلوہ افروز ہوں گے، اس وقت ہر امت (شدت خوف سے) گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی، سب سے پہلے حامل قرآن کو بلایا جائے گا، پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارا گیا، اور پھر وہ شخص جو بہت زیادہ مالدار تھا۔

اللہ تعالیٰ قاری قرآن سے فرمائیں گے: کیا میں نے تجھے وہ (وحی) نہیں سکھائی جسے میں نے اپنے رسول پر نازل کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں رات دن کی گھڑیوں میں اس کی حفاظت کرتا رہا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: جھوٹ کہتے ہو، اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ بولتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، بلکہ تیرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں (بڑا) قاری ہے، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر مالدار کو لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں اتنی وسعت نہیں دی، کہ تجھے کسی کی ضرورت نہ رہی؟ وہ عرض کرے گا، کیوں نہیں اے میرے پروردگار، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو ہم نے جو (مال) تمہیں عطا کیا اس میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں صلہ رحمی کرتا اور صدقہ کرتا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جھوٹ بولتے ہو اور فرشتے بھی اس سے کہیں گے جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص بڑا غنی تھا، سو یہ تو کہا جا چکا۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کیا گیا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، تو کس لیے قتل کیا گیا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے آپ کے راستہ میں جہاد کا حکم دیا گیا، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، فرشتے بھی کہیں گے تم جھوٹ کہتے ہو، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ یہ تھا کہ یوں کہا جائے فلاں بڑا بہادر ہے سو یہ تو کہا جا چکا، ابو ہریرہ! پوری مخلوق میں یہی تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان سے قیامت کے روز جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ترمذی، حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......یہ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر یہ کارنامے انجام دیئے، اور جو لوگ صرف لوگوں کی دلجوئی اور خوشی کے لیے کوئی کام کرتے ہیں ان کا کیا ہوگا؟

# قیامت کے روز شہید کا فیصلہ پہلے ہوگا

۷۴۷۰.....قیامت کے روز جس شخص سے فیصلہ کا آغاز ہوگا وہ شہید ہوگا، اسے لایا جائے گا، اس سے اللہ تعالیٰ اپنی نعمت کا اقرار واعتراف کروائیں گے تو وہ اس کا اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تو نے اس میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا، میں آپ کے راستہ میں لڑتا رہا

یہاں تک میں شہید کردیا گیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو تم نے اس لیے قتال کیا کہ یہ کہا جائے کہ (فلاں بڑا) بہادر ہے، سو یہ تو کہا جاچکا پھر حکم دیا جائے گا تو اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت یاد دلائیں گے وہ اعتراف کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور آپ کی خاطر قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو، بلکہ تم نے اس لیے علم حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ لوگ قاری کہیں، سو یہ تو کہا جاچکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

اور وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے وسعت دی اور مال کی تمام اقسام عطا کیں، اسے لایا جائے گا، اس سے اپنی نعمت کا اعتراف کرائیں گے، وہ اقرار کرے گا، فرمائیں گے: تو نے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ عرض کرے گا: میں نے ہر اس جگہ میں خرچ کیا جو آپ کو پسند تھی، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جھوٹ بولتے ہو بلکہ تم نے یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ کہا جائے کہ فلاں بڑا سخی ہے سو یہ تو کہا جاچکا، پھر اس کے متعلق حکم ہوگا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

خود ہی جاننا چاہیے کہ اتنے عظیم الشان کام ذرا سی نیت سے کس بھیانک نتائج کا باعث ہوئے تو ساری زندگی دوسروں کی خاطر اعمال کرنے والوں کا کیا حال ہوگا دیکھیں۔فطرتی اور نفسیاتی باتیں

۷۴۷۱ تین آدمی حساب کے وقت ہلاک ہوں گے، سخی، بہادر اور عالم دین۔حاکم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......کیونکہ عبادات تین ہیں، زبانی، بدنی اور مالی اور زبانی کا تعلق عالم سے بدنی کا شہید سے اور مالی کا سخی سے۔فطرتی باتیں

۷۴۷۲......جب اللہ تعالیٰ اس دن کے لیے جس میں کوئی شک نہیں اولین اخرین کو جمع کرے گا، تو ایک منادی پکارے گا، جس نے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک کیا ہے تو وہ آکر اپنا ثواب اس سے وصول کرلے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ غنی اور بے پرواہے۔

مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی سعید بن ابی فضالہ

۷۴۷۳......بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں اپنے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنے والے کے لیے سب سے بہتر مدمقابل ہوں، کیونکہ اس کا تھوڑا یا زیادہ عمل اس کے اس شریک کے لیے ہے جسے اس نے میرے ساتھ شریک کیا، میں اس (عمل) سے بے پرواہوں۔

الطیالسی، مسند احمد عن شداد بن اوس

۷۴۷۴......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں شریکوں میں مشرک سے سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا تو میں اسے اور اس کے شرک (کردہ عمل) کو چھوڑ دیتا ہوں۔مسلم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۷۵......قیامت کے روز مہرزدہ اعمالنامے لائے جائیں گے، پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کردیا جائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے اسے پلٹ دو اسے (زمین پر) ڈال دو، تو فرشتے عرض کریں گے، آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو (ان میں) صرف بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ہاں، لیکن میرے غیر کے لیے، آج میں کوئی ایسا عمل قبول نہیں کروں گا جس میں میری رضا کے لیے دوسرے کی رضا جوئی کی گئی ہے۔سمویہ عن انس

۷۴۷۶......جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا، جس نے غیر اللہ کے لیے کوئی عمل کیا ہو وہ آئے اور اس سے اپنے عمل کا ثواب لے لے۔ابن سعد عن ابی سعید بن ابی فضالۃ

## ریاکاری خطرناک ہے

۷۴۷۷......مجھے تمہارے بارے شرک اصغر یعنی ریا کا زیادہ خوف ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، جب لوگوں کو ان کے اعمال کا

بدلہ دے دیا جائے گا۔ جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کے دکھلاوے کے لیے تم دنیا میں عمل کرتے تھے پھر دیکھو تم ان کے پاس کیا بدلہ پاتے ہو۔
مسند احمد، ابو داؤد عن محمود بن لبید

۷۴۷۸..... ریا کا ادنیٰ درجہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ وہ بندے ہیں جو متقی اور پوشیدہ (اعمال کرنے والے) ہیں جب وہ موجود نہ ہوں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، اور جب موجود ہوں تو کوئی انہیں پہچانے نہیں، یہی لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۴۷۹..... تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے، اور جس نے اللہ والوں سے دشمنی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو لڑائی کے لیے للکارا، اللہ تعالیٰ ان نیک اور پرہیزگاروں کو پسند کرتا ہے جو خفیہ طور پر عمل کرتے ہیں، جب وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، اور جب حاضر ہوں تو بلائے نہ جائیں، اور نہ پہچانے جائیں، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر ظلمت وغبار سے نکل آتے ہیں۔ ابن ماجہ عن معاذ، کتاب الفتن رقم ۳۹۸۹

۷۴۸۰..... جب الحزن جو جہنم کی ایک وادی ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگا کرو، جہنم (خود) اس سے روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے جس میں ریا کار داخل ہوں گے، اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو امراء (گورنروں) کی زیارت وملاقات کرتے ہیں۔
بخاری فی التاریخ، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۸۱..... جو (اپنی تعریف) سننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے سنا دیں گے، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ریا کے اسباب پیدا کر دیں گے، اور جو سختی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس پر سختی کریں گے۔ مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ عن جندب

۷۴۸۲..... جو سننا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے سنائے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب فراہم کر دیں گے۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عباس

۷۴۸۳..... وہ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے جس کا کپڑا اس کے عمل سے بہتر ہو، بایں طور اس کے کپڑے تو انبیاء جیسے ہوں اور اس کا عمل ظالموں جیسا ہو۔ عقیلی فی الضعفاء، فردوس عن عائشۃ

۷۴۸۴..... دو شہرتوں یعنی اون اور ریشم سے بچو۔ ابو عبدالرحمن السلمی فی سنن الصوفیہ، فردوس عن عائشۃ

۷۴۸۵..... قیامت کے روز اس شخص کو سب سے سخت عذاب ہوگا، جو لوگوں کو اپنے اندر بھلائی دکھائے جبکہ اس میں کوئی بھلائی نہیں۔
ابو عبدالرحمن السلمی فی الاربعین فردوس عن ابن عمر

۷۴۸۶..... خفیہ شہوت اور ریا شرک ہیں۔ طبرانی عن شداد بن اوس
یہ دونوں عیب انسان کو ایسے کام کرنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ جو شرک کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔

## ریا کار پر جنت حرام ہے

۷۴۸۷..... اللہ تعالیٰ نے ہر ریا کار کے لیے جنت حرام کر دی ہے۔ حلیۃ الاولیاء فردوس عن ابی سعید

۷۴۸۸..... جو لوگ ریا کاری کے لیے اونی کپڑے پہنتے ہیں ان کی وجہ سے زمین اللہ تعالیٰ کے سامنے چیختی ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۷۴۸۹..... مجھے اپنی امت کے بارے شرک باللہ کا سب سے زیادہ خوف ہے، میں نہیں کہتا کہ تم لوگ سورج چاند یا کسی بت کی پرستش کرو گے، لیکن ایسے اعمال جو غیر اللہ کے لیے ہوں گے اور خفیہ شہوت۔ ابن ماجہ عن شداد بن اوس

۷۴۹۰..... بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے صرف بھوک ہی ملتی ہے اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں رات کے قیام سے صرف بیداری ہی حاصل ہوتی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
تشریح:..... یعنی انہیں ثواب کچھ بھی نہیں ملتا، کیونکہ وہ ریا کاری کرتے ہیں۔

۷۴۹۱..... بہت سے شب بیدار ایسے ہیں جنہیں بیداری ہی کا حصہ ملتا ہے، اور بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں اپنے روزے سے صرف بھوک اور پیاس ہی کا حصہ ملتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر، مسند احمد، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۴۹۲.....جنت کی خوشبو (اتنی تیز ہوگی کہ) پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی سونگھی جاسکتی ہوگی، لیکن وہ شخص نہ پاسکے گا جس نے آخرت کا عمل کرکے دنیا طلب کی ہوگی۔فردوس عن ابن عباس

۷۴۹۳.....روزے میں ریا نہیں ہوسکتی۔هناد، بیهقی عن ابن شهاب، مرسلاً، ابن عساکر عن انس

۷۴۹۴.....جس نے لوگوں کے دیکھنے کی جگہ نماز اچھے طریقے سے ادا کی، اور خلوت میں برے طریقہ سے ادا کی، تو یہ توہین ہے اس نے اپنے رب کی توہین کی۔عبدالرزاق، ابویعلی، بیهقی عن ابن مسعود

۷۴۹۵.....جس نے آخرت کا عمل کرکے اپنے آپ کو سجایا جبکہ وہ اسے چاہتا نہیں اور نہ اس کا طلب گار ہے تو آسمان زمین میں اس پر لعنت کی جاتی ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۴۹۶.....جب کوئی قوم آخرت سے مزین ہو اور دنیا کے لیے زیب وزینت کرے تو جہنم ان کا ٹھکانہ ہے۔

ابن عدی عن ابی هریرة، وهو مما بیض له الدیلمی

تشریح:.....یعنی آخرت کے ذریعہ دنیا حاصل کرے۔

۷۴۹۷.....جس نے اللہ تعالیٰ کے (کسی عمل) ذریعہ غیر اللہ کے لیے ریا کی تو اللہ تعالیٰ سے وہ بری ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابی هند

۷۴۹۸.....جو ریا اور شہرت کی جگہ میں کھڑا ہوا تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے یہاں تک کہ بیٹھ جائے۔

طبرانی فی الکبیر عن عبدالله الخزاعی

۷۴۹۹.....جس نے ریا کی، تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کے اسباب دے دے گا، اور جس نے شہرت سننے کا قصد کیا اللہ تعالیٰ اسے اس کے اسباب عطا کردے گا۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجه عن ابی سعید

۷۵۰۰.....جو چیز کسی کو نہیں دی گئی اس سے اپنا پیٹ بھرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر، مسلم عن عائشة

۷۵۰۱.....میری امت میں شرک، صفا پہاڑ پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے۔الحکیم عن ابن عباس

تشریح:.....جیسے چیونٹی کے چلنے کی آہٹ سنائی نہیں دیتی ایسے لوگ شرک خفی یعنی ریا میں مبتلا ہوجائیں گے۔

۷۵۰۲.....شرک خفی یہ ہے کہ آدمی کسی آدمی کے مرتبہ کی وجہ سے کوئی (دینی) عمل کرے۔حاکم عن ابی سعید

تشریح:.....دنیا کی محنت مزدوری ایک ضرورت کی چیز ہے، لوجہ اللہ کوئی کام جب کسی کی خاطر کیا جائے تو وہ ریا ہے۔

۷۵۰۳.....تم لوگوں میں شرک (کی باطنی بیماری) چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے اور تمہیں ایک ایسی بات بتاؤں گا جب تم اسے کرلو گے تو چھوٹا بڑا (ہر قسم کا) شرک تم سے دور ہوجائے گا، تم ان کلمات کو تین بار کہہ لیا کرو:

اللهم انی اعوذبک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لمالا اعلم

اے اللہ! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ آپ کے ساتھ دانستہ طور پر شریک ٹھہراؤں اور ناواقفیت کی بنا جو کچھ ہو اس کی معافی چاہتا ہوں۔ابویعلی عن ابی بکر

تشریح:.....اس واسطے کہ اعتقادات میں نادانستہ غلطی معاف ہے، جبکہ بدنی اعمال میں ایسی غلطی پر کفارہ لازم آتا ہے، مثلاً دوران حج اگر کوئی غلطی ہوجائے تو قربانی واجب ہوتی ہے

۷۵۰۴.....میری امت میں شرک کوہ صفا پر چیونٹی کے چلنے سے زیادہ مخفی ہے جو تاریک رات میں چل رہی ہو، اور اس کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ تم بڑوں کی بنا پر کسی چیز کو پسند کرو، اور برابری کی وجہ سے کسی چیز کو ناپسند کرو، کیا (سارا) دین صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لیے بغض پر مبنی نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو! تم اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت (کرنے کا دعویٰ) کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔

الحکیم، حاکم، حلیة الاولیاء عن عائشة

# الاکمال

۷۵۰۵..... مجھے اپنی امت کے بارے میں شرک اور مخفی شہوت کا خوف ہے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے بعد آپ کی امت مشرک کرنے لگے گی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، بہرکیف وہ کسی بت، پتھر، سورج اور چاند کی پرستش نہیں کریں گے، لیکن لوگوں کے دکھاوے کے لیے اعمال کریں گے اور شہوت مخفی یہ ہے کہ ان میں کا کوئی روزہ رکھتا ہوگا اور پھر اس کی شہوت اس پر طاری ہوگی تو وہ اپنا روزہ (توڑ) چھوڑ دے گا۔

مسند احمد، طبرانی، حاکم، حلیۃ الاولیاء بیھقی عن شداد بن اوس

۷۵۰۶..... جب قیامت کا روز ہوگا تو اعمال کو مضبوط اعمال ناموں میں لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اسے قبول کرلو اور اسے واپس کردو، تو فرشتے عرض کریں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے وہی لکھا ہے جو اس نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس نے میرے علاوہ کسی اور کی خاطر عمل کیا تھا، اور آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو میرے لیے کیا گیا۔ ابن عساکر عن انس

۷۵۰۷..... قیامت کے روز مہر زدہ اعمال نامے لائیں جائیں گے، اور انہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نصب کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے: انہیں ڈال دو اور انہیں قبول کرلو، تو فرشتے کہیں گے: آپ کی عزت کی قسم! ہم نے تو اس میں بھلائی ہی دیکھی ہے، تو اللہ تعالیٰ (باوجود جاننے کے) فرمائیں گے: یہ میرے غیر کے لیے ہیں، آج میں وہی عمل قبول کروں گا جو صرف میرے لیے کیا گیا ہو۔

ابن عساکر دارقطنی عن انس

۷۵۰۸..... فرشتے، اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک بندے کے اعمال لے جاتے ہیں، جسے وہ بہت بڑے اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوں گے، اور پھر وہ ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق اس کی سلطنت تک لے جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے اعمال کے محافظ ہو، اور جو کچھ اس کے دل میں تھا اس کا محافظ میں ہوں، میرے اس بندے نے میرے لیے اپنا عمل خالص نہیں کیا، اسے سجین میں ڈال دو۔ اور (بسا اوقات) وہ کسی بندے کے عمل کو لے کر اوپر چڑھتے ہیں اسے انتہائی کم اور حقیر سمجھتے ہیں، بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوتی ہے پہنچتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف وحی کرتے ہیں: تم میرے بندے کے عمل کے محافظ ہو، اور میں اس کے دل کا نگہبان ہوں، میرے اس بندے نے اپنا عمل خالص میرے لیے کیا لہٰذا اس عمل کو علیین میں ڈال دو۔

ابن المبارک عن ضمرۃ بن حبیب، مرسلاً

۷۵۰۹..... مجھے اپنی امت کے بارے دو باتوں کا زیادہ خوف ہے: شرک اور خفیہ شہوت کا، شرک یہ تو ہے کہ وہ چاند، سورج اور کسی پتھر اور بت کی پرستش نہیں کریں گے لیکن وہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! مخفی شہوت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آدمی روزے سے ہوگا پھر اس کے دل میں کوئی خواہش پیدا ہوگی چنانچہ وہ اپنا روزہ کو چھوڑ کر اس میں پڑ جائے گا۔

مسند احمد والحکیم، سعید بن منصور حاکم، بیھقی عن شداد بن اوس

۷۵۱۰..... بندہ جب کوئی عمل پوشیدہ طور پر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اپنے پاس پوشیدہ لکھتے ہیں، پھر شیطان اس کے ساتھ لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی بات کردیتا ہے، تو اس کا عمل پوشیدگی سے مٹا دیتے ہیں اور علانیہ میں لکھ دیتے ہیں پھر بھی دوسری مرتبہ بات کردے تو پوشیدہ اور اعلانیہ دونوں سے مٹا دیتے ہیں اور ریا کو لکھ دیتے ہیں۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح:..... کتنی زیادہ رعایت ہے پھر بھی کوئی نہ سمجھے تو نقصان کس کا؟

۷۵۱۱..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں بہترین شریک ہوں، جو میرے ساتھ کسی چیز کو (کسی عمل میں) شریک کرے گا تو وہ (عمل) میرے شریک کے لیے ہے۔ البغوی، دارقطنی، ابن عساکر، سعید بن منصور عن الضحاک بن قیس الفہری

۷۵۱۲..... اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک کیا تو وہ میرے شریک کے لیے ہے، اے لوگو! اللہ

تعالیٰ کے لیے اپنے اعمال خالص کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ صرف خالص عمل کو قبول کرتے ہیں، یوں نہ کہو: یہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور یہ رشتہ داری کے لیے ہے تو وہ سارے کا سارا رشتہ داری کے لیے ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ بھی نہیں۔ دارقطنی فی المتفق والمفترق عنه

## ریاکار کا جہنم میں ڈالے جانے کا واقعہ

۷۵۱۳ ... مجھے تمہارے بارے میں شرک اصغر یعنی ریا کا خوف ہے، جو شخص ایسا کرے گا اسے کہا جائے گا جب لوگ اپنے اعمال لے کر آئیں گے: ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کے دکھلاوے کے لیے تم عمل کرتے تھے، انہی سے (اجر) طلب کرو۔ طبرانی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۷۵۱۴ جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم خود چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، جوامت محمد (ﷺ) کے ریاکاروں کے لیے بنائی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی کتاب کا محافظ، اور غیر اللہ کے لیے صدقہ دینے والا، بیت اللہ کا قصد کرنے والا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والا (ان میں شامل ہیں)۔

۷۵۱۵ جب الحزن سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب الحزن کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے، جس سے جہنم خود روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ کو سب سے ناپسندیدہ وہ قاری ہیں جو گورنروں کی زیارت کرتے ہیں۔ بخاری فی التاریخ، ترمذی غریب، ابن ماجه عن ابی هریرة

۷۵۱۶ ... قیامت کے روز تین آدمی سب سے پہلے جہنم میں داخل ہوں گے، ایک شخص کو لایا جائے گا تو وہ کہے گا، پروردگار آپ نے مجھے کتاب کی تعلیم دی پھر میں نے اسے رات اور دن کی گھڑیوں میں پڑھا، آپ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے، تو اسے کہا جائے گا: جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے نماز پڑھتا تھا کہ کہا جائے تو قاری اور نمازی ہے سو وہ تو کہا جا چکا۔

پھر دوسرے کو لایا جائے گا، وہ کہے گا: پروردگار آپ نے مجھے مال دیا جس سے میں صلہ رحمی کی، اور مساکین پر صدقہ کیا، اور آپ کے ثواب اور جنت کی امید سے مسافروں کو سواریاں دیں، (اس سے) کہا جائے گا: تو نے جھوٹ بولا، تو اس واسطے صدقہ کرتا اور نماز پڑھتا تھا کہ یہ کہا جائے: وہ سخی اور فیاض ہے، کہا جائے گا: اسے جہنم کی طرف لے جاؤ! پھر تیسرے شخص کو لایا جائے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں آپ کے راستہ میں نکلا، اور آپ کی خاطر قتال کرتا رہا یہاں تک کہ بغیر پیٹھ پھیرے قتل کردیا گیا (اور یہ کام) آپ کی جنت اور ثواب کی امید سے کیے، اس سے کہا جائے: تم جھوٹ بولتے ہو، تو تو اس لیے قتال کرتا رہا تاکہ یہ کہا جائے کہ تو جری اور بہادر ہے، سو یہ تو کہا جا چکا، اسے جہنم کی طرف لے چلو۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۱۷ ... کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو تمہارے لیے مسیح دجال سے زیادہ خطرناک ہے، وہ شرک خفی ہے وہ اس طرح کہ کوئی شخص کسی کے مرتبہ کی وجہ سے عمل کرے۔ مسند احمد، والحکیم، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۵۱۸ ... پوشیدہ شرک سے بچو، وہ اس طرح کہ آدمی کسی کے دیکھنے کی وجہ سے نماز کا رکوع اور سجدہ مکمل کرے، تو یہ خفیہ شرک ہے۔ بیهقی عن محمود ابن لبید

## عبادت میں لوگوں کی تعریف مت چاہو

۷۵۱۹ ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لوگوں کی تعریف ملانے سے بچو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۵۲۰ ...... لوگو! پوشیدہ شرک سے بچو! آدمی کسی دن کھڑے ہو نماز پڑھے اور اپنی نماز کو اس کوشش سے مزین کرے کہ لوگ اسے دیکھ رہے ہیں تو یہ پوشیدہ شرک ہے۔ بیهقی عن جابر

۷۵۲۱ ... لوگو! شرک سے بچو! کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یوں کہا کرو! اے اللہ! ہم اس بات سے آپ کی پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو شریک کریں، اور جن چیزوں کا علم

نہیں ان کی مغفرت چاہتے ہیں۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی موسی

۷۵۲۲ اے ابوبکر! شرک، چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور یہ شرک ہے کہ آدمی یوں کہے: جو اللہ چاہے اور جو آپ چاہیں، اور یہ جھوٹ ہے کہ آدمی یوں کہے: اگر فلاں شخص نہ ہوتا تو فلاں شخص مجھے قتل کر دیتا، کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم سے چھوٹا بڑا شرک دور ہو جائے، تم ہر روز تین مرتبہ یوں کہا کرو: اے پروردگار! میں اس بات سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر کسی چیز کو آپ کے ساتھ شریک کروں، اور جس کے متعلق مجھے علم نہیں اس کی معافی چاہتا ہوں۔ الحکیم عن ابن جریج بلاغا

۷۵۲۳ میری امت میں شرک، وہ صفا پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، بندے اور کفر کے درمیان (علامت) نماز کا چھوڑنا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس

تشریح: یعنی جان بوجھ کر نماز چھوڑنے سے انسان کفر کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے، بے ہوش، سویا ہوا اور معذور شخص اس سے مستثنیٰ ہے۔

۷۵۲۴ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے میرے لیے کوئی عمل کیا اور اس میں غیر کو شریک کیا تو وہ سارے کا سارا (عمل) غیر کے لیے ہے، میں شریکوں میں شرک سے زیادہ بے پرواہ ہوں۔ ابن جریر، نسائی عن ابی ہریرۃ

۷۵۲۵ جو بندہ دنیا میں شہرت و دکھاوے کے مقام میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز تمام لوگوں کے سامنے اس کا (برا حال) سنوائیں گے۔

طبرانی عن معاذ

۷۵۲۶ جو کسی عمل سے مزین ہوا اس کے خلاف کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے تو اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا۔ الدیلمی عن ابی موسی

۷۵۲۷ جو اپنے لباس اور قول میں لوگوں کے لیے تیار رہتا اور اپنے افعال میں اس کے برخلاف کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ حاکم فی تاریخہ عن ابن عمرو

۷۵۲۸ جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، اور جس نے دکھلاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے (بھی) شرک کیا۔ طیالسی، مسند احمد، طبرانی، حاکم، بیہقی عن شداد بن اوس

۷۵۲۹ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے (رسوائی کے لیے) ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

ابن مندہ، ابن عساکر عن بشر بن عقربۃ

۷۵۳۰ جو ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کا بدلہ دیں گے۔

مسند احمد وابن سعد وابن قانع والباوردی، طبرانی وابو نعیم عن ابی ہند الداری اخی تمیم الداری

۷۵۳۱ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کا عذاب دیں گے۔ ابن النجار عنہ

۷۵۳۲ جس نے شہرت اور ریا کی خاطر خطبہ دیا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز ریا اور شہرت کے مقام پر کھڑا کریں گے۔

مسند احمد وابن سعد ویعقوب بن سفیان والبغوی وابن السکن والباوردی وابن مندہ وابن قانع، طبرانی وابو نعیم، سعید بن منصور عن بشر هو حدیث مشهور وقال ابن عساکر روی حدیثین

۷۵۳۳ جو ریا کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے اور جو شہرت کے مقام پر کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ شہرت کی سزا دیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عوف بن مالک

۷۵۳۴ جو شہرت کی خواہش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے رسوا کرے گا، اور جو ریا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ریا کا عذاب دیں گے، جس کی دنیا میں دو زبانیں ہوں گی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ کی دو زبانیں اس کے (منہ میں) ڈالیں گے۔ طبرانی وابو نعیم عن [illegible]

۷۵۳۵ جس نے اپنے عمل سے شہرت چاہی اللہ تعالیٰ اسے اپنی مخلوق کے سامنے رسوا کرے گا اور اسے ذلیل و خوار کریں گے۔

[illegible]، مسند احمد، [illegible]، طبرانی، [illegible]

۷۵۳۶۔ قیامت کے روز انسان کو میزان کے پاس لایا جائے گا (اس وقت) وہ بھیڑ کے بچہ کی طرح ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے انسان میں سب سے بہتر شریک ہوں جو عمل تم نے میرے لیے کیا تھا میں آج تجھے اس کا بدلہ دوں گا، اور میرے غیر کے لیے جو عمل کیا ہے اس کا ثواب اسی سے طلب کرو جس کے لیے تم نے عمل کیا تھا۔ ھناد عن انس

تشریح:......یعنی خدائی دہشت اور سوئی سے تھرتھرا رہا ہوگا۔

# ریاکاری دخول جنت میں مانع ہوگی

۷۵۳۷...... قیامت کے روز کچھ لوگوں کو جنت کی طرف (جانے کا) حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے قریب پہنچ جائیں گے، اس کی خوشبو سونگھیں گے اور اس کے محلات اور ان چیزوں کی طرف دیکھیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ (اچانک) انہیں پکارا جائے گا، کہ ان لوگوں کو واپس پلٹ دو، ان کا جنت میں کچھ حصہ نہیں، تو وہ حسرت سے واپس ہوں گے جیسے پہلے لوگ اسی حسرت سے واپس ہوئے، وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! اگر آپ ہمیں اپنا ثواب دکھانے اور جو کچھ آپ نے اپنے اولیاء کے لیے تیار کیا ہے، ان سب کے دکھانے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیتے تو ہمارے لیے اتنی مشقت نہ ہوتی۔

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اے بدبختو! مجھے تم سے یہ چاہنا تھا (دنیا میں تمہاری یہ حالت تھی کہ) جب تم تنہا ہوتے تو عظمتوں کے ذریعہ میرے سامنے آتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو بڑی عاجزی کرتے، اپنے دلوں سے میری جو عظمت کرتے تھے لوگوں کو اس کے برخلاف دکھاتے، تم لوگوں سے ڈرتے تھے مجھ سے تو نہ ڈرتے تھے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری عظمت تو نہ کی، لوگوں کے لیے تم نے (اپنے اعمال) چھوڑے میرے لیے نہیں چھوڑا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذاب چکھاؤں گا۔

طبرانی فی الکبیر، الحلیة، بیھقی، ابن عساکر وابن النجار عن عدی بن حاتم

تشریح:......دنیا میں اگر کسی کو دعوت میں بلایا جائے اور پھر عین دروازے سے بے عزت کر کے واپس کر دیا جائے تو کیسا عالم ہوتا ہے؟ اور رب العالمین جب دھتکاریں گے تو پھر کس کا در ملے گا؟!

۷۵۳۸۔ اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! اے رب کے باغیو! مجھے تمہارے متعلق جس چیز کا زیادہ اندیشہ ہے وہ ریا اور خفیہ شہوت ہے۔

ابو یعلی، طبرانی عن عبداللہ بن زید المازنی

۷۵۳۹۔ شہرت ریاکاری کرنے والے، غافل اور کھیلنے والے کی دعا اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتے۔ الحلیة عن ابن مسعود

۷۵۴۰۔ لوگو! خفیہ شرک سے بچو! ایک شخص اٹھتا ہے اور لوگوں کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز کو مزین کرتا ہے اور اس میں کوشش کرتا ہے تو یہ خفیہ شرک ہے۔ بیھقی عن جابر، الدیلمی عن محمود بن لبید

۷۵۴۱۔ اے میرے بیٹے! لوگوں کے سامنے ریاکاری کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا دعویٰ نہ کرنا کہ وہ تیری عزت کریں۔

الدیلمی عن ابن عمر

۷۵۴۲۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو ایک منادی ندا کرے گا جسے پورا مجمع سنے گا وہ لوگ کہاں ہیں جو لوگوں کی عبادت کرتے تھے؟ اٹھو، اپنا اجر ان لوگوں سے وصول کر لو جن کے لیے تم عمل کرتے تھے، اس واسطے کہ میں ایسا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جس میں دنیا اور دنیا داروں کی آمیزش وملاوٹ ہو۔ الدیلمی عن ابن عباس

۷۵۴۳۔ اسے چھوڑ دو! اگر وہ بھلائی میں ریاکاری کرتا ہے تو یہ برائی کی ریاکاری سے بہتر ہے۔

ابن مندہ وقال غریب عن یزید بن الاصم

تشریح:......دکھاوے کی نیکی ایک نہ ایک دن عادت بن جاتی ہے پھر دکھاوا ختم ہو جاتا ہے اور عبادت باقی رہ جاتی ہے۔

## حرف السین ..... چغل خوری اور نقصان پہنچانا

۷۵۴۴ جس نے لوگوں کی چغلخوری کی تو وہ حرام زادہ ہے یا اس میں حرام زادگی کا اثر ہے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

## الاکمال

۷۵۴۵..... جس نے بادشاہ کے سامنے اپنے بھائی کی چغلی کھائی تو اللہ تعالیٰ اس کا سارا عمل باطل کردے گا، اور اگر اسے کوئی ناپسندیدہ بات، یا مصیبت پہنچی تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں ہامان کے برابر کردے گا۔ ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح:..... یا تو وہ کوشش جو اس نے اپنے بھائی کے خلاف کی اسے اکارت کردیں گے یا اس کے سارے نیک اعمال برباد ہوجائیں گے۔

۷۵۴۶..... لوگوں کی چغلی وہی کھاتا ہے جو حرام زادہ ہو۔ الدیلمی وابن عساکر عن بلال بن ابی بردة بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ

## حرف الشین ..... دوسرے کی مصیبت پر خوشی

۷۵۴۷..... اپنے بھائی کے سامنے اس کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مبتلا کردے گا۔ ترمذی عن واثلہ

تشریح:..... یہ قانون خداوندی ہے جس کی گرفت سے وہی بچ سکتا ہے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا اور کسی کی مصیبت پر اپنے رب کو یاد رکھا، اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمانے والے ہیں:

الحمدللّٰہ الذی عافنی مما ابتلک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلاً

آپ علیہ السلام نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

## حرف الضاد ..... ہنسی کی دو قسمیں ہیں

۷۵۴۸..... ہنسی کی دو قسمیں ہیں، ایک ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں، اور ایک ہنسی ایسی ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، رہی وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں وہ شخص جو اپنے بھائی سے قریبی ملاقات اور اس کے دیدار کے شوق کے لیے ہنستا ہے، بہرکیف وہ ہنسی جسے اللہ تعالیٰ ناپسند کرتے ہیں، آدمی کوئی ایسی بدعہدی کی یا برائی کی بات کرے، تاکہ لوگوں کو ہنسائے یا خود ہنسے، تو اس بات کی وجہ سے ستر موسموں تک وہ جہنم میں گرتا چلا جائے گا۔ ھناد عن الحسن، مرسلاً

تشریح:..... ایک ہیں عبرت آموز واقعات اور ایک ہیں بے سند اور جھوٹ پر مبنی خرافات، جیسے عام لوگوں کی بے ہودہ گوئی کی عادت ہوتی ہے فحش قصے اور واقعات کی اگر سند تلاش کرنا شروع کی جائے تو پھر کوئی بیان نہ کرے، مثلاً جو شخص بیہودہ قصہ سنانے لگے تو اس سے پوچھ لیا جائے آپ نے کس سے سنا ہے؟

۷۵۴۹ کھکھلا کر ہنسنا شیطان کی طرف سے ہے اور مسکراہٹ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ طبرانی فی الاوسط، عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

تشریح:..... شیطان چونکہ منبع شر ہے اس واسطے ہر برے کام کو اس کی طرف منسوب کردیتے ہیں، نیز خفیہ حرکات چونکہ شیطان ہی انجام دیتا ہے اس واسطے لوگ خود بخود ہونے والے افعال کو شیطان کی کارستانی سمجھتے ہیں۔

۷۵۵۰..... (آپ علیہ السلام نے) گوز (کی آواز) پر ہنسنے سے منع فرمایا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۵۱..... زیادہ مت ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔ ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

# الاکمال

۷۵۵۲ تم میں سے کوئی اپنے کام پر کیوں ہنستا ہے۔ مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن عبداللہ بن زمعہ
آپ علیہ السلام نے لوگوں کو گوز سے ہنسنے سے منع کرنے کی نصیحت کی اور پھر یہ بات فرمائی۔
تشریح:..... یعنی جیسے لوگ ... اور جیسے اور سانس کا منہ اور ناک سے نکلنا ایک فطری عمل ہے اسی طرح گوز کا نکلنا بھی فطری ہے تو اس پر ہنسنے کا باعث بیہودہ ہے۔

## حرف الطاء.....لمبی امید

۷۵۵۳ ... مجھے اپنی امت کے بارے میں خواہشات اور لمبی امید کا زیادہ خوف ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن جابر
۷۵۵۴ ... لغزش سے پہلے آدم علیہ السلام کی (موت کی خواہش) آنکھوں کے سامنے اور امید پیچھے تھی، اور جب ان سے لغزش ہوئی، تو اللہ تعالیٰ نے امید کو ان کی آنکھوں کے سامنے کر دیا اور وقت (خواہش) کو پیچھے تو موت تک امید رہتی ہے۔
[illegible]

۷۵۵۵ بوڑھے شخص کا جسم تو کمزور ہو جاتا ہے (لیکن) اس کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے لمبی زندگی اور مال کی محبت۔
عبدالغنی بن سعید فی الایضاح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۵۵۶ بوڑھے آدمی کا دل ہمیشہ دو چیزوں (کی محبت) میں جوان رہتا ہے: زندگی اور لمبی امید کی محبت میں۔
بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۵۵۷ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے (لیکن) اس کی دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں مال اور (لمبی) عمر کی لالچ۔ مسلم، ترمذی، ابن ماجہ عن انس
۷۵۵۸ بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے لمبی زندگی اور کثرت مال کی محبت۔
مسند احمد، ترمذی، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عدی فی الکامل وابن عساکر عن انس
۷۵۵۹ ... بوڑھے آدمی کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان رہتا ہے زندگی اور مال کی محبت۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ
۷۵۶۰ ... امید میری امت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے، اگر امید نہ ہوتی تو کوئی (دودھ پلانے والی) ماں اپنے بچہ کو دودھ نہ پلاتی اور نہ کوئی درخت لگاتا۔ خطیب عن انس
۷۵۶۱ ... بہت سے آج کے دن کا استقبال کرنے والے ایسے ہیں جو اس دن کو پورا نہ کر سکیں گے، اور آئندہ کل کے بہت سے منتظر ہیں جو اسے پہنچنے والے نہیں۔ فردوس عن ابن عمر
۷۵۶۲ اگر تو وقت مقررہ اور اس کی چال دیکھ لے تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگے۔ بیہقی عن انس
۷۵۶۳ یہ امید ہے اور یہ موت ہے اچانک وہ اسی طرح رہتی ہے کہ تو قریبی لکیر اس کے پاس آجاتی ہے۔ بخاری، نسائی عن انس
تشریح:..... آپ علیہ السلام نے زمین پر چند لکیریں لگائیں اور فرمایا موت انسان کے پاس اچانک آجاتی ہے۔
۷۵۶۴ یہ انسان ہے اور جو اسے گھیرے ہوئے ہے وہ اس کی موت ہے اور جو باہر کی لکیر ہے یہ اس کی امید ہے اور یہ چھوٹی چھوٹی لکیریں ضروریات ہیں، اگر وہ اس سے بچ جائے تو اسے یہ ڈس لے، اور اگر اس سے بچ گیا تو یہ اسے ڈس لے گی۔
مسند احمد، بخاری، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۵۶۵ ... یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے، پھر اس کی امید ہے پھر اس کی امید ہے۔ مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس

۷۵۶۶..... انسان کی مثال ایسے ہے کہ (وہ کھڑا ہوا ور) اس کے ایک طرف ننانوے موتیں ہیں وہ اگر ان موتوں سے بچ گیا تو بڑھاپے میں پڑ جائے گا۔ترمذی عن عبداللہ الشخیر

۷۵۶۷..... جس نے آئندہ کل کو اپنے وقت سے شمار کیا تو اس نے موت کی صحبت اور ساتھ سے برا کیا۔بیھقی عن انس

۷۵۶۸..... تیرے لیے خرابی ہو کیا سارا زمانہ کل نہیں۔ابن قانع عن جعیل بن سراقة

۷۵۶۹..... کیا سارا زمانہ کل میں شامل نہیں۔ابن سعد عن زید بن اسلم، مرسلاً

# الاکمال

۷۵۷۰..... بوڑھے شخص کا دل دو چیزوں میں جوان رہتا ہے لمبی امید اور مال کی محبت میں۔ابن عساکر عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۵۷۱..... کیا تم اسامہ پر تعجب نہیں کرتے جو مہینہ تک کی خرید وفروخت کا معاملہ کرنے والا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید کرنے والا ہے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! مجھے تو یہی گمان ہے کہ میری آنکھ کی پلک جھپکنے نہ پائے گی کہ اللہ تعالیٰ میری روح قبض کرلے گا، اور نہ مجھے یہ گمان ہے کہ میں اپنی پلکیں کھولوں اور بند کرنے سے پہلے میری روح قبض کرلی جائے اور میں جب کوئی لقمہ منہ میں رکھتا ہوں تو مجھے اسے چبا کر نگلنے کی امید نہیں ہوتی یہاں تک کہ اسے موت کے ساتھ خاص کرلوں اے انسانو! اگر تم عقل رکھتے ہوتو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آنے والا ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔

الحلیة وابن عساکر عن ابی سعید

تشریح:..... اگر کوئی ایسا معاملہ کرنا بھی ہوتو ان شاء اللہ کہہ دینا چاہیے، مقصود یہ ہے کہ زندگی کی بے ثباتی دل میں مستحضر ہو۔

۷۵۷۲..... جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان ہے اور یہ موت، اور یہ امید ہے یہ دونوں انسان کو اچک لے جائیں گی، اور اس سے پہلے موت درمیان میں آجائے گی۔ابن المبارک عن ابی المتوکل الناجی

فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تین شاخیں اپنے ہاتھ میں لیں، ان میں سے ایک شاخ اپنے سامنے گاڑی، اور دوسری اس کے ساتھ گاڑ دی، اور تیسری کو دور رکھا اور پھر یہ ذکر کیا۔

۷۵۷۳..... کئی ایسے ہیں جو آج کا استقبال کررہے ہیں جبکہ وہ اسے مکمل نہیں کرپائے، اور کتنے کل کا انتظار کرنے والے ہیں جبکہ وہ اسے پہنچنے والے نہیں، اگر تم موت اور اس کی رفتار دیکھ لو تو امید اور اس کے دھوکے سے نفرت کرنے لگو۔الدیلمی عن ابن عمر

۷۵۷۴..... انسان، امید اور موت کی مثال یوں ہے کہ موت انسان کی ایک طرف ہے اور امید اس کے سامنے ہے، اسی اثناء میں وہ اپنے سامنے امید کو تلاش کرتا ہے اور اچانک اس کے پاس موت آجاتی ہے اور اسے چھین لیتی ہے۔ابن ابی الدنیا والدیلمی عن انس

۷۵۷۵..... تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ یہ انسان، یہ اس کی موت اور یہ اس کی امید ہے امید اسے لینا چاہتی ہے کہ موت اسے پہلے ہی اچک لیتی ہے۔

مسند احمد عن ابی سعید

آپ علیہ السلام نے ایک لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ دوسری لکڑی گاڑی پھر اس کے ساتھ تیسری لکڑی گاڑی اور تیسری لکڑی ذرا دور گاڑی پھر آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

# لالچ وطمع

۷۵۷۶..... لالچ علماء کے دلوں سے حکمت کا خاتمہ کردیتی ہے۔فی نسخة سمعان عن انس

تشریح:..... یعنی علماء وہ ہیں جو حکمت ودانائی کی باتیں کرتے ہیں لیکن جب دلوں میں لالچ وطمع کا بیج جم جائے تو ہر وقت مال، دولت، زمین

جائیداد اور دنیا کی چیزوں کی سی باتیں ہوتی ہیں۔

۷۵۷۷۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جو (دل پر) مہر کی طرف پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو ایسے مقام پر پہنچادے جہاں لالچ نہیں، اور ایسی لالچ سے جہاں لالچ نہیں۔ مسند احمد، طبرانی، حاکم عن معاذبن جبل

۷۵۷۸۔ عورتیں سب سے لڑاکا ہیں، اور جس سے بہت بعد میں ملاقات ہوگی وہ موت ہے، اور ان دونوں سے زیادہ سخت چیز لوگوں کی محتاجی ہے۔ خطیب عن انس

تشریح:... یعنی عورتوں سے گزارہ سب سے مشکل کام ہے، بہت کم ایسی ہوتی ہیں، جو بے ہونٹوں سے جواب دیتی ہیں اکثر منہ پھٹ اور پھوہڑ ہوتی ہیں۔

۷۵۷۹۔ وہ چکنا پتھر جس سے علماء کے پاؤں پھسلتے ہوں، وہ لالچ ہے۔ ابن المبارک وابن قانع عن سهيل بن حسان، مرسلا

۷۵۸۰۔ لالچ سے بچنا، کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے اور ایسی باتوں سے بچنا جو قابل معذرت ہیں۔ طبرانی فی الاوسط عن جابر

۷۵۸۱۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے ناامید ہو جاؤ، اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجودہ فقر ہے، اور ایسی نماز پڑھو گویا کہ یہ آخری نماز ہے، اور قابل معذرت باتوں سے بچنا۔ حاکم عن سعد

## الاکمال

۷۵۸۲۔ وہ چکنا پتھر جس پر علماء کے قدم نہیں جمتے وہ لالچ ہے۔ ابن قانع وابن المبارک عن سهیل بن حسان الکلابی

۷۵۸۳۔ تین چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہو! ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ نہ ہو، اور ایسی لالچ سے جو (دل پر) مہر تک پہنچا دے، اور ایسی لالچ سے جو لالچ کی جگہ تک پہنچائے۔ طبرانی عن عوف بن مالک

۷۵۸۴۔ ایسی لالچ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو، جو (دل پر) مہر تک پہنچادے، اور ایسی لالچ سے جو غیر لالچ کی جگہ پہنچادے۔ طبرانی فی الکبیر عن المقدام بن معدیکرب

## حرف الظاء...... بدگمانی

۷۵۸۵۔ جب تم (کسی کے بارے) گمان کرو تو تحقیق میں مت پڑو، اور جب حسد کرو تو (کسی کی نعمت کا زوال) مت چاہو اور جب فال لینے لگو تو گزر جاؤ، اور اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کرو۔ اور جب (کسی چیز کا) وزن کرو تو ترازو جھکتا ہوا رکھو۔ ابن ماجه عن جابر

تشریح:... یعنی بدگمانی سے تو کوئی باز نہیں رہے گا اس واسطے تحقیق میں پڑنے سے بچو، اور ریس کرو، حسد نہ کرو۔ اور جب دوسروں کو کوئی چیز تول کر دو تو ترازو کا پلڑا جھکتا ہوا رکھو اور اچھا شگون یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرو۔

۷۵۸۶۔ لوگوں سے اعتراض کرو، کیونکہ جب تم لوگوں میں شک کرنے لگو گے تو انہیں برباد کر دو گے یا بربادی کے قریب پہنچ جاؤ گے۔ طبرانی عن معاویة

## الاکمال

۷۵۸۷۔ جس نے اپنے بھائی سے بدگمانی کی، تو اس نے اپنے رب کے بارے میں بدگمانی کی، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ ابن النجار عن عائشة

# ظلم وغضب

یہاں غضب کا ذکر اس لیے کردیا کیونکہ اس کے بارے میں کئی احادیث کا تعلق ظلم کی احادیث سے ہے اور اس کی بعض احادیث حرف غین میں بھی ذکر کی جائیں گی۔

## کتاب الغضب

۷۵۸۸..... ظلم کی تین قسمیں ہیں: ایک ظلم جسے اللہ تعالیٰ معاف نہیں فرمائیں گے اور ایک ظلم وہ ہے جسے معاف فرمادیں گے، اور ایک ظلم جسے چھوڑ دیں گے، رہا وہ جسے معاف نہیں فرمائیں گے وہ شرک ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک ظلم عظیم شرک ہے۔

رہا وہ ظلم جسے معاف فرمادیں گے، تو وہ بندوں کا اپنی جانوں پر ظلم ہے جس کا تعلق ان کے اور ان کے رب سے ہے اور وہ ظلم جسے نہیں چھوڑیں گے تو وہ بعض بندوں کا بعض پر ظلم وستم ہوگا، یہاں تک کہ ایک دوسرے سے بدلہ لے لیں گے۔ الطیالسی والبزار عن انس

۷۵۸۹..... ظالم اور ان کے مددگار جہنم میں (داخل) ہوں گے۔ فردوس عن حذیفة

۷۵۹۰..... بے شک ناحق وصول کرنے والا جہنم میں ہوگا۔ مسند احمد، طبرانی عن رویفع ابن ثابت

۷۵۹۱..... ظلم والے اور ان کے مددگار جہنم میں ہوں گے۔ حاکم عن حذیفة

۷۵۹۲..... سپاہی اور پولیس والے اور ظالموں کے مددگار جہنم کے کتے ہیں۔ الحلیة عن ابن عمر

۷۵۹۳..... جس نے ظالم کی مدد کی اللہ تعالیٰ اسے اس پر مسلط کردے گا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۵۹۴..... جس نے کسی جھگڑے میں ظلم کے ذریعہ مدد کی تو وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا یہاں تک کہ اس سے (ہاتھ) کھینچ لے۔
حاکم عن ابن عمر

۷۵۹۵..... جس نے کسی ظالم کی اس لیے مدد کی کہ وہ حق کو دبائے تو اس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔ حاکم عن ابن عباس

۷۵۹۶..... جو کسی ظالم کے ساتھ اس کی مدد کے لیے چلا اور اسے معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام (کے دائرے) سے نکل گیا۔
طبرانی والضیاء عن اوس بن شرجیل

۷۵۹۷..... مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق کا سوال کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی مستحق کو اس کے حق سے نہیں روکا۔
خطیب عن علی

۷۵۹۸..... ظلم سے بچو کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز اندھیریوں کا باعث ہے۔ مسند احمد، طبرانی، بیھقی عن ابن عمر

۷۵۹۹..... ظلم (کرنے) سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے اور بخل سے کیونکہ تم سے پہلے لوگوں کو بخل ہی نے ہلاک کیا، اس نے انہیں خون بہانے پر مجبور کیا اور حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے پر ابھارا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد مسلم، عن جابر

۷۶۰۰..... مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ بادلوں سے اوپر اٹھالی جاتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت کی وجہ سے) تھوڑی دیر بعد ہو۔ طبرانی فی الکبیر والضیاء عن خزیمة بن ثابت

۷۶۰۱..... مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ وہ آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے جیسے وہ شرارہ ہے۔ حاکم عن ابن عمر

۷۶۰۲..... مظلوم اگرچہ کافر ہو پھر بھی اس کی بددعا سے بچو، (کیونکہ) اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔
مسند احمد ابویعلی والضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

تشریح:..... اور قرآن مجید میں جو آیا ہے:

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال

کافروں کی دعاو پکار اکارت وفضول ہے تو اس کا مطلب کوئی یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان کی دعا قبول نہیں فرماتے، وہاں نفی اس کی ہے کہ غیر اللہ کے سامنے جو دعائیں وہ کرتے ہیں وہ ساری اکارت ہیں حقیقت میں ان کی دعائیں اللہ تعالیٰ ہی قبول فرماتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں ہماری دعائیں یہ بزرگوں کی مورتیاں اور ان کے قبروں میں پڑے دھڑ سنتے اور قبول کرتے ہیں۔

۷۶۰۳..... مظلوم کی بددعا سے بچو چاہے وہ کافر ہو، کیونکہ اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں۔

ابویعلی عن ابی سعید وابی هریرة رضی الله عنه معاً

۷۶۰۴..... جب ذمیوں (امن طلب کرنے والوں) پر ظلم ہوتو حکومت دشمن کی ہوجائے گی، اور جب سود کی بہتات ہوگی تو قیدی زیادہ ہوں گے، اور جب اغلام بازی کی کثرت ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس مخلوق سے (اپنی رحمت) ہاتھ اٹھالیں گے اور ان کی کوئی پروانہیں کریں گے وہ جس وادی میں (بھی) ہلاک ہوجائیں۔ طبرانی عن جابر

## کمزور پر ظلم نہایت قبیح عمل ہے

۷۶۰۵..... اللہ تعالیٰ کا غضب اس شخص پر بھڑک اٹھتا ہے جو کسی ایسے شخص پر ظلم کرے جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مددگار نہ پائے۔ فردوس عن علی

تشریح:..... کیونکہ اگر اس کا کوئی مددگار ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے انتقام نہ لیتے لیکن جب اس کا کوئی نہیں تو اللہ تعالیٰ خود انتقام لیتے ہیں۔

فطرتی باتیں

۷۶۰۶..... جو شخص دنیا میں لوگوں کو زیادہ سزا دیتا ہوگا وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہوگا۔

مسند احمد، بیهقی عن خالد بن الولید، حاکم عن عیاض بن غنم وهشام بن حکیم

۷۶۰۷..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑی خیانت زمین کا (غصب شدہ) گز ہوگا، تم دو شخصوں کو زمین یا گھر میں ایک دوسرے کا پڑوسی پاؤ گے، یوں ان میں سے ایک اپنے ساتھی (پڑوسی) کی زمین کا ایک گز حصہ کاٹ لیتا ہے، چنانچہ جب وہ اسے کاٹ لے گا تو قیامت کے روز سات زمینوں کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔ مسند احمد، طبرانی عن ابی مالک الاشجعی

۷۶۰۸..... سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے مؤمن اپنے بھائی کے حق سے کم کرلے، وہ زمین کی کنکریاں جسے وہ لے گا تو وہ بھی قیامت کے روز زمین کی گہرائی تک کا ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے اسے پیدا کیا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۶۰۹..... اللہ سے ڈرو! اللہ سے ڈرو! اس شخص کے بارے میں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۶۱۰..... اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں یہاں تک جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو پھر اسے چھوڑتے نہیں۔

بیهقی، نسائی، ابن ماجه عن ابی موسیٰ

۷۶۱۱..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دیں گے جو دنیا میں لوگوں کو عذاب دیتے ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن هشام بن حکیم عن عیاض بن غنم

۷۶۱۲..... ظلم (کرنا) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ بخاری مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۱۳..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کے شر سے لوگ ڈرتے ہوں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

۷۶۱۴..... جو بندہ بھی کسی بندے پر ایسا ظلم کرتا ہے جس کا وہ اس سے بدلہ نہیں لے سکتا تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس سے بدلہ لے گا۔

بیهقی عن ابی سعید

۷۶۱۵... اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ ظالموں سے کہہ دو کہ مجھے یاد نہ کیا کریں، اس واسطے کہ میں انہیں یاد کرتا ہوں جو مجھے یاد کرتے ہیں، اور مرا انہیں یاد کرنا یہی ہے کہ میں ان پر لعنت کروں۔ ابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۱۶... مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر کی بددعا ہو، اس واسطے کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ سمویہ عن انس

۷۶۱۷... جس نے ظلماً ایک بالشت زمین دبائی تو اللہ تعالیٰ اسے اس بات کا مکلف بنائیں گے وہ کہ اسے کھودے یہاں تک کہ ساتویں زمین تک پہنچ جائے، پھر قیامت کے روز اسے ان زمینوں کا ہار پہنائیں گے، اور پھر لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔ طبرانی عن یعلی بن مرۃ

۷۶۱۸... تم میں سے جو بھی ایک بالشت زمین ناحق لے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ساتویں زمین تک اس کے گلے میں ہار ڈالے گا۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۱۹...... جس نے ظلماً ایک بالشت زمین لی تو وہ قیامت کے روز حشر کے قائم ہونے تک اس کی مٹی اٹھائے پھرے گا۔

مسند احمد، طبرانی عن یعلی بن مرۃ

# ساتوں زمینوں کا طوق

۷۶۲۰... جس نے تھوڑی سے ناحق زمین لی تو قیامت کے روز ساتویں زمین تک اسے زمین میں دھنسایا جائے گا۔ بخاری عن ابن عمر

۷۶۲۱... جس نے مسلمانوں کے راستہ سے کچھ حصہ اپنی زمین میں شامل کرلیا تو قیامت کے روز وہ اسے سات زمینوں میں سے اٹھالائے گا۔

طبرانی والضیاء عن الحکم بن الحارث

۷۶۲۲...... جس نے ظلماً کسی زمین کا ٹکڑا اپنی زمین میں شامل کرلیا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے ناراض ہوں گے۔

مسند احمد، مسلم عن وائل بن حجر

۷۶۲۳...... جس نے ایک بالشت برابر زمین ظلماً دبالی تو اسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

مسند احمد، بیهقی عن عائشة، ابوداؤد عن سعید بن زید

۷۶۲۴...... اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اللہ تعالیٰ کی قسم! جو مؤمن کسی مؤمن پر ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے انتقام لیں گے۔

عبد بن حمید عن ابی سعید

۷۶۲۵... بندے اور جنت (تک پہنچنے) کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سب سے آسان گھاٹی موت ہے اور سب سے مشکل مرحلہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہونا ہے، جب مظلوم، ظالموں کا دامن پکڑیں گے۔ ابو سعید النقاش فی معجمه وابن النجار عن انس

۷۶۲۶... (بطور فضل) اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے واجب کررکھا ہے کہ وہ کسی مظلوم کی اور اس سے پہلے کسی ایسے شخص کی دعا قبول نہیں کریں جو اس کے ظلم جیسی ہو۔ ابن عدی عن ابن عباس

تشریح:... یعنی مظلوم دعا کررہا ہے لیکن جیسا اس پر ظلم ہوا اس جیسا ظلم یہ کرچکا۔

۷۶۲۷... مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اگرچہ وہ فاجر ہو اور اس کا فجور اس کے اپنے آپ پر ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۲۸... جہنم کی وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام ہبہب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں متکبروں ظالموں کو ڈالیں گے۔ حاکم عن ابی موسیٰ

۷۶۲۹... قیامت کے روز اہل حقوق کو ان کے حقوق ضرور دیئے جائیں گے، یہاں تک کہ بے سینگ بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا جس نے اسے سینگ مارا ہوگا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب المفرد، مسلم، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۳۰...... جس نے اس حال میں صبح کی کہ اس کے دل میں کسی پر ظلم کرنے کا ارادہ نہ ہو تو جو اس سے لغزش ہوئی وہ بخش دی جاتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۷۶۳۱.... اس شخص کے لیے خرابی ہے جس نے مسلمان پر ظلم کرکے اس کا حق کم کردیا۔ الحلیة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۶۳۲.....ناحق وصول کرنے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔ مسند احمد ابو داؤد، حاکم عن عقبة بن عامر

۷۶۳۳.....مظلوم لوگ ہی قیامت کے روز کامیاب ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب ورستة فی الایمان عن ابی صالح الحنفی مرسلاً

۷۶۳۴.....اپنے ہاتھ کو اپنے کنٹرول میں رکھو۔ بخاری فی التاریخ عن اسود بن اصرم

## الاکمال

۷۶۳۵.....تم لوگ ظلم (کرنے) سے بچو! کیونکہ ظلم (کرنا) قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہوگا۔ طبرانی عن الاسود بن مخرمة

۷۶۳۶..... ظلم سے بچو! کیونکہ ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا سبب ہے، اور بخل سے بچو! اس واسطے کہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا، اس نے انہیں مجبور کیا تو انہوں نے خون بہائے، اور اپنے محرم رشتوں کو حلال سمجھا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم عن جابر

۷۶۳۷.....ظلم قیامت کے روز تاریکیوں کا باعث ہے۔ طیالسی، بخاری، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۳۸..... سب سے بڑا ظلم زمین کا وہ گز ہے جسے کوئی شخص اپنے بھائی کے حصہ سے کم کرلے، زمین کی چند کنکریاں جو (چوری کرکے) لیتا ہے قیامت کے روز، زمین کی تہہ تک وہ اس کے گلے کا طوق ہوگا اور زمین کی گہرائی وہی جانتا ہے جس نے زمین پیدا کی ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۷۶۳۹.....ظلم سے بچنا، کیونکہ وہ تمہارے دلوں کو خراب کردے گا۔ الدیلمی عن علی

۷۶۴۰..... اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتے (رہتے) ہیں اور پھر جب پکڑتے ہیں تو چھوڑتے نہیں۔

بخاری، مسلم، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ عن برید بن ابی بردة عن ابی موسیٰ

## ظالم اللہ کے قہر سے نہیں بچ سکے گا

۷۶۴۱.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں ضرور ظالم سے انتقام لوں گا، چاہے جلدی لوں یا دیر سے، اور میں اس سے بھی لازماً انتقام لوں گا جس نے کسی مظلوم کو دیکھا اور وہ اس کی مدد کی قدرت رکھتا تھا پھر بھی اس کی مدد نہیں کی۔

الحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب، طبرانی والخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

۷۶۴۲.....ابلیس اس بات سے تو ناامید ہو چکا ہے کہ زمین عرب میں بت پوجے جائیں، لیکن وہ تم سے اس کے بغیر ہی راضی ہو جائے گا، تمہارے معمولی اعمال کے ذریعہ، اور وہی ہلاکت کا باعث ہیں، تو جہاں تک ہو سکے، ظلم سے بچو! اس واسطے کہ قیامت کے روز بندہ اتنے اعمال لے کے آئے گا جنہیں وہ نجات کے لئے کافی سمجھے گا، تو ایک بندہ کہتا رہے گا: اے میرے رب! فلاں نے مجھ پر ایک ظلم کیا، تو حکم ہوگا فلاں کی نیکیاں مٹاتے رہو، یہاں تک کہ اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی۔ حاکم عن ابن مسعود

۷۶۴۳.....قیامت کے روز ایک شخص اتنے اعمال حسنہ لے کر آئے گا جنہیں وہ نجات کے لیے کافی سمجھے گا، اور پھر ایک شخص آئے گا جس پر اس نے کوئی ظلم کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں لی جائیں گی اور مظلوم کو دی جائیں گی، بالآخر اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی، اور پھر اس سے بدلہ لینے کے طلبگار باقی ہوں گے، جبکہ اس کی نیکیاں ختم ہو چکی ہوں گی، تو مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم کی برائیوں پر رکھ دی جائیں گی۔ طبرانی عن سلمان

تشریح:..... کس قدر بدنصیبی اور محرومی کا مقام ہے آئے کسی امید سے اور جانا کیسے ہوا۔

۷۶۴۴.....اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے قیامت کے روز ایک بندہ ایسے اعمال لائے گا جو مضبوط پہاڑوں کی طرح ہوں گے، اسے گمان ہوگا کہ وہ ان اعمال کے ذریعہ جنت میں داخل ہو جائے گا، پھر لگاتار اس کے پاس ظلم (سے دبے لوگ) آتے

رہیں گے، اور اس کے پاس (حقوق ادا کرنے کے لیے) کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی، اور پھر اس کے سر پر مضبوط پہاڑوں جیسے اعمال (بد) ڈال کر اسے جہنم جانے کا حکم دے دیا جائے گا۔ الدیلمی عن جابر

۷۶۴۵..... جہنم کی ایک وادی میں ایک کنواں ہے جس کا نام ھبھب ہے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس میں ظالموں اور جابروں کو ٹھہرائیں گے۔
عقیلی فی الضعفاء، ابن عدی فی الکامل طبرانی، حاکم وابن عساکر عن ابی موسیٰ

۷۶۴۶..... مظلوم کی بددعا سے بچو۔ ابن حبان عن ابی سعید

۷۶۴۷..... مظلوم کی بددعا سے بچو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید

۷۶۴۸..... جب کسی بندہ پر ظلم ہوتا ہے اور وہ خود انتقام نہ لے سکے، اور نہ اس کا کوئی مددگار ہو، پھر وہ آسمان کی طرف اپنی آنکھ اٹھائے اور اللہ تعالیٰ کو پکارے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں حاضر ہوں میں جلد یا بدیر تیری مدد کروں گا۔ حاکم فی تاریخہ والدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۶۴۹..... مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے منع نہیں کرتے۔ الدیلمی عن علی

۷۶۵۰..... اے علی! مظلوم کی بددعا سے بچو! کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کا حق ضائع نہیں کرتے۔
الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن علی

۷۶۵۱..... قیامت کے روز مظلوم ہی فلاح پانے والے ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی صالح الحنفی

۷۶۵۲..... عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) بنی اسرائیل میں (خطبہ دینے) کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! ظالم پر ظلم نہ کرو اور نہ ظالم (کے ظلم) کا بدلہ دو، ورنہ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہاری فضیلت ختم ہو جائے گی۔ العسکری فی الامثال عن ابن عباس

۷۶۵۳..... جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے، تو عرش کے نیچے سے ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا، اے ظلم زدو! آؤ اور اپنے ظلموں کا تدارک کرلو اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابن جریر عن انس

# حرف العین..... عصبیت

## ناحق قوم کی طرفداری

۷۶۵۴..... عصبیت یہ ہے کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔ بیہقی فی السنن عن واثلۃ

۷۶۵۵..... جو اندھے جھنڈے تلے لڑا تو اس نے عصبیت کی مدد کی، اور عصبیت کے لیے غضبناک ہوتا ہے تو اس کا قتل ہو جانا جاہلیت کا قتل ہے۔
مسلم، عن جندب، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:..... یعنی اسے یہ پتہ نہیں کہ میں کس وجہ سے لڑ رہا ہوں کیا مری قوم حق پر ہے؟

۷۶۵۶..... جس نے کسی قوم کی ناحق حمایت کی تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جو کسی گڑھے میں گر جائے اور اپنی دم کے ذریعہ نکلنا چاہے۔
ابو داؤد عن ابن مسعود

۷۶۵۷..... اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو عصبیت کی طرف بلائے اور نہ اس کا ہی کوئی تعلق ہے جو عصبیت پر لڑے، اور نہ اس کا جو عصبیت پر مرے۔ ابو داؤد عن جبیر بن مطعم

۷۶۵۸..... اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو کسی گڑھے میں گرے اور اپنی دم کے ذریعہ اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔
بیہقی عن ابن مسعود

۷۶۵۹..... سب سے برے مقام والا وہ شخص ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کی خاطر خراب کر دے۔
بیہقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۶۶۰..... قیامت کے روز اس شخص کو سب سے زیادہ ندامت ہوگی، جس نے دوسرے کی دنیا کے واسطے اپنی آخرت بیچ ڈالی۔

بخاری فی التاریخ عن ابی امامۃ

۷۶۶۱..... قیامت کے روز وہ شخص اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مقام والا ہوگا جس نے دوسرے کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کی۔

طبرانی عن ابی امامۃ

## عصبیت.....ازاکمال

۷۶۶۲..... وہ تمہارے لیے فتح ہوگا، اور تمہاری مدد کی جائے گی، اور تم بہت کچھ حاصل کرو گے، تم میں سے جو کوئی اسے پائے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے، نیکی کا حکم کرے، برائی سے روکے، صلہ رحمی کرے، اور اس شخص کی مثال جو اپنی قوم کی ناحق مدد کرے اس اونٹ جیسی ہے جو گرنے لگے اور اپنی دم سے کھینچنے لگے۔ مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

تشریح:..... یہ کسی شہر کی فتح مندی کی پیش گوئی ہے، جس میں کئی غنیمتیں حاصل ہونے کو تھیں۔

۷۶۶۳..... اس کی مثال جو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے، اس اونٹ کی سی ہے، جو کسی گڑھے میں گرنے لگے اور اپنی دم سے اپنے آپ کو کھینچنے لگے۔

الرامھرمزی عن ابن مسعود

۷۶۶۴..... (عصبیت یہ ہے کہ) تم ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرو۔

ابو داؤد عن بنت واثلة بن الاسقع عن ابیھا، قالت قال: قلت یارسول اللّٰہ ماالعصبیة؟ قال فذکرہ

۷۶۶۵..... جس نے ظلم پر اپنی قوم کی مدد کی، تو وہ گڑھے میں گرنے والے اونٹ کی طرح ہے جو دم سے (اپنے آپ کو) کھینچے۔

حاکم فی تاریخة عن ابن مسعود

## ننگ وعار

۷۶۶۶..... قیامت کے روز عار بندے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوگی، حتیٰ کہ وہ کہے گا: اے پروردگار! آپ کا مجھے جہنم میں بھیجنا جو ذلت وعار مجھ پر ڈالی گئی ہے اس سے زیادہ آسان ہے باوجودیکہ اسے (جہنم) کے عذاب کا علم ہوگا۔ حاکم عن جابر

## جلد بازی

۷۶۶۷..... جس نے جلد بازی کی اس نے غلطی کی۔ الحکیم عن الحسن، مرسلاً

## پسندیدہ جلد بازی

۷۶۶۸..... تین چیزوں میں دیر نہ کرنا: نماز، جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب آجائے (تو فوراً پڑھ کر دفن کردو) اور غیر شادی شدہ (مرد یا عورت) جب اس کا برابر کا (شخص) مل جائے۔ ترمذی، حاکم عن علی

## عجب وخود پسندی

۷۶۶۹..... عجب ستر سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔ فردوس عن الحسن ابن علی

۷۶۷۰... اگر عجب کسی مرد کی صورت میں ہوتا تو بہت برا مرد ہوتا۔ طبرانی فی الصغیر عن عائشة
۷۶۷۱... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تم پر اس سے زیادہ بڑی چیز کا خوف ہے، عجب سے بچنا، عجب سے بچنا۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

## الاکمال

۷۶۷۲... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اگر میرے مؤمن بندے کے لیے گناہ عجب سے بہتر نہ ہوتا میں اپنے بندے مؤمن اور گناہ کے درمیان حائل نہ ہوتا۔ ابو الشیخ عن کلیب الجهنی
۷۶۷۳... اگر مؤمن اپنے عمل پر عجب نہ کرتا تو گناہ سے محفوظ رہتا، یہاں تک کہ اسے کسی چیز کی پروانہ ہوتی، لیکن اس کے لیے گناہ عجب سے بہتر ہے۔ الدیلمی عن ابی هریرة رضی الله عنه
۷۶۷۴... یہ بہتر نہیں کہ بندہ زبان سے کسی بات کا فیصلہ کرے اور عجب اس کے دل میں ہو۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن عباس
۷۶۷۵... میری امت کا سب سے برا وہ شخص ہے جو جماعت سے جدا اور اپنے دین پر عجب کرنے والا، اپنے عمل میں ریا کرنے والا، اور اپنی دلیل سے لڑنے والا ہے، تھوڑی سی ریا بھی شرک ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابیه عن حده
۷۶۷۶... اگر تم سے گناہ نہ ہوں تو مجھے تمہارے بارے اس سے خطرناک چیز کا خوف ہے، عجب سے بچو، خود پسندی سے بچو!

الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حاکم فی تاریخه و ابو نعیم عن انس، الدیلمی عن ابی سعید

۷۶۷۷... جس نے کسی نیک کام کی وجہ سے اپنی تعریف کی تو اس نے شکر کھو دیا، اور اس کا عمل باطل ہو گیا۔

ابو نعیم عن عبدالغفور الانصاری عن عبدالعزیز عن ابیه، و کان له صحبة

## دل کا اندھا پن

۷۶۷۸... جس نے مر کر راحت پائی وہ مردہ نہیں، مردہ وہ ہے جو زندوں کا مردہ ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس

## حرف الغین ...... غدر و دھوکہ

۷۶۷۹... قیامت کے روز دھوکہ باز کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور پھر کہا جائے گا: یہ فلاں کے بیٹے فلانے کی دھوکہ بازی (کی علامت) ہے۔

مالک بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابن عمر

۷۶۸۰... قیامت کے روز ہر غدر کرنے والے کا اس کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا جس سے اس سے پہچانا جائے گا۔

الطیالسی مسند احمد عن انس

۷۶۸۱... ہر غدر کرنے والے کا قیامت کے روز ایک جھنڈا ہوگا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔

مسند احمد، بیهقی عن انس، مسند احمد، مسلم عن ابن مسعود، مسلم عن ابن عمر

۷۶۸۲... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ جب اگلوں پچھلوں کو جمع کرے گا تو ہر دھوکہ باز کے ساتھ ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں بن فلاں کی دھوکہ بازی ہے۔ مسلم عن ابن عمر
۷۶۸۳... خبردار ہر غدار کے لیے قیامت کے روز ایک جھنڈا اس کی بغاوت کے بقدر نصب (کھڑا) کیا جائے گا۔ ابن ماجه عن ابی سعید
۷۶۸۴... قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا ہوگا جو اس کی بغاوت و غداری کے بقدر بلند کیا جائے گا عوام کے امیر سے بڑھ کر کوئی غدار نہیں۔ مسلم عن ابی سعید

۷۶۸۵..... قیامت کے روز غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن معاذ

۷۶۸۶..... قیامت کے روز ہر غدار کی سرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔ مسلم عن ابی سعید

۷۶۸۷..... لوگ جب تک اپنے آپ سے غداری نہیں کریں گے ہلاک نہیں ہوں گے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن رجل
یعنی اپنے بھائیوں سے۔

## الاکمال

۷۶۸۸..... قیامت کے روز ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: یہ فلاں شخص کی غداری ہے۔
ابن ماجه عن ابن مسعود

۷۶۸۹..... ہر غدار کے لیے ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا جس سے اسے پہچانا جائے گا۔ حاکم عن ابن عباس

## غضب وغصہ

۷۶۹۰..... غصہ شیطان کا اثر ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا، اور پانی آگ کو بجھاتا ہے اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ غسل کر لیا کرے۔
ابن عساکر عن معاویة

۷۶۹۱..... غصے سے بچ! ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن رجل من الصحابه

۷۶۹۲..... آدمی کو جب غصہ آئے اور وہ اعوذ باللّٰہ کہہ لے تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ ابن عدی فی الکامل عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۶۹۳..... جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ خاموش ہو جائے۔ مسند احمد عن ابن عباس

۷۶۹۴..... جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمران بن حصین

۷۶۹۵..... مجھے کیا ہے کہ غصہ نہ کروں اور میں حکم دوں اور میری بات نہ مانی جائے؟ مسند احمد، نسائی، ابن ماجه عن البراء

۷۶۹۶..... جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، پھر اگر غصہ ختم ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ لیٹ جائے۔
مسند احمد، ابوداؤد، بیهقی عن ابی ذر

۷۶۹۷..... تم میں کا سب سے قوی وہ ہے جو اپنے آپ کو غصہ پر غالب کر لے، اور زیادہ بردبار وہ ہے جو قدرت کے بعد معاف کر دے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن علی

۷۶۹۸..... غصہ شیطان (کے اثر) سے (پیدا ہوتا) ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ کو پانی سے بجھایا جاتا ہے، اس واسطے جب تم میں سے کوئی غصہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ہاتھ منہ دھو لیا کرے۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن عطیة السعدی

۷۶۹۹..... جہنم میں ایک دروازہ ہے، جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اپنے غصہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں پورا کیا۔
ابن ابی الدنیافی ذم الغضب عن ابن عباس

۷۷۰۰..... تمہیں بتاؤں کہ تم میں سب سے بہادر کون ہے؟ جو تم میں سے اپنے آپ پر غصہ کی حالت میں قابو پا لے۔
طبرانی فی الکبیر فی مکارم الاخلاق عن انس

۷۷۰۱..... سختی بے برکتی اور نرمی برکت (کا سبب) ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن شهاب مرسلاً

۷۷۰۲..... عنقریب میں تمہیں لوگوں کے اخلاق اور معاملات سے آگاہ کروں گا، ایک شخص جلد غصہ کرنے والا اور جلد غصہ زائل کرنے والا ہوگا جس کا اسے نہ کوئی فائدہ ہوگا اور نہ اس پر قابل کفایت کوئی چیز ہوگی، اور ایک شخص کو غصہ تو دیر سے آتا ہے لیکن جلد اتر جاتا ہے تو یہ اس کے لیے مفید

ہے نقصان وہ نہیں۔

اور ایک شخص ایسی چیز کا مطالبہ کرے گا جو اس کی ہے اور اس کے ذمہ جو ہے وہ ادا کرتا ہے تو اس کا نہ اسے کوئی فائدہ ہے اور نہ نقصان ہے، اور ایک شخص ایسا ہے کہ اپنی چیز کا مطالبہ کرتا ہے اور جو اس کے ذمہ ہے وہ ادا نہیں کرتا جس کا اسے نقصان ہے فائدہ نہیں۔ البزار عن ابی هريرة رضی الله عنه

تشریح:...... جسے پل بھر میں غصہ آجائے اور پل بھر میں اتر جائے اس کا کیا اعتبار اسے لوگ بے وقوف خیال کرتے ہیں اور جسے غصہ دیر سے آئے لیکن جلد اتر جائے وہ عقلمند ہے۔

۷۷۰۳... مکمل پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے غصہ پر قابو پالے (اگر چہ) اس کا چہرہ سرخ ہو جائے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں پھر بھی وہ اپنے غصہ کو پچھاڑ دے۔ مسند احمد عن رجل

۷۷۰۴... تم سمجھتے بہادری (بھاری) پتھر اٹھانے میں ہے؟ بہادری تو یہ ہے کہ جب تم میں کوئی غصہ سے بھر جائے پھر وہ غصہ پر قابو پالے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص

۷۷۰۵... پچھاڑ دینے والا پہلوان نہیں، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے آپ پر قابو پالے۔ مسند احمد، بیهقی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۷۰۶... جہنم میں ایک دروازہ ہے جس سے وہی داخل ہوگا جس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اپنا غصہ نکالا۔ الحكيم عن ابن عباس

۷۷۰۷... جس نے اپنا غصہ دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے اپنا عذاب دور کردیں گے، اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ طبرانی فی الاوسط عن انس

تشریح:...... انسان خود اپنی زبان سے اپنی پردہ دری کرتا ہے۔

۷۷۰۸... غصہ نہ ہوا کر۔ مسند احمد، بخاری، ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه، حاکم، مسند احمد ابويعلى عن جارية بن قدامة

۷۷۰۹... غصہ نہ ہوا کر کیونکہ غصہ خرابی (عقل) کا باعث ہے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن رجل

۷۷۱۰... تو غصہ نہ ہوا کر (بدلہ میں) تیرے لیے جنت ہے۔ ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی الله عنه

# الاکمال

۷۷۱۱... غصہ سے بچو! (ابن ابی الدنیا فی کتاب ذم الغضب وابن عساکر عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف) فرماتے ہیں: مجھے ایک صحابی رسول نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا: کہ مجھے کوئی ایسے کلمات بتائیں جنہیں اپنی زندگی کا مقصد بنالوں اور وہ زیادہ لمبے بھی نہ ہوں آپ نے فرمایا اور یہ بات ذکر کی۔

۷۷۱۲... اے معاویہ بن حیدۃ، غصہ نہ ہوا کرو، کیونکہ غصہ ایمان کو ایسے بگاڑ دیتا ہے جیسے تمبہ (اندرائن، ایلوا) شہد کو خراب کردیتا ہے۔

بیهقی فی السنن وابن عساکر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده

۷۷۱۳... اے معاویہ غصہ سے اجتناب کرو کیونکہ غصہ ایمان کو فاسد کردیتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو فاسد کردیتا ہے۔

بیهقی فی شعب الایمان عن ابن عساکر بروایت بهز بن حكيم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے

۷۷۱۴... بہادر وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے، لیکن بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے قابو پالے۔ ابن النجار عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۷۱۵... وہ شخص بہادر نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بہادر تو وہ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۷۱۶... جانتے ہو بہادر کون ہے؟ بھرپور بہادر وہ ہے جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے، اور جانتے بدبخت کون ہے؟ جس نے آگے کوئی اولاد نہیں بھیجی، اور جانتے ہو اصلی فقیر کون ہے؟ جس کے پاس مال تو ہے لیکن اس نے آگے کچھ نہیں بھیجا۔ بیهقی شعب الایمان عن حفصه او ابن حفصه

۷۷۱۷... غصہ جہنم کی آگ کی علامت ہے جسے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کے دل پر رکھتا ہے کیا تم دیکھتے نہیں، جب وہ غصہ ہوتا ہے تو اس کی آنکھیں سرخ، چہرہ سیاہ مٹیالے رنگ کا ہو جاتا ہے اور اس کی رگیں پھول جاتی ہیں۔ الحكيم عن ابن مسعود

۷۷۱۸۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو غضب کی حالت میں مجھے یاد کرے گا تو میں غصہ میں اسے یاد کروں گا اور ہلاک کرنے والوں میں اسے ہلاک نہیں کروں گا۔ الدیلمی عن انس

۷۷۱۹۔۔۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے انسان غصہ کی حالت میں مجھے یاد کر لیا کر میں غضب کی حالت میں تجھے یاد رکھوں گا، اور تجھے ہلاک کرنے والوں میں شامل نہیں کروں گا۔ ابن شاهین عن ابن عباس، وفیه عثمان بن عطاء الخراسانی ضعفوه

۷۷۲۰۔۔۔ تم میں سے جب کوئی غصہ ہو تو وہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم کہہ لیا کرے تو اس کا غصہ فرو ہو جائے گا۔

طبرانی عن ابن مسعود

۷۷۲۱۔۔۔ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر وہ شخص کہے تو اس کا غصہ دور ہو جائے وہ اگر اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم کہہ لیتا تو اس کی یہ کیفیت ختم ہو جاتی (مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، حاکم، ابن حبان عن عثمان بن صرد فرماتے ہیں) کہ دو شخص ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے، ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں، تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

نسائی، ابویعلی فی مسنده عن عبدالرحمن ابن ابی لیلی عن ابی، ابوداؤد، ترمذی، طبرانی فی الکبیر عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن معاذ بن جبل

۷۷۲۲۔۔۔ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے جسے اگر یہ غصہ سے بھرا شخص کہتا تو اس کا غصہ ختم ہو جاتا، اے اللہ! میں شیطان مردود سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔ مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن معاذ، حاکم عن سلیمان بن صرد

۷۷۲۳۔۔۔ اے اللہ! بڑے کو ختم کرنے والے، چھوٹے کو بڑا کرنے والے مجھ سے (میرے اس) غصہ کی آگ کو بجھا دے۔

مسند احمد، حاکم عن بعض امهات المؤمنین

۷۷۲۴۔۔۔ تم یوں کہا کرو! اے محمد نبی کے پروردگار! میرے گناہ بخش دے، میرے دل کا غضب ختم کر دے، اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے پناہ دے۔

الخرائطی فی اعتدال القلوب عن ام هانی

۷۷۲۵۔۔۔ غصہ شیطان (کے اثر) سے ہے، جب تم میں سے کوئی اس (کیفیت) کو کھڑے کھڑے پائے تو بیٹھ جائے اور اگر بیٹھے بیٹھے پائے تو لیٹ جائے۔ ابو الشیخ عن ابی سعید

۷۷۲۶۔۔۔ (کھڑے کھڑے) جب تجھے غصہ آئے تو بیٹھ جا، پھر بھی (غصہ) ختم نہ ہو تو لیٹ جا، عنقریب وہ ختم ہو جائے گا۔ الدیلمی عن ابی ذر

۷۷۲۷۔۔۔ (جب تم خاموش تھے) تو فرشتہ اس کا جواب دے رہا تھا اور جب تم نے (خود) جواب دیا تو فرشتہ پرواز کر گیا، تو میں نے ناپسند کیا کہ اس کے بعد پیچھے رہوں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن زید بن یثیع

# حرف الکاف ۔۔۔ بڑائی اور تکبر کی مذمت

۷۷۲۸۔۔۔ متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹیا جانے۔ ابو داؤد، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۲۹۔۔۔ تکبر سے بچو! کیونکہ بندہ تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندے کو متکبرین میں شمار کر لو۔

ابوبکر بن لال فی مکارم الاخلاق وعبدالغنی بن سعید فی ایضاح الاشکال، ابن عدی فی الکامل عن ابی امامة

۷۷۳۰۔۔۔ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے، اترانے والوں اور ناز سے چلنے والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ فردوس عن معاذ بن جبل

۷۷۳۱۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ناپسند کرتے ہیں جو اپنے گھر والوں میں ستر سال کا ہو چال اور شکل صورت میں بیس سال کا ہو۔

طبرانی فی الاوسط عن انس رضی الله عنه

۷۷۳۲۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس بیس سالہ شخص کو پسند کرتے ہیں جو اسی سال کے مشابہ ہو اور اس ساٹھ سالہ کو ناپسند کرتے ہیں جو بیس سالہ کے مشابہ ہو۔

فردوس عن عثمان

۷۷۳۳ ..... کیا تمہیں وہ لوگ نہ بتاؤں جو جہنمی ہیں؟ ہر اجڈ، سخت لہجہ، سخت گو اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والا۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن حارثة بن وهب

۷۷۳۴ تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ ابلیس کو تکبر ہی نے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنے سے روکا تھا، اور حرص سے بچنا، کیونکہ حرص نے آدم (علیہ السلام) کو (ممنوع) درخت (کا پھل) کھانے پر مجبور کیا تھا، اور حسد سے بچنا، کیونکہ آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو حسد کی وجہ سے ہی قتل کیا تھا، یہی (تکبر، حرص اور حسد) ہر برائی کی جڑ ہیں۔ ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۷۳۵ ..... تم لوگ تکبر سے بچنا، کیونکہ انسان میں تکبر ہوتا ہے اور اس (کے جسم پر) اچکن چوغہ ہوتا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

تشریح: ..... یعنی ایسا لباس پہننے کے باوجود پھر بھی اس میں تکبر پایا جا سکتا ہے۔

۷۷۳۶ ..... اونی لباس پہننا تکبر سے چھٹکارے کا باعث ہے، نیز غریب مؤمنوں کے پاس بیٹھنا، گدھے کی سواری کرنا اور بکری باندھ کر دودھ لینا (یہ خصلتیں) تکبر سے دور رکھتی ہیں۔ حلیة الاولیاء، بیهقی فی شعب الایمان عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۳۷ ..... جس نے اپنا سامان (فروخت) اٹھایا وہ تکبر سے بری ہے۔ بیهقی عن ابی امامة

۷۷۳۸ ..... میری امت میں دوسری امتوں کی بیماریاں پہنچیں گی، تکبر، حق کو ٹھکرانا، مال میں ایک دوسرے سے زیادہ ہونے کی کوشش، دنیا میں ایک دوسرے سے بغض، آپس میں نفرت و حسد جس کا نتیجہ بغاوت ہوگا۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۳۹ فخر و تکبر اونٹ والوں میں جبکہ سکون اور وقار بکریوں والوں میں ہوتا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

تشریح: ..... کثرت میل ملاقات کی وجہ سے ان جانوروں کی خصوصیات و عادات کا انسانوں میں پیدا ہونا فطری بات ہے۔

۷۷۴۰ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر (کی مانند) اور عظمت میرے ازار (کی طرح) ہے ان دونوں میں سے کسی کو ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔ مسند احمد، ابو داؤد ابن ماجه، عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابن ماجه عن ابن عباس

۷۷۴۱ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور غلبہ و عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی تو میں اسے ہلاک کر دوں گا۔ حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۷۴۲ ..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: بڑائی میری چادر اور عزت میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کو جس نے مجھ سے چھیننے کی کوشش کی میں اسے عذاب دوں گا۔ سمویه عن ابی سعید و ابی هریرة رضی الله عنه معاً

۷۷۴۳ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

طبرانی فی الاوسط عن علی

# متکبر ذلیل ہے

۷۷۴۴ ..... تم سب آدم (علیہ السلام) کے بیٹے ہو اور آدم (علیہ السلام) مٹی سے (بنائے) پیدا کیے گئے، یا تو وہ قوم باز آ جائے گی جو اپنے آباء و اجداد پر فخر کرتی ہے یا وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھنوروں سے زیادہ ذلیل ہو جائیں گے۔ البزار عن حذیفة

۷۷۴۵ جو شخص بھی اپنے دل میں بڑا بنے اور اپنی چال میں اترائے تو اس کی اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملاقات ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، حاکم عن ابن عمر

۷۷۴۶ جو اپنے دل میں بڑا بنا اور اپنی چال میں تکبر کیا، تو جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

مسند احمد ترمذی، ابو داؤد نسائی ابن ماجه عن ابن عمرو

۷۷۴۷ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا کسی نے عرض کیا: آدمی یہ چاہتا ہے کہ اس کے کپڑے، جوتے اچھے

ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں تکبر حق کو ٹھکرانے اور گھٹیا سمجھنے کا نام ہے۔ مسلم عن ابن مسعود

۷۷۴۸..... جس کے دل میں رائی برابر ایمان ہوا وہ جہنم میں (ہمیشہ کے لیے) نہیں جائے گا اور جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود

۷۷۴۹..... آدمی تکبر کرتا رہتا ہے اور آگے بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ متکبرین میں شمار ہو جاتا ہے، پھر اسے بھی وہی (عذاب) ملتا ہے جو انہیں ملے گا۔ ترمذی عن سلمة بن الاکوع

۷۷۵۰..... متکبر قیامت کے روز چیونٹیوں کی طرح جمع کیے جائیں گے ان کی صورتیں مردوں جیسی ہوں گی، ہر طرف سے ان پر ذلت چھا رہی ہوگی، جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف انہیں ہنکایا جائے گا جس کا نام بولس ہے (سب سے بڑی آگ ان پر شعلہ مار رہی ہوگی) انہیں جہنمیوں کا نچوڑ پلایا جائے گا جسے طینۃ الخبال یعنی (ہلاکت کی مٹی) کہا جاتا ہے۔ مسند احمد ترمذی عن ابن عمر

۷۷۵۱..... ایک شخص دو چادریں پہنے باہر آیا، ازار اس نے لٹکایا ہوا تھا، وہ اپنے کندھوں کو دیکھ کر اترا رہا تھا، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور قیامت تک وہ اسی طرح گھستا جائے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن العباس بن عبدالمطلب

۷۷۵۲..... جو تکبر سے اپنا کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھیں گے۔ مسلم، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر

۷۷۵۳..... ایک دفعہ ایک شخص ایسا جوڑا پہنے چل رہا تھا جو اسے بہت پسند تھا، اور اس نے اپنے بالوں میں جو کندھوں تک تھے کنگھی کر رکھی تھی، اچانک اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اور وہ قیامت تک زمین میں گھستا چلا جائے گا۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرة

۷۷۵۴..... ایک دفعہ ایک شخص تکبر سے اپنے ازار کو گھسیٹے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔ مسند احمد، بیہقی عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۵۵..... تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں کا ایک شخص جوڑا پہن کر تکبر کرتے جا رہا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اس شخص کو نگل لیا، تو وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔ ترمذی عن ابن عمر

## ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے والا متکبر

۷۷۵۶..... اللہ تعالیٰ اس کو (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتے جو تکبر سے اپنا کپڑا کھینچے۔ بیہقی، نسائی عن ابن عمر

۷۷۵۷..... جو شخص اتراتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچے اللہ تعالیٰ (بنظر رحمت) اس کی طرف بروز قیامت نہیں دیکھے گا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۵۸..... جس نے تکبر سے اپنا کپڑا کھینچا، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (بنظر رحمت) اس کی طرف نہیں دیکھیں گے۔

مسند احمد، بیہقی، ترمذی، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمر

۷۷۵۹..... جس نے تکبر سے اپنا کپڑا روندا تو جہنم میں وہ اسے روندے گا۔ مسند احمد، عن هبیب بن معقل

۷۷۶۰..... جو شخص تکبر سے اپنا کپڑا کھینچے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔ مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۷۶۱..... تکبر دل میں ہوتا ہے۔ ابن لال عن جابر

۷۷۶۲..... لوگ جس چیز کو بھی بلند کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے پست کر دیتے ہیں۔ بیہقی عن سعید بن المسیب مرسلاً

## الاکمال

۷۷۶۳..... اللہ تعالیٰ کسی کافر کو دیکھتے ہیں (لیکن) متکبر کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھتے، ہوا نے سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) کے تخت کو

اٹھایا، اور ٹیک لگائے بیٹھے تھے، انہیں ایسا بہت اچھا لگا اور ان کے دل میں کچھ تکبر سا پیدا ہوا تو وہ زمین پر اتار دیئے گئے۔

طبرانی فی الاوسط وابن عساکر عن ابن عمر

تشریح:.......اولاً اس حدیث میں کلام ہے، اگر اس کی سند صحیح بھی مان لی جائے تو یہ صرف دل کا معاملہ ہے، عمل کی اللہ تعالیٰ نے نوبت ہی نہیں آنے دی، جسے عصمت یعنی خدائی حفاظت کہتے ہیں اور اصطلاح میں اسے "عصمۃ انبیاء" کہتے ہیں۔

۷۷۶۴.....تکبر والی کوئی شے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل نہیں فرمائیں گے، تو ایک کہنے والے نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو (کیا یہ بھی تکبر میں شامل ہے؟) آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، اللہ تعالیٰ حسن و جمال والے ہیں اور جمال کو پسند کرتے ہیں، تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو گھٹیا سمجھنا ہے۔ البغوی عن ابی ریحانہ

تشریح:.......یعنی اسباب دنیا اور اشیاء زیب و زینت استعمال کرنے سے تکبر پیدا نہیں ہوتا یہ ایک قلبی کیفیت ہے جس میں انسان اپنے آپ کو سب سے فائق اور برتر خیال کرنے لگ جاتا ہے جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی صراحت ہے۔

۷۷۶۵.....یہ تکبر نہیں کہ تیری سواری اور پالان خوبصورت ہو تکبر حق کو ٹھکرانے اور لوگوں کو کمتر سمجھنے کا نام ہے۔

الباوردی وابن قانع طبرانی، عن ثابت ابن قیس بن شماس

۷۷۶۶.....نوح علیہ السلام کی جو اپنے بیٹوں کو وصیت تھی اس میں ہے: میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، تمہیں لا الٰہ الا اللّٰہ کی شہادت و گواہی کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمان اور زمین ایک پلڑے میں اور یہ کلمہ ایک پلڑے میں ہو تو اس کا وزن بڑھ جائے گا۔

تشریح:.......تمہیں سبحان اللہ اور اللہ اکبر کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہ مخلوق کی عبادت ہے۔

اور دو باتوں سے تمہیں منع کرتا ہوں: تکبر اور بڑائی سے روکتا ہوں، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ بھی تکبر ہے کہ میں اچھی سواری پر سوار ہوں، اور اچھا کپڑا پہنوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں، اس شخص نے عرض کیا: تو تکبر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم حق بات کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۷۶۷.....یہ تکبر نہیں کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، لیکن تکبر حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا ہے۔ (ابن عساکر عن خریم بن فاتک) انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میں اپنے کوڑے کے دستہ اور جوتے کے تسمہ میں بھی خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے: آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ طبرانی فی الکبیر عن فاطمۃ بنت الحسین عن ابیھا، طبرانی فی الکبیر وسمویہ عن ثابت بن قیس، طبرانی فی الکبیر وسمویۃ عن سواد بن عمر والانصاری

۷۷۶۸.....روئے زمین پر جو شخص ایسا ہو کہ اس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی تکبر ہو اور وہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل فرمائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میری تلوار کا دستہ خوبصورت ہو، اور میرے کپڑے میل کچیل سے دھونے کے ذریعہ صاف ہوں، تسمے اور جوتے خوبصورت ہوں، آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں۔

تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو کمتر سمجھنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اپنی ناک چڑھائے آئے، جب کمزور اور فقیر لوگوں کو دیکھے تو حقارت کی وجہ سے انہیں سلام نہ کرے، یہ شخص لوگوں کو گھٹیا سمجھتا ہے۔

جس نے کپڑے پر پیوند لگایا، جوتا گانٹھ لیا، گدھے پر سوار ہوا، اور غلام جب بیمار ہو تو اسکی عیادت کر لی، بکری کا دودھ دوہ لیا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس

تشریح:.......موجودہ دور میں گدھے کی بجائے سائیکل کی سواری اور غلام سے مراد گھر میں کام کرنے والے خادم اور بکری کا دودھ دوہنے سے مراد بازار سے دودھ لانا ہے۔

# متکبر جنت سے محروم ہوگا

۷۷۶۹..... جو شخص ایسی حالت میں مر رہا ہو کہ اس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہو اور پھر وہ جنت میں جائے اس کی خوشبو سونگھے یا اسے دیکھے یہ نہیں ہو سکتا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں تو خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں، میں تو یہاں تک چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کا دستہ اور میرے جوتوں کے تسمے بھی خوبصورت ہوں آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں لیکن تکبر یہ ہے کہ کوئی حق کو جھٹلائے اور اپنی آنکھوں سے لوگوں کو گرائے انہیں گھٹیا سمجھے۔مسند احمد عن عقبة بن عامر

۷۷۷۰..... جس میں کچھ بھی تکبر ہوا وہ جنت نہیں جائے گا، ایک کہنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ میرے کوڑے کی ڈوری اور میرے جوتے کا تسمہ خوبصورت ہو، آپ نے فرمایا: یہ چیزیں تکبر کا حصہ نہیں، اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، تکبر حق کو جھٹلانے اور لوگوں کو نظروں سے گرانے (گھٹیا سمجھنے) کا نام ہے۔

ابن سعد، مسند احمد، ابن ماجه والبغوی، طبرانی فی الکبیر، بیهقی، ابن عساکر عن ابی ریحانه

۷۷۷۱..... جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت نہیں جائے گا، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یہ پسند ہے کہ میرے کپڑے نئے ہوں، میرے سر پر تیل لگا ہو، اور میرے جوتے کے تسمے نئے ہوں، آپ نے فرمایا: یہ خوبصورتی ہے، اور اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند کرتے ہیں، متکبر وہ شخص ہے جو حق کو جھٹلائے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔مسند احمد، حاکم عن ابن مسعود

۷۷۷۲..... جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔طبرانی فی الکبیر عن السائب بن یزید

۷۷۷۳..... جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ جہنم میں گرائیں گے۔

دارقطنی فی الافراد وابن النجار عن ابن عمرو

۷۷۷۴..... جس کے دل میں رائی برابر بھی تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ابو یعلی فی مسنده، طبرانی فی الکبیر، حاکم، سعید بن منصور، بیهقی عن عبداللہ بن سلام، طبرانی عن ابن عباس، وهناد، طبرانی مسند احمد عن ابن عمر

۷۷۷۵..... رائی برابر تکبر (والا) جنت میں اور رائی برابر ایمان (والا) جہنم میں نہیں جائے گا۔البزار عن ابن عباس

۷۷۷۶..... جس کے دل میں رائی برابر تکبر ہوا وہ جنت میں نہیں جائے گا، عزت و غلبہ میری ازار ہے اور بڑائی میری چادر ہے جو ان دونوں کے بارے میں مجھ سے جھگڑے میں اسے عذاب دوں گا۔طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عزت میرا ازار اور بڑائی میری چادر ہے ان دونوں کے بارے میں جو مجھ سے جھگڑا میں اسے عذاب دوں گا۔

طبرانی فی الاوسط عن علی

۷۷۷۸..... (بطور مثال) اللہ تعالیٰ کے تین کپڑے ہیں: عزت کو (بمنزلہ) ازار بنایا، رحمت کو کپڑا بنایا، اور بڑائی کو اوپر کی چادر، تو جو کوئی ایسی چیز کو اپنی ازار بنائے جس کی اللہ تعالیٰ نے اسے عزت نہیں دی تو یہ وہی شخص ہے جس کے بارے کہا جائے گا: چکھ (عذاب) تو بڑا عزت مند اور شریف تھا، اور جو لوگوں پر رحم کرے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا، تو یہ ایسا شخص ہے کہ اس نے ایسا کپڑا اوڑھا جس کا اوڑھنا مناسب تھا۔

اور جس نے تکبر کیا، اس نے اللہ تعالیٰ سے اس کی چادر کے بارے میں جھگڑا کیا، جو اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ مناسب نہیں کہ جو مجھ سے جھگڑے اور میں اسے جنت میں داخل کروں۔حاکم والدیلمی عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۷۷۹..... عزت اللہ تعالیٰ کا ازار اور بڑائی اس کی چادر ہے، جو کوئی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے عذاب دوں گا۔

مسلم عن ابی سعید وابی هریرة رضی اللہ عنه

# اللہ تعالیٰ کے ساتھ مقابلہ کرنے والا

۷۷۸۰۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: عظمت، بڑائی اور فخر میرے لیے ہی ہے اور تقدیر میرا ازار ہے ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی جو مجھ سے جھگڑے گا میں اسے اوندھے منہ جہنم میں گراؤں گا۔الحکیم عن انس

۷۷۸۱۔۔۔۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بڑائی میری چادر اور عظمت میری ازار ہے ان میں کسی ایک کے بارے میں جو بھی مجھ سے جھگڑے گا میں اسے جہنم میں ڈالوں گا۔ابن النجار عن ابن عباس

۷۷۸۲۔۔۔۔قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو ایک میدان میں جمع کرے گا تو جہنم کی آگ ایک دوسری لپٹ پر دوڑتے آئے گی، اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہہ رہی ہوگی، میرے رب کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوند کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، اور میں ایک گردن کی طرح لوگوں پر چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر اور ظالم، اتنے میں وہ اپنی زبان نکالے گی، اور لوگوں کے درمیان میں سے انہیں چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی، پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور دوبارہ آگے بڑھے گی، آگ کی لپیٹیں ایک دوسرے پر چڑھ رہی ہوں گی اور اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے

وہ کہے گی: میرے رب کی قسم! تمہیں میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا، یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر بے وفا اور ناشکرا چنانچہ وہ انہیں لوگوں کے درمیان سے اپنی زبان سے چن لے گی، اور انہیں اپنے پیٹ میں پھینک دے گی۔

پھر وہ پیچھے ہٹے گی، پھر آگے بڑھے گی اور اس کی آگ ایک دوسرے پر سوار ہو رہی ہوگی، اس کے داروغہ اسے روک رہے ہوں گے، وہ کہے گی مجھے میرے رب کی عزت کی قسم! تمہیں میرے اور میرے خاوندوں کے درمیان سے ہٹنا پڑے گا یا میں لوگوں پر ایک گردن کی مانند چھا جاؤں گی، وہ کہیں گے: تیرے خاوند کون ہیں؟ وہ کہے گی: ہر متکبر فخر کرنے والا، چنانچہ وہ انہیں اپنی زبان سے لوگوں کے درمیان سے چن لے گی اور پھر انہیں (اپنے پیٹ میں) پھینک دے گی پھر وہ پیچھے ہٹے گی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں گے۔

ابویعلی فی مسندہ، سعید بن منصور عن ابی سعید

۷۷۸۳۔۔۔۔انسان کا ناس ہو وہ کیونکہ تکبر کرتا ہے؟ وہ تو ایک لاغری ہے جو بہتی ہے، انسان کا ناس ہو وہ کیسے تکبر کرتا ہے؟ وہ تو (انجام کار) ایک مردار ہوگا جو گزرنے والے کو اذیت و تکلیف پہنچائے گا۔انسان مٹی سے پیدا ہوا اور مٹی میں ہی جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۷۸۴۔۔۔۔جو شخص اپنے آپ کو بڑا سمجھے اور اپنی چال میں اترائے تو جب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے۔

بخاری فی الادب، مسند احمد، حاکم، بیھقی عن ابن عمر

۷۷۸۵۔۔۔۔جس نے تکبر کرتے ہوئے اپنا کپڑا کھینچا تو اللہ تعالیٰ اس کے حلال اور حرام کو نہیں دیکھتے۔ظبرانی عن ابن مسعود

۷۷۸۶۔۔۔۔جس نے (تکبر کی وجہ سے) اپنا کپڑا کھینچا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے روز (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۷۷۸۷۔۔۔۔جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا کپڑا کھینچا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی طرف (بنظر رحمت) نہیں دیکھیں گے، ایک دفعہ ایک شخص اپنی دو چادروں میں اتراتے جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، وہ قیامت تک اس میں گھستا چلا جائے گا۔

مسند احمد، ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعد

# متکبر سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے

۷۷۸۸..... تم سے پہلے ایک شخص نے ایک چادر اوڑھی جس میں اس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ نے عرش پر سے اسے دیکھا اور اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا اور زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا وہ زمین میں گھستا جاتا ہے سو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچو۔ طبرانی عن ابی جری الجهنی

۷۷۸۹..... (زمانہ) جاہلیت میں ایک شخص اترانے لگا اس نے اپنے اوپر ایک جوڑا پہن رکھا تھا، اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا تو اس نے اسے پکڑ لیا، اور وہ قیامت تک اس میں گھستا جائے گا۔ ابن عساکر ابن ماجه

۷۷۹۰..... زیب وزینت میں انتہاء پسندی سے بچو، اس واسطے کہ بنی اسرائیل میں بہت سے لوگوں نے غلو وانتہا پسندی سے کام لیا، یہاں تک کہ ایک ٹھگنی عورت تھی اس نے لکڑی کے موزے بنائے پھر ان دونوں کو بھرا اور ان میں اپنے پاؤں داخل کرتی اس کے بعد ایک لمبی عورت کے ساتھ کھڑی ہوتی اور اس کے ساتھ چلتی، اور جب اس کے برابر ہوتی تو اس سے لمبی لگتی۔ بزار، طبرانی عن سمرة

۷۷۹۱..... جو شخص یہ پسند کرے کہ لوگ کھڑے ہو کر اس کا استقبال کریں تو اس کے لیے جہنم واجب ہے۔ ابن جریر عن معاویة

۷۷۹۲..... دین میں تکبر غور وفکر کی کمی ہے اور عبادت (کی حلاوت) کم کھانے میں ہے۔ حاکم فی تاریخه عن ابن عباس

۷۷۹۳..... جس نے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، کپڑے پر پیوند لگالیا، جوتا گانٹھ لیا اور اپنے غلام کے ساتھ کھانا کھایا، اور اپنے بازار سے سودا سلف اٹھالایا تو وہ تکبر سے چھوٹ گیا۔ ابن منده وابو نعیم عن حکیم بن جحدم عن ابیه، وضعف

تشریح:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے مگر دوسری روایات سے یہ مضمون ثابت ہے۔

۷۷۹۴..... جس نے اپنا سامان اٹھایا تو وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔ ابن لال عن ابی امامه، ابو نعیم عن جابر

۷۷۹۵..... جس نے یہ (مندرجہ بالا) کام کیے تو اس میں کچھ بھی تکبر نہیں (ترمذی حسن غریب، حاکم، بیهقی، سعید بن منصور، عن نافع بن جبیر بن مطعم عن ابیه) فرماتے ہیں: لوگ مجھ سے کہتے کہ تجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں گدھے پر سوار تھا، اور میں نے ایک بڑی چادر اوڑھ رکھی تھی، میں بکری کا دودھ بھی دوہتا تھا، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۷۷۹۶..... جس نے اونی کپڑا پہنا، بکری کا دودھ دوہا، اور اپنے غلام اور لونڈی کے ساتھ کھانا کھایا تو ان شاء اللہ اس کے دل میں تکبر نہیں رہے گا۔

طبرانی عن السائب بن یزید

۷۷۹۷..... جس نے اونی کپڑا اور پیوند لگا جوتا پہنا، اپنے گدھے پر سوار ہوا، اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا، اور اس کے اہل وعیال نے اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے تکبر کو دور کر دیا۔

میں بندہ ہوں اور بندے کا بیٹا ہوں، میں غلام کی طرح بیٹھتا ہوں، اور غلام کی طرح کھاتا ہوں، میری طرف اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی ہے کہ تم لوگ تواضع اختیار کرو، اور کوئی کسی دوسرے پر سختی اور ظلم نہ کرے، اللہ تعالیٰ کا دست (قدرت) اپنی مخلوق پر پھیلا ہوا ہے، جو اپنے آپ کو اونچا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے پست کرے گا، اور جو تواضع اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا، جو شخص زمین پر اللہ تعالیٰ کی قدرت حاصل کرنے کے لیے چلے تو اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ گرائے گا۔ تمام وابن عساکر عن ابن عمر

# کبیرہ گناہ

۷۷۹۸..... بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کی (ناحق) جان لینا، اور جھوٹی قسم کھانا۔

مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی عن عمرو

۷۷۹۹... کبیرہ گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جاندار کو (ناحق قتل) کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اور وہ جھوٹ بات ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی عن انس

۷۸۰۰... بڑے گناہ نو ہیں: ان میں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی جاندار کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی کے دن بھاگنا، والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام کی حدود کو حلال سمجھنا، جو تمہارا زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

ابو داؤد، نسائی عن عمر

تشریح:... زندوں کا قبلہ اس طرح کہ وہ اس کی طرف چہرہ کر کے نماز پڑھتے ہیں اور مردوں کا اس طرح کہ وہ قبر میں اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتے ہیں۔

۷۸۰۱... سات بڑے گناہوں سے بچو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی کو قتل کرنا، لڑائی سے بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، سود (کا پیسہ) کھانا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، اور ہجرت کے بعد دیہات میں رہنا۔ طبرانی عن سھل بن ابی حثمه

۷۸۰۲... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، اور زائد پانی سے روکنا، اور نر جانور کو (دوسرے کے) مادہ جانور سے جب وہ طلب کرے (روکنا)۔ البزار عن بریدة

۷۸۰۳... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، نر جانور (کو دینے سے) روکنا، اور زائد پانی سے روکنا۔

البزار عن بریدة

## اللہ کے ساتھ شرک کرنا بڑا گناہ ہے

۷۸۰۴... کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی بات۔

مسند احمد، بیھقی، ترمذی عن ابی بکرۃ

۷۸۰۵... بڑے گناہ سات ہیں، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس جان کو قتل کرنا جسے اللہ تعالیٰ نے ناحق قتل کرنا حرام قرار دیا ہے، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، لڑائی سے بھاگنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، اور ہجرت کے بعد دیہات کی طرف لوٹنا۔

طبرانی فی الاوسط عن ابی سعید

۷۸۰۶... بڑے گناہ، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا اللہ تعالیٰ کی وسعت سے ناامید کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہونا۔

البزار عن ابن عباس

۷۸۰۷... بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، مؤمن کی جان لینا، لڑائی کے روز بھاگنا، یتیم کا مال کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، اور بیت اللہ میں کفر کرنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے۔

بیھقی فی السنن، عن ابن عمر

۷۸۰۸... سب سے بڑے گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کسی کو) شریک کرنا، کسی کی جان لینا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

بخاری عن انس رضی اللہ عنه

۷۸۰۹... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص کو قسم کھانے کے لیے باندھ دیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی (جھوٹی) قسم کھاؤ اور پھر اس نے اس میں مچھر کے پر برابر بھی (اپنی خواہش) داخل کی تو قیامت کے تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔ مسند احمد، ترمذی، بیھقی، حاکم عن عبداللہ بن انیس

۷۸۱۰... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اور جھوٹی قسم کھانا ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن عبداللہ بن انیس

# الاکمال

۷۸۱۱ ..... کبیرہ گناہ یہ ہیں، سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی انسان کو قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی کے دن (میدان سے) بھاگنا اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا اور ہجرت کے بعد دیہاتی زندگی اختیار کرنا۔ بزاز عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح: ...... اس وقت دیہاتی زندگی کا اختیار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف تھا، آج کل یہ صورت حال نہیں۔

۷۸۱۲ ..... سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم کھانا، اور جس شخص سے زبردستی اللہ تعالیٰ کی قسم لی گئی اور اس نے اس میں مچھر کے پَر برابر بھی (اپنی طرف سے) داخل کردیا، تو قیامت کے دن تک اس کے دل پر ایک نشان لگتا رہے گا۔

بیھقی عن عبداللہ بن انیس

۷۸۱۳ ..... سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے، ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے یہ اس کی ماں کو اور وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۷۸۱۴ ..... سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک شخص دوسرے کے والد پر لعنت کرتا ہے وہ اس کے والد پر لعنت کرتا ہے، یہ اس کی ماں پر اور وہ اس کی ماں پر لعنت کرتا ہے۔

ابوداؤد وابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابن عمر

## جوا کھیلنا بھی بڑا گناہ ہے

۷۸۱۵ ..... جس بات سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے وہ کبیرہ گناہ ہے یہاں تک کہ بچوں کا جوا کھیلنا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ الدیلمی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۱۶ ..... جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے طریقہ سے کرتا ہو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو، رمضان کے مہینہ کے روزے رکھتا ہو، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا، لوگوں نے عرض کیا: کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی جان کو قتل کرنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔

ابن جریر، وسمویہ، ابن حبان حاکم، ابن ماجہ وابن عساکر عن ابی ایوب

۷۸۱۷ ..... خوشخبری ہو! خوشخبری ہو! جو نماز پنجگانہ پڑھتا رہا سات بڑے گناہوں سے بچتا رہا، جس دروازے سے چاہے جنت میں جائے گا (وہ گناہ یہ ہیں) والدین کی نافرمانی کرنا، اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، کسی انسان کو قتل کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، یتیم کا مال کھانا، جنگ سے بھاگنا اور سود (کا مال) کھانا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۷۸۱۸ ..... خبردار! اللہ والے نمازی ہوتے ہیں، جس نے یہ پانچ نمازیں ادا کیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کی ہیں، رمضان کے روزے رکھتا ہو، اور اپنے روزے پر ثواب کی امید رکھتا ہو، اور وہ یوں سمجھتا ہو کہ اس پر یہ ایک حق ہے (جو واجب الاداء ہے) خوشی (اور ثواب کی) نیت سے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، اور ان کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے، کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! کبیرہ گناہ (کون سے ہیں) کتنے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ نو ہیں سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، ناحق کسی مسلمان کو قتل کرنا، جنگ سے بھاگنا، پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا، بیت الحرام (میں اس کی چیزوں) کو حلال سمجھنا جو تمہارے زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے، جو شخص ایسی حالت میں مرے کہ ان میں سے کسی کبیرہ گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو تو وہ جنت کے وسط میں محمد ﷺ کا رفیق ہوگا، جس کے دروازے سونے کی طرح ہوں گے۔

طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان، حاکم عن عبید بن عمیر اللیثی عن ابیہ

# حرف المیم ...... مکروفریب دھوکہ دہی

۷۸۱۹..... مکروفریب جہنم میں (پہنچانے کا باعث) ہیں۔ بیھقی فی شعب الایمان عن قیس بن سعد

۷۸۲۰..... مکروفریب اور خیانت جہنم میں (لے جانے کا سبب) ہیں۔ ابو داؤد فی مراسیله عن الحسن مرسلاً

۷۸۲۱..... اس پر لعنت ہو جو کسی مسلمان کو تکلیف پہنچائے یا اسے دھوکہ دے۔ ترمذی عن ابی بکر

۷۸۲۲..... جس نے کسی کی بیوی یا کسی کے غلام کو ورغلایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۲۳..... وہ ہمارے گروہ سے نہیں جس نے کسی کی بیوی کو شوہر کے خلاف یا غلام کو آقا کے خلاف بھڑکایا۔ ابو داؤد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۲۴..... جس نے ہمیں (مسلمانوں کو) دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں، مکروفریب جہنم میں (لے جانے کا باعث) ہیں۔

طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن ابن مسعود

۷۸۲۵..... جس نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا یا اسے نقصان پہنچایا اس سے مکر کیا تو وہ ہم میں سے نہیں۔ الرافعی عن علی

۷۸۲۶..... دھوکہ باز، بخیل اور احسان جتلانے والا جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) نہیں جائے گا۔ ترمذی عن ابی بکر

۷۸۲۷..... اللہ تعالیٰ نہ مغلوب ہوتے ہیں نہ دھوکہ کھاتے ہیں اور نہ کسی ایسی بات کی خبر اللہ تعالیٰ کو دی جا سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے ہی نہیں۔

طبرانی عن معاویة

یعنی دنیا و آخرت کی کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے مخفی نہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعوذ باللہ اولاد ہے، تو قرآن میں اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ کو وہ بات کہنا چاہتے ہو جس کا اگر وجود ہوتا تو ضرور اللہ تعالیٰ کو علم ہوتا، لہٰذا تمہارا دعویٰ فضول ہے۔

## الاکمال

۷۸۲۸..... جس نے کسی غلام کو اس کے مالکوں کے بارے ورغلایا وہ اور جس نے کسی عورت کو اس کے خاوند کے خلاف بھڑکایا تو وہ ہم میں سے نہیں۔

مسند احمد، بیھقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۲۹..... جس نے کسی غلام کو اس کے آقا کے خلاف ورغلایا وہ ہم میں سے نہیں۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر

۷۸۳۰..... جس کسی مسلمان کو اس کے گھر والوں کے بارے اور اپنے پڑوسی کو دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابو نعیم عن بریدة

# حرف الهاء ...... نفس کی خواہش

۷۸۳۱..... (نفس کی) خواہش سے بچا کرو کیونکہ (نفسانی) خواہش اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے۔ السجزی فی الابانة عن ابن عباس

## الاکمال

۷۸۳۲..... (نفسانی) خواہش، خواہش کرنے والے کے لیے اس وقت تک معاف ہے جب تک وہ اس پر عمل یا اس کو زبان سے ادا نہ کرے۔

الحلیة عن ابی هریرة

۷۸۳۳..... آسمان کے سائے تلے اللہ تعالیٰ کے علاوہ وہ معبود، جس کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بڑا (گناہ) ہے وہ ایسی خواہش ہے جس کے پیچھے انسان چل پڑے۔ طبرانی فی الکبیر الحلیة عن ابی امامة

# فصل سوم......ان برے اخلاق اورافعال کے بارے میں جوزبان کے ساتھ خاص ہیں اس کے بارے میں دوقسمیں ہیں

## پہلی قسم...... برے اخلاق وافعال سے خوف دلانا

۷۸۳۴......صبح کے وقت انسان کے تمام اعضاءزبان کو برابھلا کہتے ہیں،وہ کہتے ہیں: ہمارے بارے اللہ تعالیٰ سے ڈر، کیونکہ ہم تیری وجہ سے قائم ہیں،اگرتودرست رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے اوراگرتوٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ترمذی، وابن خزیمه، بیهقی عن ابی سعید

۷۸۳۵ ......جسم کا ہر حصہ زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ابن عدی فی الکامل بیهقی عن ابی بکر

۷۸۳۶......مجھے تمہارے بارے میں اس کا یعنی زبان کا بہت خوف ہے،اللہ تعالیٰ اس بندے پررحم فرمائے جس نے بھلائی کی بات کی اورفائدہ اٹھایا،یابری بات کہنے سے خاموش رہاتو سلامت رہا۔ابن المبارک فی الزهد عن خالد بن ابی عمران،مرسلاً

۷۸۳۷......اے معاذتمہاری ماں روئے!اپنی زبان کی حفاظت کر،لوگوں کوان کی زبانوں ہی نے اوندھے منہ گراتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن الحسن

۷۸۳۸......آدمی بسااوقات جنت کے اتنے نزدیک ہوجاتا ہے کہ جنت اوراس کے درمیان ایک گز کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ جنت سے اتنا دور ہوجاتا ہے جیسے (یہاں سے یمن کا شہر) صنعاءدور ہے۔

۷۸۳۹......حضرت آدم علیہ السلام اپنے چالیس بیٹوں اور پوتوں میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وصیت کررکھی ہے کہ اے آدم!اپنی گفتگوکم کرومیرے پڑوس میں لوٹ آؤگے۔فردوس عن انس

۷۸۴۰......تم جب تک خاموش رہوگے تو سلامت رہوگے اور جب بات کروگے تو وہ بات یا تمہارے حق میں ہوگی یا تمہارے لیے نقصان دہ ہوگی۔

بیهقی فی شعب الایمان عن مکحول،مرسلا

## زبان سے زیادہ خطا صادرہوتی ہے

۷۸۴۱......انسان کی زیادہ خطائیں زبان کی وجہ سے ہوں گی۔طبرانی فی الکبیر، بیهقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۷۸۴۲......اللہ تعالیٰ (گواتنا علم ہے کہ گویا وہ) ہر کہنے والے کی زبان کے پاس ہوتا ہے پس بندے کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور دیکھے وہ کیا کہہ رہا ہے۔الحلیة عن ابن عمر،الحکیم عن ابن عباس

۷۸۴۳......لوگوں سے جھگڑا کرنے سے بچ کررہو کیونکہ اس سے اچھائی اوراچھا عمل ختم ہوجاتا ہے اور برائی ظاہر ہوجاتی ہے۔

ابوداؤد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۴۴......مصیبت بات کرنے کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن،مرسلاً،بیهقی عنه عن انس

۷۸۴۵......مصیبت بولنے کے ساتھ جڑی ہے۔القضاعی عن حذیفة،وابن السمعانی فی تاریخة عن علی

۷۸۴۶......سب سے بہتر مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔مسلم عن ابن عمر

۷۸۴۷......اللہ تعالیٰ اس پررحم کرے جس نے اپنی زبان کی اصلاح کی۔

ابن الانباری فی الوقت والمرهبی فی العلم، ابن عدی فی الکامل، خطیب فی الجامع عن عمران،ابن عساکر، بیهقی عن انس

۷۸۴۸ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا خاموش رہ کر سلامت رہا۔

بیھقی عن انس وعن الحسن، مرسلاً

۷۸۴۹ ... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم کرے، جس نے اچھی بات کر کے فائدہ اٹھایا یا (برائی سے) خاموش رہ کر سلامت رہا۔ ابوالشیخ عن ابی امامة

۷۸۵۰ ... اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جس نے اچھی بات کہہ کر فائدہ اٹھایا یا برائی سے خاموش رہ کر سلامت رہا۔

ابن المبارک عن خالد بن ابی عمران، مرسلاً

۷۸۵۱ ... (فرائض وواجبات کے بعد) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند عمل زبان کی حفاظت ہے۔ بیھقی عن ابی جحیفة

۷۸۵۲ ... اپنی زبان کی حفاظت کیا کر۔ ابن عساکر عن مالک بن یخامر

۷۸۵۳ ... اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کیا کر۔ ابویعلی وابن قانع وابن منده والضیاء عن صعصعة المجاشی

۷۸۵۴ ... اپنی زبان کی حفاظت کر۔ ابن قانع، طبرانی فی الکبیر عن الحارث بن هشام

۷۸۵۵ ... اپنی زبان کی حفاظت کر، تیرے لیے تیرا گھر کشادہ ہو (باہر نہ نکل) اور اپنی غلطیوں پر رویا کر۔

ترمذی عن عقبة بن عامر. کتاب الزهد رقم. ۲۴۰۶

## معمولی بات کی وجہ سے دائمی ناراضگی

۷۸۵۶ ... انسان بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچ گئی، اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں، اور بسا اوقات انسان اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اسے گمان نہیں ہوتا کہ وہ کہاں تک پہنچ گئی تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس پر اپنی ناراضگی لکھ دیتے ہیں۔

مالک، مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، ابن حبان، حاکم عن بلال بن الحارث

۷۸۵۷ ... آدمی بعض دفعہ ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا، تاکہ لوگوں کو ہنسائے تو وہ اس کی وجہ سے آسمان سے بھی دور جا گرتا ہے۔ مسند احمد، ترمذی عن ابی سعید

۷۸۵۸ ... آدمی بسا اوقات کوئی ایسی بات کرتا ہے جس میں وہ کوئی حرج نہیں سمجھتا جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر موسموں کی مقدار جہنم میں گرتا جاتا ہے۔ ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۵۹ ... آدمی کسی وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی والی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے بالکل خیال نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند فرما دیتے ہیں اور بسا اوقات بندہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر دیتا ہے اور اس کا اسے مطلق خیال نہیں ہوتا، تو وہ اس کی وجہ سے جہنم میں گر جاتا ہے۔ مسند احمد، بخاری عن ابی هریرہ رضی الله عنه

۷۸۶۰ ... بندہ کوئی ایسی بات کر دیتا ہے جو واضح نہیں ہوتی جبکہ وہ اس کی وجہ سے اتنے دور جا پھسلتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔ مسند احمد، بیھقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۶۱ ... اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی، اپنے زمانے کو پہچانا، اور اس کا طریقہ درست ہے۔ فردوس عن ابن عباس

۷۸۶۲ ... قیامت کے روز وہ شخص انتہائی بری جگہ ہوگا جس کی زبان یا اس کے شر کا خوف کیا جاتا ہو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن انس

۷۸۶۳ ... کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان ہرگز تمہیں مدہوش نہ کرے، باتوں کے ٹکڑے شیطان کے منہ کا جھاگ ہیں۔ الشیرازی عن جابر

۷۸۶۴ ... آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ جو سنے اسے (آگے) بیان کر دے۔ ابوداؤد، حاکم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۶۵ ... انسان کی ہر بات اس کے خلاف پڑتی ہے، اس کے لیے فائدہ مند نہیں ہے، سوائے نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

ترمذی ابن ماجه، حاکم، بیھقی عن ام حبیبه

۷۸۶۶۔۔۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں مختصر بات کروں، کیونکہ گفتگو میں اختصار بہتر ہے۔ ابو داؤد، بیہقی عن عمرو بن العاص

۷۸۶۷۔۔۔ مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے، اگر کسی نے کسی کو کتیا کا دودھ پینے پر عار دلائی تو وہ اس کا دودھ پئے گا۔ خطیب عن ابن مسعود

۷۸۶۸۔۔۔ جس نے گفتگو کو اپنے عمل میں شمار کیا تو اس کی گفتگو کم ہو جائے گی، وہ صرف ضرورت کی بات کرے گا۔ ابن السنی عن ابی ذر

۷۸۶۹۔۔۔ جس نے اپنی زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں جائے گا۔ مسند احمد، حاکم عن ابی موسیٰ

۷۸۷۰۔۔۔ جس کی گفتگو زیادہ ہوگی اس کی غلطیاں بھی بکثرت ہوں گی، اور جس کی لغزشیں زیادہ ہوں گی تو اس کے گناہ بھی زیادہ ہوں گے، اور جس کے گناہ زیادہ ہوئے وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۷۸۷۱۔۔۔ جسے اللہ تعالیٰ نے زبان اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا وہ جنت میں جائے گا۔ ترمذی، حاکم، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۷۲۔۔۔ جو اپنی زبان پیٹ اور شرمگاہ کے شر سے محفوظ رکھا گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہے۔ بیہقی عن انس

تشریح:۔۔۔ لقلق، قبقب اور ذبذب تینوں زبان کے اس کی مختلف حالتوں کے نام ہیں لیکن غریب الحدیث میں لقلق کا معنی زبان، قبقب کا معنی پیٹ اور ذبذب کا معنی شرمگاہ ہے۔

۷۸۷۳۔۔۔ جو مجھے اپنی زبان اور شرمگاہ کی ضمانت دیدے تو میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ بخاری، عن سہل بن سعد

۷۸۷۴۔۔۔ آدمی جب تک زبان کو قابو میں نہ کرے ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ طبرانی فی الاوسط والضیاء عن انس

۷۸۷۵۔۔۔ سب سے افضل صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔ فردوس عن معاذ بن جبل

۷۸۷۶۔۔۔ جو باتیں کانوں کو بری لگیں ان سے بچنا۔

مسند احمد عن ابی العادیۃ، ابونعیم فی المعرفۃ عن حبیب بن الحارث، طبرانی فی الکبیر عن عمہ العاص بن عمرو الطفاوی

۷۸۷۷۔۔۔ مؤمن کی آگ سے بچو تمہیں جلانہ دے، اگرچہ وہ دن میں سات بار بھی لغزش کرے، کیونکہ اس کا دایاں ہاتھ اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہے جب چاہیں گے اسے اٹھالیں گے۔ الحکیم عن الفار بن ربیعۃ

۷۸۷۸۔۔۔ آدمی کی برکت اور بے برکتی اس کی زبان میں ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عدی بن حاتم

۷۸۷۹۔۔۔ اس کا ایمان اس کی ہنسلی سے آگے نہیں بڑھے گا۔ طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۷۸۸۰۔۔۔ آدمی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی ایسی بات کرتا ہے جس کی اسے کوئی پروا نہیں ہوتی، جبکہ وہ اس کی وجہ سے ستر سال جہنم میں گرتا چلا جاتا ہے۔ ترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، حاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۸۱۔۔۔ آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی بات کرتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے کہکشاں سے زیادہ دور جا پڑتا ہے۔

الحلیۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۸۸۲۔۔۔ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جبکہ اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی کس حد تک پہنچتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے لیے جنت واجب کردیتے ہیں، اور بسا اوقات آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے اور اسے معلوم نہیں ہوتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کس حد تک پہنچی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت تک اس کے لیے جہنم واجب کردیتے ہیں۔ الحلیۃ عن ابی امامۃ

۷۸۸۳۔۔۔ آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے لوگوں کو ہنساتا ہے جبکہ وہ اس کی وجہ سے عکاظ بازار سے دور جا پڑتا ہے جبکہ اسے پتہ نہیں چلتا۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن مسعود

۷۸۸۴۔۔۔ مصیبت بولنے کے ساتھ چمٹی ہوئے ہے اور بندہ جب کہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا تو شیطان ہر کام چھوڑ کر

اس کا گرویدہ ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اس سے گناہ کرادے۔خطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

تشریح:۔۔۔یعنی قسم توڑوا کر گنہگار کردیتا ہے۔

۷۸۸۵۔۔۔میں تمہارے (مونہوں) سے یہ بات (سننا کہ جو اللہ اور محمد چاہیں) ناپسند کرتا تھا سو اب یوں کہہ لیا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو محمد (ﷺ) چاہیں۔مسند احمد، نسائی، ابن ماجه وابن ابی عمرو وابن خزیمه سعید بن منصور عن حذیفة

تشریح:۔۔۔یعنی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ساتھ میری مرضی ملا کر نہ کہا کرو۔

۷۸۸۶۔۔۔آدمی کوئی ایسی بات کرتا ہے جو واضح نہیں ہوتی، تو وہ جہنم میں اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

مسند احمد بخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

# معمولی بات جنت سے دوری کا سبب

۷۸۸۷۔۔۔آدمی لوگوں کے ہنسانے کے لیے کوئی ایسی بات کرتا ہے کہ وہ اس کی وجہ سے (جنت سے) اتنے دور جا پڑتا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے، اور آدمی پاؤں کی نسبت زبان سے زیادہ پھسلتا ہے۔الخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۸۸۔۔۔انسان کی زیادہ غلطیاں اس کی زبان میں ہوتی ہیں۔ابن عساکر عن ابن مسعود

۷۸۸۹۔۔۔کیا تمہیں اس امت کے سب سے برے لوگ نہ بتاؤں! بک بک کرنے والے، جن کے منہ بہت زیادہ کھلے رہتے بڑبڑانے والے، کیا تمہیں اس امت کے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۹۰۔۔۔کیا تمہیں تمہارے سب سے برے لوگوں کا نہ بتاؤں؟ بک بک کرنے والے جن کے منہ کھلے رہتے ہیں، کیا تمہیں تمہارے بہترین لوگ نہ بتاؤں؟ جن کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۸۹۱۔۔۔خبردار! سختی کرنے والے ہلاک ہوگئے تین مرتبہ فرمایا۔مسلم، ابوداؤد عن ابن مسعود

۷۸۹۲۔۔۔آدمی کو (بری باتوں کے لیے) زبان کی تیزی سے بڑھ کر کوئی بری چیز نہیں دی گئی۔الدیلمی عن ابن عباس

۷۸۹۳۔۔۔جسم کا ہر عضو اللہ تعالیٰ کے حضور زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ترمذی عن ابی بکر، مر برقم ۷۸۳۵

۷۸۹۴۔۔۔جو اسے (زبان کو) اور اسے (شرمگاہ کو) قابو کرلے اور آپ نے زبان اور درمیانی شے کی طرف اشارہ کیا، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔الحلیة عن ابن مسعود

۷۸۹۵۔۔۔جو چیز تیرے دونوں جبڑوں اور جو چیز تیرے دونوں پاؤں کے درمیان ہے اس کی حفاظت کر۔ابویعلی وابن قانع وابن منده والعسکری فی الامثال وابن عساکر، سعید بن منصور عن عقال بن شبه ابن عقال بن صعصعه بن ناجیه المجاشی عن ابیه عن جده صعصعه قال: قلت یارسول الله! أوصنی قال فذکره

۷۸۹۶۔۔۔اعضاء میں سے سب سے سخت عذاب زبان کو ہوگا، زبان عرض کرے گی: اے میرے رب آپ نے مجھے وہ سزا دی جو جسم کو نہیں دی، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تجھ سے ایک ایسی بات نکلی جو مشرق و مغرب میں پہنچ گئی اور اس کی وجہ سے خون بہائے گئے، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ابونعیم عن انس

۷۸۹۷۔۔۔زبان کو ایسا عذاب دیا جائے گا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں ہوگا، وہ عرض کرے گی: اے میرے رب! آپ نے مجھے ایسا عذاب کیوں دیا کہ کسی اور عضو کو ایسا عذاب نہیں دیا؟ تو زبان سے کہا جائے گا: تجھ سے ایسی بات نکلی جو مشرق و مغرب تک پہنچ گئی، اور اس کی وجہ سے حرام خون بہائے گئے، اور حرام مال لیے گئے، اور حرام کردہ عزتوں کی توہین ہوئی، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تجھے ایسا عذاب دوں گا کہ ایسا عذاب کسی اور عضو کو نہیں دوں گا۔ابونعیم عن ابان عن انس

# الفرع الثانی......زبانی اخلاق کی تفصیل حروف تہجی کی ترتیب پر

## حرف التاء......انشاءاللہ کہنا بھولے سے چھوڑ دینا

۷۸۹۸... سلیمان بن داؤد (علیہما السلام) نے فرمایا: آج رات میں سوعورتوں کے پاس جاؤں گا، ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والا شہسوار پیدا کرے گی، تو ان کے وزیر نے ان سے کہا: ان شاءاللہ کہہ لیجئے، اور آپ نے (کسی کام میں مشغولی کی وجہ سے) ان شاءاللہ نہیں کہا، چنانچہ ان سے ہمبستر ہوئے تو ان میں سے صرف ایک عورت کے حمل ہوا، وہ بھی آدھا انسان، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر وہ ان شاءاللہ کہہ لیتے تو وہ حانث نہ ہوتے ان کی قسم پوری ہو جاتی، اور یہ ان کی حاجت برآری کا باعث بن جاتا۔

مسند احمد، بیهقی، نسائی عن ابی هریرة مربرقم ۵۴۶۹۰

## اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۷۸۹۹......اللہ تعالیٰ کی قسم نہ کھایا کرو، اس واسطے کہ جو اللہ تعالیٰ کی قسم کھائے گا اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کردے گا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:......مثلاً یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم تیری بخشش نہیں ہوگی۔

۷۹۰۰......ایک شخص نے کہا: اللہ تعالیٰ فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف وحی بھیجی، کہ یہ ایک غلطی ہے اس شخص کو چاہیے کہ وہ ازسرنو عمل کرے۔ طبرانی فی الکبیر عن جندب

۷۹۰۱......ایک شخص نے کہا: فلاں شخص کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ کون ہے جو میری قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہیں بخشوں گا؟ میں نے فلاں کی بخشش کردی اور تیرا عمل برباد کردیا ہے۔ مسلم عن جندب البجلی

۷۹۰۲......میری امت کے قسم کھانے والوں کے لیے خرابی ہے جو کہتے ہیں: فلاں جنت میں (جائے گا) اور فلاں جہنم میں ہے۔

بخاری فی التاریخ عن جعفر العبدی، مرسلا

۷۹۰۳......جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ وہ کہہ رہا ہے: لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مالک، مسند احمد، بخاری فی الادب، مسلم، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۹۰۴...... جب کوئی شخص کہے کہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے تو وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

## الاکمال

۷۹۰۵......جس نے اللہ تعالیٰ کی (کسی بات پر) قسم کھائی اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا کردے گا۔ ابونعیم عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۷۹۰۶......جس کا (اپنے بارے میں) یہ گمان ہے کہ وہ جنت میں جائے گا وہ جہنمی (سوچ رکھنے والا) ہے۔

الحارث عن عمر، ورجاله ثقات الا انه منقطع

۷۹۰۷......کیا تمہیں بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کی بات نہ سناؤں؟ ان میں سے ایک اپنے آپ پر زیادتی کرتا تھا اور دوسرا ایسا تھا کہ بنی اسرائیل اسے دین علم اور اخلاق میں سب سے افضل سمجھتے تھے، اس کے سامنے اس شخص کا ذکر کیا گیا، تو وہ کہنے لگا اللہ تعالیٰ ہرگز اس کی بخشش نہیں فرمائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے فرمایا: کیا اسے معلوم نہیں کہ میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہوں؟ تو (سن لو!) میں

اس (گنہگار) کے لیے رحمت واجب کردی اور اس (نیک) کے لیے عذاب واجب کردیا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی (ایسی) قسم نہ کھایا کرو۔

الحلیة وابن عساکر عن ابی قتادة

۷۹۰۸...... ایک شخص نے کہا: کہ فلاں کی اللہ تعالیٰ مغفرت نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کی طرف بھیجی کہ یہ ایک گناہ ہے اس کو چاہیے کہ از سر نو عمل کرے۔ طبرانی عن جندب

۷۹۰۹...... ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا (اتنے میں) ایک آدمی آیا اور اس کی گردن پر پاؤں رکھا، تو جس کی گردن نیچے تھی، کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ کبھی تیری بخشش نہیں فرمائے گا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے، میرے بندے کے بارے قسم کھائی کہ میں اس کی بخشش نہیں کروں گا، تو میں نے اس کی بخشش کردی ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

## گفتگو میں باچھیں کھولنا

۷۹۱۰...... میری امت کے برے لوگ وہ ہیں جو بک بک کرنے اور باچھیں کھول کر تکلف سے گفتگو کرنے والے ہیں اور میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اخلاق میں انتہائی اچھے ہیں۔ الحلیة عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۱۱...... میری امت کے کچھ مرد ہوں گے جو رنگ برنگے کھانے کھائیں گے، مختلف قسم کے مشروبات پئیں گے، رنگ برنگے کپڑے پہنیں گے، اور گفتگو میں باچھیں کھولیں گے یہی میری امت کے بدترین لوگ ہیں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة عن ابی امامة

۷۹۱۲...... میری امت کے برے لوگ وہ ہیں، جنہیں غذا میں نعمتیں ملیں، جو رنگ برنگے کھانے کھاتے ہیں، کئی رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، بیہقی عن فاطمة الزہراء

۷۹۱۳...... میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو نعمتوں میں پیدا ہوئے اور انہی میں پلے بڑھے، رنگ برنگے کھانے کھاتے اور مختلف رنگوں کے کپڑے پہنتے ہیں، کئی قسم کی سواریوں پر سوار ہوتے اور گفتگو میں فضول باچھیں کھولتے ہیں۔ حاکم عن عبداللہ بن جعفر

۷۹۱۴...... عنقریب ایک قوم ہوگی جو اپنی زبانوں سے یوں کھائے گی جیسے گائے زمین سے (گھاس) چرتی ہے۔ مسند احمد عن سعید

۷۹۱۵...... فضول میں باچھیں کھولنے والے جہنم میں جائیں گے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۷۹۱۶...... ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو خطبوں کو ایسے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں جیسے بال ٹکڑے ٹکڑے کیے جاتے ہیں۔

مسند احمد عن معاویة

۷۹۱۷...... اللہ تعالیٰ اس بلیغ شخص سے نفرت کرتے ہیں جو اپنی زبان کو (الفاظ کی ادائیگی میں) یوں حرکت دیتا ہے جیسے گائے اپنی زبان پھیرتی ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمرو

## باچھیں کھولنا...... از اکمال

۷۹۱۸...... وہ فصیح و بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ مبغوض ہے جو گائے کی طرح اپنی زبان کو حرکت دیتا ہے۔

ابو نصر السجزی فی الابانة عن ابن عمرو

۷۹۱۹...... وہ بلیغ شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے جو اپنی زبان سے ایسے کھیلتا ہے جیسے گائے اپنی زبان سے۔ العسکری فی الامثال

۷۹۲۰...... اللہ تعالیٰ اسے اور اس جیسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا، جو لوگوں کے لیے اپنی زبانوں کو ایسے مروڑتے ہیں جیسے گائے چارا کھاتے اپنی زبان مروڑتی ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح جہنم میں ان کی زبانیں اور چہرے پھیرے گا۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور، ابو نصر السجزی فی الابانة وقال: محفوظ صالح الاسناد وابن عساکر عن واثلة

۷۹۲۱..... لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں اپنی زبانوں کو گفتگو میں ایسے پھیریں گے جیسے گائے اپنی زبان کو پھیرتی ہے۔
ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن سعد

۷۹۲۲..... جس نے عربیت کی طلب میں انہماک سے کام لیا تو اس سے خشوع سلب کرلیا جائے گا۔ ابن السنی عن ابن عباس

تشریح:..... اس سے صرف عربیت ہی کی تخصیص نہیں بلکہ ہر وہ زبان ہے جس کے انہماک اور شوق میں انسان اتنا کھپ جائے کہ دوسرے حقوق فوت ہونے لگیں۔

# تہمت ..... از اکمال

۷۹۲۳..... چرایا ہوا (غلام) ہمیشہ اس شخص کی تہمت میں رہتا ہے جو اس سے بری ہے یہاں تک کہ چور سے بڑا اس کا جرم ہو جاتا ہے۔
بیھقی عن عائشة رضی اللہ عنھا

# الاکمال

۷۹۲۴۔ جس نے کسی مسلمان مرد یا عورت پر تہمت لگائی یا اس کے بارے ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز آگ کے ایک ٹیلہ پر کھڑا کرے گا یہاں تک کہ وہ اس بات سے نکلے جائے جو اس نے اس کے بارے میں کہی تھی۔ ابن النجار عن علی

۷۹۲۵۔ جس نے کسی مسلمان مرد کو اذیت دینے کے لیے کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے جہنمیوں کے دھوں میں قید کرے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کردیا جائے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

# حرف الخاء ..... خصومت ولڑائی

۷۹۲۶۔ جھگڑالو اور لڑاکا شخص اللہ تعالیٰ کو انتہائی مبغوض ہے۔ بیھقی، ترمذی، نسائی عن عائشة

۷۹۲۷۔ میں انسان ہوں، اور تم میرے پاس اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کرانے آتے ہو، ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل میں دوسرے سے بڑھ کر ہو، اور میں حسب سماع (جیسا سنا) اس کے لیے فیصلہ کردوں، سو میں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کردوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے چاہے تو اسے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔ مالک، مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجه عن ام سلمه

تشریح:..... یعنی جب حقیقت میں وہ کسی مسلمان کا حق چھین رہا ہو۔

۷۹۲۸۔ تمہارے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے میں رہو۔ ترمذی عن ابن عباس

تشریح:..... تم کسی سے جھگڑا کرو یا کوئی تمہارے ساتھ بلاوجہ جھگڑے۔

۷۹۲۹۔ جو شخص بغیر علم (جھگڑے کی وجہ معلوم کیے بغیر) جھگڑا کرے، تو وہ جب تک اس جھگڑے سے ہاتھ نہ کھینچ لے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں رہے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۷۹۳۰۔ ہر جھگڑے کا کفارہ دو رکعت نفل ہیں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

تشریح:..... یہ ایک علاج ہے کہ آئندہ کوئی شخص بلاوجہ نہیں جھگڑے گا کیونکہ نفس پر عبادت اور انفاق یعنی خرچ کرنا بہت دشوار ہے۔

# الاکمال

۷۹۳۱..... تمہارے لیے اتنا ظلم ہی کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑوں میں پڑے رہو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عمرو البکالی

# غلط بات میں غور وخوض

۷۹۳۲۔۔۔ قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ والا وہ شخص ہوگا جو غلط بات میں زیادہ غور وفکر کرتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت عن قتادۃ، مرسلا

۷۹۳۳۔ بنی اسرائیل جب ہلاکت (کے قریب) ہوئے تو انہوں (بے ہودہ) قصہ شروع کر دیئے۔

طبرانی فی الکبیر والضیاء عن خباب

۷۹۳۴۔۔۔ میرے بعد کچھ قصہ گو ہوں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔ ابو عمرو ابن فضالہ فی امالیہ عن علی

# حرف الذال۔۔۔۔۔ ذو الوجہین

## دو رخا شخص

۷۹۳۵۔۔۔۔ قیامت کے روز وہ شخص سب سے برا ہوگا (دنیا میں) جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۳۶۔ سب سے برا شخص وہ ہے جس کے دو رخ ہوں، ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آئے اور ان کے پاس دوسرا چہرہ لے کر جائے۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۷۹۳۷۔۔۔ سب سے برا شخص دو چہروں والا ہے جو ان کے پاس ایک چہرے سے اور ان کے پاس دوسرے چہرے سے آتا ہے۔

مالک، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۷۹۳۸۔۔۔۔ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا وہ شخص ہے جس کے دو چہرے ہوں گے۔ ترمذی، حسن صحیح عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۳۹۔۔۔۔ دو رخے شخص کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک امانت دار شمار کیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والخرائطی فی مساوی الاخلاق، بیہقی عن عائشۃ

۷۹۴۰۔۔۔۔ تم میں سے جس شخص کی دنیا میں (گفتگو کی) دو زبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دو زبانیں بنائیں گے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن النجار والخطیب عن انس، ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۴۱۔ تم میں سے دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں گی اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (جہنم کی) آگ سے اس کی دو زبانیں بنادیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ، ابویعلی عن انس، ابن ابی الدنیا، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود، موقوفا

۷۹۴۲۔۔۔ دنیا میں جس کی دو زبانیں ہوں گی قیامت کے روز اللہ تعالیٰ آگ سے اس کی دو زبانیں بنادیں گے۔

ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

# گفتگو میں آواز بلند کرنا

۷۹۴۳۔۔۔ اللہ تعالیٰ پست آواز والے مردوں کو دوست رکھتے اور اونچی آواز والوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ

## الاکمال

۷۹۴۴... اللہ تعالیٰ اونچی آواز والے مرد کو ناپسند کرتے اور پست آواز والے مرد کو پسند کرتے ہیں۔الدیلمی عن ابی امامۃ

## فضول سوال سے اجتناب کرنا لازم ہے

۷۹۴۵... جب تک میں تمہیں (شریعت کی باتیں بتانے سے) چھوڑے رکھو تم بھی مجھے چھوڑے رہو، اور جب تمہارے سامنے (کوئی حکم) بیان کروں تو اسے مجھ سے سیکھ لو، تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ اپنے زیادہ سوالوں کی وجہ سے ہلاکت میں پڑے، اور اپنے انبیاء سے اختلاف کی وجہ سے۔ترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۴۶... مسلمانوں میں وہ مسلمان سب سے بڑا مجرم ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی پھر اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام ہوگئی۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد عن سعد

تشریح:... یہ اس وقت کی بات تھی جب وحی نازل ہوا کرتی تھی آج کل لوگوں نے جہالت کی وجہ سے بہت سے مسائل سے ناواقفیت کا اظہار کر رکھا ہے جن کا جائز ناجائز ہونا پہلے سے بیان ہو چکا ہے۔

۷۹۴۷... میں تمہیں جس چیز سے روکوں اس سے پرہیز کرو، اور جس کے کرنے کا حکم دوں، جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو، تم سے پہلے لوگوں کو ان کے بکثرت سوالوں اور اپنے انبیاء سے اختلاف نے ہلاکت میں ڈال دیا۔مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۷۹۴۸... کیا وہ قوم غالب ہوگئی جس نے ایسی باتوں کے بارے میں سوال کیا جو ان کے علم میں نہیں تھیں، وہ کہنے لگے: ہمیں اپنے نبی سے سوال کیے بغیر علم نہ ہوگا، لیکن انہوں نے اپنے نبی سے پوچھا، انہوں نے کہا: ہم کو رو برو اللہ تعالیٰ دکھاؤ۔ترمذی عن جابر

## الاکمال

۷۹۴۹... اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب (قرآن مجید) میں جس چیز کو حلال قرار دیا ہے وہ (اسے) حلال (جانو!) اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ حرام ہے اور جن چیزوں سے سکوت اور خاموشی اختیار کی وہ معاف ہیں۔سو اللہ تعالیٰ سے اس کی (عطا کردہ) عافیت کو قبول کرو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو بھولتے نہیں۔بزار، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان، مستدرک حاکم عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۷۹۵۰... اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو، کیونکہ صالح (علیہ السلام) کی قوم نے نشانی طلب کی، تو اس درے سے اونٹنی گھاٹ پر آتی اور اس درے سے واپس ہوتی، چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس (اونٹنی) کے پاؤں کاٹ ڈالے تو انہیں ایک چیخ نے آ پکڑا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان کے نیچے ہلاک کر دیا، صرف ایک آدمی بچا، جو اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! وہ کون تھا؟ آپ نے فرمایا: ابو رغال، چنانچہ جب وہ حرم سے نکلا تو اسے بھی وہ عذاب پہنچا جو دوسروں کو پہنچا تھا۔

مسند احمد، ابن حبان، حاکم، طبرانی فی الاوسط و ابن مردویہ، سعید بن منصور عن جابر

تشریح:... یہود کے ورغلانے پر چند ایک مسلمانوں نے تنگ آ کر نبی علیہ السلام سے مطالبہ کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۷۹۵۱... اے لوگو! اپنے نبی سے نشانیاں طلب نہ کرو، (دیکھو!) اس صالح (علیہ السلام) کی قوم نے اپنے نبی سے سوال کیا کہ ان کے لیے کوئی نشانی لائیں، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک اونٹنی بھیجی، وہ اس درے سے آتی اور جس دن اس کا پانی پینے کا دن ہوتا، پانی پیتی، اور وہ لوگ اس کے دودھ سے ایسے سیراب ہوتے جیسے وہ پانی سے سیراب ہوتے، چنانچہ انہوں نے اپنے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دیئے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے تین دن کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ۔عذاب جھوٹا نہ تھا، پھر انہیں ایک چیخ سنائی دی یوں اللہ تعالیٰ نے ان سب کو

ہلاک کردیا جو۔ وہاں مشرق ومغرب میں رہتے تھے صرف ایک شخص کو باقی چھوڑا وہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا، اللہ تعالیٰ کے حرم نے اسے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رکھا (اس کا نام) ابورغال تھا۔ حاکم عن جابر

# شعرگوئی اور بے جا مدح سرائی دونوں قابل مذمت ہیں

۷۹۵۲..... لوگوں میں سب سے بڑے گنہگار دو شخص ہیں، ایک وہ شاعر جو پورے قبیلہ کی برائی بیان کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جو اپنے باپ سے نسب کی نفی کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة ابن ماجه عن عائشة

۷۹۵۳..... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گنہگار وہ شخص ہے جو کسی شخص کی ہجو اور برائی بیان کرے اور پھر وہ شخص (جواباً) پورے قبیلہ کی برائی بیان کرے، اور وہ شخص جو اپنے والد سے نسب کا انکار کرے اور اپنی والدہ کو زانی ثابت کرے۔ ابن ماجه، بیهقی عن عائشة

۷۹۵۴..... تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس کے لیے شعروں سے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی، نسائی ابن ماجه، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن سلمان وعن ابن عمر

۷۹۵۵..... امراء القیس شعراء کے جھنڈے والا جہنم کی طرف جا رہا ہے۔ مسند احمد عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۵۶..... امراء القیس شعراء کا قائد جہنم کی طرف رواں ہے، کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے اس کے قوافی مضبوط کیے۔

ابو عروبه فی الأوائل وابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:..... قافیہ جس شعر میں آخری حروف آپس میں مل رہے ہوں؟ جیسے:

نہ ہم سفر کوئی نہ تلاش منزل جو ملا ہمسفر جہاں رکے وہی منزل (ردیف)

۷۹۵۷..... کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا ہو جائے تو یہ اس کے شعر سے بھر جانے کی نسبت بہتر ہے۔

مسند احمد، بیهقی، ترمذی، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجه، عن ابی هریرة رضی الله عنه

۷۹۵۸..... مجھے کوئی پروا نہیں، اگر میں تریاق پیوں، یا کوئی زہرہ باندھوں، یا اپنی طرف سے شعر کہوں۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

۷۹۵۹..... جس نے عشاء کی نماز کے بعد شعروں کے وزن بنائے تو صبح تک اس کی اس رات کی نماز قبول نہیں ہوگی۔

مسند احمد، عن شداد بن اوس

۷۹۶۰..... مدح سرائی کرنے والوں کے منہوں میں مٹی جھونکو۔ ترمذی عن ابی هریرة، ابن عدی فی الکامل، الحلیة عن ابن عمر

۷۹۶۱..... جب تم مدح سرائی کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہوں میں مٹی ڈالو۔ بخاری فی الادب، مسلم، مسند احمد، ابو داؤد، ترمذی عن المقداد بن الاسود، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن ابن عمرو، الحاکم فی الکنی عن انس

۷۹۶۲..... تعریف کرنے والوں کے منہوں میں مٹی ڈالو۔ ابن ماجه عن المقداد بن عمرو، ابن حبان عن ابن عمر، ابن عساکر عن عبادة بن الصامت

۷۹۶۳..... آدمی جب منافق کو اے میرے سردار کہتا ہے تو وہ اپنے رب کو ناراض کر دیتا ہے۔ حاکم، بیهقی عن بریدة

۷۹۶۴..... جب فاسق کی تعریف کی جائے تو رب تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور اس وجہ سے عرش کانپ جاتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، ابو یعلی، بیهقی عن انس، ابن عدی فی الکامل عن بریدة

۷۹۶۵..... کسی کے روبرو تمہارا اس کی تعریف کرنا اسے ذبح کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابراهیم التیمی، مرسلاً

۷۹۶۶..... زمین میں جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتے ہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان عن انس

۷۹۶۷..... تمہارا ناس ہو! تم نے اپنے دوست کی گردن کاٹ دی، (یاد رکھو!) اگر تم میں سے کسی کو اپنے بھائی کی لازماً تعریف کرنی ہو تو اسے یوں کہنا چاہیے: فلاں کے بارے میں میرا گمان ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اس کا نگہبان ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی کی پاکی بیان نہیں کرتا، مجھے اس

کے متعلق یہ یہ گمان ہے کہ اگر یہ باتیں اسے معلوم ہوں۔مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ابن ماجه عن ابی بکر

۷۹۶۸..... اپنی کچھ بات کہو، شیطان تمہیں ہرگز نہ کھینچے۔مسند احمد، ابوداؤد عن والد مطرف

۷۹۶۹..... مجھے ایسے بلند نہ کرنا جیسے نصاریٰ نے عیسیٰ ابن مریم کو بلند کیا، میں تو اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں، لہٰذا (یوں) کہو: اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول۔بخاری عن عمر

## الاکمال

۷۹۷۰..... کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ پیپ والا بن جائے تو یہ شعر کی نسبت بھرنے سے بہتر ہے۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه،مسند احمد، مسلم، ابن ماجه عن سعد بن ابی وقاص،طبرانی فی الکبير عن عمر مربرقم ۷۹۵۴-

۷۹۷۱..... تم میں سے کسی کا پیٹ توند سے جبڑوں تک پیپ سے ملنے لگے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھر جائے۔

طبرانی فی الکبير عن عوف بن مالک

۷۹۷۲..... تمہارا پیٹ گردن سے لے کر توند تک پیپ سے بھر جائے تو یہ تمہارے لیے شعر سے بھر جانے کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

طبرانی عن مالک بن عمير

۷۹۷۳..... اسلام میں جو ہجو گوئی (دوسروں کی برائی) ایجاد کرے اس کی زبان کاٹ دو۔

بخاری فی تاريخه وابن سعد، طبرانی فی الکبير عن خطيف.طبرانی وتمام وابن عساکر عن ابی امامة

تشریح:..... یعنی ایسا طریقہ اختیار کرو جس سے وہ ہجو گوئی سے باز آ جائے۔

۷۹۷۴..... کسی کا پیٹ خون اور پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ ایسے شعروں سے بھر جائے جس میں میری ہجو کی گئی۔ابن عدی عن جابر

۷۹۷۵..... جس نے اسلام میں برے شعر کہے تو اس کا خون معاف ہے۔رزين، بيهقی فی شعب الايمان عن عبدالله بن بريدة عن ابيه

۷۹۷۶..... شعر (بھی) گفتگو کی طرح ہے اچھے شعر اچھے کلام اور برے شعر برے کلام کی مانند ہیں۔دارقطنی فی الافراد عن عائشة،بخاری فی الادب، طبرانی فی الاوسط وابن الجوزی فی الواهيات عن ابن عمرو،الشافعی بيهقی عن عروة، مرسلاً

## اچھے اشعار قابل تعریف ہیں

۷۹۷۷..... سب سے اچھا شعر جو عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے آگاہ رہو! جو چیز اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے۔

مسلم، ترمذی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۹۷۸..... سب سے سچی بات جسے ایک شاعر نے کہا، وہ لبید کا قول ہے: آگاہ رہو! ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کی یاد) سے خالی ہو وہ باطل ہے۔

بيهقی. ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۷۹۷۹..... شعر گفتگو کی طرح ہیں اچھے شعر اچھے کلام کی طرح اور برے شعر برے کلام کی طرح ہیں۔

طبرانی فی الاوسط، بخاری فی الادب عن ابن عمرو،ابويعلی عن عائشة

۷۹۸۰..... امیہ بن ابی الصلت کے شعر پر ایمان تھے اور اس کا دل کافر تھا۔ابوبکر الانباری فی المصاحف خطيب وابن عساکر عن ابن عباس

۷۹۸۱..... امیۃ بن الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔طبرانی فی الکبير عن الشريد بن سويد

۷۹۸۲..... بنی اسرائیل میں بلعم بن باعورا، اس امت میں امیۃ بن ابی الصلت کی طرح ہے۔ابن عساکر عن سعيد بن المسيب مرسلاً

۷۹۸۳..... حسان نے ان کی ہجو کی، اپنا اور مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کیا۔مسلم عن عائشة

۷۹۸۴..... کچھ بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں۔ مالک، مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی عن ابن عمر
۷۹۸۵..... بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پرحکمت ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عباس
۷۹۸۶..... بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، اور کچھ علوم جہالت ہیں کچھ اشعار پرحکمت ہوتے ہیں اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔
ابوداؤد کتاب الادب عن بریدۃ

تشریح: ...... یعنی اس شخص کو یہ پتا نہیں چلتا کہ یہ بات کس کے سامنے رکھے۔
۷۹۸۷..... جن میں تم نے اللہ تعالیٰ کی ثنا بیان کی ہے وہ پڑھو اور جن میں میری مدح بیان کی تھی انہیں رہنے دو۔ طبرانی، حاکم عن الاسود بن سریع
تشریح: ...... یہ آپ کی کسر نفسی اور شان عجز وانکساری کا مظاہرہ تھا۔
۷۹۸۸..... جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، حاکم عن الاسود بن سریع

۷۹۸۹..... بعض شعر پرحکمت ہوتے ہیں۔ مسند احمد، بیہقی، ابوداؤد، ابن ماجہ، عن ابی، ترمذی عن ابن مسعود، طبرانی فی الکبیر، ابن ماجہ عن عمرو بن عوف وعن ابی بکرۃ، الحلیۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ، خطیب عن عائشۃ عن حسان بن ثابت، ابن عساکر عن عمر
۷۹۹۰..... تو ایک انگلی ہے جس سے خون بہہ رہا ہے، جو کچھ تجھ پر بیتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کی وجہ سے) ہے۔
مسند احمد، بیہقی، ترمذی، نسائی عن جندب البجلی

# الاکمال

۷۹۹۱..... بعض مؤمن اپنی تلوار سے اور بعض اپنی زبان سے جہاد کرتے ہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جو تیر تم ان کی طرف پھینک رہے ہو وہ نیزے کی طرح ہیں۔
مسند احمد، بخاری فی تاریخہ، ابویعلی، طبرانی بیہقی فی السنن وابن عساکر عن کعب بن مالک
انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعر میں کیا نازل فرمایا، آپ نے یہ ذکر فرمایا۔
۷۹۹۲..... بعض شعر پرحکمت ہیں، جب تم پر کوئی چیز مشتبہ ہوجائے تو اسے اشعار میں تلاش کرو، کیونکہ وہ (اصل) عربی ہیں۔
بیہقی عن ابن عباس، وقال ان اللفظ الثانی فی یحتمل ان یکون من قول ابن عباس فادرج فی الحدیث۔
۷۹۹۳ عمر اسے (کہنے دو) چھوڑو کیونکہ یہ ان پر نیزے سے زیادہ اثر کرنے والا ہے۔ ترمذی حسن صحیح غریب، ابن ماجہ عن انس
حضرت عمر نے حضرت عبداللہ بن رواحہ سے کہا: کہ رسول اللہ کے سامنے اور اللہ تعالیٰ کے حرم میں تم شعر کہتے ہو؟ آپ نے فرمایا، اور یہ بات ذکر کی۔
۷۹۹۴ عمر اسے چھوڑ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! یہ ان کو نیزے کے لگنے سے سخت لگتے ہیں۔
ابویعلی عن انس رضی اللہ عنہ

# حسان بن ثابت کی حوصلہ افزائی

۷۹۹۵..... اے حسان! مشرکین کی ہجو بیان کرو، جبرائیل تمہارے ساتھ آئیں میرے صحابی جب ہتھیار لے کر لڑیں تو تم زبان سے جنگ کرنا۔
الخطیب وابن عساکر عن حسان بن ثابت
۷۹۹۶ جلد بازی سے کام نہ لو، اور ابوبکر پورے قریش میں سب سے زیادہ ان کے نسب سے واقف ہے، اور میری ان میں رشتہ داری ہے

یہاں تک کہ میرے نسب کو میرے لیے چھڑالے۔آپ نے یہ حضرت حسان سے فرمایا۔مسند احمد۔ طبرانی عن عائشة

۷۹۹۷۔۔ انہیں وہی بات کہو جو وہ کہتے ہیں (طبرانی عن عمار) فرماتے ہیں: جب مشرکین نے ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے شکایت کی، آپ نے یہ ارشاد فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۷۹۹۸۔۔۔۔ تم میں سے اگر کوئی اچھا شاعر ہوتا تو وہ تم ہو۔طبرانی عن ربیعة بن عباد الدولی

۷۹۹۹۔۔۔۔ بلاشبہ یہ شعر عربی کلام کا مضبوط حصہ ہیں، ان کی وجہ سے سائل کو عطا کیا جاتا ہے، غصہ پی لیا جاتا ہے، اور قوم کو ان کی مجلس میں لایا جاتا ہے۔ابن عساکر وابن النجار عن شبعه ابن وجاد الذهلی عن ابیه عن رجل من هديل

۸۰۰۰۔۔۔ بے شک یہ اشعار عربی کلام کا قافیہ بند حصہ ہے، اس کے ذریعہ سائل کو عطا کیا جاتا ہے غصہ پی لیا جاتا ہے اور اقوام کو ان کی مجلسوں میں لایا (پکارا) جاتا ہے۔ابونعیم عن سعید بن الدخان بن التوام عن ابیه عن جده

۸۰۰۱۔۔۔۔اس بارے میں ایک بار اور اس بارے میں ایک بار (ابن الانباری فی الوقف عن ابی بکرة) فرماتے ہیں میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا وہاں ایک اعرابی تھا جو اشعار پڑھ رہا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ اشعار ہیں یا قرآن ہے؟ پھر آپ نے یہ بات ذکر کی۔
وسنده ضعيف جداً

۸۰۰۲۔۔ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔مالک، بخاری، ترمذی، ابوداؤد عن ابن عمر، طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۰۳۔۔۔ بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں اور کچھ اشعار پرحکمت ہوتے ہیں۔طبرانی فی الکبیر عن انس، العسکری، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۰۰۴۔۔۔۔ کچھ باتیں جادو بھری اور کچھ اشعار پرحکمت ہوتے ہیں۔
ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، ابوداؤد، طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس، الخطیب عن ابی هريرة رضی الله عنه، طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۸۰۰۵۔۔ بعض باتیں جادو کی طرح اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔بیهقی فی السنن وابن عساکر عن جمعقبت ذابل بن الطفیل بن عمرو الدوسی

۸۰۰۶۔۔ کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں، تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی سے کسی حاجت کا طلبگار ہو تعریف سے آغاز نہ کرے یوں وہ اس کی پیٹھ توڑ دے گا۔بیهقی فی شعب الایمان وابن النجار عن ابن مسعود

۸۰۰۷۔۔۔۔ بعض باتیں جادو بھری ہوتی ہیں اور کچھ اشعار پرحکمت ہوتے ہیں، اور کچھ علوم (کا سیکھنا) جہالت ہے، اور بعض باتیں بے مقصد ہوتی ہیں۔
ابن عساکر عن علی

۸۰۰۸۔۔۔ بعض اشعار پرحکمت ہیں اور سب سے سچا شعر جسے عرب نے کہا وہ لبید کا قول ہے۔ ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے خالی ہو باطل ہے
ابن عساکر عن عائشة

## لبید کے اشعار کی تعریف

۸۰۰۹۔۔ کچھ اشعار پرحکمت ہیں۔ابوداؤد طیالسی عن ابی، ترمذی حسن صحیح، ابن ماجه عن ابن عباس

۸۰۱۰۔۔۔۔ بعض شعر پرحکمت اور کچھ باتیں جادو بھری ہوتی ہیں۔ابن عساکر عن عائشة

۸۰۱۱۔۔۔۔اے حسان! میرے سامنے جاہلیت کے کچھ اشعار پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے ان کی برائی اور گناہ کا بوجھ اتار دیا ہے، چاہے ان کے اشعار کہو یا انہیں نقل کرو، تو آپ نے اعشیٰ کا قصیدہ پڑھا، جس میں اس نے علقمہ بن علاثہ کی ہجو کی تھی، اے حسان دوبارہ یہ شعر نہ پڑھنا، قیصر (روم) کے سامنے میرا تذکرہ ہوا اس وقت اس کے پاس ابوسفیان اور علقمہ بن علاثہ دونوں تھے، ابوسفیان میری مخالفت کی جبکہ علقمہ بن علاثہ نے میرے بارے اچھے کلمات کہے، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکرگزار نہیں۔
ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابن عساکر عن محمد بن مسلمة

# حرف الغین...... غیبت کی حقیقت کا بیان

۸۰۱۲...... کیا تم لوگ جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟ تمہارا اپنے بھائی کا ایسی بات سے ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو، اگر وہ برائی اس میں ہو اور پھر تم اس کا تذکرہ کرو تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ برائی اس میں نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۱۳...... اترو اور اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ نا! ابھی ابھی تم نے اپنے بھائی کی جو غیبت کی ہے وہ اس کے کھانے سے زیادہ سخت ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ ابھی جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے، یعنی حضرت ماعز رضی اللہ عنہ۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:...... آپ علیہ السلام جا رہے تھے تو دو شخص آپس میں کہنے لگے اس کو دیکھو، اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈالا اور اس نے اقرار کرکے رجم کرالیا اور کتے کی طرح مار دیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس مردار گدھے کو کھڈ سے نکال کر اس کا گوشت کھاؤ! وہ کہنے لگے یا رسول اللہ! مردار کا گوشت بھی کوئی کھاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے جو ماعز کی غیبت کی ہے یہ اس سے زیادہ سخت ہے۔

اصل کی طرف مراجعت کی گئی تو وہاں لفظ انزلا ہے جسے درست کرلیا گیا ہے، کیونکہ انظر میں سیاق وسباق سے کوئی صحیح ترجمہ نہیں بنتا۔

۸۰۱۴...... غیبت یہ ہے کہ تم کسی شخص کی کسی ایسی (بری) عادت کا ذکر کرو جو اس میں پائی جاتی ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب

یہاں بھی کاتب کی غلطی سے خلقہ کی جگہ خلفہ لکھا ہے۔

۸۰۱۵...... (عائشہ!) تم نے ایسی بات کہی ہے اگر اس کو سمندر میں ملا دیا تو اس پر بھی غالب آجائے۔ ابو داؤد، ترمذی عن عائشۃ

تشریح:...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے سامنے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بارے کہہ دیا کہ صفیہ تو پست قد ہے تو اس پر آپ نے یہ فرمایا۔

۸۰۱۶...... جو لوگوں (کی غیبت کرکے ان) کا گوشت کھاتا رہا اس کا روزہ نہیں۔ فردوس عن انس

۸۰۱۷...... اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے تنگی اور حرج کو دور کر دیا ہے، صرف اس پر تنگی رکھی ہے جو کسی مسلمان شخص کی عزت ظلماً ختم کرے، تو یہی شخص تنگ اور ہلاک ہوا۔ مسند احمد، بخاری فی الادب، نسائی، ابن ماجہ ابن حبان، حاکم عن اسامۃ بن شریک

۸۰۱۸...... اللہ تعالیٰ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے حرج ہٹا دیا ہے صرف اس شخص پر رکھا ہے جو کسی پر ظلم کرے، تو یہ (حرج سے) نکلا اور ہلاک ہوا، اللہ کے بندو! دوا دارو کیا کرو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی کہ اس کی دوا نہ رکھی ہو، مگر صرف ایک بیماری اور وہ بڑھاپا ہے۔

الطیالسی عن اسامۃ بن شریک

۸۰۱۹...... گویا میں تمہارے دانتوں میں زید (کی غیبت) کا تازہ گوشت دیکھ رہا ہوں۔ حاکم عن زید بن ثابت

۸۰۲۰...... جس نے کسی مسلمان شخص کی وجہ سے ایک لقمہ بھی کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی جیسا جہنم کا لقمہ کھلائیں گے، جس نے کسی مسلمان کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کا کپڑا پہنائیں گے، جس نے کسی مسلمان کے ذریعہ شہرت وریا کا مقام حاصل کیا اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ذلیل کریں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد، حاکم عن المستورد بن شداد

۸۰۲۱...... اے زبانی اسلام لانے والو! اور ایمان ابھی تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا، مسلمانوں کی غیبت اور ان کے عیوب تلاش نہ کیا کرو! اس واسطے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کا کوئی عیب تلاش کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب ظاہر کردے گا، جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ (کی دست قدرت کا ہاتھ) پڑ جائے تو اسے گھر بیٹھے رسوا وذلیل کردیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی برزۃ الاسلمی، ابو یعلی والضیاء عن البراء

۸۰۲۲...... اے زبان سے ایمان لانے والو! اور ایمان ابھی تک ان کے دلوں میں نہیں پہنچا، مسلمانوں کو عار نہ دلاؤ اور نہ ان کے عیوب تلاش کرو،

اس لیے کہ جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب تلاش کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اسکے عیوب ظاہر کر دے گا اور جس کے پیچھے اللہ تعالیٰ ( کی قدرت کا ہاتھ ) لگ جائے اللہ تعالیٰ اسے گھر بیٹھے رسوا کر دیں گے۔ ترمذی عن ابن عمر

۸۰۲۳..... تم میں سے کسی کی کیا حالت ہوتی ہے کہ وہ کسی بات میں اگر چہ وہ حق ہو اپنے بھائی کو اذیت پہنچاتا ہے۔

ابن سعد عن العباس بن عبدالرحمن، فردوس عنہ عن العباس بن عبدالمطلب

## غیبت کی تعریف

۸۰۲۴..... غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی ایسی بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۲۵..... غیبت نماز اور وضو کو توڑ دیتی ہے۔ فردوس عن ابن عمر

تشریح:..... یعنی ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

۸۰۲۶..... غیبت سے بچا کرو، کیونکہ غیبت زنا سے سخت گناہ ہے، زنا ہو جانے کے بعد انسان توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، اور غیبت کرنے والے کی اس وقت تک بخشش نہیں ہوتی جب تک وہ معاف نہ کرے جس کی غیبت کی جاتی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ و ابو الشیخ فی التوبیخ عن جابر و ابی سعید

۸۰۲۷..... جب تم کسی کے عیوب یاد کرنا چاہو تو اپنے عیوب کا ذکر کرو۔ الرافعی فی تاریخ قزوین عن ابن عباس

۸۰۲۸..... جب کسی شخص کی غیبت کی جائے اور تم (وہاں) مجلس میں موجود ہو تو اس شخص کے مددگار بن جاؤ اور ان لوگوں کو ڈانٹ کر وہاں سے اٹھ جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن انس

۸۰۲۹..... جب مجھے میرے رب نے معراج کرائی تو ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے تانبے کے ناخن ہیں اور وہ اپنے چہرے اور سینے نوچ رہے ہیں میں نے کہا: جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ تو انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو (غیبت کر کے) لوگ کا گوشت کھاتے اور ان کی برائیاں بیان کرتے تھے۔ مسند احمد، ابوداؤد والضیاء عن انس

۸۰۳۰..... جس بات کو تو اپنے بھائی کے سامنے کرنے سے گریز کرے وہ غیبت ہے۔ ابن عساکر عن انس

۸۰۳۱..... جس نے کسی مسلمان کی کوئی برائی مشہور کی کہ ناحق اس کی بے عزتی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جہنم کی آگ میں رسوا کریں گے۔ بیھقی عن ابی ذر

## غیبت پر وعید

۸۰۳۲..... جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں نہیں تا کہ اس پر عیب لگائے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ میں قید کریں گے، یہاں تک کہ کوئی ایسی دلیل لائے جس کے ذریعہ اپنی کہی بات سے نکل سکے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۰۳۳..... جس نے کسی شخص کی ایسی بات ذکر کی جو اس میں ہے تو اس نے غیبت کی۔ حاکم فی تاریخہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۳۴..... اپنے بھائی کے ذمہ کوئی جرم نہ لگا، نہ اس کے ساتھ برائی کر، اور نہ اس سے جھگڑ۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن حریث بن عمرو

۸۰۳۵..... میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی انسان کا حال بیان کروں اور مجھے اتنی اتنی دنیا مل جائے۔ ابوداؤد ترمذی، ابن ماجہ عن عائشۃ

۸۰۳۶..... جس کی تم نے غیبت کی اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کے لیے استغفار کرو۔ ابن الدنیا فی الصمت عن انس

۸۰۳۷..... تم میں سے جس سے اپنے بھائی کی غیبت ہو جائے تو وہ اسکے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے استغفار کرے کیونکہ یہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

ابن عدی فی الکامل عن سھل بن سعد

یوں کہے اللہ! میرے بھائی کی بخشش کردے، لیکن غیبت کے عادی شخص کے لیے سوائے پکی توبہ کے کوئی چارہ نہیں۔

## الاکمال

۸۰۳۸۔ اے مسلمانوں کے گروہ! مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن مسعود

۸۰۳۹۔ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو، جس نے اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کی تو اس کی زبان قیامت کے روز اس کی گدی کے ساتھ بندھی ہوگی جسے اللہ تعالیٰ کی معافی یا اس شخص کی معافی کھولے گی جس کی اس نے غیبت کی ہوگی۔ الدیلمی عن سعد الساعدی

۸۰۴۰۔ عائشہ! تم نے ایسی بات کی ہے کہ اگر اسے سمندر ملا دیا جائے تو وہ بھی مغلوب ہو جائے۔ ابوداؤد، ترمذی عن عائشۃ

فرماتی ہیں: میں نے نبی علیہ السلام سے کہہ دیا آپ کے لیے صفیہ رضی اللہ عنہا کا پست قد ہونا ہی کافی ہے آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۸۰۴۱۔ عمر! تم سے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں ہوگا تم سے غیبت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ الحاکم فی الکنی عن ابی عطیۃ

۸۰۴۲۔ غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جو اس میں ہو۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن المطلب بن عبداللہ بن حنطب، مر برقم، ۸۰۱۴

۸۰۴۳۔ غیبت (کی برائی) زنا (کے گناہ) سے بڑھ کر ہے، زانی شخص توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں جبکہ غیبت کرنے والے کی اللہ تعالیٰ اس وقت تک مغفرت نہیں فرماتے یہاں تک کہ جس کی غیبت کی وہ معاف نہ کردے۔

ابن النجار عن جابر، الدیلمی عن ابی سعید

۸۰۴۴۔ تم لوگوں نے اس کی غیبت کی تمہارے لیے اتنا (گناہ) کافی ہے کہ تم اپنے بھائی کی وہ بات ذکر کرو جسے وہ ناپسند کرتا ہے۔ الحنفیۃ عن ابن عمرو

۸۰۴۵۔ آدمی جب کسی کی غیبت کرتا ہے تو قیامت کے دن اسے مردہ لایا جائے گا اور کہا جائے گا، جس طرح زندگی میں تم نے اس کا گوشت کھایا ہے اسی طرح مردہ حالت میں بھی اس کا گوشت کھاؤ، چنانچہ وہ اسے کھائے گا اور چیخے گا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۴۶۔ قیامت کے روز ایک بندے کو نامہ اعمال کھلا ہوا ملے گا، اس میں وہ کچھ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوگی، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میرے لیے یہ نیکیاں کیسی ہیں جبکہ میں نے تو انہیں نہیں کیا؟ تو اس سے کہا جائے گا، یہ تیری وہ غیبت ہے جو تیرے انجانے میں لوگوں نے کی تھی۔ ابونعیم فی المعرفۃ عن شبیب ابن سعد البلوی

## جس کی غیبت کی جائے اس کی نیکی میں اضافہ ہوگا

۸۰۴۷۔ ایک بندے کو قیامت کے روز اس کا اعمال نامہ کھول کر دیا جائے گا جس میں وہ ایسی نیکیاں دیکھے گا جو اس نے نہیں کی ہوں گی، وہ عرض کرے گا باری تعالیٰ! میں نے تو یہ نیکیاں نہیں کی ہیں تو اس سے کہا جائے گا یہ نیکیاں، لوگوں کی تیری غیبت کرنے کی بناء پر لکھی گئی ہیں۔

اسی طرح ایک بندے کو قیامت کے روز اعمال نامہ کھول کر دیا جائے گا، وہ عرض کرے گا: میرے رب! فلاں فلاں دن تو میں نے کوئی نیکی نہیں کی؟ اس سے کہا جائے گا: وہ نیکی لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے مٹا دی گئی ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامۃ، وفیہ الحسن ابن دینار عن خصیب بن حجر

۸۰۴۸۔ ان دونوں (عورتوں) نے اللہ تعالیٰ کی حلال چیز سے روزہ رکھا، اور حرام چیز سے روزہ کھول دیا، ایک دوسری کے پاس بیٹھی اور دونوں مل کر لوگوں کا گوشت کھانے (یعنی غیبت کرنے) لگیں۔ مسند احمد و ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن عبید مولی رسول اللہ ﷺ

۸۰۴۹۔۔۔۔ان دونوں (مردوں) کو کسی بڑے گناہ کا عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک تو لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا جبکہ دوسرا چغل خور تھا۔ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عباس

۸۰۵۰۔۔۔۔کیا تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس سے اللہ تعالیٰ نفع پہنچائے گا؟ سود کی کئی قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم ستر گناہوں کے برابر ہے اس کا کم از کم گناہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے ہم آغوش ہو، اور سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کی عزت میں ناحق دست درازی کرے۔

الباوردی وابن منده وابن قانع وابونعیم عن وهب بن الاسود بن وهب بن عبد مناف الزهری عن ابیه الاسود خال رسول اللہ ﷺ

۸۰۵۱۔۔۔۔کیا میں نہیں دیکھ رہا کہ یہ چڑیا تمہارے سروں پر اڑ رہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، طبرانی عن رافع بن خدیج

۸۰۵۲۔۔۔۔خلال کرلو کیونکہ تم نے اپنے بھائی کا گوشت کھایا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۵۳۔۔۔۔کوئی تم میں سے کوئی مردار پیٹ بھر کر کھائے یہ اس کے لیے اپنے مسلمان بھائی کے گوشت کھانے سے بہتر ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

## دو غیبت کرنے والی عورتوں کا انجام

۸۰۵۴۔۔۔۔ان دونوں (عورتوں) نے روزہ نہیں رکھا، جو لوگوں کا گوشت کھائے۔ یعنی غیبت کرے اس کا روزہ کیسا؟ ابو داؤد الطیالسی عن انس

۸۰۵۵۔۔۔۔جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ایک لقمہ (بھی) کھایا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا آگ کا لقمہ کھلائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ اسے اسی طرح کا جہنم کا کپڑا پہنائے گا، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے ریا و شہرت کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن الحسن، مرسلاً

۸۰۵۶۔۔۔۔جس نے اپنے بھائی کے ذریعہ کوئی لقمہ کھایا، تو اسے اللہ تعالیٰ آگ کا اسی طرح کا لقمہ کھلائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کی وجہ سے دنیا میں کوئی کپڑا پہنا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے آگ کا کپڑا پہنائیں گے، اور جس نے اپنے مسلمان بھائی کے ذریعہ کوئی شہرت حاصل کی تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز رسوا کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلا ومن وجه آخر عن انس موقوفاً

۸۰۵۷۔۔۔۔سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی مسلمان کی ناحق بے عزتی کرتا پھرے، اور یہ رشتہ داری رحمٰن کی ایک صفت ہے جس نے اسے کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، سمویه، طبرانی وابن قانع سعید بن منصور عن سعید بن زید

۸۰۵۸۔۔۔۔سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبرو ریزی کرنا ہے۔ ابو داؤد وبیهقی عن سعید بن زید

۸۰۵۹۔۔۔۔سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کی ناحق بے عزتی کرنا ہے۔ بخاری فی التاریخ عن عائشة، بخاری عن ابی هریرة رضی اللہ عنه

۸۰۶۰۔۔۔۔اے میمونہ! اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگا کرو، قیامت کے روز غیبت اور پیشاب (میں بے احتیاطی) سخت عذاب (کا باعث) ہیں۔

ابن سعد عن میمونة بنت سعد مولاة رسول اللہ ﷺ

۸۰۶۱۔۔۔۔تمہیں معلوم ہے یہ (بدبودار) ہوا کیسی ہے؟ یہ ان لوگوں کی بو ہے جو لوگوں کی غیبت کرتے ہیں۔

مسند احمد، بخاری فی الادب وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة، سعید بن منصور عن جابر

فرماتے ہیں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اچانک ایک مردار سے بدبودار ہوا اٹھی فرماتے ہیں پھر یہ ذکر کیا۔

۸۰۶۲۔۔۔۔کچھ منافقوں نے بعض مومنوں کی غیبت کی ہے اس وجہ سے یہ بدبو پھیلی ہے۔ الحلیة عن جابر

۸۰۶۳۔۔۔۔غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ تم اپنے دوست کے لیے استغفار کرو۔ خطیب فی المتفق والمفترق عن انس، وفیه غیه بن سلیمان الکوفی متروک

۸۰۶۴۔۔۔۔غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو، اور کہو اے اللہ اس کی اور ہماری بخشش فرما۔

الحاکم فی الکنی والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن انس

۸۰۶۵... جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی غیبت کی اور پھر اس کے لیے استغفار کیا تو یہ اس کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن سھل بن سعد، وفیہ سلیمان بن عمر النخعی کذاب

۸۰۶۶... جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی بات کہی جس سے اس کی ناحق آبرریزی کی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے (جہنم کی) آگ میں رسوا کریں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ذر، ابن ابی الدنیا عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ موقوفاً

۸۰۶۷... جس نے کسی مسلمان کے خلاف کوئی ناحق بات کی جس سے اس کی آبروریزی کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے قیامت کے روز (جہنم کی) آگ میں اسے رسوا کریں گے۔ حاکم عن ابی ذر

# غیبت کرنے کی رخصت اور اجازت والی صورتیں

۸۰۶۸... تین آدمیوں کی عزت (کی حفاظت) تم پر حرام نہیں، (خدا اور رسول کی) کھلی نافرمانی کرنے والے کی، ظالم حکمران اور بدعتی کی۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن الحسن، مرسلاً

۸۰۶۹... کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کا تذکرہ کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔ خطیب فی رواۃ مالک عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۰... کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو کہ لوگ اسے پہچان لیں گے فاجر کی جو برائی ہے اسے ذکر کرو تا کہ لوگ اس سے بچیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والحکیم فی نوادر الاصول والحاکم فی الکنی والشیرازی فی الالقاب ابن عدی فی الکامل، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی السنن، خطیب عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۱... فاسق کی غیبت نہیں ہوتی۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ بن حیدۃ

تشریح: ...... اسے حدود الٰہی کا پاس نہیں تو اس کی عزت کا کیا خیال؟

۸۰۷۲... جو حیا کی چادر اتار دے تو اس کی غیبت (کرنے سے گناہ) نہیں۔ بیھقی فی السنن عن انس

تشریح: ...... بے حیا کی برائی دوسروں کی حفاظت ہے۔

۸۰۷۳... جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت (کرنے کا گناہ) بھی نہیں۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

بے حیائی کو اس نے گناہ نہیں سمجھا، تو اس کی غیبت میں کیا گناہ؟

# الاکمال

۸۰۷۴... تم لوگ کب تک فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے رہو گے؟ اس کی بے عزتی کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں۔

طبرانی فی الاوسط عن معاویۃ بن حیدۃ

۸۰۷۵... فاجر کی غیبت نہیں۔ الشیرازی فی الالقاب عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۸۰۷۶... جس میں حیا نہیں تو اس کی غیبت بھی نہیں۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن ابن عباس

# حرف الفاء...... فحش گوئی، گالی گلوچ اور طعنہ زنی

۸۰۷۷... (دوسروں سے) گھن کھانے والے ہلاک ہوئے۔ الحلیۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۰۷۸... اللہ تعالیٰ ہر فحش گو اور برے شخص کو پسند نہیں فرماتے۔ مسند احمد عن اسامۃ بن زید

۸۰۷۹... رہنے دو عائشہ! اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ برائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں فرماتے۔ مسلم عن عائشۃ

۸۰۸۰..... اے عائشہ تو نے کس زمانے میں مجھے فحش گو پایا؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ شخص انتہائی برے مقام والا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔مسند احمد، بیھقی عن عائشة

۸۰۸۱..... اے عائشہ! فحش گو نہ ہونا۔مسلم عن عائشة

۸۰۸۲..... وہ شخص سب سے برا ہے جسے لوگ اس کے شر سے بچنے کے لیے چھوڑ دیں۔ترمذی عن عائشة

۸۰۸۳..... اے عائشہ وہ لوگ سب سے برے ہیں جن کی زبانوں کی برائی سے بچنے کے لیے ان کی عزت کی جاتی ہے۔ابو داؤد عن عائشه

۸۰۸۴..... اے عائشہ! اللہ تعالیٰ بد خلق اور بدزبانی کرنے والے شخص کو پسند نہیں فرماتے ہیں۔ابو داؤد عن عائشة

۸۰۸۵..... ہر بد خلق کے لیے جنت حرام ہے کہ وہ اس میں داخل ہو۔ابن ابی الدنیا فی الصمت، الحلیة عن ابن عمرو

۸۰۸۶..... جب کوئی شخص تمہاری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرے جو اسے معلوم ہے تو تم اس کی وہ بات جو تمہیں معلوم ہے اس کی طرف منسوب نہ کرو، کیونکہ اس کا اجر تمہیں ملے گا اور اس کا نقصان اسی کو پہنچے گا۔ابن منیع عن ابن عمر

۸۰۸۷..... اللہ تعالیٰ بداخلاق اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اور نہ بازاروں میں چیخنے والے کو۔الحلیة عن جابر

۸۰۸۸..... اللہ تعالیٰ بداخلاق اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔مسند احمد، عن اسامة

۸۰۸۹..... بے شک بداخلاقی اور بدزبانی (کی) اسلام میں (اجازت) نہیں سب سے اچھا مسلمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابویعلی عن جابر بن سمرة

۸۰۹۰..... قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برا شخص وہ ہوگا جس کی فحش گوئی (کی وجہ سے اس سے) بچنے کے لیے اسے چھوڑ دیں۔

بیھقی، ابو داؤد، ترمذی عن عائشة

۸۰۹۱..... بے ہودہ گوئی بے برکتی (کا باعث) ہے اور بدخلقی کمینگی (کی علامت) ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۸۰۹۲..... (مسلمان) مردوں کو گالیاں دینے والا ہلاکت (کی کھائی) میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو

۸۰۹۳..... مسلمان کو گالی دینے والا ہلاکت میں جھانکنے والے کی طرح ہے۔البزار عن ابن عمرو

۸۰۹۴..... مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے۔مسند احمد، بیھقی، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن ابن مسعود، ابن ماجه عن ابی هریرة رضی الله عنه، ابو داؤد عن سعد، طبرانی فی الکبیر عن عبدالله بن مغفل وعمرو بن النعمان بن وقرن، دارقطنی فی الافراد عن جابر

۸۰۹۵..... مؤمن کو گالی دینا کھلا گناہ اور اسے قتل کرنا کفر ہے مسلمان کا مال اس کے خون کی طرح حرام ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۰۹۶..... آدمی کے (براہونے کے) لئے اس کا بدزبان، بے ہودہ گو اور بخیل ہونا کافی ہے۔بیھقی عن عقبة بن عامر

۸۰۹۷..... بداخلاقی اگر (چلنے والی) مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت بری ہوتی۔ابن ابی الدنیا فی الصمت عن عائشة

۸۰۹۸..... بدزبانی سے منع کیا گیا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان، نسائی، ابن ماجه عن ابن عمرو

۸۰۹۹..... جسم کا ہر عضو زبان کی سختی کی شکایت کرتا ہے۔ابویعلی، بیھقی عن ابی بکر

۸۱۰۰..... فحش گوئی جس میں بھی ہوئی اسے عیب دار بنادے گی، اور جس میں بھی حیا ہوئی اسے شاندار بنادے گی۔

مسند احمد، بخاری فی الادب، ترمذی، ابن ماجه، عن انس

## گالی کی ابتداء کرنے پر وبال ہوگا

۸۱۰۱..... آپس میں گالیاں دینے والے جو کچھ کہیں اس کا گناہ ابتداء کرنے والے پر ہے اور جب مظلوم تجاوز کرے تو اس پر بھی ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ترمذی عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۰۲۔۔۔ آپس میں گالی گلوچ کرنے والے دو شیطان ہیں جو آپس میں گندی گالیاں اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔
مسند احمد، بخاری فی الادب عن عیاض بن حمار

۸۱۰۳۔۔۔ مسلمان کو کافر کی گالی دے کر تکلیف نہ پہنچاؤ۔ حاکم، بیھقی، عن سعید بن زید

۸۱۰۴۔۔۔ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا ایک سال کے اعمال برباد کر دیتا ہے۔ البزار، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن حذیفة

۸۱۰۵۔۔۔ سب سے بڑا سود عزتوں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی کسی کی برائی بیان کرنا ہے اور اسے نقل کرنے والا گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔ عبدالرزاق، بیھقی فی شعب الایمان، عن عمرو بن عثمان، مرسلاً

۸۱۰۶۔۔۔ سب سے بڑا سود، آدمی کا اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ فضیلت حاصل کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی نجیح، مرسلاً

۸۱۰۷۔۔۔ سب سے بڑا سود مسلمان کی ناحق آبروریزی کرنا ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن سعید بن زید، مربرقم. ۸۰۵۹

۸۱۰۸۔۔۔ سب سے کم درجہ کا سود (یہ ہے کہ) جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرنے والا (بدبخت) ہو، اور سب سے بڑا سود آدمی کا اپنے بھائی کی عزت پر ہاتھ ڈالنا ہے۔ ابوالشیخ فی التوبیخ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

## ہوا کو گالی دینا

۸۱۰۹۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اللہ تعالیٰ سے اس (ہوا) کی بھلائی اور جو کچھ خیر اس میں ہے اور جو کچھ بھلائی وہ دے کر بھیجی گئی ہے اس کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اور جو شر دے کر یہ بھیجی گئی ہے پناہ مانگو۔ نسائی، حاکم عن ابی

۸۱۱۰۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو، اور جب ناموافق ہوا دیکھو تو کہو! اے اللہ! ہم آپ سے اس ہوا کی اور جو کچھ اس میں ہے اور جس کا اسے حکم دیا گیا اس کی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، اور آپ کی پناہ چاہتے ہیں اس ہوا سے اور جو کچھ اس میں ہے اور جس برائی کا اسے حکم دیا گیا ہے اس سے۔
ترمذی عن ابی

۸۱۱۱۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ یہ حکم کی پابند ہے کیونکہ جس نے کسی ایسی چیز پر لعنت کی جو (لعنت کی) اہل وحقدار نہ تھی تو لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابوداؤد، ترمذی عن ابن عباس

۸۱۱۲۔۔۔ اے عائشہ! مجھے اس بات کا اطمینان نہیں کہ اس میں عذاب نہیں ہوگا، ایک قوم کو ہوا کے ذریعہ عذاب دیا گیا، اور ایک قوم نے عذاب دیکھا تو انہوں نے کہا: اس بادل سے ہم پر بارش ہوگی۔ مسلم عن عائشة

۸۱۱۳۔۔۔ ہوا اللہ تعالیٰ کی روح ہے جو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت (کی بارش) لاتی ہے، اور (کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اسے ناموافق دیکھو تو اسے گالی مت دو، اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی کا سوال کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگو۔
بخاری فی الادب، ابوداؤد، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

## ہوا کو گالی دینے کی مذمت

۸۱۱۴۔۔۔ ہوا کو گالی نہ دو کیونکہ وہ رحمت الٰہی ہے، رحمت اور عذاب کو لاتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے اس کی بھلائی مانگو، اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۱۱۵۔۔۔ ہوا کسی قوم کے لیے عذاب اور دوسروں کے لیے رحمت بنا کر بھیجی جاتی ہے۔ فردوس عن عمر
تشریح:۔۔۔ غزوۂ خندق میں کفار کے لیے عذاب اور مسلمانوں کے لیے رحمت تھی۔

۸۱۱۶۔۔۔ قوم عاد پر جو ہوا چلائی گئی تھی تو وہ میری اس انگوٹھی جتنی تھی۔ الحلیة عن ابن عباس

تشریح: ...... یعنی اتنی معمولی تھی لیکن پھر بھی پوری قوم کا صفایا کر دیا۔

۸۱۱۷...... جنوبی ہوا جنت سے آئی ہے اسی ہوا سے پھل لگتے ہیں، جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے، اس میں لوگوں کے لیے کئی نفع بخش چیزیں ہیں، اور شمالی ہوا جہنم سے آئی ہے وہ کسی باغ کے قریب سے گزرتی ہے، جسے اس کا ایک جھونکا پہنچتا ہے اسی وجہ سے اس کی ٹھنڈک ہوتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب السحاب وابن جریر وابوالشیخ العظمة وابن مردویہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۸۱۱۸...... ہوا کو گالی نہ دیا کرو، اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔ الشافعی، بیھقی فی المعرفة عن صفوان بن سلیم، مرسلاً

## فحش گوئی ...... از اکمال

۸۱۱۹...... اللہ تعالیٰ بکواسی اور بدزبان کو پسند نہیں فرماتے، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ فحش گوئی، بدزبانی، پڑوس کی برائی اور قطع رحمی ظاہر نہ ہو جائے یہاں تک کہ امانتدار کو خیانت اور خائن کو امانت سونپی جائے گی۔ حاکم عن ابن عمرو

۸۱۲۰...... اللہ تعالیٰ فحش گو اور بدزبان سے نفرت کرتے ہیں۔

مسند احمد، ابویعلی والرویانی، ابن حبان والباوردی، سعید بن منصور عن اسامة بن زید، خطیب عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۱۲۱...... اللہ تعالیٰ فحش گو، بدزبان کو ناپسند کرتے ہیں۔

طبرانی فی الکبیر عن اسامة، طبرانی فی الکبیر والخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۲۲...... جس کی فحش گوئی کے ڈر سے لوگ اسے چھوڑ دیں وہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے برے مرتبہ میں ہوگا۔ ابو داؤد عن عائشة

۸۱۲۳...... وہ شخص قیامت کے روز انتہائی برا ہوگا، جس کی مجلس سے اس کی فحش گوئی کی وجہ سے بچا جائے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن عائشة. وھو حسن

۸۱۲۴...... آدمی کے (گنہگار ہونے کے) لیے اتنا کافی ہے کہ وہ فحش گو، بدزبان اور بخیل ہو۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عقبة بن عامر

۸۱۲۵...... فحش گوئی اگر کوئی انسان ہوتی تو بہت برا انسان ہوتی۔ ابونعیم عن عائشة

۸۱۲۶...... سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی گالی کے ذریعہ اپنے بھائی پر فضیلت حاصل کرے، سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: کوئی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ لوگوں کو گالی دے اور لوگ ان دونوں (والدین) کو گالیاں دیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب

۸۱۲۷...... اے عائشہ! (کبھی) فحش گو نہ بننا۔ مسلم عن عائشة، مر برقم، ۸۰۸۱

۸۱۲۸...... سب سے بڑا سود عزتوں کی پامالی ہے، اور سب سے سخت گالی دوسرے کی ہجو اور برائی بیان کرنا ہے اور برائی کی بات نقل کرنے والا، گالی دینے والوں میں سے ایک ہے۔ عبدالرزاق بیھقی عن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان، مرسلاً

۸۱۲۹...... سب سے بڑا سود یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کو گالی دینے میں (زبان) درازی کرے، اور سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے عرض کیا: آدمی اپنے والدین کو گالی کیسے دے سکتا ہے؟ آدمی کسی کے والدین کو گالی دے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو برا بھلا کہے۔ طبرانی فی الکبیر عن قیس بن سعد

۸۱۳۰...... سب سے بڑا سود یہ ہے کہ انسان اپنے بھائی پر گالی کے ذریعہ بڑائی حاصل کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی نجیح عن ابیہ

۸۱۳۱... قیامت کے دن سب سے سخت عذاب اس شخص کو ہوگا جس نے انبیاء علیہم السلام کو پھر میرے صحابہ کو اور (عام) مسلمانوں کو گالی دی ہوگی۔
الحلية عن ابن عباس

# جس گالی کی اجازت ہے......از اکمال

۸۱۳۲.....اے عیار! جو تمہیں گالی دے تم بھی اسے برا بھلا کہہ لو۔
ابن عساکر عن مجاهد، مرسلاً، الواقدي وابن عساكر عن سعيد بن محمد بن جبير بن مطعم عن ابيه عن جده

۸۱۳۳... تم میں سے اگر لازماً کوئی اپنے ساتھی کو گالی دے تو اس پر الزام نہ لگائے نہ اس کے والدین کو گالی دے اور نہ اس کی قوم کو برا بھلا کہے لیکن اگر اسے علم ہو تو وہ یوں کہہ دے تو تو بڑا بخیل ہے یا یہ کہے: تو تو بڑا بزدل ہے یوں کہے: تو تو بڑا جھوٹا ہے یا کہے: تو بڑا عاجز ہے۔
طبراني في الكبير عن جيب بن سليمان بن سمرة عن ابيه عن جده

تشریح:......کیونکہ انسان اپنے بارے عیب برداشت کر لیتا ہے لیکن والدین یا قوم کے بارے میں برائی کا تحمل نہیں ہوتا، اسی واسطے آگے جتنے نازیبا الفاظ ذکر کیے گئے ہیں سب میں فرد واحد کی توہین ہے۔

۸۱۳۴... تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دے تو وہ اس کے خاندان، والد اور ماں کو برا بھلا نہ کہے اگر وہ اس کے بارے میں (کوئی عیب) جانتا ہے تو یہ کہہ دے تو بخیل ہے، تو بزدل ہے تو جھوٹا ہے اگر اسے اس کا علم ہو۔ ابن السني في عمل اليوم والليلة عن الحسن، مرسلاً

# زمانے کو گالی

۸۱۳۵... تم میں سے کوئی زمانہ کو گالی نہ دے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں اور ہرگز تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم ایک مسلمان آدمی ہے۔ مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۸۱۳۶.....تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: زمانے کی ہلاکت ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۸۱۳۷... زمانہ کو گالی نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ (کو چلانے والے) ہیں۔ مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

۸۱۳۸... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ انسان مجھے غصہ دلاتا ہے وہ اس طرح کہ زمانہ کو گالیاں دیتا ہے جبکہ میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں میرے ہاتھ میں سب اختیار ہے میں رات دن کو پلٹتا ہوں۔ مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد عن ابی هريرة رضي الله عنه

۸۱۳۹.... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھے انسان ناراض کرتا ہے، وہ کہتا ہے، زمانہ کا ستیاناس ہو جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، اس کے رات دن لاتا ہوں اور جب چاہوں گا ان دونوں کو سمیٹ لوں گا۔ مسلم عن ابی هريرة رضي الله عنه

# الاکمال

۸۱۴۰... جس نے [illegible] اللہ تعالیٰ دنیا کا ناس کرے تو دنیا کہتی ہے: اللہ تعالیٰ اس کا ناس کرے جو ہم میں سے رب کا زیادہ نافرمان ہے۔
الديلمي عن المصعب بن حصف

۸۱۴۱ زمانہ کو گالی نہ دو، اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں زمانہ (کو چلانے والا) ہوں، میرے لیے ہی رات ہے میں ہی اسے نیا اور پرانا کرتا ہوں، بادشاہوں کو ختم کرتا ہوں، اور (ان کی جگہ نئے) بادشاہوں کو لاتا ہوں۔ ابن عساکر فی معجمه وابن النجار عن ابی هريرة رضي الله عنه

۸۱۴۲... زمانہ کو گالی نہ دو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں دنوں اور راتوں کو نیا کرتا ہوں اور بادشاہوں کے بعد

بادشاہوں کولاتا ہوں۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۱۴۳.....اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے سے قرض مانگا (لیکن) اس نے مجھے قرض نہیں دیا، میرے بندے نے انجانے میں مجھے برا بھلا کہا، وہ کہتا ہے: ہائے زمانہ، ہائے زمانہ، جبکہ میں ہی زمانہ (کو چلانے والا) ہوں۔ابن جریر، حاکم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

## مردوں کو گالی دینے کی ممانعت.....از اکمال

۸۱۴۴.....مردوں کو گالی نہ دو کیونکہ وہ اپنے اعمال (کے بدلہ) کو پہنچ چکے۔ابن النجار عن عائشة

۸۱۴۵.....اپنے مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ انہیں گالی دینا حلال نہیں۔طبرانی عن ابن عمر

۸۱۴۶.....ان لوگوں کا کیا ہے جو گالیوں سے مردوں (کی ارواح) کو تکلیف دیتے ہیں؟ خبردار! مردوں کو گالی دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

ابن سعد عن ھشام بن یحییٰ المخزومی عن شیخ لہ

۸۱۴۷.....مردوں کو گالی نہ دو، ورنہ تم زندوں کو تکلیف دوگے خبردار! بدزبانی (قابل) ملامت ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ام سلمة

## نبی ﷺ کا لوگوں کو ڈانٹنا ان کے لیے باعث رحمت وقدرت ہے

۸۱۴۸.....(عائشہ!) کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ! میں بھی بشر ہوں تو جس کسی مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں سے) پاکی اور (نامۂ اعمال میں) اجر بنادے۔

مسلم عن عائشة رضی اللہ عنھا

۸۱۴۹.....اے ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب کے ساتھ شرط رکھی ہے؟ میں نے کہا: میں تو بشر ہوں، جیسے بشر راضی ہوتا ہے میں (بھی ایسے ہی) راضی ہوتا ہوں، اور جیسے بشر غضبناک ہوتے ہیں میں (بھی) ناراض ہوتا ہوں تو اپنی امت میں سے میں نے جس کے حق میں کوئی ایسی بددعا کی ہو جس کا وہ اہل وحقدار نہ ہو تو آپ اسے اس کے لیے طہارت وپاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادیں جس کے ذریعہ وہ قیامت میں قرب حاصل کرے۔مسند احمد مسلم عن انس

۸۱۵۰.....اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد لیا ہے جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں فرمائیں گے، میں تو بشر ہوں، جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا کوڑا مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں، دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے جو اسے قیامت کے روز آپ کے نزدیک کردے۔بیھقی فی شعب الایمان عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۱۵۱.....اپنی امت میں سے میں نے کسی کو غصہ میں گالی دی ہو یا اس پر معمولی لعنت کی ہو، تو میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد ہوں، میں ایسے ہی غصہ ہوتا ہوں جیسے وہ غصہ ہوتے ہیں اور مجھے تو اللہ تعالیٰ نے رحمت بنا کر بھیجا ہے تو اس (لعنت وگالی) کو اس کے لیے قیامت کے روز دعا کا ذریعہ بنادے۔مسند احمد، ابوداؤد عن سلمان

۸۱۵۲ میں تو بشر ہوں، اور میں نے اپنے رب سے شرط لگا رکھی ہے کہ میں نے جس مؤمن بندے کو گالی دی ہو، یا برا بھلا کہا ہو تو یہ اس کے لیے پاکی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔مسند احمد، مسلم عن جابر

## الاکمال

۸۱۵۳.....بہت سے لوگ (میری خاص عادات میں) میری پیروی کرنا چاہتے ہیں جبکہ (ان معاملات میں) مجھے ان کی پیروی پسند نہیں، اے اللہ! میں نے جس کو مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں (گناہوں کا) کفارہ اور اجر بنادے۔ابن سعد عن ابی السوار العدوی عن خالد

۸۱۵۴۔۔۔۔اے عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میرا اور میرے رب کا آپس میں جو خصوصی تعلق ہے اس میں میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں ایک بندہ ہوں جسے غصہ بھی آتا ہے، تو غصہ میں آکر میں نے اگر کسی مسلمان کے لیے بدعا کی ہو چاہے وہ شخص میری امت میں سے ہو، یا میرے اہل بیت میں سے یا میری ازواج میں سے تو اسے اس کے لیے برکت مغفرت، رحمت اور پاکیزگی کا باعث بنادے۔

الشیرازی فی الالقاب عن عائشة رضی الله عنها

۸۱۵۵۔۔۔۔میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ اپنی امت میں سے میں نے جس کے لیے بددعا کی ہو تو اسے اس کے لیے مغفرت بنادے۔

مسند احمد عن انس

۸۱۵۶۔۔۔۔میں (جب تمہارے پاس ہوتا ہوں تو) تم سے ناراض ہو جاتا ہوں تمہیں ڈانٹتا ہوں، پھر جب اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں تو میں کہتا ہوں: اے اللہ! میں جوان پر غضبناک ہوا یا ان کو گالی دی تو اسے ان کے حق میں برکت مغفرت، رحمت اور دعا بنادے، کیونکہ یہ میرے اہل وعیال ہیں اور میں ان کی خیر خواہی کرنے والا ہوں۔ طبرانی عن سمرة

## آپ کا ڈانٹنا بھی رحمت ہے

۸۱۵۷۔۔۔۔اے پروردگار! میں آپ سے عہد کرتا ہوں جس کی آپ ہرگز خلاف ورزی نہیں فرمائیں گے، کیونکہ میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کو میں نے تکلیف پہنچائی ہو، یا اسے گالی دی ہو یا اسے درہ مارا ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی، قربت اور دعا کا ذریعہ بنادے قیامت کے روز اس کے ذریعہ آپ اسے اپنے قریب کرلیں۔ مسند احمد، بخاری، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۱۵۸۔۔۔۔اے اللہ! میں تو بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو یا برا بھلا کہا یا اسے درہ مارا ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ابی شیبه، عن ابی هریرة

۸۱۵۹۔۔۔۔اے اللہ! میں بشر ہوں، تو جس مؤمن کے لیے میں نے بددعا کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت کا باعث بنادے۔

مسند احمد، عن ابی الطفیل وامرأته سودة

۸۱۶۰۔۔۔۔اے اللہ! میں بشر ہوں، مجھے بھی ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے اور میں بھی ایسے ہی راضی ہوتا ہوں جیسے بشر راضی ہوتے ہیں، تو اپنی امت میں سے میں نے جس کسی پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں پاکیزگی اور رحمت بنادے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الطفیل

۸۱۶۱۔۔۔۔اے اللہ! محمد (ﷺ) بشر (ہیں) بے اسے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے بشر کو آتا ہے، میں آپ سے عہد لے چکا ہوں، جس کی آپ ہرگز مخالفت نہیں کریں گے، تو جس مؤمن کو میں نے اذیت پہنچائی ہو یا گالی دی ہو یا درہ مارا ہو تو اسے اس کے لیے (گناہوں کا) کفارہ اور قربت کا ذریعہ بنادیں جس کی بدولت قیامت کے روز آپ اسے اپنے قریب کریں۔ مسلم عن ابی هریرة

۸۱۶۲۔۔۔۔اے اللہ! میں نے آپ سے ایک عہد کیا ہے جسے آپ قیامت کے دن مجھ سے پورا فرمائیں گے، بے شک آپ وعدہ خلافی نہیں فرماتے، میں نے جس مسلمان کو اذیت پہنچائی ہو یا اسے برا بھلا کہا ہو یا مارا پیٹا ہو یا اسے گالی دی ہو تو یہ اس کے حق میں دعا، پاکیزگی اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت آپ اسے اپنے قریب کرلیں کیونکہ میں تو بشر ہوں۔

مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد وعبدالرحمن بن حمید وابن منیع ابویعلی، سعید بن منصور عن ابی سعید

۸۱۶۳۔۔۔۔اے اللہ! میں تو بشر ہوں تو جس مسلمان کو میں نے برا بھلا کہا یا لعن طعن کیا ہو یا کوڑا مارا ہو تو اس کے حق میں اسے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔ مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، مسلم عن جابر، هو برقم ۸۱۵۸.

۸۱۶۴۔۔۔۔اے اللہ! میں نے دور جاہلیت میں جس پر لعنت کی ہو اور پھر وہ مسلمان ہو گیا تو یہ اس کے حق میں اپنے ہاں قربت کا ذریعہ بنادے۔

طبرانی فی الکبیر عن معاویة

تشریح:......یعنی وہ شخص پہلے مسلمان نہیں تھا کافروں میں شامل تھا تو اس وقت میں نے اس کے خلاف بددعا یا لعنت کی ہو تو یہ بھی اس کے لیے قربت کا ذریعہ بنادے۔کیا شان ہے! اتنا شفیق اور مہربان نبی پھر بھی کوئی دور رہے تو اس کی کم بختی ہے!

۸۱۶۵......اے اللہ! کچھ لوگ (میری خاص باتوں میں) میری اتباع کرتے ہیں جبکہ مجھے ان کی اتباع اچھی نہیں لگتی، اے اللہ! میں نے جسے مارا ہو یا گالی دی ہو تو اسے اس کے حق میں کفارہ اور اجر کا باعث بنادے۔مسند احمد عن خال ابی السوار العدوی

۸۱۶۶......میں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے جس کی خلاف ورزی نہیں ہوگی میں نے عرض کیا: میں بشر ہوں، میں اسی طرح غصہ ہوتا ہوں جس طرح انسان غصہ ہوتے ہیں اور ایسے ہی غمگین ہوتا ہوں جیسے وہ ہوتے ہیں تو میں نے جس مسلمان کو مارا پیٹا ہو یا برا بھلا کہا ہو یا لعنت کی ہو یا کوئی اذیت پہنچائی ہو تو اسے اس کے حق میں مغفرت رحمت اور قربت کا ذریعہ بنادے، جس کی بدولت اسے آپ اپنے نزدیک کریں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن عائشۃ

۸۱۶۷ ...(اے اللہ!) میں بھی آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں سے ہوں، تو جس مسلمان کو میں نے ناحق گالی دی ہو یا اس پر لعنت کی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔ابن ابی شیبہ، مسند احمد عن سلمان

۸۱۶۸ ... عائشہ! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط رکھی ہے؟ میں نے عرض کیا اے میرے رب! میں انسان ہوں مجھے ایسے ہی غصہ آتا ہے جیسے اور لوگ غضبناک ہوتے ہیں تو جس مسلمان کو میں نے بددعا دی ہو تو اسے اس کے حق میں دعا بنادے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عائشۃ

## لعن طعن کرنے کی ممانعت

۸۱۶۹......لعنت جب، لعنت کرنے والے کے منہ سے نکلتی ہے تو دیکھتی ہے اگر تو اسے جس طرف وہ بھیجی گئی راستہ مل جائے تو چلی جاتی ہے ورنہ اسی کی طرف لوٹ آتی ہے جہاں سے نکلی تھی۔بیہقی فی شعب الایمان عن عبداللہ

۸۱۷۰......بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے چنانچہ آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں پھر وہ زمین کی طرف لوٹتی ہے تو زمین کے دروازے بھی اس کے سامنے بند کردیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑنا شروع کردیتی ہے (وہاں بھی) جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر لعنت کی ہوتی ہے اس کی طرف لوٹ آتی ہے، پھر اگر وہ لعنت کا اہل ہو تو ٹھیک ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ آتی ہے۔ابوداؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۸۱۷۱ اس سے اتر پڑو، ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رکھو (لوگو!) اپنے لیے، اپنی اولاد اور اپنے مال کے لیے بددعا نہ کیا کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے سوال کیا جائے اور وہ تمہارے خلاف دعا قبول کرلے۔مسلم عن جابر

تشریح:......حضور ﷺ نے جب سنا کہ کوئی شخص اپنے اونٹ پر لعنت بھیج رہا ہے تو فرمایا اسے اب چھوڑ دو، ہمارے قافلہ میں ملعون چیز نہیں ہونی چاہیے۔

۸۱۷۲ یہ اپنے اونٹ پر لعنت بھیجنے والا کون ہے؟ اس سے اترو اور ہمارے ساتھ کوئی ملعون چیز نہ رہنے دو، (لوگو!) اپنے آپ پر، اپنی اولاد اور اپنے مال پر لعنت نہ بھیجا کرو، اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی ایسی گھڑی میں اتفاق نہ کرو کہ جس میں اس سے کسی عطیہ کا سوال کیا جائے اور وہ تمہاری دعا قبول کرلیں۔مسلم، ابوداؤد عن جابر

## جانوروں پر لعنت کرنے کی ممانعت

۸۱۷۳ اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہیں رہ سکتی جس پر لعنت کی گئی ہو۔مسلم عن ابی برزۃ

۸۱۷۴۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی لعنت اس کے غضب اور (جہنم کی) آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ابو داؤد، ترمذی، حاکم عن سمرة

۸۱۷۵۔۔۔۔مجھے لعنتیں کرنے والا، بنا کر نہیں بھیجا گیا۔طبرانی فی الکبیر عن کرز بن اسامة

۸۱۷۶۔۔۔۔مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا (بلکہ) مجھے (تو) رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔بخاری فی الادب، مسلم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۸۱۷۷۔۔۔۔میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ ہر وقت لعنت نہ کرنا۔مسند احمد، بخاری فی التاریخ، طبرانی فی الکبیر جرموز بن اوس

۸۱۷۸۔۔۔۔مؤمن لعنت کرنے والا نہیں ہوتا۔ترمذی عن ابن عمر

۸۱۷۹۔۔۔۔لعنت کرنے والے قیامت کے روز نہ تو (کسی کی) سفارش کرنے والے ہوں گے اور نہ (کسی کے حق میں) گواہ ہوں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۸۱۸۰۔۔۔۔صدیق (اکبر) کے لیے مناسب نہیں کہ وہ زیادہ لعنت کرے۔مسند احمد مسلم عن ابی ہریرة

## الاکمال

۸۱۸۱۔۔۔۔میں تمہیں لعنت کرنے سے روکتا ہوں۔ابن سعد عن جرموز الجهنی

۸۱۸۲۔۔۔۔مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبداللہ بن عامر وابن مسعود

۸۱۸۳۔۔۔۔مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائی تو یہ اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔

طبرانی فی الکبیر عن ثابت بن الضحاک الانصاری

۸۱۸۴۔۔۔۔مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے، جس نے کسی مؤمن کو کافر کیا تو وہ ان میں سے ایک کا مستحق ہوا۔طبرانی فی الکبیر عنه

تشریح:۔۔۔۔یعنی لعنت یا کفر اس واسطے ہوش سے بولنا چاہیے۔

۸۱۸۵۔۔۔۔مؤمن کو زیادہ لعنت کرنے والا نہیں ہونا چاہیے۔حاکم، بیہقی عن ابن عمر

۸۱۸۶۔۔۔۔فیصلہ کرنے والا (حاکم) لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ لعنت کرنے والے کو شفاعت کی اجازت ہوگی۔

طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۸۱۸۷۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کی لعنت اللہ کے غضب اور آگ کی لعنت نہ کیا کرو۔ابو داؤد الطیالسی، ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن سمرة

۸۱۸۸۔۔۔۔یہ دو باتیں جمع نہیں ہو سکتیں کہ لعنت کرنے والے صدیق ہوں۔حاکم عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۸۱۸۹۔۔۔۔اے ابوبکر! لعنت کرنے والے اور صدیق! رب کی کعبہ کی قسم! ایسا نہیں ہو سکتا۔الحکیم، بیہقی عن عائشه

۸۱۹۰۔۔۔۔جولا ہوں پر لعنت نہ کیا کرو، کیونکہ سب سے پہلے جس نے کپڑا بنا وہ تمہارے والد آدم علیہ السلام ہیں۔الرافعی عن انس

۸۱۹۱۔۔۔۔جس نے اپنے والدین پر لعنت کی وہ ملعون ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرة رضی اللہ عنه

۸۱۹۲۔۔۔۔اگر تم سے ہو سکے کہ کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا ہی کرو، کیونکہ لعنت جب لعنت کرنے والے (کے منہ) سے نکلتی ہے اور ملعون اس کا مستحق ہو تو اسے پہنچ جاتی ہے اور اگر ملعون اس کا اہل نہ (بلکہ) لعنت کرنے والا اہل ہو اس پر آ پڑتی ہے اور اگر وہ بھی اہل نہ ہو تو کسی یہودی، نصرانی یا مجوسی پر آ پڑتی ہے اگر تم سے ہو سکے کہ کبھی بھی کسی چیز پر لعنت نہ کرو تو ایسا کرنا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۸۱۹۳۔۔۔۔بندہ جب کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف بلند ہوتی ہے تو آسمانی دروازے اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں تو وہ زمین کی طرف اتر آتی ہے تو زمینی دروازے بھی اس کے سامنے بند کر دیئے جاتے ہیں، پھر وہ دائیں بائیں مڑتی ہے جب اسے راستہ نہ ملے تو اس کی طرف لوٹتی ہے جس پر لعنت کی گئی اگر وہ (واقعی ملعون) ہو تو اس پر جا پڑتی ہے ورنہ لعنت کرنے والے کی طرف لوٹ جاتی ہے۔

ابو داؤد، طبرانی فی الکبیر بیہقی فی شعب الایمان عن ابی الدرداء رضی اللہ عنه

۸۱۹۴ لعنت جب کسی شخص کی طرف بھیجی جاتی ہے اگر اسے اس کی طرف کوئی راستہ ملے یا وہ اس میں کوئی راستہ پالے تو درست ورنہ وہ کہتی ہے: اے میرے رب! مجھے فلاں شخص کی طرف بھیجا گیا اور میں نے اس کے پاس کوئی راستہ نہیں پایا، اور نہ اس میں کوئی راہ پائی، تو اس سے کہا جاتا ہے: تو جہاں سے آئی ہے وہاں لوٹ جا۔ مسند احمد عن ابن مسعود

۸۱۹۵ ...اس (اونٹنی) کو ہم سے دور کردو کیونکہ تمہاری (لعنت) قبول کرلی گئی۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

تشریح:......فرماتے ہیں: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جارہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے اپنی اونٹنی پرلعنت کی تو آپ نے فرمایا۔

۸۱۹۶..... اس سے اپنا سامان اتارلو اور اسے چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہوچکی ہے۔ ابن حبان عن عمران بن حصین

تشریح:..... ایک عورت نے اپنی اونٹنی پرلعنت کی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا۔

۸۱۹۷ ..... جس اونٹنی پرلعنت کی گئی ہے وہ ہمارے ساتھ نہ رہے۔ مسند احمد، ابن حبان، عن ابی برزۃ

۸۱۹۸ ..... میرے ساتھ کوئی ملعون چیز نہیں رہ سکتی۔ مسند احمد عن عائشہ

# حرف القاف......گمان سے بات کرنا

۸۱۹۹ ..... آدمی کی بری سواری لوگوں کا گمان ہے۔ مسند احمد، ابوداؤد عن حذیفۃ

تشریح:..... یعنی لوگوں کا گمان ہے یہ بات ایسی ہے۔

# حرف الکاف......جھوٹ کی ممانعت

۸۲۰۰..... ہر قسم کا جھوٹ گناہ ہے (بجز اس کے) جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچایا جائے یا اس کے ذریعہ دین کا دفاع کیا جائے۔ الرویانی عن ثوبان

۸۲۰۱ جھوٹ چہرے کو سیاہ کردیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ بیھقی فی شعب الایمان

۸۲۰۲ انسان جب کوئی معمولی جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبوکی وجہ سے ایک میل دور ہوجاتا ہے۔

ترمذی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر

۸۲۰۳ سب سے زیادہ خطاکار جھوٹی زبان ہے۔ ابن لال عن ابن مسعود، ابن عدی فی الکامل عن ابن عباس

۸۲۰۴ رنگریز اور سنار سب سے زیادہ جھوٹے ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ

۸۲۰۵ میں تمہیں جھوٹی بات سے روکتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاویۃ

۸۲۰۶ جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور ہے۔ مسند احمد، ابوالشیخ فی التوبیخ وابن لال فی مکارم الاخلاق عن ابی بکر

۸۲۰۷.....انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی بات کو بیان کردے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۰۸ مرد کے لیے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۰۹..... انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات آگے کو بیان کردے اور انسان کے بخیل ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کہے کہ میں اپنا حق ذرا بھی نہیں چھوڑوں گا اسے وصول کرکے رہوں گا۔ حاکم عن ابی امامۃ

۸۲۱۰ .....یہ بہت بڑی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی سے کوئی ایسی بات کہو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو اور تم اس بات میں جھوٹ بول رہے ہو۔

بخاری فی الادب، ابوداؤد، عن سفیان بن اسید، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن النواس

۸۲۱۱.....مؤمن میں ہر عادت پیدا کی جاتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔ ابویعلی عن سعد

۸۲۱۲.....جھوٹ نفاق کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی امامۃ

۸۲۱۳.....جھوٹ (جیسا کہا ہو) جھوٹ ہی لکھا جاتا ہے، یہاں تک کہ معمولی جھوٹ بھی لکھا جاتا ہے۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن اسماء بنت عمیس

۸۲۱۴.....جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں۔

مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

## مذاق میں جھوٹ بولنا بھی گناہ ہے

۸۲۱۵.....اس شخص کے لیے خرابی ہی خرابی ہے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں بیان کرے۔

مسند احمد، ترمذی، ابوداؤد، حاکم عن معاویۃ بن حیدۃ

## الاکمال

۸۲۱۶.....بندہ معمولی سا جھوٹ بولتا ہے تو (رحمت کا) فرشتہ اس جھوٹ کی بدبو سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔

الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۸۲۱۷.....(جھوٹے شخص یا) جھوٹ کی سنجیدگی اور مذاق اچھی نہیں، اور نہ ایسا ہوتا ہے کہ (جھوٹا) آدمی اپنے بیٹے سے وعدہ کرتا ہے اور پھر اسے پورا نہیں کرتا، اور سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے اور جھوٹ برائی کی طرف لے جاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، سچے شخص کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے سچ کہا اور نیکی کی ہے اور جھوٹے آدمی کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، اور آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق (انتہائی سچ بولنے والا) لکھا جاتا ہے اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں پرلے درجہ کا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔حاکم، بیہقی عن ابن مسعود

۸۲۱۸.....خبردار! جھوٹ چہرہ سیاہ کردیتا ہے اور چغل خوری عذاب قبر (کا باعث) ہے۔ابویعلی، طبرانی فی الکبیر عن ابی برزۃ

۸۲۱۹.....جھوٹ سے بچا کرو، کیونکہ جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی راہ دکھاتی ہے، اور آدمی جھوٹ بولتا (رہتا) ہے اور جھوٹ کے مواقع تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کذاب لکھا جاتا ہے اور تم لوگ سچ کی عادت اپناؤ! کیونکہ سچ نیکی کی راہ دکھاتا ہے۔

اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے آدمی سچ بولتا (رہتا) ہے اور سچ کے مواقع تلاش کرتا (رہتا) ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے۔ابوداؤد عن ابن مسعود

۸۲۲۰.....جھوٹ رزق (کے اسباب) کو کم کردیتا ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۲۱.....جھوٹ اور بھوک کو (کبھی) جمع نہ کرنا۔مسند احمد، ابن ماجہ، طبرانی فی الکبیر، بیہقی عن اسماء بنت یزید

فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس کھانا آیا تو آپ نے ہم سے کہا تو ہم نے عرض کیا ہمیں اشتہا نہیں تو آپ نے فرمایا، معلوم ہوا تعلیم نبوی یہی ہے کہ بھوک لگی ہو تو صاف بتادیں کہ بھوک ہے۔

۸۲۲۲.....جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ابن عدی فی الکامل، بیہقی عن ابی بکر، قال البیہقی اسنادہ ضعیف والصحیح موقوف

۸۲۲۳.....اس کے خائن ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے بھائی سے ایسی بات کرو جس میں وہ تمہیں سچا سمجھ رہا ہو جبکہ تم اس میں جھوٹے ہو۔

طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن سفیان بن اسید الحضرمی

۸۲۲۴.....آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔

ابوداؤد حاکم، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، العسکری فی الامثال عن ابن عمر

۸۲۲۵... کیا عجیب بات ہے کہ تم لوگ جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں پڑتے ہیں؟ ابن لال عن اسماء بنت یزید

۸۲۲۶... جھوٹا شخص ملعون ہے ملعون۔ الدیلمی عن بهز بن حکیم عن ابیه عن جده

۸۲۲۷... عائشہ! احتیاط سے کام لو! کیا تمہیں معلوم نہیں یہ انگلیوں کے پوروں کا جھوٹ ہے۔ (ابونعیم عن عائشہ) فرماتی ہیں نبی علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے سر سے جوئیں تلاش کر رہی تھی اور میں ایسے ہی انگلیاں پھیر رہی تھی تو آپ نے یہ فرمایا۔

## جھوٹ کی تلقین کرنا بھی گناہ ہے

۸۲۲۸... لوگوں کو تلقین نہ کرو ورنہ وہ جھوٹ بولنے لگ جائیں گے، کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کو اس کا علم نہ تھا کہ بھیڑیا انسان کو کھا جاتا ہے (لیکن) جب انہوں نے انہیں تلقین کی کہ مجھے خوف ہے کہ اسے بھیڑیا کھا جائے گا تو انہوں نے کہا یوسف کو بھیڑیا کھا گیا ہے۔
الدیلمی عن ابن عمر

تشریح:... اس ضمن میں وہ فرضی مسائل جن کا کسی نے سوچا بھی نہیں انہیں بطور اعتراض لوگوں سے بیان کرنا شامل ہیں۔

۸۲۲۹... آدمی اس وقت تک پورا ایماندار نہیں بنتا یہاں تک کہ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ چھوڑ دے، اور اگرچہ سچا ہو پھر بھی جھگڑے کو ترک کر دے۔
مسند احمد طبرانی فی الاوسط عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۲۳۰... اے لوگو! جھوٹ سے بچو! کیونکہ جھوٹ ایمان کے برخلاف ہے۔ مسند احمد عن ابی بکر

۸۲۳۱... جھوٹا شخص اپنے تئیں ذلیل ہونے کی وجہ سے ہی جھوٹ بولتا ہے۔ الدیلمی عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۲۳۲... جس نے کسی باطل چیز سے (اپنے آپ کو) سجایا تو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ العسکری فی الامثال عن جابر

## نبی کریم ﷺ کے نام جھوٹ

تنبیہ:... محدثین کے ہاں مسلمہ اصول ہے کہ جس شخص نے ایک بار بھی حدیث نبوی میں جھوٹ بولا تو ساری زندگی اس کی کوئی روایت قبول نہیں کی جائے گی چاہے وہ بعد میں کتنا ہی سچا بن جائے، آپ علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میرے متعلق جھوٹ بولے تو وہ جہنمی ہے معلوم ہوا ایسے شخص کا خاتمہ ایمان پر نہیں ہوگا، لوگ بلا تحقیق کہتے ہیں حضور علیہ السلام نے فرمایا، حدیث میں ہے جبکہ وہ فرمان رسول نہیں ہوتا اس واسطے بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

۸۲۳۳... میرے متعلق جھوٹ کسی عالم آدمی پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں سو جس نے میرے متعلق جھوٹ بولا اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ بیہقی عن المغيرة، ابو يعلى عن سعيد ابن زيد

۸۲۳۴... جس نے میرے ذمہ کوئی ایسی بات کہی جو میں نے نہیں کہی تو اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔
مسند احمد، ابن ماجه عن ابی هريرة رضی الله عنه

۸۲۳۵... میرے متعلق جھوٹ مت بولنا کیونکہ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ مسند احمد، بیہقی، ترمذی عن علی

۸۲۳۶... میرے متعلق جھوٹ نہ بولنا اس لیے کہ مجھ پر جھوٹ جہنم میں لے جائے گا۔ ابن ماجه عن علی

۸۲۳۷... جو مجھ پر جھوٹ باندھتا ہے اس کے لیے جہنم میں ایک گھر بن رہا ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر

۸۲۳۸... جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔
مسند احمد، بیہقی فی شعب الایمان، ترمذی، نسائی، ابن ماجه، عن انس، مسند احمد، بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجه عن

الزبير ،مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه،ترمذى عن على ،مسند احمد، ابن ماجه عن جابر وعن ابى سعيد، ترمذى، ابن ماجه عن ابن مسعود ،ابو داؤد، مسند احمد، حاكم عن خالد بن عرفطة وعن زيد بن ارقم،مسند احمد عن سلمه بن الاكوع وعن عقبة بن عامر وعن معاوية بن ابى سفيان،طبرانى فى الكبير عن السائب بن يزيد وعن سلمان بن خالد الخزاعى وعن صهيب وعن طارق بن اشيم وعن طلحه بن عبيد وعن ابن عباس وعن ابن عمروعن ابن عمرو عتبة بن غزوان وعن العرس بن عميرة وعن عمار بن ياسر وعن عمران بن حصين وعن عمرو بن حارث وعن عمرو بن عتبة وعن عمروبن مرة الجهنى وعن المغيرة بن شعبة وعن يعلى بن مرة وعن ابى عبيدة ابن الجراح وعن ابى موسىٰ الاشعرى،طبرانى فى الاوسط عن البراء وعن معاذ بن جبل وعن نبيط بن شريط وعن ابى ميمون،دارقطنى فى الافراد عن ابى رمثه وعن ابن الزبير وعن ابى رافع وعن ام ايمن،خطيب عن سلمان الفارسى وعن ابى امامة،ابن عساكر عن رافع بن خديج وعن يزيد بن اس وعن عائشة،ابن صاعد فى طرقه عن ابى بكر الصديق وعن عمر بن الخطاب وعن سعد بن ابى وقاص وعن حذيفة بن اسيد وعن حذيفه بن اليمان وعن ابن مسعود،ابن الفرات فى جزئه عن عثمان بن عفان،البزار عن سعيد بن زيد،ابن عدى فى الكامل عن اسامة بن زيد وعن بريد وعن سفينة وعن ابى قتادة،ابونعيم فى المعرفة عن جذع بن عمرو وعن سعد بن المدحاس وعن عبدالله بن زغب،ابن قانع عبدالله بن ابى اوفىٰ، حاكم فى المدخل عن عفان بن حبيب،عقيلى فى الضعفاء عن غزوان وعن ابى كبشة،ابن الجوزى فى مقدمة الموضوعات عن ابى ذر وعن ابى موسىٰ الغافقى

۸۲۳۹..... جس نے میرے بارے جھوٹ بولا وہ جہنمی ہے۔مسند احمد عن عمر

## جھوٹ پر چشم پوشی سے روکنا

۸۲۴۰..... ہرگز جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرنا۔مسند احمد، ابن ماجه عن اسماء بنت يزيد

۸۲۴۱..... تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے کہ میں نے پورا رمضان روزے اور قیام میں گزارا۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائى عن ابى بكرة

تشریح:..... کیونکہ انسان سے لغزش کا صدور لازمی امر ہے اور کمی کی صورت میں جھوٹ بن جائے گا۔

۸۲۴۲..... تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا ۔مسند احمد، ابو داؤد عن عبدالله بن عامر بن ربيعه

## الاکمال

۸۲۴۳..... تم اگر اسے کچھ نہ دیتیں تو تمہارے ذمہ ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا۔(مسند احمد، ابو داؤد، طبرانى فى الكبير، بيهقى، سعيد بن منصور عن عبدالله بن عامر بن ربيعه) فرماتے ہیں:ایک دن میری والدہ نے مجھے بلایا: آؤ تمہیں کوئی چیز دوں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا دینے کا ارادہ ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: میں اسے کھجور دیتی فرماتے ہیں آپ نے پھر یہ ارشاد فرمایا۔

## خرافہ کی بات

۸۲۴۴..... تمہیں معلوم ہے خرافہ کون تھا؟ خرافہ بنی عذرا کا ایک شخص تھا جسے جاہلیت میں جن اٹھا کر لے گئے تھے چنانچہ یہ کافی عرصہ ان میں رہا، پھر جنوں نے اسے انسانوں کی طرف واپس کر دیا، اس کے بعد وہ جنوں کی وہ عجیب باتیں جو اس نے ان میں دیکھی تھیں لوگوں سے بیان کرتا، اس کے بعد سے لوگ کہنے لگے: خرافہ کی بات یہ ہے۔مسند احمد، ترمذى فى الشمائل عن عائشة

۸۲۴۵..... اللہ تعالیٰ خرافہ پر رحم کرے وہ نیک آدمی تھا۔المفضل الضبى فى الامثال عن عائشة

# وہ جھوٹ جس کی رخصت واجازت ہے

۸۲۴۶...لوگوں میں صلح کراؤ چاہے جھوٹ کے ذریعہ ہو۔طبرانی فی الکبیر عن ابی کاھل

۸۲۴۷...میں اسے جھوٹا شمار نہیں کرتا، جو لوگوں میں اصلاح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولتا ہے اور وہ مرد جو اپنی بیوی سے یا بیوی اپنے خاوند سے (جھوٹ) بولے۔ابوداؤد عن ام کلثوم بنت عقبۃ

۸۲۴۸...تین مقامات پر جھوٹ بولنا جائز ہے: مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے لڑائی میں اور وہ جھوٹ جو لوگوں میں صلح کے لیے بولا جائے۔

ترمذی عن اسماء بنت یزید

۸۲۴۹... بنائی بات میں جھوٹ کی گنجائش ہے۔ابن عدی فی الکامل، بیھقی فی شعب الایمان عن عمران بن حصین

تشریح:...اسے توریہ کہتے ہیں مثلاً آپ علیہ السلام جب مدینہ سے نکلتے تو منافق پوچھتے لشکر کس جانب جائے گا، تو آپ مشرق کی طرف نکلنے کے بجائے مغرب کی طرف نکلتے اور یہی بتاتے کہ لشکر مغرب کی طرف جائے گا پھر آپ مغرب سے مشرق کی جانب مڑ جاتے۔

۸۲۵۰...تین باتوں کے علاوہ ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور دو آدمیوں میں صلح کے لیے کوئی شخص جھوٹ بولے۔

طبرانی فی الکبیر وابن السنی فی عمل الیوم واللیلۃ عن النواس

۸۲۵۱...جو دو آدمیوں میں اصلاح کی غرض سے چغلی کھائے وہ جھوٹا نہیں۔ابوداؤد عن ام کلثوم بنت عقبہ

۸۲۵۲...جو شخص لوگوں میں صلح کرائے اور اچھی بات کہے اور اچھی بات کی چغلی کھائے تو وہ جھوٹا نہیں ہے۔

مسند احمد، بیھقی، ابوداؤد، ترمذی عن ام کلثوم بنت عقبۃ، طبرانی فی الکبیر عن شداد بن اوس

## الاکمال

۸۲۵۳...توریہ میں اتنی گنجائش ہے جو عقلمند شخص کو جھوٹ سے بچالیتی ہے۔الدیلمی عن علی

۸۲۵۴...توریہ (پیچیدہ بات) میں جھوٹ (سے بچنے) کی گنجائش ہے۔ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عمران بن حصین

۸۲۵۵...سوائے تین مواقع کے ہر قسم کا جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ایک وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور دوسرا وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو جنگ میں جھوٹ بولے۔ جنگ میں جھوٹ بولنے کی اس لیے ضرورت ہے کہ جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ابن النجار عن النواس بن سمعان

۸۲۵۶...ہر جھوٹ گناہ ہے صرف وہ جس سے کسی مسلمان کو نفع پہنچے یا (اس کے) دین کا دفاع کیا جائے۔

الرویانی عن ثوبان ھکذا فی الفتح الکبیر

۸۲۵۷...ہر قسم کا جھوٹ انسانوں کے ذمہ ہے جو جائز نہیں صرف تین باتوں میں، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، دوسرا وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، تیسرا وہ شخص جو لڑائی کی دھوکا بازی میں جھوٹ بولے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن اسماء بنت یزید

۸۲۵۸...ہر جھوٹ آدمی کے نامۂ اعمال میں لازماً لکھا جاتا ہے، ہاں وہ جھوٹ جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے بولے اور آدمی اپنی بیوی سے (جھوٹ موٹ) کا وعدہ کرے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے لڑائی تو دھوکا ہے۔ابن جریر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۵۹...جس نے دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائی اس نے جھوٹ نہیں بولا۔ابوداؤد عن حمید بن عبدالرحمن عن امامہ

# جھوٹ کی جائز صورتیں

۸۲۶۰...... جھوٹ صرف تین مواقع میں جائز ہے، وہ شخص جو اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے چغلی کھائے، اور جنگ تو دھوکا بازی ہے۔ ابو عوانہ عن ابی ایوب

۸۲۶۱...... تین باتوں میں سے کسی ایک کے علاوہ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں وہ شخص جو اپنی بیوی کی عادات درست کرنے کے لیے جھوٹ بولے، اور وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض بولے، اور وہ شخص جو لڑائی میں جھوٹ بولے، کیونکہ لڑائی تو دھوکہ ہے۔ ابن جریر عن ابی الطفیل

۸۲۶۲...... جھوٹ تین باتوں میں سے ایک میں جائز ہے وہ شخص جو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے، اور جنگ میں اور وہ شخص جو اپنی بیوی سے (جھوٹ) بولے۔ ابن جریر عن ام کلثوم بنت عقبة

۸۲۶۳...... اے ابو کاہل! لوگوں میں صلح کراؤ چاہے ایسے ہو یعنی جھوٹ کے ذریعے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی کاھل

۸۲۶۴...... کیا بات ہے میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم جھوٹ میں ایسے پڑ رہے ہو جیسے پروانے آگ میں گرتے ہیں خبردار! ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے ہاں وہ جھوٹ جو آدمی جنگ میں بولے کیونکہ جنگ تو چالبازی ہے یا دو آدمیوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے یا اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے۔ ابن جریر والخرائطی فی مساوی الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان عن النواس

۸۲۶۵...... لوگو! تمہیں کیا ہوا کہ جھوٹ میں ایسے پڑتے ہو جیسے پروانے آگ میں گھستے ہیں؟ سوائے تین جھوٹوں کے ہر جھوٹ انسان کے ذمہ لکھا جاتا ہے، مرد اپنی بیوی کو راضی کرنے کے لیے جھوٹ بولے، وہ شخص جو جنگ کے دھوکہ میں جھوٹ بولے، وہ شخص جو دو مسلمانوں میں صلح کی غرض سے جھوٹ بولے۔ مسند احمد وابن جریر، طبرانی فی الکبیر، الحلیة بیھقی فی الشعب عن اسماء بنت یزید

# وہ کفریہ باتیں جن سے آدمی کافر بن جاتا ہے

۸۲۶۶...... آدمی جب اپنے بھائی کو کہے او بے کافر! تو یہ اسے قتل کرنے کے مترادف ہے اور مؤمن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۲۶۷...... جو شخص کسی مسلمان کو (بلاوجہ) کافر کہے اگر وہ (واقعی) کافر ہو تو (پھر تو ٹھیک) ورنہ کہنے والا ہی کافر ہوا۔ ابو داؤد عن ابن عمر

۸۲۶۸...... جس نے کہا کہ میں اسلام سے بری ہوں تو اگر وہ جھوٹا ہے تو پھر ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا اور اگر وہ سچا ہے تو (فتنہ سے) صحیح سالم اسلام کی طرف نہیں لوٹے گا۔ ابن ماجہ، حاکم عن بریدة

۸۲۶۹...... آدمی جب اپنے بھائی کو کہتا ہے: او کافر! تو وہ ان میں سے کسی ایک بات کا مستحق ٹھہرا۔ بخاری عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ، مسند احمد، بخاری عن ابن عمر

تشریح: ...... یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ خود کافر ٹھہرا۔

۸۲۷۰...... لا الہ الا اللّٰہ (کہنے) والوں سے اپنی زبانوں کو روکو کسی گناہ کی وجہ سے ان کی تکفیر نہ کرو، جس نے لا الہ الا اللّٰہ (کہنے) والوں کی تکفیر کی تو وہ کفر کے زیادہ قریب ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۲۷۱...... آدمی جب اپنے بھائی کی تکفیر کرتا ہے تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابن عمر

۸۲۷۲...... جو بھی اپنے بھائی سے کہے: او کافر! تو وہ دو میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، یا تو جیسا اس نے کہا ورنہ وہ کفر اس کی طرف لوٹ آئے گا۔ مسلم، ترمذی عن ابن عمر

۸۲۷۳...... جس نے بھی کسی کی تکفیر کی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہوا۔ ابن حبان عن ابی سعید

۸۲۷۴... اللہ تعالیٰ نے اس جزیرۃ (العرب) والوں کو شرک سے پاک کر دیا ہے اگر انہیں (علم) نجوم گمراہ نہ کر دیں۔

ابن خزیمہ. طبرانی فی الکبیر عن العباس

تشریح:... یعنی نجومیوں، عاملوں کے ذریعہ دوبارہ شرک میں مبتلا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۲۷۵ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے آج کی رات کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے کچھ بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ میرا انکار کرتے ہیں، ان میں سے جو یہ کہتا ہے: ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی تو یہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں (کی تاثیر) کا انکار کرنے والا ہے اور جو یہ کہتا ہے: کہ ہم پر اس طرح کی حرکت سے بارش ہوتی ہے تو یہ میرا انکار کرنے والا اور ستاروں (کی تاثیر) پر ایمان رکھنے والا ہے۔ مسند احمد، بیھقی، ابو داؤد، نسائی عن زید بن خالد

تشریح:...... سورج، چاند اور ستارے اللہ تعالیٰ کی توحید و وحدانیت کی نشانیاں ہیں نہ کہ کائنات میں تاثیر کرنے والے، علامات کو موثر سمجھنا عقلمندی نہیں بے وقوفی ہے ریل گاڑی آنے پر سرخ جھنڈی کا حرکت کرنا ریل کے آنے کی علامت ہے اب کوئی شخص کہے کہ میں سرخ جھنڈی ہلاتا ہوں تو ریل گاڑی کیوں نہیں آتی یہ اس کی بے وقوفی ہے۔ ملفوظات تھانوی

۸۲۷۶...... اگر اللہ تعالیٰ دس سال تک اپنے بندوں سے بارش روک لے پھر اسے برسائے، تو پھر بھی لوگوں کی ایک جماعت (اس عرصۂ دراز) کا انکار کر دے گی اور کہنے لگے گی: ہمیں چھوٹے ستارے کی حرکت سے (بارش کا) پانی پلایا گیا۔ مسند احمد، نسائی ابن حبان، عن ابی سعید

۸۲۷۷... اللہ تعالیٰ نے آسمان سے (جب بھی) برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگ اس کے منکر ہو گئے جبکہ اللہ تعالیٰ ہی بارش نازل کرتا ہے اور کہنے لگے: فلاں فلاں ستاروں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۷۸ ..... جو بات تمہارے رب نے فرمائی تم نے اس پر غور کیا؟ فرمایا: میں نے جب بھی اپنے بندوں پر کوئی نعمت کی تو وہ اس کے منکر ہو گئے کہنے لگے: ستاروں (سے ایسا ہوا) ستاروں (کا) کیا (اختیار) ہے۔ مسند احمد، مسلم، نسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ نسائی عن زید بن خالد الجھنی

۸۲۷۹...... آدمی جب اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے: او کافر! تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، اگر وہ جسے کافر کہا گیا وہ واقعی کافر ہے ورنہ وہ (کفر) اس (کہنے والے) کی طرف لوٹ آئے گا۔ ابو داؤد الطیالسی عن ابن عمر

۸۲۸۰ ...... جس آدمی نے دوسرے آدمی کے خلاف کفر کی گواہی دی تو وہ ان میں سے ایک بات کا مستحق ہو گیا، اگر وہ واقعی کافر ہے جیسا کہ اس نے کہا، اور اگر وہ کافر نہیں تو یہ (کہنے والا) اسے کافر کہنے کی وجہ سے کافر ہو گیا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق و الدیلمی و ابن النجار عن ابی سعید

۸۲۸۱ ... دو مسلمانوں میں اللہ تعالیٰ کا پردہ ہوتا ہے، ان میں سے جب کوئی ایک اپنے ساتھی کو بے ہودہ بات کہتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے (قائم کردہ) پردہ کو ہٹاتا ہے، اور جب کہتا ہے: اے کافر! تو ان دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو گیا۔

الحکیم طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود

۸۲۸۲...... جس نے اپنے بھائی کی تکفیر کی تو وہ دو باتوں میں سے ایک کا مستحق ہو گیا۔ الخطیب عن ابن عمر

۸۲۸۳...... اللہ تعالیٰ کسی قوم پر رات کے وقت (بارش کی) نعمت کرتا ہے تو صبح کے وقت وہ اس کے منکر ہو جاتے ہیں، کہتے ہیں، ہم پر فلاں فلاں (ستارے کی) حرکت سے بارش ہوئی۔ ابن جریر، بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۴...... لوگوں میں کچھ شکر گزار ہیں اور کچھ کافر ہیں (شکر گزار) کہتے ہیں یہ (بارش) رحمت ہے اور بعض (کافر) کہتے ہیں (فلاں ستارے کی) حرکت درست ثابت ہوئی۔

(مسند احمد عن ابن عباس) فرماتے ہیں نبی ﷺ کے زمانہ میں بارش تو آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۲۸۵...... اللہ تعالیٰ نے جب بھی آسمان سے برکت (کی بارش) نازل کی تو لوگوں کا ایک گروہ اس کا منکر ہو گیا (جبکہ) بارش اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے وہ کہتے ہیں (ہم پر) ستاروں کی حرکت سے ایسا ہوا۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۲۸۶ ... تمہیں معلوم ہے کہ آج کی رات تمہارے پروردگار نے کیا کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات کی بارش کے بعد صبح کے وقت میرے کچھ

بندے مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور بہت سے منکر ہو جاتے ہیں تو جو ایسا کہے کہ ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی تو یہ میرا انکار کرنے والے ہیں اور ستاروں پر ایمان رکھنے والے ہیں۔مسند احمد، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی عن زید بن خالد الجهنی

۸۲۸۷.....لوگ خشک سالی میں مبتلا ہوتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اپنی عطا میں سے ان پر رزق (پیدا کرنے کا سامان یعنی بارش) نازل کرتے ہیں تو صبح ہوتے ہی وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں کہتے ہیں: ہم پر فلاں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔مسند احمد عن معاویة

۸۲۸۸.....لوگ قحط میں مبتلا ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اپنا رزق بھیجتا ہے تو وہ شرک کرنے لگ جاتے ہیں، اور کہتے ہیں: ہم پر فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ہوئی۔ابن جریر، طبرانی فی الکبیر عن معاویة اللیثی

۸۲۸۹.....امت اس وقت تک اپنے دین کو مضبوط رکھے گی جب تک (علم) نجوم انہیں گمراہ نہ کر دیں۔

الشیرازی فی الالقاب عن العباس بن عبدالمطلب

## کفر پر مجبور کیا جانا.....از اکمال

۸۲۹۰.....نبی ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے وقت فرمایا:

کفار تمہیں گرفتار کرلیں گے اور پانی میں تمہیں ڈبوئیں گے (اور اگر) تم نے فلاں فلاں (کفریہ) بات کہہ دی، تو تجھے چھوڑ دیں گے۔ اگر دوبارہ وہ ایسا کریں تو ایسا کہہ دو۔ابن سعد عن ابن عون، عن محمد

انسان اگر کافروں کے نرغہ میں آجائے اور جان جانے کا اندیشہ ہے تو یہ حالت اضطراری ہے اس وقت زبان سے کلمہ کفریہ کہنا جائز ہے دل میں ایمان پختہ ہوگا تاکہ کفار بھڑک جان پر نہ کھیل جائیں۔

## حرف المیم.....فضول باتیں

۸۲۹۱.....آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرة رضی اللہ عنہ

۸۲۹۲.....تمہیں کیا معلوم؟ ہوسکتا ہے کہ اس نے کوئی فضول بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو بخل سے کم نہیں ہوتی (جیسے علم وغیرہ)۔

ترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

## الاکمال

۸۲۹۳.....قیامت کے روز وہ لوگ سب سے زیادہ گنہگار ہوں گے جو زیادہ لایعنی باتیں کرنے والے ہوں گے۔

ابونصر فی الابانة عن عبداللہ بن ابی اوفی

۸۲۹۴.....آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی یہ ہے کہ وہ بے ہودہ باتیں چھوڑ دے۔ابن عساکر عن ابی ہریرة

۸۲۹۵.....یہ اللہ تعالیٰ (کی رضا) پر قسم کھانے والی کون ہے؟ اے ام کعب! تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے کعب نے کوئی غیر ضروری بات کہہ دی ہو یا وہ چیز روکی ہو جس کے روکنے سے وہ مالدار نہیں بن سکتے تھے۔الخطیب عن کعب بن عجرة

حضرت کعب بیمار ہوئے تو حضور ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے ان کی والدہ کہنے لگیں: اے کعب! تجھے جنت مبارک ہو اس پر آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

تشریح:.....یہ طریقہ تعلم وتربیت ہے۔

۸۲۹۶.....ایک شخص شہید ہوئے تو ایک عوت رو رو کر کہنے لگی: ہائے شہید! آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا معلوم کہ وہ واقعی شہید ہے؟ ہوسکتا

ہے اس نے کوئی غیر ضروری بات کی ہو یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جو نقصان کا باعث نہیں تھی۔

بیھقی فی شعب الایمان والخطیب فی کتاب البخلاء عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

# لڑائی جھگڑے کی ممانعت

۸۲۹۷......اپنے بھائی سے نہ جھگڑو نہ اس سے مزاح کرو اور نہ کوئی ایسا وعدہ کرو جس کو تو پورا نہ کر سکے۔ترمذی عن ابن عباس

۸۲۹۸......ہدایت ملنے کے بعد جو کوئی قوم گمراہ ہوئی تو وہ جھگڑے کی وجہ سے ہوئی۔مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، حاکم عن ابی امامۃ

۸۲۹۹......جو شخص لڑائی جھگڑا چھوڑ دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں، اگر چہ وہ حق پر ہو، اور جو جھوٹ چھوڑ دے اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں اگر چہ وہ بطور مزاح کے ہو، اور جو خوش اخلاقی اپنائے اس کے لیے جنت کی اونچائی میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ابوداؤد والضیاء عن ابی امامۃ

۸۳۰۰......باطل پر ہو کر جس نے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک محل بنائیں گے اور جس نے باوجود حق پہ ہونے کے جھگڑا ترک کر دیا اللہ تعالیٰ جنت کے درمیان میں اس کے لیے محل بنائیں گے اور جس نے اپنے اخلاق اچھے رکھے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے اوپر والے درجہ میں محل بنائیں گے۔ترمذی، ابن ماجہ عن انس

۸۳۰۱......ایک شخص سے کوئی جھگڑ رہا تھا آپ علیہ السلام پاس کھڑے دیکھ رہے تھے پہلے جتنی دیر وہ شخص خاموش رہا آپ کھڑے رہے لیکن جب یہ بھی بول پڑا تو آپ تشریف لے گئے آسمان سے ایک فرشتہ نازل ہوا، جو اس بات کی تکذیب کر رہا تھا جو وہ شخص تمہارے خلاف کہہ رہا تھا۔لیکن جب تم نے بدلہ لیا (اور گفتگو کی) تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، تو جب شیطان درمیان میں آ گیا تو میرا (وہاں) بیٹھنا مناسب نہیں تھا۔

ابوداؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۰۲......تم دونوں کے درمیان ایک فرشتہ تھا جو اس سے تمہارا دفاع کر رہا تھا، اور جب تم نے اس سے کہہ دیا، علیک السلام تو فرشتہ نے کہا: نہیں تو اس کا زیادہ حقدار ہے۔مسند احمد عن النعمان بن مقرن

# الاکمال

۸۳۰۳......سب سے زیادہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کو ناپسندیدہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن الزبیر

۸۳۰۴......تمہارے ساتھ ایک فرشتہ تھا جو تمہارا دفاع کر رہا تھا، (لیکن) جب تم نے اس کی کسی بات کا جواب دیا تو درمیان میں شیطان پڑ گیا، اور شیطان کے ساتھ میں بیٹھ نہیں سکتا، اے ابوبکر! تین باتیں برحق ہیں: جس بندہ پر کوئی سا بھی ظلم ہوا پھر اس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چشم پوشی کی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کرے گا، اور جو شخص صلہ رحمی (رشتہ داری کو قائم رکھنے) کے لیے کوئی عطیہ دے تو اللہ تعالیٰ اس (کے مال) میں اضافہ فرمادیں گے، اور جس شخص نے (مال) بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اسے کم کر دیں گے۔مسند احمد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۰۵......تمہارے ساتھ تمہاری طرف سے دفاع کرنے والا کوئی موجود تھا، (لیکن) جب تم نے جواب دیا تو شیطان آ بیٹھا، اور میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا، اے ابوبکر! جس شخص پر کوئی معمولی ظلم ہوا اور وہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد سے اسے غالب کریں گے۔بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۰۶......اے ابوبکر! ہاں (جواب دو) البتہ (وہ بات) مت کہو جو اس نے کہی ہے یوں کہو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔

ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، حاکم والبغوی والباوردی عن ربیعۃ بن کعب الاسلمی

۸۳۰۷......جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے، اور جو مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور جس کے اخلاق اچھے ہوں میں ان کے

لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۸۳۰۸..... جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں اک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی امامة

۸۳۰۹..... جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کر دے اور اگرچہ مزاح کر رہا ہو جھوٹ چھوڑ دے اور اپنے اخلاق اچھے رکھے تو میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن معاذ

۸۳۱۰..... جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اور اگرچہ مذاق کر رہا تھا جھوٹ چھوڑ دیا اور اپنا کردار درست رکھا میں اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں، درمیان میں اور اوپر والے حصہ میں ایک گھر کا ذمہ دار ہوں۔ طبرانی فی الاوسط عن ابن عمر

۸۳۱۱..... لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ ان دونوں میں خیر بہت کم ہے اگر دو فریقوں میں سے ایک جھوٹا (بھی) ہوا (تو بھی) دونوں فریق گنہگار ہوں گے۔ الدیلمی عن معاذ

## حق پر ہوتے ہوئے جھگڑے چھوڑنے کی فضیلت

۸۳۱۲..... اے امت محمد! (ﷺ) سنبھل کر، تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اسی وجہ سے ہلاک ہوئے، جھگڑے کو ترک کر دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، لڑائی ترک کر دو کیونکہ ایماندار لڑتا نہیں، لڑائی چھوڑ دو کیونکہ جھگڑالو شخص کے خسارے کا سامان پورا ہو چکا لڑائی چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑے کرتے رہو لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کے لیے سفارش نہیں کروں گا۔ لڑائی چھوڑ دو کیونکہ میں اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے لڑائی چھوڑ دے، جنت کے نچلے، درمیانے اور اوپر والے حصہ میں تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، لڑائی جھگڑا ترک کر دو کیونکہ میرے رب نے بت پرستی کے بعد جس چیز سے سب سے پہلے روکا وہ جھگڑا ہے۔

کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر (۷۱) فرقوں میں بٹ گئے، اور نصاریٰ بہتر (۷۲) فرقوں میں سب کے سب گمراہ ہوئے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑا نہ کرے۔

اور جو کسی توحید والے کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے تو اس کی بخشش کر دی جائے گی، اسلام کی ابتداء اجنبیت میں ہوئی اور عنقریب وہ پھر اجنبی ہو جائے گا، تو خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ غرباء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: جو لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں اور توحید والوں میں سے کسی کی کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہیں کرتے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء و ابی امامة و اثلة بن الاسقع وانس

تشریح:..... یعنی دین میں بگاڑ کی اصلاح کرنے والے ایسے اوپرے اور اجنبی لگیں کہ لوگ ان کی بات کو عجوبہ اور اچھنبا سمجھیں گے۔

۸۳۱۳..... میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات کی وصیت کی اور جس بات سے مجھے روکا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنا ہے۔ ابن ابی شیبہ طبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ

۸۳۱۴..... میرے رب نے بت پرستی کے بعد مجھے سب سے پہلے جس بات سے روکا وہ مے نوشی اور لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ، طبرانی فی الکبیر، حلیة الاولیاء عن معاذ بن جبل، بیهقی فی شعب الایمان ابن ابی شیبه عن ام سلمه

۸۳۱۵..... سب سے پہلے مجھے میرے رب نے بت پرستی، شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑنے سے روکا۔ ابن حبان عن عروة بن رويم مرسلا وسنده صحيح

۸۳۱۶..... آدمی جب تک لڑائی جھگڑے کو نہ چھوڑے اگرچہ وہ حق پر ہو اور ہنسی مزاح میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑے جبکہ وہ سمجھتا ہے کہ اگر وہ چاہے اس پر غالب آ سکتا ہے، اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔ ابن حبان فی روضة العقلاء عن عمر

۸۳۱۷..... انسان اس وقت تک صریح ایمان تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح اور جھوٹ کو چھوڑ دے اور جھگڑے کو باوجود حق پر ہونے کے

ترک کردے۔ ابویعلی عن عمر

۸۳۱۸...... بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو مکمل نہیں کرتا جب تک کہ باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک نہ کردے اور جھوٹ کے خوف سے بہت سی باتیں نہ کرے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۸۳۱۹...... اے امت محمد (علی صاحبھا الصلوۃ والسلام) کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے، کیا تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئے؟ جھگڑے کو ترک کردو کیونکہ اس کا نفع بہت کم ہے، وہ دوستوں کے درمیان عداوت بھڑکاتا ہے، جھگڑے کو ترک کردو اس کے فتنہ سے امن میں رہوگے، کیونکہ جھگڑے سے شک پیدا ہوتا ہے، اور عمل باطل ہوجاتا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ مؤمن جھگڑتا نہیں، لڑائی کو چھوڑ دو، کیونکہ جھگڑالو کے نقصان کا سامان مکمل ہوچکا لڑائی چھوڑ دو تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو۔

جھگڑے سے کنارہ کش رہو کیونکہ جھگڑالو کی میں قیامت کے روز سفارش نہیں کروں گا، جھگڑے سے دور رہو کیونکہ جو شخص باوجود حق پر ہونے کے جھگڑے سے دور رہے میں جنت میں اس کے لیے تین گھروں کا ذمہ دار ہوں، ایک نچلے حصہ میں ایک درمیان میں اور ایک بالائی حصہ میں، جھگڑے سے دامن چھڑالو کیونکہ مجھے میرے رب نے بت پرستی اور شراب نوشی کے بعد جس چیز سے روکا وہ جھگڑا ہے، جھگڑے کو خیر باد کہہ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہوچکا کہ اب اس کی (جزیرۃ العرب میں) عبادت کی جائے البتہ وہ لڑانے جھگڑانے پر راضی ہوگیا ہے، اور وہ دین میں جھگڑنا ہے۔

جھگڑا چھوڑ دو! کیونکہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، سب کے سب گمراہ ہوں گے صرف سواد اعظم ہدایت پر ہوگا جس طریقہ پر میں اور میرے صحابہ ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے دین میں نہیں لڑا، اور نہ اہل توحید میں سے کسی کے گناہ کی وجہ سے کسی کی تکفیر کی۔ الدیلمی عن ابی الدرداء وابی امامه وانس وواثلة معاً

## جتنے مزاح کی اجازت ہے

۸۳۲۰...... میں مذاق بھی کرتا ہوں اور مزاح میں حق بات ہی کہتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۳۲۱...... میں اگرچہ تم سے دل لگی کرتا ہوں پھر بھی حق بات ہی کہتا ہوں۔ مسند احمد ترمذی عن ابی ھریرة

۸۳۲۲...... میں تمہاری طرح بشر ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن ابی جعفر الخطمی، مرسلاً

۸۳۲۳...... کیا اونٹ کو اونٹنیاں ہی جنم نہیں دیتی ہیں؟ مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی عن انس

تشریح:...... ایک صاحب آئے اور آپ علیہ السلام سے اونٹ کا مطالبہ کیا آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا بچہ دوں گا وہ شخص رنجیدہ سا ہوگیا آپ نے فرمایا: اونٹ بھی تو اونٹنیوں ہی کے بچے ہوتے ہیں۔

۸۳۲۴...... اے ابوعمیر بلبل کا کیا ہوا؟ مسند احمد، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجه عن انس

تشریح:...... یہ حضرت انس کے چھوٹے ماں شریک بھائی تھے انہوں نے ایک بلبل پال رکھا تھا وہ کہیں مرگیا تو آپ ﷺ جب ان کے گھر تشریف لے گئے تو ابوعمیر کو غمزدہ پایا تو اس پر یہ ارشاد فرمایا۔

۸۳۲۵...... اے دو کانوں والے! مسند احمد، ابوداؤد ترمذی عن انس

تشریح:...... حضرت انس سے بطور مزاح فرمایا۔

۸۳۲۶...... اللہ تعالیٰ مزاح میں سچ بولنے والے کی مزاح میں گرفت نہیں فرماتے۔ ابن عساکر عن عائشة

۸۳۲۷...... زاہر ہمارا دیہاتی اور ہم اس کے شہری ہیں۔ البغوی عن انس

تشریح:...... حضرت زاہر بن حرام الاشجعی ایک دیہاتی صحابی ہیں نبی علیہ السلام کی طرف دیہات سے تحائف بھیجتے اور آپ ﷺ بھی ان

کی جانب ہدیے بھیجتے، ایک دفعہ وہ بازار میں کچھ بیچ رہے تھے، آپ نے ان کو اپنے بازوؤں میں لے لیا اور ان کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے وہ زور زور سے کہنے لگے ارے یہ کون ہے مجھے چھوڑو، جب مڑ کر دیکھا تو نبی کریم ﷺ کو پہچان لیا، آپ علیہ السلام فرمانے لگے: مجھ سے یہ غلام کون خریدے گا؟ چونکہ حضرت زاہر اتنے خوبصورت نہ تھے عرض کرنے لگے: حضرت! آپ کو خسارہ ہوگا، حضرت زاہر اپنے کندھے حضور ﷺ کے سینہ اقدس سے مل رہے تھے، آپ علیہ السلام نے فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں تم کم قیمت نہیں۔

الاصابة فی تمیز الصحابه ج ۱ ص ۵۴۲ طبع مصر

## ہنسی مذاق.....از اکمال

۸۳۲۸..... کسی ہنسی اڑانے والے کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا اس سے داخل ہو جاؤ! وہ بڑی مصیبت اور غم سے وہاں پہنچے گا، تو دروازہ بند کر دیا جائے گا، پھر دوسرا دروازہ کھولا جائے گا، کہا جائے گا داخل ہو جاؤ یہی سلسلہ چلتا رہے گا، یہاں تک کہ اس شخص کے لیے ایک دروازہ کھولا جائے گا، اور کہا جائے گا جاؤ داخل ہو جاؤ تو وہ نہیں جائے گا۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن الحسن، مرسلاً

## جائز مزاح.....از اکمال

۸۳۲۹..... میں تمہاری طرح انسان ہوں تم سے مزاح کرتا ہوں۔ ابن عساکر عن حماد ابن سلمه عن ابی جعفر الخطمی، مرسلاً مر برقم: ۸۳۲۲

## مدح وتعریف.....از اکمال

۸۳۳۰..... خبردار ایک دوسرے کی مدح سرائی سے بچو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه، ابن جریر فی تهذیبه، طبرانی فی الکبیر، بیهقی عن معاویة

۸۳۳۱..... مدح سے بچو کیونکہ وہ ذبح کرنا ہے۔ ابن جریر فی تهذیبه عن معاویه

۸۳۳۲..... تم نے اس شخص (کی تعریف کرکے) اس کی کمر توڑ دی (ابو نعیم عن ابی موسی) آپ علیہ السلام نے ایک شخص کو دوسرے کی مدح کرتے سنا تو یہ فرمایا۔

۸۳۳۳..... آپ نے ایک شخص کو دوسرے کی تعریف اور مدح میں مبالغہ کو سنا تو فرمایا: تم نے اس شخص کی کمر توڑ دی یا اسے ہلاک کر دیا۔

مسند احمد، مسلم عن ابی موسی

۸۳۳۴..... بس! بس وہی بات کہو (جو تم پہلے کہتے تھے) شیطان تمہیں دوڑنے کا مطالبہ نہ کہے، مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (ابن سعد عن یزید بن عبدالله بن الشخیر) فرماتے ہیں بنی عامر کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا اور وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! آپ ہمارے سردار اور ہم پر قابو رکھنے والے ہیں، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۳۵..... مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد و ابن السنی فی عمل الیوم واللیلة

سعید بن منصور عن مطرف بن عبداللہ بن الشخیر عن ابیہ فرماتے ہیں، میں بنی عامر کے وفد میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم لوگوں نے کہا: آپ ہمارے سردار ہیں، آپ نے فرمایا: اور یہ حدیث ذکر کی۔ البغوی فی الجعدات و ابن عساکر عن الحسن البصری

ایک صاحب کی نبی کریم سے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگے: خوش آمدید ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے، آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

## بے جاتعریف کرنے کی مذمت

۸۳۳۶.....تمہارا ناس ہو تم نے اپنے بھائی کی کمر توڑ دی، اللہ تعالیٰ کی قسم اگر وہ سن لیتا تو کبھی فلاح نہ پا سکتا تم میں سے جب کوئی کسی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ فلاں ایسا ہے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کسی پاکیزگی بیان نہیں کرتا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی بکرة

۸۳۳۷.....میرے مرتبہ سے زیادہ مجھے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے میرے رب نے (اپنا) رسول بنانے سے پہلے (اپنا) بندہ بنایا۔

هناد، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن علی بن الحسین عن ابیه

۸۳۳۹.....اسے یہ بات نہ سنانا تم اسے ہلاک کردو گے تم ایک ایسی امت ہو جس سے آسانی کا ارادہ کیا گیا ہے۔

مسند احمد، طبرانی عن محجن بن الاددع

۸۳۳۹.....اسے مت سنانا ورنہ اسے ہلاک کردو گے، اس نے اگر تمہاری بات سن لی تو وہ کامیاب نہ ہوگا۔طبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ

۸۳۴۰.....اسے یہ بات نہ سنانا ورنہ اس کی کمر توڑ دو گے۔طبرانی فی الکبیر عن عمران بن حصین

۸۳۴۱.....اے لوگو! مجھے میری شان سے آگے نہ بڑھاؤ، کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ نے نبی بنانے سے پہلے بندہ بنایا ہے۔حاکم عن الحسین بن علی

۸۳۴۲.....اے لوگو! تم اپنی (عام) بات کہو، شیطان تم پر غالب نہ ہو، میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے، میرے اس مرتبہ سے آگے میرا مرتبہ بیان کرو جو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔

مسند احمد، وعبد بن حمید، ابن حبان، سمویه، بیهقی فی شعب الایمان، سعید بن منصور عن انس

## قابل تعریف مدح

۸۳۴۳.....اپنے رب کی جو تم نے ثنا بیان کی ہے وہ دوبارہ بیان کرو اور میری جو مدح کی اسے رہنے دو۔البغوی عن عبدالرحمن بن هشام

۸۳۴۴.....جو تم نے اپنے رب کی تعریف کی ہے اسے بیان کرو۔مسند احمد عن الاسود بن سریع

۸۳۴۵.....اپنے رب کی مدح شروع کرو۔البغوی، طبرانی فی الکبیر، ابن عدی فی الکامل بیهقی فی شعب الایمان عنه

فرماتے ہیں: یا رسول اللہ! میں نے آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا، پھر یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۴۶.....جن الفاظ میں تم اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ بیان کرو اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو۔

الباوردی وابن قانع طبرانی فی الکبیر، سعید، حاکم عن الاسود بن سریع

فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اشعار میں آپ کی اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے آپ نے فرمایا اور حدیث ذکر کی۔

## حرف النون......چغل خوری کی مذمت

۸۳۴۷.....تمہیں معلوم ہے کہ چغلخوری کیا ہے؟ لوگوں میں فساد ڈالنے کے لیے ایک کی بات دوسرے سے نقل کرنا۔

بخاری فی الادب، بیهقی فی الشعب عن انس رضی الله عنه

۸۳۴۸.....چغلخوری سے بچو جو لوگوں میں بری طرح پھیلا دی جاتی ہے۔ابوالشیخ فی التوبیخ عن ابن مسعود

۸۳۴۹.....کیا تمہیں نہ بتاؤں کہ چغل خوری کیا ہے؟ چغل خوری جو لوگوں میں بری بات پھیلا دی جائے۔مسلم عن ابن مسعود

۸۳۵۰.....چغل خور جنت میں (پہلے گروہ کے ساتھ) داخل نہ ہوگا۔مسند احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی عن حذیفة، وبخاری فی الادب المفرد

۸۳۵۱..... قریب ہے (لوگوں میں چغل خوری جادو) کی طرح (مؤثر) بن جائے۔ابن لال عن انس

۸۳۵۲ چغل خوری، گالی گلوچ اور جہنم میں (جانے کا باعث) ہیں۔ کسی مؤمن کے سینہ میں یہ (بری خصلتیں) جمع نہیں ہوسکتیں۔
طبرانی فی الکبیر عن ابن عمر

۸۳۵۳ تم ایک دوسرے کی چغلی نہ کھایا کرو۔الطیالسی عن عبادة

## الاکمال

۸۳۵۴..... بات نقل کرنے اور چغل خوری سے بچو۔ابن لال عن ابن سعد

۸۳۵۵ گزشتہ رات میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے مجھے دونوں کندھوں سے تھاما اور مجھے لے کر چل دیئے، چلتے چلتے وہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جس کے ہاتھ میں ایک آنکڑہ ہے جسے وہ آدمی کے منہ میں داخل کررہا ہے جس سے اس کی دونوں باچھیں کھل جاتی ہیں، چرتے چرتے وہ آنکڑہ اس کے دونوں جبڑوں تک پہنچ جاتا ہے۔

وہ آنکڑہ پھر لوٹتا ہے اور پھر اس کے منہ کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے، میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو اس شخص نے جواب دیا: یہ ان لوگوں میں سے ہے جو چغلی کرتے ہیں۔ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبة عن ابی العالیة، مرسلاً

۸۳۵۶..... جو شخص باتیں نقل کرتا ہے وہی چغل خور ہے۔الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن حذیفة

۸۳۵۷ چغل خور جنت میں نہیں جائے گا، اور ایک روایت میں ہے چغلخور۔ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، نسائی، طبرانی فی الکبیر عن حذیفه، ابو البرکات ابن السقطی فی معجمه و ابن النجار عن بشیر الانصاری عن حذیفه

## زبان کے مختلف اخلاق

۸۳۵۸..... میں تمہارے لیے یہ ناپسند کرتا تھا کہ تم یہ کہو: کہ جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں لیکن اس طرح کہہ لیا کرو: جو اللہ تعالیٰ چاہے اور پھر محمد (ﷺ) چاہیں۔الحکیم، نسائی و الضیاء عن حذیفه

۸۳۵۹..... یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر جو آپ چاہیں۔طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۶۰..... یوں نہ کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں چاہے بلکہ یوں کہا کرو، جو اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو فلاں جو چاہے۔مسند احمد، ابو داؤد، نسائی عن حذیفه

۸۳۶۱ کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: کہ اپنے رب کو کھانا کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پانی پلاؤ۔ یہ حکم تو مالک کے لیے ہے اور غلام تم میں سے یوں نہ کہے میرا رب، بلکہ کہے میرا مالک میرا آقا (اور) کوئی (آقا) تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ میری بندی بلکہ یوں کہے: میرا نوجوان خادم اور دوشیزہ خادمہ اور میرا غلام۔مسند احمد، بیهقی عن ابی هریرة رضی الله عنه

تشریح:..... معلوم ہوا اگرچہ وہ حقیقت میں رب اور بندے نہیں بن جاتے پھر بھی ان سے منع کیا گیا ہے تو اب کسی کو حاجت روا، مشکل کشا، دستگیر کہنا خود جناب حضور پاک ﷺ کی مخالفت ہوگا۔

۸۳۶۲ تم میں سے کوئی یوں نہ کہے: میرا نفس خبیث ہوا البتہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔
مسند احمد، بیهقی، ابو داؤد، نسائی عن سهل بن حنیف، مسند احمد، بیهقی، نسائی عن عائشة

تشریح:..... تاکہ مؤمن کی طرف خباثت منسوب نہ ہو۔

۸۳۶۳ کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: کہ میرا نفس جوش مارنے لگا بلکہ یوں کہے: میرا نفس مجھ سے جھگڑ پڑا۔ابو داؤد عن عائشه

۸۳۶۴ کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مؤمن کا دل ہے۔مسند احمد، مسلم عن ابی هریرة رضی الله عنه

۸۳۶۵...... انگور کا "کرم" نام نہ رکھو، اور نہ یہ کہو: کہ زمانے کا ناس ہو زمانہ (کو چلانے والا) اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ بیھقی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۶۶...... کرم نہ کہو البتہ انگور اور کشمش کہا کرو۔ مسلم عن وائل

۸۳۶۷...... کوئی تم میں سے "کرم" نہ کہے کیونکہ "کرم" مسلمان مرد کا نام ہے۔ البتہ یوں کہو: انگوروں کے باغات۔ ابو داؤد عن ابی ھریرۃ

۸۳۶۸...... ہرگز "کرم" نہ کہو "کرم" تو مؤمن کا دل ہے۔ بخاری عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۶۹...... تم میں سے ہرگز یہ نہ کہے: میرا بندہ یا میری باندی، تم سارے کے سارے اللہ تعالیٰ کے بندے ہو، اور تمہاری ساری عورتیں اللہ تعالیٰ کی باندیاں ہیں لیکن یوں کہے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان خادم میری دوشیزہ خادمہ۔ مسلم عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۷۰...... ہرگز تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ میری بندی، اور ہرگز غلام یوں نہ کہے: میرا رب میرا پالنہار، بلکہ مالک یوں کہے: میرا جوان خادم میری دوشیزہ اور غلام یوں کہے: میرا آقا اور میری مالکن، کیونکہ تم (سارے) غلام ہو اور اللہ تعالیٰ مالک و پروردگار ہے۔

ابو داؤد عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۷۱...... تم میں سے جو اچھی عربی بول سکتا ہو وہ ہرگز فارسی نہ بولے کیونکہ اس سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ حاکم عن ابن عمر

چونکہ اس دور میں فارسی ہی متعارف زبان تھی، یہاں مراد عربی کے علاوہ ہر ایک زبان ہے۔

۸۳۷۲...... مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن عبداللہ بن الشخیر

۸۳۷۳...... آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو تنہا کہا جائے۔ بیھقی فی شعب الایمان عن ابن عباس

## الاکمال

۸۳۷۴...... انگور کو کرم کا نام نہ دو، کیونکہ کرم تو مؤمن ہے۔ ابن عساکر عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۷۵...... (سابقہ) کتب میں مرد مؤمن کا نام کرم تھا۔ سعید بن منصور الحلیۃ

۸۳۷۶...... مرد (مؤمن) ہی کرم ہے۔ طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ

۸۳۷۷...... کیونکہ تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا ہم پلہ بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ حاکم عن ابن عباس

۸۳۷۸...... طفیل (بن سخبرہ) نے ایک خواب دیکھا تم میں سے کسی کو بتایا بھی ہے، تم ایک جملہ کہتے ہو، حیا کی وجہ سے میں نے تمہیں اس سے نہ روکا، لہٰذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔ مسند احمد، والدارمی، ابویعلی طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن طفیل بن سخبرۃ

۸۳۷۹...... تم نے (مجھے) اللہ تعالیٰ کا مدمقابل بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ تعالیٰ چاہے۔ طبرانی فی الکبیر والشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس

آپ علیہ السلام کے سامنے ایک شخص نے کہا جو اللہ تعالیٰ اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا اور یہ حدیث ذکر کی۔

۸۳۸۰...... اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے تم نے (اللہ تعالیٰ کا) شریک بنادیا، بلکہ جو اکیلا اللہ چاہے۔ مسند احمد، بیھقی عنہ

۸۳۸۱...... میں تم سے یہ بات سنتا تھا اور مجھے اس سے تکلیف پہنچتی تھی، لہٰذا یوں نہ کہو: جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

ابن حبان وسمویہ، سعید بن منصور عن جابر بن سمرۃ

۸۳۸۲...... (یوں) کہو: جو اللہ تعالیٰ چاہے پھر آپ چاہیں اور (قسم کے لیے) کہا کرو رب کعبہ کی قسم۔ حاکم عن قتیلہ بنت صیفی

۸۳۸۳...... جو کہے: جو اللہ تعالیٰ چاہے اسے چاہیے اس کے (بعد) درمیان میں پھر جو آپ چاہیں کا اضافہ کردے۔

مسند احمد، بیھقی عن قتیلہ بنت صیفی الجھنیۃ

۸۳۸۴...... (یوں) نہ کہو جو اللہ تعالیٰ اور محمد (ﷺ) چاہیں۔

سمویہ، بیھقی فی شعب الایمان عن جابر بن سمرۃ، الخطیب فی المتفق والمفترق وابن النجار عن الطفیل بن سنجرۃ

۸۳۸۵..... اگر کہنے سے بچو کیونکہ اگر اگر کہنا شیطان کا عمل کھولتا ہے۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ

۸۳۸۶..... آدمی جب اپنے بھائی سے کہتا ہے: تو تو میرا دشمن ہے تو وہ ان میں سے ایک کے گناہ کا مستحق ٹھہرا اگر وہ ایسا ہی ہے ورنہ وہ کلمہ اس کی طرف ہی لوٹ آئے گا۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر

تشریح:..... زبان سے لفظ اور ہاتھ پیر سے عمل صادر نہ ہو تو گناہ نہیں لیکن جونہی لفظ نکلا اور کوئی عمل صادر ہوا تو لکھا جا چکا۔

۸۳۸۷..... سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک و تعالیٰ جدک ولا الٰہ غیرک

اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے آپ کی حمد کے ساتھ، آپ کا نام بابرکت ہے آپ کی شان بلند ہے آپ کے علاوہ معبود (عبادت و پکار کے لائق) نہیں، یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو انتہائی پسندیدہ ہیں۔

اور یہ بات بے حد بری لگتی ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ سے ڈر اور وہ (آگے سے) کہے: تو اپنی فکر کر۔

بیھقی فی الشعب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۸۳۸۸..... جس نے فارسی بولی اس کے دھوکے میں اضافہ ہوگا اور اس کی مروت کم ہو جائے گی۔

ابن عدی، حاکم وتعقب عن انس واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات

۸۳۸۹..... کوئی تم میں سے یہ نہ کہے: میں (پیٹ کا) پانی گراتا ہوں البتہ یوں کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔

ابوالحسن بن محمد بن علی بن صخر الازدی فی مشیخۃ وابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۰..... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے (پیٹ کا) پانی بہادیا لیکن یہ کہے: میں پیشاب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر عن واثلہ

۸۳۹۱..... تم میں سے کوئی ہرگز یہ نہ کہے: میں تنہا ہوں۔ بیھقی فی الشعب عن ابن عباس

۸۳۹۲..... ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا کیونکہ وہ بھولا نہیں اسے بھلا دیا گیا۔ طبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود

۸۳۹۳..... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میں نے فصل بوئی بلکہ یوں کہے: میں نے ہل چلایا۔ الحلیۃ، بیھقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۴..... تم میں سے کوئی ہرگز نہ کہے: میرا بندہ، لیکن میرا جوان، اور غلام (یوں) نہ کہے: میرا آقا بلکہ میرا سردار کہے۔

الخرائطی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۵..... تم میں سے ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا بندہ کیونکہ تم سب بندے ہو اور ہرگز کوئی یہ نہ کہے: میرا آقا، کیونکہ تمہارا مولا اللہ تعالیٰ ہے بلکہ سردار کہے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۸۳۹۶..... اے حمیرا تمہارا ناس (کہنا) رحمت ہے، اس سے جزع فزع نہ کرو، لیکن خرابی پر جزع فزع کرو۔

ابوالحسن الحربی فی الحربیات عن عائشہ

تشریح:..... حمیرا آپ علیہ السلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کرتے تھے۔

## کان کی آفت ومصیبت

۸۳۹۷..... جس نے کسی ایسی جماعت کی بات کی جانب کان لگایا جو اس کی اس حرکت کو ناپسند کرتے ہیں تو اس کے کانوں میں سیسہ ڈالا جائے گا، اور جس نے اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائی جو اس نے خواب میں نہیں دیکھی تو اسے کہا جائے گا کہ وہ جو (کے دانہ) میں گرہ لگائے۔

طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۸۳۹۸..... جس نے (گانے والی) باندی کی آواز پر کان لگایا تو اس کے کان میں قیامت کے روز سیسہ ڈالا جائے گا۔ ابن عساکر عن انس

# کتاب الاخلاق ...... از قسم افعال

اس کے دو باب ہیں، پہلا باب اچھے اخلاق پر مشتمل ہے۔

## فصل اول ...... مطلقاً اچھے اخلاق کی فضیلت

۸۳۹۹..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ضرار بن صرد سے وہ عاصم بن حمید سے، ابوحمزہ الثمالی عبدالرحمن بن جندب سے، کمیل بن زیاد کے حوالہ سے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! لوگ کس قدر بھلائی سے بے رغبت ہو گئے؟ اس مسلمان پر تعجب ہے جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی کسی ضرورت سے آتا ہے تو وہ اپنے کو بھلائی کا اہل نہیں سمجھتا، وہ اگر ثواب کی امید اور عقاب وسزا کا خوف نہ رکھتا تو اس کے لیے مناسب ہوتا کہ وہ اچھے اخلاق میں آگے بڑھتا، کیونکہ یہ کامیابی کی راہ دکھاتے ہیں

اتنے میں آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اور جو اس سے بھی بہتر ہے، جب بنی طے کے قیدیوں کو لایا گیا تو ایک لڑکی کھڑی ہوئی جس کا سرخ رنگ تھا اس کے ہونٹ سیاہی مائل تھے، اس کی ناک کا بانسہ برابر تھا اور اس کی ناک قدرے اونچی تھی، اس کی گردن لمبی تھی میانہ قد اور کھوپڑی والی تھی اس کے ٹخنے پر گوشت تھے اور اس کی پنڈلیاں موٹی موٹی تھیں۔

میں نے جب اسے دیکھا تو مجھے وہ بھا گئی، میں نے (دل میں) کہا: کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ضرور مطالبہ کروں گا کہ اسے میرے مال غنیمت میں شامل کر دیں، (لیکن) جب اس نے گفتگو کی تو میں اس کا حسن وجمال بھول گیا کیونکہ وہ بڑی فصیح وبلیغ تھی، وہ کہنے لگی: اے محمد! (ﷺ) اگر آپ چاہیں تو مجھے چھوڑ دیں اور عرب کے قبائل کو مجھ پر نہ ہنسائیں کیونکہ میں اپنے قوم کے سردار کی بیٹی ہوں، اور میرا والد اپنی ذمہ داری کی حفاظت کرتا، مہمان کی ضیافت کرتا، کھانا کھلاتا، سلام پھیلاتا، ضرورت مند کو کبھی واپس نہ کرتا تھا میں حاتم طائی کی بیٹی ہوں۔

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے لڑکی! یہ تو پکے ایمان والوں کی صفات ہیں اگر تمہارا باپ مسلمان تھا تو ہم اس کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اس لڑکی کو چھوڑ دو کیونکہ اس کا والد اچھے اخلاق پسند کرتا تھا، اور اللہ تعالیٰ بھی اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے، اتنے میں ابو بردہ بن نیار کھڑے ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! کیا اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق پسند کرتا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت میں اچھے اخلاق کے ذریعہ ہی کوئی جا سکتا ہے۔

بیھقی فی الدلائل حاکم وفیہ ضرار بن صرد متروک، ورواہ ابن النجار من وجہ آخر من طریق سلیمان بن ربیع بن ھاشم، ثنا عبدالمجید بن صالح ابو صالح البرجمی عن زکریا بن عبداللہ بن یزید عن ابیہ عن کمیل بن زیاد

یہ خاتون حضرت سفینہ بنت حاتم ہیں جو حضرت عدی بن حاتم کی بہن ہیں دونوں بہن بھائیوں کو ایمان وصحابیت کا شرف حاصل ہے، تفصیل کے لیے دیکھیں، اخوات الصحابہ صحابہ کی بہنیں مطبوعہ نور محمد کراچی آرام باغ۔

۸۴۰۰..... حضرت علی ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سات قیدی لائے گئے، آپ نے حضرت علی کو انہیں قتل کرنے کا حکم دیا، اتنے حضرت جبرئیل نازل ہوئے، اور کہنے لگے: ان میں سے چھ کی گردنیں اتار دو اور اس ایک کی گردن نہ اتارو، آپ نے فرمایا: جبرئیل ایسا کیوں؟ انہوں نے کہا: کیونکہ وہ خوش اخلاق، کشادہ دست اور کھانا کھلانے والا ہے آپ نے فرمایا: جبرئیل یہ بات تمہاری طرف سے ہے یا تمہارے رب کی طرف سے ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے میرے رب نے اس کا حکم دیا ہے۔ ابن الجوزی

۸۴۰۱..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ نے

فرمایا: صبر اور سخاوت، پھر پوچھا گیا: کس مؤمن کا ایمان سب سے کامل ہے؟
آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۰۲۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں وہ جنت میں میرے سب سے زیادہ قریب بیٹھے گا اور مجھے سب سے زیادہ پسند ہوگا، اور تمہارے وہ لوگ مجھے انتہائی ناپسند ہیں جو باچھیں کھول کر بڑ بڑ کرتے اور لچھے دار گفتگو کرتے اور تکبر کرتے ہیں۔ ابن عساکر

۸۴۰۳۔۔۔۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرمایا: اے ام عبد کے بیٹے! کیا تمہیں معلوم ہے کہ کس مؤمن کا ایمان سب سے افضل ہے؟ آپ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ مؤمن سب سے افضل ایمان والا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں، جن کے کندھے عاجزی کی وجہ سے بلند نہیں، کوئی بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ جو اپنے لیے پسند کرے وہی لوگوں کے لیے پسند کرے، اور یہاں تک کہ اس کا پڑوسی اس کی ایذاء رسانیوں سے محفوظ رہے۔ ابن عساکر وفیہ کوثر بن حکیم متروک

۸۴۰۴۔۔۔۔(ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ انہوں نے پوری رات یہ کہتے گزار دی، اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے حسین بنایا ایسے ہی میرے اخلاق اچھے بنا دیں یہاں تک کہ صبح ہوگئی، کسی نے ان سے کہا: رات بھر سے آپ کی دعا اچھے اخلاق میں تھی اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مسلمان اپنے اخلاق اچھے کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اچھے اخلاق اسے جنت میں داخل کر دیتے ہیں اور اپنے اخلاق بگاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے برے اخلاق جہنم میں داخلے کا سبب بن جاتے ہیں مسلمان بندہ سویا ہوتا ہے اور اس کی بخشش کر دی جاتی ہے کسی نے کہا: یہ کیسے؟ (فرمایا:) مسلمان بندہ کا بھائی رات کو اٹھتا ہے تہجد ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا اور اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے اور اپنے بھائی کے لیے دعا کرتا ہے پھر اس کے حق میں بھی دعا قبول کر لی جاتی ہے۔ ابن عساکر

۸۴۰۵۔۔۔۔حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا اے ابوذر! کیا تمہیں دو ایسی خصلتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر بوجھ اٹھانے میں انتہائی ہلکی اور میزان میں بے حد وزنی ہیں ان کے علاوہ کوئی خصلتیں ایسی نہیں، تم خوش اخلاقی اور زیادہ دیر خاموشی رہنے کی عادت اپنالو! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، لوگ ان جیسی خصلتوں سے ہی خوبصورتی حاصل کر سکتے ہیں۔
ابویعلی، بیھقی فی الشعب

## اچھے اخلاق اور خاموشی کی وصیت

۸۴۰۶۔۔۔۔حضرت انس رضی اللہ عنہ سے وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: میں نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے کسی بات کی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: میں تمہیں اچھے اخلاق و خاموشی کی وصیت کرتا ہوں، آپ نے (یہ بھی) فرمایا: وہ بدنی اعمال میں سب سے ہلکی اور میزان میں سب سے بھاری ہیں۔ ابن النجار

۸۴۰۷۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اچھے اخلاق دس چیزوں میں ہیں، بات کی سچائی، اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں صحیح مشقت، مانگنے والے کو دینا، اچھائی کا بدلہ دینا، ناتے کو جوڑنا، امانت کو ادا کرنا، پڑوسی اور مہمان کو پناہ دینا اور ان سب کی بنیاد حیاء ہے، راوی نے ایک بات چھوڑ دی۔ ابن النجار

۸۴۰۸۔۔۔۔حضرت مالک بن اوس بن الحدثان النصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے تھے، آپ نے فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ کے صحابہ نے پوچھا: کیا چیز واجب ہوگئی؟ آپ نے فرمایا: جس نے غلط بات کے لیے جھوٹ چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے ابتدائی حصہ میں اور جس نے حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دیا اس کے لیے جنت کے درمیان میں اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کر لیے اس کے لیے جنت کے بالائی حصہ میں ایک گھر بنایا جائے گا۔ ابن النجار

۸۴۰۹..... اے ابوذر! جونیکی دیکھو اسے کر گزرو! اگر اس کی قدرت نہ رکھو تو لوگوں سے خوش اخلاقی سے گفتگو کرو، اور جب سالن کا شوربہ پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوسیوں کو ایک پیالہ بھر کر دے دو۔ابن النجار

۸۴۱۰..... عمرو بن دینار سے روایت ہے فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس ٹھہرے جس کے پاس پچاس سے اوپر کچھ مویشی تھے، ساٹھ، ستر یا نوے سے سو تک ان میں اونٹ، گائے اور بکریاں شامل تھیں، اس نے آپ کو نہ ٹھہرایا اور نہ مہمان نوازی کی، چلتے چلتے ایک (دیہاتی عرب) عورت کے ہاں سے گزر ہوا، جس کی چند بکریاں تھیں، اس نے آپ کو اپنے ہاں فروکش ہونے کا کہا؟ اور آپ کی خاطر بکری ذبح کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو جس کے پاس اونٹ، بکریاں اور گائیں تھیں، اس کے پاس سے ہم گزرے تو نہ اس نے ہمیں آنے کو کہا اور نہ ہماری ضیافت کی، اور اس کے مقابلہ میں اس عورت کو دیکھو! اس کے پاس چند بکریاں تھیں اس نے ہمیں خوش آمدید کہا ہماری ضیافت کی، ہمارے لیے بکری ذبح کی، (ایسا اخلاق کا تفاوت کیوں ہے؟) یہ اخلاق (حسنہ) اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں جسے چاہتے ہیں اسے ان میں سے اچھے اخلاق بخش دیتے ہیں، عمرو فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو فرماتے سنا: کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور اس وقت آپ منبر پر تشریف فرما تھے، اچھے اخلاق اللہ تعالیٰ ہی عطا کرتا ہے اور برے اخلاق کی جانب وہی پھیرتا ہے۔بیھقی فی شعب الایمان

# فصل ثانی......حروف تہجی کے لحاظ سے اخلاق کی تفصیل

## اعمال میں میانہ روی

۸۴۱۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ان دلوں کو راحت پہنچایا کرو اور ان کے لیے حکمت کی دلچسپ باتیں طلب کرو، کیونکہ یہ دل ایسے ہی اکتا جاتے ہیں جیسے بدن اکتا جاتے ہیں۔ابن عبدالبر فی العلم والخرائطی فی مکارم الاخلاق وابن السمعانی فی الدلائل

۸۴۱۲..... عباد بن یعقوب الرواجنی نے کہا ہمیں عیسیٰ بن عبداللہ ابن محمد بن علی بن علی نے خبر دی فرماتے ہیں مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی (عطا کردہ) رخصتوں پر عمل کیا جائے، جیسے وہ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ ان کی عزیمتوں پر عمل کیا جائے، مجھے اللہ تعالیٰ نے یکسو سیدھا آسان دین ابراہیم دے کر بھیجا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے دین میں کوئی تنگی نہیں رکھی میرے والد نے مجھ سے فرمایا: بیٹا حرج کیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے اس بارے علم نہیں انہوں نے فرمایا: تنگی۔حاکم

۸۴۱۳..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ایک رسی لٹکی ہوئی دیکھی آپ نے پوچھا: یہ کس لیے ہے؟ تو کسی نے جواب دیا: کہ فلانی عورت نماز پڑھتی رہتی ہے جب تھک جاتی ہے تو اس رسی کے ذریعہ آرام کرتی ہے آپ نے فرمایا: اسے چاہیے جب تک چستی اور نشاط ہو نماز پڑھتی رہے اور جب تھک جائے تو سو جائے۔مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۱۴..... حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو نماز پڑھتے اور قرأت کرتے سنا، حضرت بریدہ سے فرمایا: کیا اسے جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! اہل مدینہ کا سب سے زیادہ نمازی شخص ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے نہ بتانا ورنہ وہ ہلاک ہو جائے گا، کیونکہ تم ایسی امت ہو جس کے ساتھ آسانی کا ارادہ عطا کیا گیا ہے۔ابن جریر وسندہ صحیح

۸۴۱۵..... جعدۃ بن ھبیرۃ بن ابی وھب المخزومی، جعدہ بن ھبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے بنی عبدالمطلب کے ایک غلام کا ذکر کیا گیا جو نماز پڑھتا اور سوتا نہ تھا، اور روزہ رکھتا تھا، افطار نہیں کرتا تھا، آپ نے فرمایا: میں نماز پڑھتا ہوں، سوتا ہوں، روزہ رکھتا ہوں، افطار کرتا ہوں، ہر کام کی (ابتداء میں) تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی میں سستی ہے تو جس کی سستی سنت کی طرف ہوئی تو وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس کی سستی اس کے علاوہ کسی طرف ہو تو وہ سنت کے راستہ سے گمراہ ہوا۔ابو نعیم

۸۴۱۶..... (الحکم بن حزن الکلفی) الحکم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی علیہ السلام کے عہد میں حاضر ہوا میں ساتواں یا نواں شخص تھا، ہمیں اجازت ملی تو ہم لوگ آپ کے پاس آئے، ہم نے کہا: یا رسول اللہ! ہم آپ کے پاس خیر کی دعا کرانے آئے ہیں آپ نے ہمارے لیے دعائے خیر فرمائی اور ہمارے بارے حکم دیا تو ہمیں وہاں ٹھہرایا گیا، اور ہمارے لیے کچھ کھجوروں کا حکم دیا حالانکہ وہاں یہ اشیاء (ان دنوں) کم تھیں، چنانچہ ہم لوگ کچھ ایام ٹھہرے آپ کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک ہوئے۔

آپ نے کمان یا لاٹھی پر ٹیک لگاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جو چند مختصر پاکیزہ اور مبارک کلمات پر مشتمل تھی، پھر فرمایا: لوگو! جن جن باتوں کا تمہیں حکم دیا گیا ہے ان کے لیے تم میں ہرگز نہ اتنی طاقت ہے اور نہ تم کر سکتے ہو، لیکن سیدھے رہو اور خوشخبری پاؤ۔ ابونعیم، ابویعلی، ابن عساکر

۸۴۱۷..... (عبداللہ بن عمرو) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: عبداللہ کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی کہ تم رات کے قیام اور دن کے روزے کی تکلیف اٹھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ایسا ہی کرتا ہوں آپ نے فرمایا تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ (آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ ایسے کرو)۔

ہر مہینہ تین روزے رکھ لیا کرو، کیونکہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے تو گویا تم نے پورا سال روزے رکھے، میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس کی قوت رکھتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں: کہ آپ میرے لیے اضافہ فرمائیں آپ نے فرمایا: اچھا پانچ دن، میں نے عرض کی مجھ میں طاقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ اضافہ فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا سات دن راوی کا بیان ہے: وہ اضافہ کا مطالبہ کرتے رہے اور آپ علیہ السلام دو، دو دن کا اضافہ فرماتے رہے، یہاں تک کہ نصف (ماہ) تک پہنچ گئے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے بھائی داؤد انسانوں میں سب سے زیادہ عبادتگزار تھے، آدھی رات قیام کرتے اور آدھا سال روزہ رکھتے تھے اور تمہارے ذمہ تو تمہارے گھر والوں تمہاری آنکھوں کا تمہارے مہمان کا حق ہے، بعد میں جب عبداللہ رضی اللہ عنہ بوڑھے اور سن رسیدہ ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کاش میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت قبول کر لیتا تو وہ میرے لیے میری اہل ومال سے زیادہ عزیز ہوتی۔ ابویعلی، ابن عساکر بخاری مسلم

۸۴۱۸..... عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یہ مضبوط دین ہے اس میں نرمی سے داخل ہوا اور اپنے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کا بغض پیدا مت کرو کیونکہ قافلہ سے رہ جانے والا نہ منزل تک پہنچ سکتا ہے اور نہ سواری کو باقی رکھ سکتا ہے ایسے شخص کا سا عمل کرو جسے یہ گمان ہے کہ وہ بڑھاپے میں ہی مرے گا اور خوف اس شخص کا سا رکھو جسے گمان ہے کہ وہ کل مر جائے گا۔ ابن عساکر

۸۴۱۹..... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں ایسا شخص ہوں کہ لگاتار روزے رکھ سکتا ہوں کیا میں پورا سال روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

۸۴۲۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں حق میں نشاط اور چستی کے لیے بعض باطل چیزوں سے راحت حاصل کرتا ہوں۔ ابن عساکر

یعنی ایسے امور سے جو مباح ہیں۔

# نجات اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہوگی

۸۴۲۱..... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کوئی اپنے عمل کے ذریعہ نجات نہیں پا سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی یا رسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: میں بھی نہیں، ہاں یہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں ڈھانپ لے، لہٰذا درست رہو، صبح وشام اور رات کی تاریکی میں عمل کرو، میانہ روی اختیار کرو (منزل تک) پہنچ جاؤ گے۔ ابن عساکر، بخاری

۸۴۲۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: سیدھے رہو قریب قریب رہو، خوشخبری سناؤ، تم میں سے کسی

کو اس کا عمل ہرگز نجات نہیں دے سکتا لوگوں نے عرض کیا: آپ کو بھی یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: نہ مجھے، الا یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔ ابن عساکر، بخاری، مسلم

۸۴۲۳......ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات (رشتہ) بھائی چارگی قائم فرمایا، ایک دفعہ حضرت سلمان ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی زیارت کے لیے آئے، دیکھا تو ام الدرداء نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں حضرت سلمان نے کہا: آپ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ وہ کہنے لگیں تمہارے بھائی کو دنیا میں رغبت نہیں، جب ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آئے، تو انہیں مرحبا کہا ان کے سامنے کھانا پیش کیا، حضرت سلیمان نے کہا: تم بھی کھاؤ وہ کہنے لگے میں روزے سے ہوں، تو حضرت سلمان نے کہا کہ میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم کھانا کھاؤ گے اور اس وقت تک میں بھی نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہیں کھاتے، چنانچہ انہوں نے کھانے میں شرکت کر لی، اور رات انہی کے ہاں گزاری، جب رات ہوگئی تو ابوالدرداء اٹھے تو سلمان نے انہیں روک لیا پھر کہا: ابودرداء تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی، تمہارے بدن کا تم پر حق ہے لہٰذا ہر حقدار کو اس کا حق دو، کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کرو، (رات میں) قیام کرو اور آرام بھی کرو، اپنی بیوی کا حق ادا کرو صبح کے قریب ان سے کہا: اب اٹھو، پھر دونوں حضرت اٹھے اور نماز ادا کی، پھر (فرض) نماز کے لیے نکلے، جب نبی کریم ﷺ نماز پڑھا چکے تو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور جو باتیں حضرت سلمان نے کہیں وہ نبی علیہ السلام کو بتائیں تو نبی کریم ﷺ نے ان سے وہی باتیں کیں جو سلمان نے کی تھیں اور دوسری روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابودرداء تمہارے بدن کا تم پر حق ہے اور ان سے حضرت سلمان کی گفتگو جیسی گفتگو کی۔ ابویعلی، بخاری

۸۴۲۴......حضرت طاؤس سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے بہتر عبادت ہلکی پھلکی ہے۔ ابن ابی الدنیا، بیھقی فی الشعب

۸۴۲۵......حضرت ابوقلابہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے روزہ رکھا اور اسی حالت میں مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے نہ روزہ رکھا نہ نماز پڑھی۔ ابن جریر

تشریح:......یعنی اسے نماز روزے کا ثواب نہیں ہوا۔

## اخلاص

۸۴۲۶......حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی گھر کے کونے میں داخل ہوا اور وہاں کوئی عمل پوشیدہ کرے تو قریب ہے لوگ اس کے بارے گفتگو کرنے لگیں، جو شخص جیسا کیسا بھی عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے اس کے عمل کی چادر پہنا دیں گے اگر اچھا ہوا تو اچھا، برا ہوا تو برا (چرچا ہوگا)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد مسد د، بیھقی فی الشعب، وقال: ھذا ھو الصحیح موقوفاً وقد رفعه بعض الضعفاء

اس کی تشریح کتاب کے آغاز میں گزر چکی ہے۔

۸۴۲۷......حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا آپ نے فرمایا: لوگو ان پوشیدہ باتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس نے جب بھی کوئی پوشیدہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہرت کی چادر پہنا دیں گے اگر وہ عمل اچھا ہوا تو شہرت بھی اچھی اور اگر برا ہو تو چرچا بھی برا ہوگا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: وریشاً آپ نے وریشاً نہیں فرمایا: ہم نے تمہارے لیے لباس اتارا اور تقویٰ کا لباس یہ سب سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھی سیرت وکردار۔ ابن جریر وابن ابی حاتم، مر برقم ۴۸۲۹

۸۴۲۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس کا ظاہر اس کے باطن سے بہتر ہوا تو قیامت کے روز اس کا (اعمال کا) ترازو ہلکا ہوگا اور جس کا باطن اس کے ظاہر سے بہتر ہوا تو اس کا ترازو بھاری ہوگا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخلاص

۸۴۲۹......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر چیز کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن جس نے اپنا باطن درست کر لیا اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر بھی درست کر دیں گے اور جس نے اپنے باطن کو خراب کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کا ظاہر خراب کر دیں گے۔

تشریح:...... باطن میں خرابیاں کیسے پیدا ہوتی ہیں دیکھیں ''فطرتی باتیں'' مطبوعہ نور محمد کراچی۔

۸۴۳۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو مؤمن کون ہے؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: مؤمن وہ شخص ہے کہ وہ اس وقت تک موت کا مزہ نہیں چکھتا یہاں تک کہ اس کے کان ایسی چیز سے اللہ تعالیٰ بھردیں جنہیں وہ پسند کرتا ہے۔

جانتے ہو کہ فاجر کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ ہی اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: وہ ہے جو اس وقت تک نہیں مرتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنی ناپسندیدہ چیزوں سے اس کے کان بھردیں، اگر کوئی بندہ ستر کمروں کے گھر میں کسی کمرہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور ہر گھر پر لوہے کا دروازہ ہو پھر اللہ تعالیٰ اس (کے عمل) کو چادر پہنا دیں گے یہاں تک کہ لوگ بیان کریں گے اور کچھ اپنی طرف سے بڑھا کر بیان کریں۔ الدیلمی وفیہ رشد بن ضعیف

۸۴۳۱ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آدمی ایک عمل پوشیدہ کرتا ہے، اور جب لوگوں کو پتہ چل جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارا دوہرا اجر ہے پوشیدگی اور ظاہر کا اجر۔

ابن جریر وصححہ وقال ابن کثیر امن نقلہ الحدیث یصححہ لمانی سندہ من الاضطراب

۸۴۳۲...... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک آدمی آیا تو میں نماز پڑھ رہا تھا، مجھے جب اس حال میں دیکھا تو مجھے خوشی محسوس ہوئی، آپ نے فرمایا: تمہارے لیے دو اجر ہیں ظاہر اور باطن کا اجر۔ ابن جریر

تشریح:...... کیونکہ ان کی نماز کی ابتداء اخلاص پر تھی نہ کہ ریا پر۔

۸۴۳۳...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک شخص نیک عمل اپنے لیے کرتا ہے جبکہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ مؤمن کو جلد ملنے والی خوشخبری ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ، ابن حبان

## استقامت وثابت قدمی

۸۴۳۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جس بندے کو کوئی عادت ڈالی، بندے نے اسے چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوں گے اور اس سے ناراض ہوں گے۔ ابن النجار

## الامانۃ...... امانتداری

۸۴۳۵...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کسی کے نماز روزہ کی طرف نہ دیکھو، البتہ اس کی طرف دیکھو جو بات میں سچ بولے امانت میں ادائیگی کرے، اور جب دنیا اس کی طرف متوجہ ہو تو وہ پرہیزگاری اختیار کرے۔

مالک وابن المبارک، عبدالرزاق، مسدد ورستہ فی الایمان، ابن ماجہ، والعسکری فی المواعظ، بیھقی فی الشعب

۸۴۳۶...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی نماز دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ اس کے روزے، جو چاہے نماز اور روزہ رکھے لیکن جس میں امانتداری نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ ورستہ والخرائطی فی مکارم الاخلاق، بیھقی فی شعب الایمان

۸۴۳۷...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہیں کسی آدمی کی وجاہت اور رعب تعجب میں نہ ڈالے۔
لیکن جس نے امانت ادا کی، اور اپنے آپ کو لوگوں کی عزتوں سے روکا وہی بابرکت آدمی ہے۔ بیھقی فی الشعب

۸۴۳۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے (تو مدینہ کے) بالائی حصہ کا ایک شخص آیا، اس

نے کہا: یا رسول اللہ! مجھے اس دین کی سب سے مضبوط اور آسان چیز کے بارے میں بتایئے! آپ نے فرمایا: سب سے آسان لا الٰہ الا اللہ کی گواہی ہے اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور سب سے تحت چیز اے بالائی حصہ میں رہنے والوں کے بھائی! امانت ہے کیونکہ جس میں امانت نہیں اس کا دین بھی نہیں، اور نہ اس کی نماز اور روزہ ہے۔

اے عوالی کے بھائی! جس نے حرام مال حاصل کیا اور اس کی چادر یعنی قمیص پہنی، تو اس کی نماز قبول نہیں یہاں تک کہ اپنے آپ سے اس چادر کو دور کرے، عوالی مدینہ کے رہنے والوں کے بھائی! اللہ تعالیٰ اس بات سے بہت عزت والے اور جلال والے ہیں کہ وہ کسی آدمی کا کوئی عمل یا نماز قبول کریں جبکہ اس کے بدن پر حرام مال کی قمیص ہے۔ البزار وفیہ ابو الجنوب ضعیف

۸۴۳۹.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی علیہ السلام نے جب بھی ہمارے سامنے خطاب کیا آپ نے یہی فرمایا: جس میں امانتداری نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس میں وعدہ (کی پاسداری اور حفاظت) نہیں اس کا دین نہیں۔ ابن النجار

# آپس کی اصلاح

۸۴۴۰.....حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپس کی اصلاح مسجد کی طرف چل کر جانا ہے اور اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب اور پسندیدہ نہیں۔ ابن عساکر

# ان شاء اللہ کہنا

۸۴۴۱.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قریش سے ضرور تین جنگیں کروں گا پھر تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ خطیب فی المتفق

# نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا

تنبیہ:.....امر بالمعروف کے بارے سرفہرست یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیں اصلاً یہ شعبہ حکومت کا ہے کہ کسی کو سختی سے کسی بات کا حکم دیں اور برائی سے روکیں باقی زبان اور دل میں برا جاننا ہر مسلمان کرسکتا ہے، کیونکہ اگر ہر شخص از خود معاشرے میں برائیوں کی روک تھام کرنے لگ جائے گا تو بجائے اصلاح کے فساد پیدا ہوگا، عوام کے لیے یہ فعل مباح ہے فرض نہیں حضرت حذیفہ نے فرمایا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے البتہ بادشاہ کے خلاف ہتھیار اٹھانا خلاف سنت ہے۔

۸۴۴۲.....حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی نیک کام کا حکم دیتا ہوں اور خود (اگر چہ) وہ کام نہیں کرتا، لیکن پھر بھی مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ ابن عساکر وسیاتی برقم ۸۴۷۱

تشریح:.....یعنی جب کسی کو نیکی کا حکم دیا اور وہ اس پر کاربند ہوگیا تو مجھے اجر ملتا رہے گا، کیونکہ نیکی کا رستہ بتانے والا نیک کام کرنے والے کی طرح ہے۔

۸۴۴۳.....قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب حضرت ابوبکر خلیفہ بنے تو منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد کی اور پھر فرمایا: لوگو! تم یہ آیت: ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص سے تمہیں کچھ نقصان نہیں۔“ پڑھتے ہو اور تم اس آیت کو اس کے مقام پر نہیں رکھتے، میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا: لوگ جب کسی برائی کو دیکھیں اور اسے ختم نہ کریں تو اندیشہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمومی عذاب میں گرفتار کرلے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، والعدنی وابن منیع والحمیدی، ابو داؤد ترمذی وقال حسن صحیح، نسائی،

ابن ماجه، ابویعلی فی مسنده، والکجی، وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن منده فی غرائب شعبه وابوالشیخ وابن مردویه وابوذر العروی فی الجامع وابونعیم فی المعرفة، دارقطنی فی العلل وقال: جمیع رواة ثقات، بیهقی فی الشعب، سعید بن منصور

۸۴۴۴..... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب کوئی قوم گناہ کرتی ہے اور ایسے لوگوں کے سامنے کرتی ہے جو اس پر غالب اور قدرت رکھتے ہیں، اور وہ انہیں نہ روکیں، تو اللہ تعالیٰ ان پر آزمائش (کے لیے عذاب) نازل کردیتے ہیں پھر ان سے نہیں ہٹاتے۔

بیهقی فی الشعب

۸۴۴۵..... ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے خطاب فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو اس آیت: ''اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا'' پر گفتگو نہ کرو، جب کوئی خبیث شخص کسی قوم میں ہو اور وہ اسے منع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان پر (اپنا) عمومی عذاب نازل کردیتا ہے۔'' ابن مردویه

۸۴۴۶..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: میں نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آپ نے یہ آیت ''جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا پڑھی تم ضرور نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردے گا، پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں کریں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی، تمہیں ضرور نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا پڑے گا ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عمومی عذاب نازل کردے۔'' ابوذر الهروی فی الجامع

۸۴۴۷..... محمد بن عبداللہ التیمی حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس قوم نے جہاد چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ ان پر ذلت مسلط کردے گا، اور جس قوم نے اپنے درمیان کسی برائی کو باقی رکھا تو ان پر عمومی عذاب نازل کردے گا، الا یہ کہ وہ لوگ اس آیت کی ''اے ایمان والو! اپنی خبر لو جب تم ہدایت یافتہ ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے علاوہ کوئی تفسیر کرنے لگ جائیں۔'' ابن مردویه

۸۴۴۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر منبر رسول پر اس دن بیٹھے جس دن آپ کو خلیفۂ رسول کا نام دیا گیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی، نبی کریم پر درود بھیجا پھر اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور پھر منبر کی اس جگہ پر رکھا جہاں نبی کریم ﷺ تشریف رکھا کرتے تھے۔

پھر فرمایا: میں نے حبیب سے سنا اور آپ اس جگہ تشریف فرما تھے آپ اس آیت کی ''اے ایمان والو! اپنی جانوں کی خبر لو، جب تم ہدایت پر ہو تو گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا''۔ تلاوت فرمانے کے بعد اس کی تفسیر کررہے تھے، آپ نے اس کی تفسیر ہمارے سامنے یہ بیان فرمائی: جس قوم میں کوئی برائی کی جائے اور ان میں کوئی قباحت کر کے فساد پھیلایا جائے، اور لوگ اس برائی کو نہ روکیں اور نہ ہٹائیں تو اللہ تعالیٰ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ انہیں عذاب میں گرفتار کرلے، پھر ان کی دعا قبول نہ کرے، پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں رکھیں اور فرمایا: اگر میں نے یہ بات (پیارے) حبیب سے نہ سنی ہو تو یہ دونوں کان بہرے ہوجائیں۔ ابن مردویه

۸۴۴۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں کو اس بات سے کون روکتا ہے کہ جب تم بے وقوف کو دیکھو کہ وہ لوگوں کی بے عزتی کررہا ہے اور اس کے فعل کی برائی بیان کرو؟ لوگوں نے کہا: ہمیں اس کی زبان کا خوف ہے آپ نے فرمایا: یہ کم سے کم درجہ ہے کہ تم شہداء ہوجاؤ۔

مصنف ابن ابی شیبه وابوعبید فی الغریب وابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۴۵۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ میری امت کو آخری زمانہ میں ان کے بادشاہوں کی طرف سے سخت آزمائش جھیلنی پڑے گی، اس دور میں وہی شخص نجات پائے گا جو اپنی زبان، ہاتھ اور دل سے اللہ تعالیٰ کے دین کی پہچان کرائے، یہی وہ چیز ہے جس کی طرف سبقت کرنے والوں کو سبقت کرنی چاہیے۔ الدیلمی

۸۴۵۱..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: اس سے پہلے کہ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کیے جائیں اور تمہارے نیک لوگ دعا مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے، نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ مصنف ابن ابی شیبه

۸۴۵۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: سب سے پہلی چیز جس پر تم غالب کردیئے جاؤ گے وہ ہاتھوں اور پھر دل کے ذریعہ جہاد ہے تو جس دل نے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو اوپرا نہ جانا، تو اس کا اعلیٰ حصہ ادنیٰ کی طرف ایسے اوندھا ہو جائے گا جیسے کوئی اوندھا کیا جائے اور جو کچھ اس میں ہے بکھیر دیا جائے۔ مصنف ابن ابی شیبه وابونعیم ونصر فی الحجة

۸۴۵۳..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یا تو تم لازماً نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردیئے جائیں اور پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں اور ان کی دعا قبول نہ کی جائے۔ الحارث

۸۴۵۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے خطبہ میں فرماتے ہیں: تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے تو وہ گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے ہلاک ہوئے، ان کے علماء اور پیروں نے انہیں گناہوں سے نہ روکا، جوں جوں وہ گناہوں میں بڑھتے گئے اور ان کے علماء اور درویشوں نے انہیں نہیں روکا تو انہیں کئی قسم کے عذابوں نے آگھیرا۔

لہٰذا تم لوگ نیکی کا حکم دو، برائی سے روکو قبل اس کے کہ تم پر بھی ایسے ہی عذاب نازل ہوں جیسے ان پر نازل ہوئے، اور یہ بات بھی جان لو کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، نہ رزق کو ختم کرتا ہے اور نہ موت کو قریب کرتا ہے۔ ابن ابی حاتم

## جہاد کی تین قسمیں ہیں

۸۴۵۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جہاد تین قسم کے ہیں، ہاتھ، زبان اور دل کا جہاد، سب سے پہلے جو جہاد مغلوب ہوگا وہ ہاتھ کا جہاد ہے، پھر زبان اور دل کا جہاد ہے، اور جب دل (کی کیفیت ایسی ہو جائے) وہ نیکی کو نہ پہچانے اور برائی کو عجیب نہ سمجھے تو اوندھا کردیا جاتا ہے اور اس کے اوپر والا حصہ پیچھے کردیا جاتا ہے۔ مسدد، بیهقی فی الشعب، بیهقی فی السنن وصحح

۸۴۵۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم کرو گے اور برائی سے روکو گے، اور تم لازماً اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں غضبناک ہو گے، کیا تم میں ایسے لوگ نہیں جو تمہیں اذیت پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبه

۸۴۵۷..... ابزیٰ خزاعی عبدالرحمٰن کے والد سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا: اور مسلمانوں کی جماعتوں کی اچھی تعریف کی، پھر فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں میں دین کی سمجھ پیدا نہیں کرتے، نہ انہیں تعلیم دیتے ہیں اور نہ وعظ ونصیحت کرتے ہیں، نہ نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ برائی سے روکتے ہیں۔

اور ان لوگوں کو کیا ہوا جو اپنے پڑوسیوں سے نہ سیکھتے ہیں اور نہ دین کی سمجھ حاصل کرتے ہیں، اور نہ جان بوجھ پیدا کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! لوگ اپنے پڑوسیوں کو تعلیم دیں گے، انہیں سمجھ بوجھ اور دین کی فقاہت دیں گے، اور انہیں نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے، اور ضرور کچھ لوگ اپنے پڑوسیوں سے علم حاصل کریں گے، دین کی سمجھ بوجھ اور ہوشیاری پیدا کریں گے ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں دنیا میں انہیں عذاب دینے میں جلدی کروں گا۔

پھر آپ منبر سے اترے اور اپنے گھر تشریف لے گئے، تو کچھ لوگوں نے کہا: تمہارے گمان میں آپ کی مراد کون لوگ تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ کی مراد اشعریین کے لوگ کیونکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں، جبکہ ان کے پڑوسی سخت مزاج پانی اور دیہات والے ہیں، یہ بات اشعریین تک پہنچی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ نے ایک قوم کا ذکر بھلائی سے کیا جبکہ ہمارا ذکر برائی سے کیا، ہماری خطا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک قوم اپنے پڑوسیوں کو ضرور علم دے گی دین کی سمجھ اور دانائی کی باتیں سکھاتے رہیں گے انہیں نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہیں گے اور کچھ لوگ ضرور اپنے پڑوسیوں سے علم، آگاہی اور دین کی سمجھ حاصل کرتے رہیں گے یا میں انہیں دنیا میں (سزا) عذاب دوں گا، تو وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! کیا ہمارے علاوہ کا شگون ہے؟ تو آپ نے اپنی بات دہرائی

اور انہوں نے بھی وہی کہا: کیا ہمارے علاوہ کسی کا شگون مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ بھی ایسا ہے۔

انہوں نے عرض کیا: ہمیں ایک سال کی مہلت دیں تو آپ نے انہیں ایک سال کی مہلت دی تا کہ وہ انہیں دین کا علم سکھائیں اور ان میں سمجھ بوجھ پیدا کریں، پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت پڑھی ''بنی اسرائیل کے ان کے لوگوں پر جو کافر ہوئے داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے اور حد سے گزر جاتے تھے، اور جو گناہ وہ کرتے اس سے ایک دوسرے کو روکتے نہ تھے کیا برا کام تھا جو وہ کرتے تھے''۔ابن راھویہ، بخاری فی الوحدان وابن السکن، وابن مندہ والباوردی، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وابن مردویہ، ابن عساکر، قال ابن السکن مالہ غیرہ واسناد صحیح

۸۴۵۸..... حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہو جائیں جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئیں، میں نے عرض کیا وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے نیک لوگوں میں مداہنت اور تمہارے برے لوگوں میں فحاشی ظاہر ہو جائے اور بادشاہت تمہارے بچوں میں اور دین کی سمجھ تمہارے گھٹیا لوگوں میں منتقل ہو جائے۔ابن عساکر وابن النجار

۸۴۵۹..... واقد بن سلامہ، یزید الرقاشی، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے لوگوں کے بارے نہ بتاؤں جو نہ انبیاء ہوں گے اور نہ شہداء پھر بھی ان کے مرتبوں کی وجہ سے انبیاء اور شہداء ان پر رشک کریں گے، وہ نور کے منبروں پر (ہونے کی وجہ سے) پہچانے جائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب بناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں، زمین پر خیر خواہی سے چلتے ہیں، میں نے کہا یہ تو ٹھیک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کرتے ہیں (لیکن) بندوں کو اللہ تعالیٰ کا محبوب کیسے بناتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں ایسی باتوں کا حکم دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں، اور ایسی باتوں سے روکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں تو جب یہ ان کی بات مانیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

بیھقی فی الشعب والنقاش فی معجمه وابن النجار وواقد ویزید ضعیفان

۸۴۶۰..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا اچھی بات ہے اور اپنے بادشاہ کے خلاف تم ہتھیار اٹھالو تو یہ سنت نہیں۔مصنف ابن ابی شیبه ونعیم

۸۴۶۱..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں کوئی شخص کوئی بات کہتا تو منافق ہو جاتا، اور میں ایک ہی مجلس میں وہ بات چار مرتبہ سنتا ہوں، تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو گے اور نیکی کے کام پر لپک پڑو گے ورنہ اللہ تعالیٰ تم سب کو عذاب میں سمیٹ لے گا یا تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کر دے گا (اس وقت) تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے تو ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔

مصنف ابن ابی شیبه

۸۴۶۲..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم پر ضرور ایک وقت آنے والا ہے جس میں تمہارے نیک لوگ نیکی کا حکم دیں گے اور نہ برائی سے منع کریں گے۔مصنف ابن ابی شیبه

## برائی مٹانے کا جذبہ ایمان کی علامت ہے

۸۴۶۳..... حضرت (عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں مؤمن کا دل ایسے پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے کسی نے پوچھا: یہ کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: یہ اس وجہ سے کہ وہ کسی برائی کو دیکھے گا (مگر) اسے ہٹا نہ سکے گا۔ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۸۴۶۴..... حضرت (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ضرور بضرور نیکی کا حکم دو گے اور برائی سے منع کرو

گے یا اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگ مسلط کردے گا جو تمہیں سخت اذیتیں پہنچائیں گے پھر تمہارے نیک لوگ دعائیں مانگیں گے (مگر) ان کی دعا قبول نہ ہوگی، تم لازماً نیکی کا حکم دوگے اور برائی سے منع کروگے ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر ایسا شخص مقرر کردے گا جو تمہارے بچوں پر رحم نہیں کرے گا اور تمہارے بڑوں کی عزت نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۶۵..... حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے ان سے کسی نے پوچھا: جس شخص نے نیکی کا حکم نہیں دیا اور نہ برائی سے روکا کیا وہ ہلاک ہوا؟ آپ نے فرمایا نہیں، بلکہ ہلاک وہ ہوا جس نے اپنے دل سے نیکی کو نہ پہچانا اور برائی کو برا نہ جانا۔

مصنف ابن ابی شیبہ و نعیم فی الفتن

۸۴۶۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: عنقریب ایسے واقعات رونما ہوں گے کہ جس نے ان میں عدم موجودگی کے باوجود انہیں پسند کیا تو وہ ان میں حاضر ہونے والوں کی طرح ہے اور جس نے باوجود وہاں ہونے کے انہیں ناپسند کیا تو وہ ان لوگوں کی طرح ہے جو وہاں موجود نہ تھے۔ نعیم و ابن النجار

تشریح:..... مؤمن کی شان یہ ہے کہ کوئی برائی جہاں کہیں بھی ہو وہ اسے ناپسند کرتا ہے۔

۸۴۶۷..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں: کوئی شخص کسی گناہ کے کیے جانے کے وقت وہاں موجود ہوتا ہے اور اسے ناپسند سمجھتا ہے تو وہ وہاں نہ ہونے والے کی طرح ہے اور جو وہاں موجود نہ تھا مگر اسے وہ گناہ کا کام پسند تھا تو وہ وہاں موجود شخص کی طرح ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ و نعیم

# برائی کو دل سے ناپسند کرنا

۸۴۶۸..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم کسی گناہ کو دیکھو اور تمہیں اسے تبدیل کرنے کی طاقت نہ ہو تو تمہارے لیے اتنا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دل سے اسے ناپسند کرتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ و نعیم

۸۴۶۹..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: منافقوں سے اپنے ہاتھوں کے ذریعہ جہاد کرو، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ان کے سامنے ترش روئی کر سکو تو ترش روئی اختیار کرو۔ ابن عساکر

۸۴۷۰..... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہاری عورتیں سرکش اور تمہارے نوجوان فاسق ہو جائیں گے اور تم جہاد چھوڑ بیٹھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ (واقعی) ہونے والا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہاں ہونے والا ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ سخت، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ سخت کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی، جب تم نیکی کا حکم نہیں دو گے اور برائی سے نہیں روکو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے آپ نے فرمایا: ہاں، جس ذات کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے؟ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے زیادہ سخت کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری اس وقت کیا حالت ہوگی جب تم اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھو گے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ ہونے والا ہے آپ نے فرمایا: ہاں، اس سے بھی سخت چیز پیش آنے والی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنی ذات کی قسم! میں ان کے لیے ضرور فتنہ پیدا کروں گا، جس میں بردبار شخص بھی حیران ہو جائے گا۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر

۸۴۷۱..... حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اسے نہیں کرتا لیکن مجھے اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید ہے۔ ابن عساکر مر برقم، ۸۴۴۲

# لوگوں کا مزاج بدل جائے گا

۸۴۷۲..... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ آنے والا ہے کہ ان کا اچھا شخص وہ ہوگا جو نیکی کا حکم نہیں دے گا اور برائی سے منع نہیں کرے گا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۸۴۷۳..... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! کسی (حکومتی) امیر کے پاس نہ جانا، اگر چہ تو اس پر غالب آ جائے، میری سنت سے تجاوز نہ کرنا اور ہرگز بے وقوف اور اس کے کوڑے سے نہ ڈرنا، کہ تم اسے اللہ تعالیٰ کی طاعت اور تقویٰ کا حکم دو گے۔ اے ابو ہریرہ! اگر تم کسی امیر و حکمران کے وزیر یا مشیر بن جاؤ یا اس کے پاس جاؤ تو ہرگز میری سنت اور سیرت کی مخالفت نہ کرنا، کیونکہ جس نے میری سنت اور سیرت کی مخالفت کی وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ آگ ہر طرف سے گھیرتی رہے گی اور پھر اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ الدیلمی

۸۴۷۴..... سماک، درۃ کی بیوی سے وہ درہ سے روایت کرتی ہیں: فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور آپ مسجد میں تھے، میں نے عرض کیا: سب سے متقی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زیادہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے اور رشتہ داری کو زیادہ جوڑے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۴۷۵..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کب ہم نیکی کا حکم نہ دیں اور برائی سے نہ روکیں؟ آپ نے فرمایا: جب تمہارے اچھے لوگوں میں بخل اور تمہارے گھٹیا لوگوں میں علم، تمہارے قرآن کا علم رکھنے والوں میں مداہنت اور تمہارے چھوٹوں میں بادشاہت آ جائے اس وقت۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر

۸۴۷۶..... (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگ اس وقت تک بھلائی میں رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے اور جب برابر ہو جائیں گے تو یہ ان کی ہلاکت کا وقت ہے۔ بیهقی فی الشعب

۸۴۷۷..... زہری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر بن خطاب سے کہا: کیا میں اس شخص کے درجہ میں نہیں ہو سکتا جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتا، یا تو تم لوگوں کے کچھ قریب ہو گے یا ان کے حالات سے جدا، لہٰذا اپنے نفس پر جھک جاؤ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ ابن سعد

۸۴۷۸..... ابن سیرین حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرمایا: تمہاری آج کی نیکی گزشتہ زمانہ کی برائی ہے، اور تمہاری آج کی برائی آئندہ زمانہ کی نیکی ہوگی، تم ہمیشہ بھلائی میں رہو گے جب تک منکر باتوں کو معروف نہیں جانو گے اور معروف باتوں کو منکر نہیں جانو گے اور جب تمہارا عالم تم میں توہین آمیز گفتگو نہ کرے۔ ابن عساکر

# امر بالمعروف کے آداب

۸۴۷۹..... طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک رات کچھ لوگوں کی نگہبانی کے لیے نکلے جب رات کا ایک پہر گزر گیا، تو آپ ایک گھر کے پاس سے گزرے اس میں کچھ لوگ پی رہے تھے، آپ نے انہیں پکار کر کہا: کیا یہ فسق نہیں کیا یہ فسق نہیں؟ (ان میں سے) کسی نے کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع کیا ہے، چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر واپس آ گئے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۰..... ابوقلابہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عمر سے کہہ دیا: کہ ابو محجن ثقفی نے اپنے گھر میں شراب پی ہے جہاں وہ اور ان کے احباب بیٹھے ہیں، حضرت عمر چل کر وہاں پہنچے تو ان کے پاس صرف ایک آدمی بیٹھا تھا، ابو محجن نے کہا: امیر المومنین آپ کے لیے یہ کام جائز نہیں اللہ تعالیٰ نے تجسس سے منع فرمایا ہے تو حضرت عمر نے فرمایا: اس فعل کو کیا کہا جائے؟ تو زید بن ثابت اور عبدالرحمن بن ارقم نے ان سے کہا: امیر

المومنین! ابومحجن نے سچ کہا، یہ واقعی تجسس ہے چنانچہ حضرت عمر انہیں چھوڑ کر وہاں سے چل دیئے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۱..... زہری سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قیس بن مکشوح مرادی سے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم شراب پیتے ہو؟ انہوں نے کہا: امیر المومنین! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے خیال میں آپ نے بری بات کی اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی بادشاہ کے پیچھے چلا تو میرے دل میں اسے قتل کرنے کا خیال پیدا ہوا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تمہارے دل میں میرے قتل کا خیال پیدا ہوا؟ تو وہ بولے: میں اگر اس کا قصد کرتا تو کر لیتا، حضرت عمر نے فرمایا: اگر تم ہاں کہتے تو میں تمہارے گردن اڑا دیتا یہاں سے نکل جاؤ اللہ کی قسم! میں تمہارے ساتھ یہ رات نہیں گزار سکتا، عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: امیر المومنین! اگر وہ وہاں کہہ دیتا تو کیا آپ اس کی گردن اڑا دیتے؟ حضرت عمر فرمایا: نہیں لیکن میں نے اس بات سے اسے ڈرایا ہے۔ ابن جریر

۸۴۸۲..... (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) زید بن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا گیا: ولید بن عقبہ کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ اس کی داڑھی سے شراب کے قطرے ٹپک رہے ہیں، آپ نے فرمایا: ہمیں تجسس سے منع کیا گیا ہے ہمارے سامنے اگر کوئی بات ظاہر ہوئی تو ہم اس پر حد لگائیں گے۔ عبدالرزاق

۸۴۸۳..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب لوگوں کو کسی چیز سے منع کرنا چاہتے تو پہلے اپنے گھر والوں کے پاس جاتے (فرماتے) اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ کوئی شخص اس چیز کا مرتکب ہوا جس سے میں نے روکا ہے تو میں اسے دہری سزا دوں گا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۸۴۸۴..... ابن شہاب سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہشام بن حکیم بن حزام کچھ مردوں کے ساتھ مل کر نیکی کا حکم کرتے، حضرت عمر بن خطاب فرمایا کرتے تھے جب تک میں اور ہشام زندہ ہیں تو یہ نہیں ہو سکتا۔ مالک و ابن سعد

۸۴۸۵..... سدی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ باہر نکلے، اچانک انہیں ایک آگ دکھائی دی، آپ کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے آپ آگ کی طرف چل پڑے یہاں تک (جس) گھر میں (آگ جل رہی تھی) داخل ہو گئے وہاں ایک چراغ جل رہا تھا، آپ گھر کے مکان میں داخل ہوئے اور یہ رات کے وقت کا واقعہ ہے کیا دیکھتے ہیں ایک بوڑھا شخص بیٹھا ہے اور اس کے سامنے شراب پڑی ہے اور ایک لونڈی گا نا گا رہی ہے انجانے میں حضرت عمر نے اس پر حملہ کر دیا، حضرت عمر نے فرمایا: میں نے آج کی رات سے بھیا نک منظر نہیں دیکھا، ایک بوڑھا جو اپنی موت کا منتظر ہے، اس شخص نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: عمر، بالکل ٹھیک ہے امیر المومنین جو آپ نے کیا ہے وہ اس سے زیادہ برا ہے آپ نے تجسس کیا اور تجسس سے روکا گیا ہے اور آپ بغیر اجازت اندر آ گئے، حضرت عمر نے فرمایا: تم نے سچ کہا: پھر آپ اپنا کپڑا دانتوں میں دبائے روتے باہر نکل گئے، اور فرمایا: عمر کی ماں اسے روئے اگر اس کا رب اسے نہ بخشے ہم نے اسے دیکھا وہ اپنی بیوی کے ساتھ تنہائی میں بیٹھا تھا اب وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے عمر نے دیکھا اور وہ اس معاملہ میں شہرت کر رہے ہیں، اس بوڑھے نے اسی گھڑی حضرت عمر کی مجلس چھوڑ دی۔

ایک دفعہ اس واقعہ کے بعد حضرت عمر بیٹھے تھے کہ اچانک اسی خفیہ بات والے شخص جیسا ایک بوڑھا آیا اور مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا، حضرت عمر نے جب اسے دیکھا تو فرمایا: اس بوڑھے کو مجھ تک پہنچا دو، چنانچہ وہ آ گیا کسی نے اس سے کہا: حاضر ہو وہ شخص اٹھا (وہ دل میں) سمجھ رہا تھا کہ میری کسی بری حرکت کی عمر سرزنش کریں گے جو انہوں نے دیکھی ہے حضرت عمر نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، آپ اسے قریب کرتے رہے یہاں تک کہ اپنے پہلو میں بٹھا لیا، پھر فرمایا: اپنا کان میرے نزدیک کرو، پھر آپ نے اس کے کان میں کہا، اس ذات کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر مبعوث فرمایا، اس رات میرے ساتھ عبداللہ بن مسعود تھے میں نے اور اس نے کسی کو نہیں بتایا۔

اس نے کہا امیر المومنین! اپنا کان میرے نزدیک کریں، اس نے گوشہ میں کہا، اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق دے کر بھیجا، میں نے بھی کسی کو نہیں بتایا اور آپ کی مجلس میں بیٹھنے تک دوبارہ یہ کام نہیں کیا تو حضرت عمر نے تکبیر کہہ کر آواز بلند کی، لوگوں کو معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کس وجہ سے تکبیر کہہ رہے ہیں۔ ابوالشیخ فی کتاب القطع والسرقہ

# زہد وتقشّف

۸۴۸۶۔۔۔ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ازار پہنا کرو، چادر اوڑھا کرو، جوتا پہنا کرو، موزے اور شلواریں اتار دو، قافلوں سے ملو، گھوڑوں پر کود کر بیٹھا کرو، معد بن عدنان کی موافقت کرو، تیز سے پھینکا کرو، عیش وعشرت اور عجم کی مشابہت چھوڑ دو، خبردار عجمیوں کی روش سے بچنا کیونکہ سب سے برا طریقہ عجم کی بودوباش ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، وابو ذر الھروی فی الجامع، بیھقی فی السنن

# سنجیدگی اور نرم رفتاری

۸۴۸۷۔۔۔ حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: سوائے آخرت کے کاموں کے ہر کام میں نرم رفتاری بہتر ہے۔

مسند احمد، ومسدد وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، وفی المنتخب، ابوداؤد، حاکم، بیھقی فی الشعب عن سعد

۸۴۸۸۔۔۔ خیثمہ سے روایت ہے کہ عبداللہ نے فرمایا: کئی فسادات اور مشتبہ امور ظاہر ہوں گے، تو تم سنجیدگی اختیار کرنا، تو تم بھلائی کے کاموں میں تابع بن کر رہو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم بھلائی کے کاموں میں رہنما ہو۔ وفی المنتخب، مصنف ابن ابی شیبہ

# لڑائی جھگڑا چھوڑنا

۸۴۸۹۔۔۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ وہ دو قسموں سے خالی نہیں، یا وہ عقلمند ہوں گے جو تمہارے خلاف مکر کریں گے، یا جاہل ہوں گے تمہارے خلاف ایسی بات میں جلدی کریں گے جو تم میں نہیں، یاد رکھنا کلام مذکر ہے اور جواب مؤنث ہے اور جہاں مذکر اور مؤنث جمع ہو جائیں تو وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے، پھر آپ نے یہ اشعار کہنا شروع کیے:

ترجمہ:۔۔۔۔۔ جو جواب سے بچ گیا اس نے عزت بچائی، جس نے لوگوں سے مدارت وروا داری رکھی تو صحیح راہ چلا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ بھی اس سے خوفزدہ ہوں گے، اور جو لوگوں کو حقیر جانے گا اس سے ہرگز کوئی نہیں ڈرے گا۔ بیھقی فی الشعب

# اکتاہٹ دور کرنے کے لیے دل کی کیفیت تبدیل کرنا

۸۴۹۰۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں کسی باطل چیز کے ذریعہ راحت حاصل کرتا ہوں تاکہ میرے لیے حق میں زیادہ چستی کا ذریعہ بنے۔ ابن عساکر

# غور وفکر

۸۴۹۱۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں بے شک تیرے رب کی طرف انتہا ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ذات میں غور وفکر نہیں۔ دارقطنی فی الافراد

۸۴۹۲۔۔۔ حضرت (ابوالدرداء رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ نیکیوں کی کنجیاں اور برائیوں کے تالے ہیں، اور انہیں اس کا اجر بھی ملتا ہے، اور کچھ برائیوں کی چابیاں اور نیکیوں کے تالے ہیں، اور اس کا ان پر گناہ بھی ہے، ایک گھڑی کا غور وفکر رات (بھر) کے قیام سے بہتر ہے۔
ابن عساکر

۸۴۹۳۔۔۔ (مرسل الحسن) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک گھڑی کا سوچ وبچار رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔
ابن الدنیا فی التفکر

# پرہیزگاری

۸۴۹۴..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تقویٰ کے ساتھ عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہوسکتی ہے۔
ابن ابی الدنیا فی التقوی

۸۴۹۵..... کمیل بن زیاد سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نکلا جب آپ جبان کے اوپر پہنچے تو قبرستان کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اے قبروں بوسیدگی اور وحشت والو! تمہاری کیا خبر ہے ہماری خبر تو یہ ہے کہ مال تقسیم ہوگئے، اولا دیتیم ہوگئی، خاوند بدل گئے یہ تو ہماری خبر تھی، تمہاری کیا خبر ہے۔

پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے کمیل! اگر انہیں جواب دینے کی اجازت ہوتی تو یہ کہتے: بہترین توشہ تقویٰ ہے، پھر آپ روپڑے اور مجھ سے فرمایا: کمیل! قبر عمل کا صندوق ہے، اور موت کے وقت تیرے پاس (اس کی) خبر پہنچ جائے گی۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۴۹۶..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے فرمایا: عمل کرنے سے زیادہ عمل کی قبولیت کا اہتمام کرو، کیونکہ کوئی عمل تقویٰ کے ساتھ کم نہیں ہوتا اور وہ عمل کیسے کم ہوسکتا ہے جو قبول ہوتا ہو۔ الحلیة، ابن عساکر

۸۴۹۷..... عبد خیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ کوئی عمل کم نہیں ہوتا، جو چیز قبول ہوتی ہے وہ کم کیسے ہوسکتی ہے۔ ابن ابی الدنیا فی التقویٰ۔ الحلیة

۸۴۹۸..... عبداللہ بن احمد بن عامر سے روایت فرماتے ہیں میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھ سے علی بن موسیٰ رضا نے اپنے آباء کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: وہ کون سے اعمال ہیں جو جنت میں زیادہ داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اور اچھے اخلاق، اور آپ سے ان اعمال کے بارے میں پوچھا گیا جو زیادہ جہنم میں داخل کرتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو خالی چیزیں، پیٹ اور شرمگاہ۔

۸۴۹۹..... حضرت (ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس نے تم میں سے اللہ تعالیٰ کے لیے کوئی چیز چھوڑ دی تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر چیز ایسی جگہ سے عطا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا اور جس نے سستی کی اور جہاں سے اسے علم نہ تھا اس چیز کو حاصل کرلیا تو اللہ تعالیٰ اس سے سخت چیز دے گا جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہ ہوگا۔ ابن عساکر

۸۵۰۰..... حضرت (عبداللہ بن مسعود) سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے اگر اس بات کا علم ہوجائے کہ اللہ تعالیٰ میرا عمل قبول فرمالیں گے تو یہ بات مجھے زمین بھر سونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ یعقوب بن سفیان ابن عساکر

۸۵۰۱..... حضرت (ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے (کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:) اے ابوذر! تقویٰ کے ذریعہ عمل کی قبولیت کا عمل سے زیادہ اہتمام کرو، اے ابوذر! اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کو بھلائی پہنچانا چاہتے ہیں تو برائیوں کو اس کے سامنے مشکل کردیتے ہیں، ابوذر! مؤمن اپنے لئے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا وہ کسی چٹان تلے ہے جس کے گرنے کا اسے اندیشہ ہے اور کافر اپنے لئے گناہ کو ایسے سمجھتا ہے گویا کوئی مکھی ہے جو ناک پر آبیٹھی، ابوذر! کسی چھوٹے گناہ کو نہ دیکھو، بلکہ اس ذات کی عظمت کو دیکھو جس کی نافرمانی کررہے ہو، ابوذر! بندہ اس وقت تک متقی نہیں بن سکتا یہاں تک کہ اپنا محاسبہ اس سے زیادہ سخت ایسے کرے جیسے ایک شریک (کار) اپنے شریک کا کرتا ہے اور وہ جان لے کہ اس کے کھانے پینے اور پہننے کا سامان کہاں سے آرہا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ الدیلمی

۸۵۰۲..... ابونضرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کا وہ خطبہ جو آپ نے ایام تشریق کے درمیان اونٹ پر بیٹھ کر دیا تھا وہاں جو حضرات موجود تھے ان میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا، آپ نے فرمایا: لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ ایک ہے خبردار کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی سیاہ فام کو کسی گورے پر کوئی افضلیت حاصل ہے صرف تقویٰ کی وجہ سے آگاہ رہو کیا میں نے پہنچادیا؟ لوگوں نے (بیک زبان) کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: حاضر غائب تک پہنچادے۔ ابن النجار

# لوگوں کوان کے مراتب میں رکھنا

۸۵۰۳.....عمرو بن مخراق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کھانا کھارہی تھیں آپ کے پاس ایک شخص گزرا جو شان وشوکت والا تھا آپ نے اسے بلایا اور وہ آپ کے ساتھ بیٹھ گیا پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو آپ نے اسے ایک روٹی کا ٹکڑا عنایت کیا، آپ سے کسی نے کہا: ایسا کیوں؟ آپ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں کوان کے مراتب ودرجات میں رکھیں۔

خطیب فی المتفق مر برقم،۷ ا۵۷/۸/۵۷

تشریح:...... یہ حدیث جتنے راویوں نے نقل کی ہے سب کا مدار میمون بن ابی شبیب ہے مگر انہوں نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا، بہرکیف حدیث کا درجہ حسن کا ہے، یہاں دو باتیں ذہن نشین کرلیں، اول یہ کہ حضرت عائشہ بے محابا نہیں بیٹھی ہوئی تھیں، دوم آپ کھانے کے لیے اس طرح نہیں بیٹھی تھیں جیسے لوگ ہوٹل وغیرہ میں بیٹھتے ہیں، آپ کی مجلس علمی مجلس ہوا کرتی تھی، آپ پردہ میں بیٹھتیں اور آنے والوں کے لیے آپ کے ہاں قیام وطعام کا بندوبست تھا، کیونکہ شائقین علم حدیث دور دور سے آکر آپ سے نبی کریم ﷺ کے اقوال سنتے آپ کے کئی خادم اور لونڈیاں تھیں پاس بیٹھنے سے مراد اتحاد مجلس ہے نہ کہ اتحاد مکان۔

۸۵۰۴.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جس نے لوگوں کوان کے مراتب میں رکھا اس نے اپنے آپ سے مشقت دور کی، اور جس نے اپنے بھائی کو اس کی قدرومنزلت سے آگے بڑھایا تو اس نے اس کی عداوت ودشمنی کو کھینچا۔ القرشی فی العلم

۸۵۰۵.....زیاد بن انعم سے روایت ہے فرماتے ہیں: سمندر میں ہمارا بحری بیڑہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیڑہ سے مل گیا ہمارے ساتھ ایک شخص تھا جو بے حد مذاقی تھا، وہ ہمارے باورچی سے کہتا، اللہ تعالیٰ تجھے اچھا اور بھلا بدلہ دے، تو وہ غصہ ہو جاتا، ہم نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمارے ساتھ ایک شخص ہے جب ہم اسے جزاک اللہ خیرا وبرا کہتے ہیں تو وہ ناراض ہو جاتا ہے، آپ نے فرمایا: اس کے لیے الفاظ تبدیل کردو، کیونکہ ہم لوگ کہا کرتے تھے کہ جسے اچھائی تجھے برا اور خارش کا بدلہ دے تو وہ شخص ہنس پڑا اور کہنے لگا تو اپنا مذاق نہیں چھوڑتا، تو اس شخص نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے (آکر) کہا حضرت ابوایوب! اللہ تعالیٰ آپ کو اچھا بدلہ دے۔

ابن عساکر

تشریح:...... بڑوں کی باتیں بھی عظیم ہوتی ہیں، ان حضرات کا نور فراست اس قدر تیز تھا کہ بغیر آلات کے انسانی تشخیص کرلیا کرتے تھے۔

# التواضع

۸۵۰۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تین باتیں تواضع وانکساری کی بنیاد ہیں، جس سے ملاقات ہو اسے سلام میں پہل کرنا، اونچی جگہ بیٹھنے کی بجائے نیچے بیٹھنے پر راضی رہنا، اور نمود ونمائش کو برا سمجھنا۔ العسکری

تشریح:......سلام میں پہل نہ کرنے سے ایک فرد کے دل میں دشمنی اٹھے گی، مجلس میں اونچی جگہ بیٹھنے سے نیچے بیٹھنے والے خاص افراد حسد کریں گے، تکبر کی وجہ سے ہر شخص برے طریقہ سے ملے گا یوں عافیت کم ہوگی اور عداوت بسیار۔

۸۵۰۷.....سمعان بن المھدی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرا جو بندہ میری خاطر میری مخلوق کے سامنے عاجزی کرے تو میں اسے جنت میں داخل کروں گا، اور میرا جو بندہ میری مخلوق کے سامنے تکبر کرے گا میں اسے اپنی جہنم میں داخل کروں گا اور میرا جو بندہ حلال سے حیا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے حرام میں مبتلا کردیں گے۔ ابن عساکر

وقال منکر اسنادا ومتنًا وفی سندہ غیر واحد من المجھولین

یہ روایت سنداً ضعیف ہے لیکن اس کا مضمون جو تواضع کے متعلق ہے وہ درست ہے۔

۸۵۰۸ اوس بن خولی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے لیے انکساری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عطا فرماتے ہیں اور جو تکبر کرے اللہ تعالیٰ اس کا مقام گھٹا دیتے ہیں۔

ابن منده و ابونعیم قال فی الاصابه فیه خارجه بن مصعب وفیه من لایعرف ایضاً

# تواضع سے مرتبہ بلند ہوتا ہے

۸۵۰۹ عبیداللہ بن عدی بن الخیار سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی حکمت کے تحت اسے بلندی عطا فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: اٹھ اللہ تعالیٰ تجھے بلند کرے، جبکہ وہ اپنے دل میں حقیر اور لوگوں کی نظروں میں بلند شان ہوتا ہے۔

اور جب وہ تکبر کرتے کرتے اپنی حد سے گزر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین پر دے مارتے ہیں، اور فرماتے ہیں: ذلیل ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے وہ اپنے دل میں تو بڑا ہوتا ہے لیکن لوگوں کے ہاں حقیر ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ ان کے نزدیک خنزیر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہو جاتا ہے۔

ابو عبید و الخرائطی فی مکارم الاخلاق و الصابونی فی المائتین. عبدالرزاق

۸۵۱۰ ابن وھب سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھ سے مالک نے اپنے چچا کے حوالہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے حضرت عمر اور عثمان کو دیکھا کہ جب وہ مکہ سے آتے تو معرس پر اترتے اور جب مدینہ میں داخل ہونے کے سوار ہوتے تو کوئی بھی ایسا نہ بچتا کہ اس نے اپنے غلام والے اپنے پیچھے سواری پر سوار کر لیا تھا۔

فرماتے ہیں: حضرت عمر اور عثمان بھی اپنے ساتھ (غلاموں کو) سوار کرتے، میں نے ان سے کہا: کیا تواضع کے ارادے سے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں، اور پیدل چلنے والے کو سوار کرنے کی تلاش تاکہ وہ اپنے علاوہ دوسرے بادشاہوں کی طرح نہ ہوں پھر انہوں نے ان باتوں کا ذکر کیا جو لوگوں نے پیدا کر دی ہیں، کہ (بادشاہ) لوگ کے غلام ان کے پیچھے چلیں اور وہ خود سوار ہوں، آپ اسے لوگوں کے لیے عیب جانتے۔ بیہقی فی الشعب

# کام کے اہل کو کام سونپنا

۸۵۱۱ حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ مدینہ کی مسجد کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مل کر تعمیر کر رہے تھے آپ نے فرمایا: گارے کے قریب یمامی کو رکھو کیونکہ وہ تم سے زیادہ اچھے طریقہ سے اسے چھوتا ہے اور تم سب سے زیادہ اس کے مضبوط بازو ہیں۔

ابو نعیم فی المعرفة مر برقم ۵۷۰۱

# توکل و بھروسا

۸۵۱۲ حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میری جو مخلوق میرے علاوہ کسی دوسری مخلوق پر بھروسا کرے، تو میں اس کے سامنے آسمانوں و زمینوں کے دروازے کاٹ دیتا ہوں، وہ اگر مجھے پکارے تو میں اسے جواب نہیں دیتا، مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا نہیں کرتا۔

اور میری جو مخلوق میری مخلوق کے علاوہ مجھ پر بھروسا کرے تو میں آسمان کو اس کے رزق کا ضامن بنا دیتا ہوں، پھر اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں، مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں اور اگر مجھ سے مغفرت طلب کرے تو اسے بخش دوں۔ العسکری

۸۵۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں لوگو! اللہ تعالیٰ پر توکل کرو، اور اسی پر بھروسا رکھو، کیونکہ وہ اپنے علاوہ سب سے کافی ہے۔

ابن ابی الدنیا فی التوکل

۸۵۱۴... (حبہ اور سواء جو خالد کے بیٹے ہیں) سلام بن شرحبیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حبہ اور سواء خالد کے بیٹوں کو دیکھا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے آپ اس وقت ایک دیوار یا عمارت بنا رہے تھے ان دونوں حضرات نے آپ کی اعانت کی، آپ نے فرمایا: جب تک تمہارے سر حرکت کرتے ہیں اس وقت تک رزق سے مایوس نہ ہونا، اس واسطے بچہ سرخ رنگ میں پیدا ہوتا ہے اس پہ چھلکا تک نہیں ہوتا پھر بھی اللہ تعالیٰ اسے رزق دیتا ہے۔ ابو نعیم

# اچھا گمان

۸۵۱۵..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا: کہ حسن ظن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی امید نہ رکھو، اور اپنے گناہ کے علاوہ تمہیں کسی چیز کا اندیشہ نہ ہو۔ الدینوری

۸۵۱۶... حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگوں میں رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: لوگو! اپنے رب کے بارے اچھا گمان رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے گمان کے مطابق معاملہ کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا و ابن النجار

# بردباری، برداشت

۸۵۱۷... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آپ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: تم میں سب سے مضبوط وہ شخص ہے جو غصہ پر زیادہ قابو پالے اور سب سے بردبار وہ شخص ہے جو قدرت کے باوجود معاف کر دے۔

العسکری فی الامثال وھو حسن

# شرم وحیا

۸۵۱۸..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے حیا کرو کیونکہ میں جب قضائے حاجت کے لیے جاتا ہوں تو اپنا سر اللہ تعالیٰ سے حیا کی وجہ سے جھکا لیتا ہوں۔ سفیان

۸۵۱۹..... اوس بن ابی اوفی بن مندہ تاریخ اصفہان میں نقل کرتے ہیں کہ مجھے محمد بن محمد بن سہل، ان سے ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم نے بیان کیا، فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد سے سنا فرماتے ہیں: میں نے (خلیفہ) مامون کو خطبہ دیتے ہوئے سنا: انہوں نے کہا: لوگو! میں تمہیں حیا کا حکم دیتا ہوں اور اس پر ابھارتا ہوں کیونکہ ھشیم بن بشیر بواسطہ یونس حضرت حسن بصری سے انہوں حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا: کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا ایمان کا جزو ہے اتنے میں ان کے سامنے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: امیر المومنین مجھ سے ھشیم نے ایسا ہی بیان کیا جیسا آپ سے بواسطہ یونس، حضرت حسن بصری بیان کیا ہے، وہ عمران بن حصین سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں تو مامون نے اس سے کہا: اللہ کی قسم! مجھ سے ھشیم نے یونس، حبیب اور منصور سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے حضرت عمران بن حصین، ابوبکرۃ اور سمرۃ بن جندب ﷺ سے اور اس شخص سے جو زمین کے اٹھنے والوں میں سب سے بہتر یعنی علی بن ابی طالب سے کہ نبی ﷺ نے سنا ایک شخص اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کر رہا تھا۔

تشریح:...... آج کا تاریخ دان طبقہ اس وقت کے بادشاہوں کو بے ساختہ ظالم جابر، بے دین اور ملحد کہہ دیتا ہے جبکہ آج کے اور اس وقت کے بادشاہوں میں بہت زیادہ فرق ہے، آج کے دور کے بادشاہوں کی حالت دیکھ سابقہ لوگوں کو اس پر قیاس کیا جاتا ہے جو سراسر غلط اور بے بنیاد اصول ہے۔

۸۵۲۰... محمد بن ابی السری المتوکل عسقلانی، بکر بن بشر السلمی سے وہ عبدالحمید بن سوار سے وہ ایاس بن معاویہ بن قرۃ سے وہ اپنے والد سے

واسطہ سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، آپ کے سامنے حیا کا تذکرہ ہوا، لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا حیا دین کا جزو ہے؟ آپ نے فرمایا: بلکہ سراپا دین ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء، پاکدامنی، اور زبان کی بندش نہ کہ دل کی بندش اور عمل ایمان کے اجزاء ہیں یہ آخرت میں اس سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں جتنی یہ دنیا میں کم ہوتی ہیں۔

بخل، فحش گوئی اور بے ہودہ گوئی نفاق کا اجزا ہیں، یہ دنیا میں بڑھتی ہیں اور آخرت میں دنیا کی نسبت زیادہ کم ہوجاتی ہیں۔

الحسن ابن سفیان ویعقوب بن سفیان، طبرانی فی الکبیر وابو الشیخ، حلیة الاولیاء والدیلمی، ابن عساکر قال فی المغنی عبدالحمید بن سوار ضعیف وبکر بن بشر مجهول ومحمد بن ابی السری له مناکیر ومربرقم: ۵۷۸۷

۸۵۲۱..... (ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ) اوزاعی سے، وہ قرۃ بن عبدالرحمٰن عن ابی سلمہ سے وہ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے نصیحت کررہے تھے، رسول اللہ ﷺ ان سے فرمایا: اسے رہنے دو کیونکہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ (ابن عساکر) وقال: المحفوظ حدیث الزهری عن سالم عن ابیه مر برقم: ۵۷۸۲

# پوشیدگی وگمنامی

۸۵۲۲..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی ؓ نے فرمایا: خوشخبری ہے ہر گمنام بندے کے لیے، جو لوگوں کو پہچانتا ہے اور اللہ تعالیٰ رضامندی سے نہیں مشہور کرتے، یہی لوگ ہدایت کے چراغ، یہ نہ خبریں پھیلانے والے ہیں اور نہ زیادہ گفتگو کرنے والے ہیں نہ سخت مزاج اور دکھلاوا کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہر تاریک گھیر لینے والے فتنہ سے نجات دے دیتے ہیں۔

هناد، الحلية، بيهقی ابن عساكر

# خوف وامید

۸۵۲۳..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) عرفجہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو رو سکتا ہو رو لے، اور جسے رونا نہ آئے وہ رونے کی شکل بنالے، یعنی تضرع وعاجزی کرے۔ ابن المبارك، مسند احمد فی الزهد وهناد، بيهقی فی السنن

۸۵۲۴..... حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نرمی کی آیت کا سختی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے اور سختی کی آیت کا نرمی کی آیت کے ساتھ ذکر کیا ہے؟ تاکہ مؤمن رغبت اور خوف رکھنے والا ہو اور ناحق اللہ تعالیٰ سے امید نہ رکھے اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالے۔ ابو الشيخ

۸۵۲۵..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: تم میں سے جب کوئی روئے تو اپنے آنسو نہ پونچھے بلکہ انہیں رخسار پر بہنے چھوڑ دے اور اسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے۔ بيهقی فی السنن

۸۵۲۶..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک نوجوان شخص تھا جو جہنم کے تذکرہ پر رو پڑتا تھا، یہاں تک کہ اس حالت نے اسے گھر میں روک لیا (یعنی بیمار پڑ گیا) نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ اس کے پاس تشریف لے گئے جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا تو (فوراً) اٹھ کھڑا ہوا اور آپ کے گلے سے لگ کر فوت ہو کر گر پڑا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دوست کی تجہیز وتکفین کرو! کیونکہ جہنم کے خوف نے اس کا جگر پھاڑ دیا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ نے اسے اس سے پناہ دے دی ہے، جو کسی چیز کی امید کرتا ہے اسے طلب کرتا ہے اور جو جس چیز سے خوف رکھتا ہے اس سے بھاگتا ہے۔

ابن ابی الدنیا والموفق بن قدامة فی كتاب البكاء والرقة

۸۵۲۷..... حضرت سعید بن المسیب روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے، نبی ﷺ آپ کی عیادت کے لیے

تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: عمر کیسی حالت ہے؟ حضرت عمر نے عرض کیا: امید بھی ہے اور خوف بھی آپ علیہ السلام نے فرمایا: جس مؤمن کے دل میں خوف اور امید جمع ہو گئے اللہ تعالیٰ اسے اس کی امید عطا کریں گے اور خوف سے امن بخشیں گے۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۲۸.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا: بیٹا جانتے ہو کمترین لوگ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا، جو کم درجہ ہیں آپ نے فرمایا: وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۲۹.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں: مجھے اپنی عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن نہیں جمع کروں گا جب وہ مجھ سے خوفزدہ ہوگا میں اسے قیامت کے روز بے خوف کر دوں گا، اور جب دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو آخرت میں اسے خوفزدہ کروں گا۔ ابن النجار

۸۵۳۰.....حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے ہاتھوں نے جو کچھ کیا اگر اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرا مواخذہ فرمائیں تو مجھے ہلاک کر دیں۔ بیھقی فی الشعب وقال غریب تفردبه محمد بن سھل بن عسکر فیمااعلم

تشریح:.......یہ بھی تعلیم ہے ورنہ انبیاء سارے کے سارے معصوم ہوتے ہیں۔

## آخرت کا خوف

۸۵۳۱.....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے ایک درخت پر ایک پرندہ بیٹھا دیکھا، آپ نے فرمایا: اے پرندے تو خوش رہے درختوں پر بیٹھتا ہے اور پھل کھاتا ہے اور تجھے کوئی حساب نہیں دینا۔ حاکم فی تاریخه والدیلمی

۸۵۳۲.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی اپنے ایمان کے بارے بے خوف اور مطمئن ہوا تو وہ اس سے چھن گیا۔ ابن عساکر

۸۵۳۳.....حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کاش میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا، اور پھر ان کے ہاں کوئی مہمان آتا تو یہ میری رگیں کاٹ دیتے خود بھی کھاتے اور (مہمانوں کو بھی) کھلاتے۔ ابن عساکر

## یتیم پر مہربانی

۸۵۳۴.....(ابن عباس رضی اللہ عنہ) صالح الناجی سے روایت فرماتے ہیں: میں محمد بن سلیمان بصرہ کے گورنر کے پاس تھا، پس اس نے کہا: مجھ سے میرے والد نے میرے جدا کبر یعنی ابن عباس سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یتیم کے سر پر اس طرح آگے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو اور جس کا باپ (زندہ) ہو اس کے سر پر اس طرح پیچھے کی طرف ہاتھ پھیرا کرو۔ خطیب وقال لایحفظ لمحمد بن سلیمان غیرہ، ابن عساکر

۸۵۳۵.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو کسی یتیم کو نافہ تجارت کے لیے دے۔ بیھقی فی الشعب

۸۵۳۶.....شمیسہ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یتیم کی تربیت کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ان میں سے کوئی اپنے یتیم کو مارتا یہاں تک کہ اس کی جسمانی اور اخلاقی اصلاح ہو جاتی تھی۔ ابن جریر

## اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر رضامندی

۸۵۳۷.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: فرماتے ہیں مجھے اس کی کوئی پروا نہیں کہ میں جیسے کیسے بھی رہوں، خوشی کی حالت میں یا ناخوشی میں، کیونکہ جو چیزیں مجھے پسند ہیں یا ناپسند مجھے ان کے بارے بھلائی کا علم نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی الفرج والعسکری فی المواعظ وسلیم الرازی فی عوالیه ولفظه: الی لاادری فی ایتهما الخیرة

۸۵۳۸ ... حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے ان سے کہا: کہ ابوذر (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں: مجھے فقر غنا (مالداری) سے (اور) بیماری، صحت سے زیادہ پسند ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوذر پر رحم فرمائے! جہاں تک میرا معاملہ ہے تو میں کہتا ہوں، کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے اچھے اختیار پر بھروسا کرلیا تو اسے اس کی تمنا نہ ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پسند کردہ حالت کے علاوہ میں ہے، اور یہ قضا کے تصرف سے رضا پر ٹھہر نے کی حد ہے۔ابن عساکر

۸۵۳۹ ... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کی نافذ شدہ قضا پر راضی رہا تو اسے اجر ملے گا، اور جو اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ قضا پر راضی نہ ہوا تو اس کا عمل برباد ہوا۔ ابن عساکر

۸۵۴۰ ... حضرت (عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا: صبر (چشم پوشی) اور سخاوت اس نے کہا: میں ان سے بھی افضل عمل کا طالب ہوں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فیصلہ میں اس پر کوئی تہمت نہ رکھو۔بیھقی فی الشعب

## زہد و دنیا سے بے رغبتی

۸۵۴۱ ... (الصدیق رضی اللہ عنہ) ابوضمرہ یعنی ابن حبیب ابن ضمرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت ابوبکر کے ایک بیٹے پر جان کنی کا عالم تھا، وہ نوجوان تکیہ کی طرف دیکھنے لگا، جب اس کی وفات ہوگئی تو لوگوں نے حضرت صدیق اکبر سے کہا: ہم نے آپ کے فرزند کو دیکھا وہ تکیہ کی طرف دیکھ رہے تھے، انہوں نے تکیہ اٹھایا تو اس کے نیچے پانچ یا چھ دینار پائے، حضرت ابوبکر اپنا ہاتھ مل کر کہنے لگے، انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، مجھے اس کا گمان نہیں کہ تمہاری کھال اس کی وسعت رکھے گی۔

مسند احمد، فی الزھد، حلیۃ الاولیاء ولہ حاکم الرفع، لانہ اخبار عن حال البرزخ

۸۵۴۲ ... عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف لشکر روانہ کیے تو ان سے فرمایا: تم لوگ شام جارہے ہو اور وہ کشادہ زمین ہے، اور اللہ تعالیٰ تمہیں قدرت دینے والا ہے، یہاں تک کہ تم اس میں مساجد بناؤ، تمہارے حال سے اللہ تعالیٰ کے علم میں یہ بات نہ آئے کہ تم وہاں لہولعب کے لیے جارہے ہو اور عیش پرستی سے بچنا۔ابن المبارک

۸۵۴۳ ... اسمٰعیل بن محمد سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر نے لوگوں میں مال تقسیم کیا اور اسے برابر سرابر رکھا، کسی نے کہا: اے خلیفۂ رسول آپ اصحاب بدر اور دوسرے لوگوں میں برابری کا معاملہ کررہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بہترین ذریعہ درمیانہ ہوتا ہے اور ان میں فضیلت ان کے اجر کے اعتبار سے ہے۔مسند احمد فی الزھد

۸۵۴۴ ... ابوبکر بن محمد انصاری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر سے کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول! آپ اہل بدر کو حکومت کے کاموں میں کیوں شریک نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: مجھے ان کا مقام معلوم ہے میں دنیا کے ذریعہ انہیں میلا نہیں کرنا چاہتا۔الحلیۃ ورواہ ابن عساکر عن الزھری

۸۵۴۵ ... حضرت حسن سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی صدیق اکبر کی مرض وفات میں ان کے پاس آئے، آپ نے حضرت صدیق سے کہا: اے خلیفۂ رسول! مجھے کوئی وصیت کریں! تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دنیا (کے دروازے) تم پر کھولنے والا ہے لہٰذا تم میں ہرگز کوئی بھی ضرورت سے زائد دنیا نہ لے۔الدینوری

## تنعم و عیش سے اجتناب کرنا

۸۵۴۶ ... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: ان کے پاس حضرت عمر تشریف لائے اور میں اس وقت دسترخوان پر تھا ان کے لیے مجلس کے صدر مقام کو کشادہ کردیا گیا، آپ نے فرمایا: اللہ کے نام سے جس کے ہاتھ میں (سب کچھ) ہے پھر

ایک لقمہ لیا، اور اس کے ساتھ دوسرا ملایا، فرمایا: مجھے یہ کھانا روغنی معلوم ہوتا ہے، جبکہ یہ گوشت کا روغن نہیں ہے۔

تو عبداللہ بن عمر نے عرض کیا: امیرالمؤمنین! میں بازار موٹا گوشت لینے گیا تو وہ مہنگا تھا، تو ایک درھم کا ذرا کم درجہ گوشت خرید لیا اور اس پر ایک درہم کا گھی ڈلوالیا، آپ نے فرمایا تم میرے لیے ایک ایک ہڈی لوٹانا چاہتے ہو، پھر فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جب بھی دو کھانے جمع ہوئے آپ نے ایک کھالیا اور دوسرا صدقہ کردیا، تو حضرت عبداللہ نے عرض کیا: اب کھالیں! امیرالمؤمنین! اب جب بھی میرے پاس دو کھانے جمع ہوں گے میں ایسا ہی کروں گا حضرت عمر نے فرمایا: میں تو (ابھی) کرنے والا ہوں۔ ابن ماجہ

۸۵۴۷..... حضرت سفیان سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر نے ابوموسیٰ اشعری کی طرف لکھا تم آخرت کے عمل کو دنیا سے بے رغبتی جیسی افضل چیز سے ہی حاصل کرسکتے ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد

۸۵۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حمام میں بکثرت نہانے، (جسم کو نرم کرنے کے لیے) چونا ملنے اور (نرم) بستروں پر تکیہ لگانے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے عیش پرست نہیں ہوتے۔ ابن المبارک فی الزھد

۸۵۴۹..... حضرت عمر سے روایت ہے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! دنیاداروں کے پاس مت جایا کرو کیونکہ یہ رب تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۰. حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا سے بے رغبتی، قلب وجسم کی راحت ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۱. حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (پسے) آٹے کو مت چھانا کرو کیونکہ یہ سارے کا سارا اناج ہے۔ ابن المبارک

۸۵۵۲..... شقیق سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا، بے شک دنیا سبز اور میٹھی ہے جس نے اسے صحیح طریقہ سے لیا تو وہ اس بات کا مستحق ہے کہ اسے اس میں برکت دی جائے، اور جس نے اسے ناحق حاصل کیا تو اس شخص کی مانند ہے جو (جوع البقر) کہ کھاتا جائے اور سیر نہ ہو۔ جیسی بیماری میں مبتلا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ وابوالقاسم بن بشران فی امالیہ

۸۵۵۳..... ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف وغیرہ حضرات سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر ؓ کے سامنے کسریٰ کے خزانے لائے گئے، تو سونے چاندی کے اتنے ڈھیر تھے کہ نظر حیران ہوجاتی تھی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ آبدیدہ ہوگئے، عبدالرحمٰن نے کہا: امیرالمؤمنین آپ کیوں رو پڑے؟ آج کا دن تو خوشی، سرور اور شکر کا دن ہے، حضرت عمر نے فرمایا: جس قوم کے پاس ان کی کثرت ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان (آپس میں) بغض وعداوت رکھ دی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد، ابن عساکر

تشریح:..... حضرت عمر صاحب فراست مشہور تھے چنانچہ آپ کی یہ پیش گوئی برحق ثابت ہوئی

۸۵۵۴..... حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے خرگوش کی چھلانگ۔ ابن المبارک، مصنف ابن ابی شیبہ

## دنیا کی بے وقعتی

۸۵۵۵..... حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر ایک ڈھیران کے پاس سے گزرے وہاں تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر گئے، گویا آپ اپنے دوستوں کو اس مشقت میں ڈالنا چاہتے تھے کہ وہ اس (بدبو) کی اذیت اٹھائیں، آپ نے ان سے فرمایا: یہ تمہاری دنیا ہے جس کی تم لوگ حرص ولالچ کرتے ہو۔ مسند احمد فی الزھد، الحلیۃ

۸۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے (دنیا اور آخرت کے) معاملہ میں غور کیا، (تو اس نتیجہ پر پہنچا کہ) جب میں دنیا کا ارادہ کرتا ہوں تو آخرت کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب آخرت کا ارادہ کرتا ہوں تو دنیا کو نقصان پہنچاتا ہوں اور جب معاملہ ایسا ہے تو فنا ہونے والی چیز کو نقصان پہنچاؤ۔ مسند احمد فیہ الحلیۃ

۸۵۵۷..... ابوسنان الدؤلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس وقت آپ کے پاس مہاجرین اولین کی ایک جماعت تشریف فرما تھی، آپ نے ایک ڈبیہ منگوائی جو عراق کے قلعہ سے آئی تھی، اس میں ایک انگوٹھی تھی آپ کے کسی فرزند نے وہ انگوٹھی لے کر اپنے منہ میں ڈال لی، حضرت عمر نے اس بچہ سے وہ انگوٹھی چھین لی، پھر آپ رو پڑے، حاضرین میں سے ایک شخص نے آپ سے کہا: آپ کیوں روتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح دی، آپ کو دشمن کے مقابلہ میں کامیاب کیا اور آپ کی آنکھ ٹھنڈی کر دی؟ آپ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس پر دنیا (کے دروازے) کھل گئے اللہ تعالیٰ قیامت تک ان کے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دیں گے، اور مجھے اسی کا ڈر ہے۔ مسند احمد

۸۵۵۸..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے، حضرت جابر بن عبداللہ کو دیکھا کہ وہ گوشت اٹھائے جا رہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: امیر المومنین گوشت کی بڑی خواہش تھی اس لیے میں نے ایک درہم کا گوشت خرید لیا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی چاہتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی اور چچازاد کے لیے خالی پیٹ رات گزارے؟ یہ آیت کہاں جائے گی، تم دنیا کی زندگی میں اپنی اچھی چیزیں لے گئے۔ مالک

۸۵۵۹..... مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت عمر ہمارے پاس آئے آپ نے ایک جوڑا پہن رکھا تھا، لوگوں نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے فرمایا: جو چیز دکھائی دیتی ہے اس میں صرف بشاشت ہی ہے

باقی رہے گا اللہ اور مال اور اولاد ہلاک ہونے والے ہیں پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلہ میں خرگوش کی چھلانگ ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۸۵۶۰..... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: اصحاب صفہ میں سے ایک شخص کا انتقال ہوگیا، انہوں نے دو دینار یا دو درہم چھوڑے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: دو داغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔

مسند احمد، بخاری فی تاریخۃ، عقیلی فی الضعفاء وصححہ والدورقی، سعید بن منصور

۸۵۶۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا تو دنیا کو انتہائی خوبصورت انداز میں لایا جائے گا، پھر وہ کہے گی: اے میرے رب! مجھے اپنے کسی دوست کو بخش دے، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے، اے ہیچ! چل جا تو کچھ بھی نہیں تو میرے نزدیک اتنی ذلیل ہے کہ میں اپنے کسی دوست کو تجھے نہیں بخشتا، پھر اسے پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ الحلیۃ

۸۵۶۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں: مال اور مالداری کی طلب انسان کے دین کے لیے دو خونخوار بھیڑیوں سے زیادہ خطرناک ہے جو کسی بکریوں کے ریوڑ میں صبح تک رات گزاریں۔ العشاری فی المواعظ

۸۵۶۳..... زید بن علی سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی نے دنیا کی مذمت کے متعلق اپنی گفتگو میں فرمایا: اس کے اور اس کے درمیان منی حائل ہوگئی، اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے ایک بندہ اس کی عبادت کرتا ہے۔ جو اس کے ہاتھوں میں اس کی امید رکھتا ہے، اس کی رضامندی میں اپنے بدن کو تھکاتا ہے اپنے دین کو زخمی کرتا اپنی عزت و مروّت کو گھٹاتا ہے یہاں تک کہ وہ (دنیا) اس کے اور اس کے رب کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، بڑی چیزوں میں اللہ تعالیٰ سے اور چھوٹی چیزوں میں بندوں سے امید رکھتا ہے لہٰذا بندہ کو وہ چیز دیتا ہے جو رب کو نہیں دیتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اسے اس کے ذریعہ پگھلا دیا جائے گا جیسا کہ اس کے ساتھ کیا جائے گا۔

اسی طرح اگر کسی بندے سے ڈرے اور اسکے خوف سے وہ چیز دے جو اللہ تعالیٰ کو نہیں دیتا، اس طرح وہ شخص جس کی نگاہ میں دنیا کی عزت بڑھ جائے اور وہ قابل شان بن جائے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں ترجیح اور فوقیت دے دیتا ہے۔ العسکری فی المواعظ

۸۵۶۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا مردار ہے جو اس کا طلبگار ہو وہ کتوں کے میل جول پر صبر کرے۔ ابو الشیخ

۸۵۶۵..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا پیٹھ پھیر کر چل پڑی اور آخرت رخ کر کے آنے لگی، ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سو تم آخرت کے بیٹوں میں سے ہونا، اور دنیا کے بیٹوں میں سے نہ ہونا، خبردار! دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں نے زمین کو بچھونا،

مٹی کو بستر اور پانی کو اچھی چیز بنالیا۔

خبردار! جو جنت کا مشتاق ہے وہ شہوات کو بھول جائے گا، اور جو (جہنم کی) آگ سے ڈرا وہ حرام چیزوں (کو چھونے سے پہلے) واپس لوٹ آئے گا، اور جو دنیا سے بے رغبت ہوا اس کے لیے مصائب کا جھیلنا (آسان ہے) بے شک اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ہیں، جیسے کسی نے جنتیوں کو جنت میں ہمیشہ رہنے والا دیکھا اور جہنمیوں کو جہنم میں عذاب میں گرفتار دیکھا، ان کے شر (سے) حفاظت ہے ان کے دل غمگین ہیں، اور ان کے نفس پاکدامن ہیں ان کی ضرورتیں پوشیدہ ہیں، انہوں نے آخرت کے لمبے سفر کے لیے چند دنوں پر صبر کیا۔

جہاں تک رات کا معاملہ ہے تو ان کے قدم صف بستہ ہیں ان کے رخساروں پر آنسوؤں کی لڑی جاری ہے، اپنے رب کی پناہ لیتے ہیں۔ (کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہمارے رب! اپنی گردنوں کو (جہنم سے) آزادی کے طلبگار ہیں، اور دن کے وقت وہ علماء، بردبار، نیک اور پرہیزگار ہیں گویا وہ تیر ہیں دیکھنے والا اس کی طرف دیکھ رہا ہے وہ کہے گا: کیا یہ بیمار ہیں؟ حالانکہ کوئی بھی بیمار نہیں، اور ان سے کوئی چیز ٹل گئی اور قوم سے ایک بہت بڑا معاملہ ٹل گیا۔ الدینوری، ابن عساکر

## دنیا کی حقیقت

۸۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا دنیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: طویل گفتگو کروں یا مختصر؟ (پوچھنے والے نے) کہا مختصر بیان کریں آپ نے کہا: اس کا حلال (قابل) حساب ہے اس کا حرام (قابل) عذاب ہے، سو لمبے حساب (سے بچنے) کے لیے حلال کو چھوڑ دو، اور لمبے عذاب کی وجہ سے حرام چھوڑ دو۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا والدینوری، ابن عساکر

۸۵۶۷...... بنی عدی کے ایک شیخ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے کہا: امیرالمؤمنین! ہمارے سامنے دنیا کا حال بیان فرمائیں! فرمایا: میں تمہارے سامنے ایک گھر کا حال بیان کرتا ہوں، جو اس میں تندرست رہا، امن میں رہا جو بیمار ہوا نادم و پشیمان ہوا، جو محتاج ہوا غمگین ہوا، اور جو اس میں مستغنی ہوا فتنہ میں پڑا، اس کا حلال (باعث) حساب اور اس کا حرام (باعث) جہنم ہے۔

ابن ابی الدنیا والدینوری

۸۵۶۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ درہم کا نام درہم کیوں ہے اور دینار کا دینار کیوں؟ درہم تو اس کا نام دار ھم (یعنی غموں کا گھر) ہے اور دینار کو چونکہ مجوسیوں نے ڈھالا ہے اس لیے دینار ہے۔ حطیب فی تاریخہ

۸۵۶۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے علماء کی فضیلت بیان فرمائی تو ارشاد فرمایا: ان کے دلوں میں بیماریاں بھری پڑی ہیں اور دنیا کی محبت سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں، اور اسے چھوڑ دینے کے علاوہ اس کا کوئی علاج نہیں، سو دنیا کو چھوڑ دو آخرت کی وسعت تک پہنچ جاؤ گے۔ الدیلمی وفیہ بکر ابن الا عنق قال فی المغنی: لایصح حدیثہ

۸۵۷۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں! میرے ساتھ تاریکی میں کاشتکاری نہ کرو، کیونکہ تم اگر کاشتکاری میں لگ گئے تو سو پر تلوار سے لڑتے رہوگے، اور اگر تم (آپس میں) لڑتے رہوگے تو کافر ہو جاؤ گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

تشریح:...... کسان منہ اندھیرے کھیتوں کا رخ کرتے ہیں، یعنی سارے کے سارے کاشتکاری میں مصروف نہ ہو جاؤ ورنہ جہاد چھوڑ بیٹھو گے، آپس میں لڑتے لڑتے سو تک جانبین سے قتل کر ڈالو گے، اور مسلمان کا مسلمان کو قتل کرنا کفر ہے۔

۸۵۷۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کی وفات) کے بعد مجھے کسی کے کلام سے (اتنا) فائدہ نہ ہوا (جتنا) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اس تحریر سے جو انہوں نے میری طرف لکھی انہوں نے میری طرف لکھا: اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بے حد مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے اے میرے بھائی بات یہ ہے جو چیز آپ کو ملی تھی اس کے ملنے سے آپ خوش ہوتے ہیں اور

جسے حاصل نہیں کر سکتے وہ تمہیں بری لگتی ہے، تو جتنی دنیا آپ حاصل کرلیں اس پر خوش نہ ہوں اور جو نہ مل سکے اس کے لیے غمگین نہ ہوں اور آپ کا عمل موت کے بعد والی زندگی کے لیے ہو۔ ابن عساکر

## مال ودولت چھوڑ کر مت جاؤ

۸۵۷۲..... حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بیٹا! اپنے پیچھے ہرگز دنیا کی کوئی چیز نہ چھوڑنا، کیونکہ تم اسے دو میں سے ایک آدمی کے لیے چھوڑ کر جاؤ گے، یا تو اسے کوئی ایسا کام میں لائے گا، جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے گا، تو جس چیز کی بدولت تم نے بدبخت ہونا تھا وہ نیک بخت ہوگیا، یا کوئی ایسا شخص کام میں لائے گا جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، تو تم اس کے مددگار بن جاؤ گے، اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ جسے تم اپنے آپ پر ترجیح اور برتری دو۔ ابن عساکر

۸۵۷۳..... (سعد رضی اللہ عنہ) ابوسفیان سے روایت ہے، فرماتے ہیں: کہ سعد حضرت سلمان کی عیادت کرنے ان کے پاس آئے، فرمایا: ابوعبداللہ! تمہیں خوشخبری ہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے، تم سے راضی تھے، تو حضرت سلمان نے کہا: سعد (نجات) کیسے (ہوگی؟) جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے ہر ایک کے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی مسافر کا توشہ ہوتا ہے یہاں تک کہ مجھ سے آملو؟ ابوسعید ابن الاعرابی فی الزھد

۸۵۷۴..... حضرت (انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خیبر اور (بنی) نضیر کے دن ایک دراز گوش پر سوار دیکھا، جس کی باگ کھجور کے بالوں کی رسی تھی میں نے آپ کو فرماتے سنا:۔ (آپ نے تین بار فرمایا) لوگو! دنیا (کی محبت) کو چھوڑ دو، کیونکہ جس نے اپنی ضرورت سے زائد دنیا لی تو اس نے انجانے میں اپنی موت لی۔ ابن عساکر

۸۵۷۵..... (البراء بن عازب رضی اللہ عنہ) عمر بن ابراہیم ابن سعد الفقیہ، ابوالحسن عیسیٰ بن حامد بن بشر القاضی، ابوعمرو مقاتل بن صالح بن زمانۃ المروزی، ابوالعباس محمد بن نصر بن العباس، محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، مفضل بن مہلہل، محمد بن سلیمان، حضرت مکحول حضرت براء بن عازب ﷺ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ خاص بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بلند درجات میں ٹھہرائے گا کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ عقلمند تھے۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیسے سب سے زیادہ عقلمند تھے؟ آپ نے فرمایا: ان کا ارادہ عبادت میں مقابلہ کا تھا، دنیا کی فضول چیزیں اور اس کا ساز وسامان ان کے سامنے بے قیمت تھا۔ ابن النجار

۸۵۷۶..... موسیٰ بن مطیر، ابواسحاق سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: مجھے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائی ہے؟ جب تم دیکھو کہ لوگ سونے چاندی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں تو تم یہ دعا مانگنا: اے اللہ! میں آپ سے (دین کے) معاملہ میں ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں، اور ہدایت کی عزیمت کا طلبگار ہوں، آپ کی نعمت کا شکر مانگتا ہوں اور آپ کی (طرف سے آنے والی) آزمائش پر صبر، آپ کی اچھی عبادت، اور آپ کے فیصلہ پر رضامندی کا سوال کرتا ہوں، میں آپ سے محفوظ دل، سچی زبان اور جو خیر اور بھلائی آپ کے علم میں ہے اس کا سوال کرتا ہوں، اور جو شر آپ کے علم میں ہے اس سے آپ کی پناہ اور جو (گناہ کی باتیں) آپ کے علم میں ہیں ان مغفرت طلب کرتا ہوں۔ طبرانی فی الکبیر وابونعیم

قال فی المغنی: موسی بن مطیر قال غیر واحد: متروک الحدیث

۸۵۷۷..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جسے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اور لوگ مجھے پسند کرنے لگیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کو چھوڑ دو اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اسے چھوڑ دو لوگوں کے محبوب بن جاؤ گے۔ ابن عساکر ومر برقم۔ ۶۰۹۱

۸۵۷۸..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے تین دن میں ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات میں خفیہ گفتگو کی جو ساری کی ساری وصیتوں پر مشتمل ہے، موسیٰ علیہ السلام نے جب لوگوں کی گفتگو سنی تو چونکہ انہوں رب تعالیٰ کا کلام سن رکھا تھا اس لیے ان سے ناراض ہوگئے۔

جو مناجات ہوئی تھی اس میں فرمایا تھا: اے موسیٰ! دنیا میں بے رغبتی کی طرح میری طرف کسی نے تصنع وتکلف نہیں کیا، اور جو چیزیں میں نے حرام کی ہیں ان سے بچنے کی طرح کسی نے تقرب حاصل نہیں کیا، اور میرے خوف سے رونے کی طرح کسی نے عبادت نہیں کی، تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! اے تمام مخلوق کے معبود، اے یوم جزا کے مالک، اے عزت وجلال والے! آپ نے ان کے لیے کیا تیار کیا ہے اور انہیں کیا بدلہ دیا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دنیا سے بے رغبتی کرنے والوں کے لیے میں نے جنت مباح کردی ہے جہاں چاہیں ٹھہریں اور حرام چیزوں سے بچنے والوں کے لیے یہ ہے کہ قیامت کے روز میں ہر ایک سے حساب میں پوچھ گچھ کروں گا، اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس کی تفتیش کروں گا اس قانون سے اگر کوئی مستثنیٰ ہے تو وہ پرہیزگار اور حرام چیزوں سے بچنے والے ہیں، کیونکہ ان کی عزت واکرام بڑھا کر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل کروں گا۔

اور جو میرے ڈر سے روتے ہیں: ان کے لیے ان کے لیے عالم بالا کی رفاقت ہے، جس میں کوئی اور ان کا شریک نہیں ہوگا۔

بیہقی فی الشعب، ابن عساکر وسندہ ضعیف

## دنیا بڑھیا کی صورت میں ظاہر ہوگی

۸۵۷۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: قیامت کے روز دنیا کو ایک سفید بالوں اور نیلی آنکھوں والی بڑھیا کی صورت میں لایا جائے گا، اس کی داڑھیں ظاہر ہوں گی، وہ بدشکل ہوگی وہ لوگوں کے سامنے آئے گی، (لوگوں سے) کہا جائے گا: کیا اسے جانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم اس کے پہچاننے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتے ہیں، تو کہا جائے گا یہ (وہی) دنیا ہے جس کی وجہ سے تم نے آپس میں رشتے ناتے توڑے، آپس میں حسد کیا، باہم بغض رکھا، اور تم دھوکہ میں پڑ گئے، پھر اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا، وہ پکار کر کہے گی: اے میرے رب! میری اتباع کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اس کے تابعین اور اس کی جماعت کو اس سے ملا دیا جائے۔

ابو سعید ابن الاعرابی فی الزھد

۸۵۸۰..... احمد بن المغلس، اسمٰعیل بن ابی اویس، مالک، حضرت نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اسے کرلوں تو اللہ تعالیٰ آسمان سے اور لوگ زمین سے مجھے پسند کرنے لگیں، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہوجا اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبت ہوجا لوگ تجھے پسند کرنے لگیں گے۔ ابن عساکر، واحمد بن المغلس یضع الحدیث ومر برقم۔ ۸۵۷۷

۸۵۸۱..... حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ ان کے دل عجمیوں کے ہوں گے، کسی نے کہا، عجمیوں کے دل کیسے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: دنیا کی محبت، اور ان کا طریقہ دیہاتیوں جیسا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا اسے حیوانات میں صرف کرتے ہیں، جہاد کو نقصان دہ اور (صدقہ) زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھتے ہیں۔ ابن جریر

۸۵۸۲..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو آخرت کا ارادہ کرے وہ دنیا کو نقصان پہنچائے گا، اور جو دنیا چاہے گا وہ آخرت کو نقصان پہنچائے گا، تو تم لوگ فنا ہونے والی کو باقی رہنے والی کے لیے نقصان پہنچاؤ۔ ابن عساکر

# رسول اللہ ﷺ دنیا سے دور تھے

۸۵۸۳.....علی بن رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا: لوگو! تمہارا طریقہ نبی ﷺ کے طریقہ سے کتنا دور ہو چکا ہے؟ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور تم لوگ سب سے زیادہ اسی میں رغبت رکھنے والے ہو۔ ابن عساکر وقال ھذا حدیث صحیح، وابن النجار

۸۵۸۴..... حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت سے بچے ہوئے سونے کی ایک چین (زنجیر) اپنی لاٹھی سے اٹھائی تو وہ نیچے گر گئی پھر اسے اوپر اٹھالیا، آپ فرمانے لگے: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب اس کی تمہارے پاس کثرت ہوگی؟ تو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، اتنے میں ایک شخص نے کہا: اللہ کی قسم! ہم چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے ہمارے لیے زیادہ کردے، تو جو چاہے صبر کرے، اور جس نے فتنہ میں پڑنا ہے فتنہ میں پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ فتنہ ہی ہو پھر تم نافرمانی کرنے لگو گے۔ ابونعیم وسندہ صحیح

۸۵۸۵..... حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا، تو لوگوں کو اس کے لیے کفن نہ ملا، لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہمیں اس کے لیے کفن نہیں ملا، آپ نے فرمایا: اس کے ازار میں دیکھو تو لوگوں کو دو دینار ملے، نبی ﷺ نے فرمایا: دو داغ ہیں، اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔ مر برقم: ۲۲۹۸/ ۸۵۲۰ وقال رواہ احمد عن علی ص

۸۵۸۶.....ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: عزیر ایک عابد شخص تھے انہوں نے خواب میں بہتی ہوئی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی ، پھر وہ بیدار ہو کر دوبارہ سو گئے، چنانچہ خواب میں پانی کا ایک قطرہ آنسو کے برابر آگ کا ایک شرارہ کھٹو پ بادل میں دیکھا، اس کے بعد ان کی آنکھ کھل گئی، انہوں اللہ تعالیٰ سے گفتگو کی اور کہا: اے میرے رب! میں نے اپنے خواب میں بہتی نہریں چمکتی آگ دیکھی ہیں، اسی طرح پانی کا قطرہ جو آنسو کے برابر اور آگ کا شرارہ دیکھا ہے

اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیا: اے عزیر! پہلی بار جو تم نے بہتی نہریں اور چمکتی آگ دیکھی ہیں تو یہ دنیا کا گزرا ہوا حصہ ہے، اور جو تم نے پانی کا قطرہ آنسو کی طرح اور شرارہ بادل میں دیکھا تو یہ دنیا کا باقی ماندہ حصہ ہے۔ ابن عساکر وفیہ، جمیع بن توب منکر الحدیث

۸۵۸۷.....حضرت ابوجحیفۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں گھر، گوشت اور ثرید کھا کر نبی ﷺ کے پاس ڈکاریں لیتے آیا، آپ نے فرمایا: اے ابوجحیفۃ اپنی ڈکار روکو، کیونکہ دنیا میں زیادہ سیر لوگ قیامت میں لمبی بھوک والے ہوں گے۔ ابن جریر ومر، ۶۲۲۰

۸۵۸۸.....حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کی بعثت سے پہلے میں تاجر تھا، پھر جب آپ نبی بنادیئے گئے تو تجارت اور عبادت دونوں کرنے لگا، لیکن یہ دونوں جمع نہ ہوئیں، تو میں نے عبادت اختیار کی اور تجارت چھوڑ دی، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوالدرداء کی جان ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ آج مسجد کے دروازے پر میری دوکان ہو جہاں میری کوئی نماز نہ رہے اور ہر روز مجھے چالیس دینار کا منافع ہو اور میں اسے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صدقہ کروں، کسی نے ان سے کہا: اے ابودرداء ایسے کیوں؟ اور آپ کیوں ناپسند کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: حساب کی شدت کی وجہ سے دیکھئے! نظام جہاں کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا۔ ابن عساکر

۸۵۸۹.....حضرت ابوالدرداء سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) کوئی گھر نہیں اور (ضرورت سے زائد) اس کے لیے وہ شخص جمع کرتا ہے جسے عقل نہیں۔ ابن عساکر مر برقم: ۶۰۸۶

۸۵۹۰.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہے صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر یا جو اس کے قریب کرے، عالم اور سیکھنے والا بھلائی میں شریک ہیں اور تمام لوگ مکھیوں کی مانند ہیں ان میں کوئی بھلائی نہیں۔

ابن عساکر ومر برقم: ۶۰۸۴

تشریح:.....معلوم ہوا کہ علم سیکھنے اور سکھانے والا شعبہ اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے والا طبقہ رحمت خداوندی کے مستحق ہیں۔

۸۵۹۱ ... ابوذر! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مال کی کثرت غنا (مالداری) ہے اور مال کی کمی فقر و فاقہ ہے؟ مالداری تو دل کی ہے اور محتاجی دل کی محتاجی ہے، جس کے دل میں غنا ہو تو دنیا کی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جس کے دل میں محتاجی ہو تو دنیا کی بیشتر چیزیں بھی اسے مالدار نہیں کر سکتیں اسے اس کے دل کا بخل نقصان دے گا۔ نسائی، ابن حبان، طبرانی فی الکبیر سعید بن منصور

تشریح: ...... عام زبان میں کہتے ہیں فلاں کی آنکھوں میں بھوک ہے۔

۸۵۹۲ ... ابوذر! کیا تم مال کی زیادتی کو غنا (مالداری) سمجھتے ہو اور مال کی کمی کو فقر خیال کرتے ہو؟ (جبکہ) ایسا نہیں، غنا تو دل کا غنا ہے۔ حاکم

۸۵۹۳ ... تمہیں دنیا کی وہ چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی جو آخرت کے لیے ہو نقصان دہ وہ چیز ہے جو دنیا کے لیے ہو۔ ابو نعیم عن ابن عباس

تشریح: ...... اس بات میں بہت گہرائی ہے۔

## ایک خادم اور ایک سواری کا کافی ہونا

۸۵۹۴ ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ان کی عیادت کرنے آئے، انہیں نیزہ لگا تھا، (حضرت معاویہ کو دیکھ کر) رونے لگے، حضرت معاویہ نے فرمایا: آپ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ کیا درد کی وجہ سے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے، آپ نے فرمایا نہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی تھی اور میں چاہتا ہوں کہ میں آپ علیہ السلام کی پیروی کروں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، شاید تم وہ زمانہ پاؤ جس میں لوگوں کے مابین مال تقسیم کیے جائیں گے، تو تمہارے لیے مال میں سے، ایک خادم اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک سواری کافی ہے۔

ابن عساکر وقال فيه سمرة بن سهم الاسدي، قال ابن المديني مجهول لا نعلم احدا روى عنه غير ابي وائل

۸۵۹۵ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ محمد بن یونس، عبداللہ بن داؤد التمار الواسطی اسمٰعیل بن عیاش، ثور بن یزید، حضرت مکحول، حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو ایسی قوم کی پیروی لازماً کرنا کہ جب (حساب سے) لوگ خوفزدہ ہوں گے وہ بے خوف ہوں گے اور جب لوگ امن طلب کر رہے ہوں گے وہ اطمینان سے ہوں گے۔

آخری دور میں میری امت کے کچھ لوگ ہوں گے جن کا حشر انبیاء کے ساتھ ہوگا، لوگ انہیں دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ انبیاء ہیں، کیونکہ ان کی حالت ایسی ہوگی، میں انہیں پہچانتا ہوں گا میں کہوں گا: یہ میری امت (کے لوگ) ہیں، (اس وقت) سب لوگ کہیں گے، یہ تو انبیاء ہیں، وہ لوگ بجلی اور ہوا کی طرح سے گزر جائیں گے، لوگوں کی آنکھیں ان کے نور سے چندھیا جائیں گی۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے بھی ان کے عمل کی طرح (عمل کرنے کا) حکم دیں، تاکہ میں بھی ان کے ساتھ مل جاؤں، آپ نے فرمایا: ابو ہریرہ! وہ بہت دشوار راہ، یعنی انبیاء کی راہ پر چلے، انہوں نے باوجود یکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیر کیا بھوک طلب کی، اور باوجود یکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کپڑا پہنایا انہوں نے کپڑے کی تنگی مانگی، باوجودیکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں سیراب کیا انہوں نے پیاس مانگی، یہ ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے پاس جو کچھ موجود ہے اس کی امید میں چھوڑ دیں۔

حلال کے حساب کے خوف سے حلال چھوڑ دیا، انہوں نے دنیا کا ساتھ دیا لیکن دنیا میں ان کے دل نہیں لگے، کاش اللہ تعالیٰ مجھے اور انہیں جمع کر دے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کے اشتیاق میں رو پڑے، اور فرمایا ابو ہریرہ! اللہ تعالیٰ جب زمین والوں کو عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں تو جب ان کی بھوک اور پیاس دیکھتے ہیں تو عذاب روک دیتے ہیں ابو ہریرہ ان کی راہ اختیار کرنا، جو ان کی روش سے پھرے گا سخت حساب میں باقی رہے گا۔

مکحول فرماتے ہیں چنانچہ میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا کہ وہ بھوک اور پیاس کی وجہ سے دبے ہو رہے ہیں، میں نے ان سے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے، اپنے آپ پر ترس کھائیں، آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قوم کا ذکر فرمایا اور مجھے ان کے طریقہ پر رہنے کا حکم دیا ہے سو مجھے خوف رہتا ہے کہ وہ قوم اپنا راستہ طے کر لے اور ابو ہریرہ حساب کی شدت میں باقی رہ جائے۔

الديلمي قال في الميزان عبدالله بن داؤد الواسطي التمار، قال البخاري: فيه نظر، وقال نسائي: ضعيف، وقال ابو حاتم ليس بقوي وفي احاديثه مناكير، وتكلم فيه ابن حبان، وقال ابن عدي. هو ممن لا بأس به ان شاء الله، قال الذهبي بل كل البأس به، وروایاته

تشید بصحة ذلک، وقد قال البخاری: فیه نظر ولا یقول هذا الا فیمن یتهمه غالباً

تشریح:...... سنداً اس حدیث میں ضعف ہے اور ایک گروہ ضعیف روایات کو ہی اپنا مطمح نظر سمجھتا ہے، اور آج کل کے پاگلوں، خطیبوں، اور مغرور دماغ لوگوں کو اس کا محل سمجھتا ہے، حالانکہ یہ سراسر غلط تاویل ہے روایت میں دو باتیں قابل غور ہیں، کہ وہ لوگ حساب کے خوف سے حلال سے پرہیز کریں گے معلوم ہوا وہ علم والے ہوں گے، دوم دنیا سے تعلق رکھیں گے لیکن دنیا ان کے دل میں گھر نہیں کرے گی، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تارک دنیا اور جنگلوں میں رہنے والے نہ ہوں گے، اس واسطے اس سے لامحالہ وہ لوگ مراد ہیں جو علم کے ساتھ ساتھ آخرت کی قوی فکر رکھتے ہوں، اور موجودہ دور کا نیم برہنہ، آدھا ننگا فرقہ ہرگز مراد نہیں، یہ جاہل بے دین، مشرک اور غلط عقائد کے مالک ہوتے ہیں۔

۸۵۹۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ کی کسی گلی میں چل رہا تھا، آپ نے فرمایا: ابوہریرہ! زیادہ مال والے ہلاک ہوئے اور ایک روایت میں ہے زیادہ مال والے ہی کم حصہ والے ہیں، ہاں جس نے ایسا، ایسا کہا، اور آپ نے اپنے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کیا، اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

## جنت کے خزانہ کا راز

پھر فرمایا: ابوہریرہ! کیا تمہیں جنت کا خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: **لاحول ولاقوة الا باللہ ولا ملجأ ولا منجا من اللہ الا الیه**، نیکی کرنے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی پناہ گاہ ہے اور نہ نجات کی جگہ، پھر فرمایا: ابوہریرہ! جانتے ہو اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر کیا حق ہے اور لوگوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا لوگوں پر یہ حق ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ انہیں عذاب نہ دے۔ مسند احمد، حاکم

۸۵۹۷ حضرت ابوواقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس جاتے، آپ پر جب قرآن مجید کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو ہمیں آگاہ فرماتے، ایک دن ہم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ہم نے مال (کے اسباب) نماز قائم کرنے زکوۃ ادا کرنے کے لیے اتارا ہے، اگر انسان کی مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی تلاش میں لگ جائے، اور اگر اس کے لیے دوسری ہو تو تیسری کی تلاش میں لگ جائے گا، اور انسان کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو توبہ کرے۔

الحسن بن سفیان وابونعیم ومر برقم ۳۳۲۔

۸۵۹۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: (ایک دفعہ) میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھ کر رونے لگی، آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو؟ اگر میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو تو تمہارے لیے اتنی دنیا کافی ہے جتنا کسی گھڑسوار کا توشہ ہوتا ہے اور ہرگز مالداروں سے (زیادہ) میل جول نہ رکھنا۔ ابوسعید ابن الاعرابی فی الزهد

۸۵۹۹ ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ مسلمان، درہم کے پاس بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔ بیہقی فی الزهد

۸۶۰۰ عمرو بن غیلان ثقفی نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: اے جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور اس بات کی تصدیق کی کہ جو کچھ میں نے پیش کیا وہ آپ کی طرف سے برحق ہے تو اس کا مال کم کر دے اور اپنی ملاقات اس کے لیے محبوب بنا دے، اور موت جلد لا، اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا اور نہ میری تصدیق کی، اور اسے معلوم نہیں کہ جو کچھ میں لایا وہ حق ہے تو اس کی اولاد اور مال بڑھا دے اور اس کی عمر لمبی فرما۔ البغوی وابن منده

۸۶۰۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جریر! میں تمہیں دنیا اور اس کے دودھ کی مٹھاس اور دودھ چھوڑنے کی کراہت سے ڈراتا ہوں۔ الدیلمی

# پسندیدہ دنیا

۸۶۰۲..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوامامہ الباحلی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: تمہارا قرض تمہاری آخرت کے لیے اور تمہارا درھم گزر اوقات کے لیے ہونا چاہیے، اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جس کے پاس درھم نہیں۔ بیهقی فی شعب الایمان

۸۶۰۳..... (علی رضی اللہ عنہ) عاصم بن ضمرۃ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سامنے دنیا کی مذمت بیان کی، آپ نے فرمایا: دنیا سچائی کا گھر ہے اس کے لئے جو اس کی تصدیق کرے، اور اس کے لیے نجات کا گھر ہے جو اس سے سمجھے اور مالداری کا گھر ہے اس کے لئے جو اس میں سے توشہ حاصل کرے، اللہ تعالیٰ کی وحی کے نازل ہونے کی جگہ ہے، اس کے فرشتوں کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے اس کے انبیاء کی سجدہ گاہ ہے اس کے اولیاء کی تجارت کی منڈی ہے جس میں انہوں نے رحمت کا نفع اٹھایا، جس سے جنت کو کمایا، تو اس کی کیا مذمت کی جائے؟

اس نے اپنی جدائی کا اعلان کردیا اور اپنے فراق کا نعرہ بلند کیا، اور اپنے سرور کی سرور کے ساتھ اور اپنی آزمائش کی آزمائش کے ساتھ تشبیہ دی، تاکہ ڈرایا جائے اور رغبت دلائی جائے اے دنیا کی مذمت کرنے والے! اپنے نفس کو بہلانے والے، تجھے کب دنیا نے دھوکا دیا کب تیرے سامنے قابل مذمت کام کیا ہے، کیا تیرے آباء واجداد کو بوسیدگی میں بچھاڑنے کی وجہ سے یا تیری ماؤں کو تحت ثریٰ میں بچھاڑنے کی وجہ سے، کتنی بار تو اپنے ہاتھوں سے بیمار ہوا، اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعہ رنجور و مریض، تو شفا طلب کرنے لگا اور اطباء سے اس بیماری کی تشخیص کرنے کا وصف بیان کرانے لگا، تجھے تیری دوا فائدہ نہ دے اور تیرا رونا نفع بخش نہ ہو۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۶۰۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی دنیا کی خاطر اپنی آخرت نہ چھوڑے، اور اپنی دنیا کو اپنی آخرت کی خاطر ترک کرے۔ علی بن معبد فی کتاب الطاعة والعصیان، ابن عساکر

۸۶۰۵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: وہ تمہارے اچھے لوگ ہیں جو آخرت کے لیے (بالکل) دنیا چھوڑ دیں، اور نہ وہ اچھے لوگ ہیں جو دنیا کے لیے آخرت چھوڑ دیں لیکن بہتر وہ لوگ ہیں جو ہر ایک سے حاصل کریں۔ ابن عساکر

۸۶۰۶ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: تمہارے اچھے لوگ وہ ہیں جو اپنی آخرت کے لیے دنیا اور اپنی دنیا کے لیے اپنی آخرت لیتے ہیں۔ ابن عساکر

# عیب پوشی..... کسی کا عیب چھپانا

۸۶۰۷ امام شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے (فرماتے ہیں) کہ ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آکر کہا: میری ایک بچی ہے جسے میں نے زندہ درگور کردیا تھا لیکن ہم نے اسے مرنے سے پہلے باہر نکال لیا، اس نے ہمارے ساتھ اسلام کا زمانہ پایا، اور مسلمان ہوگئی، پھر جب مسلمان ہوئی تو اللہ تعالیٰ کی کوئی حد اس پر لگ گئی، تو اس نے چھری لے کر اپنے آپ کو ذبح کرنا چاہا تو ہم نے اسے دیکھ لیا، اس نے اپنی کچھ رگیں کاٹ لی تھیں، ہم نے اس کا علاج معالجہ کیا تو وہ ٹھیک ہوگئی، پھر اس نے اچھی توبہ کی، اب کسی قوم کی طرف سے اس کا رشتہ آیا ہے کیا میں اس کی حالت سے انہیں آگاہ کروں؟

حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس چیز کو ظاہر کرنے کا ارادہ کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ نے چھپایا ہے اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر لوگوں میں سے کسی کو بھی تم نے اس کی حالت سے خبردار کیا تو میں تمہیں شہر والوں کے لیے عبرت کا نشان بنادوں گا، بلکہ اس کا نکاح پاکدامن مسلمان [illegible] وهناد، الخرائطی

تشریح: عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ خود بخود دوسروں کے عیوب بتانا شروع کردیتے ہیں [illegible]

جائے کہ بھئی میرے سامنے کسی کی برائی نہ کی جائے ورنہ اس برائی کا سدباب مشکل ہے۔

۸۶۰۸ ... حضرت شعبی سے روایت ہے حضرت عمر کسی گھر میں تھے آپ کے ساتھ جریر بن عبداللہ بھی تھے (وہاں) حضرت عمر نے (کوئی) خوشبو سونگھی، تو آپ نے فرمایا اس خوشبو والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور اس سے وضو کرے، تو حضرت جریر نے کہا: امیر المؤمنین! بھلا ساری قوم وضو کرے، تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، آپ جاہلیت میں بہترین سردار تھے اور اسلام میں بھی بہترین سردار ہو۔ ابن سعد

۸۶۰۹ ... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، (دوران نماز) ایک شخص نے سانس لیا، حضرت عمر جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے: میں اس سانس والے کو قسم دیتا ہوں کہ وہ اٹھے اور وضو کرکے اپنی نماز لوٹائے، تو کوئی بھی نہ اٹھا، میں نے کہا: امیر المؤمنین! اسے قسم نہ دیں بلکہ ہم سب سے کہیں یوں ہماری نماز نفل ہو جائے گی، اور اس ایک شخص کی فرض، تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تمہیں اور اپنے آپ سب کو کہتا ہوں کہ ایسا کرو چنانچہ انہوں نے وضو کیا اور پھر نماز دہرائی۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

# شفاعت وسفارش

۸۶۱۰ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جب تم لوگ ہمارے پاس آؤ تو پوری کوشش کرکے معافی کا سوال کرو، کیونکہ یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے کہ میں سزا میں غلطی کرنے کے بجائے معافی میں غلطی کروں۔ بیہقی فی السنن

۸۶۱۱ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں ایک مخزومی عورت سامان مانگ کرلے جاتی تھی اور پھر اس کا انکار کردیتی تو نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمادیا، اس کے گھر والے حضرت اسامہ کے پاس آکر گفتگو کرنے لگے، اسامہ نے نبی ﷺ سے اس عورت کے بارے میں (سفارشانہ) گفتگو کی، آپ نے فرمایا: اسامہ! میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی کسی حد میں (سفارشانہ) گفتگو کرتے نہ دیکھوں، پھر آپ خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا:

تم سے پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے اس کی وجہ یہ تھی کہ جب ان کا کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے، اور کوئی کمزور یہ جرم کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے، اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر (بالفرض) فاطمۃ بنت محمد (ﷺ) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ اسی طرح کاٹتا جس طرح مخزومی عورت کا ہاتھ کاٹا جارہا ہے۔ عبدالرزاق، مر برقم ۶۴۹۴

# شکرگزاری کا حکم

۸۶۱۲ ... (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر کو ایک شخص کو سلام کا جواب دیتے سنا جس نے آپ کو سلام کیا تھا، پھر حضرت عمر نے اس سے پوچھا: تم کیسے ہو؟ تو اس نے کہا: میں آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمر نے فرمایا: میں تم سے یہی چاہتا تھا۔ مالک، وابن المبارک بیہقی فی الشعب

۸۶۱۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: شکر گزار اللہ تعالیٰ کے مزید (انعام) کے ساتھ ہوں گے، سو زائد (انعام) تلاش کریں، اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم شکر کروگے تو میں (انعامات میں) اضافہ کروں گا۔ الدینوری

۸۶۱۴ ... حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: اپنے دنیوی رزق پر قناعت کرو، کیونکہ رحمن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو بعض پر، رزق میں فضیلت بخشی تاکہ سب کو آزمائیں، جس کے لیے رزق میں وسعت بخشی اسے یوں آزماتے ہیں کہ اس کا شکر کیسا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جس چیز کے بارے میں اسے رزق بخشا اور قدرت عطا کی وہ اپنے واجب حق کی ادائیگی کرے۔ ابن ابی حاتم

۸۶۱۵...... حضرت (علی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کا ایک لشکر روانہ کیا اور فرمایا: اے اللہ! اگر آپ نے ان لوگوں کو صحیح سالم لوٹایا تو میں آپ ایسا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے وہ لوگ بغیر کسی تاخیر کے بحفاظت واپس آ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے اللہ تعالیٰ کی وسیع نعمتوں پر'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ایسا نہیں کہا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں صحیح سالم لوٹایا تو میں اس کا شکر ادا کروں گا جیسا کہ اس کا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں نے ادا نہیں کیا؟ بیھقی فی الشعب

۸۶۱۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: پوری نعمت، جنت میں داخلہ اور جنت میں اللہ کی زیارت ودیدار ہے۔ اللالکائی

۸۶۱۷...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نعمت شکر کے ساتھ جڑی ہوئی اور شکر مزید (نعمت) کے ساتھ جڑا ہوا، اور یہ دونوں ایک تاگے میں پروئے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ سے مزید (انعام) اسی وقت ہوگا جب بندے کی طرف سے شکر منقطع ہو جائے۔ بیھقی فی الشعب

۸۶۱۸...... محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے نہیں کہ شکر کا دروازہ کھولیں اور مزید (نعمت) کا دروازہ بند کر دیں، اور دعا کا دروازہ کھولیں اور اجابت وقبولیت روک لیں، توبہ کا دروازہ کھولیں اور مغفرت کا روک لیں میں تمہارے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم نے شکر کیا تو میں ضرور (نعمتوں میں) اضافہ کروں گا'' اور فرمایا: مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا'' اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس نے کوئی برا کیا یا اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور رحیم پائے گا۔ ابن ماجہ، العسکری

۸۶۱۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرئیل نے اپنے رب کی طرف سے آ کر کہا: اے محمد (ﷺ) اگر آپ اللہ تعالیٰ کی رات دن ایسی عبادت کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ اس کی عبادت کا حق ہے تو کہو: **الحمدللّٰہ حمدًا دائمًا مع خلوده، والحمدللّٰه حمدًا دائمًا لامنتهى له دون مشيئته والحمدللّٰه حمدًا دائمًا لايوالى قائلها الارضاه والحمدللّٰه حمدًا دائمًا كل طرفة عين ونفس نفس**

تشریح: ...... میں اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرتا ہوں جو ہمیشہ اس کی ہمیشگی کے ساتھ ہو، اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف جو ہمیشہ ہو جس کی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے علاوہ کوئی انتہا نہیں، اللہ تعالیٰ کی ایسی دائمی تعریف کہ جس کا کہنے والا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے قریب ہو اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ تعریف جو ہر آنکھ کے جھپکنے اور ہر سانس کے چلنے کے ساتھ ہو۔ الخرائطی فی الشکر

۸۶۲۰...... عروہ بن رویم سے روایت ہے کہ عبدالرحمن بن قرط اپنے منبر پر چڑھے تو یمنی لوگوں پر زعفران، اور قضاعہ والوں پر زرد رنگ دیکھا تو کہا: تیری فضیلت وکرامت تو کسی قدر ظاہر ہے تیری کتنی وسعت ہے تو کیسی نعمت ہے، لوگو! جان لو! کوچ کرنے والے کی قوم نے کسی وقت اپنے پڑوسی سے کوچ کیا تو وہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمت سے زیادہ سخت ہے وہ اسے لوٹا نہیں سکتے انعام کرنے رب العالمین کے شکر کرنے کی وجہ سے نعمت، جس پر نعمت کی جائے قائم رہتی ہے۔ ابن عساکر

۸۶۲۱...... محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ حضرت حسان بن ثابت سے فرمایا: اے حسان! جاہلیت کا کوئی قصیدہ مجھے سناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم سے جاہلیت کے اشعار اور انہیں نقل کرنے کا گناہ ہٹا دیا ہے، اور ایک روایت میں ہے ہمارے سامنے جاہلیت کے وہ اشعار پیش کرو، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے سے معاف کیا ہے، آپ نے الاعشیٰ کا وہ قصیدہ پڑھا جس میں اس نے علقمہ بن علاثہ کی ہجو کی ہے۔

اے علقمہ تجھے عامر سے کوئی نسبت نہیں، ٹوٹے تانتوں والا اور تانت لگانے والا، جو بہت زیادہ ہجو پر مشتمل ہے پر جس میں علقمہ کی برائی بیان کی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! میری اس مجلس کے بعد پھر میرے سامنے یہ قصیدہ نہ پڑھنا، اور دوسری روایت میں ہے آج کے بعد میرے سامنے اس طرح کا قصیدہ نہ پڑھنا۔

حضرت حسان عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے شخص (کی ہجو) سے روک رہے ہیں جو مشرک تھا اور قیصر کے پاس ٹھہرا تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! جو لوگوں کا زیادہ شکریہ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بھی زیادہ شکر گزار ہوتا ہے، قیصر نے ابوسفیان بن حرب سے

میرے متعلق پوچھا: تو انہوں نے (جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) میرا مرتبہ گھٹانا چاہا، اور اس شخص سے پوچھا تو اس نے اچھی بات کہی یوں نبی ﷺ نے اس شخص کا اس بات پر شکریہ ادا کیا۔

اور ایک روایت میں ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: حسان! قیصر کے پاس میرا تذکرہ ہوا تو وہاں ابوسفیان اور علقمہ بن علاثہ موجود تھے، ابو سفیان (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) انہوں نے میرے متعلق کوئی نہ کوئی برائی نکالنے کی کوشش کی اور علقمہ نے اچھی بات کی، اور جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں۔ ابن عساکر

۸۶۲۲..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص یہ سمجھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی کھانے پینے کے علاوہ کوئی نعمت نہیں، تو وہ کم سمجھ ہے اس کے عذاب کا وقت آگیا۔ ابن عساکر

## شکر گذار اور ناشکر بندے

۸۶۲۳... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے، برص والا، گنجا اور اندھا، اللہ تعالیٰ نے انہیں آزمانا چاہا، ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، فرشتہ برص والے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ بولا: اچھا رنگ اور اچھی جلد کیونکہ لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں، فرشتہ نے کہا: اور مال کونسا زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: اونٹ، فرشتہ نے اسے دس ماہ کی گابھن اونٹنی دی، اور کہا (اللہ تعالیٰ) تجھے اس میں برکت دے۔

پھر وہ گنجے کے پاس آیا، اور کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ اس نے کہا: اچھے بال اور یہ بیماری ختم ہو جائے، کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج ختم ہو گیا اور اسے اچھے بال دے دیئے، پھر کہا: کونسا مال تجھے زیادہ اچھا لگتا ہے؟ اس نے کہا: گائے، تو فرشتہ نے اسے حاملہ گائے دی اور کہا تجھے اس میں برکت ہو۔

پھر وہ اندھے کے پاس آیا، کہا: تجھے سب سے زیادہ کیا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: کہ اللہ تعالیٰ میری بینائی لوٹا دے، تاکہ میں اس سے لوگوں کو دیکھوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی لوٹا دی، فرشتہ نے کہا: کونسا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں، تو فرشتہ نے اسے ایک بچہ دینے والی بکری دی، بعد میں ان دونوں نے بچے دیئے اور اس نے بھی بچہ دیا، اس کے پاس اونٹوں کی ایک وادی، اس کے پاس گائیوں کی ایک وادی اور اس کے پاس بکریوں کی ایک وادی تھی۔

(کچھ عرصہ کے بعد) وہ فرشتہ اس برص والے کے پاس بالکل اسی کی شکل وصورت میں آیا اور کہا: میں مسکین آدمی ہوں، میرے سفر کے اسباب ختم ہو گئے، آج اللہ تعالیٰ اور پھر تمہارے علاوہ میرا کوئی سہارا نہیں، میں تجھ سے اس ذات کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھی جلد اور اچھا رنگ بخشا، اور اونٹوں کی شکل میں سے مال بخشا، میں ان کے ذریعہ اپنی سفری ضرورتیں پوری کروں گا۔

برص والے نے کہا: حقوق بہت زیادہ ہیں (میں کچھ نہیں کرسکتا)۔ (فرشتہ نے جو مسکین کی شکل میں تھا) کہا شاید میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو وہی برص والا نہیں جس سے لوگ نفرت کرتے تھے تو فقیر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ سب کچھ بخشا وہ کہنے لگا: یہ تو میں نے اپنے بڑوں سے وراثت میں پایا ہے، اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کر دے۔

پھر وہ گنجے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کچھ کہا جو برص والے سے کہا تھا، اس نے بھی وہی جواب دیا جو اس نے دیا تھا اس (فرشتہ) نے کہا: اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے پہلے کی طرح کر دے، پھر وہ اندھے کے پاس اس کی شکل وصورت میں آیا اور کہا: میں مسکین ومسافر آدمی ہوں، میرے سفری اسباب ختم ہو گئے، آج اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور پھر تمہارے سوا میرا کوئی سہارا نہیں میں تجھ سے اس ذات کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ بینائی بخشی، مجھے ایک بکری دو تاکہ میں اپنی سفری ضرورت پوری کرسکوں۔ اس نے کہا: میں اندھا اور فقیر شخص تھا مجھے اللہ تعالیٰ نے بینائی بخشی، ان میں سے جتنی بکریاں چاہتا ہے لے جا، اللہ کی قسم میں آج تجھ سے کسی چیز کی

مشقت نہیں سمجھوں گا جو تم اللہ تعالیٰ کے لیے لوگے۔

اس (فرشتہ) نے کہا: اپنا مال محفوظ رکھو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو آزمایا، سو تم سے راضی ہوا اور تیرے دونوں دوستوں سے ناراض ہوا۔ بخاری، مسلم

۸۶۲۴۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: جو شخص صاف ستھرا پانی پئے اور بغیر تکلیف کے (گھر) آئے جائے تو اس پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔ ابن ابی الدنیا، ابن عساکر

۸۶۲۵۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھے اکثر کہا کرتے: عائشہ تمہارے وہ اشعار کہاں ہیں؟ میں عرض کرتی کونسے اشعار کیونکہ وہ تو بہت زیادہ ہیں، آپ فرماتے: جو شکر کے بارے میں ہیں میں کہتی: ہاں جی! (یاد آ گئے) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، شاعر نے کہا ہے: اپنے کمزور کو اٹھا، تجھے کسی دن اس کی کمزوری حیرت زدہ نہ کرے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، تیری نیکی کا بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، اور جس نے تیری نیکی پر تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دے دیا، شریف شخص سے جب تو ملنا چاہے تو تو اس کی رسی کو بوسیدہ نہیں پائے گا بلکہ وہ مضبوط ہوگی۔

فرماتی ہیں: آپ فرماتے ہیں: ہاں اے عائشہ! مجھے جبرئیل نے بتایا ہے: کہ اللہ تعالیٰ جب ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا تو اپنے ایک بندے سے فرمائے گا، اس سے کسی شخص نے بھلائی کی ہوگی، کیا تو نے اس کا شکریہ ادا کیا، وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! میں سمجھا وہ آپ کی طرف سے تھی اس لیے میں نے آپ کا شکریہ ادا کیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے میرا شکر ادا نہیں کیا، جب اس شخص کا شکر ادا نہیں کیا جس کے ہاتھوں پر میں نے اس (نعمت و بھلائی) کو جاری کیا تھا۔ بیھقی فی الشعب وضعفہ، ابن عساکر

۸۶۲۶۔۔۔ حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم کے سامنے ان کی اولاد پیش کی گئی، تو وہ ان میں لمبے اور پست قد والے اور ان کے درمیان والے لوگ دیکھنے لگے، حضرت آدم عرض کرنے لگے: یارب! اگر آپ اپنے بندوں کو برابر کر دیتے (تو اچھا نہ تھا) تو ان کے رب نے ان سے فرمایا: اے آدم میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۸۶۲۷۔۔۔ حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے فرمایا: عام لوگوں کی سب سے پہلی جو جماعت جنت میں جائے گی، وہ لوگ ہوں گے جو خوشی اور پریشانی میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۶۲۸۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے جس رات اور صبح کو ایسی حالت میں بسر کیا کہ لوگوں نے اس میں مجھ سے کوئی مصیبت نہیں دیکھی تو میں نے اسے اللہ تعالیٰ کی اپنے اوپر بہت بڑی نعمت سمجھا۔ ابن عساکر

۸۶۲۹۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے سامنے وہ دو اشعار پڑھو جو ایک یہودی نے کہے ہیں میں نے کہا اس نے کہا ہے: اپنے کمزور کی مدد کر کسی دن تجھے اس کا ضعف حیرت میں نہ ڈالے، جب تجھ پر مصائب کی کثرت ہوگی وہ تیری مدد کرے گا، وہ تجھے بدلہ دے گا یا تیری تعریف کرے گا، کیونکہ جس نے تیرے کام کی وجہ سے تیری تعریف کی تو گویا اس نے بدلہ دیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے ہلاک کرے کس قدر اچھے اشعار کہے ہیں؟ جبرئیل میرے پاس اللہ تعالیٰ کا پیغام لے کر آئے، فرمایا: اے محمد! (ﷺ) جس شخص سے کوئی نیکی یا بھلائی کی جائے، وہ تعریف کے علاوہ کچھ نہ پائے تو تعریف کر دے اور جس نے تعریف کی اس نے گویا پورا بدلہ دیا۔

ایک روایت میں ہے: جس سے نیکی کی گئی اور اس کے پاس سوائے دعا اور تعریف کے کچھ نہیں تو اس نے پورا بدلہ دیا۔ بیھقی فی الشعب وضعف

۸۶۳۰۔۔۔ ابراہیم سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کیا گیا کہ نبی ﷺ اپنے کسی صحابی کے گھر میں تھے، جبکہ وہ لوگ کھانا کھا رہے تھے، اتنے میں دروازے پر ایک سائل آیا، جسے کوئی پرانی بیماری تھی اور اس سے نفرت کی جاتی تھی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اندر آ جاؤ وہ آ گیا، آپ نے اسے اپنے زانوں پر بٹھالیا اور اس سے فرمایا: کھاؤ، تو ایک قریشی شخص نے اس سے نفرت کی اور گھن کھانے لگا، پھر اس شخص کے ساتھ مرتے دم

تک یہ بیماری لگی رہی جس سے لوگ گھن کھاتے تھے۔ابن جریر

## صبر اور اس کی فضیلت

۸۶۳۱... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی حیثیت حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جب صبر ختم ہوجائے تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔ فردوس عن انس، ابن حبان عن علی، بیہقی عن علی موقوفاً ومر برقم، ۱۰۵۰ ۶

۸۶۳۲... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں صبر کو ایمان میں وہی مقام حاصل ہے جو سر کو جسم میں حاصل ہے جس میں صبر نہیں اس میں ایمان بھی نہیں۔اللالکائی

۸۶۳۳... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، ہم نے اپنی زندگی کی بھلائی صبر میں پائی ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد، حلیۃ الاولیاء

تشریح:... کیونکہ بے صبری سے انسان اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے آدمی ایمان سے خارج ہوجاتا ہے۔

## عام بیماریوں پر صبر

۸۶۳۴... (اسد بن کرز القسری البجلی) خالد بن عبداللہ سے وہ اپنے والد کے واسطہ سے اپنے دادا حضرت اسد بن کرز ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: مریض کی خطائیں ایسے گرتی ہیں جیسے درختوں کے پتے۔ابن عساکر

۸۶۳۵... ربیع بن عملیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ کے پاس ایک اعرابی تھا، لوگوں نے بیماری کا ذکر کیا، تو اس اعرابی نے کہا: میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا، تو حضرت عمار نے فرمایا: تم ہم میں سے نہیں مسلمان تو آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے، جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے درختوں کے پتے گرتے ہیں۔

اور کافر جب (کسی بیماری میں) مبتلا ہوتا ہے تو اس کی مثال اونٹ کی سی ہے اسے باندھا گیا لیکن وہ جانتا نہیں کہ کیونکہ باندھا گیا اور اسے چھوڑا جاتا ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ کیوں کھولا گیا ہے۔ابن عساکر

۸۶۳۶... حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے پاس یمن کا آدمی لایا گیا جس کی پیشانی پر بالوں کا دائرہ تھا، آنکھوں سے بھینگا، چھوٹی گردن، اس کے پاؤں ٹیڑھے، بے حد کالے رنگ اس کے پاؤں کے درمیان فاصلہ تھا، کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کیا فرض کیا ہے، آپ نے جب اسے بتادیا، تو وہ کہنے لگا میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ فرض میں اضافہ نہیں کروں گا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ کیوں؟ اس نے کہا: کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بدصورت پیدا کیا ہے مجھے پیشانی پر بالوں کے دائرے والا بھینگا، چھوٹی گردن والا، ٹیڑھے پاؤں والا، بہت سیاہ سیرین اور رانوں میں کم گوشت والا دونوں پاؤں کے درمیان فاصلے والا بنایا ہے پھر وہ شخص پیٹھ دے کر چلا گیا۔

اتنے میں جبرئیل آئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) ناراض ہونے والا شخص کہاں ہے، وہ کریم رب سے ناراض ہوا ہے، آپ اسے راضی کریں: اللہ تعالیٰ نے اسے کہا ہے: کہ کیا وہ اس بات پر راضی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے روز جبرئیل کی صورت میں اٹھائیں، تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کی طرف پیام بھیجا، (جب وہ آیا) تو آپ نے اس سے کہا: تم کریم رب سے ناراض ہوئے میں تمہیں راضی کرتا ہوں، کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں جبرئیل کی صورت میں اٹھائے؟ اس نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ! اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں، کہ اللہ تعالیٰ اپنی مرضی کے اعمال میں سے کسی چیز پر میرا جسم قوی نہ کرے پھر بھی میں اس پر عمل کروں گا۔ابن عساکر وفیہ العلاء بن کثیر

۸۶۳۷... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے بدن میں جو تکلیف بھی ہوتی ہے اللہ تعالیٰ

اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتے ہیں، تو حضرت ابی بن کعب ﷺ نے عرض کیا: اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ ابی بن کعب کے جسم پر ہمیشہ ایسا بخار رہے جو اسے بچھاڑ دے، اور جو نماز، حج، عمرہ اور آپ کے راستہ میں جہاد کرنے سے نہ روکے، یہاں تک کہ وہ اسی حال میں آپ سے ملے چنانچہ انہیں وہی بخار ہوگیا، اور مرتے دم تک ان سے جدا نہیں ہوا اور وہ اسی حالت میں نماز (باجماعت) کے لیے حاضر ہوتے، روزہ رکھتے حج، عمرہ اور جہاد کرتے۔ ابن عساکر، دیکھیں صفات الصحابہ

## مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

۸۶۳۸.....حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! جو مصیبتیں ہمیں پہنچتی ہیں اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ گناہوں کا کفارہ ہیں، تو ابی نے عرض کیا: اگر چہ تھوڑی ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ کانٹا یا اس سے کم درجہ کی مصیبت ہو، فرماتے ہیں: ابی رضی اللہ عنہ نے اپنے لیے ایسے بخار کی دعا مانگی جوان سے موت تک جدا نہ ہو اور جو حج عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ اور نماز باجماعت میں رکاوٹ نہ بنے، اس کے بعد جو بھی آپ کو ہاتھ لگاتا آپ کے جسم میں حرارت وگرمی محسوس کرتا یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

مسند احمد، ابن عساکر، ابویعلی فی مسندہ

۸۶۳۹.....ابوسفر سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوبکر کے پاس کچھ لوگ ان کے عیادت کرنے آئے، لوگوں نے کہا: اے خلیفۂ رسول! کیا آپ کے کسی طبیب کو نہ بلائیں جو آپ کی تشخیص کرے، آپ نے فرمایا: اس نے مجھے دیکھ لیا ہے، لوگوں نے عرض کیا: اس نے آپ سے کیا کہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس نے کہا: میں جو کرنا چاہتا ہوں اسے ضرور کرتا ہوں۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، فی الزھد، الحلیۃ۔ وھناد

۸۶۴۰.....ابو فاطمہ الضمری رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ نے فرمایا: تم میں سے کون چاہتا ہے کہ وہ صحت کی حالت میں اپنی صبح کا آغاز کرے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم سب یہی چاہتے ہیں آپ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، کیا تم آزمائشوں اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے، اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر بھیجا، بندے کا جنت میں ایک درجہ ہوتا ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، تو اللہ تعالیٰ اسے کسی آزمائش میں مبتلا کردیتے ہیں تاکہ اس درجہ تک پہنچ جائے، جسے وہ اپنے کسی عمل سے حاصل نہیں کرپا رہا تھا۔ البغوی، طبرانی فی الکبیر وابونعیم

## مصائب کے ذریعے آزمائش

۸۶۴۱.....عبداللہ بن ایاس بن ابی فاطمہ اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے کہ آپ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے آپ نے ارشاد فرمایا: کون چاہتا ہے کہ وہ صحتمند ہی رہے اور بیمار نہ پڑے، تو ہم لوگوں نے پہل کی اور کہا: یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم حملہ آور گدھے کی طرح ہونا چاہتے ہو، نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر فرمایا: کیا تم لوگ مصیبت والے اور کفاروں والے نہیں ہونا چاہتے؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم کی جان ہے بے شک اللہ تعالیٰ مؤمن بندے کو آزماتا ہے اور اسے اس لیے آزماتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں اس بندے کا ایک مقام ہے جسے وہ اپنے عمل سے حاصل نہیں کرسکتا، کسی آزمائش میں پڑ کر ہی اس مقام تک پہنچ سکتا ہے۔ ابن جریر فی تھذیب الآثار

۸۶۴۲.....حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک صحتمند نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھے کبھی بخار ہوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں یا رسول اللہ! جب وہ چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے کہا: جو کسی جہنمی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔ ابن جریر

تشریح:..... یہ موجبہ جزئیہ ہے موجبہ کلیہ نہیں، کیونکہ اس شخص کا جہنمی ہونا صرف نبوت کی آنکھ ہی دیکھ سکتی ہے ہر شخص کو اس کا علم نہیں ہوسکتا کہ

آج کل جو شخص بیمار نہ ہوا سے جہنمی قرار دے دیا جائے!

۸۶۴۳..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک دفعہ درد ہوا اور آپ اس کی شکایت کرنے لگے اور اپنے بستر پر پہلو پر پہلو بدلتے رہے، حضرت عائشہ نے آپ سے عرض کی: اگر یہ حرکت کوئی اور ہم میں سے کرتا تو آپ اس سے ناراض ہوتے، آپ نے فرمایا: ایمان والوں پر سختیاں کی جاتی ہیں، جس کسی مؤمن کو کانٹے یا درد کی تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہ کا کفارہ بنا دیتے ہیں، اور اس کے ذریعہ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ابن سعد، حاکم، بیهقی فی الشعب

۸۶۴۴..... حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا، آپ نے فرمایا: تجھے کبھی ام ملدم سے واسطہ پڑا، اور وہ ایک گرمی ہے جو گوشت اور کھال کے درمیان ہوتی ہے، اس شخص نے کہا یہ درد تو مجھے کبھی بھی نہیں ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی مثال پودے کی سی ہے جو کبھی سرخ ہوتا ہے تو کبھی زرد۔ مسند احمد

۸۶۴۵..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ بخار میں مبتلا تھے آپ پر ایک چادر تھی، آپ نے ان پر اپنا ہاتھ رکھا تو بخار کی حرارت چادر کے اوپر سے محسوس ہو رہی تھی، تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کتنا سخت بخار ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم پر ایسے ہی سختی کی جاتی ہے اور ہمیں دوگنا اجر دیا جاتا ہے۔

پھر وہ عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: انبیاء (علیہم السلام)، عرض کیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: صلحاء، (جو جان بوجھ کر گناہ نہیں کرتے) ان میں سے کوئی تو فقر و فاقہ میں مبتلا ہوا کہ صرف ایک قبا لے کر پھرتا رہا پھر اسے پہن لیا اور کوئی جوؤں کی بیماری میں مبتلا ہوا جسے ان جوؤں نے ہلاک کر دیا، ان میں سے ہر ایک آزمائش پر اس طرح خوش ہوتا جیسے تم عطا پر خوش ہوتے ہو۔

بیهقی فی الشعب

تشریح:..... لیکن آج کی دنیا میں کوئی بھی اس مصیبت و آزمائش میں مبتلا نہیں ہوگا کیونکہ آج کل کے لوگوں میں اس کی اہلیت نہیں، اس لیے آپ نے فرمایا: میری امت کے آخری لوگ فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوں گے۔

۸۶۴۶..... ابوعبیدہ بن حذیفہ اپنی پھوپھی فاطمہ سے نقل کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں: ہم چند عورتیں رسول اللہ ﷺ کی عیادت کے لیے آئیں، آپ کو بخار تھا، آپ نے ایک مشکیزہ کو لٹکانے کا حکم دیا، تو وہ ایک درخت سے لٹکا دیا گیا اور آپ اس کے نیچے لیٹ گئے، تو اس کا ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آپ پر پڑتا اور جو شدت بخار آپ محسوس کر رہے تھے اس میں کمی آئی میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو یہ بخار آپ سے ہٹا دیں، آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ سخت آزمائش والے انبیاء ہوتے ہیں، پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوتے ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہوتے ہیں، پھر وہ جو ان کے نزدیک ہوتے ہیں۔ بیهقی فی الشعب

تشریح:..... انبیاء کے نزدیک تر صحابہ ہیں پھر تابعین پھر تبع تابعین۔

# عمومی مصیبتوں پر صبر

۸۶۴۷..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) مسلم بن یسار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں: فرمایا: مسلمان کو ہر چیز میں اجر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ مصیبت اور تسمہ کا ٹوٹ جانا اور پیسے جو اس کی آستین میں ہوں پھر وہ انہیں گم پائے اور ان کے بارے خوفزدہ ہو جائے اور پھر انہیں اپنی جیب میں پالے۔ مسند احمد، وهناد، معاً فی الزهد

۸۶۴۸..... مسیب بن رافع سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان آدمی لوگوں کے درمیان چلتا ہے جبکہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا انہوں نے کہا: ایسے کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: مصائب، پتھر، کانٹے اور اس تسمہ کی وجہ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ بیهقی

۸۶۴۹۔۔۔عبداللہ بن خلیفہ فرماتے ہیں میں حضرت عمر کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھا، آپ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا تو آپ نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون" پھر فرمایا: جو بات تجھے بری لگے: وہ تیرے لیے مصیبت ہے۔

ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ وھناد وعبد بن حمید،، عبداللہ بن احمد بن حنبل فی الزوائد الزھد وابن المنذر .بیھقی فی الشعب

۸۶۵۰۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نے اپنی زندگی کی بہترین چیز کو صبر پایا ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد، حلیۃ الاولیاء ومربرقم، ۶۳۳۷

۸۶۵۱۔۔۔زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: حضرت ابوعبیدہ نے حضرت عمر بن خطاب کی طرف لکھا: اور خط کے مضمون میں رومی فوجوں کا تذکرہ کیا، اور وہ باتیں ذکر کیں جن سے خوف آتا تھا، تو حضرت عمر نے جواب میں لکھا: امابعد! بات یہ ہے کہ مؤمن بندہ کو جب بھی کوئی سختی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بعد کشادگی پیدا فرمادیتا ہے، ہرگز ایک مشکل دو آسانیوں پر غالب نہیں آئے گی، اور اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں: اے ایمان والو! صبر کرو صبر کی تلقین کرو، سرحدوں پر مورچہ بند رہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً تم فلاح پاؤ گے۔

مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، وابن ابی الدنیا فی الفرج بعد الشدۃ وابن جریر، حاکم، بیھقی فی الشعب

۸۶۵۲۔۔۔ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو کہتے سنا: اے اللہ میں اپنی جان و مال آپ کے راستہ میں خرچ کرنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی خاموش کیوں نہیں ہوتا، اگر آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرے اور اگر عافیت سے رہے تو شکر کرے۔الحلیۃ

۸۶۵۳۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: صبر دو ہیں، ایک صبر مصیبت پر جو اچھا ہے اور ایک صبر اس سے بھی بہتر ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں سے روکنا ہے۔ابن ابی حاتم

۸۶۵۴۔۔۔عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو جذام میں مبتلا تھا، اندھا، بہرا اور گونگا تھا، جو شخص آپ کے ساتھ تھے آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں اس میں اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت نظر آتی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: کیوں نہیں، دیکھتے نہیں اسے پیشاب کی تکلیف نہیں ہوتی، اسے کوئی دقت نہیں ہوتی سہولت سے اس کا پیشاب نکلتا ہے یہی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔عبد بن حمید

۸۶۵۵۔۔۔سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ گیا، آپ نے فرمایا: انا للّٰہ وانا الیہ راجعون، لوگوں نے کہا: امیر المؤمنین کیا آپ اپنے تسمہ ٹوٹنے پر بھی انا للہ پڑھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمان کو جو بھی ناپسندیدہ چیز مصیبت بن کر پہنچے وہ مصیبت ہے۔المروزی فی الجنائز

۸۶۵۶۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے سختی! تو جہاں تک ہو سکے سختی میں پہنچ جا (خود بخود) کھل جائے گی۔العسکری وفیہ الحسین بن عبداللہ بن ضمیرۃ واہٍ مربرقم: ۶۵۱۷

۸۶۵۷۔۔۔حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی بات سے اچھی بات کسی کی نہیں سنی وہ فرماتے ہیں: بے شک مصائب کا آخری درجہ ہے جب بھی کسی کو کوئی مصیبت پہنچی اس کی کوئی نہ کوئی حد ہوگی تو عقلمند کو چاہیے کہ جب وہ کسی مصیبت میں پھنس جائے تو اس کے ساتھ سو جائے یہاں تک کہ اس کی موت گزر جائے، کیونکہ اس کے ختم ہونے سے پہلے اسے ہٹانا اس کی پریشانی میں اضافہ کرنا ہے۔

احنف بن قیس فرماتے ہیں اس بارے شاعر نے کہا ہے۔

اکثر اوقات زمانے کا پھندا سخت ہو جاتا ہے، سو تو صبر کر نہ واویلا کر اور نہ جمع کر (نہ کود) یہاں تک کہ اپنے وقت میں اسے کشادہ کردے، ورنہ ہر پریشانی اس کی بندش اور بڑھادے گی۔ابن عساکر

۸۶۵۸۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ کے پاس جبرائیل آپ کو لوگوں کو سلام کرنے اور نماز جنازہ پڑھنے کا

طریقہ سکھانے آئے، اور کہا: اے محمد! (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر کوئی شخص بیمار ہوا اور کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے اور اگر اس سے بھی عاجز ہو تو اسکا نگہبان و ذمہ دار آئے اور پانچ وقت کی نمازوں کی پانچ تکبیریں کہا کرے، جب وہ مر جائے تو اس کا ذمہ دار اس کی نماز جنازہ پڑھے جس میں پانچ تکبیریں کہے ہر نماز کی جگہ ایک تکبیر یہاں تک کہ اس روز اور رات کی نمازیں پوری ہو جائیں۔

پھر دوسرے دن آپ کو لوگوں سے سلام کرنے کا طریقہ سکھانے لگے، وہ آپ کو مجلسوں کے پاس لے جا کر پھرتے رہے وہ کہتے: محمد (ﷺ) کہو: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے جب یہ کہا تو کہا وہ لوگ کہیں، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا اے محمد (ﷺ) انہوں نے ہم سے برکت میں فضیلت حاصل کرلی ہے، جب انہوں نے وعلیکم السلام کہا تو ہم اور وہ اجر میں برابر تھے۔

اسی دن سامنے سے آکر ایک شخص نے نبی ﷺ کو سلام کہا، تو جبرائیل نے آپ سے کہا: محمد (ﷺ) اس کا جواب نہ دو، دوسرے دن پھر اس نے سلام کیا، تو جبرائیل نے کہا: محمد (ﷺ) جواب نہ دو، تیسرے دن جب اس نے آپ کو سلام کیا: محمد (ﷺ) اسے جواب دو۔ آپ اسے سلام کا جواب دے کر جبرائیل کی طرف متوجہ ہوئے کہا: پہلے دو دنوں میں تم نے مجھے اسے سلام کا جواب نہ دینے کا حکم دیا اور اس وقت اسے سلام کا جواب دینے کو کہا اس کی کیا وجہ ہے؟

جبرائیل نے کہا: جی ہاں اے محمد (ﷺ) آج کی رات اسے سخت بخار ہوا تھا اور صبح اس کے تمام گناہ جھڑ گئے اس واسطے میں نے آپ کو اسے سلام کا جواب دینے کو کہا ہے۔ ابو الحسن بن معروف فی فضائل بنی ھاشم وفیہ عبدالصمد بن علی للعاشمی الامیر ضعفوہ

تشریح:...... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

۸۶۵۹...... اشعث سے روایت ہے فرماتے ہیں: مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل اپنے آباء واجداد سے وہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے نقل کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں سب سے پہلے لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں ہی ہوں، میرا کوئی شریک نہیں، جس نے میرے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور میری آزمائش پر صبر کیا اور میرے حکم پر راضی رہا تو میں اسے صدیق لکھوں گا اور قیامت کے روز صدیقین کے ساتھ اس کا حشر کروں گا۔ ابن النجار

۸۶۶۰ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! سب سے زیادہ آزمائش کس پر آتی ہے آپ نے فرمایا: انبیاء پر پھر ان جیسے پھر ان جیسے، یہاں تک کہ ہر شخص کو اس کے دین کے مطابق آزمایا جاتا ہے اگر اس کی دیانت مضبوط ہو تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے، اور اگر اس کے دین میں کمزوری ہو تو اسی کے مطابق آزمایا جائے گا انسان برابر آزمائش میں رہتا اور زمین پر چلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب مر برقم، ۶۳۸۳، ۶۷۷۸

۸۶۶۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اے لڑکے! میں تجھے چند کلمات نہ سکھاؤں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع بخشے؟ اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ (کے حکم) کی حفاظت کر تو اسے اپنے سامنے پائے گا، نرمی میں اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھ وہ تجھے سختی میں پہچانے گا (یعنی تیری مدد کرے گا) اور جب تو سوال کرے تو اللہ تعالیٰ سے ہی مانگ، اور جب تو مدد مانگے تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ، جس چیز نے ہونا ہے اس کے بارے قلم خشک ہو چکے ہیں۔

اگر لوگ تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نہیں لکھا تو وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، اور اگر وہ تجھے کوئی ایسا نقصان پہنچانا چاہیں جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے خلاف نہیں لکھا تو انہیں اس کی قدرت نہ ہوگی، اگر تو اللہ تعالیٰ کے لئے رضا سے یقین کے ساتھ کوئی عمل کر سکو تو کر گزرو، اور اگر ایسا نہ کر سکو تو ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنا بہت زیادہ بھلائی ہے

یاد رکھنا مدد صبر کے ساتھ ہے اور کشادگی مصیبت کے ساتھ ہے اور سختی کے ساتھ آسانی ہے۔ ھناد، الحلیۃ، طبرانی فی الکبیر

تشریح:...... اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے کا مطلب یہ ہے کہ غائبانہ حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا، مشرکوں کی طرح یا بابا، یا حضرت یا غوث میری مدد کر، مجھے یہ چیز دیدیں نہ کہنا۔

# مصائب پر اجر و ثواب ملتا رہتا ہے

۸۶۶۲... کسی نبی نے اپنے رب کے حضور شکایت کی، عرض کی اے رب! آپ کا ایک بندہ آپ پر ایمان رکھتا ہے آپ کی فرمانبرداری میں عمل کرتا ہے اور آپ اس سے دنیا روکتے اور اسے مصائب میں مبتلا کرتے ہیں (دوسری طرف) آپ کا ایک بندہ جو آپ کا انکار کرتا ہے، آپ کی نافرمانی کے اعمال کرتا ہے آپ اس سے مصائب دور کرتے اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتے ہیں. تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی: بے شک بندے اور شہر میرے ہی ہیں، اور ہر چیز تسبیح تہلیل اور تکبیر کرتی ہے، جہاں تک میرے مؤمن بندہ کا تعلق ہے تو اس کے گناہ ہوتے ہیں تو میں دنیا اس سے دور رکھتا ہوں اور اس پر مصائب ڈالتا رہتا ہوں یہاں تک کہ میرے پاس آجائے تا کہ میں اسے اس کی نیکیوں کا بدلہ دوں، اور میرا کافر بندہ تو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس سے مصائب دور کرتا اور دنیا اس کے سامنے لا رکھتا ہوں، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آجائے پھر میں اسے اس کی برائیوں کا بدلہ دیدوں۔ طبرانی فی الکبیر، الحلیة

۸۶۶۳... ابو وائل سے روایت ہے وہ حضرت عبداللہ بن مسعود یا کسی اور صحابیٔ رسول ﷺ سے نقل کرتے ہیں، ہشام دستوائی کو شک ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ جسے پسند کرتے ہیں اسے مصیبت میں مبتلا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ بندہ کو کوئی مصیبت و آزمائش پہنچے اور وہ اللہ تعالیٰ کو پکارے اور اللہ تعالیٰ اس کی پکار و دعا سنیں۔ بیھقی فی الشعب

۸۶۶۴... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں زمانۂ جاہلیت میں ایک عورت کسبی تھی، ایک دفعہ اس کے پاس کوئی مرد گزرا یا وہ کسی مرد کے پاس سے گزری تو اس شخص نے اپنا ہاتھ بڑھایا، تو اس عورت نے کہا: ارے ہٹ! اللہ تعالیٰ نے شرک کو ختم کر دیا ہے اور اسلام کو لے آیا ہے چنانچہ وہ شخص اس عورت کو چھوڑ کر چل دیا، اور اس کی طرف دیکھنے لگا، یہاں تک کہ اس کا چہرہ ایک دیوار سے ٹکرایا پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آیا اور سارا واقعہ ذکر کیا، آپ نے فرمایا: تو ایک ایسا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بھلائی دینے کا ارادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو کوئی بھلائی دینا چاہتے ہیں تو اسے اس کے گناہ کی جلد سزا دیتے ہیں، اور جب کسی بندے کو کسی برائی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں تو اس کے گناہ کی وجہ سے عذاب روکے رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے روز اسے پوری پوری سزا دیں گے۔ بیھقی فی الشعب مر ۱۲۹۱

۸۶۶۵... ابوامامہ سے روایت ہے انہوں نے وعظ کہا: لوگو! صبر سے کام لو! چاہے وہ چیزیں تمہیں پسند ہوں یا ناپسند، صبر سب سے اچھی عادت ہے یقیناً تمہیں دنیا اچھی لگتی ہے اور تمہارے لیے اس کے دامن کھینچے گئے اور اس کے کپڑے اور زیب و زینت پہنائی گئی، اور نبی ﷺ کے صحابہ اپنے صحنوں میں بیٹھتے اور کہتے ہم بیٹھتے ہیں کسی کو سلام کرتے ہیں اور کوئی ہمیں سلام کرے گا۔ ابن عساکر

۸۶۶۶... عمر بن عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ فرماتے: مجھے زید بن خطاب کے ذریعہ مصیبت پہنچی، تو میں نے صبر کیا، ایک دفعہ انہوں نے اپنے بھائی کے قاتل کو دیکھا تو فرمایا: تیرا ناس ہو تو نے میرا بھائی قتل کیا، جب تک باد صبا چلتی رہے گی میں اسے یاد رکھوں گا۔ بخاری مسلم، ابن عساکر

۸۶۶۷... عبدالرحمن بن زید بن خطاب سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زید کے قاتل سے کہا: تو اپنا چہرہ چھپا کر رکھا کر۔
بخاری فی تاریخه ابن عساکر

تشریح:...... زید رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے باپ شریک بڑے بھائی ہیں، حضرت زید کی والدہ کا نام اسماء بنت وھب بن حبیب از بنی اسد بن خزیمہ ہے اور حضرت عمر کی والدہ کا نام خیثمة بنت ہاشم بن مغیرہ مخزومی ہے، حضرت زید، حضرت عمر سے بڑے تھے آپ سے پہلے مسلمان ہوئے جنگ یمامہ میں ۱۲ھ کو شہید ہوئے، جس شخص نے آپ کو قتل کیا اس کا نام سلمہ بن صبیح جو ابومریم کا چچا زاد بھائی ہے، دیکھیں "صفات صحابہ" طبع نور محمد کراچی

۸۶۶۸... حضرت ابوسعید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے تھے کہ ان میں ایک شخص لحیم شحیم جسم والا تھا، آپ نے

فرمایا: بندۂ خدا تجھے بدن میں کبھی کوئی تکلیف بھی ہوئی ہے؟ اس نے کہا: کبھی نہیں، آپ نے فرمایا: اولاد کے بارے میں؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: گھر والوں کے متعلق؟ اس نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: اے اللہ کے بندے! اللہ تعالیٰ کا سب سے ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو خبیث وسرکش ہو جسے مال، بدن، اولاد اور اہل میں کوئی مصیبت نہ پہنچی ہو۔ الرامھرمزی فی الامثال ورجالہ ثقات

۸۶۶۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا سب سے زیادہ سخت آزمائش والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: انبیاء پھر صلحاء۔ ابن النجار مرّ ۶۸۳۰

۸۶۷۰...... حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو پھانس کا لگ جانا، یا قدم پھسلنا یا کسی رگ کا پھڑکنا تو یہ گناہ کی وجہ سے ہے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ معاف کردیتا ہے وہ زیادہ ہیں پھر آپ نے فرمایا: تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے تو یہ تمہارے ہاتھوں کا کرتوت ہے اور اکثر باتیں وہ معاف کردیتا ہے۔ ابن عساکر مرّ برقم ۶۸۴۹

۸۶۷۱...... مجاھد سے روایت ہے فرماتے ہیں: بندہ کو جو جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس گناہ کی وجہ سے ہے جو اس نے کمایا، اور جس گناہ کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں لے لیا تو اللہ تعالیٰ زیادہ انصاف والا ہے کہ وہ اپنے بندے کو دوبارہ سزا دے اور جس بات کو اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا ہو اس کی سزا دوبارہ دے۔ ابن جریر

## اولاد کے مرنے پر صبر کرنا

۸۶۷۲...... حضرت (زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: ہماری اولاد کی طرف سے رسول اللہ ﷺ ہمیں ایک عطیہ دیا، اور فرمایا: جس کے تین ایسے بچے فوت ہوگئے ہوں جو ابھی تک بالغ نہیں ہوئے، تو وہ اس کے لیے آگ سے پردہ ہوں گے۔

ابو عوانہ عن انس، دارقطنی فی الافراد عن الزبیر بن العوام مرّ برقم ۶۶۱۱

۸۶۷۳...... عبداللہ بن وھب، ثوابہ بن مسعود تنوخی، کسی ایسے شخص سے جس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہوگیا، تو آپ کو اس کا سخت صدمہ ہوا، یہاں تک کہ آپ نے اپنے گھر میں ہی نماز کی جگہ بنالی جہاں بیٹھ کر عبادت کرتے۔

نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: عثمان! اللہ تعالیٰ نے ہم پر رہبانیت (ترک دنیا) فرض نہیں کی، میری امت کی رہبانیت اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنا ہے، اے عثمان بن مظعون جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں کیا تمہیں اس بات سے خوشی نہیں کہ تم جس دروازے پر بھی آؤ وہاں اپنے بیٹے کو موجود پاؤ جو تمہارا دامن پکڑ کر اپنے رب کے حضور تمہاری شفاعت کرے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں یارسول اللہ!

کسی نے کہا: یارسول اللہ! کیا ہماری اگلی اولاد کے لیے بھی وہی ہے جو عثمان کے لیے ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں، جس نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی۔ پھر فرمایا: اے عثمان بن مظعون! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک وہیں بیٹھا رہا تو اس کے لیے جنت فردوس میں ستر درجہ ہوں گے، ہر دو درجہ کے درمیان اتنا فاصلہ جتنا ایک تیز رفتار گھوڑے کو ستر سال ایڑ لگانے اور دوڑانے سے ہوتا ہے، اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے جنت عدن میں پچاس درجے ہوں گے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا تیز رفتار گھوڑے کو پچاس سال ایڑ لگانے سے پیدا ہوتا ہے اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی، تو اس کے لیے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں جیسا اجر ہوگا، ان میں سے ہر ایک گھر کا مالک ہو اور انہیں آزاد کردیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اسے لیلۃ القدر میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔ مر برقم ۲۲۲۰ وعزاہ المصنف۔ حاکم فی تاریخہ عن انس

تشریح:......یہ حضرت عبداللہ بن عمر کے ماموں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے کے رضاعی بھائی ہیں وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کا ماتھا چوما۔

# نابالغ بچہ اپنے والدین کی سفارش کرے گا

۸۶۷۴......عبدالخالق بن ابراہیم بن طہمان اپنے والد سے وہ بکر بن خنیس سے وہ ضرار بن عمرو سے وہ ثابت بنانی وہ حضرت انس ﷺ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: حضرت عثمان بن مظعون کا بیٹا فوت ہوگیا تو انہیں بڑا صدمہ ہوا، اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز کی جگہ بنالی جس میں عبادت کرتے تھے، اور نبی ﷺ کی مجلس وحاضری سے پندرہ روز غائب رہے آپ ﷺ نے ان کے متعلق پوچھا: تو لوگوں نے کہا: ان کا بیٹا فوت ہوا، جس کی وجہ سے انہیں سخت غم پہنچا ہے۔ اور انہوں نے اپنے گھر ہی نماز وعبادت کے لیے ایک جگہ بنالی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں بلاؤ اور جنت کی خوشخبری دو! آپ جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: عثمان! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جنت کے آٹھ دروازے اور جہنم کے سات دروازے ہیں تم جنت کے جس دروازے کے پاس جاؤ تو وہاں اپنے بیٹے کو کھڑا پاؤ جو تمہارے دامن سے پکڑ کر تمہارے رب کے حضور تمہارے لیے شفاعت کرے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ!

صحابہ رضی اللہ عنہم نے محمد (ﷺ) سے عرض کیا: کیا ہماری اولاد کے بارے میں ہمارے لیے یہی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میری امت میں سے ہر اس شخص کے لیے جو ثواب کی امید رکھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عثمان! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اسلام کی رہبانیت کیا چیز ہے؟ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، اے عثمان! جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا، تو اسے ایک مقبول حج اور عمرہ کا ثواب ہے۔

اور جس نے ظہر کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے اس جیسی پچیس (۲۵) نمازوں کا ثواب ہے، اور جنت فردوس میں ستر درجات ہیں، اور جس نے عصر کی نماز باجماعت ادا کی اور پھر سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو اسے اسمٰعیل علیہ السلام کے آٹھ بیٹوں کو آزاد کرنے کا ثواب ہے ان میں سے ہر ایک کی دیت بارہ ہزار اونٹ ہیں۔

اور جس نے مغرب کی نماز باجماعت ادا کی تو اسے اس جیسی پچیس نمازوں کا ثواب اور جنت عدن میں ستر درجات ملیں گے، اور جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی تو اس کے لیے لیلۃ القدر (کی عبادت) کا ثواب ہے۔ حاکم فی تاریخہ، بیھقی فی الشعب

۸۶۷۵......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ کو ایک انصاری عورت کے بیٹے کی وفات کی اطلاع ملی، چنانچہ آپ علیہ السلام اٹھے اور ہم بھی آپ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور میں ایسا شخص تھا کہ جس کے بچے زندہ نہ رہتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ تو وہ شخص ہے جس کا کوئی بچہ نہ مرا ہو، کیا تم یہ نہیں چاہتی کہ اسے جنت کے دروازے پر دیکھو اور تمہیں بلا رہا ہو، اس عورت نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: وہ اسی طرح ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

۸۶۷۶......حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ انصار کی دیکھ بھال کرتے ان کے پاس آتے اور ان کا حال احوال پوچھتے، آپ کو پتہ چلا کہ ایک عورت کا بچہ فوت ہوگیا ہے، جس پر اس نے سخت واویلا مچایا ہے اس پر تعزیت کے لیے اس کے ہاں تشریف لے گئے، اور اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور صبر کرنے کا حکم دیا، تو اس نے کہا: یارسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں جس کے ہاں بچہ نہیں ہوتا تھا اور میرا یہی بچہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ وہ ہے جس کا بچہ بچ جائے۔ ابن النجار

۸۶۷۷......(ثابت بن قیس بن شماس) عبدالخیر بن قیس بن شماس اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں، فرمایا: قریظہ کے دن ایک انصاری نوجوان شہید ہوا جسے خلاد کہا جاتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیونکہ اہل کتاب نے اسے شہید کیا ہے، اس کی والدہ کو بلایا گیا تو وہ نقاب کر کے آئیں، کسی نے

کہا: آپ نے نقاب اوڑھی ہوئی ہے جبکہ خلاد شہید ہو چکا ہے؟ تو وہ بولیں: مجھے اگرچہ آج خلاد کی مصیبت پہنچی ہے لیکن میری حیا کو تو کوئی مصیبت نہیں پہنچی۔ ابو نعیم

تشریح:...... یہ خلاد بن سوید بن غفلہ بن ثعلبہ انصاری خزرجی صحابی ہیں، ایک یہودی عورت نے ان پر چکی کا پاٹ پھینکا جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ شہید ہو گئے۔ دیکھیں "صفات صحابہ" مطبوعہ نور محمد کراچی اور ثابت بن قیس بن شماس انہیں رسول اللہ ﷺ کا خطیب ہونے کا لقب حاصل ہے۔

۸۶۷۸..... محمود بن لبید حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے تین بچے مرگئے، اور اس نے ان کے بارے ثواب کی امید رکھی تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر چہ دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، محمود کہتے ہیں: میں نے کہا اے حضرت جابر بن عبداللہ! میں سمجھتا ہوں اگر آپ کہتے اگر چہ ایک ہو تو رسول اللہ ﷺ فرما دیتے ایک بھی، حضرت جابر نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔

بیهقی فی الشعب

۸۶۷۹..... حارث بن اقیشر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں (خاوند و بیوی) کے چار بچے فوت ہو گئے ہوں جوان سے پہلے آگے پہنچ گئے ہوں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں داخل فرمائیں گے، لوگوں نے عرض کیا: اگر چہ تین ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ تین ہوں، پھر لوگوں نے پوچھا: اگر دو ہوں؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں۔

میری امت کا ایک شخص جنت میں جائے گا اور مضر قبیلہ سے زائد لوگوں کی شفاعت کرے گا، اور میری امت کا ایک شخص جہنم کے لیے اتنا بڑا ہوگا کہ وہ اس کے ایک حصہ میں سما جائے گا۔ الحسن بن سفیان، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم

۸۶۸۰..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین بچے آگے بھیجے جو نابالغ ہوں تو اس کے لیے (جہنم کی) آگ سے مضبوط قلعہ ہوں گے حضرت ابوذر نے پوچھا: میں نے دو بچے بھیجے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابی بن کعب اور ابوالمنذر رقاریوں کے سردار نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے ایک ایک بچہ بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہوں لیکن یہ پہلے صدمہ کے وقت ہے۔ ابویعلی ابن عساکر

۸۶۸۱..... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جن دو مسلمانوں کے تین بچے فوت ہو جائیں تو ان کے لئے آگ سے بچاؤ کا مضبوط قلعہ ہوں گے، پس ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ دو ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابوذر نے کہا: میں نے تو دو ہی بھیجے ہیں آپ نے فرمایا: اگر چہ دو ہوں، تو ابی بن کعب نے کہا: میں نے تو ایک بھیجا ہے آپ نے فرمایا: اگر چہ ایک ہو لیکن پہلے صدمہ کے وقت۔ ابویعلی ابن عساکر

۸۶۸۲..... ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے کہا، آپ کا تو کوئی بچہ نہیں بچتا؟ آپ نے فرمایا: الحمدللہ اس ذات کا شکر ہے جو انہیں دارالفنا سے لے کر دارالبقا میں ذخیرہ کرتا ہے۔ ابو نعیم

۸۶۸۳..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا، وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ میرے بیٹے کو شفا بخشے، آپ نے اس سے فرمایا: کیا تمہارا آگے (آخرت میں) کوئی بیٹا ہے؟ وہ کہنے لگی: ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: جاہلیت میں یا اسلام میں؟ اس نے کہا: اسلام میں، آپ نے تین بار فرمایا: مضبوط ڈھال ہے۔ ابن النجار

۸۶۸۴..... عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ حضرت عثمان کے ہاں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو اسے منگواتے اور وہ کپڑوں میں لپٹا ہوتا، آپ اسے سونگھتے، کسی نے کہا: آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے کوئی مصیبت پہنچنے سے پہلے میرے دل میں کوئی چیز پیدا ہو جائے یعنی محبت۔ ابن سعد

# نظر کے ختم ہو جانے پر صبر

۸۶۸۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ حضرت زید بن ارقم کے پاس ان کی عیادت کرنے گیا انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی آپ نے فرمایا: اے زید اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیا کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا: صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا۔

آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر و ثواب کی امید رکھو تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا۔ ابویعلی ابن عساکر

۸۶۸۶..... حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری آنکھیں دکھنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو کیسا رہے گا؟ میں نے عرض کیا: میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں گا آپ نے فرمایا: زید بن ارقم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہی اور تم نے صبر کیا اور ثواب کی امید رکھی تو تم جنت میں داخل ہو گے۔ ابن عساکر

۸۶۸۷..... حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی کسی بیماری میں عیادت کرنے آئے، آپ نے فرمایا: تمہاری اس بیماری کا تم پر کوئی حرج نہیں، لیکن اس وقت تم کیسے رہو گے جب تم میرے بعد لمبی عمر پاؤ گے اور نابینا ہو جاؤ گے؟ عرض کیا: تب میں صبر کروں گا اور ثواب کی امید رکھوں گا، آپ نے فرمایا: تب تم جنت میں بغیر حساب داخل ہو گے، چنانچہ آپ نبی ﷺ کی وفات کے بعد نابینا ہو گئے تھے۔ ابویعلی، ابن عساکر

۸۶۸۸..... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے آنکھوں کی تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے میری عیادت کی، دوسرے دن انہیں کچھ افاقہ ہوا، چنانچہ جب آپ باہر نکلے تو نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی، آپ نے فرمایا: اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے تو تم کیا کرو گے؟ عرض کیا: میں صبر کرتا اور ثواب کی امید رکھتا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر تمہاری آنکھوں میں یہی تکلیف رہے اور تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو اور پھر فوت ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملو گے کہ تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ بیھقی فی الشعب

# رشتہ داری قائم رکھنا

۸۶۸۹..... عکرمہ سے روایت ہے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صلہ رحمی نہیں کہ جو تم سے جوڑے تم اس سے ناتا جوڑو بلکہ ناتا داری تو یہ ہے کہ جو ناتا ختم کرے تم اس سے قائم رکھو۔ بیھقی فی الشعب

تشریح:..... معاشرے میں بھی یہی کمال سمجھا جاتا ہے کہ جو نہیں آتے ہم ان کے ہاں کیوں جائیں۔

۸۶۹۰..... حضرت علی سے روایت ہے فرمایا: جو مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اس کے لیے چار چیزوں کا ضامن ہوں، جو صلہ رحمی کرے اس کی عمر لمبی ہوگی، اس کے اہل وعیال اسے پسند کریں گے، اس کا رزق وسیع ہوگا اپنے رب کی جنت میں داخل ہوگا۔ الدینوری

۸۶۹۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں انسان صلہ رحمی کرتا رہتا ہے اور اس کی عمر کے صرف تین دن باقی رہ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تیس سال مؤخر کر دیتا ہے اور آدمی قطع رحمی کرتا رہتا ہے جبکہ اس کی عمر کے تیس سال باقی ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں تین دن بنا دیتا ہے۔ ابوالشیخ فی الثواب

۸۶۹۲..... ابن عمرو سے روایت ہے وہ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا: آج میرے پاس قطع رحمی کرنے والا نہیں بیٹھ سکتا، اتنے میں حلقہ سے ایک نوجوان اٹھا اور اپنی خالہ کے پاس آیا، ان دونوں میں کوئی رنجش تھی، بھانجے نے خالہ کے لیے استغفار کیا اور خالہ نے اس کے لیے استغفار کیا پھر وہ نوجوان مجلس میں آگیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس قوم پر (اللہ تعالیٰ کی) رحمت نازل نہیں ہوتی جن میں قطع رحمی کرنے والا ہو۔ ابن عساکر وفیہ سلیمان بن زید ابو اداد المحاربی کذبہ ابن معین

۸۶۹۳.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ ایک قوم کے لیے شہروں کو آباد کرتا اوران کے لیے مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا کیا ان سے بغض کی وجہ سے، بنظر رحمت نہیں دیکھا، کسی نے پوچھا: یہ کیسے یارسول اللہ!؟ آپ نے فرمایا: ان کی صلہ رحمی اور ناتاداری کو قائم رکھنے کی وجہ سے۔ابن جریر والشیرازی فی الالقاب، طبرانی فی الکبیر، حاکم

۸۶۹۴.....حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میری نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی تو میں نے جلدی سے آپ کا ہاتھ تھام لیا یا آپ نے پہلے میرے ہاتھ کو تھام لیا، پھر آپ نے فرمایا: عقبہ! کیا میں تمہیں دنیا اور آخرت کے سب سے افضل اخلاق نہ بتاؤں؟ جو تم سے ناتا توڑے تم اس سے جوڑو، اور جو تمہیں محروم رکھے تم اسے عطا کرو، اور جو تم پر ظلم کرے تو اسے معاف رکھو، خبردار جو یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر بڑھائے اور اس کے رزق میں اضافہ کرے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرے اور اپنی رشتہ داری کو قائم رکھے۔ابن جریر

۸۶۹۵.....حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آکر کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے کروں جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کرے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو، اپنے رشتہ داروں سے ناتا قائم رکھو! جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر اس نے اس بات کو تھام لیا جس کا میں نے اسے حکم دیا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔ترمذی

۸۶۹۶.....حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب یہ آیت: ''اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو''۔ نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ (بیٹی) تمہارے لیے فدک (خیبر کا گاؤں) ہے۔

حاکم فی تاریخه، وقال تفرد به ابراهیم بن محمد بن میمون .عن علی بن عابس ، ابن النجار

تشریح:.....اس روایت میں ابراہیم بن محمد بن میمون شیعہ ہے، امام ذہبی فرماتے ہیں اگر یہ حدیث ہوتی تو حضرت فاطمہ اس باغ کا مطالبہ ہی کیوں کرتیں، اس لیے یہ جھوٹ اور موضوع روایت ہے۔

# خاموشی کی اہمیت

۸۶۹۷ ابن النجار اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ مجھے یوسف بن المبارک بن کامل الخفاف نے بتایا فرماتے ہیں: ہمارے سامنے ابوالفتح مفلح بن احمد الرومی نے یہ اشعار پڑھے وہ فرماتے ہیں ہمارے سامنے ابوالحسین بن القاضی ابوالقاسم التنوخی نے وہ اپنے دادا اور اپنے اباء واجداد سے اپنے والد کے واسطہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں۔

۱.....میں غصہ دلانے والی باتوں (کے سننے) سے بہرا بن جاتا ہوں اور میں بردباری سے کام لیتا ہوں، بردباری میرے بہت مناسب ہے۔

۲.....میں اکثر اس لیے زیادہ گفتگو نہیں کرتا کہ ایسا نہ ہو کہ مجھے ناپسندیدہ جواب ملے۔

۳.....جب میں بے وقوف کی بے وقوفی کو اپنے خلاف دہراؤں تو میں ہی بے وقوف ہوں۔

۴.....کتنے نوجوان ایسے ہیں جو لوگوں کو اچھے لگتے ہیں، جن کی زبانیں اور چہرے ہیں۔

۵.....عزت حاصل کرنے کے وقت سویا رہتا ہے اور گھٹیاپن کے وقت بیدار ہو جاتا ہے۔

۸۶۹۸.....حمزہ زیات سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

۱.....اپنے علاوہ کسی کے سامنے اپنا راز ظاہر نہ کر کیوں کہ ہر خیر خواہ کا ایک خیر خواہ ہے۔

۲.....اس واسطے کہ میں نے بھٹکے ہوئے لوگوں کو دیکھا وہ صحیح چمڑے کو نہیں چھوڑتے۔ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۶۹۹.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے آپ کو پوشیدہ رکھو تمہارا تذکرہ نہ کیا جائے، خاموش رہو سلامت رہو گے۔

ابن ابی الدنیا فیه

۸۷۰۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، خاموشی جنت کی طرف بلانے والی ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زبان، بدن کو درست رکھنے والی ہے، جب زبان درست رہے تو تمام اعضا ٹھیک رہتے ہیں، اور جب زبان میں لغزش ہو تو ایک عضو بھی ٹھیک نہیں رہتا۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۷۰۲..... (اسود بن اصرم المحاربی رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں ایک موٹا تازہ اونٹ لے کر مدینہ، خشک سالی اور قحط کے زمانہ میں آیا، آپ کے سامنے اس اونٹ کا ذکر ہوا تو آپ نے اسے منگوایا، جب وہ لایا گیا تو آپ نے باہر نکل کر اسے دیکھا، آپ نے فرمایا: تم یہ اپنا اونٹ کیوں ہانک کر لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے بدلہ خادم خریدنا چاہتا ہوں، آپ نے فرمایا: کس کے پاس خادم ہے؟ تو حضرت عثمان بن عفان نے فرمایا: میرے پاس یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: لاؤ، چنانچہ وہ لائے تو میں نے غلام لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا اونٹ (جو غلام کے بدلہ تھا) لے لیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں، آپ نے فرمایا: تم اپنی زبان پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں زبان پر قابو نہ رکھوں گا تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تم اپنے ہاتھوں پر قابو رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اگر میں ہاتھوں پر قابو نہ رکھوں تو کس پر قابو رکھوں گا؟ آپ نے فرمایا: زبان سے صرف بھلی بات کہو اور ہاتھوں کو صرف نیکی کی طرف بڑھاؤ۔
بخاری فی تاریخہ وابن ابی الدنیا فی الصمت والبغوی، وقال: لا اعلم لہ غیرہ والباوردی وابن مندہ وابن السکن وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم وتمام، ابن حبان، ابن عساکر، سعید بن منصور

۸۷۰۳..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس طرح گفتگو سیکھتے ہو ایسے ہی خاموشی سیکھو، کیونکہ خاموشی بڑی بردباری ہے، بولنے سے زیادہ سننے کا لالچ کرو، اور لایعنی (فضول) گفتگو نہ کرو، اور بغیر تعجب کے نہ ہنسنا اور بغیر ضرورت کے کہیں چل کر نہ جانا۔ ابن عساکر

۸۷۰۴..... ابوذر! کم کھاؤ اور کم بولو! جنت میں میرے ساتھ ہوگے۔ ابونعیم عن انس

# سچائی

۸۷۰۵..... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جبرئیل! میرے مؤمن بندے کے دل سے وہ (عبادت کی) حلاوت ومٹھاس ختم کردو جو وہ محسوس کرتا ہے چنانچہ مؤمن بندہ غمگین ہوکر جس بات کا عادی ہوتا ہے اسے تلاش کرنے لگتا ہے، اس پر اس سے بڑی مصیبت کبھی نہیں اتری، اللہ تعالیٰ جب اس کی یہ حالت دیکھتے ہیں تو فرماتے ہیں: جبرائیل! میں نے اپنے بندہ کو آزمالیا، میں نے اسے سچا پایا، میرے اس بندہ کے قلب کی طرف وہ چیز لوٹادو، جو تم نے ختم کردی تھی، میں اپنی طرف سے اس میں اضافہ کروں گا، اور اگر بندہ جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ پروا فرماتے ہیں۔ ابن عساکر

تیری رحمت مجھ سے بڑھ کر میری طلبگار ہے خدایا
یہ اپنی نادانی کہ کرم تیرا ہے گنوایا

۸۷۰۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: سچی بات کے علاوہ کسی بات میں بھلائی نہیں، جس نے جھوٹ بولا، گناہ کیا، اور جو گناہ کرتا ہے ہلاک ہوتا ہے وہ شخص کامیاب ہوا جس کی تین چیزوں، لالچ، خواہش (نفس) اور غصہ سے حفاظت کی گئی۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۷۰۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جھوٹ نہ بولنا سچ کی عادت بنالو، اگرچہ دنیا میں تمہارا نقصان ہوگا لیکن آخرت میں کشادگی ہے۔ ابن لال

# وعدہ کی سچائی

۸۷۰۸..... ہارون بن رئاب سے روایت ہے فرماتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمرو کی وفات کا وقت ہوا تو فرمایا: فلاں کو دیکھو کیونکہ میں نے اس سے اپنی بیٹی کیشہ کی بات کی ہے جو وعدہ ہے، میں نہیں چاہتا کہ میں اللہ تعالیٰ سے نفاق کی تہائی کے ساتھ ملاقات کروں میں تمہیں گواہ

بتاتا ہوں کہ میں نے اس سے اس کی شادی کردی۔ ابن عساکر

تشریح:......آج کل لوگ منگنیاں کرتے ہیں جو وعدۂ نکاح ہی ہے لیکن پھر مکر جاتے ہیں۔

# تنہائی

۸۷۰۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بے شک تنہائی میں برے میل جول کے مقابلہ میں راحت ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد فی الزھد، وابن ابی الدنیا فی العزلۃ

اس کا فیصلہ مشکل ہے کہ کس کے لیے تنہائی بہتر ہے اور کس کے لیے مجلس!

۸۷۱۰......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تنہائی سے اپنا حصہ لو۔ مسند احمد فیہ، ابن حبان فی الروضۃ والعسکری فی المواعظ

۸۷۱۱......امام مالک سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن سعید کو فرماتے سنا: کہ ابوالجہیم حارث بن صمہ انصار کے ساتھ نہ بیٹھتے تھے اور جب ان کے سامنے تنہائی کا ذکر کیا جاتا تو کہتے: لوگ تنہائی سے برے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلۃ

۸۷۱۲......ابن سیرین سے روایت ہے فرمایا: تنہائی عبادت ہے۔ ابن ابی الدنیا فی العزلۃ

۸۷۱۳......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص ہو جو میرے مال (مویشی) کی اصلاح و دیکھ بھال کرے، تو میں اپنا دروازہ بند کر کے بیٹھ رہوں اور میرے پاس کوئی نہ آئے اور نہ میں لوگوں کی طرف نکل کر جاؤں یہاں تک کہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔ حاکم

تشریح:......یعنی یہ تمنا ہے عمل نہیں کاش ایسا ہوتا۔

# لوگوں سے زیادہ میل جول کو ناپسند کرنا

۸۷۱۴......امام مالک کسی شخص سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: اگر شیطان کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ایسے علاقوں میں چلا جاتا جہاں کوئی انس پیدا کرنے والا نہیں، لوگوں کو لوگ ہی خراب کرتے ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی العزلۃ

۸۷۱۵......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: علم کے چشمے، ہدایت کے فانوس، گھروں کے ٹاٹ، رات کے چراغ، نئے دلوں والے، اور پرانے کپڑوں والے بن جاؤ، آسمان والوں میں تم پہچانے جاؤ گے اور زمین والوں میں پوشیدہ رہو۔ ابن ابی الدنیا فی العزلۃ

۸۷۱۶......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے پاس ایک پرندہ لایا گیا، آپ نے فرمایا: یہ پرندہ کہاں سے شکار کیا گیا؟ کسی نے کہا: تین میل کے فاصلے سے، فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں اس پرندے کی جگہ ہوتا، نہ لوگ مجھ سے بات کرتے اور نہ میں کسی سے بات کرتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے جاملتا۔ ابن عساکر

۸۷۱۷......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نجات کس چیز میں ہے؟ آپ نے فرمایا: اپنی زبان کو قابو میں رکھو تمہارا گھر تمہارے لیے کافی ہو اور اپنے گناہ پر رویا کرو (نسائی) قال حسن وابن ابی الدنیا فی العزلۃ، الحلیۃ، بیہقی فی الشعب

۸۷۱۸......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مسلمان آدمی کا بہترین عبادتخانہ اس کا گھر ہے جس میں اپنے آپ کو روکے رکھے، اور اپنی آنکھ و شرمگاہ کی حفاظت کرے، خبردار! بازار میں مجلس لگانے سے بچنا، کیونکہ وہ غفلت میں ڈالتی اور بےکار بنادیتی ہیں۔ ابن عساکر

۸۷۱۹......حضرت محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور لوگوں سے بچو!

مسدد وابن ابی الدنیا فی العزلۃ

۸۷۲۰......معافی بن عمران سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جو ایک ایسے شخص کے پیچھے جارہی تھی جو اللہ

تعالیٰ (کی حد میں) پکڑا گیا تھا، آپ نے فرمایا: ان چہروں کو خوش آمدید نہیں جنہیں صرف برائی میں دیکھا جارہا ہے۔الدینوری

۸۷۲۱.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب سرما، گرم بن جائے اور بیٹا غصہ (کا سبب) بن جائے، جب کمینے لوگ بکثرت ہوجائیں، اور شریف لوگ کم ہوجانے لگیں، تو چند خستہ بکریاں کسی پہاڑ میں بنی نضیر کی بادشاہت سے بہتر ہیں۔ابن ابی الدنیا فی العزلة

۸۷۲۲.....زریق مجاشعی سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبد قیس رضی اللہ عنہ آتے اور حسن بصری کے پاس بیٹھتے، پھر کچھ دن ان کی مجلس میں نہیں آئے، کسی دن حسن بصری اور ان کے احباب ان کے پاس گئے، حضرت حسن بصری نے کہا: ابوعبداللہ! آپ نے ہماری مجلس کیوں چھوڑ دی؟ کیا آپ کو ہمارے بارے کوئی شک گزرا تو ہم آپ کا اتباع کریں۔

آپ نے فرمایا: ایسی بات نہیں، لیکن میں نے صحابہ رسول سے سنا ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کا دنیا میں غم زائد ہوگا وہ آخرت میں زیادہ خوش ہوگا، اور جو تم میں کا دنیا میں زیادہ سیر ہوگا وہ آخرت میں زیادہ بھوکا ہوگا، تو میں نے اپنے گھر والوں کو اپنے دل کے لیے مناسب پایا، اور جو میں چاہتا ہوں اس پر زیادہ قدرت دینے والا، تو حسن بصری وہاں سے یہ کہتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے: اللہ کی قسم! یہ ہم سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ابن عساکر

۸۷۲۳.....حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: عامر بن عبد قیس کی جامع مسجد میں ایک نشست تھی، ہم ان کے پاس جمع ہوتے، کچھ دن ہم نے انہیں گم پایا تو ہم ان کے پاس چلے آئے (ہم نے کہا:) ابوعبداللہ! آپ اپنے ساتھیوں کو چھوڑ کر یہاں تنہا بیٹھ گئے؟ انہوں نے فرمایا: اس مجلس میں بہت سی فضول اور ملی جلی باتیں ہوتی تھیں، میں چند اصحاب رسول سے ملا ہوں، انہوں نے مجھے بتایا: کہ قیامت میں سب سے کمزور ایمان اس شخص کا ہوگا جس کا گوشت پوست دنیا میں زیادہ ہوگا انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ چیزیں فرض کی ہیں اور کچھ سنت قرار دی ہیں، اور کچھ حدود مقرر کی ہیں، سو جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور اس کے (بتائے) طریقوں پر عمل کیا، اور حدود اللہ سے بچتا رہا تو اللہ تعالیٰ اسے بغیر حساب جنت میں داخل کریں گے۔اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض اور سنتوں پر عمل کیا (لیکن) اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا اور پھر توبہ کرلی (غلطی سے پھر) ارتکاب کیا، (لیکن پھر) توبہ کرلی پھر ارتکاب کیا اور توبہ کرلی، وہ قیامت کے روز کی ہولناکیوں، اس کے زلزلوں اور مصائب کا سامنا کرے گا پھر اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کریں گے۔

اور جس نے اللہ تعالیٰ کے فرائض وسنن پر عمل کیا اور اللہ تعالیٰ کی حدود کا مرتکب ہوا تو اللہ تعالیٰ اسے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوں گے، چاہیں تو عذاب دیں اور چاہیں تو معاف کردیں، فرماتے ہیں: ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے۔ابن عساکر

۸۷۲۴.....حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے فرمایا: عزلت وتنہائی اختیار کرو کیونکہ یہ عبادت ہے۔ابن ابی الدنیا فی العزلة، سعید بن منصور

# حقدار کا حق پہچاننا

۸۷۲۵.....اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: کہ نبی ﷺ کے پاس ایک قیدی لایا گیا، وہ کہنے لگا: اے اللہ! میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں، محمد (ﷺ) کے سامنے توبہ نہیں کرتا ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے حقدار کے لیے حق پہچانا۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، دارقطنی فی الافراد، حاکم، بیهقی فی الشعب، سعید بن منصور

# معافی

۸۷۲۶.....(صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ جب قیامت کا روز ہوگا ایک شخص باآواز بلند اعلان کرنے لگا: معاف کرنے والے کہاں؟ اللہ تعالیٰ انہیں، ان کے معاف کرنے کی وجہ سے پورا

# دوسروں کی ایذاء پر صبر

۸۷۲۷..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے فلاں شخص نے گالی دی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کے احکام) نہ ہوتے تو مجھ سے لمبی زبان اور ہاتھ والا نہ ہوتا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کہا؟ تو اس نے آپ کے سامنے اپنی بات دہرائی، آپ نے فرمایا: جسے گالی دی جائے یا پیٹا جائے پھر وہ صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت بڑھائیں گے، سو معاف کیا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں معاف کرے گا۔ ابن النجار

۸۷۲۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص سے کہا: اگر تم لوگوں (کو تجارت کے لیے مال دو گے) سے قرض کا معاملہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں بدلہ میں قرض دیں گے اور اگر تو انہیں چھوڑ دے گا وہ تمہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے اپنی عزت کا قرض دو۔ ابن عساکر

۸۷۲۹..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر تم لوگوں سے نفرت کرو گے تو وہ تم سے متنفر ہو جائیں گے اور اگر تم ان سے بھاگو گے تو وہ تمہیں آملیں گے، اگر انہیں چھوڑو گے وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اس نے کہا: میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنی عزت اپنے فقر کے دن کے لیے دے دو۔ ابن عساکر

۸۷۳۰..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم لوگوں سے جھگڑو گے تو وہ تم سے جھگڑیں گے، اور اگر تم انہیں چھوڑ دو گے تو وہ تمہیں نہیں چھوڑیں گے، اور اگر تم ان سے بھاگو گے تو تمہیں آملیں گے، میں نے عرض کیا: میں کیا کروں؟ فرمایا: اپنے فقر کے دن کے لیے عزت دے دو۔ حاکم، خطیب فی، وقال: روی عن ابی الدرداء مرفوعا وموقوفا

# عشق

۸۷۳۱..... ابوغسان نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ اپنی خلافت کے زمانہ میں مدینہ کے کسی راستہ سے گزرے، اچانک ایک لڑکی چکی پیس رہی تھی اور کہہ رہی تھی: میں نے اسے تعویذوں کے کاٹنے سے پہلے چاہا۔ نرم ٹہنی کی طرح جھومتے ہوئے، گویا چاند کی چاندنی اس کے چہرے سے حاصل ہوئی ہے، وہ اشارہ کرتی اور ہاشم کے بالوں میں چڑھتی ہے آپ نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو وہ باہر آئی: آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو آزاد ہے یا لونڈی؟ اس نے کہا: لونڈی ہوں اے رسول اللہ کے خلیفہ، آپ نے فرمایا: تو کس سے محبت کرتی ہے؟ تو وہ رو پڑی، اس نے کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! میں آپ کو قبر کے حق کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ لوٹ جائیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اس قبر کے حق کی قسم! میں نہیں ٹلوں گا یا تم مجھے بتا دو اس نے کہا: میں وہی ہوں جس کے دل سے محبت کھیل رہی ہے، تو وہ محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی محبت میں رو پڑی۔

آپ نے اس کے آقا کی طرف پیغام بھیجا اور اس سے خرید کر محمد بن قاسم بن جعفر بن ابی طالب کی طرف بھیج دیا۔ الخرائطی فی اعتدال القلب

۸۷۳۲..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جب ان پر آزمائش آتی ہے تو وہ پاکدامنی اختیار کرتے ہیں لوگوں نے عرض کیا: کونسی آزمائش؟ آپ نے فرمایا: عشق۔ الدیلمی

# عقلمندی

۸۷۳۳..... حضرت ابوامامۃ سے روایت ہے فرمایا کرتے تھے: عقل سے کام لو اور اس بات کے متعلق میرا خیال نہیں جسے ہم نبی ﷺ کے عہد میں سنا کرتے تھے، وہ اٹھالی گئی ہے آج وہ اس کی نسبت ہم سے زیادہ عقلمند ہے۔ ابن عساکر

تشریح:.....یعنی اس وقت کی باتیں آج تمہاری باتوں سے زیادہ سمجھداری کی ہیں۔

۸۷۳۴.....اے ابوذر! تدبیر جیسی کوئی عقل، اور اچھے اخلاق کی طرح کوئی حسب نہیں۔بیھقی فی الشعب والخرائطی فی مکارم الاخلاق

# غیرت

۸۷۳۵.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کیا مجھے تمہاری عورتوں کے متعلق یہ بات نہیں پہنچی کہ وہ بازاروں میں حبشیوں سے مزاحمت کرتی ہیں؟ کیا تم لوگوں کو غیرت نہیں؟ جس نے غیرت نہیں کی اس میں کوئی بھلائی نہیں۔رستہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ حبشی بازاروں میں سامان لے کر ادھر ادھر جاتے ہیں اور عورتیں بازاروں میں لین دین کے لیے ان سے آگے نکلنے کی کوشش کرتیں، جیسا آج کل بازاروں میں بھیڑ کے وقت ہوتا ہے۔

۸۷۳۶.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غیرتیں دو قسم کی ہیں: اچھی اور بہتر (غیرت) جس سے مرد اپنی بیوی کو درست رکھتا ہے اور ایک غیرت ایسی ہے جو جہنم میں داخل کرے گی۔رستہ

# ضرورتیں پوری کرنا

۸۷۳۷.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جنت ایسے شخص کی مشتاق ہے جو اپنے مؤمن بھائی کی ایسی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرے جس سے وہ اپنی حالت درست کرے، اس کے لیے نعمتوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ آدمی سے اس کے مرتبہ کے بارے کہ کہاں خرچ کیا ایسے ہی سوال کریں گے جیسے مال کے بارے میں کہ کہاں خرچ کیا ہے۔

خطیب وقال فی سندہ ابو الحسین محمد بن العباس المعروف بابن النحوی فی روایاتہ نکرۃ

# قناعت، تھوڑے پر صبر

۸۷۳۸.....(عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عبید سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احنف رضی اللہ عنہ کو ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا، فرمایا: احنف! تم نے اپنی قمیص کتنے کی خریدی ہے؟ انہوں نے کہا: بارہ درہم کی، آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو کیا چھ درہم کی نہیں آسکتی تھی اور اس کی فضیلت تم جانتے ہی ہو۔ابن المبارک

تشریح:.....یعنی ضرورت کو مدنظر رکھو، قمیص سے مقصود ستر پوشی ہے، اس سے کوئی ثواب نہیں ملتا، اور نہ اس کی کوئی فضیلت ہے!

۸۷۳۹.....حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا، دنیا میں اپنی راحت پر صبر کرو، کیونکہ رحمٰن تعالیٰ نے اپنے کچھ بندوں کو رزق میں دوسروں پر فضیلت بخشی ہے، جبکہ آزمائش سب ہی کرتے ہیں، جس کے لیے رزق کشادہ کرتے ہیں (اس کی آزمائش اس طرح کرتے ہیں) کہ وہ کیسے شکر ادا کرتا ہے؟ اور اس کا اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس پر فرض کی ہیں، اور جن کے بارے رزق دیا قدرت دی ان کے حقوق کو ادا کرے۔ابن ابی حاتم

۸۷۴۰.....ابوبکر الداھری، ثور بن یزید سے وہ خالد بن مہاجر سے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انسان تیرے پاس وہ ہے جو تیرے لیے کافی ہے جبکہ تو وہ طلب کرتا ہے جو تجھے سرکش کردے، تو تھوڑے پر صبر نہیں کرتا اور نہ زیادہ سے سیر ہوتا ہے۔

اے انسان! جب تیری صبح ایسی حالت میں ہو کہ تیرے بدن میں کوئی تکلیف نہ ہو تیرے گھر میں امن ہو، تیرے پاس تیرے اس دن کا کھانا ہو، تو دنیا پر خاک ہے۔ابو نعیم فی الاربعین الصوفیة

۸۷۴۱..... ابوجعفر سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھجور کھا کر اوپر سے پانی پیا اور اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرا، اور فرمایا: جسے اس کا پیٹ جہنم میں داخل کرے اسے اللہ تعالیٰ دور کرے، پھر یہ اشعار پڑھے۔

.....تو نے جب اپنے پیٹ اور شرمگاہ کو اس کا سوال دے دیا تو وہ دونوں مذمت میں جمع ہو گئے۔ العسکری

۸۷۴۲..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن آدم! اپنے آنے والے دن کا غم اپنے موجودہ دن میں جلدی نہ لا، اگر تیری موت نہیں آئی تو تجھے اس دن تیرا رزق مل جائے گا، تجھے پتہ ہونا چاہیے کہ تو اپنے کھانے کی مقدار سے زیادہ جو بھی کمائے گا تو تو اسے دوسرے کے لیے جمع کرنے والا ہے۔ الدینوری

۸۷۴۳..... حضرت سعد سے روایت ہے انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹا اگر تم مالداری چاہتے ہو تو اسے قناعت کے ذریعہ حاصل کرو، کیونکہ جس میں قناعت نہیں اسے کوئی مال فائدہ نہیں دے سکتا۔ ابن عساکر

۸۷۴۴..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کتنی دنیا کافی رہے گی؟ آپ نے فرمایا: جو تیری بھوک روکے، تیرا ستر ڈھانپے اور اگر تجھے کوئی سایہ دار چیز میسر آجائے اور ایسی سوار جس پر تو سوار ہو تو بہت اچھی بات ہے۔ ابن النجار

۸۷۴۵..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نے (دوران تعمیر) مسجد کی پیمائش کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا: کیا موسیٰ (علیہ السلام) کے چبوترہ کی طرح چبوترہ؟ چند لکڑیاں اور گھاس پھوس کافی تھا، اور (قیامت کا) معاملہ اس سے بھی زیادہ جلد آنے والا ہے۔ الدیلمی ابن النجار مر برقم، ۷۱۰۶

۸۷۴۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ابوہریرہ جب تم سخت بھوک کو ایک چپاتی اور پانی کے ایک کوزے سے روک لو تو دنیا اور دنیا داروں پر ہلاکت ہے۔ الدیلمی

## غصہ پینا

۸۷۴۷..... ابوبرزہ اسلمی سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے سخت کلامی کی، تو ابوبرزہ نے کہا: کیا میں اس کی گردن نہ اتار دوں؟ آپ اس بات پر غصہ ہو گئے اور فرمایا: نبی ﷺ کے بعد اس کی کسی کے لیے اجازت نہیں۔

ابو داؤد طیالسی، مسند احمد والحمیدی، ابو داؤد سجستانی، ترمذی، ابویعلی، حاکم، دارقطنی فی الافراد سعید بن منصور، بیہقی فی الشعب

۸۷۴۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی بندہ نے شہد اور دودھ سے زیادہ بہتر گھونٹ جو بھرا ہے وہ غصہ کا گھونٹ ہے۔

مسند احمد فی الزھد

۸۷۴۹..... عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو مقابلہ کے لیے ایک پتھر اٹھا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ پتھر اٹھانے میں طاقت ہے، طاقت تو یہ ہے کہ کوئی غصہ سے بھر جائے اور پھر اس پر قابو پالے۔ ابن النجار

۸۷۵۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے جو ایک پتھر اٹھا رہے تھے آپ نے فرمایا: یہ کیا طریقہ ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ایک پتھر ہے جس کا نام ہم نے طاقتور پتھر رکھا ہے، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ طاقتور نہ بتاؤں؟ جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال، وقال ھکذا رواہ، فقال یرفعون بالفاء یربعون بالباء وفیہ شعیب بن بیان ذکرہ فی المغنی فی الضعفاء ولیس ھو فی المیزان ولا فی اللسان

۸۷۵۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے آپ میں پہلوان کسے کہتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جسے لوگ نہ پچھاڑ سکیں، آپ نے فرمایا: بلکہ پہلوان وہ ہے، جو غصہ میں اپنے آپ پر قابو پالے۔ العسکری فی الامثال

# نفس کا محاسبہ اور اس سے دشمنی

۸۷۵۲۔۔۔۔حضرت ابوبکر کے غلام سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں اپنے نفس سے ناراض ہوا، اللہ تعالیٰ اسے اپنے غضب سے امن عطا فرمائیں گے۔ابن ابی الدنیا فی محاسبۃ النفس

# مدارات ولحاظ

۸۷۵۳۔۔۔۔نزال بن سبرہ سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ گھر میں تھے، تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ کے متعلق ہمیں یہ کیا بات پہنچی ہے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: میں نے کیا کہا ہے؟ تو حضرت عثمان نے فرمایا: کہ آپ ان سب سے سچے اور سب سے نیک ہیں، جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا: کیا آپ نے یہ بات نہیں کی؟ انہوں نے کہا: کی ہے لیکن میں اپنا پورا دین جانے کے خوف سے کچھ دین بیچ دیتا ہوں۔ابن عساکر

۸۷۵۴۔۔۔۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم کچھ لوگوں کے سامنے کھل کھلا کر ہنستے ہیں جبکہ ہمارے دل ان پر لعنت کرتے ہیں۔ابن عساکر

۸۷۵۵۔۔۔۔محمد بن مطرف، ابن المنکدر سے، وہ سعید بن المسیب سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال کے ذریعہ اپنی عزت کا دفاع کرو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اپنے مال سے اپنی عزت کی کیسے حفاظت کریں؟ آپ نے فرمایا: تم شعراء اور جن کی زبان (کے فتنہ) کا اندیشہ رکھتے ہوانہیں عطا کرو۔الدیلمی

۸۷۵۶۔۔۔۔ حسین بن غلمان، ہشام بن عروہ سے، وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں: فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے مال سے اپنی عزت بچاؤ، لوگوں نے کہا: اپنے مال سے اپنی عزت کیسے بچائیں؟ آپ نے فرمایا: تم شاعروں اور جن کے زبانی فتنہ سے ڈرتے ہوانہیں عطا کرو۔الدیلمی

# بدکردار شخص کی مدارات کرنا

۸۷۵۷۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: مخرمہ بن نوفل آئے، رسول اللہ ﷺ نے جب ان کی آواز سنی تو فرمایا: کتنی بری معاشرت والا شخص ہے، جب وہ آگئے تو آپ نے انہیں اپنے قریب بٹھایا اور ان سے ہنسی خوشی سے پیش آئے جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب وہ دروازہ پر تھے تو آپ نے کیا کہا اور جب وہ اندر آگئے تو آپ خوشی سے پیش آئے یہاں تک کہ وہ چلے گئے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم نے مجھے فحش گو پایا؟ لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جس کی برائی سے بچا جائے۔ابن عساکر

۸۷۵۸۔۔۔۔جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: اپنے دشمن کو بھی سلام کر اللہ تعالیٰ تیری اس کے خلاف مدد کرے گا، اس کے ساتھ حلم وبردباری سے پیش آ، اللہ تعالیٰ اس کی زبان بند کردے گا۔ابن النجار

۸۷۵۹۔۔۔۔جعفر بن محمد اپنے والد سے نقل کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: اپنے دشمن کو سلام کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا، اور اس کے لیے عاجزی کر اللہ تعالیٰ تیری مدد کرے گا بندہ جب بیمار ہو کر پھر صحت یاب ہو اور کوئی بھلائی کا کام نہ کرے اور نہ کسی برائی سے رو کے تو (اس کی حفاظت کرنے والے) فرشتے جب دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم نے فلاں کا علاج کیا لیکن اسے دوا نے کچھ فائدہ نہیں دیا۔ابن النجار

۸۷۶۰۔۔۔۔(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن مرۃ السعدی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے عبد قیس کی قوم سے کہا: تم میں مروت کسے کہتے ہیں؟ لوگوں نے کہا: پاکدامنی اور کمائی کا طریقہ۔ابن المرزبان

۸۷۶۱......عطاء سے روایت ہے فرماتے ہیں: مروت ظاہری ہے اور ایک روایت میں ہے مروت ظاہری کپڑے ہیں۔ ابن المرزبان

۸۷۶۲......بنی لیث کے ایک آدمی سے روایت ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے کچھ نوجوانوں کے پاس سے گزرے جو مروت کا ذکر کررہے تھے، آپ نے ان سے پوچھا: تم لوگ کس بارے مذاکرہ کررہے ہو؟ انہوں نے کہا: مروت کے بارے میں، آپ نے فرمایا: انصاف اور فضیلت پر قائم رہنا۔ ابن امرزبان فی المروۃ

۸۷۶۳......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے ایک شخص سے فرمایا: اے ثقیف کے بھائی! تمہارے ہاں مروت کیا ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! انصاف اور اصلاح، آپ نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی یہی ہے۔ ابن النجار

۸۷۶۴......حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے مروت اور کرم نوازی کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کرم نوازی تو یہ ہے کہ نیکی اور دینے میں سوال سے پہلے تبرع (بغیر بدلہ کے نیکی واحسان) کیا جائے اور برمحل کھانا کھلایا جائے، اور مروت یہ ہے کہ آدمی اپنے دین کی حفاظت کرے، اور اپنے آپ کو گندگی سے بچائے، اپنے مہمان کی، مہمان نوازی کرے، حقوق کی ادائیگی کرے اور سلام پھیلائے۔ ابن المرزبان

۸۷۶۵......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کا حسب اس کا مال اور اس کی کرم نوازی اس کا دین اس کی اصل اس کی عقلمندی اور اس کی مروت اس کے اخلاق ہیں۔ ابن المرزبان

## مشورہ......دوسروں سے رائے لینا

مشورہ کا قصد یہ ہے کہ بعض مرتبہ کسی بات کی گہرائی تک سربراہ اور مختار شخص کی رسائی نہیں ہوتی، اور اہل مجلس میں کوئی شخص اسے آگاہ کردیتا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ جس بات میں سب کی بھلائی ہو اسے نافذ کرے۔

۸۷۶۶......(الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے لڑائی کے بارے مشورہ کیا تھا سو تم بھی اس کو اختیار کرو، فرماتے ہیں: انہوں نے جواب لکھا: اما بعد! آپ کو رسول اللہ ﷺ کی وہ وصیت معلوم ہوگی جو آپ نے انصار کے بارے اپنی وفات کے بعد ان سے سلوک کرنے کے بارے کی تھی، کہ ان کے نیک کی بات قبول کرو اور ان کے برے کو معاف رکھو۔ البزار، طبرانی فی الکبیر، عقیلی فی الضعفاء، وسندہ حسن

تشریح:......ان کی مراد تھی کہ اگر مجھ سے غلطی ہوئی تو مجھے معاف کردیں۔

۸۷۶۷......(عمر رضی اللہ عنہ) ابن شہاب سے روایت ہے کہ حضرت عمر کو جب کوئی مشکل کام پیش آتا تو آپ نوجوانوں کو جمع کرکے ان سے مشورہ لیتے اور ان کی عقل کی تیزی کا اتباع کرتے۔ بیہقی فی السنن وابن السمعانی فی تاریخہ

۸۷۶۸......ابن سیرین سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اہم) معاملہ میں مشورہ لیتے یہاں تک کہ آپ (اپنی) عورت سے بھی مشورہ لیتے، بسا اوقات آپ ان کی بات میں کوئی اچھائی دیکھتے جو آپ کو اچھی لگتی تو اس پر عمل کرتے۔ بیہقی فی السنن

۸۷۶۹......حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عورتوں کی (رائے میں) مخالفت کرو، کیونکہ ان کی مخالفت میں برکت ہے۔

العسکری فی الامثال

تشریح:......مخالفت برائے مخالفت نہ ہو، بلکہ اگر کسی کی عورت دیندار اور علم والی ہے تو اس کی بات کی زیادہ رعایت رکھی جائے، یہ حکم اس صورت میں ہے جب مرد عورت سے زیادہ علم ونظر والا ہو۔

۸۷۷۰......عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تنہا رائے ایسے ہے جیسے اکہرا دھاگہ، اور دو رائیں جیسے دو مضبوط بٹے ہوئے دھاگے، اور تین آراء نہیں ٹوٹ سکتیں۔ الدینوری

۸۷۷۱..... میتب بن نجبہ سے روایت ہے کہ حضرت حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر (رضوان اللہ علیہم) ان کے پاس ان کی بیٹی کا رشتہ طلب کرنے آئے، انہوں نے کہا: آپ لوگ ٹھہریں میں آپ کے پاس آتا ہوں، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اور ان سے عرض کی: میں اپنے گھر، حسن، حسین اور عبداللہ بن جعفر کو چھوڑ آیا ہوں اور امیر المؤمنین سے مشورہ طلب کرنے آیا ہوں۔

آپ نے فرمایا: حسن تو زیادہ طلاق دینے کا عادی ہے عورتوں کی اس کے ہاں کوئی قدر نہیں اور حسین جلد باز ہے البتہ عبداللہ بن جعفر سے شادی کر دو، چنانچہ آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا، ان دونوں حضرات نے کہا: آپ نے ابن جعفر کو رشتہ دے دیا اور ہمیں محروم رکھا کیوں؟ انہوں نے کہا: مجھے امیر المؤمنین نے مشورہ دیا ہے، چنانچہ دونوں حضرات ان کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: امیر المؤمنین! آپ نے ہمارا مرتبہ گھٹایا ہے کیوں؟ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امانت دار ہے جب تم میں سے کسی سے مشورہ طلب کیا جائے تو وہ ایسا ہی مشورہ دے جیسا وہ خود کرنا چاہتا ہے۔ العسکری مر برقم، ۸۱۰۷

تشریح:...... یہاں حضرت حسن اور حسین کے بارے جو الفاظ ہیں انہیں گستاخانہ الفاظ نہ سمجھیں یہ ایک باپ کے اپنے بیٹوں کے بارے میں کہے گئے الفاظ ہیں، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مشورہ طلب کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے مستشار کا نام کسی سے نہ لے۔ جیسے اس موقعہ پر یوں لوگوں میں بدگمانی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔

۸۷۷۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جس سے کوئی مشورہ طلب کیا گیا اور اسے پتا ہے کہ بہتری دوسری بات میں تھی تو مرنے سے پہلے اس کی عقل سلب کر لی جائے گی۔ الدینوری

تشریح:...... موجبہ جزئیہ ہے، کیونکہ جو غلط مشورہ دیتا ہے اس کے ذہن میں ہمیشہ ایک خدشہ لگا رہتا ہے رات دن وہ اسی کے متعلق سوچتا رہتا ہے اور آخر کار وہ ذہنی مریض بن جاتا ہے یوں اس کی عقل میں فتور آ جاتا ہے اور یہی عقل سلب ہونے کا مفہوم ہے۔

۸۷۷۳..... حضرت طلحہ سے روایت ہے فرمایا: بخیل سے عطیہ دینے کے بارے، بزدل سے لڑائی کے بارے اور نوجوان سے کسی لڑکی کے متعلق مشورہ مت لو۔ ابن عساکر

تشریح:...... ہر شخص سے وہی مشورہ لیا جائے جس کے حالات سے وہ متاثر نہ ہو۔

# نصیحت وخیر خواہی

۸۷۷۴..... رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت وخیر خواہی کا نام ہے، دین نصیحت (کا نام) ہے لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمانوں کے بادشاہوں اور عوام کے لیے۔ ابن عساکر

تشریح:...... فرائض، احکام، سنن، حکومتی اور تمام عوامی امور اس میں شامل ہیں

۸۷۷۵..... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین کی بنیاد خیر خواہی پر ہے میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے دین، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لیے۔ ابن عساکر

۸۷۷۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین نصیحت ہے، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، اس کی کتاب، مسلمانوں کے سربراہوں اور عام مسلمانوں کے لئے۔

ابن النجار

# نیت

۸۷۷۷۔۔۔۔۔امام مالک مؤطا میں فرماتے ہیں: محمد بن الحسن وسفیان بن عیینہ اپنی (کتاب) الجامع، میں یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم تیمی، فرماتے ہیں، میں نے علقمہ بن وقاص سے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی (اجر) ہے جس کی وہ نیت کرے، تو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے کافی ہوگی۔

اور جس کی ہجرت دنیا کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔الشافعی فی مختصر البیوطی والربیع، ابوداؤد طیالسی، والحمیدی، سعید بن منصور والعدنی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، والجارود وابن خزیمہ والطحاوی، ابن حبان، دارقطنی، نعیم بن حماد فی نسخہ مر برقم، ۲۲۶۷

۸۷۷۸۔۔۔۔۔ابن المبارک سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص سے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی، اور جس کی ہجرت کسی مال کے حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔العسکری فی الامثال

۸۷۷۹۔۔۔۔۔ابن منیع، ابوالربیع الزہرانی، عبداللہ القواریری، حماد بن زید، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم، علقمہ بن وقاص، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا فرمایا:

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے، سو جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی نیت دنیا حاصل کرنے یا عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی نیت اسی طرف ہوگی۔

ابن شاذان فی جزء من حدیثہ

۸۷۸۰۔۔۔۔۔مکرم سے، وہ محمد بن شداد سے، وہ جعفر بن عون سے، وہ یحییٰ بن سعید الانصاری سے، وہ محمد بن ابراہیم سے ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے فرماتے میں نے حضرت عمر کو فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اس کی طرف ہوگی۔ابوالحسن بن صخر الازدی فی عوالی مالک

۸۷۸۱۔۔۔۔۔عمر بن محمد بن سیف، محمد بن محمد بن محمد بن سلیمان، ابوالطاہر احمد بن عمرو بن السرح، ابن وھب، عمرو بن الحارث، مالک بن انس، اللیث بن سعد ہر دو، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن ابراہیم التیمی ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، جس کی اس نے نیت کی، اور جس کی ہجرت کسی مال (کے حصول) یا کسی عورت سے شادی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیت پر موقوف ہے۔الخلعی فی الخلعیات

# اخلاص نیت

۸۷۸۲۔۔۔۔۔ابو محمد اسمٰعیل بن عمرو بن اسمٰعیل بن راشد المقری، ابوالقاسم بن عبداللہ بن احمد القرشی، ابوبکر بن محمد بن زبان الحضرمی، محمد بن

رمح، لیث بن سعد، یحییٰ بن سعید، محمد بن ابراہیم بن الحارث، ان کے سلسلۂ سند میں علقمہ بن وقاص سے روایت ہے وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر آدمی کے لیے اس کی نیت ہے، جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کی غرض سے ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

عن الزبير بن بكار في اخبار المدينة

۸۷۸۳......محمد بن حسن بن محمد طلحہ سے، وہ عبدالرحمٰن سے، وہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث سے ان کے سلسلۂ سند میں ان کے والد سے روایت فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ بخار میں مبتلا ہو گئے، اور ایک شخص آیا جس نے ایک ہجرت کرنے والی عورت سے شادی کر لی، تو رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور تین بار ارشاد فرمایا: لوگو! جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا طلب کرنے یا کسی عورت سے منگنی کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے، اور تین بار فرمایا: اے اللہ! ہم سے یہ (بخار کی) وبا منتقل کر دے۔

جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس رات بخار (کی بیماری) میرے پاس ایک بوڑھی سیاہ فام عورت کی شکل میں آئی، اس شخص کے ہاتھ میں لپٹی ہوئی جو اسے لایا تھا، اس نے کہا: یہ بخار (کی بیماری) ہے آپ اس کے بارے کیا رائے رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: اسے یہاں سے بنی خم منتقل کر دو۔

هناد في الزهد

۸۷۸۴......وکیع سے، وہ سفیان سے، وہ محمد بن التیمی سے، وہ علقمہ بن وقاص اللیثی سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی، سو جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف ہو تو اسکی ہجرت اس کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔

اور جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔

## مدد واعانت

۸۷۸۵......(انس رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کر سکتا ہوں، (لیکن) ظالم کی کیسے مدد کروں؟ آپ نے فرمایا: تم اسے حق کی طرف لوٹا دو یہی اس کی مدد ہے۔ابن عساکر

مر برقم: ۷۲۰۴ کسی کے لیے دولب ہی ہلا دینا بڑی بات ہے۔

۸۷۸۶......حسن سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کر چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، تو ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مظلوم کی تو میں مدد کروں، (لیکن) اگر وہ ظالم ہو تو آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ نے فرمایا: اسے ظلم سے منع کرو اور اس سے روک دو تو یہی اس کی مدد ہے۔الرامهرمزى في الامثال مر برقم: ۷۲۲۶

۸۷۸۷......ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو ایک شخص نے کسی کے بارے نازیبا الفاظ کہے وہاں بیٹھے ایک اور شخص نے اس شخص کو جواب دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا تو اس کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا۔

ابن عساکر

# پرہیز گاری

۸۷۸۸..... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دین رات کے آخری حصہ میں بیداری اور آہ و بکا کا نام نہیں، دین تو پرہیز گاری ہے۔

مسلم، مسند احمد فی الزهد

۸۷۸۹..... ابورفاعہ عبداللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرماتے تھے، میرا خیال ہے اس کرسی کے پاؤں لوہے کے تھے، تو میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تو جس چیز کو اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ لازماً تجھے اس سے بہتر چیز بدلہ میں عطا کریں گے۔ خطیب فی المتفق

۸۷۹۰..... ثوری سے، وہ جابر سے، وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ (بن مسعود) نے فرمایا: کہ جب بھی حلال اور حرام جمع ہوئے تو حرام حلال پر غالب آگیا۔ عبدالرزاق

۸۷۹۱..... عبداللہ بن معاویہ بن خدیج، سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! جو چیزیں مجھ پر حرام ہیں ان میں سے حلال کون سی ہیں؟ تو آپ نے کوئی جواب نہ دیا، اس نے تین بار پوچھا: آپ برابر ساکت رہے، پھر آپ نے فرمایا: سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں یہاں ہوں، آپ نے فرمایا۔ اور اپنی انگلی کو دل پر مارا جو بات تیرے دل کو انوکھی لگے۔

البغوی وقال: لاادری سمع عبدالرحمن بن معاویه من النبی ﷺ ام لا، ولااری روی غیر هذاالحدیث، ابن عساکر

# حلال اور حرام کی تمیز

۸۷۹۲..... بشیر بن نعمان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے خطبہ یا اپنے وعظ میں فرمایا: لوگو! حلال اور حرام دونوں واضح ہیں، جبکہ ان دونوں کے درمیان بہت سی باتیں شبہ میں ڈالنے والی ہیں، سو جس نے انہیں چھوڑ دیا تو اس نے اپنی عزت اور اپنا دین بچالیا، اور جو ان میں پڑا تو قریب ہے کہ وہ انہیں کر گزرے۔

اور ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی نافرمانیاں ہیں۔

دارقطنی فی الافراد، وقال: لااعلم بشیر بن النعمان حدیثا مسند اغیره وقال وقد روی له حدیث آخرمربرقم. ۱ ۹ ۲ ۸

۸۷۹۳..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، پرہیز گاری امانت ہے اور تاجر گنہگار ہیں۔ ابن جریر

۸۷۹۴..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو چیز تجھے دھوکہ میں ڈالے اسے چھوڑ دے اور جو دھوکہ میں نہ ڈالے اسے اختیار کر، کیونکہ بھلائی اطمینان کا نام ہے اور برائی میں شک ہوتا ہے۔ ابن عساکر مربرقم: ۲۹۶ ۷

۸۷۹۵..... اسحاق بن سوید العدوی سے، وہ ابورفاعہ عبداللہ بن الحارث العدوی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ (ﷺ) کے پاس آیا آپ ایک کرسی پر تشریف فرماتے تھے میرا خیال ہے کہ اس کے پائے لوہے کے تھے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا: تم جو چیز بھی اللہ تعالیٰ کے لیے چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں بہترین چیز عطا کریں گے۔ خطیب فی المتفق والمفترق وقال کذاواسم ابی رفاعه تمیم بن اسد لا عبدالله بن الحارث، حدث عنه حمید بن هلال ولا اعلم روی عنه اسحاق بن سوید شیئاً

۸۷۹۶..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حلال (چیز) کو حرام کرنے والا ایسا ہے جیسے حرام کو حلال کرنے والا۔

ابن سعد وابن جریر، ابن عساکر

۸۷۹۷..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عبدالملک الدمشقی، سفیان ثوری، داؤد بن ابی هندان کے سلسلۂ سند میں شعبی سے روایت ہے فرماتے ہیں کوفہ میں ایک دن حضرت علی (رضی اللہ عنہ) باہر نکلے، (چلتے چلتے) ایک دروازہ کے سامنے کھڑے ہوگئے اور (گھر سے) پانی

مانگا، آپ کے پاس ایک لڑکی پانی کی صراحی اور رومال لے کر حاضر ہوئی، آپ نے اس لڑکی سے کہا: یہ کس کا گھر ہے؟ اس نے کہا فلاں جوہری کا، آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے: دراھم پرکھنے والے کے کنوئیں سے پانی نہ پینا اور عشر وصول کرنے والے (کی دیوار) کا سایہ نہ لینا۔ ابن عساکر، ولم ارفی رجالہ من تکلم فیہ

## پرہیزگاری میں رخصت کے مقامات

۸۷۹۸.....حضرت (ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو سود (کا مال) کھاتا ہے اور وہ مجھے اپنے ساتھ کھانے کے لیے بلاتا ہے کیا میں اس کے پاس چلا جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ہاں جاسکتے ہو۔ ابن جریر

تشریح:.......یہ اس صورت میں ہے جب اس کی کچھ کمائی حلال اور کچھ حرام ہو، لیکن جب تمام کاروبار حرام پر مبنی ہوتو پھر اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔

۸۷۹۹.....زر سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کے پاس آکر کہنے لگا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھاتا ہے اور اکثر مجھے (کھانے کے لیے) بلاتا رہتا ہے آپ نے فرمایا: تیرے لیے بہترین ہے اس کا گناہ اس پر ہے۔ عبدالرزاق، وابن جریر فی تھذیبہ

۸۸۰۰.....حارث بن سوید سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرا ایک پڑوسی ہے جو سود کھانے سے نہیں بچتا، اور نہ اس کے لینے سے بچتا ہے جو صحیح نہیں وہ مجھے اپنے کھانے پر بلاتا ہے، اور ہمیں ضرورت پڑتی ہے تو ہم اس سے قرض بھی لیتے ہیں، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟

آپ نے فرمایا: جب وہ تمہیں کھانے پر بلائے تو اس کی دعوت قبول کرو، اور جب تمہیں ضرورت ہوتو اس سے قرض لے لیا کرو، کیونکہ اس کا گناہ اس پر اور اس کا فائدہ تیرے لیے ہے۔ ابن جریر

## یقین

۸۸۰۱.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: یقین کی نیت شک کی نماز سے بہتر ہے۔ الدینوری

۸۸۰۲.....ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں لوگوں کی رضامندی تلاش نہ کرو، اور اللہ تعالیٰ کے رزق کی وجہ سے کسی کی تعریف نہ کرو، اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے تمہیں نہیں دی اس کی وجہ سے کسی کی ملامت و برائی نہ کرو، کیونکہ رزق کو کسی حریص کا حرص کھینچ نہیں سکتا اور نہ کسی چاہنے والے کی چاہت اسے ہٹا سکتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے انصاف، علم اور حکمت سے راحت اور فرحت کو یقین اور رضا میں رکھا ہے اور غم و پریشانی کو شک میں رکھا ہے۔ ابن ابی الدنیا

۸۸۰۳.....حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یقین کی چار قسمیں ہیں سمجھداری کی انتہاء پر، علم کی گہرائی، حکم کی شان وشوکت اور بردباری کے باغ پر، سو جو کوئی سمجھ گیا تو وہ علمی جملوں کی تفسیر وتشریح کرتا ہے اور جس نے علمی جملوں کی تفسیر کی تو وہ حکم کی قسمیں پہچان گیا، اور جس نے حکم کی قسمیں پہچان لیں وہ بردبار رہوا، اور (لوگوں میں) حد سے تجاوز نہیں کیا بلکہ لوگوں میں (مل جل کر) رہا۔ ابن ابی الدنیا فی الیقین

## دوسرا باب...... برے اخلاق

۸۸۰۴..... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: کبھی آدمی میں دس خصلتیں ہوتی ہیں نو اچھی اور ایک بری، تو ایک بری عادت نو اچھی عادتوں کو بھی خراب کردیتی ہے۔ عبدالرزاق، طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی الشعب

۸۸۰۵.....حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جب تک بندہ میں بری خصلتیں رہیں وہ اللہ تعالیٰ (کی رحمت) سے دور رہتا ہے۔ ابن عساکر

## زیب وزینت میں حد سے تجاوز

۸۸۰۶... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مرد کے لیے یہ ناپسند سمجھتے تھے کہ وہ اپنی اس طرح حفاظت کرے جس طرح عورت (میل کچیل سے) اپنی حفاظت کرتی ہے اور ہمیشہ اسے سرمہ لگا دیکھا جائے اور وہ اپنی ڈاڑھی ایسے پیوند کترے جیسے عورت کانٹ چھانٹ کرتی ہے۔ ابو ذر الھروی فی الجامع

حضرت مرشد تھانوی رحمۃ اللہ نے فرمایا: جو شخص زیب وزینت میں لگا رہے تو اس کا باطن خالی ہوگا۔

## نفس کو ذلیل کرنا اور آزمائشوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۰۷......(وضین بن عطاء) یزید بن مرثد، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے اپنے آپ کو ذلیل کرنا جائز نہیں، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اپنے آپ کو ظالم بادشاہ کے سامنے پیش کرے۔ السلفی فی انتخاب حدیث الفراء

تشریح:......اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرنا چاہیے، آزمائش کی ہمت کم ہی ہوتی ہے۔

۸۸۰۸......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے اپنے کو ذلیل کرنا حلال نہیں، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! نفس کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ اور کوئی کیسے کرسکتا ہے؟ فرمایا: انسان ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جس کی اس میں طاقت نہیں۔ طبرانی فی الاوسط

۸۸۰۹......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن کے لیے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے، آپ نے فرمایا: ایسی آزمائشوں میں پڑنے کی کوشش کرے جن کی اس میں طاقت نہیں۔ ابن النجار

## بہتان......کسی پر الزام لگانا

۸۸۱۰......حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: بے گناہ لوگوں پر الزام لگانا آسمانوں سے زیادہ بوجھل ہے۔ الحکیم

تشریح:......یعنی بہت بڑا گناہ ہے، آج کل تو لوگوں کا وطیرہ ہوگیا کہ اَغلم بغلم بک کر دوسروں سے ذمہ لگا دیتے ہیں، حالانکہ اس غریب کو اس کی خبر تک نہیں ہوتی۔

## بغاوت وسرکشی

۸۸۱۱......حارث حضرت علی (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت بغاوت سے بچنا، کیونکہ کوئی سزا، بغاوت کی سزا سے زیادہ تیز نہیں۔

ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق، عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی، و ابن النجار

۸۸۱۲......عبدالملک بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ میں نے ابو جعفر سے پوچھا: کیا اس امت میں کفر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کا علم نہیں، اور نہ شرک ہوگا، میں نے کہا: پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: بغاوت ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

# بخل وکنجوسی

۸۸۱۳.....حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ کھلے عام گناہ کرے یا بخل کرے۔
ابن جریر

۸۸۱۴.....حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، زندگی میں کنجوسی، اور موت کے وقت فضول خرچی، دوکڑی خصلتیں ہیں۔ سعید بن منصور

# تہمتوں کے لیے پیش ہونا

۸۸۱۵.....(حضرت عمر رضی اللہ عنہ) عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اپنا راز چھپایا، تو اختیار اس کے ہاتھ میں ہے، اور جس نے اپنے آپ کو تہمتوں کے لیے پیش کیا تو اپنے بارے بدگمانی رکھنے کو ملامت نہ کرے۔
ابن ابی الدنیا فی الصمت، سعید بن منصور

مے خانہ سے کوئی نکلے نماز پڑھ کر ہر دیکھنے والا اسے مے خوار جانے گا

# زبردستی وہٹ دھرمی

۸۸۱۶.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن سیرین سے روایت ہے، کہ حضرت عمر نے چاہا کہ ان منقش کپڑوں سے روکیں جو پیشاب سے رنگے جاتے تھے، پھر فرمایا: ہمیں سختی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ عبدالرزاق

۸۸۱۷.....جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی کسی منزل کی طرف نکلے تو ہم میں سے ایک آدمی پر پرندہ کے پر سے پانی کا قطرہ پڑا، تو اس شخص نے کہا: اے پروالے! کیا تیرا پانی صاف (پاک) ہے؟ حضرت عمر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے پروالے اسے نہ بتانا کیونکہ یہ اس پر واجب نہیں۔ نعیم بن حماد فی نسخة

۸۸۱۸.....ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا: میں غسل کے بعد وضو کرتا ہوں آپ نے فرمایا: تو نے غلو کیا۔ سعید بن منصور

# مسلمان کو حقارت سے دیکھنا

۸۸۱۹.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے براہونے سے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ مسند احمد فی الزھد

# تکلف وبناوٹ

۸۸۲۰.....(مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے آپ نے فرمایا: ہمیں تکلف (غیر واجب، غیر ضروری چیزوں) سے روک دیا گیا ہے۔

# جان بوجھ کر مریل بننا اور عورتوں کی طرح ہونا ریا ہے

۸۸۲۱.....سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت شفا بنت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس وقت انہوں نے کچھ نوجوان دیکھے جو درمیانہ

چال چل رہے تھے اور ٹھہر ٹھہر کر بول رہے تھے، فرمایا: یہ کون لوگ ہیں؟ لوگوں نے کہا: عبادت گزار ہیں، فرمایا: اللہ کی قسم! حضرت عمر جب بولتے تو ان کی آواز سنائی دیتی، چلتے تیزی سے تھے اور جب کسی کے کوڑا مارتے تو دردناک ہوتا، وہ بے شک عبادت گزار تھے۔ ابن سعد

۸۸۲۲..... حارث بن عمر نہدی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک شخص انتہائی ذلت اور عاجزی کے ساتھ گزرا، آپ نے فرمایا: کیا تو مسلمان نہیں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں، آپ نے فرمایا: اپنا سر اٹھا، گردن لمبی کر، اس واسطے کہ اسلام غالب اور مضبوط (دین) ہے۔ رسته في الايمان والعسكرى في المواعظ

۸۸۲۳..... سالم، نافع اور عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب اور عبداللہ بن عمر میں اس وقت تک بھلائی معلوم نہ ہوتی تھی جب تک یہ بات یا کوئی کام نہ کرتے، زھری سے کسی نے کہا: آپ کی کیا مراد ہے؟ فرمایا: وہ عورتوں کی طرح مریل نہ تھے۔ بلکہ چست چالاک چاق و چوبند اور ہوشیار رہتے تھے۔ ابن سعد ورسته الحلية

## جاسوسی اور ٹوہ

۸۸۲۴..... مسور بن مخرمہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: وہ ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ کی حفاظت کررہے تھے، اسی اثنا میں کہ یہ لوگ چل رہے تھے کہ ایک گھر میں چراغ روشن تھا یہ حضرات اس کی سیدھ پر چل پڑے جب ان کے قریب ہوئے تو ایک ایسی قوم پر دروازہ کھلا تھا، جن کی آوازیں بلند تھیں اور وہ بے ہودہ باتیں کررہے تھے، حضرت عمر نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جانتے ہو یہ کس کا گھر ہے؟ انہوں نے کہا: ربیعہ بن امیہ بن خلف کا اور وہ لوگ اس وقت کچھ پی رہے ہیں، فرمایا آپ کی کیا رائے ہے۔

آپ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں: ہم نے اللہ تعالیٰ کی ممنوع کردہ بات کا ارتکاب کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجسس نہ کیا کرو، اور ہم تجسس کر چکے، اس کے بعد حضرت عمر وہاں سے پلٹے اور انہیں چھوڑ دیا۔ عبدالرزاق، وعبد بن حميد والخرائطى فى مكارم الاخلاق

۸۸۲۵..... امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک ساتھی گم پایا، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا: ہمیں فلاں کے گھر لے چلو تا کہ ہم دیکھیں، چنانچہ دونوں اس کے گھر آئے، ان کا دروازہ کھلا پایا، وہ صاحب بیٹھے تھے اور ان کی بیوی برتن میں کچھ ڈال کر انہیں تھما رہی تھی۔

حضرت عمر نے ابن عوف سے فرمایا: اس چیز نے اسے ہم سے غافل کر رکھا ہے، تو حضرت عبدالرحمن بن عوف نے حضرت عمر سے کہا: آپ کو کیا معلوم کہ برتن میں کیا ہے؟ تو حضرت عمر نے فرمایا: کیا تم اس بات سے ڈرتے ہو کہ یہ تجسس ہوگا؟ تو انہوں نے کہا: اے حضرت یہی تجسس ہے، تو آپ نے فرمایا: اس سے توبہ کیسے ہو؟ کہا: آپ انہیں، ان کے اس معاملہ کی خبر نہ کریں، اور آپ کے دل میں بھی بھلائی ہونی چاہیے پھر دونوں (وہاں سے) واپس ہوگئے۔ سعيد بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۶ حضرت حسن بصری سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر کہنے لگا: فلاں تو نشے سے ہوش میں نہیں آتا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے، فرمایا: مجھے شراب کی بو آرہی ہے اے فلاں! بتاؤ یہ کیا کیا ہے؟ تو اس شخص نے کہا: اے ابن خطاب! یہ کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو تجسس سے نہیں روکا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پہچان گئے اور اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

سعيد بن منصور وابن المنذر

۸۸۲۷..... ثور کندی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کے وقت مدینہ میں چکر لگاتے تھے آپ نے ایک شخص کی آواز سنی جو گانا گا رہا تھا، آپ دیوار پھلانگ کر اس کے پاس گئے، آپ نے فرمایا: اے دشمن خدا! کیا تمہارا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر پردہ کیا اور تو گناہ میں مبتلا ہے؟

اس نے کہا: امیرالمؤمنین آپ بھی میرے خلاف جلدی نہ کریں، اگر میں نے ایک بار اللہ تعالیٰ کی معصیت کی تو آپ نے تین نافرمانیاں

کی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور تجسس نہ کرو" آپ نے تجسس کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گھروں میں دروازوں سے آؤ اور میرے پاس دیوار پھلانگ آئے، اور آئے بھی بغیر اجازت جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے گھروں کے علاوہ دوسروں کے گھروں میں اس وقت تک داخل نہ یہاں تک کہ اجازت لے لو اور انہیں سلام کرلو، حضرت عمر نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی بھلائی ہے اگر میں تجھے معاف کردوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ آپ نے اسے معاف کردیا اور اسے چھوڑ کر باہر نکل گئے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

## غلو وانتہا پسندی

۸۸۲۸.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیت الخلاء سے باہر آئے تو کھانا منگوایا، کسی نے کہا: آپ وضو نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی بھی پروا نہیں کرتا۔ ابو عبید فی الغریب

۸۸۲۹.....ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت الخلاء سے نکلے پھر آپ نے ہاتھ دھوئے اور کھانا کھانے لگے: فرمایا: اگر غلو نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پروا نہ کرتا، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہجرت کی ہے۔ سعید بن منصور

## مدح پسندی، تعریف پسندی

۸۸۳۰.....(عمر رضی اللہ عنہ) حسن بصری سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں کوڑا تھا اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے، اچانک جارود آئے، تو کسی شخص نے کہا: قبیلہ ربیعہ کے یہ سردار ہیں، حضرت عمر اور حاضرین مجلس نے یہ بات سن لی، خود جارود نے بھی سن لی، وہ جب آپ کے قریب ہوئے تو آپ نے انہیں آہستہ سے کوڑا مارا، انہوں نے کہا: مجھے اور آپ کو کیا ہوا ہے امیر المؤمنین!؟ آپ نے فرمایا: مجھے اور تمہیں کیا ہوا ہے کیا تم نے یہ بات نہیں سنی، انہوں نے کہا: سنی ہے تو کیا ہے؟ فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے دل میں اس بات کی وجہ سے کوئی (عجب اور خود پسندی والی) چیز پیدا ہوئی ہو تو میں نے چاہا کہ تمہارا کچھ مرتبہ کم کردوں۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت

۸۸۳۱.....حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی، تو آپ نے فرمایا: تو مجھے اور اپنے آپ کو ہلاک کرنا چاہتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۸۳۲.....(اقرع بن حابس) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پکار کر کہا: اے محمد! میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے، آپ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔

مسند احمد، ابن جریر، ابن ابی عاصم، والبغوی وابن مندہ والرویانی، طبرانی فی الکبیر وابو نعیم، ابن عساکر

۸۸۳۳.....اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو حجروں کے باہر سے پکارا اے محمد! آپ نے انہیں کوئی جواب نہ دیا، تو انہوں نے کہا: اے محمد! میری تعریف اچھی اور میری مذمت بری ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ یہ اللہ تعالیٰ (کی شان) ہے۔ البغوی، ابن عساکر فی عبدالرزاق، ابو داؤد طیالسی وابن النجار

## حسد

۸۸۳۴.....حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: جس شخص پر بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت ہوگی تو لوگ اس سے حسد کریں گے، اگر کوئی شخص تیر کی طرح سیدھا ہو پھر بھی اپنے بارے ایک نکتہ چین پائے گا، جو ایسی بات سے اذیت اٹھائے گا جس کا کوئی جواب نہیں۔

ابونعیم الزرسی فی انس العاقل وتذکرۃ الغافل

# کینہ.....بلاوجہ دلی دشمنی

۸۸۳۵.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زمین والوں کا رجسٹر آسمان والوں کے رجسٹر میں، ہر پیر اور جمعرات کے روز لکھا جاتا ہے، پھر ہر ایسے بندہ کی بخشش کر دی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، صرف اس کی بخشش نہیں ہوتی جس کے اور اس کے بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ ابن زنجویہ

# ریا و دکھاوا

۸۸۳۶.....حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مخصوص فرشتے ہیں جو انسانوں کے اعمال لکھتے ہیں، وہ اپنے رب تعالیٰ کے پاس آکر اس کے سامنے (دست بستہ) کھڑے ہو جاتے ہیں، اور لوگوں کے نامۂ اعمال کھول دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اس اعمالنامہ کو پھینک دو اور اسے محفوظ رکھو، تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، جنہیں حکم ملتا ہے کہ اعمالنامہ کو پھینک دو: ہم اس کے ساتھ بھلائی میں حاضر تھے اور ہم نے اسے دیکھا تھا، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: انہوں نے میری رضا کے لیے یہ کام نہیں کیا تھا۔ رستہ

تشریح:.....اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کو بھی کسی قلبی حالت کا علم نہیں ہوتا چہ جائیکہ کسی بزرگ اور ولی کو اس کا علم ہو جائے، علام الغیوب اور علیم بذات الصدور فقط اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

۸۸۳۷.....قیس بن ابی حازم سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو (دنیا میں) اپنی تعریف سننا چاہتا ہے (قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ اسے رسوا کریں گے۔ ھناد

۸۸۳۸.....اَعمش، خیثمہ سے وہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز کچھ لوگوں کو لایا جائے گا، پھر ان کے بارے حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جائیں، یہاں تک کہ جب اس میں داخل ہو جائیں گے، اور جنت کی نعمتوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیار کیا ہے اسے دیکھیں گے، تو آواز آئے گی، ان لوگوں کو جنت سے نکال دو، اس میں ان کا کوئی حق نہیں۔

وہ عرض کریں گے: ہمارے رب اگر آپ ہمیں جنت کا دیدار اور جو کچھ آپ نے اس میں تیار کیا ہے اس کے دکھانے کرانے سے پہلے جہنم میں داخل کر دیتے تو ہمارے لیے زیادہ آسان تھا؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں تم سے یہی (کہلوانا) چاہتا تھا، تم جب تنہائی میں ہوتے تو بڑے بڑے گناہ کر کے میرا مقابلہ کرتے، اور جب لوگوں سے ملتے تو انتہائی عاجزی سے ملتے، جو چیز تمہیں (خشوع خضوع) عطا نہیں کی گئی اس کا اظہار کرتے، تم لوگوں سے ڈرے مگر مجھ سے نہ ڈرے، تم نے لوگوں کی عزت کی میری تعظیم نہیں بجالائے، تم نے لوگوں کا (حق) پہچانا (لیکن) میرا (حق) نہ پہچانا، آج میں تمہیں ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ سب سے دردناک عذاب (کا مزہ) چکھاؤں گا، اسی طرح کی روایت اعمش شقیق سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں، ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے خبردار جب تم میرے ساتھ تنہائی میں ہو تو اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اسی کی تعظیم کرو اور اسی کا خوف رکھو، تم میں سے کوئی اس سے زیادہ کسی اور پر بھروسہ نہ کرے۔ العسکری

تشریح:.....جیسی کرنی ویسی بھرنی، فرشتوں نے سمجھا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کیا، اور حقیقت کچھ اور تھی۔

# ریاکاری شرک ہے

۸۸۳۹.....عبدالرحمن بن غنم سے روایت ہے فرمایا: میں اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ جابیہ کی مسجد میں داخل ہوئے، ہماری ملاقات حضرت عبادۃ بن صامت سے ہوئی، تو حضرت عبادہ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی ایک کی یا دونوں کی عمر لمبی ہوئی تو عنقریب تم مسلمانوں کے درمیان سے ایک شخص دیکھو گے، جس نے رسول اللہ ﷺ کی زبان میں قرآن پڑھا ہوگا، (جیسے آپ حروف لوٹاتے اور ابتدا کرتے اسی طرح) وہ

قرآن کا آغاز کرے گا اور (ختم کرنے کے بعد) پھر دوبارہ پڑھے، قرآن کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانے گا، جہاں قرآن اترا وہاں وہ اترکران جگہوں کو دیکھے گا۔

یا وہ تمہاری کسی کی زبان میں پڑھے گا، وہ تم میں سے معظم ہوگا جیسے مردار گدھے کا سر، ہم لوگ اسی گفتگو میں تھے کہ اچانک شداد بن اوس رضی اللہ عنہ اور عوف بن مالک رضی اللہ عنہ آکر ہمارے پاس بیٹھ گئے، تو حضرت شداد نے فرمایا: لوگوں مجھے اس چیز کا زیادہ خوف ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے آپ فرما رہے تھے: خفیہ شہوت اور خفیہ شرک سے (اللہ کی پناہ) تو حضرت عبادہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ معاف فرمائے، کیا رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ بیان نہیں فرمایا: کہ شیطان اس بات سے ناامید ہو چکا ہے کہ جزیرۃ العرب میں اس کی عبادت کی جائے؟

اور جہاں تک خفیہ شہوت کا تعلق ہے تو اسے ہم پہچان گئے یہ دنیا عورت کی شہوتیں ہیں تو شداد بتاؤ وہ خفیہ شرک کیا ہے جس سے آپ ہمیں ڈرا رہے ہو؟ انہوں نے فرمایا: تمہاری کیا رائے ہے اگر کوئی شخص کسی کے لیے نماز پڑھے یا روزہ رکھے یا صدقہ کرے تو کیا اس نے شرک کیا؟ انہوں نے کہا: ہاں، تو حضرت شداد نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا: جس نے دکھلاوے کی نماز پڑھی، دکھلاوے کا روزہ رکھا اور دکھلاوے کا صدقہ کیا تو اس نے شرک کیا۔

تو حضرت عوف نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کریں گے کہ جو اس سارے عمل میں سے ان کی رضا اور خاص انہی کے لیے ہو وہ قبول کرلیں اور جس میں شرک ہوا سے چھوڑ دیں؟ تو شداد نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: میں بہترین شریک ہوں، جس نے میرے ساتھ کسی چیز میں دوسرے کو شریک کیا، تو اس کی بھلائی اور عمل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کے اس شریک کے لیے ہے جو اس نے میرے ساتھ شریک کیا اور میں اس سے بے پرواہوں۔ ابن عساکر

۸۸۴۰......عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے عرب کے لوگو! (یہ بات تین بار فرمائی) مجھے تمہارے بارے سب سے زیادہ ریا اور خفیہ شہوت کا خوف ہے۔ ابن جریر مر برقم، ۵۳۸۷

۸۸۴۱......محمود بن لبید سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پوشیدہ شرک سے بچنا، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! خفیہ شرک کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: آدمی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو دیکھنے والے لوگوں کے لیے اپنی نماز سنوارتا ہے یہ پوشیدہ شرک ہے۔ الدیلمی

۸۸۴۲......محمد بن زیاد سے روایت ہے فرمایا: میں نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ مسجد میں ایک آدمی کے پاس آئے، جبکہ وہ سجدہ کی حالت میں رو رہا تھا اور اپنے رب سے دعا کر رہا تھا حضرت ابوامامہ نے فرمایا: بس کرو، اگر تم اپنے گھر یہ کر لیتے تو اچھا تھا۔ ابن عساکر

۸۸۴۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک دن رسول اللہ ﷺ نے وعظ فرمایا: تو ایک شخص بے ہوش ہوگیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے جو ہم کو دین کے بارے میں دھوکہ دے رہا ہے؟ اگر وہ سچا ہے تو اس نے اپنے نفس کو شہرت دی اور اگر جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے عذاب دے گا۔ ابوبکر بن کامل فی معجمہ وابن النجار

# ہنسی مذاق

۸۸۴۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر میں کتے سے (اسے حقیر) جان کر مذاق کروں تو مجھے خوف ہے کہ میں بھی کتا ہو جاؤں، اور مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ میں کسی شخص کو فارغ دیکھوں کہ وہ دنیا اور آخرت کا کوئی کام نہ کر رہا ہو۔ ابن عساکر

# کوشش اور نقصان پہنچانا

۸۸۴۵......(عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے میں نے ایک نجران کے پادری سے جو حضرت عمر بن خطاب

سے گفتگو کررہا تھا سنا، اس نے کہا: امیرالمؤمنین تین آدمیوں کے قاتل سے محتاط رہیے، آپ نے فرمایا: تیرا ناس ہو تین کا قاتل کون ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص جو خلیفہ کے پاس جھوٹی بات لائے، تو امام اور خلیفہ اس کی بات کی وجہ سے کسی کو قتل کردے، یوں یہ اپنا، خلیفہ اور اپنے دوست کا قاتل ہوا۔

بیهقی فی السنن

۸۸۴۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تین کے قاتل سے بچنا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بدترین شخص ہے، کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! تین کا قاتل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو بادشاہ کے حوالہ کردے اور بادشاہ اسے قتل کردے، یوں اس نے اپنے آپ کو، اپنے بھائی کو اور اپنے بادشاہ کو قتل کیا۔ الدیلمی

# پوشیدہ شرک

۸۸۴۷..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر الصدیق نے فرمایا: اور اس بات پر رسول اللہ ﷺ کی گواہی دی کہ آپ نے شرک کا ذکر کرکے فرمایا: وہ تم میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا شرک یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرا معبود بنایا جائے، تو آپ نے فرمایا: ابوبکر تمہاری ماں تمہیں روئے، شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے اور میں تمہیں ایک بات بتاؤں گا جب تم اسے کرلوگے تو تم سے چھوٹے بڑے سب شرک دور ہوجائیں گے، یا فرمایا: "چھوٹا بڑا شرک" تم کہا کرو: اے اللہ! میں جان بوجھ کر آپ کا شریک بنانے سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور جن باتوں کا مجھے علم نہیں، ان کی آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ ابن راهویه، ابویعلی وسنده ضعیف

۸۸۴۸..... قیس بن ابی حازم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک تم لوگوں میں، پہاڑ پر چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اس سے نکلنے اور نجات پانے کی کیا صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جب تم اسے کرلو تو تھوڑے زیادہ، چھوٹے بڑے (شرک) سے چھوٹ جاؤ؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ میں آپ کی اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بناؤں، اور انجانی باتوں کے بارے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ الحسن بن سفیان والبغوی

۸۸۴۹..... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمارے سامنے خطاب کیا اور فرمایا: لوگو! شرک سے بچنا، کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے، اور فرمایا: جو چاہے کہے: یارسول اللہ کہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ وہ چیونٹی کی چال سے زیادہ مخفی ہے آپ نے فرمایا: تم کہا کرو: اے اللہ! ہم آپ کی اس بات سے پناہ چاہتے ہیں کہ جان بوجھ کر آپ کا شریک بنائیں اور انجانی باتوں میں آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبه

۸۸۵۰..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شرک، تاریک رات میں چیونٹی کے پتھر پر چلنے سے زیادہ پوشیدہ ہے سب سے کم درجہ کا شرک یہ ہے کہ تم ظلم کی کسی چیز کو پسند کرو اور انصاف کی کسی بات سے بغض رکھو، دین تو بس اللہ تعالیٰ کے لیے محبت اور نفرت کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہہ دو: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کریں گے۔ ابن النجار

# لالچ

۸۸۵۱..... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: بے شک لالچ محتاجی ہے اور (لوگوں) سے ناامیدی مالداری، انسان جب کسی چیز سے مایوس ہوجاتا ہے تو اس سے لاپرواہ ہوجاتا ہے۔ مسند احمد فی الزهد والعسكری فی المواعظ وابن ابی الدنیا فی القناعة، الحلیة، ابن عساكر

۸۸۵۲..... اسمٰعیل بن محمد بن ثابت اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں: ایک انصاری شخص نے کہا: یارسول اللہ! مجھے مختصر سی

نصیحت کریں، آپ نے فرمایا: جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوسی اختیار کرلو اور لالچ سے بچنا کیونکہ وہ موجود محتاجی ہے۔ ابو نعیم

## استغناء ولا پرواہی

## بدگمانی کی وجہ سے لوگوں سے لالچ نہ رکھنا

۸۸۵۳۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: (انتہائی) احتیاط، بدگمانی ہے۔ ابو عبید

## لمبی امید

۸۸۵۴۔۔۔۔(عمر رضی اللہ عنہ) ابوجعفر سے روایت ہے کہ ایک شخص، مکہ مکرمہ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک سفر ہوا، راستہ میں اس کی وفات ہوگئی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے لیے ٹھہر گئے اور اس کی نماز جنازہ ادا کر کے اسے دفن کر کے روانہ ہوئے پھر کم ہی کوئی دن ہوتا جس میں حضرت عمر یہ اشعار پڑھتے ہوں۔

معاملہ کو پہنچنے والے کی قسم! جس سے پہلے انسان کتنی امیدیں رکھتا ہے، جو امید وہ رکھتا تھا اس سے پہلے، جھڑ جانے والے پر افسوس!

ابن ابی الدنیا فی قصر الامل

۸۸۵۵۔۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے فرماتے: رہنے والی زندگی تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے، کبھی کبھار سحری کے وقت موت کا اتفاق ہوجاتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فیہ

۸۸۵۶۔۔۔۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مجھے تمہارے بارے دو چیزوں کا خوف ہے، لمبی امیدیں اور خواہشات کی پیروی، کیونکہ لمبی امیدیں، آخرت بھلادیتی ہیں اور خواہشات کا اتباع حق سے روک دیتا ہے، دنیا پیٹھ دے کر چل دی اور آخرت رخ کر کے روانہ ہوچکی ہے ان میں سے ہر ایک کے بیٹے ہیں، سوتم آخرت کے بیٹے بننا، دنیا کے بیٹے نہ بننا، کیونکہ آج عمل ہے حساب نہیں اور کل حساب ہوگا نہ کہ عمل۔

ابن المبارک، مسند احمد فی الزھد وھناد وابن ابی الدنیا فی قصر الامل، الحلیۃ بیھقی فی الزھد، ابن عساکر

۸۸۵۷۔۔۔۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے ایک چوکور شکل کی لکیر لگائی، پھر اس مربع شکل کے درمیان ایک لکیر کھینچی، اور پھر اس درمیانی لکیر کی ایک جانب جو اس مربع شکل کے درمیان تھی، بہت سی لکیریں کھینچیں اور ایک لکیر اس مربع شکل سے باہر نکلتی ہوئی لگائی، پھر فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: درمیانی لکیر انسان ہے، اور اس کی ایک جانب جو لکیریں ہیں، وہ ضرورتیں اور مشکلات ہیں، عوارض ہر جانب سے انسان کو اچک لیتی ہیں، اگر اس سے بچ جائے تو یہ آلگے، اور جس مربع لکیر نے سب کو گھیرا ہوا ہے وہ موت ہے، اور باہر جو لکیر دور تک نکل رہی ہے وہ امید ہے۔

مسند احمد، بخاری، ابن ماجہ والرامھرمزی فی الامثال

۸۸۵۸۔۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: انسان اس طرح ہے:

یہ مربع شکل موت ہے اور درمیان میں انسان ہے۔

اور باہر نکلنے والا حلقہ امیدیں ہیں اور یہ لکیریں عوارض ہیں، عوارض ہر طرف سے اس کو اچک لیں گی، اگر ایک سے بچے گا دوسری اسے آئے گی، اور موت امید کے درمیان حائل ہوجائے گی، (الرامھرمزی) فرماتے ہیں ہم نے اسی طرح اپنے شیخ حسین بن محمد احمد بن منصور الرمادی کی کتاب سے نقل کیا ہے، اور الرمادی نے کہا: اسی طرح ہم نے ابوحذیفہ موسیٰ بن مسعود النہدی کی کتاب سے نقل کیا ہے جو اس حدیث کو سفیان سے روایت کرنے والے ہیں۔ میں (مصنف کتاب) نے اسے رامھرمزی کے نسخہ سے نقل کیا ہے جو حافظ عظیم عبدالغنی مقدسی، مؤلف عمدۃ الاحکام

کے خط (کتابت) سے لکھا ہے۔

پھر رامہرمزی نے فرمایا: وہ لکیریں جو مربع شکل کے اطراف میں ہیں ضروری ہے کہ ان کے سرے خط کے اندر کی طرف ہوں، فرماتے ہیں ابوالقاسم بن طالب نے فرمایا: جس کا ابومحمد نے ارادہ کیا ہے، مناسب ہے کہ اس کی شکل وصورت اس طرح ہو۔

۸۸۵۹..... حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے سامنے ایک لکڑی گاڑی اور اس کی طرف دوسری اور اس کے بعد ایک اور لکڑی گاڑی، اور فرمایا: جانتے ہو یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: یہ انسان ہے یہ موت ہے وہ امید پر ہاتھ ڈالنا چاہتا ہے جبکہ موت اسے امید سے پہلے اچک لیتی ہے۔ الرامهرمزی فی الامثال

۸۸۶۰..... ابوسعید سے روایت ہے کہ جب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے ولیدہ کو ایک ماہ کے لیے سو دینار کے بدلہ خریدا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں اسامہ پر تعجب نہیں جس نے ایک ماہ تک خریداری کا معاملہ کیا ہے، بے شک اسامہ بڑی لمبی امید والا ہے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب میری آنکھ جھپکتی ہے تو مجھے یقین نہیں کہ میرے پپوٹے آپس میں ملیں گے، اور اس سے پہلے اللہ تعالیٰ میری روح قبض کر لے گا۔

اور میں جب کو لقمہ چباتا ہوں تو مجھے یقین نہیں ہوتا کہ اسے نگل سکوں گا اور اس کے ساتھ موت نہ ملا لوں، پھر فرمایا: اے انسانو! اگر تمہیں عقل ہے تو اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرو، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جس کا تم سے وعدہ ہے وہ آ کر رہے گا اور تم عاجز کرنے والے نہیں۔ ابن عساکر، وفیه ابو عقبة احمد بن الفرج ضعیف

## بدگمانی

۸۸۶۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کسی مجلس سے گزرا، مجلس والوں کو سلام کیا انہوں نے جواب دیا، جب وہ شخص چلا گیا تو ایک آدمی کہنے لگا: مجھے اس سے بغض ہے، تو لوگوں نے کہا: رہنے دو، اللہ کی قسم ہم ضرور اسے بتائیں گے، اے فلاں جاؤ اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی اسے خبر دو، تو وہ شخص نبی ﷺ کے پاس گیا تو اس نے اس شخص کے بارے اور جو کچھ اس نے کہا آپ کو بتا دیا، وہ شخص کہنے لگا یا رسول اللہ! اس کی طرف پیام بھیجیں اور اس سے پوچھیں وہ مجھ سے کیوں بغض رکھتا ہے؟! (جب وہ آ گیا) آپ نے فرمایا: تم اس سے کیوں بغض رکھتے ہو؟

اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا پڑوسی ہوں اور میں نے اسے آزمایا ہے میں نے کبھی اسے، اس نماز کے علاوہ جو نیک وبد پڑھتے ہیں، نماز پڑھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے غلط وضو کیا یا تاخیر سے ادا کی؟ اس نے کہا نہیں، پھر وہ بولا، یا رسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور تجربہ کار ہوں میں نے اسے اس زکوۃ کے علاوہ جسے نیک وبد ادا کرتے ہیں، کسی مسکین کو کھانا کھلاتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں: کہ کیا میں نے کسی مانگنے والے کو منع کیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: نہیں۔

پھر اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اس کا پڑوسی اور آزمانے والا ہوں، میں نے اسے اس مہینہ کے روزے رکھنے کے علاوہ جس کے روزے نیک وبد بھی رکھتے ہیں روزے رکھتے نہیں دیکھا، تو اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اس سے پوچھیں؟ کیا میں نے بیماری اور سفر کے علاوہ کبھی روزہ چھوڑا ہے؟ آپ نے پوچھا: اس نے کہا: نہیں، تو رسول اللہ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید وہ تجھ سے بہتر ہو۔ ابن عساکر

تشریح:..... انسان کو چاہیے کہ اپنے کام سے کام رکھے۔

## ظلم

۸۸۶۲..... (انس بن مالک رضی اللہ عنہ) ابوھد بہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں: آپ

نے فرمایا: بندے اور جنت کے درمیان سات گھاٹیاں ہیں ان میں سے سب سے آسان موت ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سب سے مشکل کونسی ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونا جب مظلوم لوگ ظالموں کا دامن پکڑ لیں گے۔ ابن النجار

تشریح:...... دنیا کے معاملات دنیا میں ہی نمٹالیں تو بہتر ہے ورنہ یوم الحساب کو بڑی مشقت اور رسوائی ہوگی۔

۸۸۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے دو آدمی رب العزت کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے، ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے رب! میرے بھائی سے میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے اپنے بھائی کے ساتھ کیا کیا ہے اور اس کی کوئی نیکی باقی نہ بچے گی، وہ کہے گا: اے میرے رب! اب وہ میرے گناہ اٹھالے، اور وہ دن بڑا سخت ہوگا، لوگ اس بات کے ضرورت مند ہوں گے کہ کوئی ان کا بوجھ اٹھالے۔

تو اللہ تعالیٰ طلبگار سے فرمائیں گے: اپنی آنکھ اٹھا اور دیکھ، وہ اپنا سر اٹھائے گا، عرض کرے گا: رب مجھے تو سونے کے شہر نظر آرہے ہیں، اور سونے کے محل جن پر موتیوں کا جڑاؤ ہے یہ کس نبی کے لیے ہیں؟ یا کس صدیق اور شہید کے لیے ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: یہ اس کے لیے جس نے قیمت ادا کی، وہ عرض کرے گا: ان کا مالک کون ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم، عرض کرے گا: کیسے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کو معاف کرنے کی وجہ سے، وہ عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کردیا، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور اسے جنت میں داخل کردو۔

اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مسلمانوں کے درمیان صلح کرائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق، حاکم وتعقب

۸۸۶۴..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز ایک شخص، ایک شخص کو لائے گا، عرض کرے گا: ربا! اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے سو آپ میری مظلومیت کا بدلہ لیں، اللہ تعالیٰ اس کے سر پر ایک محل لا کھڑا کریں گے، جس میں آخرت کی بھلائی ہوگی، پھر اس سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ، وہ اس میں ایسی چیزیں دیکھے گا جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھی ہوں گی، عرض کرے گا: میرے رب یہ کس کے لیے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: جان لو! یہ اس لیے ہے کہ جو اپنے بھائی کو معاف کردے، عرض کرے گا: میرے رب! میں نے اسے معاف کردیا۔ الدیلمی

۸۸۶۵..... ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں اگر ایسے شخص پر ظلم کروں جس کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار ہو تو میں تمام لوگوں میں سے مبغوض ترین آدمی ہوں۔ الرویانی، ابن عساکر

## عجب وخود پسندی

۸۸۶۶..... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ابن کریز سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تمہارے بارے جس کا سب سے زیادہ خوف ہے وہ آدمی کا اپنی رائے پر خوش ہوتا ہے، جس نے (اپنے بارے) کہا میں عالم ہوں تو وہ جاہل ہے اور جس نے کہا میں جنت میں ہوں تو وہ جہنم میں ہے۔ مسدد بسند ضعیف وفیہ انقطاع

## قابل تعریف جلد بازی

۸۸۶۷..... محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تین چیز میں دیر نہ کرنا، نماز کا جب وقت ہوجائے، جنازہ جب آجائے، اور بے نکاح (مرد یا عورت) جب تمہیں اس کا ہم پلہ مل جائے۔

# غصہ

۸۸۶۸۔۔۔حضرت جاریہ بن قدامہ السعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اسلام میں کوئی بات، مختصر سی بتائیں جسے میں سمجھ سکوں، آپ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر، انہوں نے کئی بار پوچھا: آپ نے ہر مرتبہ یہی فرمایا: کہ غصہ نہ کیا کر۔

مسند احمد، طبرانی فی الکبیر، ابن حبان

۸۸۶۹۔۔۔حضرت سلیمان بن صرد سے روایت ہے: کہ دو شخص آپس میں لڑ پڑے، ان میں سے ایک کا غصہ بھڑک اٹھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اسے اگر وہ کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے، وہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مر برقم: ۱۴۲۷۷

۸۸۷۰۔۔۔معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے: ان میں سے ایک سخت غصہ ہو گیا، اور اتنا تیز ہو گیا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی ناک پھٹ رہی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر وہ غصیلا کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے وہ اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم ہے۔

۸۸۷۱۔۔۔ابوذر مجھے پتہ چلا ہے کہ آج تم نے ایک شخص کو ماں کی گالی دی ہے، (حضرت ابوذر نے اپنا سر جھکا لیا) ابوذر! اپنا سر اٹھا کر دیکھو اچھی طرح جان لو، تم کسی کالے گورے سے سوائے عمل کے افضل نہیں ہو سکتے، ابوذر! جب تمہیں غصہ آئے، تو اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، اور اگر بیٹھے ہو تو ٹیک لگا لو اور ٹیک پر بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن ابی ذر

# تکبر

۸۸۷۲۔۔۔حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کے سامنے تکبر کا تذکرہ ہوا، آپ نے اس میں بڑی سختی سے ڈانٹا، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر متکبر فخر کرنے والے کو نہیں چاہتا، تو قوم میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں اپنے کپڑے دھوتا ہوں تو مجھے ان کی سفیدی اچھی لگتی ہے، اسی طرح مجھے اپنے جوتے کا تسمہ اور اپنے کوڑے کا دستہ اچھا لگتا ہے۔

آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، تکبر یہ ہے کہ تم حق کو ٹھکراؤ اور لوگوں کو گھٹیا سمجھو۔ طبرانی فی الکبیر

۸۸۷۳۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: انسان جب بڑا بنے اور اپنی سرکشی پر چڑھ دوڑے تو اللہ تعالیٰ اسے زمین کی طرف کھینچ دیتے ہیں، اور فرماتے ہیں، رسوا ہو اللہ تعالیٰ تجھے رسوا کرے، وہ اپنے جی میں بڑا ہوتا ہے جبکہ لوگوں کے ہاں چھوٹا ہوتا ہے بالآخر وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں خنزیر سے بھی حقیر ہو جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۷۴۔۔۔(مسند ابی جری جابر بن سلیم الہجیمی التیمی رضی اللہ عنہ) ابوتمیمہ ہجیمی سے روایت ہے کہ حضرت ابوجری جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنی سواری پر سوار ہو کر نبی ﷺ کی طلب میں مکہ آیا، دیکھا تو آپ تشریف فرما ہیں، میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وعلیک، میں نے عرض کیا ہم دیہاتی لوگوں میں سخت مزاجی ہوتی ہے آپ مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرا کر اور کسی نیکی یا بھلائی کو حقیر نہ سمجھنا، اور ازار (شلوار) لٹکانے سے بچنا، کیونکہ یہ تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کسی متکبر کو پسند نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! آپ نے ازار لٹکانے کا ذکر کیا، بعض دفعہ کسی انسان کی پنڈلی پر کوئی دانہ، پھوڑا یا کوئی قابل حیا چیز ہوتی ہے؟ آپ نے فرمایا: آدھی پنڈلی اور ٹخنوں تک کوئی حرج نہیں، تم سے پہلے کسی شخص نے ایک چادر اوڑھی، جس میں وہ اترانے لگا اللہ تعالیٰ نے عرش سے اس کی طرف دیکھا، اور اس سے ناراض ہو کر زمین کو حکم دیا (کہ اسے نگل) تو زمین نے اسے پکڑ لیا، سو وہ زمین کے درمیان حرکت کر رہا ہے اللہ تعالیٰ کے (قابل عذاب) واقعات سے بچو۔ ابونعیم

۸۸۷۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کچھ لوگ تواضع کے ارادہ سے اونی کپڑا پہنتے ہیں جبکہ ان کے دل تکبر اور عجب سے بھرے پڑے ہیں۔ الدینوری

۸۸۷۶..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے ایک نوجوان ایک جوڑا پہن کر تکبر و فخر کرتے جارہا تھا، اچانک اسے زمین نے چبالیا، وہ قیامت تک اس میں حرکت کرتا رہے گا۔ ابن النجار و مر برقم: ۷۷۵۳

۸۸۷۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی کے برا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ مسند احمد فی الزھد مر برقم: ۸۸۱۹

# تکبر کا علاج

۸۸۷۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بقیع کی طرف نکلے، تو آپ کے صحابہ آپ کے پیچھے چلنے لگے، آپ ٹھہر گئے اور ان سے فرمایا: وہ آگے ہو جائیں، پھر آپ ان کے پیچھے چلنے لگے، آپ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا، آپ نے فرمایا: میں نے تمہارے قدموں کی چاپ سنی تو میرے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ تکبر نہ ہو۔ الدیلمی و سندہ ضعیف

۸۸۷۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے جوتوں کی آواز (کسی کے پیچھے) چلنے میں روکو کیونکہ یہ بے وقوف کے دلوں میں فساد پیدا کرنے والی ہے۔ عبداللہ بن احمد فی الزوائد

۸۸۸۰..... لیث سے روایت ہے وہ آدمی سے نقل کرتے ہیں: کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سوار شخص کے پیچھے دوڑتے ہوئے دیکھا یا کسی نے آپ کو بتایا، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس (کے) دل (کی رگ) کاٹ دے، اللہ تعالیٰ اس کا دل کاٹ دے۔ مسدد

۸۸۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے خطاب کر رہے تھے (دوران خطاب) آپ نے انسان کی پیدائش کے آغاز کا ذکر کیا، فرماتے: انسان پیشاب جاری ہونے کی جگہ سے پیدا ہوا، دو مرتبہ، اور بار بار اس کا تذکرہ کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ سے گھن کھانے لگا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۸۸۸۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آکر کہنے لگا: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میرے کپڑے دھلے ہوں میرے سر پر تیل لگا ہو، میرے جوتے کا تسمہ نیا ہو اور بھی کئی چیزیں ذکر کیں یہاں تک کہ اپنے کوڑے کا دستہ بھی ذکر کیا کیا یہ تکبر میں شامل ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو خوبصورتی ہے اور اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں، لیکن متکبر وہ ہے جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں پر ظلم کرے۔ ابن النجار

۸۸۸۳..... یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے کہ خریم بن فاتک اسدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے: یارسول اللہ! میں خوبصورتی کو پسند کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اپنے جوتے کے تسمہ اور اپنے کوڑے کے دستہ میں بھی اسے پسند کرتا ہوں، اور میری قوم سمجھتی ہے یہ تکبر ہے، آپ نے فرمایا: یہ تکبر نہیں، کہ تم میں سے کوئی خوبصورتی کو پسند کرے، تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کرے اور لوگوں کو گھٹیا سمجھے۔ ابن عساکر

# بڑے بڑے گناہ

۸۸۸۴..... (عمر رضی اللہ عنہ) ہشام سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑے گناہوں کے بارے پوچھا؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا، ناحق مسلمان کی جان لینا، جادو کرنا، ناحق یتیم کا مال کھانا، پاکدامن، سادہ، مسلمان عورتوں پر تہمت لگانا، نافرمانی کی وجہ سے والدین کا رونا، سود (کا مال) کھانا، بیت اللہ کے جانوروں کو حلال سمجھنا، اور لڑائی سے بھاگنا۔ اللالکائی

۸۸۸۵..... حمید بن عبدالرحمن بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، وہ کہنے لگا، کبیرہ گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا، اس نے کہا: پھر؟ آپ نے فرمایا: والدین کی نافرمانی کرنا، اس نے کہا: پھر؟ آپ نے فرمایا: جھوٹی قسم کھانا۔ ابن جریر

۸۸۸۶..... عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا، پھر آپ نے پڑھا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کیا اس نے بہت بڑا گناہ کیا، والدین کی نافرمانی''۔ پھر یہ آیت پڑھی ''میرا اور اپنا والدین کا شکر گزار رہ اور میری طرف ہی لوٹنا ہے'' آپ ٹیک لگائے بیٹھے تھے سیدھے ہو کر فرمایا: خبردار! جھوٹی بات۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ

۸۸۸۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سابقہ تمام موحد قوموں کے وہ لوگ جو کبیرہ گناہ کرتے کرتے مر گئے، سوائے نادم اور توبہ کرنے والے (کہ وہ جہنم میں نہیں جائیں گے) جو جہنم میں جائیں گے، ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی، اور نہ چہرے سیاہ ہوں گے، اور نہ انہیں شیطانوں کے ساتھ جوڑا جائے گا، اور نہ بیڑیاں پہنائی جائیں گی، نہ وہ کھولتا ہوا پانی پئیں گے، اور نہ تارکول کے کپڑے پہنیں گے، اللہ تعالیٰ نے توحید کی وجہ سے ان کے جسم (جہنم میں) ہمیشہ کے لیے حرام کر دیئے اور ان کے چہرے ان کے مسجدوں کی وجہ سے آگ پر حرام کر دیئے، ان میں سے کسی کو آگ اس کے قدموں تک لپٹے ہوگی، کسی کو اس کی کوکھ تک، کسی کو اس کی گردن تک لپٹے ہوگی، (غرض) ان کے گناہوں کی اور اعمال کے بقدر (لپٹے گی) ان میں سے کوئی اس (جہنم) میں ایک ماہ رہے گا، پھر نکال لیا جائے گا جو دنیا کی عمر کی مقدار، جب سے وہ پیدا ہوئی سے لے کر اس کے فنا ہونے تک ٹھہرے گا، اللہ تعالیٰ جب انہیں آگ سے نکالنے کا ارادہ کریں گے تو یہود و نصاریٰ اور دوسرے مذاہب والے بت پرست جہنمی اہل توحید سے کہیں گے۔

تم لوگ اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لائے پھر بھی آج ہم اور تم جہنم (کے عذاب) میں برابر ہیں، تو اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے ایسا غضبناک ہوگا کہ اس سے پہلے کسی چیز کی وجہ سے اتنا غضبناک نہیں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسے چشمے کی طرف نکال لائیں گے جو جنت اور پل صراط کے درمیان ہوگا تو وہ اس چشمہ میں کھمبی کی طرح اگیں گے، جس میں پانی رواں ہوگا، اس کے بعد جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

ان کی پیشانیوں پر لکھا ہوگا، یہ جہنمی، رحمٰن کے آزاد کردہ ہیں، پھر وہ جنت میں اتنا عرصہ رہیں گے جتنا اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے سوال کریں گے کہ ان (کی پیشانیوں) سے یہ نام مٹا دیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا تو وہ (ان سے) اس (نام) کو مٹا دے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ بہت سے ایسے فرشتے بھیجے گا جن کے پاس آگ کی کیلیں ہوں گی جو اس میں باقی جہنمی ہوں گے ان پر تختے لگا کر اوپر سے یہ میخیں لگا دیں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر ان کا ذکر نہیں کرے گا، اور جنتی اپنی لذتوں اور نعمتوں میں پڑ کر انہیں بھول جائیں گے، یہی اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''بار بار کافر لوگ آرزو کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے''۔ ابن ابی حاتم و ابن شاهین فی السنة و الدیلمی

## کمینگی

۸۸۸۸..... مدائنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میں نے جو کمینہ دیکھا اسے کمزور مروّت و رعایت والا پایا۔ الدینوری

# فصل..... زبان کے مخصوص برے اخلاق

## زبان کی حفاظت

۸۸۸۹..... (الصدیق رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں؛ میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی زبان پکڑی ہے، (فرما رہے ہیں) اس نے مجھے نقصان دہ مقامات تک پہنچا دیا ہے۔ مالک، ابن المبارک، سعید ابن منصور، مصنف ابن ابی شیبة، مسند

احمد فی الزھد، وھناد، نسائی والخرائطی فی مکارم الاخلاق،الحلیۃ، بیھقی فی الشعب

۸۸۹۰...... اسلم سے روایت ہے فرماتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت صدیق اکبر کو دیکھا کہ وہ اپنی زبان کو (ہاتھ سے پکڑ کر) لمبا کرر ہے ہیں، حضرت عمر نے فرمایا: اے خلیفۂ رسول یہ آپ کیا کرر ہے ہیں؟ فرمایا: اس نے مجھے خطرناک جگہوں تک پہنچادیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسم کا ہر عضو زبان کی تیزی کی شکایت کرتا ہے۔ ابویعلی، بیھقی فی الشعب وقال ابن کثیر جید

۸۸۹۱...... زھری، عبدالرحمٰن بن اسعد المقعد، عبدالرحمٰن بن الحارث بن ہشام، اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جسے میں مضبوط تھام لوں، آپ نے فرمایا: اس کی حفاظت کر اور آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا۔

ابن حبان، ابونعیم، ابن عساکر وقال ھذا حدیث غریب من حدیث الزھری لم یذکرہ محمد بن یحیی الذھلی فی الزھریات

۸۸۹۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی نے کہا: آپ (زیادہ) نہیں بولتے ہیں؟ فرمایا: میری زبان ایک درندہ (کی طرح) ہے مجھے خوف ہے کہ اگر میں نے اسے چھوڑا تو یہ مجھے کھالے گی۔ ابن عساکر

۸۸۹۳...... عقال بن شبہ بن صعصعہ بن ناجیۃ اپنے دادا صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں فرمایا: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے نصیحت کریں! آپ نے فرمایا: اپنی زبان اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر، تو میں واپس ہو کر کہتے جارہا تھا، مجھے یہ بات کافی ہے۔

ابن عساکر

۸۸۹۴...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی قابل عبادت نہیں، زمین پر، زبان سے زیادہ کوئی چیز لمبی قید کی مستحق نہیں۔ ابن عساکر

۸۸۹۵...... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی مجھے وصیت کریں! آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کر، ہر درخت اور ٹیلہ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کر، میں تجھے وہ چیز (نہ) بتاؤں جو تجھ سے زیادہ تجھ پر قابو رکھتی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا نبی اللہ! آپ نے فرمایا: یہ اور اپنی زبان کو کنارہ سے پکڑا، حضرت معاذ نے فرمایا: یہ اور آپ نے اسے حقیر سمجھا، آپ نے فرمایا: معاذ تیری ماں تجھے روئے، جہنم کی آگ میں لوگوں کو نتھنوں کے بل اسی (زبان) نے گرایا ہے یہ تیرے حق میں یا تیرے خلاف بولے گی۔ العسکری فی الامثال

# زبان کے مخصوص اخلاق کی تفصیل

## بہتان...... ان کہی بات کسی کے ذمہ لگانا

۸۸۹۶...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بے قصور پر الزام و بہتان آسمانوں سے زیادہ وزنی ہے۔ الحکیم

## اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا

۸۸۹۷...... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت قتادہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کا یہ گمان ہے کہ وہ (ہی) مؤمن ہے تو وہ کافر ہے، اور جس کا یہ گمان ہے کہ (صرف) وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے، جس کا یہ گمان ہو کہ وہ عالم ہے تو وہ بے علم ہے، آپ سے ایک شخص الجھ گیا اور کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: آپ فرمارہے تھے جس کا یہ گمان ہو کہ وہ جنتی ہے تو وہ دوزخی ہے۔ الحارث

تألی یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے کے بارے ایسا فیصلہ کرے جس کا اسے کوئی اختیار نہیں گویا وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں مداخلت کی کوشش کررہا ہے، کسی سے یہ کہنا کہ تجھے تو اللہ تعالیٰ نہیں بخشے گا، تو تو جنت میں نہیں جائے گا، تیری نماز تو قبول نہیں ہوگی۔

# باچھیں چیر کر گفتگو کرنا

۸۸۹۸......(عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گفتگو کے پیچ وتاب، ڈھب اور انداز شیطانی پیچ وتاب ہیں۔ ابو عبید فی الغریب وابن ابی الدنیا وابن عبدالبر فی العلم

تشریح:......اس کا مظاہرہ آج میڈیا پر ہونے والی گفتگو سے خوب ہوتا ہے۔

۸۸۹۹......زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے عمر بن سعد سے ناراض ہو گئے، تو آپ کے دوست احباب آپ کے پاس آئے اور آپ سے گفتگو کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انتہائی مبالغہ آمیز تقریر کی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے اس وقت سے زیادہ آپ کبھی برے نہیں لگے، لوگوں نے کہا کیوں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک ایسے لوگ نہ آجائیں جو اپنی زبانوں سے (حروف) ایسے کھائیں گے جیسے گائے اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

مر برقم: ۷۹۱۴

# عار دلانا

۸۹۰۰......حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اپنے بھائی کو عار مت دلا، اللہ تعالیٰ کی تعریف کر جس نے تجھے عافیت بخشی۔

ابن عساکر

۸۹۰۱......ابوقلابہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تھا لوگ اسے گالیاں دے رہے تھے، آپ نے فرمایا: اگر تم اسے کسی کنوئیں میں پڑا پاتے تو اسے نہ نکالتے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور نکالتے، آپ نے فرمایا: سو اپنے بھائی کو برا بھلا مت کہو اور اللہ تعالیٰ کا شکر کرو جس نے تمہیں عافیت بخشی، لوگوں نے کہا: آپ اس سے بغض نہیں رکھتے؟ فرمایا: مجھے اس کے عمل سے بغض ہے جب وہ یہ کام چھوڑ دے تو وہ میرا بھائی ہے۔ ابن عساکر

# دو زبانوں والا

۸۹۰۲......حضرت (ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: دو زبانوں والے کے لیے قیامت میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ ابن عساکر

تشریح:......ایک سے کچھ کہا، دوسرے سے اس کے خلاف کہہ دیا، نتیجہ خود ظاہر ہے۔

# لایعنی فضول باتوں کے متعلق سوال

۸۹۰۳......(ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) مسروق سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابی بن کعب رضی سے کسی چیز کے متعلق پوچھا: آپ نے فرمایا، ابھی تک یہ پیش نہیں آئی؟ میں نے کہا نہیں: فرمایا: ہمیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ بات پیش آئے اور ہم تمہارے لیے اجتہاد کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۴......زھری سے روایت ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (جب ان سے کوئی بات پوچھی جاتی) کیا یہ پیش آگئی ہے؟ اگر لوگ کہتے: جی ہاں، تو حضرت زید اس کے بارے میں جو کچھ جانتے اور سمجھتے تھے بتادیتے تھے، اور اگر وہ کہتے: ابھی تک پیش نہیں آئی تو فرماتے: اس بات کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ پیش آجائے۔ الدارمی، ابن عساکر

۸۹۰۵......شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے کسی مسئلہ کے متعلق پوچھا گیا: آپ نے فرمایا: کیا یہ ابھی تک پیش نہیں

آیا؟ لوگوں نے کہا: نہیں فرمایا: اسے رہنے دو یہاں تک کہ پیش آجائے، جب پیش آئے گا ہم تمہارے لیے کوشش کریں گے۔ ابن عساکر

۸۹۰۶..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو واقعہ پیش نہیں آیا اس کے متعلق سوال نہ کرو، کیونکہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: کہ وہ اس شخص کو برا بھلا کہتے ہیں جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرے۔ ابن ابی خیثمه وابن عبدالبر معاً فی العلم

۸۹۰۷..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں اس شخص پر پابندی لگاؤں گا جو ان ہونی باتوں کے متعلق سوال کرتا ہے کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بیان کردیا ہے۔ الدارمی وابن عبدالبر فی العلم

# گالی وگلوچ

۸۹۰۸..... ابراہیم سے روایت ہے کہ لوگ کہا کرتے تھے، آدمی جب کسی آدمی کو کہتا ہے: او کتے، او خنزیر، او گدھے! تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تمہاری کیا رائے ہے کیا میں نے اسے کتا، خنزیر یا گدھا بنایا ہے؟ ابن جریر

۸۹۰۹..... عطاء سے روایت ہے فرمایا: اس بات سے روکا گیا ہے کہ کوئی کسی سے کہے: اللہ تعالیٰ تیرا چہرہ بگاڑے۔ بیہقی فی الشعب

# ہوا کو گالی دینا

۸۹۱۰..... (مسند اسیر بن جابر التمیمی رضی اللہ عنہ) قتادہ ابوالعالیہ سے روایت کرتے ہیں وہ اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہوا چلی تو کسی شخص نے اس پر لعنت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت نہ کرو کیونکہ اسے (چلنے کا) حکم دیا گیا ہے، جس نے ناحق کسی چیز پر لعنت کی تو وہ لعنت اس (لعنت کرنے والے) پر لوٹ آئے گی۔ ابونعیم

# مردوں کو گالی دینا

۸۹۱۱..... حضرت (عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو، کیونکہ مردوں کو جو گالی دی جاتی ہے اس سے زندوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
مصنف ابن ابی شیبه

۸۹۱۲..... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ نے مردوں کو گالی دینے سے منع کیا ہے۔ ابن النجار

۸۹۱۳..... عبیط سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ابی احیحۃ کی قبر کے پاس سے گزرے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: یہ ابواحیحۃ فاسق کی قبر ہے اور حضرت خالد بن سعید نے کہا: اللہ کی قسم مجھے اس بات سے خوشی نہیں کہ وہ اعلیٰ علیین میں ہوگا، بلکہ وہ بھی ابوقحافہ کی طرح ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: مردوں کو گالی نہ دیا کرو ورنہ تم زندوں کو ناراض کردوگے۔ ابن عساکر

# جس گالی کی رخصت ہے

۸۹۱۴..... بقیہ، اسحاق بن ثعلبہ، مکحول حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے گالی دینا سے منع کردیا ہے، اور فرمایا: کسی کو لازماً برا بھلا کہنا ہو تو اس پر نہ الزام لگائے، نہ اس کے والد اور اس کی قوم کو گالی دے، لیکن جب اس کی حالت سے وہ واقف ہو تو یوں کہے: تو بخیل ہے بزدل ہے، اور فرمایا: جس نے دھوکہ باز پر پردہ ڈالا تو وہ اسی جیسا ہے، اور نہ تم میں سے کوئی اپنے دوست کے قیدی کو پیش کرے کہ وہ اسے پکڑ کر قتل کردے۔ ابن عدی فی الکامل، ابن عساکر وقالا: وبھذا الاسناد غیر ماذکرنا، احادیث مع ماذکرنا کلھا غیر محفوظ وقال ابن ابی حاتم: سألت ابی عن اسحاق بن ثعلبه فقال: شیخ مجھول۔

# قابل مذمت اشعار

۸۹۱۵۔۔۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کہ کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعروں کے بھر جانے کی نسبت سے بہتر ہے۔
مصنف ابن ابی شیبه

# شعر گوئی کی مذمت

۸۹۱۶۔۔۔ حضرت عوف بن مالک اشجعی سے روایت فرمایا: اگر میری توند سے لے کر ہنسلی تک، سارا پیٹ اچھلتی پیپ اور خون سے بھر جائے تو یہ مجھے شعر کے بھر جانے کی نسبت زیادہ محبوب ہے۔ مصنف ابن ابی شیبه

۸۹۱۷۔۔۔ سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعمان بن عدی کو میسان کا گورنر بنایا وہ شعر کہا کرتے تھے انہوں نے کہا: آگاہ! کیا حسناء کو یہ بھی پتا ہے کہ اس کا خاوند میسان میں شیشے اور کدو میں شراب پیتا ہے، میں جب چاہتا ہوں تو گاؤں کے دیہاتی مجھے گانا سناتے ہیں، اور ایک ناچنے والی لڑکی جو ہر نشان پر دوزانوں بیٹھ جاتی ہے، اگر تو میرا شراب میں شریک ساتھی ہے تو بڑا جام مجھے پلا، مجھے چھوٹا جام جس میں سوراخ ہے نہ پلا، شاید امیرالمؤمنین اسے برا سمجھیں ہمارا ٹوٹے ہوئے خیمہ میں مل بیٹھ کر شراب پینا۔
جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ انہوں نے یہ کہا ہے تو فرمایا ہاں مجھے اس کی یہ بات بری لگی ہے: جس کی اس سے ملاقات ہوا سے بتا دے کہ میں نے اسے معزول کر دیا ہے، ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس گیا، اور انہوں معزول ہونے کی اطلاع دی، تو وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں جو کچھ (اشعار میں) کہا: اس میں سے کچھ بھی نہیں کیا ہے، چونکہ میں ایک شاعر آدمی تھا اس لیے ایک فضول بات کو شعر کی صورت میں کہہ دیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! اب تم میری گورنری وغیرہ کچھ نہیں کر سکتے، جب تک بھی تم زندہ رہو، اگر چہ تم نے جو بھی کہا ہے۔ ابن سعد

۸۹۱۸۔۔۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں کسی قوم کی ہجو بیان کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے اس کی زبان (کاٹنا) جائز ہے پھر انہیں بلایا اور فرمایا: خبردار تم وہ کام نہ کرنا جو میں نے کہا، میں نے تو اس لیے کہا تا کہ دوبارہ ایسا نہ کرے۔ بیهقی فی الشعب، عبدالرزاق

۸۹۱۹۔۔۔امام شعبی سے روایت ہے کہ زبرقان بن بدر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے وہ اپنی قوم کے سردار تھے انہوں نے کہا: امیرالمؤمنین! جرول یعنی حطیئہ نے میری ہجو و مذمت بیان کی ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے کن الفاظ میں تمہاری ہجو کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: اپنے اس شعر میں:

کرم نوازیوں کو چھوڑ اور ان کی تلاش میں سفر نہ کر
آرام سے بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو یہ ہجو سنائی نہیں دیتی یہ تو ڈانٹ ڈپٹ ہے تو زبرقان بولے: امیرالمؤمنین اللہ کی قسم! جیسی میری ہجو ہوئی ایسی کسی کی نہیں ہوئی، تو آپ میری ہجو کرنے والے سے میرا بدلہ لیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ابن الفریعہ یعنی حسان بن ثابت (رضی اللہ عنہ) کو لایا جائے، جب حضرت حسان آگئے تو آپ نے ان سے فرمایا: حسان! زبرقان کا خیال ہے کہ جرول نے اس کی ہجو کی ہے حضرت حسان نے پوچھا: کن الفاظ میں؟ تو آپ نے جرول کا قول سنایا:

کرم نوازیاں ترک کر دے اور ان کی تلاش و جستجو میں سفر نہ کر، بیٹھ جا کیونکہ تو سنگ دل کھانے والا ہے۔

حضرت حسان نے کہا: امیرالمؤمنین! اس نے اس کی ہجو نہیں کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو ان الفاظ میں کیا کہا ہے؟ اس نے اس پر

اعتراض کیا ہے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس جرول کولایا جائے، جب وہ آئے تو آپ نے فرمایا: اپنی جان کے دشمن! تو مسلمانوں کی برائی بیان کرتا ہے پھر انہیں قید میں ڈالنے کا حکم دیا تو وہ قید خانہ بھیج دیئے گئے، چنانچہ جیل سے انہوں امیرالمومنین کوخط لکھا:

آپ ان چوزوں سے کیا کہیں گے جو مقام ذی مرخ میں ہیں جن کے پوٹے سرخ ہیں ان کے پاس پانی ہے نہ کوئی درخت، آپ نے ان کے ذمہ دار کو تاریکی کے گڑھے میں ڈال دیا ہے، عمر اللہ تعالیٰ آپ کی رہنمائی فرمائے مجھ پر احسان فرمایئے، آپ اپنے ساتھی کے بعد وہ امام خلیفہ ہیں کہ لوگوں نے عقلمندی کی چابیاں آپ کے سامنے ڈال دی ہیں، انہوں نے یہ چابیاں آپ کے سامنے لاکر آپ کو ترجیح اور فوقیت نہیں دی، لیکن آپ کی وجہ سے ان کے لیے فوقیت اور ترجیح ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی کمزور حالی اور ان کی قوم کی معمولی مدد کی اطلاع دی گئی، آپ نے انہیں بلایا اور ان سے فرمایا: جرول تمہارا ناس ہو! تم مسلمان کی ہجو کیوں بیان کرتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: چند باتوں کی وجہ سے جو مجھے درپیش ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میری زبان پر ایک چیونٹی رینگتی ہے، دوم یہ کہ یہ میرے اہل وعیال کی کمائی کا ذریعہ ہے، سوم زبرقان اپنی قوم میں مالدار شخص ہے، اسے میری پریشان حالی اور عیال کی کثرت کا علم ہے، پھر بھی مجھ پر مہربانی نہیں کرتا، اور مجھے سوال پر مجبور کرتا ہے، اور جب میں نے اس سے سوال کیا تو امیرالمومنین اس نے مجھے محروم رکھا، جبکہ سوال ہر عطیہ کی قیمت ہے۔

میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مال میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے جبکہ میں فقر و فاقہ میں بے بس ہوں، میں اسے دیکھتا ہوں کہ وہ اونٹ کی طرح ڈکار لیتا ہے، اور میں اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ جو کی روٹی کے ٹکڑوں کا محتاج ہوں۔

امیرالمومنین! جو گزر اوقات کی روزی سے عاجز ہوگا وہ خاموش رہنے سے زیادہ عاجز ہوگا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں، اور فرمایا: تمہارے اہل عیال کتنے ہیں؟ انہوں نے شمار کیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے لیے کھانے، کپڑے اور اتنے خرچ کا حکم دیا جو ایک سال کے لیے کافی ہو، اور ان سے فرمایا: جب تمہیں ضرورت پڑے تو ہمارے پاس آنا، تمہیں ہمارے ہاں اسی جیسا (عطیہ) ملے گا۔

تو جرول نے کہا: امیرالمومنین اللہ تعالیٰ آپ کو نیک لوگوں کا سا بدلہ اور بھلے لوگوں کا سا اجر عطا فرمائے، آپ نے نیکی، صلہ رحمی، مہربانی اور احسان کیا ہے جب جرول چلے گئے تو حضرت عمر نے فرمایا: لوگو! اپنے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! جب تمہیں ان کی ضروریات کا پتہ چلے تو ان کی مدد کرو ان پر مہربانی کرو، اور انہیں سوال کرنے پر مجبور نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے پوچھیں گے جب وہ مالدار ہو اور اس کے پاس قابل کفایت روزی ہو، کہ اس کے رشتہ دار، اور قریبی لوگ اور پڑوسی جب محتاج ہوں تو اس سے سوال کرنے سے پہلے انہیں عطا کرے۔ الشیرازی فی الالقاب

۸۹۲۰..... عمرو بن حریث سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شاعر تھا جو بہت زیادہ اشعار کہتا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ شعر سے بھر جانے سے زیادہ بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۱..... ضحاک بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیئہ کو زبرقان کی ہجو کی وجہ سے جیل سے رہا کیا تو اس سے کہا: شعر کہنے سے بچنا، تو انہوں نے کہا: امیرالمومنین! مجھے اس کی قدر نہیں، یہ میری اہل وعیال کا ذریعۂ طعام اور میری زبان پر ایک چیونٹی ہے، فرمایا: اپنی اہلیہ کی تعریف کر، اور فتنہ انگیز تعریف سے بچنا، انہوں نے کہا: فتنہ انگیز تعریف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم جو یہ کہتے ہوں فلاں کے بیٹے، فلاں کے بیٹوں سے بہتر ہیں، (لوگوں کی) تعریف کرو (مگر) فضیلت کسی کو نہ دو (حطیئہ نے) کہا امیرالمومنین! آپ تو مجھ سے زیادہ شاعر ہیں۔ ابن جریر

۸۹۲۲..... عبدالحکم بن امین سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب حطیہ کو قید سے رہائی کا حکم دیا تو ان کے لیے پچھاناج کا حکم جاری کیا، پھر فرمایا: جاؤ یہ اناج تم اور تمہارے اہل وعیال کھائیں، جب یہ ختم ہوجائیں تو میرے پاس آجانا میں تمہیں اس سے زیادہ عطا کروں گا، اور کسی کی ہجو بیان نہ کرنا ورنہ میں تمہاری زبان کاٹ دوں گا۔ ابن جریر

# پیپ بھرنا شعر سے بھرنے سے بہتر ہے

۸۹۲۳۔۔۔عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اسید سے روایت ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلا بھیجا تو وہ آپ کے پاس آیا، آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے تم شعر کہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جسے وہ دیکھے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ البغوی فی مسند عثمان

۸۹۲۴۔۔۔اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے کچھ الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے اور کچھ میں آپ کی تعریف ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ مدح کو پسند کرتا ہے جن الفاظ میں تو نے اپنے رب کی مدح کی ہے وہ سناؤ، اور جن الفاظ میں میری تعریف کی ہے وہ رہنے دو، تو میں وہ اشعار پڑھنے لگا، اتنے میں ایک گندمی رنگ، لمبا، جس کی کنپٹیوں پر بال نہ تھے جو دونوں ہاتھوں سے کام کرتا تھا، اس نے اجازت چاہی، تو مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے خاموش کر دیا، ابوسلمہ نے یہ بات پوچھی کہ آپ کو کیسے خاموش رہنے کو کہا، فرمایا: جیسے بلی کو اشارہ کیا جاتا ہے، وہ شخص آیا، اور تھوڑی دیر کے بعد گفتگو کر کے چلا گیا، میں پھر بدستور آپ علیہ السلام کو اشعار سنانے لگا، پھر وہ شخص لوٹ آیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے لیے خاموش رہنے کو کہا، اور اس کی ایسی ہی کیفیت بیان کی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ یہ کون ہے جس کی وجہ سے آپ مجھے خاموش کرا دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ شخص فضول باتوں کو پسند نہیں کرتا، یہ عمر بن خطاب ہے۔ مسند احمد، نسائی، حاکم، ابونعیم

۸۹۲۵۔۔۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ دکھائی دینے والی پیپ سے بھر جائے یہ، شعر سے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۶۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۷۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: کہ ایک شاعر نبی ﷺ کے پاس آیا آپ نے فرمایا: بلال! اس کی زبان مجھ سے روک دو چنانچہ انہوں نے اسے چالیس درھم اور ایک کپڑوں کا جوڑا دیا، تو شاعر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! انہوں نے میری زبان کاٹ دی۔ ابن عساکر

۸۹۲۸۔۔۔حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ شعر کے بھر جانے سے بہتر ہے۔ ابن جریر

۸۹۲۹۔۔۔حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کسی کا پیٹ گرم پتھروں سے بھر کر پھٹ جائے تو یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۰۔۔۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ساتھ راستہ میں تھے کہ اچانک آپ کے سامنے ایک شاعر شعر پڑھتے ہوئے آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کو پکڑو، یا شیطان کو روکو، تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

۸۹۳۱۔۔۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ ابن جریر

## اچھے اشعار

۸۹۳۲۔۔۔(الصدیق رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عبید اللہ بن عمیر اپنے والد سے وہ لبید شاعر سے نقل کرتے ہیں کہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور کہا: آگاہ رہو ہر چیز جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے، آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور کہا: ہر نعمت ضرور ختم ہونے والی ہے، آپ نے فرمایا: تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے ہاں نعمتیں ختم نہیں ہوتیں، جب وہ چلے گئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: بعض دفعہ شاعر حکمت کی بات کہہ دیتا ہے۔ مسند فی الزھد مر بحث الشعر المحمود و مر حدیث الاقوال برقم. ۸۹۷۷/۸۹۷۸

۸۹۳۳..... (عمر رضی اللہ عنہ) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ہم حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف راستہ سے علیحدہ ہو گئے، پھر رباح بن مغترف سے کہا: اے ابوحسان! ہمیں کچھ گن گنا کے سناؤ، وہ اچھے انداز سے عربی گانے گاتے تھے، اسی اثناء میں کہ رباح انہیں گا کر سنا رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ لیا، آپ نے فرمایا: یہ کیا سلسلہ ہے؟ تو عبدالرحمن نے کہا: ایسے ہی رات (کا سفر) کم کرنے کے لیے دل لگی کر رہے تھے، فرمایا: اگر تم نے اس طرح کا کوئی کام کرنا تھا تو ضرار بن خطاب کے شعر سنا کرو۔ ابن سعد

۸۹۳۴..... عبداللہ بن یحیٰی سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نابغہ بنی جعدہ سے کہا: ہمیں وہ اشعار سناؤ جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیے ہیں، تو انہوں نے ایک کلمہ (قصیدہ) سنایا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ہی اس کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، عرب قصیدہ کو کلمہ کہتے ہیں۔ ابن سعد

۸۹۳۵..... امام شعبی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جب وہ کوفہ کے گورنر تھے: اپنے پاس شعرا کو بلا کر ان سے جاہلیت اور اسلام کے اشعار سنو پھر ان کے بارے میں مجھے لکھو، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بلایا، لبید بن ربیعہ سے کہا: جاہلیت اور اسلام کے جو اشعار تم نے کہے ہیں مجھے سناؤ، تو انہوں نے کہا: میں نے اس کے بدلہ سورۃ بقرہ اور سورہ آل عمران اختیار کر لی ہے اور اغلب عجلی سے کہا: مجھے شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

آپ رجز یہ اشعار سننا چاہتے ہیں یا قصیدہ، آپ نے موجودہ بہترین چیز کا مطالبہ کیا ہے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کیفیت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف لکھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف جواباً لکھا، اغلب کے وظیفہ سے پانچ سو درھم کم کر دو، اور لبید کے وظیفہ میں اضافہ کر دو، تو اغلب نے حضرت عمر کی طرف سفر کیا، اور کہا: کیا اگر میں آپ کی بات مانوں پھر بھی آپ مجھے کم دیں گے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا: کہ اغلب کو پانچ سو درھم جو تم نے کم کر دیئے تھے وہ واپس کر دو اور لبید کے عطیہ میں اضافہ برقرار رکھو۔ ابن سعد

۸۹۳۶..... ربعی بن خراش سے روایت ہے کہ غطفان کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے ان لوگوں سے پوچھا: تم میں سب سے بڑا شاعر کون ہے؟ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے:

میں نے قسم کھائی اور تیرے لیے کوئی شک کی چیز نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ کے سوا آدمی کے لیے کوئی گزرگاہ نہیں، تو ایسے بھائی سے سبقت لے جانے والا نہیں، جس کی پراگندگی کو تو جمع نہیں کرتا، کونسے مہذب لوگ؟

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے؟ صرف سلیمان، جب بادشاہ نے اسے کہا، لوگوں میں کھڑا ہو جا اور انہیں بڑے پہاڑ سے ڈانٹو، لوگوں نے کہا: نابغہ آپ نے فرمایا: اس کا قائل کون ہے۔

میں تیرے پاس (تھوڑے کپڑوں میں گویا) ننگا ہو کر آیا، اور جو چند کپڑے تھے وہ بھی بوسیدہ ہیں، ایک ڈر کی بناء پر کہ میرے بارے کئی گمان ہو رہے ہیں میں نے دیکھا کہ امانت میں خیانت نہیں ہوئی، اسی طرح نوح خیانت نہیں کرتا تھا۔

لوگوں نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا اس کا کہنے والا کون ہے جو کہتا ہے: میں (آئندہ) کل کے لیے اناج رکھنے والا نہیں، کل کے بچاؤ کے خوف سے ہر کل کے لیے اناج ہے، ہم نے کہا: نابغہ، آپ نے فرمایا: نابغہ تمہارا سب سے بڑا شاعر اور سب سے زیادہ شعر سے واقف ہے۔

ابن ابی الدنیا و الدینوری و الشیرازی فی الالقاب، ابن عساکر و رواہ وکیع فی الغرر و ابن جریر و ابن عساکر

۸۹۳۷..... امام شعبی رحمہ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ سائب سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں: بسا اوقات حضرت عبداللہ بن مسعود کے دروازے پر قریش کے کچھ مرد بیٹھ جاتے، جب مال فئی (بغیر جنگ) کے مفتوح قوم سے حاصل ہونے والا مال آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے: اٹھو (اور اپنا حصہ لو) اس لیے کہ جو بچ گیا وہ شیطان کے لیے ہے، پھر جس کے پاس سے گزرتے اسے اٹھا لیتے، فرماتے ہیں، آپ اسی

کام میں مشغول تھے کہ کسی نے کہا: یہ بنی الحسحاس کا غلام ہے جو شعر کہتا ہے: آپ نے اسے بلا کر کہا: تم نے کیا اشعار کہے ہیں تو اس نے کہا:

سلیمی کو چھوڑ دے اگر چہ تو کل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدمی کو روکنے والا کافی ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: بس بس، تو نے سچ کہا۔ بخاری فی الادب

۸۹۳۸..... ابن سیرین سے روایت ہے کہ سحیم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور اپنا قصیدہ انہیں سنایا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر آپ بڑھاپے سے پہلے اسلام لے آتے تو میں آپ کو انعام دیتا۔ عمر ابن شبہ والا صبہانی فی الاغانی وابن جریر

۸۹۳۹..... ابو حصین سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ہی کے لیے اس کی خوبی ہے جو عمیرہ کہتا ہے، چھوڑ دے اگر چہ تو کل کے لیے تیار ہو، بڑھاپا اور اسلام آدمی کو منع کرنے کے لیے کافی ہیں۔ وکیع فی الغرر

۸۹۴۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ شعراء کو غزل کہنے سے منع کرتے تھے، تو حمید بن تور نے کہا: اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ مالک کا سفر ہر قسم کے درختوں پر چھکے، میں نے چوڑائی اور لمبائی سے زیادہ سفر کیے، صرف عشبہ اور سحوق نہ جا سکا، تو نہ فیئ ہوتا جسے ہم عشا کے بدلہ حاصل کر سکتے، اور نہ اس کا سایہ دن ڈھلے ہم چکھ سکتے، میں اگر اپنے آپ کو سفر کے تھوڑے سے حصہ سے بہلاؤں تو میرے سامنے راستہ موجود ہے۔ وکیع

۸۹۴۱..... محمد بن سیرین سے روایت ہے فرمایا: لوگوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شعراء کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا: ایک قوم کے پاس علم تھا کوئی علم اس سے زیادہ نہ تھا۔ وکیع

۸۹۴۲..... ابن شہاب سے روایت ہے، حضرت عمر بن خطاب لبید بن ربیعہ کے قصیدہ کو روایت کرنے کی اجازت دیتے تھے جس میں وہ کہتے ہیں

ہمارے رب کا تقویٰ بہترین نفل ہے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے عنقریب ایسا جلد ہوگا، میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، ہدایت یافتہ نرم دل والا وہی ہے جسے بھلائی کے راستوں کی وہ رہنمائی کرائے، اور جسے چاہے گمراہ کرے۔ وکیع

۸۹۴۳..... محمد بن اسحاق اپنے چچا موسیٰ بن یسار سے روایت کرتے ہیں فرمایا: کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے، فرمایا: تم میں سے، ابواللحام تغلبی کے اشعار کسے یاد ہیں؟ تو آپ کو کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آ گئے، تو انہوں نے آپ کو ابواللحام کے اشعار سنائے۔

اے میرے دونوں دوستو! مجھے زمانہ کی طرف واپس کردو، میں سمجھتا ہوں کہ زمانہ نے پہلے زمانوں کو ختم کر دیا ہے، گویا اموات نے مجھ پہ حملہ کر دیا ہے اور (میری) قبر کی طرف مجھ پر چٹانیں گرادی ہیں، میں سابقہ بادشاہوں میں سے جو گزر چکے زیادہ عرصہ باقی رہنے والا نہیں، انہیں زمانہ کی مصیبت پہنچی وہ زمانہ جو قتال کرنے والوں کو شکست دے دیتا ہے، قحطان کا بیٹا بھی دور ہو گیا میں اپنے لیے سلامتی کی امید رکھتا ہوں یا اس کے لیے کوئی امیدوار پالوں گا۔

تو حضرت عمر رو پڑے اور ٹھہر کر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ سارے اشعار سننے کا مطالبہ کرنے لگے۔ وکیع

## اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے

۸۹۴۴..... حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے، اور کہنے لگے: امیر المومنین ہمارا ایک نوجوان امام ہے نماز پڑھانے کے بعد جب تک اشعار کا ایک بند نہ پڑھ لے اپنی جگہ سے نہیں اٹھتا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کے پاس لے چلو، کیونکہ اگر ہم نے اسے بلایا ہوتا تو وہ ہمارے بارے گمان کرتا کہ ہم نے اس کا کام روک دیا ہے چنانچہ وہ آپ کے ساتھ اٹھے اور اس نوجوان کے پاس آ گئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ نوجوان باہر نکلا، اس نے پوچھا: امیر المومنین! آپ یہاں کیوں آ گئے؟ مجھے بتایا ہوتا،

حاضر خدمت ہوجاتا فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک ناگوار خبر ملی ہے، اس نے کہا؛ امیرالمؤمنین میں آپ کی ناگواری دور کرنے کی کوشش کروں گا، میرے متعلق آپ کو کیا خبر ملی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تم گنگناتے ہو؟ اس نے کہا: وہ ایک نصیحت ہے جس کے ذریعہ میں اپنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہو! اگر اچھی بات ہوئی تو میں بھی تمہارے ساتھ کہوں گا اور قبیح ہوا تو میں تمہیں منع کردوں گا، تو اس نے کہا: میں اپنے دل کو جب بھی عتاب کرتا ہوں، تو وہ لذتوں میں میری مشقت تلاش کرنے کے لیے لوٹ آتا ہے، مجھے زمانہ اپنی سرکشی میں کھیل کود کرتے دکھائی دیتا ہے، اس نے مجھے تھکا دیا ہے، اے برائی کے دوست! یہ کیا بچپنا ہے، اس طرح کھیل کود میں عمر ختم ہوگئی، وہ جوانی جو مجھ میں ظاہر ہوئی، چلی گئی، جبکہ ابھی تک میں نے اس سے اپنی خواہش پوری نہیں کی، اس کے بعد مجھے فنا ہی کی امید ہے بڑھاپے نے مجھ پر میرا مطلب چھپا دیا ہے، میرے نفس کے لیے ہلاکت ہو میں اسے کسی خوبصورت اور ادب کے کام میں کبھی نہیں دیکھتا۔ اے میرے نفس! نہ تو رہے گا نہ خواہش، اللہ تعالیٰ سے ڈر، خوف اور اندیشہ کر، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر فرمایا: اسی طرح ہر گنگنانے والے کو گنگنانا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کہتا ہوں۔

اے نفس نہ تو رہے گا اور نہ خواہش، موت کا انتظار کر خوف اور ڈر۔ ابن السمعانی فی الدلائل

۸۹۴۵ ... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشعار سیکھا کرو، کیونکہ ان میں قابل تلاش اچھی باتیں اور قابل احتیاط بری باتیں ہوتی ہیں حکماء کے لیے حکمت اور اچھے اخلاق کی رہنمائی ہوتی ہے۔ ابن السمعانی

۸۹۴۶ ... حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کلام عرب میں عبد بنین کے قول سے مضبوط کوئی قول (شعر) نہیں۔

دنیا نے بہت سے لوگوں کو دھوکا دیا وہ ایسے مقام میں پہنچ گئے جس میں تبدیلی ہونی چاہیے، کوئی کسی بات سے ناراض ہونے والا ہے کہ دوسرا اسے تبدیل نہیں کرسکتا۔

اور کوئی کسی بات پر راضی ہونے والا ہے کہ دوسرے کے لیے یہ کام تبدیل ہوجاتا ہے بعض دفعہ جس کام کی تمنا کوئی کرتا ہے اسے حاصل کوئی اور کرتا ہے، اور بغیر امید کوئی پریشانی میں مبتلا ہے۔ ابوالولید الباجی فی المواعظ

۸۹۴۷ ... حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اپنی حمد نہ سناؤں جس میں، میں نے اپنے رب کی تعریف کی ہے؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تمہارے رب کا تعلق ہے تو وہ حمد کو پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، ابو نعیم

۸۹۴۸ ... حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف کی ہے، آپ نے فرمایا: سناؤ اور اللہ تعالیٰ کی حمد سے آغاز کرو۔ ابن جریر

۸۹۴۹ ... انہی سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اے نبی اللہ! میں نے اشعار میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی تعریف بیان کی ہے، آپ نے فرمایا: جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہے وہ سناؤ اور جس میں میری تعریف کی ہے انہیں رہنے دو، تو میں آپ کو اشعار سنانے لگا، اتنے میں ایک لمبا شخص سر جھکائے داخل ہوا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہوجاؤ، جب وہ شخص چلا گیا، تو فرمایا: چلو سناؤ، میں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! یہ جو شخص آیا تھا کون تھا؟ اور آپ نے فرمایا تھا ٹھہرو! اور جب وہ چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اب سناؤ؟ فرمایا: یہ عمر بن خطاب ہے اسے باطل چیز سے بالکل رغبت نہیں۔ طبرانی فی الکبیر

تشریح: ...... جو شخص اس پریشانی میں ہو کہ نبی تو شعر سنے اور عمر کو باطل سے رغبت نہیں، تو اسے چاہیے کہ وہ نبی اور عمر کی ذمہ داریاں بھی خوب سمجھ لے۔

۸۹۵۰ ... اعشی مازنی سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا، اور آپ کو یہ اشعار سنائے: اے لوگوں کے مالک اور تمام عرب کے دیانتدار، مجھے ایک سختی اور مصیبت پیش آئی ہے، میں صبح سے نکلا ہوں کہ رجب میں اناج تلاش کروں، تو اس نے لڑائی کرکے اور بھاگ کر میری مخالفت کی ہے، کیا تو نے وعدہ خلافی کی ہے اور تو گناہ سے آلودہ ہوگئی اور یہ (برائیاں) بہت بری غالب چیزیں ہیں جس پر غالب

آجائیں، تو رسول اللہ ﷺ انہیں پڑھنے لگے، اور فرمانے لگے: وہ بہت بری غالب چیزیں جس پر غالب آجائیں۔

عبداللہ بن احمد، ابن ابی خیثمہ والحسن بن سفیان والطحاوی وابن شاھین وابونعیم

۸۹۵۱۔۔۔۔۔(انس رضی اللہ عنہ) قاضی ابوالفرج المعافی ابن زکریا نے فرمایا: ہم سے ابوبکر محمد بن حسن بن درید ازدی نے بیان کیا کہ وہ فرماتے ہیں ہم سے عون بن علی، ان سے اوس بن سمعج نے وہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ علاء بن یزید حضرمی نے نبی ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی، تو میں نے ان کے لیے اجازت چاہی، آپ نے اجازت دے دی، جب وہ اندر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے (گھر کی) جگہ صاف کرائی، پھر انہیں بٹھایا، اور دونوں نے کافی دیر باتیں کیں۔

پھر آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم قرآن اچھا پڑھ سکتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر انہوں نے آپ کو سورۂ عبس سنائی یہاں تک کہ سورہ ختم ہوگئی، اور اس میں ان الفاظ کا اپنی طرف سے اضافہ کیا، وہی ذات ہے جس نے حاملہ کے پیٹ سے ایک دوڑتا ہوا ذی روح نکالا، جو انتڑیوں اور کے درمیان سے نکلتا ہے تو نبی علیہ السلام نے ایک دم اونچی آواز سے کہا: علاء رک جاؤ، سورۃ ختم ہو چکی ہے، پھر فرمایا: علاء کیا تم شعر کی روایت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، پھر آپ کو کچھ اشعار سنائے: کتنے ہی بغض رکھنے والے قبیلے ہیں جن کے دل کو گرفتار کر لیتا ہے، تیرا معمولی سلام، کبھی حرامزادہ بھی بلند مقام پالیتا ہے، اگر وہ شرارت وفساد کی کوشش کریں تو کرم نوازی سے معاف کر دے، اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے میں مت پوچھ، کیونکہ اسے سن کر تجھے اذیت ہوتی، کیونکہ جو بات انہوں تمہارے بعد کہی تو وہ گویا کہی ہی نہیں گئی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے علاء بڑے اچھے اشعار کہے ہیں تم ان میں دوسروں سے زیادہ ماہر ہو، اشعار میں سے کچھ پر حکمت بھی ہیں، اور بعض باتیں جادو کا اثر رکھتی ہیں، تو ان کے کلام کی مثال گزر چکی ہے۔ ابن النجار

۸۹۵۲۔۔۔۔۔حضرت (جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ ایک دوسرے کو اشعار سناتے اور رسول اللہ ﷺ سن رہے ہوتے تھے۔ وفی المنتخب، طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۳۔۔۔۔۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ مسجد میں سو بار سے زیادہ دفعہ بیٹھا آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بیٹھتے اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو اشعار سنا رہے ہوتے اور کبھی کبھار جاہلیت کے موضوع پر گفتگو کرتے اور نبی ﷺ ان کے ساتھ مسکرا رہے ہوتے تھے۔ ابن جریر طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۴۔۔۔۔۔حضرت سائب بن خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو خیبر جاتے ہوئے عامر بن اکوع کو فرماتے سنا، ہمیں اپنی گنگناہٹ سے کچھ سناؤ، تو وہ اونٹ سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کو رجزیہ اشعار سنانے لگے۔ طبرانی فی الکبیر

۸۹۵۵۔۔۔۔۔ابوالھیثم بن التیہان عن ابیہ۔

۸۹۵۶۔۔۔۔۔وائل بن طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اباطل سے واپسی پر مسجد میں تشریف فرما ہوئے، اتنے میں خفاف بن نضلہ بن عمرو بن بہدلہ ثقفی آگئے اور رسول اللہ ﷺ کو اشعار سنانے لگے:

کتنی اونٹنیاں تاریکی میں ہلاک ہوگئیں جو صحرا کے بے آب وگیاہ (خشک) دور کے جنگل میں تھیں، اس کے چٹیل میدان میں اکیلی بھڑ کا ہٹ نہیں، ایسی نباتات ہے جو زیرہ اور خوشبوؤں سے ملی جلی ہے، میرے پاس خواب میں جنوں میں سے ایک مددگار آیا، مقام وجرہ میں میری جو بیت زمین پر پڑی ہے وہاں کی بات ہے، راتوں رات آپ کی طرف بلاتا ہے پھر وہ خوفزدہ ہوکر کہنے لگا: میں نہیں آؤں گا تو میں ناجیہ نامی اونٹنی پر سوار ہو گیا جسے کوچ نے تکلیف دی، ایک انگارہ ہے جو بلند جگہوں پر بلند ہوتا ہے یہاں تک کہ میں کوشش کرتے کرتے مدینہ پہنچ گیا، تاکہ میں آپ کو دیکھ لوں اور مصائب دور ہو جائیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا: بعض باتیں جادو کی طرح ہیں اور کچھ اشعار حکمت کی طرح ہیں۔ ابن عساکر

۸۹۵۷۔۔۔۔۔حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا، پھر فرمایا: تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے کوئی اشعار یاد ہیں، اور ایک روایت میں ہے، کہ کیا تم امیہ کے کچھ اشعار نقل کر سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر میں نے

آپ کو اس کے اشعار سنائے، فرمایا: سو اشعار سنا دیے، آپ نے فرمایا: قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جاتا، اور ایک روایت میں ہے قریب ہے کہ وہ اپنے اشعار میں مسلمان ہو جاتا۔ ابویعلی وابن جریر، ابن عساکر

۸۹۵۸......حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں نکلا، ایک دن میں چل رہا تھا کہ میرے پیچھے ایک اونٹنی آ کھڑی ہوئی، میں نے مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ ہیں آپ نے فرمایا: شرید؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں سوار نہ کرلوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں (یا رسول اللہ) مجھے کوئی تکان اور عاجزی نہیں تھی لیکن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے کی برکت حاصل کرنا چاہتا تھا، آپ نے اونٹنی بٹھائی اور مجھے سوار کرلیا، (راستہ میں) آپ نے فرمایا: کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کے اشعار یاد ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: سناؤ، تو میں نے ایک سو اشعار سنائے، آپ نے فرمایا: امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، امیہ بن ابی الصلت کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ ابن ابی صاعہ وقال غریب، ابن عساکر

۸۹۵۹......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ دے کر روانہ نہیں کیا۔ ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۰......حضرت عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اس وقت وہ وہاں کے گورنر تھے، میں جب ان کے پاس گیا تو میں نے کہا: میں تمہیں قریبی رشتہ داری یاد دلاتا ہوں، رشتہ داری سے کوئی نزدیکی نہیں ہوتی جب تک کہ قریب نہ کی جائے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جانتے ہو یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے کہا: ابواحمد بن جحش، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں کیا کہا تھا؟ میں نے کہا: مجھے پتہ نہیں، فرمایا: نبی ﷺ نے فرمایا تھا، تو نے سچ کیا۔ ابن عساکر

۸۹۶۱......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، شعر عرب کا دیوان ہے اور یہ عربوں کا پہلا علم ہے سو تم لوگ جاہلیت کے اشعار میں سے اہل حجاز کے شعر اختیار کرو۔ ابن جریر

۸۹۶۲......حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مشرکین نے جب ہماری ہجو کی تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہیں ایسا ہی کہو جیسا وہ تمہیں کہتے ہیں، تو ہم اپنی لونڈیوں کو مدینہ میں اشعار کی تعلیم دینے لگے۔ ابن جریر، ابن عساکر

۸۹۶۳......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! شعر کے بارے آپ کی رائے کیا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے گویا انہیں نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ ابن جریر

۸۹۶۴......حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب شعر کے بارے میں جو حکم نازل کرنا تھا نازل کیا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے شعر کے بارے جو حکم نازل فرمایا ہے اسے آپ جانتے ہیں تو آپ کی اس کے بارے کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: مؤمن اپنی تلوار اور زبان سے جہاد کرتا ہے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے گویا تم انہیں نیزوں سے زخمی کرتے ہو، اور ایک روایت میں ہے گویا تم انہیں ان شعروں کے ذریعہ نیزوں سے زخمی کرتے ہو۔ ابن عساکر

۸۹۶۵......ابوحاتم سجستانی سہل بن محمد، ابوعبیدہ معمر بن المثنی، رؤبۃ بن عجاج ان کے سلسلۂ سند میں روایت ہے کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ابوہریرہ! آپ اس شعر کے بارے کیا کہتے ہیں۔

دو خیالوں نے چکر لگایا اور ایک بیماری کو بھڑکایا، ایک خیال جس کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال جسے تو چھپاتا ہے، وہ کھڑے ہو کر تجھے خوف کی وجہ سے دکھانے لگی کہ خنداۃ میں پنڈلی اور ایسا ٹخنا ہو جا جو قریب قریب ہوں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان جیسے یا انہی الفاظ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدی کی جاتی تھی اور آپ اسے برا نہ سمجھتے تھے۔ ابن عساکر

۸۹۶۶......عجاج سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ قصیدہ سنایا جس میں پنڈلی اور ٹخنے کا ذکر ہے تو فرمایا: نبی ﷺ اس قسم

کے اشعار پسند فرماتے تھے۔ ابو یعلی، ابن عساکر

۸۹۶۷.... ابوزید عمر بن شبہ، ابو جری وابو حرب، دوسرا شخص قبیلہ حمیر سے ہے جو حجاج بن باب الحمیر ی کی اولاد سے ہے، انہیں شرف حاصل ہے، یونس بن حبیب، روبہ بن عجاج، اپنے والد سے وہ ابوشعثاء سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک حدی خواں حدی کہہ رہا تھا۔

دو خیال چکر لگانے لگے اور ایک بیماری بھڑ کا دی ایک خیال کی تو نیت رکھتا ہے اور ایک خیال کو تو چھپاتا ہے، وہ ڈر کے مارے کہ تو خنداۃ میں پنڈلی اور قریب قریب ٹخنا ہو جائے کھڑے ہو کر تجھے دکھانے لگی۔

آپ ﷺ اس پر نکیر نہ فرماتے، ابوزید کا کہنا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ یہ شعر عجاج کے ہیں اور عجاج نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد کافی عرصہ بعد یہ شعر کہا ہے درست وہی ہے جو پہلی روایت میں ہے صرف ابوعبیدہ نے یہ کہا ہے: کہ عجاج بن حرہ نے جاہلیت میں یہ اشعار کہے ہیں۔

ابن عدی، ابن عساکر

## بعض اشعار میں حکمت ہے

۸۹۶۸.... احمد بن بکر الاسدی سے روایت ہے کہ ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کو جب ان کی فصاحت معلوم ہوئی تو فرمایا: وارے اسدی کیا تو نے قرآن پڑھا ہے باوجود یکہ میں نے دیکھا تم بڑے فصیح ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں لیکن میں نے شعر کہے ہیں آپ مجھ سے وہ سن لیں، آپ نے فرمایا: کہو! تو انہوں نے کہا:

... تیرا ادنیٰ سلام بہت سے کینہ ور قبیلوں کے دل قید کر لیتا ہے کیونکہ کبھی کبھی حرام زادے بلند مقام پہنچ جاتے ہیں، اگر وہ برائی کا اظہار کریں تو تو بھی اسی جیسی برائی کا اعلان کر، اور اگر وہ تجھ سے کوئی بات چھپائیں تو اس کے بارے سوال نہ کر، وہ بات جسے سن کر تجھے تکلیف ہو، گویا وہ ایسی بات جو انہوں نے تیرے بعد ہی، کہی ہی نہیں ہے

تو نبی ﷺ نے فرمایا: بعض اشعار پرحکمت اور بعض باتیں جادو کا سا اثر رکھتی ہیں، پھر آپ نے انہیں پڑھا، کہو اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے، تو انہوں نے اس میں اضافہ کیا، جو گھات پر کھڑا ہے اس سے کوئی نہیں بچ سکتا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: رہنے دو، یہ سورۃ پوری اور مکمل ہے۔

مر برقم: ۸۹۵۱

## جبرائیل علیہ السلام کی تائید

۸۹۶۹..... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب جنگ احزاب کا دن تھا اور اللہ تعالیٰ نے کفار کو ان کے غصہ میں واپس کر دیا انہیں کچھ مال و متاع نہ مل سکا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی عزتوں کی حفاظت کون کرے گا؟ تو حضرت کعب نے کہا: میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کیا تم اچھی طرح شعر کہہ سکتے ہو؟ تو حضرت حسان بن ثابت بولے میں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: تو تم ہی ان کی ہجو کرو روح القدس تمہاری اعانت کرے گا۔ ابن جریر

۸۹۷۰.... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا: عربوں نے اس قصیدہ سے سچا قصیدہ نہیں کہا: جو چیز اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہے باطل ہے۔ ابن جریر

۸۹۷۱.... مقدام بن شریح اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ کوئی شعر دہراتے تھے؟ آپ نے فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے اشعار دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے تیار نہیں کیا۔

ابن عساکر۔ ابن جریر۔ مر برقم ۸۹۵۹

۸۹۷۲..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ شعر دہراتے تھے، تیرے پاس وہ خبریں لائے گا جسے تو نے توشہ نہیں دیا۔

ابن جریر

۸۹۷۳..... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ عبداللہ بن انیس اپنی والدہ سے جو حضرت کعب بن مالک ؓ کی بیٹی ہیں نقل کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں وہ شعر کہہ رہے تھے، جب آپ کو دیکھا تو چپ سے ہوگئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا کہہ رہے تھے؟ حضرت کعب نے کہا: میں شعر پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو، یہاں تک کہ وہ اس شعر کو پڑھتے ہوئے جا رہے تھے

ہم ہر مشکل اور بھنور میں اپنی اصل کی طرف سے قتال کرتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ ہم اپنی اصل کی طرف سے لڑتے ہیں بلکہ ہم اپنے دین کی طرف سے لڑتے ہیں۔

ابن جریر، عبدالرزاق

۸۹۷۴..... معمر زھری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک راجز (بہادری کی شاعری کرنے والا) نبی ﷺ کے سامنے شعر کہہ رہا تھا، جب وہ شہید ہوگئے تو ان کا بیٹا سواری سے اترا اور کہا: یا رسول اللہ میں آپ کے لیے اشعار کہوں گا (کیا اجازت ہے؟) آپ نے فرمایا: ہاں، حضرت عمر نے کہا: سوچ لو کیا کہتے ہو، تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں، (اللہ کی قسم!) اگر اللہ تعالیٰ کی ذات کی پہچان نہ ہوتی ہم ہدایت نہ پاتے، حضرت عمر نے کہا: تم نے سچ کہا، (نہ صدقہ کرتے اور نہ نماز پڑھتے) حضرت عمر نے کہا: تو نے سچ کہا، (سو ہم) پر سکینہ نازل فرما، اور جب ہم دشمن سے ملیں تو ہمارے قدم جمائے رکھ، مشرکوں نے ہم پر ظلم کیا، جب وہ کہتے ہیں کفر کرو تو ہم انکار کردیتے ہیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: کون ایسا کہتا ہے؟ کہا: یا رسول اللہ یہ بات میرے والد نے کہی ہے، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ ان کی نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کررہے ہیں کہ مبادا انہوں نے اپنے آپ کو قتل کیا ہو، آپ نے فرمایا: ہرگز ایسی بات نہیں، وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوئے ان کے لیے دہرا اجر ہے، زھری فرماتے ہیں: انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا تو ان کی تلوار ان پر آگی یوں وہ شہید ہوگئے۔

# شعر کے ذیل میں

۸۹۷۵..... (عمر رضی اللہ عنہ) سماک سے روایت ہے کہ نجاشی یعنی قیس بن عمر اور حارثی نے بنی عجلان کی ہجو کی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے شکایت کی، حضرت عمر نے فرمایا: اس نے تمہارے بارے میں جو کچھ کہا وہ سناؤ!

اللہ تعالیٰ جب کمینے اور گھٹیا لوگوں سے دشمنی کرے گا تو وہ بنی عجلان سے دشمنی کرے گا جو ابن مقبل کا گروہ۔

حضرت عمر نے فرمایا: اگر وہ مظلوم ہے تو اس کی دعا قبول ہوگی اور اگر ظالم ہے تو اس کی دعا قبول نہ ہوگی، انہوں نے کہا: اس نے یہ بھی کہا ہے:

اس کا قبیلہ کسی ذمہ داری میں بدعہدی نہیں کرتا، اور لوگوں پر رائی برابر بھی ظلم نہیں کرتے، تو حضرت عمر نے فرمایا: کاش! خطاب کی اولاد ایسے کہتی، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے: وہ شام کے وقت ہی گھاٹ پر آتے ہیں جب پانی پینے والے ہر گھاٹ سے واپس ہونے لگتے ہیں تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ اس واسطہ کے بھیڑ کم ہو، انہوں نے کہا: اس نے کہا ہے:

نقصان دہ کتے ان کے گوشت سے نفرت کرتے ہیں، اور کعب، عوف نہشل کا گوشت کھاتے ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قوم نے اپنے مردوں کو بچالیا انہیں ضائع نہیں کیا۔ الدینوری، ابن عساکر

۸۹۷۶..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ اصحاب محمد ﷺ میں شعراء عبداللہ بن رواحہ، حسان بن ثابت اور کعب بن مالک تھے۔ ابن عساکر

۸۹۷۷..... محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ مشرکین کے تین گروہوں نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی، عمرو بن العاص، عبداللہ بن الزبعری، ابو سفیان بن عبدالمطلب، تو مہاجرین نے کہا: یا رسول اللہ! آپ حضرت علی کو حکم کیوں نہیں دیتے کہ وہ ہماری طرف سے اس قوم کی ہجو کریں؟ تو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی یہاں نہیں ہیں، جب اس قوم نے اللہ تعالیٰ کے نبی کی مدد اپنے ہاتھوں اور اپنے ہتھیاروں سے کی ہے تو اپنی زبانوں سے اس کی مدد کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

تو انصار نے کہا: حضور ﷺ ہماری مراد لے رہے ہیں، تو وہ لوگ حسان بن ثابت کے پاس آئے اور ان سے یہ بات ذکر کی وہ چلتے ہوئے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے آکر کھڑے ہوگئے، اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے لیے میری ایک بات کے بدلہ صنعاء سے بصری تک کا علاقہ ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہی اس کے اہل ہو، تو انہوں نے کہا: یارسول اللہ! مجھے قریش کے نسب کا علم نہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے ان کا نسب بتاؤ! اور ان کے عیوب اچھی طرح اسے بتاؤ، تو حسان بن ثابت، عبداللہ بن رواحہ، اور کعب بن مالک نے ان کی ہجو کی۔

ابن سیرین فرماتے ہیں مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اونٹنی پر سوار جا رہے تھے اور اسے اپنی مہار کا پھندا لگا تو اس نے اپنا سر کجاوہ کے اگلے حصہ کے پاس رکھ دیا، تو آپ نے فرمایا: کعب کہاں ہے؟ حضرت کعب نے کہا: میں یہاں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا اسے پکڑو! اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: شعر سناؤ تو انہوں نے کہا:

ہم نے تہامہ اور خیبر سے ہر شک دور کر دیا، پھر ہم نے تلواریں جمع کیں، ہم ان کا امتحان لیتے ہیں اگر وہ بول سکتی تو کہتی: اس کا کاٹ دوس یا ثقیف ہیں، انہوں نے پورا قصیدہ پڑھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے یہ ان کے لیے تیر پھینکنے سے زیادہ سخت ہے، ابن سیرین نے کہا: مجھے اطلاع ملی ہے کہ قبیلہ دوس حضرت کعب کے اس قصیدہ کی وجہ سے مسلمان ہوگیا۔ ابن جریر

# غیبت

۸۹۷۸..... حضرت جابر سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، وہاں ایک مردار کی بد بو اٹھی تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ ان لوگوں کی بد بو ہے جو مؤمنوں کی غیبت کرتے ہیں۔ ابن النجار

تشریح:..... یہاں ایک حسی چیز کے ذریعہ سے غیر معروف چیز کو سمجھایا۔

# قابل رخصت غیبت

۸۹۷۹..... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فاجر کے (حق میں غیبت) حرام نہیں۔ ابن ابی الدنیا، مر برقم ۸۰۷۵

تشریح:..... جو اللہ تعالیٰ کی حرمت کی حفاظت نہ کرے تو اس کی حرمت کیسے برقرار ہے!؟

۸۹۸۰..... ابوعبدالرحمن احمد بن مصعب المروزی، جارود ابن زید، بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم فاجر کا ذکر (بد) کرنے سے ڈرتے ہو؟ اس کی برائی بیان کرو تا کہ لوگ اسے پہچان لیں، ابوعبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے جارود سے کہا: آپ کے علاوہ یہ حدیث کسی نے روایت نہیں کی، تو انہوں نے کہا: تمہیں حسن بصری کا قول معلوم ہے؟ میں نے کہا: ان کا قول کیا ہے؟ کہا: ہم سے روح بن مسافر نے یونس سے حضرت حسن بصری سے روایت کی ہے کہ ان کے سامنے ایک شخص کا تذکرہ ہوا تو آپ نے اس کی غیبت کی، لوگوں نے کہا: ابو سعید! ہمیں لگتا ہے کہ آپ نے اس شخص کی غیبت کی ہے؟ آپ نے فرمایا: بدو اگر میں نے کسی صاحب حیثیت کی غیبت کی ہوتی تو غیبت ہوتی، جو شخص گناہوں کا اظہار کرے اور انہیں چھپائے نہیں تو تمہارا اس کا ذکر (بد) کرنا نیکی ہے جو لکھی جاتی ہے اور جو گناہ کر کے لوگوں سے چھپائے تو اس کا ذکر (بد) تمہارے لیے غیبت ہے۔ بیہقی فی الشعب

۸۹۸۱..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ایک شخص کا ذکر کیا، تو ایک شخص نے کہا: کیا تم اس کی غیبت

کررہے ہو؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوحیا کی چادر اتار دے اس کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ ابن النجار مر برقم: ۸۰۷۲

۸۹۸۲..... حسن بصری سے روایت ہے تین آدمیوں کی غیبت حرام نہیں، وہ فاسق جو اپنے فسق کا اظہار کرے، ظالم بادشاہ (یا حکمران، گورنر) وہ بدعتی جو بدعت کا اعلان واظہار کرے۔ بیهقی فی الشعب مر برقم، ۸۰۶۸

۸۹۸۳..... حسن بصری سے روایت ہے کہ بدعتی کی غیبت (کا گناہ) نہیں۔ بیهقی فی الشعب

## بری بات

۸۹۸۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بری بات کہنے اور سننے والا دونوں گناہ میں برابر (کے شریک) ہیں۔

بخاری فی الادب، ابو یعلی

## کلمات کفر

۸۹۸۵..... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہارے متعلق ایک شخص کا خوف ہے جو قرآن پڑھے گا، یہاں تک کہ جب اس کی رونق دیکھی جائے گی، اور وہ اسلام کا مددگار رہو گا جہاں تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اسے چھوڑ دے گا اور اس سے جدا ہو جائے گا، اور اسے اپنی پیٹھ پیچھے پھینک دے گا، اپنے پڑوسی کے خلاف تلوار لے کر بغاوت کرے گا، اسے شرک کی تہمت لگائے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان میں سے شرک کا حقدار کون ہو گا تہمت زدہ یا تہمت لگانے والا؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ تہمت لگانے والا۔ ابو نعیم

۸۹۸۶..... عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ سے نکلا، آپ اس کی طرف متوجہ ہوئے، اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس جزیرہ کو، اور ایک روایت میں ہے اللہ تعالیٰ نے اس مدینہ والوں کو شرک سے بری کیا ہے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ ستارے انہیں گمراہ کردیں گے، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ستارے انہیں کیسے گمراہ کریں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان پر بارش کرے گا، وہ کہیں ہمیں فلاں ستارے کی حرکت سے بارش ملی۔ ابن جریر

## جھوٹ

۸۹۸۷..... قیس بن ابی حازم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تم لوگ جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کو جدا کرنے والا ہے۔ سفیان بن عیینه مر برقم: ۸۲۰۶ / ۸۲۲۲

۸۹۸۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: مؤمن کے لیے اتنا جھوٹ کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے۔

مسلم، بیهقی فی الشعب

۸۹۸۹..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ ے۔

مصنف ابن ابی شیبه

۸۹۹۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: آدمی اس وقت تک ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا یہاں تک کہ مزاح میں بھی جھوٹ چھوڑ دے اور باوجود غالب ہونے کے جھگڑا ترک کردے۔ الشیرازی

۸۹۹۱..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ جہنم کا راستہ بتاتا ہے۔ ابن عساکر

۸۹۹۲..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جھوٹی بات کہنے والا اور وہ جو اس کی رسی کو کھینچتا ہے دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی الصمت

# مومن جھوٹ نہیں بولتا

۸۹۹۳..... (مسند عبداللہ بن جراد بن المنفق العقیلی رضی اللہ عنہ) ابن عسا کر نے کہا: کہا جاتا ہے کہ انہیں صحبت حاصل ہے، ابن ابی الدنیا، اسمٰعیل بن خالد بن سلیمان المروزی، یعلی بن اشدق، عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یارسول اللہ! کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کا اللہ تعالیٰ اور روز آخرت پر ایمان نہیں جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ خطیب فی المتفق

۸۹۹۴..... ابن جریر، عمر بن اسمٰعیل ھمدانی، یعلی بن اشدق عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ! کیا ایماندار جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسا کبھی ہوسکتا ہے، عرض کیا: کیا مؤمن زنا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں اگر چہ ابوالدرداء ناپسند سمجھے، عرض کیا: کیا مؤمن جھوٹ بولتا ہے؟ آپ نے فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتا ہے جو ایمان نہیں رکھتا، بندہ کوئی لغزش کرتا ہے تو اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے (اللہ تعالیٰ کے حضور) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۸۹۹۵..... ابن عسا کر، ابوالقاسم ابن سمرقندی، ابوالحسن بن سعد عیسیٰ بن علی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن ھانی، سعید بن عبدالحمید بن جعفر الانصاری، ابوزیاد یزید بن عبداللہ من بنی عامر بن صعصعہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: اللہ کے نبی! کیا مؤمن زنا کرسکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کبھی ایسا ہوسکتا ہے، عرض کیا: کیا جھوٹ بول سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں، جونہی آپ نے یہ بات فرمائی اس کے بعد فرمایا: جھوٹ وہی گھڑتے ہیں جو ایمان نہیں رکھتے۔

۸۹۹۶..... حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار تم لوگ جھوٹی باتیں نقل کرنے والوں سے بچنا، جھوٹ سنجیدگی اور مزاح میں بہتر نہیں، آدمی اپنے بچہ سے کوئی ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرتا ہو، خبردار جھوٹ برائی کی راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔

سچ نیکی کی راہ دکھاتا اور نیکی جنت کی راہ دکھاتی ہے سچے کو کہا جاتا ہے اس نے سچ کہا اور نیکی کی، اور جھوٹے کے بارے کہا جاتا ہے، اس نے جھوٹ بولا اور گناہ کیا، خبردار بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جھوٹا لکھا جاتا ہے اور بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ سچا لکھ دیا جاتا ہے۔ ابن جریر

۸۹۹۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا: آگ خشک درخت میں اتنا فساد نہیں کرتی جتنا جھوٹ تم میں سے کسی کی مروت دبہادری کا نقصان کرتا ہے، سوتم جھوٹ سے بچو اور سنجیدگی اور مزاح میں اسے چھوڑ دو۔ الدینوری

۸۹۹۸..... حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ (لوگ یعنی صحابہ) ہنسی مذاق اور سنجیدگی میں جھوٹ کی اجازت نہیں دیتے تھے۔
ابن جریر

# جھوٹ کی رخصت کے مقامات

۸۹۹۹..... (عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے فرمایا: مجھے اس بات سے خوشی نہیں مجھے جو توریہ کی باتیں معلوم ہوں ان کے بدلہ مجھے میرے اہل وعیال کی طرح مل جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۹۰۰۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: توریہ میں وہ باتیں ہوتی ہیں جو آدمی کو جھوٹ سے لاپروا کردیتی ہیں۔
مصنف ابن ابی شیبہ وھناد وابن جریر، بیھقی

۹۰۰۱..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کی اونٹنی پر سوار ہوئے، فرمایا: ابوبکر لوگوں کو اس کے بارے میں بتاؤ، اس لیے کسی نبی کے مناسب نہیں کہ وہ جھوٹ بولے، تو راستہ میں لوگ آپ سے پوچھنے لگے: آپ کون ہیں؟ فرمایا: کسی چیز کا طالب ہوں اسے طلب کرتا ہوں، پوچھا آپ کے پیچھے کون ہے؟ کہا: ایک رہنما ہے جو مجھے راستہ بتاتا ہے۔
الحسن بن سفیان و الدیلمی

۹۰۰۲..... حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ تین چیزوں کے علاوہ جھوٹ کی اجازت دیتے ہوں، رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے، میں اسے جھوٹ شمار نہیں کرتا، وہ شخص جو لوگوں کے درمیان اصلاح کرے، وہ جھوٹی بات صرف اصلاح کی غرض سے کرتا ہے، وہ شخص جو جنگ میں جھوٹی بات کرتا ہے، اور خاوند اپنی عورت سے اور عورت اپنے خاوند سے کوئی جھوٹی بات کرے۔ ابن جریر

# کذب کے ذیل میں

۹۰۰۳..... ابراہیم نخعی سے روایت ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معذرت کرنے سے بچا کرو کیونکہ اس میں اکثر باتیں جھوٹ ہوتی ہیں۔
هناد، مصنف ابن ابی شیبه

۹۰۰۴..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں اپنے بھائی عبدالرحمٰن کے سر سے جوئیں نکال رہی تھی، اور میں ایسے ہی اپنے ناخن پھیر رہی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہ! ٹھہرو! کیا تمہیں پتہ نہیں یہ انگلیوں کا جھوٹ ہے۔
الدیلمی وفیه مسلمه بن علی متروک، مربرقم: ۸۲۲۷

# لعن طعن

۹۰۰۵..... ابوعثمان سے روایت ہے فرمایا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر بیٹھے جا رہے تھے کسی نے لعنت کی، آپ نے فرمایا: یہ لعنت کرنے والا کون ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص ہے، آپ نے فرمایا: تو اور تیرا اونٹ ہم سے پیچھے ہو جائیں، ہمارے ساتھ لعنت کردہ سواری نہیں چل سکتی۔ مصنف ابن ابی شیبه

۹۰۰۶..... قتادہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مبغوض ہے جو زیادہ لعن طعن کرنے والا ہو۔ ابن المبارک

۹۰۰۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زیادہ لعنت کرنے والوں پر لعنت کی گئی۔ بخاری فی الادب

۹۰۰۸..... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: کسی پر لعنت نہ کرو، کیونکہ لعنت کرنے والے کے لیے مناسب نہیں کہ وہ قیامت کے روز صدیق ہو۔ ابن عساکر

۹۰۰۹..... حضرت جرموز ہجیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کوئی وصیت کریں؟ فرمایا: میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ تم زیادہ لعنت کرنے والا نہ ہونا۔ مسند احمد، بخاری فی التاریخه والبغوی والباوردی وابن السکن وابن منده وابن قانع، طبرانی فی الکبیر وابونعیم

# مدح سرائی

۹۰۱۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا (سامنے) تعریف کرنا (جس کی تعریف کی جائے اسے) ذبح کرنا ہے۔
مصنف ابن ابی شیبه، مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی الصمت

۹۰۱۱۔۔۔۔ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں فرمایا: ہم لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے، اتنے میں ان کے پاس ایک شخص آیا اور آکر سلام کیا، اس کے سامنے لوگوں میں سے کسی نے اس کی تعریف کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تم نے اس کی (کمر) توڑ دی اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے تم اس کے سامنے اس کے دین کی تعریف کرتے ہو؟ مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری فی الادب

۹۰۱۲۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے کہا: اے ہم میں بہترین اور ہمارے بہترین بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے! آپ نے فرمایا: ایسے کہو جیسے میں تمہیں کہہ کر پکارتا ہوں، شیطان تمہیں بہکانے نہ پائے، مجھے اسی مرتبہ میں رکھا کرو جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن النجار

۹۰۱۳۔۔۔۔ (جابر بن طارق رضی اللہ عنہ) حکیم بن جابر اپنے والد سے نقل کرتے ہیں، کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی تعریف کی، یہاں تک کہ اس کی باچھیں تر ہوگئیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: کم گوئی کو اختیار کرو، شیطان تم پر مسلط نہ ہو، کیونکہ گفتگو کو ٹکڑے ٹکڑے میں کرنا شیطانی طریقہ ہے۔

الشیرازی فی الالقاب وفیہ بکر بن خنیس متروک

تشریح:۔۔۔۔ یعنی تکلف سے گفتگو کرنا، جس میں تکبر کی آمیزش ہو۔

۹۰۱۴۔۔۔۔محجن ابن ادرع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا (اسی حالت میں) ہم مسجد آئے، آپ نے (وہاں) ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، فرمایا: یہ شخص کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں شخص ہے جو یہ کام کرتا ہے، اور میں نے اس کی تعریف کی، آپ نے فرمایا: اسے نہ سناؤ، ورنہ تم اسے ہلاک کردو گے۔ ابن جریر، طبرانی فی الکبیر

۹۰۱۵۔۔۔۔ حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ نے اک شخص کو دوسرے کی تعریف کرتے سنا، اور مدح میں انتہائی مبالغہ کررہا تھا، تو آپ نے فرمایا: تم نے اسے ہلاک کردیا یا تم نے اس کی کمر توڑ دی۔ ابن جریر

۹۰۱٦۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک شخص نے پکارا، آپ نے جب اسے جواب دیا تو وہ بولا کیا آپ کو معلوم نہیں میری تعریف زینت اور میری مذمت بری ہے۔ ابن عساکر

## مباح تعریف

۹۰۱۷۔۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں کسی ایسے شخص کو ملامت نہیں کرتا جو دو خصلتوں کے وقت اپنی نسبت کرے، اپنے گھوڑے کو دوڑاتے وقت اور قتال کے وقت، اور یہ اس وجہ سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا گھوڑا دوڑایا تو وہ (سب سے) آگے نکل گیا، آپ نے فرمایا: یہ تو سمندر ہے، اور میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں تلوار چلارہے تھے، فرمایا: اس (وار) کو برداشت کر میں عاتکہ کا بیٹا ہوں آپ نے اپنی ان دادیوں کی طرف نسبت کی جو بنی سلیم سے تعلق رکھتی تھیں۔ ابن عساکر

## مزاح

۹۰۱۸۔۔۔۔لیث بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ مزاح کو مزاح کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اس لیے کہ یہ حق سے دور ہوتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت

## اچھا مزاح

۹۰۱۹۔۔۔۔صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھجوریں لے کر آئے، تو میں بھی نبی ﷺ کے

ساتھ بیٹھ کر کھانے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے وہ کھجوریں کھا رہا ہے جبکہ اس کی آنکھیں دکھ رہی ہیں؟ تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں اپنے حصہ کی صحیح آنکھ سے کھا رہا ہوں۔ الزبیر بن بکار، ابن عساکر

۹۰۲۰..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ قباء میں تشریف رکھتے تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر بھی آپ کے ساتھ تھے، آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، اور مجھے راستہ میں آنکھ کی تکلیف ہوگئی تھی، مجھے سخت بھوک لگی، میں بھی کھجوریں کھانے لگا، حضرت عمر نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ صہیب کو نہیں دیکھتے اس کی آنکھ دکھ رہی ہے اور وہ کھجوریں کھا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے اور تم کھجوریں کھا رہے ہو؟ تو صہیب ؓ نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنی صحیح آنکھ کی جانب سے کھا رہا ہوں تو حضور ﷺ ہنس پڑے۔ ابن عساکر

۹۰۲۱..... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور آپ کے سامنے کھجوریں پڑی ہوئی تھیں، آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ، کھاؤ! میں ایک کھجور لے کر کھانے لگا، (میری آنکھوں کی طرف دیکھ کر) آپ نے فرمایا: تم کھجوریں کھا رہے ہو جبکہ تمہیں آنکھوں کی تکلیف ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں دوسری جانب سے چبا رہا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔ الرویانی، ابن عساکر

# مزاح کے ذیل میں

۹۰۲۲..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں حضرت ابوبکر الصدیق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تجارت کی غرض سے نکلے آپ کے ساتھ سویبط اور نعمان بھی تھے، نعمان نے (سویبط سے) کہا: سویبط مجھے بھوک لگی ہے کھانا کھلاؤ! تو انہوں نے کہا: حضرت ابوبکر کے اترنے تک انتظار کرو، تو انہوں نے کھانا کھلانے سے انکار کیا، پھر جب انہوں نے پڑاؤ کیا تو نعمان (قریبی) کچھ بدوؤں کے پاس گئے، ان سے کہا: میں تمہارے ہاتھ اپنا غلام بیچنا چاہتا ہوں، اگر وہ تمہیں یہ بتائے کہ میں آزاد ہوں تو تم تصدیق نہ کرنا، چنانچہ انہیں چند اونٹنیوں کے عوض بیچ کر چلتے بنے، وہ لوگ سویبط کے پاس آئے، اور کہنے لگے ہم نے تمہیں خرید لیا ہے، انہوں نے کہا: میں تو آزاد ہوں، وہ ان کی بات پر متوجہ ہوئے، وہ انہیں لے گئے اور نعمان کو اونٹنیاں دے دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو فرمایا: سویبط کہاں ہے؟ کہا میں نے تو اللہ کی قسم اسے بیچ دیا ہے، کہا: کیا تم درست کہہ رہے ہو؟ کہا: جی ہاں، اور یہ ان کی قیمت ہے جو اونٹنیوں (کی شکل میں) ہیں، فرمایا: میرے ساتھ آؤ، چنانچہ وہ حضرت ابوبکر کے ساتھ ان کے پاس گئے، حضرت ابو بکر (برابر گفتگو کرتے رہے) یہاں تک انہیں چھڑا لیا، اور وہ اونٹنیاں واپس کردیں، پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو بتایا تو رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ اس واقعہ سے ہنس پڑے۔ الرویانی و ابن مندہ، ابن عساکر

# جھگڑا

۹۰۲۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ جب تک باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا اور مزاح میں بھی جھوٹ نہ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکتا۔ ابن زمنین

۹۰۲۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بندہ باوجود حق پر ہونے کے لڑائی اور مزاح میں جھوٹ چھوڑے تو وہ ایمان کی حقیقت پالے گا، اور اگر وہ چاہے تو غالب آجائے۔ خشیش بن اصرم

۹۰۲۵..... (انس رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن یزید بن آدم سلمی دمشقی، فرماتے ہیں: مجھ سے حضرت ابوالدرداء، ابوامامہ باہلی، انس بن مالک نے روایت کیا۔ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ہم دین کے بارے بحث کر رہے تھے، نبی ﷺ سخت غضبناک ہوئے، کہ ایسے غصہ کبھی نہ ہوئے تھے، پھر فرمایا: ٹھہرو ٹھہرو! اے امت محمد (ﷺ) اپنے اوپر جہنم کی آگ نہ بھڑکاؤ، پھر فرمایا: کیا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا تمہیں

اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تم سے پہلے لوگ اسی کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

پھر فرمایا: جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ اس میں بھلائی بہت کم ہے، اس کا فائدہ بہت تھوڑا ہے، یہ بھائیوں میں عداوت پیدا کرتا ہے، جھگڑے کے فتنہ سے انسان محفوظ نہیں رہ سکتا، اس کی حکمت سمجھ نہیں آتی، (بحث مباحث میں) جھگڑے کو ترک کردو کیونکہ اس سے شک پیدا ہوتا ہے اور عمل باطل ہوجاتا ہے، جھگڑے کو چھوڑ دو، تمہارے لیے اتنا گناہ کافی ہے کہ تم ہمیشہ جھگڑتے رہو، جھگڑے کو ترک کردو، کیونکہ ایماندار جھگڑتا نہیں، جھگڑے کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑنے کا خسارہ پورا ہوگیا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ میں تین گھروں کا جنت میں ذمہ دار ہوں، سب سے نچلے، درمیان اور اوپر والے حصہ میں، اس شخص کے لیے جو باوجود سچے ہونے کے جھگڑا چھوڑ دے۔

جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ میں قیامت کے روز جھگڑالو کی شفاعت نہیں کروں گا، جھگڑا چھوڑ دو، کیونکہ مجھے میرے رب نے بتوں کی عبادت اور شراب نوشی کے بعد سب سے پہلے جھگڑے سے روکا، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ شیطان اس بات سے تو ناامید ہوچکا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے، البتہ وہ تمہیں بھڑکانے پر راضی ہوگیا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑنا ہے، جھگڑا چھوڑ دو کیونکہ بنی اسرائیل میں اکہتر فرقے اور جماعتیں بنیں، سب کے سب گمراہ ہیں مگر صرف سواد اعظم ہدایت پر ہے لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ سواد اعظم کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتا نہیں اور جو اس راستہ کو اختیار کرلے جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی وجہ سے تکفیر نہ کرے۔

پھر فرمایا اسلام کی ابتداء انوکھی ہوئی اور وہ پھر انوکھا واجنبی ہوکر لوٹے گا، تو (دین پر عمل کی وجہ سے) ناآشنا لوگوں کے لیے خوشخبری ہے لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ناآشنا لوگ کون ہیں؟ جو لوگوں کی (دین میں) خرابیوں کو درست کرتے اللہ تعالیٰ کے دین میں جھگڑتے نہیں اور اہل توحید میں سے کسی کی، کسی گناہ کی بنا پر تکفیر نہیں کرتے۔الدیلمی، ابن عساکر وقال وقال مسند احمد، عبداللہ بن یزید بن آدم احادیثہ موضوعہ وقال ابراھیم بن یعقوب السعدی: احادیثہ منکرہ اعوذ باللہ ان اذکر رسول اللہ علیہ وسلم فی حدیثہ.

۹۰۲۶..... سلمہ بن وردان، مالک بن اوس بن حدثان اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے تھے، رسول اللہ ﷺ نے تین بار فرمایا واجب ہوگئی، تو صحابہ کرام نے کہا: یارسول اللہ! کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے باطل پر ہوتے ہوئے جھوٹ چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے نچلے حصہ میں ایک گھر بنائیں گے اور جس باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا ترک کردیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے درمیان میں ایک گھر بنائیں گے۔ابن مندہ، ابو نعیم

۹۰۲۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: لوگوں کے جھگڑوں سے بچو کیونکہ ان کی دو ہی قسمیں ہیں، یا کوئی عقلمند تمہارے خلاف مکر کرے گا یا کوئی جاہل تمہارے ذمہ وہ بات لگا دے گا جو تم میں نہیں ہوگی، یاد رکھو گفتگو مذکر ہے اور جواب مؤنث اور جہاں مذکر و مؤنث جمع ہوجائیں وہاں اولاد کا ہونا ضروری ہے پھر یہ اشعار پڑھتے۔

...... جو جواب سے بچا اس کی عزت محفوظ ہوگئی، جس نے لوگوں کے ساتھ میل ملاپ رکھا اس نے اچھا کام کیا، جو لوگوں سے ڈرا لوگ اس سے ڈریں گے، اور جس نے لوگوں کو حقیر جانا وہ ہرگز اس سے نہیں ڈریں گے۔بیھقی فی الشعب مر برقم: ۸۴۸۹

۹۰۲۸..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ہر جھگڑالو کی تکفیر کرنا دو رکعتوں کا ثواب (رکھتا) ہے۔ابن عساکر مر برقم: ۷۹۳۰

تشریح:..... ایسا شخص جس کا مشغلہ ہی شرعی مسائل لے کر ان پر غلط نظریہ سے بحث کرنا ہو جس سے لوگوں کے ایمان میں فتور کا خطرہ ہو۔

# فضول باتیں

۹۰۲۹..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: نبی ﷺ کا ایک ساتھی فوت ہوگیا، لوگوں نے کہا اسے جنت مبارک ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس کا کیا علم؟ شاید اس نے لایعنی بات کی ہو یا ایسی چیز سے منع کیا ہو جس سے اس کا نقصان نہ تھا۔ابن جریر

۹۰۳۰..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: تمہیں کیا معلوم ہوسکتا ہے اس نے کوئی فضول بات کی یا ایسی چیز میں بخل سے کام لیا جس

سے اس کا کوئی نقصان نہ تھا۔ ترمذی وقال غریب

۹۰۳۱..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک شخص شہید ہوگیا تو اس پر ایک رونے والی روئی، اس نے کہا: ہائے شہید! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ وہ شہید ہے؟ شاید اس نے کوئی فضول بات کی ہو، یا کسی ایسی زائد چیز میں بخل سے کام لیا ہو جس کا اسے کوئی نقصان نہ تھا۔ العسکری فی الامثال وفیہ عصام بن طلیق، قال ابن معین لیس بشیء

# چغلی

۹۰۳۲..... قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردہ شخص کے پاس سے گزرے جسے چغلی کی وجہ سے قبر میں عذاب ہورہا تھا۔ بیھقی فی کتاب عذاب القبر

۹۰۳۳..... عیسیٰ بن طہمان حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ بنی نجار کی دو قبروں کے پاس سے گزرے، اور انہیں چغلی اور پیشاب میں بے احتیاطی کی وجہ سے عذاب ہورہا تھا آپ نے ایک شاخ لی اور اسے چیر کر ایک ٹکڑا اس قبر پر اور ایک اس قبر پر لگا دیا پھر فرمایا: جب تک یہ ہری بھری رہیں گی ان کے عذاب میں تخفیف ہوگی۔ بیھقی فیہ

تشریح:..... علماء نے لکھا یہ عمل حضور ﷺ کے ساتھ خاص تھا آج کل کوئی اس طرح نہیں کرسکتا۔

# زبان کے ذیل میں..... گفتگو کے آداب

۹۰۳۴..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: عجمیوں کی زبان بولنے سے بچو! اور ان کی عید کے دن ان کے عبادتخانوں میں داخل ہونے سے گریز کرو، کیونکہ ان پر (اللہ تعالیٰ کی) ناراضگی اور پھٹکار نازل ہوتی ہے۔ ابو القاسم الخرقی فی فوائدہ، بیھقی فی الشعب

۹۰۳۵..... منکدر، محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، عرض کیا: آپ کیسے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے؟ تو آپ نے فرمایا: تم نے اپنا دیہاتی پن (جو دین کے خلاف ہے) نہیں چھوڑا؟

ابن جریر وقال ھذا مرسل رواہ المنکدر بن محمد عبداھل النقل ممن لایعتمد علی نقلہ

۹۰۳۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: یوں نہ کہو میں پانی بہاتا ہوں بلکہ یوں کہو میں پیشاب کرتا ہوں۔

# عربی زبان کی فضیلت

۹۰۳۷..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو مسلم نصری سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عربی سیکھو، کیونکہ اس سے عقل پیدا ہوتی ہے اور بہادری میں اضافہ ہوتا ہے۔ ابو القاسم الخرفی فی فوائدہ وابن الرزبان فی کتاب المروۃ بیھقی فی الشعب، خطیب فی الجامع، ورواہ ابن الانباری فی الایضاح من طریق مجاھد عن عمر

۹۰۳۸..... عطا بن ابی رباح سے روایت ہے فرماتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کے دوران ایک شخص کو فارسی بولتے سنا، آپ نے اس کا کندھا پکڑا اور فرمایا: عربی سیکھنے کی کوشش کرو۔ الخرقی، بیھقی فی الشعب

# مختلف ممنوع باتیں

۹۰۳۹..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کہتے سنا، جو اللہ تعالیٰ اور فلاں شخص (یعنی محمد ﷺ) چاہے،

آپ نے فرمایا: تو نے مجھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنادیا، بلکہ صرف جو اللہ تعالیٰ اکیلا چاہے۔مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، بیھقی

۹۰۴۰......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے جبکہ وہ بات ہے ہی نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کو ایسی بات بتانا چاہتا ہے جو ہے ہی نہیں (ہوتی تو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہوتی) یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑا گناہ ہے۔عبدالرزاق

۹۰۴۱......اسمٰعیل بن زیاد، جعفر بن محمد، اپنے والد سے وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہلکے سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے میں آپ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، اچانک وہ خچر پھسلا میں نے کہا: ابلیس کا ناس ہو، تو رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ مارا، اور فرمایا: اس طرح نہ کہو، کیونکہ اس وقت ابلیس اتراتا ہے وہ کہتا ہے: مجھے یاد کررہا ہے اور اپنے رب کو بھول گیا ہے لیکن بسم اللہ کہا کرو۔خطیب فی المتفق والمفترق ورجاله ثقات لكن فيه انقطاع بين محمد بن علی بن الحسين وبين اسامة

۹۰۴۲......حسن بصری سے روایت ہے فرمایا: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے آپ علیہ السلام اس وقت بیمار تھے، کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپ پر فدا کرے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: زبیر تم نے اپنی اعرابیت نہیں چھوڑی؟ حسن فرماتے ہیں: کسی کے لیے مناسب نہیں کہ وہ کسی پر فدا ہو۔ابن جریر

وقال هذا مرسل واه لا تثبت بمثله حجة في الدين وذلك ان مراسيل الحسن اكثرها صحف غير سماع وانه اذا وصل الاخبار فاكثر روايته عن مجاهيل لايعرفون

۹۰۴۳......(من مسند سعید الانصاری) سعید بن عامر بن حذیم سے روایت ہے، جو شخص کسی کو اس کے نام کے بغیر (کسی اور لفظ سے) پکارے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ابن عساکر

# چھوٹی کتاب حرف ہمزہ ہے

## بنجر زمین کو آباد کرنا......از قسم اقوال

## کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

۹۰۴۴......زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، اور عباد اللہ تعالیٰ کے ہیں، جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے۔طبرانی فی الکبیر عن فضالہ بن عبید

۹۰۴۵......(اللہ تعالیٰ نے فرمایا) میرے بندو! زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے، پھر تمہارے لیے ہے، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ہے۔بیھقی فی الشعب عن طاوس، مرسلاً وعن ابن عباس موقوفاً

۹۰۴۶......بندے اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں، جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی وہ اسی کی ہے ظالم ہڈی کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔بیھقی فی السنن عن عائشة

۹۰۴۷......جس نے کسی زمین پر چار دیواری بنالی تو وہ زمین اس کی ہے۔مسند احمد ابوداؤد، الضیاء عن سمرة

۹۰۴۸......جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کے لیے اس میں کوئی حق نہیں۔

بیھقی فی السنن، مسند احمد، ترمذی عن سعید بن زید

۹۰۴۹......غیر آباد زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے جس نے اسے آباد کیا وہ اسی کی ہے۔بیھقی فی السنن عن ابن عباس

۹۰۵۰......جس نے کوئی زمین آباد کی، اور اس سے کسی حقدار جگر نے پانی پیا، یا اس سے کوئی عافیت حاصل ہوئی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھے گا۔

طبرانی فی الکبیر عن ام سلمه

# درخت لگانا صدقہ ہے

۹۰۵۱..... جو مسلمان کوئی کھیتی لگاتا ہے یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا کوئی جانور کھاتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، بیھقی عن انس

۹۰۵۲..... جس نے کوئی زمین آباد کی تو اسے اس میں اجر ملے گا، یا کوئی عافیت حاصل ہو تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔
مسند احمد، ترمذی، ابن حبان عن جابر

۹۰۵۳..... جس نے وہ زمین آباد کی جو کسی کی نہیں تو وہ اسی کی ہے۔ مسند احمد، بخاری عن عائشة

۹۰۵۴..... جس نے کوئی کھیتی لگائی پھر اس سے کسی پرندے نے کھایا یا کوئی عافیت پہنچی تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، عن خلاد بن السائب

۹۰۵۵..... جس نے کوئی درخت لگایا پھر اس سے کسی آدمی یا اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے کھایا تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی الدرداء

۹۰۵۶..... اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے پاس کوئی قلم ہو تو اگر کھڑے ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہو تو لگا دے۔
مسند احمد، بخاری فی الادب، عبد بن حمید عن انس

تشریح:..... کیونکہ ابھی کافی وقت ہوگا فوراً قیامت برپا نہ ہوگی۔

۹۰۵۷..... جو شخص کوئی درخت لگاتا ہے تو جتنا اس کے ساتھ پھل لگتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔ مسند احمد عن ابی ایوب

۹۰۵۸..... جو مسلمان کوئی درخت لگائے پھر اس سے کھایا جائے یا چرایا جائے یا کوئی درندہ کھالے یا کوئی پرندہ کھالے یا اسے کوئی نقصان پہنچائے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسلم عن جابر

۹۰۵۹..... جس نے بنجر زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ نسائی عن جابر، ترمذی

۹۰۶۰..... کھجور کے درخت (کے اردگرد) کی قابل حفاظت اتنی جگہ ہے جہاں تک اس کی شاخوں کی لمبائی پہنچے۔
ابن ماجه عن ابن عمرو عن عبادة ابن الصامت

۹۰۶۱..... کنوئیں کی ممنوع جگہ اتنی ہے جہاں تک اس کی رسی کی لمبائی پہنچے۔ ابن ماجه عن ابی سعید

۹۰۶۲..... جو کسی ایسی چیز کو پہنچ گیا کہ اس سے پہلے کوئی (دوسرا) مسلمان اس تک نہیں پہنچا تو وہ اسی کی ہے۔ ابو داؤد عن ام جنوب بنت تمیله والضیاء

۹۰۶۳..... جو کسی پانی پر غالب آجائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ طبرانی فی الکبیر والضیاء عن سمرة

# آباد زمین کو غیر آباد کرنے سے ڈرانا

چونکہ زمین کی آبادی، درختوں، کانٹے دار جھاڑیوں اور گھاس وغیرہ سے ہوتی ہے ورنہ وہ زمین بنجر بن جاتی ہے اس لیے ذیل میں ان درختوں کے کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔

۹۰۶۴..... بیری کاٹنے والے کے سر کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کرے گا۔ عقیلی فی الضعفاء عن معاویه بن حیدة

۹۰۶۵..... اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے (یہ اعلان ہے کہ) جس نے بیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے۔
طبرانی فی الکبیر، بیھقی فی السنن عن معاویه بن حیدة

۹۰۶۶..... جس نے (بلاوجہ) بیری کا درخت کاٹا اللہ تعالیٰ اس کے سر کو جہنم میں داخل کرے۔ ابو داؤد والضیاء عن عبدالله بن حبشی

امام ابوداؤد سے اس حدیث کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ایسا بیری کا درخت جس کے سائے تلے مسافر اور دیگر حیوانات بیٹھا کرتے تھے اسے فضول اور ظلماً کاٹ دینے والے کے بارے میں یہ وعید ہے۔

۹۰۶۷..... جولوگ (بلاوجہ) بیری کے درخت کاٹ دیتے ہیں ان کے سروں کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ بیهقی فی السنن عن عائشة

۹۰۶۸..... (علی!) باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے، نہ کہ اس کے رسول کی طرف سے یہ اعلان کرو: کہ بیری کے درخت کاٹنے والے پر اللہ تعالیٰ لعنت کرتا ہے۔ بیهقی فی السنن عن علی رضی الله عنه

# اکمال

۹۰۶۹..... جو شخص کوئی زمین آباد کرتا ہے پھر اس سے کوئی پیاسا جگر سیراب ہوتا یا کوئی عافیت حاصل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلہ اجر لکھتے ہیں۔ ابن عساکر عن ام سلمه

۹۰۷۰..... تم میں سے جس کی کھیتی میں یا اس کے پھل میں کوئی پرندہ یا کوئی درندہ آپڑتا ہے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

الحسن بن سفیان والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، وابونعیم، سعید بن منصور عن خلاد بن السائب

۹۰۷۱ تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی آفت، درندہ یا پرندہ آکر نقصان کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کے لیے اجر لکھتے ہیں۔

ابن ابی عاصم والبغوی وابن قانع عن السائب بن سوید، مدینی قال البغوی: لااعلم له غیره

۹۰۷۲..... تم میں سے جس کی کھیتی میں کوئی جانور، پرندہ یہاں تک کہ چیونٹی اور چھوٹی چیونٹی پڑے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔

ابن جریر عن خلاد بن السائب

۹۰۷۳..... جو مسلمان کوئی کھیتی کرتا یا کوئی درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان، پرندہ، کوئی چوپایہ کوئی درندہ یا کوئی زمین پر رینگنے والا جانور کھاتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو داؤد طیالسی، مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی عن انس، مسند احمد، طبرانی فی الکبیر عن ام مبشر، ابوداؤد طیالسی، مسند احمد، مسلم وابن خزیمه، ابن حبان عن جابر، طبرانی فی الکبیر عن ابی الدرداء

۹۰۷۴..... جو مسلمان کوئی کھیتی اگائے یا کوئی درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان، جانور، یا پرندہ کھائے یا کوئی بھی چیز کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ البغوی عن ابی نجیح، قال لیس بالسلمی یشک فی صحبة

۹۰۷۵..... مسلمان جو پودا بھی لگاتا ہے تو اس کے پھل کے بقدر اس کے لیے اجر ہے۔ ابن النجار عن ابی ایوب

۹۰۷۶..... جس نے بغیر ظلم اور زیادتی کے کوئی چاردیواری بنائی یا کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے اللہ تعالیٰ کی کسی مخلوق نے فائدہ اٹھایا تو اس کے لیے جاری اجر ہے۔ مسند احمد طبرانی فی الکبیر وابن جریر، بیهقی فی الشعب معاذ بن انس

۹۰۷۷..... جس نے کوئی کھیتی اگائی یا کوئی پودا لگایا پھر اس سے کسی انسان یا جانور نے کھایا تو اس کے لیے صدقہ ہے۔

۹۰۷۸..... جس نے کوئی پودا لگایا پھر وہ پھلدار ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے پھلوں کے بقدر اجر عطا کریں گے۔ ابن خزیمه وسمویه عن ابی ایوب

۹۰۷۹..... جس نے کوئی درخت لگایا پھر وہ پھلدار ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ جنت میں اس کے لیے درخت لگائیں گے۔

حاکم فی تاریخه عن ابن عمر رضی الله عنه

۹۰۸۰..... جس نے کوئی پودا لگایا تو جب تک اس سے کسی انسان پرندے یا جانور نے کھایا اللہ تعالیٰ اس کا اجر جاری رکھیں گے۔ ابن جریر عن ابی الدرداء

۹۰۸۱..... جس نے کوئی درخت لگایا اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کی تو جو چیز بھی اس کے پھل کو پہنچی تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ ہے۔

مسند احمد والبغوی، بیهقی فی الشعب عن رجل

۹۰۸۲..... مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ ابن حبان عن رجل

۹۰۸۳..... مسلمان جو پودا لگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا پرندہ کھائے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے۔ بیهقی فی الشعب عن جابر

۹۰۸۴..... جو مسلمان کوئی کھیتی اگاتا یا درخت لگاتا ہے پھر اس سے کوئی انسان پرندہ یا کوئی چیز بھی کھاتی ہے تو اس کے لیے اجر ہے۔

طبرانی فی الاوسط عن عمرو بن العاص

# فصل اول......احکام

## از اکمال

۹۰۸۵......بندے اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں اور شہر اللہ تعالیٰ کے ہی شہر ہیں جس نے کوئی زمین آباد کی وہ اسی کی ہے، اور جس نے کسی وادی کا پانی ٹھہرایا تو وہ اس کا ہے۔عبدالرزاق عن الحسن، مرسلاً

۹۰۸۶......جس زمین پر چار دیوار بنادو اور تم اسے اپنے کام میں لے آؤ تو وہ تمہاری ہے اور جس پر کوئی نشان لگا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے۔ابن عدی، بیھقی عن انس

۹۰۸۷......جس نے کسی زمین پر نشان لگا لیے تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔بیھقی عن سمرة

۹۰۸۸......جس نے دس سال تک کوئی زمین سنبھالی تو وہ اسی کی ہے۔عبدالرزاق عن زید بن اسلم، مرسلاً

۹۰۸۹......جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔طبرانی فی الکبیر عن ابن عباس

۹۰۹۰......جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔بیھقی عن عروة، مرسلاً

۹۰۹۱......جس نے بے کار پڑی ہوئی زمین آباد کی تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے، ظالم رگ کا اس میں کوئی حق نہیں۔

بخاری مسلم عن عمرو بن عوف

۹۰۹۲......جس نے کوئی بنجر زمین آباد کی تو وہ اس کی ملکیت ہے اور پرانی ملکیت والی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے پھر تمہارے لیے ہے۔

بخاری، مسلم عن طاؤس، مرسلاً

۹۰۹۳......بے کار پڑی ہوئی زمین اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہے اس میں سے جو کسی نے آباد کر لی تو وہ اسی کی ہے۔بخاری عن ابن عباس

۹۰۹۴......کنوئیں کا ممنوع حصہ ایک گز ہے چوپاؤں کے بیٹھنے کے لیے، اور چشمہ کا ممنوع حصہ پانچ سو گز ہے۔الدیلمی عن عبداللہ بن مغفل

تشریح:......تاکہ کنوئیں اور چشمہ کا پانی خراب نہ ہو۔

۹۰۹۶......کنوئیں کا ممنوع حصہ ہر جانب سے اونٹوں اور بکریوں کے ٹھہرنے کے لیے چالیس ہاتھ ہے مسافر پہلا پینے والا ہے، زائد پانی سے نہ روکا جائے تاکہ اس کے ذریعہ زائد گھاس کو منع کیا جائے۔مسند احمد، بخاری مسلم عن ابی ھریرة رضی اللہ عنہ

۹۰۹۷......پرانے کنوئیں کا ممنوع علاقہ پچاس گز ہے، اور نئے کنوئیں کا پچیس گز ہے۔

عبدالرزاق، ابوداؤد فی مراسیلہ، بخاری مسلم عن سعید بن المسیب، مرسلاً۔مسند احمد، ابوداؤد عن ابی ھریرة

۹۰۹۸......جس نے کوئی کنواں کھودا ہو تو کسی اور کے لیے جائز نہیں کہ چالیس گز کے اندر کنواں کھودے اس کے مویشی کے ٹھہرنے کے لیے (ایسا نہ کرے)۔طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

۹۰۹۹......جس نے کنواں کھودا تو اس کے لیے اس کے اردگرد چالیس گز (کی زمین) ہے تاکہ اس پر اونٹ اور مویشی ٹھہریں۔

طبرانی فی الکبیر عن عبداللہ بن مغفل

۹۱۰۰......پانی روکنا جائز نہیں، اور نہ نمک سے روکا جائے۔ البغوی عن عبداللہ بن العیزار عن امرأة من اھل البادیة عن ابیھا عن جدھا

۹۱۰۱......جس نے زائد پانی سے روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (اپنی زائد رحمت اور) اپنا فضل اس سے روک دیں گے۔

ابن عساکر عن عمرو بن الشرید عن ابیہ

۹۱۰۲......جس نے اپنا زائد پانی یا چارا روکا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔مسند احمد، طبرانی عن ابن عمرو

۹۱۰۳.... جس نے فالتو پانی کو روکا تاکہ اس کے ذریعہ فالتو گھاس سے منع کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے اپنا فضل روک دیں گے۔
عن ابی قلابہ، مرسلاً

## تین چیزیں ہر ایک کے لئے مباح ہیں

۹۱۰۴.....اللہ تعالیٰ کے بندوں کو زائد پانی اور چارے اور آگ یعنی لکڑی سے مت روکو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کمزوروں کے لیے روزی (کا ذریعہ) اور سامان بنایا ہے۔طبرانی فی الکبیر عن واثلہ
۹۱۰۵.....تین چیزوں کے علاوہ کسی چیز میں حفاظت نہیں، کنوئیں کی نکالی ہوئی مٹی میں، اصطبل اور قوم کا حلقہ۔بخاری مسلم عن بلال العبسی
۹۱۰۶.....دار العرب میں کسی کا کسی کے ہاں کوئی مقام نہیں صرف بڑھنے والے نر یا بہنے والے چشمہ یا آباد کنوئیں پر۔
اسحاق الرملی فی الافراد عن معروف بن طریق عن ابیہ عن جدہ حزابۃ بن نعیم الضبانی
۹۱۰۷.....اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے علاوہ کسی کی کوئی چراگاہ نہیں۔ابو سعید سلیمان بن ابراھیم الاصبھانی فی معجمہ وابن النجار عن ابن عباس
۹۱۰۸.....رسول اللہ ﷺ کی چراگاہ کے درخت نہ کاٹے جاسکتے ہیں نہ پتے جھاڑے جاسکتے ہیں ہاں ہلکا سا جھٹکا دیا جاسکتا ہے۔
بخاری مسلم عن جابر، مرفوعاً وموقوفاً
۹۱۰۹.....نہ راستہ کاٹا جائے نہ زائد پانی سے روکا جائے، مسافر کے لیے ڈول رسی اور حوض کی عاریت ہے اگر اس کے پاس کوئی ایسی چیز نہ ہو جو اسے اس سے لاپروا کردے، اور اسے کنوئیں سے پانی پینے سے نہ روکا جائے، اور نہ کنوئیں سے منع کیا جائے جب کھودنے والے پچیس گز مویشیوں کے ٹھہرنے کے لیے چھوڑا ہو۔طبرانی فی الکبیر عن سمرۃ
۹۱۱۰ .....ابیض بن حمال نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پیلو کے کونسے درخت کی چراگاہ بنائی جاسکتی ہے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ لگے ہوں۔
ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ والدارمی، ابن حبان، دارقطنی، طبرانی فی الکبیر عن ابیض بن حمال
۹۱۱۱.... مہاجرین میں سے میں جس شخص کے لیے زمین نامزد کردوں تو وہ اسی کا حصہ ہے۔الدیلمی عن ام سلمہ
۹۱۱۲.... جس درخت کا سایہ کسی قوم پر پڑتا ہو تو اس کا مالک مختار ہے جتنے حصہ کا ان پر سایہ ہے اسے کاٹے یا اس کا پھل کھائے۔ابن عساکر عن مکحول
۹۱۱۳.....مجاعۃ بن مرارہ کے لیے جو بنی سلمی سے تعلق رکھتا ہے محمد رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے یہ حکم ہے کہ میں نے اسے غورہ دے دیا ہے جو کوئی اس سے جھگڑے وہ میرے پاس آئے۔البغوی وابن قانع عن سراج بن مجاعۃ مالہ غیرہ
۹۱۱۴.....بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ (اس بات کی تحریر ہے کہ) محمد رسول اللہ (ﷺ) نے قبیلہ کے معادن اور اس کی اردگرد کی زمینیں اور ان کے غار بلال بن حارث کو عطا کیے ہیں، نشان زدہ اور قدس میں جو زمین کاشت کے قابل ہے اگر وہ سچا ہے اور مسلمان کا حق نہ دے۔ابو داؤد، بیھقی، ابن عساکر عن ابن عباس، ابوداؤد بیھقی عن کثیر بن عبداللہ المزنی عن ابیہ عن جدہ، طبرانی فی الکبیر، حاکم عن بلال بن الحارث المزنی

## فصل سوم......پانی کی باری......از اکمال

۹۱۱۵......(آپ علیہ السلام نے) سیل مہزور (کی وادی کے پانی) کا فیصلہ فرمایا: (پانی کے استحقاق میں) اوپر والا نیچے والے پر فوقیت رکھتا ہے اوپر والا (اپنی زمین کو) ٹخنوں تک سیراب کرے، پھر اپنے سے نیچے والے کی (زمین کی) طرف پانی کھول دے۔
ابن ماجہ عن محمد بن عقبہ بن ابی مالک عن عمہ ثعلبہ بن ابی مالک القرظی، وابن قانع، طبرانی فی الکبیر، سعید بن منصور عن ابی مالک بن ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ، حاکم عن عائشۃ
تشریح:.....سیل مہزور حجاز میں بنی قریظہ کی ایک وادی کا نام ہے۔

۹۱۱۶..... سیل مہروز کے بارے آپ نے فیصلہ فرمایا: کہ ٹخنوں تک پانی روکا جائے پھر اوپر والا نیچے والے کی طرف پانی کھول دے۔ ابو داؤد، ابن ماجه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده، عبدالرزاق عن عامر بن ربيعة، عقيلي في الضعفاء عن ابي حازم القرظي عن ابيه عن جده

۹۱۱۷..... سیل کے (پانی کے) بارے میں جس سے نخلستان کو سیراب (کرنا تھا یہ) حکم فرمایا کہ پہلے اوپر والا اپنی زمین کو سیراب کر لے ٹخنوں تک پانی چھوڑ کے پھر نیچے والے کے لیے پانی کھول دے وہ اسی طرح پانی کو چھوڑ رکھے کہ دیواریں پانی میں ڈوب جائیں یا پانی ختم ہو جائے۔

بخاری، ابن ماجه عن عبادة بن الصامت

۹۱۱۸..... زبیر تم (اپنی زمین کو) سیراب کرو پھر پانی کو روکے رکھو یہاں تک کہ پانی دیواروں پر سے واپس لوٹ آئے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجه عن عبدالله بن زبير

تشریح:..... یہ ایک انصاری صحابی تھے جنہوں نے نبی علیہ السلام سے پانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: زبیر تم اتنا پانی روکو جس میں ٹخنے تر ہو جائیں، تو اس پر وہ صحابی ناراض ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ وہ آپ کے پھوپھی زاد ہیں؟ آپ کے اس فیصلہ سے وہ ناواقف تھے کہ اصل شرعی طریقہ یہی ہے آپ نے فرمایا زبیر اگر ایسی بات ہے تو تم پوری طرح اپنی زمین سیراب کرو، بعد میں ان صاحب نے حضورؐ سے معافی مانگی کہ یا رسول اللہ! انجانے میں مجھ سے یہ گفتگو ہوگئی تھی۔

## آباد چیزوں کو غیر آباد کرنے سے ڈراؤ

۹۱۱۹..... علی باہر جاؤ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ کہ رسول اللہ کی طرف سے، اعلان کرو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے جو بیریاں کاٹتا ہے۔

بیهقی عن ابی جعفر، مرسلاً

۹۱۲۰..... جس نے کھیتی کے علاوہ کوئی بیری کا درخت کاٹا تو اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کے لیے ایک گھر بنائیں گے۔

طبرانی فی الکبیر عن عمرو بن اوس الثقفی

۹۱۲۱..... کھیتی کے علاوہ جس نے بیری کا درخت کاٹا تو اس کے (سر) پر عذاب سختی سے بہایا جائے گا۔

البغوی، بیهقی عن عمرو بن اوس عن شیخ من ثقیف

۹۱۲۲..... جو پودا بھی نکلتا ہے اس کی حفاظت کے لیے ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے کاٹ لیا جاتا ہے سو جو بھی اس پودے کو روندے گا وہ فرشتہ اس پر لعنت کرتا ہے۔ الدیلمی عن بریده

# پانچویں کتاب..... حرف ہمزہ

## کتاب الاجارہ..... از قسم اقوال

۹۱۲۳..... میں نے دو سفروں کے لیے ایک اونٹنی کے بدلہ خدیجہ کے ہاں مزدوری کی۔ بیهقی فی السنن عن جابر

۹۱۲۴..... تم میں سے جب کوئی کسی کو اجرت اور مزدوری پر رکھنا چاہیے تو اسے اس کی مزدوری بتا دے۔ دارقطنی فی الافراد عن ابن مسعود

۹۱۲۵..... مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ عن ابن عمر ابویعلی عن ابی هریرة، طبرانی فی الاوسط عن جابر الحکیم عن انس

۹۱۲۶..... مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو اور دوران کار اسے اس کی مزدوری بتا دو۔ بیهقی فی السنن عن ابی هریرة رضی الله عنه

۹۱۲۷..... جب تک مزدور کی مزدوری واضح نہ ہو اسے مزدوری پر لگانے سے آپ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید

۹۱۲۸..... اللہ تعالیٰ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی کام کرے تو اسے مضبوطی سے کرے۔ بیهقی فی الشعب عن عائشة

۹۱۲۹......اللہ تعالیٰ کاریگری کے حسن علم کو پسند کرتے ہیں۔ بیھقی فی الشعب عن کلیب

تشریح:......اب وہ لوگ خود سمجھ لیں جو دھوکا، فریب اور دغابازی سے کام لیتے ہیں لیکن افسوس وہ جاہل ہوتے ہیں اور انہیں بتانے والے کوتاہی کرتے ہیں اس لیے ان تک بات پہنچانا علماء کی ذمہ داری ہے۔

## الاکمال

۹۱۳۰......مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔ بیھقی فی السنن عن ابی ھریرۃ

۹۱۳۱......مزدور جب تک اپنے پسینہ میں ہو اسے اس کی مزدوری دے دو۔ سعید بن منصور عن ابن عمر

۹۱۳۲......مانگنے والا اگرچہ تمہارے پاس گھوڑے پر آئے اسے دے دو اور مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دے دو۔

ابن عساکر عن جابر

۹۱۳۳......جو کسی کو کام پر لگائے تو اس کا معاملہ پورا کرے۔ عبدالرزاق عن ابی سعید و ابی ھریرۃ معاً

۹۱۳۴......چرواہا رات دن بکریاں چراتا ہے۔ بیھقی عن ابن عباس و عن ابی سلمہ بن عبدالرحمن، مرسلاً

۹۱۳۵......آپ (علیہ السلام) نے یہ فیصلہ فرمایا: کہ دن کے وقت دیواروں کی حفاظت مالکوں کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت مویشیوں کی حفاظت ان کے مالکوں پر ہے اگر رات کو مویشی کوئی نقصان کریں تو اس کی ذمہ داری ان کے مالکوں پر ہے۔ مالک والشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، ابوداؤد، نسائی ابن ماجہ، ابن حبان، دارقطنی، حاکم عن حرام بن محیصۃ عن البراء بن عازب، ابوداؤد عن حرام بن محیصۃ عن ابیہ

## غیر آباد کو آباد کرنا......فصل......اس کی ترغیب

۹۱۳۶......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: تم اپنی زمین میں درخت کیوں نہیں لگاتے؟ تو میرے والد نے ان سے کہا: میں تو بوڑھا کھوسٹ ہوں کل مرجاؤں گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: میں آپ کو اس کا حکم دیتا ہوں کہ درخت لگاؤ، چنانچہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے والد کے ساتھ درخت لگاتے دیکھا۔ ابن جریر

۹۱۳۷......عبدالرحمن بن عبداللہ بن معقل بن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ اس وقت درخت لگا رہے تھے اس نے کہا: امیر المومنین آپ درخت لگانے میں مصروف ہیں اور قیامت بس آئی؟ آپ نے فرمایا: اگر قیامت آجائے اور میں اصلاح کرنے والوں میں شمار ہو جاؤں تو یہ مجھے مفسدین میں شامل ہو جانے سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن جریر

۹۱۳۸......جس نے آبادی کی غرض سے کوئی گاؤں خریدا تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ اس کی مدد ہے۔ ابن جریر

## فصل......آبادکاری کے احکام

۹۱۳۹......(مسند عمر رضی اللہ عنہ) عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کوئی جگہ دی تو اس نے غفلت برتی، کسی اور نے اسے لے کر آباد کر لیا، جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو اس شخص نے وہ جگہ طلب کی، تو حضرت عمر نے فرمایا: تمہیں پتہ نہیں کہ فلاں شخص نے اسے کام میں لگا کر آباد کر رکھا ہے؟ کیا وہ تمہارا غلام تھا؟ تو اس نے کہا: مجھے وہ جگہ رسول اللہ ﷺ نے دی تھی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ نبی ﷺ کی (عطا کردہ) زمین نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں تجھے وہ زمین نہ دیتا۔

عبدالرحمن بن عوف! بنجر زمین اور عمارت کی قیمت لگاؤ، پھر جائیداد والے کو اختیار دو چاہے تو زمین لے لے اور آباد کرنے والے کو آباد کردہ زمین دے دے اور اگر چاہے تو آباد کرنے والے کو دیدے اور اپنی بنجر زمین کی قیمت لینا چاہے تو ایسا بھی کر سکتا ہے اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی عطا

کردہ جاگیر نہ ہوتی تو (اے مخاطب) میں تجھے اس میں سے کچھ بھی نہ دیتا۔ عبدالرزاق وابو عبید فی الاموال

کیونکہ اس شخص نے بے فکری اور غفلت کا مظاہرہ کیا اور دوسرے اس زمین کو ضائع ہونے سے بچایا اس لیے وہ انعام کا مستحق تھا۔

۹۱۴۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے عہد میں لوگ غیر آباد زمین پر پتھروں کے نشان لگاتے تھے آپ نے فرمایا: جس نے کوئی غیر آباد زمین آباد کی تو وہ اسی کی ہے۔ مالک، عبدالرزاق وابو عبید، مصنف ابن ابی شیبہ ومسدد والطحاوی، بیھقی

۹۱۴۱...... محمد بن عبداللہ ثقفی سے روایت ہے کہ بصرہ میں ایک شخص تھا جسے نافع ابو عبداللہ کہا جاتا تھا، وہ حضرت عمر کے پاس آکر کہنے لگا: بصرہ میں ایک زمین ہے جو خراجی نہیں اور نہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچاتی ہے تو حضرت عمر نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا جو زمین کسی مسلمان (کی زمین) کو نقصان نہ پہنچاتی ہو اور نہ خراجی ہو تو وہ اس شخص کو جاگیر میں دیدو چنانچہ انہوں وہ زمین اس شخص کو دے دی۔ ابو عبید فی الاموال

۹۱۴۲...... عوف بن ابی جمیلہ اعرابی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا وہ خط پڑھا ہے جو انہوں نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا تھا، کہ ابو عبداللہ نے مجھ سے دجلہ کے کنارے ایک زمین کا سوال کیا ہے جس میں اچھی سبزیاں ہوتی ہیں اگر وہ جزیہ کی زمین نہیں اور نہ اس کی طرف جزیہ کا پانی جاتا ہے تو وہ اسے دے دو۔ ابو عبید، بیھقی

## بنجر زمین تین سال میں آباد کرلے

۹۱۴۳...... عمرو بن شعیب سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمین پر پتھروں کے نشانوں کو تین سال تک معتبر قرار دیا ہے پھر اگر اس کا مالک تین سال تک چھوڑے رکھے اور کوئی دوسرا اسے آباد کرلے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ بیھقی فی السنن

۹۱۴۴...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی کی زمین وہی ہے جس پر دیواروں سے گھیرا ڈبنا دیا گیا ہو۔ الشافعی، بیھقی فی السنن

۹۱۴۵...... عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد ضحاک بن خلیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک چوڑی نہر سے نالی نکالی جسے وہ (اپنی) زمین تک پہنچانے کے لیے محمد بن مسلمہ کی زمین سے گزارنا چاہتے تھے تو محمد نے انکار کردیا، ضحاک نے حضرت عمر سے گفتگو تو آپ نے محمد بن مسلمہ کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ راستہ دیدیں تو محمد بن مسلمہ نے کہا: نہیں، حضرت عمر نے فرمایا: تو اپنے بھائی کو فائدہ مند چیز سے کیوں روکتا ہے؟ اس میں تمہارے لیے بھی نفع ہے پہلے اور آخر میں تم اپنی زمین کو سیراب کرلینا جس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں، تو محمد نے کہا: نہیں، تو حضرت عمر نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ ضرور گزارے گا چاہے تمہارے پیٹ پر سے گزرنا پڑے، حضرت عمر نے انہیں حکم دیا، کہ وہ پانی گزار لیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔
مالک والشافعی، عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، بیھقی

نرمی سے جب کوئی کام نہ نکلے تو بادشاہ وقت کو سختی کا اختیار ہے۔

۹۱۴۶...... عمرو بن عوف مزنی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے راستہ میں بسنے والے لوگوں نے اجازت چاہی کہ وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان عمارتیں بنانا چاہتے ہیں آپ نے انہیں اجازت دے دی اور فرمایا: مسافر پانی اور سایہ کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن سعد

۹۱۴۷...... (اسمر بن مضرس الطائی) ام جنوب بنت تمیلہ اپنی والدہ سویدہ بنت جابر سے وہ اپنی والدہ عقیلہ بنت اسمر بن مضرس سے وہ اپنے والد اسمر بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں فرمایا: میں نبی ﷺ کے پاس آیا، آپ سے بیعت کی، آپ نے فرمایا: جو کسی چیز کی طرف کسی مسلمان سے پہلے پہنچ گیا تو وہ اسی کی ہے، فرماتے ہیں (یہ بات سن کر) لوگ نشان لگانے لگے۔
ابن سعد والبغوی والباوردی، طبرانی فی الکبیر، ابونعیم، بیھقی، سعید بن منصور، وقال البغوی لااعلم بھذا الاسناد غیر ھذا

۹۱۴۸...... اسلمی، عمرو بن یحییٰ، اپنے دادا سے اپنے والد کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی دیوار میں عبدالرحمٰن کی ایک نالی تھی عبدالرحمٰن نے چاہا کہ اسے دیوار کی جانب سے موڑ لیں جو ان کی زمین کے زیادہ نزدیک ہے تو صاحب دیوار نے انہیں منع کردیا، عبدالرحمٰن نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بات کی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمٰن کے لیے اسے موڑنے کا فیصلہ دے دیا

۹۱۴۹...... یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ ایک شخص کا کسی زمین میں کنواں تھا وہ گر پڑا، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، آپ نے

فرمایا: اپنے کنوئیں کے سب سے نزدیک دیکھو وہاں کوئی دیوار بنالو اور سیراب کرتے رہو یہاں تک کہ تم اپنے کنوئیں کو درست کرلو۔ عبدالرزاق

# فصل ..... جاگیروں کے متعلق

۹۱۵۰ ..... (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) عروہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، تو انہوں نے فرمایا: مسلول کا کیا ہوا؟ میں نے کہا وہ میرے پاس ہے، فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کے نشان لگائے ہیں حضرت ابوبکر نے زبیر کے لیے وہ جاگیر جدا کی تھی، میں ہی لکھا کرتا تھا، حضرت عمر آئے تو حضرت ابوبکر نے دستاویز دی اور اسے بستر کے نیچ میں رکھ دیا، حضرت عمر اندر آئے اور کہا: لگتا ہے آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے کہا: ہاں، پھر حضرت ابوبکر نے وہ دستاویز نکالی تو میں نے اسے پورا کردیا۔ بیھقی فی الشعب

۹۱۵۱ ..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبیدۃ سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے رسول اللہ کے خلیفہ! ہمارے قریب ایک شواری زمین ہے جس میں نہ گھاس ہوتی ہے اور نہ اور کوئی فائدہ مند شے، آپ جب چاہیں اسے ہمارے لیے جدا کردیں؟ شاید ہم اس میں کھیتی باڑی کر کے اس میں فصل لگائیں، چنانچہ حضرت صدیق اکبر نے وہ زمین انہیں بطور جائیداد دے دی، اور اس کے متعلق ایک تحریر بھی لکھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق گواہ بنادیا جبکہ وہ اس وقت لوگوں میں موجود نہ تھے۔

یہ دونوں حضرات حضرت عمر کے پاس چلے گئے تاکہ انہیں گواہ بنائیں، حضرت عمر کو جب اس تحریر کا پتہ چلا تو اس دستاویز کو لے کر اس پر تھوک کر اسے مٹادیا، جس سے یہ دونوں ناراض ہوگئے، اور دونوں نے کوئی بری بات کہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس وقت تمہاری دل جوئی کرتے تھے جب اسلام کی افرادی قوت کمزور تھی اور جب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کردیا ہے تو تم دونوں جاؤ محنت کوشش کرو اللہ تعالیٰ تم دونوں پر مہربانی نہ کرے اگر تم دونوں رعایت کرو۔

وہ دونوں حضرت صدیق کے پاس آئے، اور غصہ میں لال پیلے ہورہے تھے، دونوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہمیں یہ معلوم نہیں کہ خلیفہ آپ ہیں یا عمر؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ عمر ہی خلیفہ ہے اور اگر چاہتا تو بن جاتا، اتنے میں حضرت عمر بھی غصہ سے بھرے ہوئے آگئے، اور حضرت ابوبکر کے سر پر آ کھڑے ہوئے اور کہا: مجھے اس زمین کے بارے میں بتاؤ جو آپ نے ان دونوں آدمیوں کو جاگیر میں دے دی ہے، کیا یہ صرف آپ کی زمین ہے یا تمام مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے؟ حضرت ابوبکر نے فرمایا: یہ مسلمانوں کے درمیان مشترک ہے، حضرت عمر نے کہا: تو پھر آپ کو کس بات نے مجبور کیا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ کر صرف ان دونوں کو مخصوص کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں سے مشورہ لیا تھا جو تمہارے اردگرد بیٹھے ہیں، تو انہوں نے مجھے اسی کا مشورہ دیا، حضرت عمر نے کہا: کیا صرف ان لوگوں کے مشورے پر جو میرے اردگرد بیٹھے ہیں آپ نے تمام مسلمانوں کے مشورے اور رضا کو کافی سمجھا ہے؟ تو حضرت ابوبکر نے فرمایا: میں نے تمہیں پہلے کہا تھا کہ اس (خلافت) کے معاملہ میں تم مجھ سے زیادہ طاقتور ہو، لیکن تم مجھ پر غالب آگئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری فی تاریخہ ویعقوب بن سفیان، بیھقی، ابن عساکر

تشریح: ..... یہ ہے ان لوگوں کا حال، جن پر ایک متعصب، ہٹ دھرم، عقل کی اندھی قوم، غصب، خیانت، اقربا پروری اور دوسرے غلط الزام لگاتی ہے۔

۹۱۵۲ ..... یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب انہوں نے عراق فتح کیا،: امابعد! مجھے تمہارا خط ملا ہے جس میں تم نے ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے تم سے غنیمتیں اور مال فئی کو تقسیم کرنے کا سوال کیا ہے، سو جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو دیکھو لوگوں نے تمہارے پاس لشکر میں جو گھوڑے خچر یا کوئی مال لائے ہیں تو اسے ان مسلمانوں میں تقسیم کردو جو وہاں حاضر ہیں، اور زمین اور نہریں وہاں کے گورنروں کے لیے چھوڑ دو، اور یہ مسلمانوں کے لیے رشک خوشی میں ہو، کیونکہ اگر تم نے انہیں حاضرین میں تقسیم کردیا تو

دوسروں کے لیے کچھ نہ بچے گا۔ابو عبید و ابن زنجویہ معاً في الاموال والخرائطي في مکارم الاخلاق، بیھقی، ابن عساکر

۹۱۵۳..... جریر بن عبداللہ بن بجلی سے روایت ہے فرماتے ہیں: بجیلہ لوگوں سے آباد تھا، تو حضرت عمر نے سواد کے علاقے ان میں تقسیم کر دیئے جن کا نفع ان لوگوں نے تین سال تک حاصل کیا، پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو آپ نے فرمایا: اگر میں ایسا شخص نہ ہوتا جس سے تقسیم کے بارے پوچھا جاتا تو تمہیں تمہاری تقسیم پر چھوڑے رکھتا، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اسے لوگوں کو واپس کر دو، چنانچہ آپ نے ایسے ہی کیا۔

الشافعي وابو عبید وابن زنجویہ، بیھقي

۹۱۵۴..... حضرت عروۃ سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے پورا عقیق جاگیر میں دے دیا۔الشافعي، عبدالرزاق، بیھقي

۹۱۵۵..... عبداللہ بن حسن سے روایت ہے حضرت علی نے حضرت عمر سے مطالبہ کیا تو انہوں نے ینبع جاگیر میں دے دیا۔بیھقي

۹۱۵۶..... (عثمان رضی اللہ عنہ) امام شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر نے (عمومی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے جس نے جاگیریں دیں وہ حضرت عثمان ہیں۔عبدالرزاق

# جاگیر دینا

۹۱۵۷..... شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے (عمومی) جاگیریں نہیں دیں، سب سے پہلے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاگیریں دیں۔مصنف ابن ابی شیبہ

۹۱۵۸..... بلال بن حارث سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جاگیر میں دیا تھا۔طبراني في الکبیر

۹۱۵۹..... بلال بن حارث بن بلال سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سارا عقیق انہیں جائیداد میں دیا تھا۔ابو نعیم

۹۱۶۰..... ابیض بن حمال مأربی سبائی ؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے مارب کے نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا چنانچہ آپ نے وہ انہیں جاگیر میں دیدیا، جب وہ چلے گئے تو (حاضرین) مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: آپ جانتے ہیں کہ آپ نے اسے جاگیر میں کیا دیا ہے؟ آپ نے اسے بہتا چشمہ دیدیا ہے، چنانچہ آپ نے ان سے واپس لے لیا۔

فرماتے ہیں: میں نے آپ سے پیلو کی چراگاہ بنانے کے بارے میں پوچھا؟ آپ نے فرمایا: جسے اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچیں۔

الدارمي، ابوداؤد، ترمذي غریب، نسائي ابن ماجه، ابویعلیٰ، ابن حبان، دارقطني، حاکم وابن ابي عاصم والباوردي وابن قانع وابونعیم .سعید بن منصور ورواه البغوي الی قوله الماء العد قال رسول الله ﷺ فلا اذاً، مر برقم: ۹۱۱۰

۹۱۶۱..... انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے وہ نمک (کی کان) جاگیر میں لینے کا مطالبہ کیا جسے مأرب کے بند کا نمک کہا جاتا ہے آپ نے انہیں عطا کر دیا، پھر اقرع بن حابس تمیمی ؓ نے کہا: یا رسول اللہ! زمانہ جاہلیت میں میں اس نمک (کی کان) میں گیا ہوں وہ ایسی زمین میں ہے، جہاں پانی نہیں، جو اس میں داخل ہوا وہ اسے چپکا لیتا ہے وہ بہتے پانی میں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ابیض بن حمال سے نمک کی جاگیر کا فیصلہ منسوخ کر دیا، تو ابیض نے کہا: میں اس بنا پر اس معاملہ کو فسخ کرتا ہوں کہ آپ اسے میری جان سے صدقہ کر دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے، وہ بہتے پانی کی طرح ہے جو اس میں جائے وہ اسے چپکا لیتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک زمین اور (جرف موات) غیر آباد کچھ کنارے کے جھنڈ، اس فسخ کے بدلہ عطا کیے۔الباوردي

۹۱۶۲..... زیاد بن ابی ہند الداری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: کہ مکہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ہم چھ آدمی تھے، تمیم بن اوس، اور ان کے بھائی نعیم، یزید بن قیس، ابو ہند بن عبداللہ اور ان کے بھائی طیب بن عبداللہ، جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن رکھ دیا، فاکہ بن نعمان، ہم سب لوگ مسلمان ہو گئے ہم نے آپ سے شام کی زمین میں سے کچھ زمین کا مطالبہ کیا۔

چنانچہ آپ نے ہمیں زمین عطا کر دی اور چمڑے پر ایک تحریر بھی لکھ دی جس پر حضرت عباس، جہم بن قیس اور شرحبیل بن حسنہ کی گواہی تھی،

ابوھندہ کہتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو ہم آپ کے پاس آئے اور آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ ہمارے لیے وہ تحریر تازہ کردیں چنانچہ آپ نے تحریر لکھوائی جس کا نسخہ یہ ہے:

(بسم اللہ الرحمن الرحیم) یہ اس بات کی تحریر ہے جو محمد (ﷺ) نے تمیم داری اور اس کے دوستوں کو عطا کیا ہے پھر اس (سابقہ) تحریر کا ذکر کیا اور حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ، عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان گواہ بنے اور انہوں نے لکھا۔

ابو نعیم فی المعرفة

۹۱۶۳......عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رزام کے نام تحریر لکھی: یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے جمیل بن رزام عذری کو رمداء دے دیا ہے، جس میں دوسرا کوئی حقدار نہیں، اور حضرت علی نے یہ تحریر مرتب فرمائی۔ ابو نعیم

۹۱۶۴......عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حصین بن فضلہ اسدی کے لیے لکھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ تحریر حصین بن فضلہ اسدی کے لیے ہے کہ رمد اور کثیف اس کی جاگیر ہے اس میں کوئی دوسرا حقدار نہیں، یہ تحریر حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے مرتب فرمائی۔ ابو نعیم

# جاگیروں کے ذیل میں

۹۱۶۵......عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک لمبی چوڑی اور وسیع زمین کا مطالبہ کرنے آئے جب حضرت عمر خلیفہ بنے تو بلال سے کہا: تم نے رسول اللہ ﷺ سے لمبی چوڑی اور وسیع زمین کی جاگیر مانگی تھی اور نبی ﷺ کسی چیز سے منع نہیں فرماتے تھے، جس کا بھی سوال کیا جاتا تھا جتنی زمین تمہارے پاس ہے وہ تمہارے بس سے باہر ہے انہوں نے کہا: جی ہاں، تو حضرت عمر نے کہا: تو دیکھو جس کی تمہیں قدرت ہے اسے اپنے پاس رکھو اور جس کی طاقت نہیں وہ ہمیں دیدو تاکہ ہم مسلمانوں میں تقسیم کرسکیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم جو جاگیر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی ہے میں اس میں ایسا نہیں کرسکتا، حضرت عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہیں ضرور ایسا کرنا پڑے گا چنانچہ آپ نے ان سے وہ زمین لے لی جو ان کی دسترس سے باہر تھی اور اسے مسلمانوں میں تقسیم کردیا۔ بیھقی فی الشعب

# فصل...... پانی دینے کی باری

۹۱۶۶......(مسند ثعلبہ بن ابی مالک عن ابیہ) فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وادی کا جھگڑا حل کرانے گیا جسے وادی مہروز کہا جاتا ہے، وہ وادی ہمارے (علاقہ کے) درمیان تھی اور بعض، بعض پر مخصوص کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا: جب پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے تو اوپر والا نیچے والے کے لیے پانی نہ روکے (بلکہ کھول دے)۔ ابو نعیم

۹۱۶۷......اسی طرح صفوان بن سلیم ثعلبہ بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ نقصان میں پڑو اور نہ نقصان پہنچاؤ، اور رسول اللہ ﷺ نے سیلاب سے سیراب کی جانے والی کھجوروں کے بارے یہ فیصلہ کیا ہے یہاں تک کہ اوپر والا سیراب کرلے اور پانی ٹخنوں تک پہنچ جائے پھر نیچے والے کی طرف پانی کھول دے، اسی طرح کہ پانی دیوار پر سے گزر جائے یا ختم ہوجائے۔ ابو نعیم

# رکھ مخصوص علاقہ

۹۱۶۸......(عمر رضی اللہ عنہ) اسلم سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اپنے ایک غلام، جسے ھنی کہا جاتا تھا کو چراگاہ کا گورنر بنایا۔

آپ نے اس سے فرمایا: ھنی! مسلمانوں سے نرمی کا سلوک کرنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ مظلوم کی بددعا قبول کی جاتی ہے اونٹوں اور بکریوں والوں کو داخل کرنا اور ابن عوف اور ابن عفان کے مویشیوں سے بچنا، کیونکہ اگر ان کے مویشی ہلاک ہوگئے، تو وہ دونوں کھجوروں اور فصلوں کا رخ کریں گے، اور اگر اونٹوں اور بکریوں والوں کے مویشی ہلاک ہوگئے تو وہ میرے پاس اپنے بیٹوں کو لے کر پہنچ جائیں گے اور کہیں

گے: امیر المؤمنین! کیا میں انہیں چھوڑنے والا ہوں، تیرا باپ نہ ہو؟ میرے لیے سونے چاندی کی نسبت گھاس آسان ہے، اور اللہ تعالیٰ کی قسم! وہ سمجھیں گے کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے، یہ تو انہیں کے علاقے ہیں جن پر جاہلیت میں انہوں نے قتال کیا اور انہی پر اسلام لائے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر وہ مال نہ ہوتا جسے میں اللہ تعالیٰ کے راستہ میں صرف کرتا ہوں تو میں لوگوں کے شہروں میں ایک بالشت بھی زمین نہ رکھتا۔ مالک، ابو عبید بی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ، بخاری، بیهقی

۹۱۶۹..... محمد بن زیاد سے روایت ہے کہ میرے دادا حضرت عثمان بن مظعون کے غلام تھے، وہ عثمان کی زمین کے نگران تھے، اس زمین میں سبزی اور ترکاری تھی فرماتے ہیں: کبھی کبھار حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دوپہر کے وقت آتے اور میں انہیں سبزیاں اور ترکاریاں کھلاتا، ایک دن آپ نے مجھے کہا: میں نے تمہیں یہاں سے باہر جاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہاں کا نگران بنادیا، سو جس شخص کو دیکھو کہ وہ درخت کاٹ رہا ہے تو اس کی کلہاڑی اور رسی لے لو، میں نے کہا: اس کا توشہ بھی لے لوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بیهقی

۹۱۷۰..... عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، کہا: امیر المؤمنین! ہم اپنے شہروں پر جاہلیت میں لڑے اور انہیں پر اسلام لائے، تو پھر آپ کسی وجہ سے انہیں ہم سے روکتے ہیں؟ حضرت عمر نے سر جھکالیا اور لمبے لمبے سانس لے کر اپنی مونچھوں کو بل دینے لگے، آپ کی عادت تھی جب پریشان ہوتے یا کوئی اہم کام پیش آتا تو اپنی مونچھوں کو بل دیتے اور لمبے لمبے سانس لیتے تھے، اعرابی نے جب یہ حالت دیکھی تو اس بات سے رجوع کرنے لگا، حضرت عمر نے فرمایا: مال اللہ تعالیٰ کا اور بندے بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ کی راہ کا خرچ نہ ہوتا تو میں زمین کی ایک بالشت بھی محفوظ اور ممنوع نہ رکھتا۔

## بنجر زمینوں کو آباد کرنے کے ذیل میں

۹۱۷۱..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: باہر جاؤ اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعلان کرو نہ اس کے رسول کی طرف سے: اللہ تعالیٰ بیری کے درختوں کو کاٹنے والے پر لعنت کرے۔

طبرانی فی الاوسط، الحلیة حاکم فی غرائب الشیوخ، بیهقی وفیه ابراهیم بن یزید المکی مترک، مربرقم: ۹۰۲۸

۹۱۷۲..... حضرت ابو قلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ کنواں کھود کر نقصان نہ پہنچاؤ، فرماتے ہیں، اس کی صورت یہ ہے کہ آدمی کسی کے کنوئیں کے قریب کنواں کھودے تاکہ اس کا پانی ختم ہوجائے۔ عبدالرزاق

# کتاب الاجارہ ..... از قسم اقوال

## فصل ..... اجارہ کے احکام

۹۱۷۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: جو شخص بھی کرائے پر کوئی (جانور) دے پھر اس کا مالک ذوالحلیفہ سے آگے گزر گیا تو اس کا کرایہ واجب ہے جبکہ اس پر ضمان نہیں۔ بیهقی فی الشعب

۹۱۷۴..... بکیر بن عبداللہ بن الاشج سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کاریگروں کو جنہوں نے اپنے آپ کو اپنے کاموں کے لیے مقرر کیا ہے جو چیز ان کے ہاتھوں میں ضائع ہوجائے اس کا ضامن بنایا۔ عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبه

۹۱۷۵ . حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: اگر مال والا اس سے یہ شرط طے کرے کہ وہ بطن وادی میں نہیں اترے گا پھر وہ وہاں اترا اور ہلاک ہوگیا تو وہ ضامن ہے۔ عبدالرزاق

# فصل ...... ناجائز اجارہ

۹۱۷۶...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: نبی ﷺ ایک دیوار کے پاس سے گزرے وہ آپ کو اچھی لگی، فرمایا: یہ کس کی ہے؟ میں نے عرض کیا: میری ہے آپ نے فرمایا: تم نے یہ کیسے حاصل کی؟ میں نے کہا: میں نے اسے اجرت پر دیا ہے آپ نے فرمایا: کسی چیز کے بدلہ اسے اجرت پر نہ دو۔ طبرانی فی الکبیر

۹۱۷۷...... محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب وہ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: فرماتے ہیں: میں اس غزوہ میں تھا جس میں رسول اللہ ﷺ نے (حضرت) عمرو بن العاص کو ذات السلاسل کی طرف روانہ فرمایا تھا، فرماتے ہیں میں ابوبکر اور عمر کے ساتھ تھا، میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ذبح شدہ چند اونٹ تھے جنہیں انہوں جمع کر رکھا تھا (لیکن) وہ انہیں کاٹ نہ سک رہے تھے، جبکہ میں ماہر اور اونٹوں والا شخص تھا، میں نے کہا: کیا تم مجھے ان میں دس حصے دو گے اگر میں انہیں تمہارے درمیان تقسیم کر دوں، انہوں نے کہا: ٹھیک ہے، میں نے دو چھریاں لیں، میں نے اپنی جگہ ان کے ٹکڑے کیے اور ایک ٹکڑا اپنے دوستوں کے پاس لے گیا، اور اسے پکا کر کھایا، مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر نے کہا: عوف تم نے یہ گوشت کہاں سے حاصل کیا ہے؟ تو میں نے اس کا سارا واقعہ انہیں بتایا۔

ان حضرات نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم تم نے ہمیں یہ گوشت کھلا کر اچھا نہ کیا، پھر دونوں اٹھے اور جو کچھ ان کے پیٹ میں تھا اس کے قے کرنے لگے، بعد میں جب لوگ اس سفر سے واپس ہوئے تو میں سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا، میں جب آیا تو آپ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ نے فرمایا: کیا عوف بن مالک ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ نے فرمایا: کیا اونٹوں والے ہو؟ اس سے زیادہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ نہ کہا، علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ منقطع روایت ہے کیونکہ یزید بن ابی حبیب نے حضرت عوف کو نہیں دیکھا۔

# اجارہ کے ذیل میں

۹۱۷۸...... وضین بن عطاء سے روایت ہے کہ مدینہ میں تین شخص تھے جو بچوں کو کام پر لگاتے تھے، حضرت عمر ان میں سے ہر ایک کو ہر ماہ پندرہ درہم دیا کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، بیھقی فی السنن

۹۱۷۹...... (علی رضی اللہ عنہ) جعفر بن محمد، اپنے والد سے روایت کرتے ہیں: فرمایا: کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی حفاظت کے لیے، درزیوں، رنگریزوں اور ان جیسے لوگوں کو ضامن قرار دیتے تھے اور فرماتے: لوگوں کے لیے اس کے علاوہ اصلاح کی کوئی صورت نہیں۔ عبدالرزاق، بیھقی فی السنن

# ایلاء ...... بیوی کے پاس چار ماہ تک نہ جانے کی قسم کھانا

## از قسم افعال

۹۱۸۰...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: غلام کا ایلا دو ماہ ہے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو اگر چار ماہ ہو جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ عورت کو اس کی عدت کے دوران واپس لوٹانے کی قدرت رکھتا ہے۔ دار قطنی، بیھقی فی السنن

۹۱۸۲...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کرنے والے کو جب چار ماہ ہو جائیں تو جب تک وہ وقوف کرے اس پر کچھ واجب نہیں۔ پھر یا طلاق دے یا عورت کو روکے رکھے۔ ابن جریر

۹۱۸۳...... (عثمان رضی اللہ عنہ) طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے کو موقع دیتے تھے۔ دار قطنی، بیھقی فی الشعب

۹۱۸۴..... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے کو موقع دینا چاہیے چاہے تو وہ رجوع کرے اور چاہے تو طلاق دے دے۔ عبدالرزاق

۹۱۸۵..... عطاء خراسانی سے روایت ہے فرمایا: میں سعید بن المسیب سے ایلاء کے بارے میں پوچھ رہا تھا تو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے میری بات سن لی، تو انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو حضرت عثمان بن عفان اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما کا قول نہ بتاؤں؟ وہ فرمایا کرتے تھے: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے تو عورت اس کی زیادہ حقدار ہے کہ وہ مطلقہ کی عدت گزارے۔ عبدالرزاق، بیھقی فی السنن

۹۱۸۶ ..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایلاء کرنے والے کے بارے میں ارشاد منقول ہے فرمایا: اسے موقع دیا جائے یہاں تک کہ وہ رجوع کرلے یا طلاق دے دے۔ عبدالرزاق، دارقطنی وصححہ، عبدالرزاق

۹۱۸۷..... معمر، قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی، عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں تو یہ ایک طلاق ہے وہ (عورت) اپنے بارے زیادہ حقدار ہے، قتادہ فرماتے ہیں، کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ مطلقہ کی عدت گزارے گی۔

۹۱۸۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرمایا کرتے تھے: جب اپنی بیوی سے ایلاء کرے اسے طلاق نہیں پڑتی، اور اگر چار ماہ گزر جائیں، تو اسے موقع دیا جائے گا یا تو وہ طلاق دے یا رجوع کرلے۔ مالک والشافعی وعبد بن حمید وابن جریر، بیھقی

۹۱۸۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا: ایلاء کی دو قسمیں ہیں، غصہ میں اور رضامندی میں، تو غصہ کے ایلاء کے جب چار ماہ گزر جائیں، تو وہ عورت طلاق بائن سے جدا ہوجائے گی، اور رضامندی کے ایلاء میں اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ عبد بن حمید

۹۱۹۰..... سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا: میں نے اپنی بیوی کے پاس دو سال تک نہ جانے کی قسم کھائی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: میری رائے میں تم نے ایلاء کیا ہے اس نے کہا: میں نے اس لیے قسم کھائی تا کہ وہ میرے بچہ کو دودھ پلائے آپ نے فرمایا: تب یہ ایلاء نہیں۔ عبدالرزاق وعبد بن حمید

۹۱۹۱..... ابوعطیہ اسدی سے روایت ہے کہ ان کا بھائی فوت ہوگیا، ان کا ایک دودھ پیتا بچہ رہ گیا، ابوعطیہ نے اپنی بیوی سے کہا: اسے دودھ پلاؤ، تو ان کی بیوی نے کہا: مجھے خدشہ ہے کہ دوران حمل اسے نقصان ہوگا، تو انہوں نے قسم کھالی کہ دودھ چھڑانے تک وہ اپنی بیوی کے قریب نہیں گئے، فرماتے ہیں اس بات کا تذکرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے بھلائی کا ارادہ کیا ہے ایلاء تو غصہ میں ہوتا ہے۔ الشافعی، بیھقی فی السنن

۹۱۹۲..... عطیہ بن عمر سے روایت ہے کہ میری والدہ ایک بچہ کو دودھ پلاتی تھیں میرے والد نے قسم کھالی کہ وہ اس بچہ کے دودھ چھڑانے تک اپنی بیوی کے قریب نہیں جائیں گے، جب چار ماہ گزر گئے تو کسی نے ان سے کہا: کہ تمہاری بیوی کو تو طلاق بائن پڑ چکی ہے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے..... آپ کو ساری بات بتائی، حضرت علی نے فرمایا: اگر تم نے نقصان سے بچنے کے لیے قسم کھائی ہے تو وہ تمہاری بیوی ہے ورنہ وہ تم سے جدا ہوگئی۔ بیھقی فی السنن

۹۱۹۳..... قاسم بن محمد بن ابی بکر سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کو کچھ شمار نہیں کرتے تھے، اور اگر چار ماہ گزر جائیں تو (رجوع یا طلاق) کا موقع دیتے تھے۔ بیھقی، ابوداؤد طیالسی، نسائی وفی المنتخب، دارقطنی، ترمذی

الحمدللہ آج شب ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۷ھ بروز جمعرات کنزالعمال جلد ۳ کا اردو ترجمہ مکمل ہوا، جہاں کہیں، کوئی علمی یا تشریحی فروگزاشت دیکھیں تو مطلع فرمائیں۔

فقط..... عامر شہزاد علوی

فاضل دارالعلوم کراچی

متخصص ومدرس دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی